آسان قرآن

(آسان اردو ترجمۂ قرآن)

ترجمانی
شیخ ثناء اللہ شبیر احمد محمدی مدنی
(پیس ٹی.وی.)

DAR-UL-HUDA
Say: Surely the (true) Guidance is the Guidance of Allah

مرکز دار الہدی
اڈپی، ہند

آسان قرآن

(آسان اردو ترجمۂ قرآن)

ترجمانی : شیخ ثناء اللہ شبیر احمد محمدی مدنی

ٹائپنگ : محمد شعیب الرحمٰن (آکوٹ، مہاراشٹرا)

تزئین : ارشد جمال (نئی دہلی)

طباعت : الہدیٰ پبلیکیشنز، دہلی

ناشر : مرکز دار الہدیٰ، اڈپی، ہند

سالِ اشاعت : پہلی بار : مارچ 2021ء مطابق 1442ھ تعداد: 2000 (دو ہزار)

دوسری بار: جولائی 2021ء مطابق 1442ھ تعداد: 10000 (دس ہزار)

مرکز دار الہدیٰ، اڈپی، ہند

DAR-UL-HUDA GUIDANCE CENTRE

1, First Floor, Himalay Pearl, Udupi - Manipal Road
Kadiyali, Udupi, Karnataka - India, Pin: 576102

Cell: +91 7337814400, +91 9945565905
WhatsApp: +966 507472706

Email: dar_ul_hudaudupi@yahoo.com
Web: www.darulhudaudupi.org

@ DAR-UL-HUDA, UDUPI

انتساب

آسان قرآن

مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ (بانیٔ جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں ناسک مہاراشٹرا انڈیا)

کے نام منسوب

محترم قارئینِ کرام! میری یہ ''حقیر'' سی کوشش جو ''خادمِ قرآن'' کی نسبت سے ہے، میں نے اس کے لیے غور کیا تو مجھے ''محسنِ جماعت'' (بانیٔ جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں ناسک مہاراشٹرا انڈیا) مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ کی شخصیت سب سے آگے نظر آئی، جن کے معروف ومشہور ادارے میں (1988 سے 1996 تک) حفظ سے لیکر فضیلت تک کی تعلیم مکمل کی۔ قرآن کے معانی اور مطالب سے لگاؤ ان ہی کی وجہ سے پیدا ہوا، وہ جب بھی ''جامعہ'' تشریف لاتے تو ہم طلبۂ جامعہ کو ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے واقعات اور قرآنی قصے انوکھے انداز میں سنایا کرتے تھے، اسی وقت سے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی قرآن کی خدمت کروں۔ الحمد للہ مجھے آج اس کی توفیق (2021ء مطابق ۱۴۴۲ھ) میں مل گئی۔

اس لیے میں اپنی اس ''حقیر'' سی کوشش کو اس ''مردِ مجاہد'' اور ''مشفق روحانی باپ'' کے نام منسوب کرتا ہوں، مولانا کے ساتھ ''میرا ذاتی تجربہ'' بھی ہے۔ مولانا حافظِ قرآن سے بڑی محبت کرتے تھے۔ جامعہ میں پڑھائی کے دوران ''کوتاہی'' کی وجہ سے میرے لیے پڑھائی جاری رکھنا بالکل ناممکن ہوگیا تھا، مگر ''ممبئی'' میں مولانا سے ملاقات کے بعد مولانا نے ایک نظر مجھے دیکھا، وہ ایک ''مشفق روحانی باپ'' کی نظر تھی، اور حافظِ قرآن ہونے کی وجہ سے میری کوتاہی کو معاف کر کے مجھے دوبارہ جامعہ میں تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے کی ''خصوصی اجازت'' دی، الحمد للہ اسی وجہ سے میں آج اس لائق بنا کہ یہ خدمت انجام دوں، اس لیے میں اپنی اس حقیر سی کوشش کو مولانا کے نام منسوب کرتا ہوں، اللہ ''بانیٔ جامعہ'' کی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرمالے (آمین) اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، القَائِلُ فِي كِتَابِهِ الْكَرِيْم: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾ [المائدہ:15] وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَام عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسِلِيْنَ، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الْقَائِلُ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ» [صحيح البخاري:5027]. أما بعد:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا ایک زندہ معجزہ ہے۔ یہ کتاب ہدایت اور دستورِ حیات ہے۔ اور رہتی دنیا تک تمام انسانوں کے مسائل کا حل ہے۔قرآن مجید بیماریوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔ انسانیت کے لیے آبِ حیات ہے۔قرآن مجید کی فضلیت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسے پڑھنا اور پڑھانا، اس کا سننا اور سنانا، اس کا سمجھنا، اس پر عمل کرنا اور اس کا حفظ کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

قرآن مجید انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے والی اور بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھانے والی کتاب ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ عظمت و برکت، ہدایت ونور اور شفاء ورحمت والی کتاب عطا فرمائی ہے تو اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ قرآن مجید کے پیغام اور اس کے مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس کے لیے قرآن مجید کو اس کی اصل زبان عربی میں (احادیثِ رسول اور فہمِ سلف کی روشنی میں) سمجھا جائے۔لیکن جو شخص عربی زبان نہ جانتا ہو اس کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھے اور اسے سمجھ کر اس کے مطابق عمل کرے تاکہ دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل ہو سکے۔

عربی زبان سے ناواقف افراد کی ضرورت کا لحاظ کرتے ہوئے اُردو زبان میں قرآن مجید کے بے شمار ترجمے کئے گئے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک ترجمہ شیخ ثناء اللہ شبیر احمد محمدی مدنی صاحب کا ہے جو ''آسان قرآن'' کے نام سے ہے جسے انھوں نے 10 سے زائد قرآن کے ترجمے کو سامنے رکھ کر کیا ہے جس پر ہندوستان کے کئی قابلِ قدر علماء نے اطمینان کا اظہار فرمایا ہے۔ اس ترجمے کی خصوصیات پر جب آپ غور کریں گے تو پائیں گے کہ:

(۱) بہت ہی آسان اور واضح ترجمہ وترجمانی کی گئی ہے، ایک عام شخص کو ترجمہ سمجھنے کے لیے ڈکشنری کی ضرورت نہیں ہے۔الحمد للہ

(۲) جابجا ترجمہ کا مفہوم اور آیت کی تشریح آسان ترین زبان میں کردی گئی ہے۔

(۳) آیاتِ صفات کے سلسلے میں ''منہجِ سلف'' کی پاسداری کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ بے شمار خوبیاں ہیں، جن کو پڑھنے کے بعد آپ خود ہی محسوس کریں گے۔
''مرکز دارالہدیٰ'' کی ٹیم اس ترجمے کو زیادہ مناسب، آسان اور عوام کے لیے مفید پایا ہے۔
چونکہ قرآن مجید کی خدمت مرکز دارالہدیٰ اڈپی کے خاص مقاصد میں شامل ہے۔ اس لیے ہمیں اس ترجمہ کی اشاعت پر بے حد خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ خدمت قبول فرمائے اور لوگوں کے لیے نفع بخش بنائے۔ آمین
مرکز کی جانب سے ابنائے جامعہ دارالسلام عمرآباد اور ابنائے جامعہ محمدیہ بنگلور کے علماء کی ایک ٹیم نے مزید تصحیح کا کام انجام دیا ہے، لیکن یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا کوئی بھی ترجمہ کتنی ہی دقتِ نظر سے انجام پایا ہو، قرآن کریم کے عظیم معانی کو کما حقہ ادا کرنے سے بہر حال قاصر رہے گا، چنانچہ ہر انسانی کوشش کی طرح ترجمۂ قرآن میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان باقی رہتا ہے۔ اسی بنا پر قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ انھیں اس ترجمہ میں کسی مقام پر کوئی غلطی نظر آئے تو مرکز دارالہدیٰ، اڈپی کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔ ادارہ آپ کا مشکور ہوگا۔
ہم اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دی۔
دعا ہے کہ اللہ رب العالمین اس کے مترجم، ناشر اور اس کی اشاعت میں ہر قسم کے تعاون کرنے والے افراد کے لیے اسے صدقۂ جاریہ بنائے اور اس عمل کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین یارب العالمین!
وَاللهُ الْمُوَفِّقُ، وَهُوَ الْهَادِيُ إِلٰى سَوَاءِ السَّبِيلِ، اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

پرویز احمد نکوا عمری مدنی
مشرف عام مرکز دارالہدیٰ، اڈپی

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى أَمَّا بَعْدُ!

محترم قارئین! قرآن اللہ کا آخری کلام ہے۔قرآن کی روح کو سمجھنے کے لئے اس کی زبان کو سمجھنا ضروری ہے۔آج کم وبیش (100) سے بھی زیادہ زبانوں میں قرآن کے ترجمے ہو چکے ہیں۔اردو زبان میں اولین ترجمہ کرنے والے ''شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ'' کے دو فرزند ''شاہ رفیع الدینؒ'' اور ''شاہ عبدالقادرؒ'' ہیں۔اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ان شاء اللہ

جب میں (1988 سے 1996 تک) جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں ناسک (مہاراشٹرا۔انڈیا) میں طالب علم تھا۔بانئ جامعہ مولا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ (اللہ جنت الفردوس میں جگہ دے،آمین) ''منصورہ'' آتے رہتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے واقعات اور دوسری باتیں قرآن کی روشنی میں ہم لوگوں کو سناتے رہتے تھے،جس سے قرآن سے لگاؤ پیدا ہوا۔اسی طرح میرے ایک استاذ ''شیخ ابوانس راحت فاروقی'' نے اپنی کتاب ''لغات القرآن'' لکھنے میں ہم لوگوں کو ساتھ دینے کو کہا تھا،اسی وقت سے دل میں قرآن کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوا۔اسی وقت سے میں نے سوچا کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان ''ترجمہ'' اور قرآن کی ''ترجمانی'' کروں۔یہ ترجمہ ''آسان قرآن'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس ترجمے کے وقت کئی ترجمے سامنے تھے۔الحمدللہ ''عوام'' کے ذہن کو سامنے رکھ کر ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔آپ جب ترجمہ پڑھیں گے تو ان شاء اللہ ضرور آسان ترین محسوس کریں گے۔''ترجمانی'' میں انسانی غلطی کا امکان ہے۔پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ رہنمائی کریں،نصیحت ہوگی۔دوسری جگہ کہیں گے،تو غیبت ہوگی۔

کچھ ''آسان قرآن'' کے بارے میں:

(1) ''۱۰ سے زیادہ ترجمۂ قرآن'' کو سامنے رکھ کر'' آسان ترجمہ'' اور ''ترجمانی'' کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔چند ''ترجمۂ قرآن'' یہ ہیں، جیسے:(۱) أَحْسَنُ الْبَيَانْ، مولانا محمد جونا گڑھی۔ (۲) تَيْسِيْرُ الرَّحْمٰن لِبَيَانِ الْقُرآن، محمد لقمان سلفی۔ (۳) فَتْحُ الْحَمِيْد ،مولانا فتح محمد جالندھری۔ (۴) تَفْهِيْمُ الْقُرآن، سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ (۵) آسان ترجمۂ قرآن، مفتی تقی عثمانی۔ (۶) تَيْسِيْرُ الْقُرْآن،

مولانا عبدالرحمن کیلانی۔ (۷) تَفۡسِیۡرُ الۡقُرآنِ الۡکُرِیۡم، مولانا عبدالسلام بھٹوی۔(۸) تَشۡرِیۡحُ الۡقُرآن، مولانا عبدالکریم پاریکھ۔ (۹) بَیَانُ الۡقُرآن، ڈاکٹر اسرار احمد۔ (۱۰) عِرۡفَانُ الۡقُرآن، مولانا طاہرالقادری۔(۱۱) کَنۡزُ الۡاِیۡمَان، احمد رضا خان۔(۱۲) مَفۡھُوۡمُ الۡقُرآن، محترمہ رفعت اعجاز۔

(2) ہر سورہ کا خلاصہ سورہ کے شروع ہی میں ذکر کر دیا گیا ہے، تاکہ پہلے سے ذہن تیار ہو جائے۔

(3) آیت کے بیچ میں بریکٹ () کے ذریعے کہیں کہیں ترجمہ کو سمجھنے کے لئے "کچھ جملے" لائے گئے ہیں۔

(4) آیت کے نشان "دائرہ" (○) کے بعد بریکٹ () کے ذریعے کہیں کہیں آیت کی تشریح کی گئی ہے۔

(5) نبیوں کے ساتھ "آپ" تعظیم والے جملے استعمال کئے گئے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بریکٹ میں لکھ دیا گیا ہے۔

اللہ کی توفیق سے (مارچ 2020 سے مارچ 2021) تک لگ بھگ "ایک سال" کی محنت کے بعد (بروز سنیچر ۶ شعبان ۱۴۴۲ھ مطابق 20 مارچ 2021ء) کو قرآن کی "ترجمانی" کا کام مکمل ہوا۔ (الحمدللہ) جس وقت عالمی پیمانے پر "کرونا وائرس" کا زور تھا۔ دنیا "لاک ڈاؤن" میں تھی۔

اس ترجمے کی "ٹائپنگ"، "پروفریڈینگ"، "فورمیٹنگ" اور "پرنٹنگ" میں جس جس کا تعاون رہا، ہم سب کے شکر گزار ہیں۔

اسی طرح "قرآن مجید کی چھپوائی" میں جس بھائی نے اپنا مال خرچ کیا ہے، اللہ ان کے لیے اور ان کے مرحومین کے لیے "صدقۂ جاریہ" بنائے۔ (آمین)

ہم "ناشر" کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنے "ادارے" سے ترجمہ والا "قرآن" چھاپنے کی ذمہ داری اچھی طرح نبھائی۔

اللہ اس "آسان قرآن" کو میرے ماں باپ کے لئے "صدقہ جاریہ" بنائے۔ اور آخرت میں ہم سب کے نجات کا ذریعہ بنائے۔ اور مجھے "قرآن کے خادموں" میں لکھ لے۔ (آمین)۔

فقط والسلام

ثناء اللہ شبیر احمد محمدی مدنی

(بروز سنیچر، ۶ شعبان ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰ مارچ ۲۰۲۱ء)

(1) Village & Post, Deora Bandhauli, Jogiara. Jalley, Dt. Darbhanga, Bihar - 847303. (India)
(2) Global Park, Al-Badr, B-Wing, Room No. 202, Kausa, Mumbra, Thane - 400612. (India)

''آسان قرآن'' کے بارے میں علماء کرام کی رائے

(۱) ''آسان قرآن'' مولانا ارشد مختار محمدی کی نظر میں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰه كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى أَمَّا بَعْدُ!

اللہ رب العزت نے قرآن مجید کو'' هُدًى لِلنَّاسِ '' بنایا ہے، یہ کتاب عظیم عام انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل کی گئی ہے، اور اسی لیے اللہ رب العزت نے مختلف ادوار میں اپنے مخصوص بندوں کو منتخب کیا جنھوں نے اپنی اپنی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ پیش کیا، اب شاید ہی دنیا کی کوئی ایسی معروف زبان ہو جس میں قرآن مجید کا ترجمہ نہ پایا جاتا ہو۔

برّصغیر کے مسلمان عام طور پر اردو بولتے ہیں، لہٰذا اس زبان میں بھی قرآن مجید کے مختلف تراجم ہوئے، لوگوں نے اپنے اپنے مسلکوں کے لحاظ سے بھی ترجمے کئے، بامحاورہ، فصیح وبلیغ زبان میں بھی ترجمے ہوئے، لفظی ترجمے بھی ہوئے، مگر ان سب کے باوجود اردو زبان میں ایک ایسے ترجمہ کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو بالکل عام فہم اردو زبان میں ہو، جس میں دیگر زبانوں کے الفاظ کی آمیزش نہ ہو، تاکہ کم تعلیم یافتہ عام مسلمان بھی قرآن بآسانی سمجھ سکیں۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ سعادت'' جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں ناسک مہاراشٹرا (انڈیا)'' کے لائق فرزند برادرِ محترم ''مولانا ثناء اللہ محمدی مدنی '' کے حصہ میں آئی اور آپ نے بہت کم عرصہ میں نہایت ہی عام فہم زبان میں قرآن کا ترجمہ کر کے اس کمی کو پورا کردیا۔ الحمد للہ۔ اللہ رب العزت انہیں ''اجرِ جزیل'' عطا فرمائے، ان کے علم میں برکت عطا فرمائے، اور اسے اسلام اور مسلمانوں کے لیے مفید بنائے۔ (آمین)

یہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کے معجزانہ متن میں جو معانی پنہاں ہیں انہیں کماحقہ کسی اور زبان میں مکمل طور پر منتقل نہیں کیا جاسکتا، اس لیے ترجمہ میں نقص کا امکان باقی رہ جاتا ہے، اگر کسی صاحب کو ترجمہ میں کوئی دقت محسوس ہو تو وہ فاضل مترجم یا ناشر سے بات کرسکتا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں اس عظیم کتابِ ہدایت کو سمجھنے سمجھانے، سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے کہ اصل اسلام کی طرف واپسی کا یہی راستہ ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ **مولانا ارشد مختار محمدی** (صدر جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی، ممبئی)

(2) ''آسان قرآن'' استاذِ محترم ابوانس راحت فاروقی کی نظر میں:

قرآن دنیا کی وہ واحد ایسی کتاب ہے جو قیامت تک انسانیت کی ہدایت اور رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔قرآن فہمی کے لئے'' ترجمہ قرآن'' اساس (بنیاد) کی حیثیت رکھتا ہے۔اسی لیے تقریباً ہر زمانے میں علماء نے اس کی طرف بھرپور توجہ دی ہے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی ''آسان قرآن'' ہے جس کے مترجم میرے ایک شاگرد ''ثناء اللہ محمدی مدنی'' ہیں۔الحمد للہ آج مجھے خوشی ہے کہ میرے ایک شاگرد نے اس مانگ کو پوری کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔اس ''آسان قرآن'' کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ''عوام'' کے ذہن کو سامنے رکھ کر ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس ''آسان قرآن'' کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچادے۔ (آمین)

ابوانس راحت فاروقی

(استاذِ جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں، ناسک، مہاراشٹرا، انڈیا)

(3) ''آسان قرآن'' شیخ خورشید عالم مدنی کی نظر میں:

سرزمین ''بہار'' اپنی زرخیزی ومردم خیزی میں مشہور ہے۔اسی سے وابستہ ایک فاضل خطیب، حافظِ قرآن، اور (Peace Tv Urdu) کے مقبول ومعروف، ''مولانا ثناءاللہ محمدی مدنی'' ہیں۔جن کے مواعظ وارشادات نے بہت سارے لوگوں کے زاویۂ فکر ونظر کو بدل دیا ہے۔آپ نوجوان دلوں کی دھڑکن ہیں۔آپ کی کوشش ہے کہ امت قرآن سے جڑ جائے۔چنانچہ آپ نے قرآن کا آسان اردو ترجمہ کیا ہے۔نام ہے ''آسان قرآن''۔ظاہر ہے کہ کسی زبان کو دوسری زبان میں منتقل کرنا آسان نہیں ہے۔مولانا محترم کی اس پاکیزہ جرأت وکوشش کی قدر کرتے ہوئے اس عملِ عظیم پر دل کی گہرائی سے مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ ''ربِّ جلیل'' اس ''عملِ قلیل'' کو توشۂ آخرت بنائے۔ اور مترجم، ناشر اور قاری کو ''اجرِ جزیل'' سے نوازے۔(آمین)

خورشید عالم مدنی

(پھلواری شریف، پٹنہ، بہار، انڈیا)

(4) ''آسان قرآن'' مفسرِ قرآن علامہ جلال الدین القاسمی کی نظر میں:

محترم قارئین ! لگ بھگ کئی سالوں سے میں رمضان کے مہینے میں بھارت کی مختلف مسجدوں میں بعد نمازِ تراویح قرآن کی تفسیر کرتا آرہاہوں۔ پہلے تو میں اکیلا ہی چلا تھا مگر اب تو یہ ایک کارواں بن چکا ہے۔قرآن فہمی کے لیے ''ترجمہ قرآن'' اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔اسی لیے ہر زمانے میں علماء نے اس کی طرف بھرپور توجہ دی ہے۔اسی کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں قرآن کے کم وبیش 100 سے زیادہ زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں۔ مجھے کافی دنوں سے بہت سارے لوگ کہہ رہے تھے کہ میں بھی قرآن کا ترجمہ کروں مگر مصروفیت کی وجہ سے ٹائم نہیں مل پا رہا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ آسان کرے۔قرآن کے لیے جو بھی ادنیٰ سی کوشش کرتا ہے مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ نئے دور کی اردو کا خیال کرتے ہوئے عزیزم ''ثناء اللہ محمدی مدنی'' نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے۔''آسان قرآن'' اس کا نام رکھا ہے۔

2020 کے رمضان میں مجھے بتایا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی۔عوام کے ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے ''ترجمانی'' کی موصوف نے بھرپور کوشش کی ہے۔آپ جب ترجمہ پڑھیں گے تو اس کا بخوبی اندازہ ہوگا ان شاء اللہ۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ عوام وخواص تک اس ترجمہ کو پہنچا دے۔(آمین) اور قرآن کے خادموں میں ہم سب کو شمار کرلے۔(آمین)

جلال الدین القاسمی

(مالیگاؤں، ناسک، مہاراشٹرا، انڈیا)

نظرِ ثانی

ابوعبداللہ محمد ہارون خان محمدی سلفی

(بانی ،صدر، سرپرست ،ٹرسٹی، امیرِ جماعت ،
امام وخطیب مسجد و مدرسہ محمدیہ، الفاروق ٹرسٹ، نیا نگر میرا روڈ، تھانہ، ممبئ، انڈیا)

محترم قارئین !الحمد للہ میں کئی سالوں سے (مہاراشٹرا، انڈیا) کی مختلف مسجدوں میں امامت وخطابت کا فریضہ انجام دیتا چلا آرہا ہوں۔ میں (نرکھیڑ۔ ناگپور، مہاراشٹرا، انڈیا) میں پیدا ہوا، وہاں کی ''جونی مسجد'' میں امام وخطیب تھا، اسی طرح عروس البلاد ''ممبئ'' کی تاریخی مسجد ''جامع مسجد اہل حدیث، مومن پورہ، بائیکلہ، ممبئ'' میں بھی امامت وخطابت کا فریضہ انجام دے چکا ہوں۔ اور ابھی میں ''میرا روڈ'' مسجد و مدرسہ محمدیہ میں امام وخطیب کے ساتھ ساتھ ٹوٹل ذمہ دار بھی ہوں۔ الحمد للہ۔ ان سالوں میں میں نے لوگوں کو پایا ہے کہ قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لئے ''آسان ترین قرآن'' کی سخت ضرورت ہے۔ میں کافی دنوں سے سوچ رہا تھا کہ خود قرآن کا ''آسان ترین'' ترجمہ کروں۔ الحمد للہ آج میری دلی خواہش پوری ہوگئی ہے، اور میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ جب مجھ سے عزیزم ثناء اللہ محمدی مدنی نے اپنے قرآن کے ترجمے پر ''نظر ثانی'' کی درخواست کی، تو میں نے اسے اپنی خوش نصیبی سمجھ کر قبول کرلیا۔ اور جہاں ضرورت پڑی وہاں آسان کو ''آسان تر'' کرنے میں ان کا ساتھ دیا۔ جب آپ اس ترجمے کو پڑھیں گے تو ان شاء اللہ الگ تھلگ پائیں گے۔ اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ اس میں آسان ترین وعام فہم (جو سب کو سمجھ میں آجائے) اردو استعمال کی گئی ہے۔ اور ''بریکٹ۔( )'' کے ذریعے ''ترجمانی'' اور ''تفسیر'' کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح سے یہ ''ترجمہ'' بھی ہے، ''تفسیر'' بھی ہے اور ''آسان سے آسان ترین'' بھی۔ 2020 اور 2021 ''کرونا وائرس'' کے لیے تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ اور اللہ گواہ ہے قرآن کا اس سے آسان ترجمہ میں نے نہیں پایا۔ اور جس کی گواہی پڑھنے کے بعد آپ خود بھی دیں گے۔ ان شاء اللہ۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ عوام وخواص تک اس ترجمہ کو پہنچا دے۔ (آمین)۔ اور قرآن کے خادموں میں ہم سب کو شمار کرلے۔ (آمین)۔ اور آخرت میں ہم سب کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

ابوعبداللہ محمد ہارون خان محمدی سلفی ناگپوری

آیات:7 (1) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ رکوع:1

(پہلا پارہ)

(پہلے پارہ میں (16) رکوع ہیں۔ اور (148) آیتیں ہیں)

الجزء الاول (1)

سورہ "فَاتِحَة" کے بارے میں:

سورہ "فَاتِحَة" سورہ نمبر (1)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (5)۔ اَلْفَاتِحَةُ: آغاز، شروعات۔ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ: کتاب کی "شروعات" سورہ "فاتحہ" ہی سے ہے۔

سورہ "فَاتِحَة" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ سورہ فاتحہ میں (7) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "فاتحہ" کے مختلف نام ہیں:

(۱) سورہ فاتحہ۔ اَلسَّبْعُ الْمَثَانِيْ۔ "سات بار بار دہرائی جانے والی آیتیں" ہیں۔

(۲) سورہ فاتحہ۔ اَلْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ۔ "قرآن عظیم" ہے۔ (سورہ حجر سورہ نمبر ۱۵ آیت نمبر ۸۷)۔

(۳) سورہ فاتحہ۔ اَلرُّقْيَةُ۔ "دم، جھاڑ پھونک" ہے۔

(۴) سورہ فاتحہ۔ أُمُّ الْكِتَابِ۔ "کتاب کی ماں" ہے۔ (صحيح بخاری۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ۔ بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ حدیث نمبر 5007)۔

سورہ "فاتحہ" کی فضیلت:

(۱) "سورہ "فَاتِحَة" پڑھنے سے ہر مراد پوری ہوتی ہے"۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ، فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الأَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ، وَقَالَ: "أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ. فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ". (صحيح مسلم۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ۔ بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ، حديث نمبر 806)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ: ایک دن جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دروازہ کھلنے کی ایک زور کی آواز سنی، اور اپنا سر اٹھایا۔ اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ: یہ ایک آسمان کا دروازہ ہے جو آج کھلا ہے،

اور کبھی نہیں کھلا تھا، مگر آج کے دن ہی کھلا ہے، پھر اس سے ایک فرشتہ اترا۔ اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ: یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے وہ صرف آج ہی اترا ہے کبھی نہیں اترا، اور اس نے سلام کیا اور کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''دو نوروں'' کا ملنا مبارک ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور نبیوں میں سے کسی نبی کو نہیں ملے، ایک ''سورۂ فاتحہ'' ہے، اور دوسرے ''سورۂ بقرہ کی آخری کی دو آیتیں'' ہیں۔ کوئی حرف اس میں سے تم پڑھو گے اس سے ہر مانگی ہوئی چیز تمھیں ملے گی''۔

(۲) ''جس نے نماز میں ''اُمُّ الْقُرْآنِ۔ قرآن کی ماں۔ سورہ فاتحہ'' نہیں پڑھی تو اس کی نماز ''پوری'' نہیں ہوئی، بلکہ اس کی نماز میں کمی رہی''۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "مَنْ صَلَّى صَلَاةً، لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَهِيَ خِدَاجٌ، ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ، فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الإِمَامِ، فَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ". (صحيح مسلم۔ كِتَابُ الصَّلَاةِ۔ بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔حدیث نمبر 395)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے نماز میں ''قرآن کی ماں'' سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی، بلکہ اس کی نماز ناقص ہے (اس کی نماز میں کمی ہے)۔'' یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دہرایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس وقت تم لوگ دل میں آہستہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو''۔

سورہ ''فَاتِحَة'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ فاتحہ کے شروع میں اللہ کی تعریف ہے۔ (۲) ہدایت پر جمے رہنے کی دعا ہے۔ (۳) نیک لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعا ہے۔ (۴) برے لوگوں کے راستے سے رک جانے کی دعا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ①

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''①

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ②	''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے''۔②
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ③	''بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''۔③
مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ④	''بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے''۔④
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ⑤	''(اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں''۔⑤
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ⑥	''(اے اللہ!) ہمیں سیدھے راستے پر چلا''۔⑥

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ع

''ان (نبیوں ، سچے لوگوں ، شہیدوں اور نیک لوگوں) کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام کیا، ان (یہودیوں اور ان کے جیسے لوگوں) کے راستے پر مت چلا، (جو جان بوجھ کر گمراہ ہوئے، اور) جن سے تو ناراض ہوا، اور ان (عیسائیوں اور ان کے جیسے لوگوں) کے راستے پر بھی مت چلا جو (حق کا علم حاصل نہ کر سکے اور) گمراہ ہو گئے''۔ ۝

رکوع: 40 | (2) سُوْرَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ | آیات: 286

سورہ ''بَقَرَۃ'' کے بارے میں:

سورہ ''بَقَرَۃ'' سورہ نمبر (2)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (87)۔ البَقَرَۃ: گائے۔ آیت نمبر (67) میں ہے۔ اس سورہ میں (آیت نمبر 67 سے 73 تک) ''سات آیتوں'' میں ''گائے'' کا واقعہ بیان ہوا ہے اس لیے اس سورہ کا نام گائے کے واقعہ والی سورہ ہے۔

سورہ ''بَقَرَۃ'' مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (286) آیتیں ہیں اور (40) رکوع ہیں۔ سورہ بقرہ میں زیادہ تر خطاب ''یہودیوں'' سے ہے۔ ''سورہ بقرہ'' میں بعض علماء کے نزدیک (۱) ایک ہزار خبر، (۲) ایک ہزار احکام، (۳) اور ایک ہزار ''منہیات'' (منع کی ہوئی چیزیں) ہیں۔ (ابن کثیر)

سورہ ''بَقَرَۃ'' کی فضیلت:

(۱) ''جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے''۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ". (صحيح مسلم- كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِيْن- بَابُ اِسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ-حديث نمبر 780)-

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اس لیے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''

(۲) ''سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران'' دو پھول، دو خوشنما پودے، دو چمکنے والی، دو جگمگانے والی'' سورتیں ہیں۔

(۳) ''سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے دن ''دو بادل'' ہیں، یا ''دو گھنے سائے'' ہیں، یا صف باندھے ''پرندوں، چڑیوں کے دو جھنڈ'' ہیں۔

(۴) سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے دفاع کر رہی ہوں گی۔ اللہ سے اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کی التجاء کر رہی ہوں گی۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "اقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ"، قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ. (صحيح مسلم- كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ-باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ- حديث نمبر804)-

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرے گا۔ اور دو ”چمکتی“ ہوئی سورتیں پڑھو، ”سورۂ بقرہ“ اور ”سورۂ آل عمران“، اس لیے کہ وہ دونوں سورتیں قیامت کے دن میں آئیں گی گویا ”دو بادل“ ہیں یا ”دو سائبان“ یا ”اڑتے ہوئے پرندوں کی دو ٹولیاں“ ہیں، اور پڑھنے والوں کے لیے ”حجت“ کرتی ہوئی آئیں گی (اللہ سے اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کی التجاء کر رہی ہوں گی)، اور سورہ بقرہ پڑھو اس لیے کہ اس کا پڑھنا ”برکت“ ہے اور چھوڑ دینا ”حسرت“ ہے اور جادوگر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“

سورہ ”بَقَرَہْ“ کا خلاصہ:

(۱) سورہ بقرہ کے شروع میں ایمان والوں کی نشانیاں ہیں، (۲) اس کے بعد کافروں اور منافقوں کا ذکر ہے۔ (۳) آدم علیہ السلام کی پیدائش، فرشتوں اور ابلیس کا واقعہ ہے، (۴) یہودیوں پر اللہ کے انعامات کا ذکر ہے، من وسلویٰ کھانے کو ملتا تھا اس کے بعد بھی اللہ کی ناشکری کی، (۵) اس کے بعد گائے والوں کا واقعہ ہے، (۶) اس کے بعد یہودیوں کے بارے میں ہے کہ ان کے دل پتھر سے زیادہ سخت ہیں، (۷) اس کے بعد بنی اسرائیل سے کچھ عہد و پیمان کا ذکر ہے، ایک اللہ کی عبادت کرنی ہے، ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے، نماز اور زکوٰۃ کی پابندی ہے، (۸) اس کے بعد یہودیوں ہی کے بارے میں ہے کہ زندگی کے بہت لالچی ہیں، (۹) اس کے بعد ہے کہ جبریل علیہ السلام کو یہودی لوگ اپنا دشمن سمجھتے تھے، (۱۰) اس کے بعد یہودیوں کا سلیمان علیہ السلام پر جادوگر ہونے کا الزام ہے، جب تک اللہ نہ چاہے جادوگروں کی جادوگری نہیں چلے گی، (۱۱) اس کے بعد ہے کہ مسجدوں سے روکنے والے سب سے بڑے ظالم ہیں، (۱۲) اس کے بعد یہ ہے قرآن کی تلاوت اس کے حق کے ساتھ کی جائے، (۱۳) اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام کی کئی دعائیں ہیں، جیسے امن وشانتی کی دعا، عمل کے قبول ہونے کی دعا، رسول کو بھیجنے کی دعا ہے، (۱۴) اس کے بعد موت کے وقت یعقوب علیہ السلام کی اپنے بچوں کو ایک اللہ کی عبادت کی وصیت ہے۔ (۱۵) اس کے بعد دوسرے پارے کے شروع میں ”تحویل قبلہ“ کا واقعہ ہے۔ (۱۶) اس کے بعد یہ ہے کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، (۱۷) اس کے بعد کچھ حلال وحرام کا ذکر ہے، مردار، خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر دیا گیا حرام ہے، (۱۸) اس کے بعد روزے کے مسائل

بیان کئے گئے ہیں،(۱۹)اس کے بعد حج کے مسائل بیان کئے گئے ہیں،(۲۰)اس کے بعد طلاق اور خلع کی بات کہی گئی ہے،(۲۱)اس کے بعد عورتوں کی عدت کا ذکر ہے۔(۲۲)دوسرے پارے کے اخیر میں طالوت اور جالوت کا واقعہ ہے۔(۲۳)تیسرے پارے کے شروع میں ''آیت الکرسی'' ہے۔(۲۴)ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ ہے،(۲۵)اس کے بعد ہے کہ اللہ نے عزیر علیہ السلام کو موت دے کر سو سال کے بعد زندہ کر دیا،(۲۶)اس کے بعد مال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔(۲۷)اس کے بعد سورہ بقرہ کے اخیر میں سود(بیاج)کے بارے میں ذکر ہے،جو بھی سودی کاروبار کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے تیار رہے،(۲۸)اس کے بعد قرآن کی سب سے بڑی آیت ''آیت دَین''(لین دین)کے بارے میں ہے۔(۲۹)اور سورہ کے اخیر میں دعائیں ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان،بہت رحم کرنے والا ہے''

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾

''الف۔لام۔میم''۔﴿۱﴾۔(یہ ''حُرُوۡفِ مُقَطَّعَاتْ'' میں سے ہے،وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۲﴾

''اس کتاب(قرآن)میں کوئی شک نہیں ہے،اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ''ہدایت''(رہنمائی)ہے''۔﴿۲﴾

الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

''(اللہ سے ڈرنے والے وہ ہیں)جو ''غیب'' پر(بن دیکھی چیزوں پر)ایمان لاتے ہیں،اور(نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی)نماز کی ''پابندی'' کرتے ہیں،اور جو روزی ہم نے انہیں دے رکھی ہے،اس میں سے(اللہ کے راستے میں)خرچ کرتے ہیں''۔﴿۳﴾۔(غیب سے مراد:اللہ پر،فرشتوں پر،کتابوں پر،رسولوں پر اور آخرت کی زندگی پر اور تقدیر پر اور عذاب قبر اور جنت اور جہنم وغیرہ پر ایمان۔نماز کی پابندی سے مراد:نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز کی پابندی کرتے ہیں)۔

وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾

''اور(اللہ سے ڈرنے والے وہ ہیں)جو اُس ''کتاب'' پر ایمان لاتے ہیں جو آپ(صلی اللہ علیہ وسلم)پر اتاری گئی ہے،اور ان کتابوں پر(بھی ایمان لاتے ہیں)جو آپ(صلی اللہ علیہ وسلم)سے پہلے اتاری گئیں،اور جو آخرت پر ''مکمل یقین'' رکھتے ہیں''۔﴿۴﴾۔(نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی کتاب سے مراد:''قرآن وحدیث'' ہے۔اور پہلی کتابوں سے مراد:تورات انجیل

معانقة ۱ عند المتأخرين ۱۲

وغیرہ تمام آسمانی کتابیں ہیں۔ آخرت پر یقین رکھنے سے مراد: موت کے بعد جنت اور جہنم تک کے واقعات پر مکمل یقین رکھنا ہے)۔

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾

''(اللہ سے ڈرنے والے) ہی اپنے رب کی طرف سے ''سیدھے راستے'' پر ہیں، اور یہی لوگ کامیاب ہیں''۔﴿٥﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾

''بیشک ''کافروں'' (اسلام کی سچائی ظاہر ہونے کے بعد حق کا انکار کرنے والوں) کو آپ (ﷺ) کا ڈرانا، یا نہ ڈرانا دونوں برابر ہے، یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے''۔﴿٦﴾

خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ ع

''اللہ نے ان (اسلام کی سچائی ظاہر ہونے کے بعد حق کا انکار کرنے والوں) کے دلوں پر، اور ان کے کانوں پر ''مہر'' لگادی ہے، اور ان کی آنکھوں پر ''پردہ'' پڑا ہوا ہے، اور ان کے لیے بہت ''بڑا عذاب'' ہے''۔﴿٧﴾

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْءَاخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

''اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو (منافقین ہیں جو زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم ''اللہ'' پر اور ''آخرت کے دن'' پر ایمان لے آئے، جب کہ (حقیقت میں) وہ ایمان والے نہیں ہیں''۔﴿٨﴾

يُخَٰدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾

''وہ (منافقین) اللہ کو اور ایمان والوں کو ''دھوکہ'' دیتے ہیں، (یہ لوگ اصل میں) اپنے آپ ہی کو ''دھوکہ'' دے رہے ہیں لیکن ان منافقوں کو اس بات کا ''احساس'' بھی نہیں ہے''۔﴿٩﴾

فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾

''ان (منافقوں) کے دلوں میں ایک ''بیماری'' ہے، اس لیے اللہ نے ان کی ''بیماری'' کو اور زیادہ کر دیا ہے، اور ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔﴿١٠﴾۔ (بیماری سے مراد: شکوک وشبہات اور نفاق کی بیماری ہے، دل میں کچھ اور زبان پر کچھ ہے)۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِى الْأَرْضِ قَالُوٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾

''اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ، تو وہ کہتے ہیں کہ: ہم تو ''اصلاح'' کرنے والے ہیں (سدھار کرنے والے ہیں)''۔﴿١١﴾۔ (زمین میں فساد نہ پھیلاؤ: نفاق سے بچو، کافروں سے دوستی نہ کرو، مسلمانوں کے بھید ان کے دشمنوں کو نہ بتاؤ، اور کافروں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا کر جنگ کی آگ نہ سلگاؤ)۔

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا

''(ایمان والو!) ہوشیار رہو! بیشک یہی (منافقین) لوگ فساد پھیلانے

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

والے ہیں، لیکن انہیں اس بات کا ''احساس'' تک نہیں ہے (وہ سمجھ نہیں رہے ہیں)''۔﴿۱۲﴾

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

''اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ: تم بھی اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح لوگ (صحابہ کرامؓ) ایمان لائے ہیں، تو کہتے ہیں: کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جیسے بیوقوف لوگ (صحابہ کرامؓ) ایمان لائے ہیں؟۔ ایمان والو! ہوشیار رہو! سچی بات تو یہ ہے کہ یہی لوگ ''بیوقوف'' ہیں، لیکن انہیں یہ بات معلوم نہیں ہے''۔﴿۱۳﴾

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

''اور جب یہ (منافق لوگ) ایمان والوں سے ملتے ہیں، تو کہتے ہیں: کہ ہم بھی ایمان والے ہیں، اور جب اپنے ''شیطانوں'' کے ساتھ تنہائی'' میں ہوتے ہیں (سرداروں کی مجلسوں میں کافر دوستوں کے ساتھ اکیلے ہوتے ہیں)، تو کہتے ہیں کہ: ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، بیشک ہم تو صرف (مسلمانوں) کا ''مذاق'' اڑاتے رہتے ہیں''۔﴿۱۴﴾

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

''اللہ بھی ان (منافقوں) کا مذاق اڑا رہا ہے، اور ان کو ان کی ''سرکشی'' میں (نفاق میں) بڑھنے دے رہا ہے، جس میں وہ لوگ بھٹک رہے ہیں''۔﴿۱۵﴾ (اور جلد ہی اللہ ان منافقوں کو مذاق کی سزا دے گا، ان کے سارے پول کھول دے گا)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾

''یہ (منافقین) وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی ''خرید'' لی ہے (اسلام کو چھوڑ کر ''کفر و نفاق'' کا راستہ اپنالیا ہے)، لیکن منافقوں کو اس تجارت میں فائدہ نہیں ہوا، اور نہ ہی ان کو سیدھا راستہ ملا''۔﴿۱۶﴾ (نفاق کا راستہ اپنانے سے منافقوں کا فائدہ نہیں ہوا بلکہ ان کا نقصان ہوا ہے مگر یہ لوگ سمجھ نہیں رہے ہیں)۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾

''ان (منافقوں) کی مثال اس ''آدمی'' کی طرح ہے جس نے (اندھیروں میں) آگ جلائی، جب اس ''آگ'' نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا، تو (اسی وقت) اللہ نے ان لوگوں (کی آنکھوں کی) ''روشنی'' چھین لی، اور ان لوگوں کو (پھر سے) اندھیروں میں چھوڑ دیا، وہ کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے''۔﴿۱۷﴾ (ان منافقوں کے دلوں میں کفر تھا مگر دنیاوی فائدے کے لیے مسلمانوں کے سامنے اسلام کا دعویٰ کرتے

تھے، یہ منافقین کی پہلی قسم ہے)۔

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾

''وہ (منافقین حق سننے سے) بہرے ہیں، (حق بولنے سے) گونگے ہیں، (حق کا راستہ دیکھنے سے) اندھے ہیں، کبھی بھی وہ (منافقین حق کی طرف) واپس نہیں آئیں گے''۔ ﴿۱۸﴾

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

''یا (ان منافقوں کی مثال) آسمان سے ہونے والی زوردار ''بارش'' کی طرح ہے، جس میں اندھیرے ہیں، گرج ہے اور بجلی ہے، بجلی کی کڑک سن کر موت کے ڈر سے اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں ''ٹھونس'' لیتے ہیں، اور اللہ کافروں کو ہر طرف سے ''گھیرے'' ہوئے ہے''۔ ﴿۱۹﴾۔

(زوردار بارش سے مراد: اسلامی احکامات کا نزول ہے، اندھیروں اور بجلی کی کڑک سے مراد: تکلیفیں اور مشکلات ہیں جو مسلمانوں کو دین کے لیے برداشت کرنی پڑیں، اور چمک سے مراد: وہ کامیابیاں ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہو رہی تھیں، جب کوئی مصیبت آتی تو منافق الگ تھلگ ہو جاتے اور جب کامیابی ملتی تو ساتھ آ جاتے، سخت احکام نازل ہوتا تو کھڑے رہ جاتے، یہ منافقین کی دوسری قسم ہیں)۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ع

''ایسا لگتا ہے کہ ''بجلی'' ان (منافقوں) کی آنکھوں (کی روشنی) کو ختم کر دے، جب بھی بجلی کی چمک سے کچھ روشنی پڑتی ہے تو چل پڑتے ہیں، اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں، اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے ''سننے'' اور ''دیکھنے'' کی (طاقت) چھین لیتا، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے (اللہ ہر چیز پر پوری طاقت وقدرت رکھتا ہے)''۔ ﴿۲۰﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾

''اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا ہے، تا کہ تم نیک بن جاؤ (اللہ کے عذاب سے بچ جاؤ)''۔ ﴿۲۱﴾

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

''اسی اللہ نے ''زمین'' کو تمہارے لیے ''فرش'' بنایا، اور ''آسمان'' کو ''چھت'' بنایا، اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے تمہارے لیے کئی قسم کے پھلوں سے روزی پیدا کیا، اس لیے (اے لوگو! سب باتیں) جانتے بوجھتے تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ''۔ ﴿۲۲﴾

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾

''اور (اے حق کا انکار کرنے والو!) اگر تم اس (قرآن) کے بارے میں ذرہ برابر بھی شک میں ہو، جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارا ہے، تو اس جیسی ''ایک سورت'' لے کر آؤ، اور اگر تم سچے ہو، تو اللہ کو چھوڑ کر جتنے مدد کرنے والوں کو بلا سکتے ہو، بلا لو''۔﴿۲۳﴾

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

''پھر (اے حق کا انکار کرنے والو!) اگر تم (ایک سورت بھی) نہ بنا سکو، اور تم کبھی بھی نہیں بنا سکو گے، تو اُس آگ سے (اس جہنم سے) ڈرو جس کا ''ایندھن'' انسان اور پتھر ہوں گے، جو کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے تیار کی گئی ہے''۔﴿۲۴﴾

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو آپ خوشخبری سنا دیجیے کہ: ان کے لیے ایسے ''باغات'' ہیں (ایسی جنتیں ہیں) جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جب بھی انہیں کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا، تو وہ (جنتی) کہیں گے کہ: یہ تو وہی پھل ہے جو اس سے پہلے ہمیں (دنیا میں) دیا جا چکا ہے، کیونکہ جو پھل انہیں (جنت میں) دیا جائے گا وہ ''شکل وصورت'' میں دنیا کے پھل سے ملتا جلتا ہوگا، اور (جنتی لوگوں) کے لیے وہاں پاک (وصاف) بیویاں (بھی) ہوں گی، اور وہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے''۔﴿۲۵﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

وقف لازم

''بیشک اللہ اس بات سے ہرگز نہیں شرماتا، کہ وہ (کسی بات کو سمجھانے کے لئے) مچھر جیسی معمولی چیز یا مچھر سے بھی (معمولی) چیز کی مثال دے، اب جو ایمان والے ہیں وہ تو خوب جانتے ہیں کہ: بیشک یہ مثال ان کے رب کی طرف سے ''حق'' ہے لیکن جو لوگ کافر (حق کا انکار کرنے والے) ہیں، وہ کہتے ہیں: ایسی مثال بیان کرنے سے اللہ کا مقصد کیا ہے؟، اس طرح اللہ اس مثال سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے، اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے، اور اس مثال کے ذریعہ صرف ''فاسقوں'' (نافرمانوں، کافروں) کو ہی گمراہ کرتا ہے''۔﴿۲۶﴾

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ

''جو (فاسق اور کافر) لوگ اللہ سے کئے ہوئے ''وعدے'' کو پکا کرنے کے بعد بھی ''توڑ'' دیتے ہیں، اور جن (رشتوں) کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں کاٹتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ایسے ہی لوگ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

"گھاٹے" (نقصان) میں ہیں"۔ ﴿۲۷﴾

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

"(اے حق کا انکار کرنے والو! تعجب ہے!) تم کیسے اللہ کا انکار کرتے ہو؟ جب کہ تم بے جان تھے، تو اسی اللہ نے تمھیں زندہ کیا، پھر (دنیا میں عمریں پوری ہونے کے بعد) وہی تمھیں موت دے گا، پھر وہی اللہ تمھیں (قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کرے گا، پھر تم سب اسی اللہ کی طرف لوٹ کر جاؤ گے"۔ ﴿۲۸﴾۔ (تاکہ تمہارے کاموں کا بدلہ تمھیں دے)۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع

"اسی اللہ نے زمین کی سب چیزیں تمہارے لیے ہی پیدا کیا ہے، پھر اس (اللہ) نے آسمان کی طرف توجہ کیا، اور ان کو "ٹھیک ٹھاک" کر کے سات آسمان بنا دیا، اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے"۔ ﴿۲۹﴾

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

"اور (یاد کیجیے) جب آپ (ﷺ) کے رب نے فرشتوں سے کہا: بیشک میں زمین میں ایک "خلیفہ" (نائب، انسان) بنانے والا ہوں، تو (فرشتوں) نے کہا: (اے اللہ!) کیا تو زمین میں ایسے کو "خلیفہ" بنائے گا جو فساد پھیلائے، اور (ایک دوسرے کا) "خون" بہائے؟ (انسان سے پہلے جنات دنیا میں فتنہ وفساد کر چکے تھے) جب کہ ہم تیری "تسبیح" اور "حمد وثنا" میں لگے رہتے ہیں؟ اللہ نے کہا: بیشک جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے"۔ ﴿۳۰﴾۔ (ان میں نبیوں اور رسولوں کو بھیجوں گا، نیک لوگ اور اللہ سے خالص محبت کرنے والے پیدا ہوں گے)۔

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

"اور (اللہ نے) آدم (علیہ السلام) کو سب (چیزوں کے) نام سکھا دیے، پھر انھیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا، اور کہا: اگر تم سچے ہو تو مجھے ان (چیزوں) کے نام بتاؤ"۔ ﴿۳۱﴾

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

"(فرشتے) بول اٹھے: (اے اللہ!) تیری ذات (ہر عیب سے) پاک ہے، ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے، بیشک تو ہی سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿۳۲﴾

قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ

"(اللہ نے) کہا: اے آدم! ان فرشتوں کو ان "چیزوں" کے نام بتا دو، جب (آدم علیہ السلام) نے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دیے، تو اللہ نے (فرشتوں سے) کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ: بیشک میں ہی آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی سب باتوں کو جانتا ہوں؟ اور ان باتوں

تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾

کو بھی جانتا ہوں جو تم ''ظاہر'' کرتے ہو اور جو تم ''چھپاتے'' ہو''۔﴿۳۳﴾

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ٭ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

''اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو، تو ابلیس کو چھوڑ کر سب نے سجدہ کیا، ابلیس نے انکار کر دیا (سجدہ نہیں کیا) اور تکبر (اور گھمنڈ) کیا، اور وہ کافروں (انکار کرنے والوں) میں سے ہو گیا''۔﴿۳۴﴾ (فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا سجدہ) تھا، مگر اب قیامت تک کسی کے لیے بھی ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا) سجدہ بھی جائز نہیں ہے، آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنانے، اس میں اپنی روح پھونکنے، فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کی حقیقت اور اس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرنے کی تفصیل قرآن میں کئی جگہ پر ہے۔ (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 39 تک (چوتھا رکوع)۔ (۲) سورہ اعراف آیت نمبر 11 سے 18 تک۔ (۳) سورہ حجر آیت نمبر 26 سے 44 تک۔ (۴) سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 61 سے 65 تک۔ (۵) سورہ کہف آیت نمبر 50۔ (۶) سورہ طٰہٰ آیت نمبر 116 سے 123 تک۔ (۷) سورہ ص آیت نمبر 71 سے 85 تک)۔

وَ قُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

''اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی (حوا علیہا السلام) جنت میں رہو، اور جہاں سے چاہو، جی بھر کے کھاؤ (پیو)، مگر اس درخت کے قریب مت جانا، ورنہ تم دونوں ظلم کرنے والوں (نافرمانوں) میں سے ہو جاؤ گے''۔﴿۳۵﴾ (وہ کون سا درخت تھا؟ کسی نے کہا: گیہوں کا، کسی نے کہا: انگور کا، کسی نے کہا: انجیر کا، قرآن وسنت اس درخت کے ''نام'' کے بارے میں خاموش ہے اس لیے ہم بھی خاموش رہیں)۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

''پھر شیطان نے ان دونوں (آدم وحوا علیہما السلام) کو بہلا یا پھسلایا، اور جنت سے نکلوا کر ہی دم لیا، تو ہم نے (آدم وحوا علیہما السلام اور ابلیس سے) کہا: تم سب یہاں سے نیچے (زمین پر) چلے جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے، اور اب تمھیں ایک مقرر وقت (موت یا قیامت) تک زمین میں ''رہنا'' ہے، اور ''گزر بسر'' کرنا ہے''﴿۳۶﴾

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾

''پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے ''کلمات'' (چند جملے) سیکھ لئے، (اور دعا کی)، تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی، بیشک وہ بہت توبہ قبول

کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔(۳۷)۔(آدم وحوا علیہما السلام کی دعا: رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ "اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اب اگر تو نے ہمیں معاف نہیں کیا، اور ہم پر رحم نہیں کیا، تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے"۔ سورہ اعراف سورہ نمبر ۷۔ آیت نمبر ۲۳)۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

"ہم نے کہا: اب تم سب یہاں سے نیچے اتر جاؤ، پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت (اسلام) آئے، تو جو لوگ میری ہدایت کی پابندی کریں گے (اسلام پر چلیں گے)، تو انہیں کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اداس) ہوں گے"۔(۳۸)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

"اور جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا، اسلام قبول نہیں کیا)، اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، تو وہی لوگ جہنمی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے"۔(۳۹)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾

"اے بنی اسرائیل (یعقوب علیہ السلام کی اولاد!) میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں دی تھیں، اور مجھ سے کئے ہوئے "وعدہ" کو پورا کرو، میں بھی تم سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کروں گا، اور صرف مجھ ہی سے ڈرو"۔(۴۰)۔(ان یہودیوں پر اللہ کی نعمتیں بے شمار تھیں، جیسے: فرعون اور اس کے لشکر سے اللہ نے نجات دی، زمین میں بادشاہت دی، پتھروں سے پانی کے چشمے جاری کئے، اور کھانے کے لیے من اور سلویٰ اتارا)۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

"اور (اے بنی اسرائیل!) اس کلام (قرآن) پر ایمان لاؤ جو میں نے اتارا ہے، یہ قرآن "تورات" کو "سچ" مانتا ہے جو تمہارے پاس (پہلے سے) موجود ہے، اسی لئے (اے یہود!) تم ہی سب سے پہلے قرآن کا انکار کرنے والے مت بنو، اور میری آیتوں کو تھوڑی سی قیمت میں نہ بیچو، اور صرف مجھ ہی سے ڈرو"۔(۴۱)

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

"اور (اے بنی اسرائیل!) سچ کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ، اور جان بوجھ کر "حق" کو نہ چھپاؤ"۔(۴۲)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ

"اور نماز کی "پابندی" کرو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھو)، اور زکوٰۃ ادا

الرّٰكِعِيْنَ ۝٤٣

کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو)''۔ ۝٤٣

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٤٤

''(اے بنی اسرائیل!) تم لوگوں کو تو ''نیکی'' کا حکم دیتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، جب کہ تم ''کتاب'' (تورات) کی تلاوت بھی کرتے ہو؟! کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟''۔ ۝٤٤

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝٤٥

''اور صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد مانگو، بیشک نماز ''بھاری'' ہے، مگر اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے نماز بھاری ''نہیں'' ہے''۔ ۝٤٥

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝٤٦ ع

''جو ''پکا'' یقین رکھتے ہیں کہ وہ (مرنے کے بعد) اپنے رب سے ملنے والے ہیں، اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں (تو ایسے لوگوں کے لئے نماز بھاری نہیں ہے)''۔ ۝٤٦ ع

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٧

''اے بنی اسرائیل! (یعقوب علیہ السلام کی اولاد!) میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمھیں دی تھیں، اور (یاد کرو) جو میں نے تمھیں (اس زمانے میں) سارے جہان والوں پر فضیلت دی تھی''۔ ۝٤٧ (ان یہودیوں پر اللہ کی نعمتیں بے شمار تھیں، جیسے: فرعون اور اس کے لشکر سے اللہ نے نجات دی، زمین میں بادشاہت دی، پتھروں سے پانی کے چشمے جاری کئے، اور کھانے کے لیے من اور سلویٰ اتارا، سارے جہان والوں پر فضیلت سے مراد: ان کے زمانے میں فضیلت تھی مگر اب قیامت تک سارے جہان والوں پر مسلمانوں کو فضیلت حاصل ہے)۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤٨

''اور (قیامت کے) دن سے ڈرتے رہو، جس دن کوئی بھی کسی کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا، نہ کسی کی کوئی سفارش قبول کی جائے گی، نہ کسی سے کسی قسم کا فدیہ (معاوضہ اور بدلہ) قبول کیا جائے گا، اور نہ ہی ان کی کسی بھی قسم کی کوئی مدد کی جائے گی''۔ ۝٤٨

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٤٩

''اور (یاد کرو!) جب ہم نے تم کو ''فرعونیوں'' (فرعون کے لوگوں) سے بچالیا، وہ تمھیں بہت تکلیف والا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کر دیتے، اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رکھتے تھے، اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی''۔ ۝٤٩

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ

''اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے ''سمندر'' کو پھاڑ (کر اس

وَ اَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَ اَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

میں راستہ بنا) دیا تھا، اور تم سب کو بچا لیا تھا، اور ''فرعونیوں'' (فرعون کے لوگوں) کو سمندر میں ڈبو دیا تھا، اور یہ سب کچھ تم لوگ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے''۔﴿۵۰﴾

وَ اِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰۤی اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ وَ اَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾

''اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا، پھر تم نے (موسیٰ علیہ السلام کے طور پہاڑ پر جانے کے بعد) ان کے پیچھے میں (اپنی جانوں پر) ظلم کر کے بچھڑے کو (گائے کے بچے کو) معبود بنا لیا''۔﴿۵۱﴾

ثُمَّ عَفَوۡنَا عَنۡکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۵۲﴾

''پھر ہم نے اس کے بعد بھی تمھیں معاف کر دیا، تاکہ تم شکر ادا کرو''۔﴿۵۲﴾

وَ اِذۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ الۡفُرۡقَانَ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۵۳﴾

''اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ''کتاب'' اور فُرقان (سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب) دیا، تاکہ تم سیدھے راستے پر آ جاؤ''۔﴿۵۳﴾

وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اِنَّکُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ بِاتِّخَاذِکُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡۤا اِلٰی بَارِئِکُمۡ فَاقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ عِنۡدَ بَارِئِکُمۡ ؕ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵۴﴾

''اور (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! بیشک تم نے بچھڑے کی پوجا کر کے (گائے کے بچے کو معبود بنا کر) اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اس لیے اب تم اپنے پیدا کرنے والے اللہ سے سچی توبہ کرو، اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو، یہ تمہارے پیدا کرنے والے اللہ کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے، اس طرح اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے، بڑا مہربان ہے''۔﴿۵۴﴾

وَ اِذۡ قُلۡتُمۡ یٰمُوۡسٰی لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہۡرَۃً فَاَخَذَتۡکُمُ الصّٰعِقَۃُ وَ اَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۵﴾

''اور (یاد کرو اے بنی اسرائیل!) جب تم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا کہ: ہم تو تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ کو ہم اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے نہ دیکھ لیں، پھر دیکھتے ہی دیکھتے بجلی نے (گرج والی آگ نے) تمھیں پکڑ لیا (جس سے تم سب مر گئے)''۔﴿۵۵﴾

ثُمَّ بَعَثۡنٰکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾

''پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمھیں دوبارہ زندہ کر دیا، تاکہ تم شکر ادا کرو''۔﴿۵۶﴾ (اللہ نے مردے کو دنیا میں زندہ کر کے دکھا دیا ہے۔ اسی طرح وہ قیامت کے دن سب کو زندہ کرے گا۔ سورہ بقرہ میں ''پانچ جگہ'' پر مردے کو زندہ کرنے کا واقعہ ہے، سورہ بقرہ کی اس آیت نمبر (56) میں ایک واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ سورہ بقرہ میں ''چار'' جگہ

اور ہے۔سورہ بقرہ آیت نمبر(73)،اور آیت نمبر(243)،اور آیت نمبر(259)،اور آیت نمبر(260)میں ہے)۔

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٥٧

”اور(یادکرو)ہم نے تم پر”بادل“کاسایہ کیا،اور(تمہارے کھانے کو)”من وسلویٰ“اتارا،(اور کہا:)یہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمھیں دی ہیں،اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کررہے تھے“۔٥٧ (”من“:شہد یا میٹھا پانی،اور”سلویٰ“:تیتر،بٹیر یا چڑیا کی طرح ایک پرندہ ہے)۔

وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٨

”اور(یادکرو)جب ہم نے(بنی اسرائیل سے)کہا کہ:اس بستی(بیت المقدس)میں داخل ہوجاؤ،پھر اس میں جہاں سے چاہو جی بھر کر کھاؤ،(پئو)،اور بستی کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے(جھکے سروں کے ساتھ)داخل ہونا،اور یہ کہتے جانا:”حِطَّةٌ“:ہمیں معاف کردے،اس طرح ہم تمہارے گناہوں کو معاف کردیں گے،ہم نیک لوگوں کو اور زیادہ دیتے ہیں“۔٥٨

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝٥٩ ع

”پھر ظلم کرنے والوں نے حکم کو بدل کر دوسری بات بنالی،(حِطَّةٌ: ہمارے گناہ معاف کردے،کہنے کے بجائے کہا:حِنْطَةٌ:ہمیں گیہوں دے دے)،تو ہم نے بھی ان نافرمانوں پر بات نہ ماننے کی وجہ سے آسمانی عذاب(اللہ کا غصہ،طاعون اور پالا)اتاردیا“۔٥٩

وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٦٠

”اور(یادکرو)جب موسیٰ(علیہ السلام)نے(میدان تیہ میں)اپنی قوم کے لیے پانی مانگا،تو ہم نے کہا:”اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے“،تو اس سے”بارہ چشمے“ابل پڑے،اور(موسیٰ علیہ السلام کے بارہ قبیلوں میں سے)ہر قبیلہ نے اپنے پانی لینے کی جگہ(گھاٹ)کو جان لیا۔(ساتھ ہی ہم نے انہیں یہ کہہ دیا تھا کہ)اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے کھاؤ،اور پیو،مگر(ایک دوسرے کا حق مار کر)زمین میں فساد کرتے نہ پھرو“۔٦٠

وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ

”اور(یادکرو اے بنی اسرائیل!)جب تم نے کہا کہ:اے موسیٰ!ہم ایک ہی”کھانے“پر ہرگز صبر نہیں کرسکتے،اس لئے آپ اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا کردے جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں،جیسے:ساگ(سبزی)،ککڑی،گیہوں،مسور،اور پیاز(وغیرہ)۔تو

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۠ ﴿۶۱﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: تم لوگ ''اچھی چیز'' (من اور سلوٰی) کے بدلے ''کم تر چیز'' (ساگ سبزی، گیہوں، دال اور پیاز وغیرہ) لینا چاہتے ہو، کسی بھی شہر میں اتر کر چلے جاؤ، جو مانگ رہے ہو وہ ملے گا، اور ان پر ''ذلت'' اور ''بدحالی'' مسلط کردی گئی (ذلت ورسوائی اور محتاجی بنی اسرائیل کی قسمت بنادی گئی)، اور اللہ کے غضب (غصہ) کے مستحق ہوئے۔ یہ (براانجام) اس لیے ہوا کہ: وہ لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے، اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، اور اللہ کی نافرنی کرتے تھے، اور اللہ کے حدود سے تجاوز کرتے تھے (اللہ کی شریعت سے آگے نکل جاتے تھے)''۔ ﴿۶۱﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

''بیشک جولوگ ایمان لائے ہیں، اور جو یہودی ہیں، اور عیسائی ہیں، اور ''صابی'' (بے دین) ہیں، ان میں سے جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، توان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، اور انھیں کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اداس) ہوں گے''۔ ﴿۶۲﴾ (مگر اب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں آنے کے بعد سب لوگوں کے لیے صرف اور صرف دین اسلام پر چلنا ہے اور صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنا ہے)

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

''اور (اے بنی اسرائیل! یاد کرو) جب ہم نے تم سے (تورات پر عمل کرنے کا) پختہ وعدہ لیا تھا، اور طور پہاڑ کو تمہارے اوپر لاکھڑا کیا، (اور کہا کہ) ہم نے تمھیں جو دیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اور اس میں جو ہے اسے یاد کرو تا کہ (اللہ سے) ڈرو (تاکہ تم نیک بن جاؤ)''۔ ﴿۶۳﴾

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۴﴾

''پھر اس کے بعد تم (اپنے وعدے سے، سیدھے راستے سے) پھر گئے، اور اگر تم پر اللہ کا ''فضل'' اور اس کی ''رحمت'' نہ ہوتی، تو تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوتے''۔ ﴿۶۴﴾

وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ ۚ ﴿۶۵﴾

''اور (اے بنی اسرائیل!) تم اپنے ان لوگوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہو جنھوں نے ''سنیچر'' کے (دن مچھلی کے شکار کے) معاملہ میں حد سے گزر گئے تھے، تو ہم نے ان سے کہا کہ: تم لوگ ذلیل (پھٹکارے ہوئے) بندر بن جاؤ''۔ ﴿۶۵﴾

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَ مَا

''تو ہم نے اس ''واقعہ'' کو اس زمانے کے لوگوں کے لئے، اور اس کے

خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

بعد آنے والی نسلوں کے لیے ''عبرت'' بنا دیا، اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے نصیحت بنا دیا''۔﴿۶۶﴾

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۶۷﴾

''اور (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ: بیشک اللہ تمھیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دے رہا ہے، وہ کہنے لگے: کیا آپ ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ ''جاہلوں'' (نادانوں) جیسی بات کروں''۔﴿۶۷﴾ (میں مذاق اڑانے والوں میں سے نہیں ہوں)۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾

''وہ (بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگے: آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں صاف صاف بتادے کہ: وہ گائے کیسی ہو؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: بیشک اللہ کا فرمان ہے کہ: وہ گائے نہ بوڑھی ہو، اور نہ بالکل بچی ہو (بچھیا ہو)، بلکہ درمیانی عمر کی جوان ہو، اس لیے اب جو حکم تمھیں دیا جا رہا ہے اس پر عمل کرو''۔﴿۶۸﴾

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ﴿۶۹﴾

''وہ (بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگے: آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں صاف صاف بتادے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہو؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: بیشک اللہ کا فرمان ہے کہ: وہ گائے ایسے ''گہرے پیلے رنگ'' کی ہو، جو دیکھنے والوں کو خوش کردے''۔﴿۶۹﴾

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا ؕ وَ اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

''وہ (بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگے: آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کیجیے کہ: وہ ہمیں صاف صاف بتادے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ (کیونکہ) گائے ہم پر ''مشتبہ'' ہوگئی ہے، (ایسی گائیں تو بہت ہیں پتہ ہی نہیں چل پا رہا ہے)، اور ہم (اِنْ شَآءَ اللّٰهُ) ''اللہ نے چاہا'' تو ضرور اس گائے کا پتہ لگالیں گے (ایسی گائے کو پالیں گے)''۔﴿۷۰﴾

قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِی الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِیَةَ فِیْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۸

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: بیشک اللہ کا فرمان ہے کہ: وہ گائے کام کرنے والی نہ ہو، جو زمین میں ہل چلاتی ہو، یا کھیتوں میں پانی دیتی ہو، تندرست ہو، اس میں کوئی داغ نہ ہو، وہ بولے: (اے موسیٰ!) اب آپ نے ٹھیک ٹھیک بات بتائی ہے، (بڑی مشکل سے ایسی گائے ایک آدمی کے پاس ملی) اور گائے کو ذبح کیا، جبکہ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ یہ کام نہیں کریں گے (گائے ذبح نہیں کریں گے)''۔﴿۷۱﴾

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾

''اور (بنی اسرائیل یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، پھر تم یہ الزام ایک دوسرے کے سر تھوپ کر جھگڑا کر رہے تھے، اور جو کچھ تم چھپانا چاہتے تھے اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا''۔﴿۷۲﴾

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

''تو ہم نے کہا: اس گائے کے گوشت کا کوئی ''ٹکڑا'' اس لاش کو مارو (اور لاش نے زندہ ہو کر قتل کرنے والے کا پتہ بتا دیا کہ قاتل اس کا بھتیجا ہی ہے)، اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا، اور تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے، تاکہ تم سمجھ سکو''۔﴿۷۳﴾ (اللہ نے مردے کو دنیا میں زندہ کر کے دکھا دیا ہے۔ اسی طرح وہ قیامت کے دن سب کو زندہ کرے گا۔ سورہ بقرہ میں ''پانچ جگہ'' پر مردے کو زندہ کرنے کا واقعہ ہے، سورہ بقرہ کی اس آیت نمبر (73) میں ایک واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ سورہ بقرہ میں ''چار'' جگہ اور ہے۔ سورہ بقرہ آیت نمبر (56)، اور آیت نمبر (243)، اور آیت نمبر (259)، اور آیت نمبر (260) میں ہے)۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

'' (اے بنی اسرائیل! اس طرح کی کھلی نشانیاں دیکھنے کے بعد) پھر تمہارے دل پتھر جیسے سخت ہو گئے، بلکہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت۔ (کیونکہ) پتھروں میں سے کچھ پتھر ایسے بھی ہیں (کچھ پہاڑ ایسے بھی ہیں) جن سے نہریں بہہ نکلتی ہیں، اور کچھ ایسے (پتھر) بھی ہیں جو خود پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلنے لگتا ہے، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں، اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل (بے خبر) نہیں ہے''۔﴿۷۴﴾

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

'' (مسلمانو!) کیا اب بھی تمھیں یہ امید ہے کہ یہ (یہودی) لوگ تمہارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے؟ جب کہ ان میں سے کچھ لوگ اللہ کا ''کلام'' سنتے ہیں، پھر اسے (اچھی طرح) سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اسے بدل دیتے تھے''۔﴿۷۵﴾

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا

''اور یہ (اہل کتاب کے منافقین) جب ایمان والوں سے ملتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ ہم (بھی محمد ﷺ پر) ایمان لے آئے ہیں، اور جب اکیلے تنہائی میں (آپس میں) ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو (یہودی ''علماء'' اور ان کے ''گروگھنٹال'' لوگ اہل کتاب کے منافقوں سے)

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۶﴾

کہتے ہیں: کیاتم مسلمانوں کووہ (راز کی) باتیں بتاتے ہو، جو اللہ نے تمھیں بتائی ہیں؟ تاکہ وہ اللہ کے سامنے انہیں تمہارے خلاف ثبوت کے طور پر پیش کریں، کیاتم سمجھتے نہیں ہو؟''۔﴿۷۶﴾ (قیامت کے دن یہی لوگ اللہ کے سامنے ہمارے خلاف گواہی دیں گے کہ دنیا میں ہمارے سامنے اسلام کااقرار کرتے تھے،مسلمانوں سے بات کرنے سے پہلے کچھ سوچ لیا کرو)۔

اَوَلَا يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۷﴾

''کیا وہ (یہود) یہ نہیں جانتے کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور جسے وہ ظاہر کرتے ہیں''۔﴿۷۷﴾ (قیامت کے دن تمہارے بارے میں مسلمانوں کے بتانے سے پہلے ہی اللہ سب کچھ جانتا ہے، بتانے کی ضرورت نہیں ہے، وہ ان باتوں کوخوب اچھی طرح جانتا ہے جوتم آپس میں اپنے ساتھی یہودیوں سے کرتے ہو)۔

وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِىَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿۷۸﴾

النصف

''اور اُن (یہودیوں) میں سے کچھ لوگ اَن پڑھ (جاہل بھی) ہیں، جوکتاب (تورات) کاعلم نہیں رکھتے، ان کے پاس ''سنی سنائی جھوٹی امیدوں'' کے سوا کچھ نہیں ہے، اوروہ صرف ''وہم وگمان'' میں پڑے ہوئے ہیں (ان کی ''خام خیالی'' ہے)''۔﴿۷۸﴾

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾

''ایسے لوگوں کے لیے ہلاکت وبربادی ہے جو کتاب (فتوی وغیرہ) تواپنے ہاتھوں سے (اپنی مرضی کے مطابق) لکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں: یہی اللہ کی طرف سے اتارا گیاہے، تاکہ اس کے بدلے کچھ مال حاصل کریں، تو''لکھائی'' کی وجہ سے ان کے لیے ہلاکت وبربادی ہے، اور ''کمائی'' کی وجہ سے بھی ان کے لیے ہلاکت وبربادی ہے (کتنی بری ہے لکھائی! اور کتنی بری ہے کمائی!)''۔﴿۷۹﴾

وَقَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً ؕ قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ عَهۡدًا فَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ عَهۡدَهٗۤ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۰﴾

''اور (یہودیوں) نے کہا کہ: ہمیں جہنم کی ''آگ'' کچھ ہی دن چھوئے گی، آپ (ﷺ) ان سے پوچھئے: کیاتم نے اللہ سے کوئی ''وعدہ'' کر رکھا ہے جس وعدے کی وہ (اللہ) خلاف ورزی نہیں کرے گا؟، یاتم اللہ کے بارے میں وہ کہتے ہو جوتم نہیں جانتے؟''۔﴿۸۰﴾

بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيۡٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا

''ہاں (آگ انہیں ضرور چھوئے گی) جنہوں نے گناہ کیاہے اوران کے گناہوں نے انہیں گھیرلیاہے، وہی لوگ جہنمی ہیں جس میں ہمیشہ ہمیش

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۹

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ؗ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ؕ وَ اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

رہیں گے''۔﴿۸۱﴾

''اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، وہی لوگ جنتی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے''۔﴿۸۲﴾

''اور (یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل (یعقوب علیہ السلام کی اولاد) سے پکا وعدہ لیا تھا کہ تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر کسی کی عبادت نہیں کروگے، اور ماں باپ سے اچھا سلوک کروگے، اور رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کروگے، اور لوگوں سے اچھی بھلی بات کروگے، اور نماز کی پابندی کروگے، اور زکوٰۃ دوگے، مگر تھوڑے سے لوگوں کو چھوڑ کر سب لوگ (وعدے سے) پلٹ گئے، اور تم سب نے منہ موڑتے ہوئے اس ''عہد'' کو (اس وعدے کو) پیٹھ پیچھے ڈال دیا (اب تک تم اس عہد سے منہ موڑے ہوئے ہو)''۔﴿۸۳﴾

''اور (اے بنی اسرائیل! یاد کرو) جب ہم نے تم سے (تورات میں) ''پکا وعدہ'' لیا تھا کہ: تم آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤگے، اور اپنے لوگوں کو اپنے وطن (گھروں) سے نہیں نکالوگے، تو تم نے مان لیا اور تم اس کی گواہی بھی دیتے ہو''۔﴿۸۴﴾

''(اے بنی اسرائیل!) پھر تمہارا حال یہ ہے کہ اپنے لوگوں کو قتل کرتے ہو، اور اپنے ہی میں سے کچھ لوگوں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کرتے ہو، اور ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کرکے (ان کے دشمنوں) کی مدد کرتے ہو، اور اگر وہ (دشمنوں کے) قیدی بن کر آجائیں تو ان کا فدیہ (بدلہ) دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو، جب کہ ان کو (گھروں سے) نکالنا ہی تم پر حرام تھا، کیا تم لوگ اللہ کی کتاب کی کچھ باتوں کو مانتے ہو، اور کچھ باتوں کا انکار کردیتے ہو؟ (کچھ باتوں کو نہیں مانتے ہو؟)، پھر تم میں سے جو بھی ایسا کرے گا تو اس کی سزا دنیا کی زندگی میں رسوائی (بے عزتی) ہے، اور قیامت کے دن ایسے لوگ سخت ترین (بھیانک) عذاب میں ڈال دیئے جائیں گے، اور (یاد رکھو!) اللہ تمہارے کرتوتوں سے ''غافل'' (بے خبر) نہیں ہے (اللہ کو سب معلوم ہے)''۔﴿۸۵﴾

''(اپنے من کے حساب سے چلنے والے) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں

بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع

نے آخرت کے بدلے دنیاوی زندگی کو خرید لیا ہے، ان سے (قیامت کے دن) عذاب کو ہلکا نہیں کیا جائے گا، اور ان کی مدد بھی نہیں کی جائے گی''۔ ﴿۸۶﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾

''اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی، اور ان کے بعد ''ایک کے بعد ایک'' رسول بھیجے، اور ہم نے عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم کو ''کھلی نشانیاں'' دیں، اور روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ ان کی مدد کی، (اے بنی اسرائیل!) جب بھی کوئی رسول ایسا حکم لے کر آیا جو تمہاری خواہش کے حساب سے نہیں تھا (جس حکم کو تمہارا دل نہیں مانتا تھا)، تو تم نے تکبر (گھمنڈ) کیا، پھر تم نے کچھ نبیوں کو جھٹلایا، اور کچھ نبیوں کو قتل کیا''۔ ﴿۸۷﴾

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

''اور (حق کا انکار کرنے والوں) نے کہا: ہمارے دلوں پر ''پردہ'' پڑا ہوا ہے، (ایسی بات نہیں ہے) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے (حق کے انکار کی وجہ سے) اللہ نے ان پر لعنت (اور پھٹکار) کی ہے، اس لیے وہ بہت ہی کم ہی ایمان لائیں گے''۔ ﴿۸۸﴾

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

''اور جب (حق کا انکار کرنے والوں) کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب آ گئی (قرآن آ گیا)، جو کتاب اُس (تورات) کو سچا مانتی ہے جو (تورات) پہلے سے ان (یہودیوں) کے پاس موجود ہے (تو یہودی لوگ قرآن کا انکار کر بیٹھے)، جب کہ اس سے پہلے یہ (یہودی) لوگ کافروں سے مقابلہ کے لیے (آنے والے نبی کے ذریعہ سے) فتح اور جیت کی دعائیں مانگا کرتے تھے، تو جب ان کے پاس قرآن آ گیا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے) جن کو ان لوگوں نے پہچان بھی لیا، تو ان کا انکار کر دیا، تو ایسے کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) پر اللہ کی لعنت (اور پھٹکار) ہے''۔ ﴿۸۹﴾

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

''بہت ہی بُری چیز ہے جس کے بدلے ان (یہودیوں) نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، (اور وہ بری چیز یہ ہے) کہ وہ صرف اس ''ضد'' اور ''حسد'' کی وجہ سے اللہ کی اتاری ہوئی ''ہدایت'' کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ اللہ اپنا فضل (اپنی وحی) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کیوں

مُّهِيۡنٌ ۝۹۰

اتارتا ہے؟ اب یہ لوگ غضب پر غضب (غصے پر غصہ) لے کر لوٹے، اور کفر کرنے والوں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے رسوا کن (ذلیل کرنے والا) عذاب ہے''۔ ۝۹۰ (یہودی لوگ حسد اور نسلی تعصب کی وجہ سے نبی ﷺ پر ایمان نہیں لائے، ان کا کہنا تھا کہ آخری نبی ان کی قوم سے کیوں نہیں آیا؟ اور ان پڑھ، اجڈ اور گئی گزری قوم عرب سے کیوں آیا؟ اس لیے وہ لوگ نبی ﷺ کو جانتے بوجھتے بھی ان پر ایمان نہیں لائے، آج بھی لوگ حسد اور نسلی تعصب کی وجہ سے حق قبول نہیں کرتے ہیں)۔

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا نُؤۡمِنُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَ يَكۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمۡ ؕ قُلۡ فَلِمَ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝۹۱

''اور جب ان (یہودیوں) سے کہا جاتا ہے کہ اُس (قرآن) پر ایمان لے آؤ جو اللہ نے اتارا ہے، تو کہتے ہیں: کہ ہم تو (صرف) اسی (کتاب تورات) پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اتاری گئی ہے، اور اس کے علاوہ (دوسری آسمانی کتابوں) کا انکار کرتے ہیں، جب کہ وہ (قرآن) بھی ''حق'' ہے، اور جو تورات ان کے پاس ہے قرآن اس کو ''سچ'' مانتا ہے، (اے نبی ﷺ! آپ ان یہودیوں سے) پوچھیے: اگر تم (اپنی ہی کتاب تورات) پر ایمان رکھنے والے ہو تو اس سے پہلے اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے رہے ہو؟ (تمہارے باپ دادا نے نبیوں کو کیوں قتل کیا ہے؟)''۔ ۝۹۱

وَ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَ اَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ۝۹۲

''اور (اے بنی اسرائیل!) تمہارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) ''کھلی نشانیاں'' لے کر آئے، پھر تم نے ان کے پیٹھ پیچھے بچھڑے (گائے کے بچے) کو معبود بنا لیا، اور تم ظالم لوگ ہو''۔ ۝۹۲ (''کھلی نشانیاں'' جیسے: لاٹھی، سفید ہاتھ، چٹان سے بارہ چشموں کا نکلنا، جنگل میں من وسلوی کا اترنا، سمندر میں راستے بن جانا، فرعون کا ڈوب جانا وغیرہ)۔

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا ۚ وَ اُشۡرِبُوۡا فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ بِكُفۡرِهِمۡ ؕ قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ اِنۡ

''اور (اے بنی اسرائیل! یاد کرو) جب ہم نے تم سے ''پکا'' وعدہ لیا تھا، اور ''طور پہاڑ'' کو تمہارے اوپر اٹھا دیا تھا، (اور کہا) کہ جو ہم نے تمھیں دیا ہے اسے پوری طاقت کے ساتھ تھام لو اور سنو، تو تم کہنے لگے (تمہارے باپ دادا، تمہارے اسلاف کہنے لگے): ہم نے سن تو لیا (اور دل میں کہا) ہم نہیں مانتے، ان کے اسی کفر کی وجہ سے (اسی انکار کی

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

وجہ سے) ''بچھڑے'' کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دی گئی، (گائے کے بچے کی پوجا کرنے کی محبت دل میں بیٹھا دی گئی)، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یہودیوں سے) کہہ دیجیے: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا یہ ایمان تمھیں بڑی بری باتوں کا حکم دیتا ہے''۔﴿۹۳﴾

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یہودیوں سے) کہہ دیجیے: اگر اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر صرف تمہارے لیے ہے، دوسرے لوگوں کے لیے نہیں ہے، تو اگر تم ''سچائی'' پر ہو تو موت کی تمنا کرو''۔﴿۹۴﴾ (تاکہ دنیا کی پریشانی سے چھٹکارا پا کر جنت میں آرام سے رہو)۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

''اور (وہ یہودی لوگ) اپنے برے اعمال کی وجہ سے (کالے کرتوتوں کی وجہ سے) کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے، اور اللہ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۹۵﴾

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ان ''یہودیوں'' کو زندہ رہنے کے لیے سب لوگوں سے زیادہ ''لالچی'' پائیں گے، مشرکوں (حق کا انکار کرنے والوں) سے بھی زیادہ ان یہودیوں کو لالچی پائیں گے، ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ ایک ہزار سال عمر ملے، اور اگر اسے اتنی لمبی عمر مل بھی جائے، تب بھی وہ عذاب سے بچنے والا نہیں ہے، اور اللہ ان کے کاموں کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے (اللہ ان کے کرتوتوں کو خوب دیکھ رہا ہے)''۔﴿۹۶﴾ ع

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ یہودیوں سے) کہہ دیجیے: جو کوئی جبریل (علیہ السلام) کا دشمن ہے، تو (اسے معلوم ہونا چاہئے) کہ جبریل (علیہ السلام) ہی نے تو اس قرآن کو اللہ کے حکم سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دل پر اتارا ہے، جو قرآن اپنے سے پہلے کتابوں (تورات، انجیل وغیرہ) کی ''تصدیق'' کرتا ہے (سچا مانتا ہے)، اور یہ قرآن ایمان والوں کے لیے ''ہدایت'' اور ''خوشخبری'' ہے''۔﴿۹۷﴾

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

''جو اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کے رسولوں کا، اور جبرئیل (علیہ السلام) اور میکائیل (علیہ السلام) کا دشمن ہے تو (وہ سن لے کہ) اللہ کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کا دشمن ہے''۔﴿۹۸﴾ (اس لیے کہ فرشتے تو اللہ کے حکم

کے بغیر کچھ بھی نہیں کرتے۔ جو فرشتوں کا دشمن ہے وہ اصل میں اللہ کا دشمن ہے، یہودی لوگ جبریل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں)۔

وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۚ وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ پر ''کھلی نشانیاں'' اتاری ہیں، اور ان کا انکار صرف فاسق (برے) لوگ ہی کرتے ہیں''۔ ﴿۹۹﴾ (''کھلی نشانیوں'' سے مراد: وہ آیتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی پوشیدہ باتیں، بنی اسرائیل کے باپ دادوں کی خبریں، اور تورات اور دوسری آسمانی کتابوں کی وہ خبریں بیان کی ہیں جنہیں ان کے علماء کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا اور جنہیں یہودیوں نے بدل دیا تھا)۔

اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

''کیا (ہمیشہ ایسا نہیں ہوا کہ) جب بھی ان (یہودیوں) نے کوئی عہد (وعدہ) کیا؟ تو ان کی ایک جماعت نے اسے ہمیشہ ہی توڑ دیا، (سچی بات تو یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں''۔ ﴿۱۰۰﴾

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

''اور جب ان (یہودیوں اور حق کا انکار کرنے والوں) کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آئے، جو ان کے پاس کی کتاب (تورات اور انجیل) کو ''سچ'' بتا رہے ہیں، تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو ''پیٹھ پیچھے'' ڈال دیا (کتاب کو نہیں مانا)، جیسے کہ وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں''۔ ﴿۱۰۱﴾ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام نشانیاں جاننے اور پہچاننے کے باوجود اہل کتاب نے، حق کا انکار کرنے والوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن کو ماننے سے انکار کر دیا)۔

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى یَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

''اور یہ بنی اسرائیل (یعقوب علیہ السلام کی اولاد) ان جنتروں منتروں کے پیچھے پڑ گئے، جو سلیمان (علیہ السلام) کی حکومت میں ''شیاطین'' پڑھا کرتے تھے، اور سلیمان (علیہ السلام) نے ''کفر'' (انکار) نہیں کیا تھا، بلکہ ''کفر'' (حق کا انکار) تو ان ''شیطانوں'' نے کیا تھا جو لوگوں کو ''جادو'' سکھایا کرتے تھے، اور (یہ بنی اسرائیل) اُس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو ''بابل'' میں ''ہاروت'' اور ''ماروت'' دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا، وہ دونوں فرشتے جادو سکھانے سے پہلے ضرور کہہ دیتے تھے کہ ہم تو صرف تم کو آزمانے کے لیے بھیجے گئے ہیں، اس لیے تم لوگ (جادو سیکھ کر) کفر نہ کرو، پھر بھی لوگ ان دونوں (فرشتوں) سے وہ ''جادو'' سیکھتے جس کے ذریعے

وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۭ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۲

''میاں بیوی'' میں جدائی ڈال دیں (دونوں کو الگ کردیں)، اور وہ لوگ اللہ کی مرضی کے بغیر اس (جادو) سے کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے، اور لوگ ان (فرشتوں) سے وہ علم (منتر) سیکھتے تھے، جس میں ان کا نقصان تھا، فائدہ کچھ بھی نہیں تھا، اور وہ یہ بات بھی خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ جو جادو سیکھے گا تو اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، اور (سچی بات تو یہ ہے کہ) وہ کتنی بری چیز تھی جسے ان لوگوں نے اپنی جانوں کے بدلے خریدا ہے، کاش وہ لوگ اس بات کو سمجھتے!''۔ ۝۱۰۲ (اہل کتاب نے اپنی کتابوں کو چھوڑ دیا جادو، ٹونے، طلسمات، عملیات اور تعویذ گنڈوں کے پیچھے پڑ گئے، پھونکوں اور منتروں سے سارا کام بنانے میں لگ گئے، جادو جیسے حرام کام سیکھنے اور سکھانے میں مشغول ہو گئے)۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۳ ع ۱۲

''اور اگر وہ (حق کا انکار کرنے والے) لوگ ایمان لے آتے، اور تقویٰ (نیکی) کی زندگی گزارتے تو اللہ کے پاس انہیں بہت ہی اچھا بدلہ ملتا۔ کاش وہ اس بات کو سمجھتے!''۔ ۝۱۰۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۰۴

''اے ایمان والو! (تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرتے وقت) رَاعِنَا (ہمارا لحاظ کیجئے) نہ کہا کرو، بلکہ اُنْظُرْنَا (ہماری طرف دیکھئے) کہا کرو، اور (غور سے) سنا کرو، اور کافروں کے لیے دردناک (بہت دکھ اور تکلیف والا) عذاب ہے''۔ ۝۱۰۴

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۱۰۵

''اور (اے مسلمانو!) اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے کافر اور مشرکین نہیں چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے رب کی کوئی ''بھلائی'' (خیر و برکت) اتاری جائے، اور (ان کے اس حسد اور جلن سے کیا ہوا؟) اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے ''خاص'' کر لیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے (بڑے احسان والا ہے)''۔ ۝۱۰۵۔ (یہودیوں اور مشرکوں کے حسد اور جلن کی وجہ: یہودیوں کو تکلیف تھی: کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے کیوں نہیں آئے؟ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے عرب کی اجڈ قوم میں کیوں آئے؟ اور مشرکوں کو تکلیف تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''ایک اللہ'' کی دعوت کیوں دے رہے ہیں؟ ایک اللہ کو مان لینے

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝١٠٦

سے ان کی اور ان کے باپ دادوں کی چودھراہٹ ختم ہوجائے گی، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں سے جلتے تھے)۔

''ہم جب بھی کسی آیت کو ''منسوخ'' (رد) کرتے ہیں، یا اس آیت کو ''بھلا'' دیتے ہیں (یا اس آیت کو بدلے بغیر باقی رہنے دیتے ہیں)، تو اس سے ''اچھی'' یا اسی ''جیسی'' دوسری آیت لے آتے ہیں، (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا آپ کو نہیں معلوم کہ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔۝١٠٦۔ (قرآن میں ''نسخ'' کی ''تین'' قسمیں ہیں: (١) ''تلاوت'' اور ''حکم'' دونوں منسوخ۔ جیسے: ''رضاعت۔ دودھ پینے'' میں ''دس گھونٹ'' پینا حرمت کے لیے واجب تھا، مگر وہ حکم ''پانچ گھونٹ'' پینے کی حرمت کے ذریعے منسوخ ہوگیا۔ حدیث میں ہے۔ (كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ، بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ)۔ (صحيح مسلم۔ كِتَابُ الرَّضَاعِ۔ بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ۔ حدیث نمبر 1452)۔ ''قرآن میں تھا اگر کوئی ''دس گھونٹ'' پی لے تو یہ حرمت میں داخل ہے، پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے اور اب ''پانچ گھونٹ'' پینا حرمت میں داخل ہے۔''

(٢) تلاوت منسوخ، حکم باقی۔ جیسے: شادی شدہ زانی مرد و عورت کے لیے ''رجم'' کا حکم۔ عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: (صحيح بخاری۔ كِتَابُ الأحكام۔ بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الحَاكِمِ)۔ ''اگر مجھے لوگوں کے یہ کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے کتاب اللہ میں اضافہ کردیا ہے تو میں آیت رجم (الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجِمُوهُمَا أَلْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ) کو اپنے ہاتھ سے (مصحف میں) لکھ دیتا، ہم نے تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں پڑھا ہے۔

(٣) حکم منسوخ اور تلاوت باقی:۔ ایسی آیتیں قرآن میں زیادہ ہیں۔ جیسے (سورہ بقرہ کی آیت نمبر (٢٤٠) کے حساب سے۔ میت کے وارثوں پر فرض تھا کہ وہ ''بیوہ'' کو ایک سال تک گھر سے نہ نکالیں اور اس

کاخرچ برداشت کریں۔ اس کے بعد (سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۲۳۴) میں آ گیا کہ ''بیوہ کی عدت ''چار مہینے دس دن'' ہے۔)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا آپ کو نہیں معلوم کہ آسمانوں اور زمین کی ''بادشاہت'' (حکومت) صرف اللہ کے لئے ہے؟، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ''ولی'' (دوست) اور ''مددگار'' نہیں ہے''۔﴿۱۰۷﴾

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

''(مسلمانو!) کیا تم اپنے رسول سے ویسے ہی ''سوال'' (اور مطالبے) کرتے ہو، جیسے اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) سے سوال کئے جا چکے ہیں؟ اور جس نے ''ایمان'' کو چھوڑ کر ''کفر'' کو قبول کیا (اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے)، بیشک وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے''۔﴿۱۰۸﴾ (سوال کرنے کا مقصد صرف اعتراض کرنا، اور دین میں شدت پیدا کرنا ہو تو سوال کرنا منع ہے، مگر سوال کرنے کا مقصد علم حاصل کرنا اور عمل کرنا ہے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے)۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾

''(اے مسلمانو!) بہت سے ''اہل کتاب۔ یہود و نصاریٰ'' یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر سے تمہیں کافر بنا دیں، جس کی وجہ ان کا وہ ''حسد'' ہے جو ان کے سینوں میں ہے، جب کہ ان لوگوں کے سامنے حق بات واضح ہو چکی ہے، تو (اے مسلمانو!) تم انہیں ''معاف'' کرو، اور ان سے ''درگزر'' کرو، یہاں تک کہ اللہ خود اپنا حکم (فیصلہ) بھیج دے، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے (اللہ ہر چیز پر پوری طاقت و قدرت رکھتا ہے)''۔﴿۱۰۹﴾

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

''اور (اے مسلمانو! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور جو بھلائی (نیکی) بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے پاس پاؤ گے، اللہ تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔﴿۱۱۰﴾

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

''اور (اہل کتاب، یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ: جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو یہودی اور عیسائی ہوگا، یہ ان کی من مانی تمنائیں ہیں (زبانی دعوے اور جھوٹی آرزوئیں ہیں)، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے کہہ دیجیے: اگر تم (اس دعوے میں) سچے ہو، تو اس کے لیے کوئی دلیل (ثبوت) پیش کرو''۔﴿۱۱۱﴾

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

''(جنت میں داخلے کے لیے) سچی بات یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کے لیے

فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

''سرتسلیم'' خم کردے (دل کی گہرائی سے اخلاص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھک جائے)، اور نیک کام کرے، تو بیشک اس کا بدلہ اس کے رب کے پاس ضرور ملے گا، اور (قیامت کے دن) ایسے لوگوں کو کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اُداس) ہوں گے''۔ ﴿۱۱۲﴾۔ (جو ''توحید والا'' ہو، اور اپنے عمل میں ''مخلص، صرف اللہ کے لیے عمل کرنے والا'' ہو، اور ''متبع سنت۔ نبی ﷺ کے طریقے پر چلنے والا'' ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہود و نصاریٰ اور حق کا انکار کرنے والے جنت میں داخل ہو ہی نہیں سکتے اس لیے کہ وہ ''توحید والے'' اور اپنے عمل میں ''مخلص۔ صرف اللہ کے لیے عمل کرنے والے'' اور ''متبع سنت۔ نبی ﷺ کے طریقے پر چلنے والے'' نہیں ہیں)۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

''اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی صحیح راستے پر نہیں ہیں، اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی صحیح راستے پر نہیں ہیں۔ جب کہ دونوں اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں (یہودی تورات اور عیسائی انجیل پڑھتے ہیں)۔ اور اسی طرح بالکل وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو کچھ بھی نہیں جانتے ہیں (بت پوجنے والے اور مشرکین حق کا انکار کرنے والے ایسی ہی بات کہتے ہیں)، تو اللہ ہی قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کرے گا جن باتوں میں وہ آپس میں اختلاف کرتے تھے (جھگڑتے تھے)''۔ ﴿۱۱۳﴾ (یہودی لوگ اپنے علاوہ سب کو کافر اور بے دین سمجھتے تھے، اور عیسائی لوگ اپنے علاوہ سب کو کافر اور بے دین سمجھتے تھے، اسی طرح مشرکین عرب جنھیں ''اُمی'' (اَن پڑھ) کہا جاتا تھا، آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے، مگر اپنے آپ کو ابراہیم علیہ السلام کا پیروکار سمجھتے تھے، نماز ادا کرتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، حاجیوں کی خدمت کرتے، یہ لوگ اپنے علاوہ مسلمان ہو یا دوسرے، سب کو کافر اور بے دین کہتے تھے)۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے (اللہ کی ''عبادت'' کرنے سے) لوگوں کو روکتا ہے، اور ان (مسجدوں کو) برباد کرنے (خراب کرنے) میں لگا رہتا ہے، ان لوگوں کے لیے مناسب یہی تھا کہ ان مسجدوں میں اللہ سے ڈرتے ہوئے داخل

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾

ہوتے، ایسے ہی لوگوں کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے''۔﴿١١٤﴾

وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾

''اور مشرق و مغرب سب کا مالک اللہ ہے (سورج نکلنے اور ڈوبنے کی جگہ اور سب کچھ اللہ ہی کا ہے)، تم جدھر بھی رخ کرو گے اُدھر ہی اللہ کا ''چہرہ'' ہے (تم جدھر بھی رخ کرو گے وہاں اللہ کو پاؤ گے)، بیشک اللہ بڑی کشادگی والا (خوب دینے والا)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿١١٥﴾

(اس آیت میں اللہ کا ''وجہ'' (چہرہ) ثابت ہو رہا ہے، جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، ایسا ''چہرہ'' جو کسی کے چہرے کی طرح نہیں ہے)۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾

''اور (حق کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ: اللہ نے (اپنے لئے) ''اولاد'' بنائی ہے، اللہ ہر عیب سے پاک ہے، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی اللہ کا ہے، سب اسی کے فرمانبردار ہیں''۔﴿١١٦﴾

(یہودیوں نے کہا ''عزیر علیہ السلام'' اللہ کے بیٹے ہیں، عیسائیوں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، مشرکین عرب نے کہا فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، اللہ نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یہ سب اللہ کے بندے ہیں، بندوں میں سے کوئی اللہ کی اولاد کیسے ہوسکتا ہے؟)۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾

''اللہ آسمانوں اور زمین کا (بغیر نمونہ دیکھے) پیدا کرنے والا ہے، اور جب وہ کسی ''کام'' کا فیصلہ کرتا ہے، تو بس اتنا کہہ دیتا ہے ''ہوجا'' تو وہ ہوجاتی ہے''۔﴿١١٧﴾

وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾

''اور جاہل اور نادان لوگ (مشرکین عرب اور حق کا انکار کرنے والے) یہ کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ خود ہم سے بات کیوں نہیں کرتا؟ یا کوئی نشانی ہمارے پاس کیوں نہیں آتی؟ ایسی ہی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے تھے۔ ان سب کے دل (اور سوچ) ملتے جلتے ہیں، اور یقین کرنے والوں کے لیے تو ہم نے (اپنی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی ہیں''۔﴿١١٨﴾

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ کو ''حق'' کے ساتھ (جنت کی) خوشخبری دینے والا، اور (جہنم سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور جہنم والوں کے بارے میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نہیں پوچھا جائے گا''۔﴿١١٩﴾

وَ لَنۡ تَرۡضٰى عَنۡكَ الۡيَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ الَّذِىۡ جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۲۰﴾

''اور (اے نبی ﷺ) یہودی اور عیسائی آپ سے اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتے، جب تک آپ ان کے دین پر چلنے نہ لگیں (یعنی اسلام چھوڑ دیں)، آپ (ﷺ ان سے) کہہ دیجیے: اصل ہدایت اللہ کی ہدایت ہے (سیدھا راستہ اللہ کا ہے)، اور (اے نبی ﷺ) علم آجانے کے بعد اگر آپ بھی ان لوگوں کے ''دل کی باتیں'' مان لیں گے (ان کی خواہشوں کے حساب سے چلیں گے)، تو آپ کو اللہ سے بچانے والا کوئی ''ولی'' (دوست) نہیں ہوگا، اور نہ ہی کوئی مددگار ہوگا''۔﴿۱۲۰﴾

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اپنی کتاب (تورات اور انجیل اور قرآن کو) اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے، وہی (سچے یہود و نصاریٰ) اس (قرآن) پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور جو لوگ اس (قرآن) کا انکار کرتے ہیں، تو ایسے لوگ ہی گھاٹے (نقصان) میں ہیں''۔﴿۱۲۱﴾ (''جیسا پڑھنے کا حق'' ہے، اس سے مراد: (۱) اس کتاب کو خوب غور سے پڑھتے ہیں، سمجھتے ہیں، (۲) اس کتاب کے حلال کو حلال سمجھتے ہیں اور حرام کو حرام سمجھتے ہیں، (۳) جو کتاب میں موجود ہے لوگوں کو بتاتے ہیں، چھپاتے نہیں ہیں، (۴) کتاب کی ''محکم'' آیتوں پر عمل کرتے ہیں، ''متشابہ'' آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو باتیں سمجھ میں نہ آئے علماء سے پوچھتے ہیں، (۵) کتاب پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں، (۶) کتاب کی تبلیغ کرتے ہیں)۔

يٰبَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۲۲﴾

''اے بنی اسرائیل! (یعقوب علیہ السلام کی اولاد!) میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمھیں دی تھیں، اور (یاد کرو) جو میں نے تمھیں (اس زمانے میں) سارے جہان والوں پر فضیلت دی تھی''۔﴿۱۲۲﴾ (ان یہودیوں پر اللہ کی نعمتیں بے شمار تھیں۔ جیسے: فرعون اور اس کے لشکر سے اللہ نے نجات دی، زمین میں بادشاہت دی، پتھروں سے پانی کے چشمے جاری کیے، اور کھانے کے لیے من اور سلویٰ اتارا۔ سارے جہان والوں پر فضیلت سے مراد: ان کے زمانے میں فضیلت تھی مگر اب قیامت تک سارے جہان والوں پر مسلمانوں کو فضیلت حاصل ہے)۔﴿۱۲۲﴾

وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ

''اور (قیامت کے) دن سے ڈرو، جس دن کوئی بھی کسی کے کچھ بھی کام

شَيۡـًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾

نہیں آئے گا، نہ کسی سے کسی قسم کا فدیہ (معاوضہ اور بدلہ) قبول کیا جائے گا، نہ کسی کی کوئی سفارش قبول کی جائے گی، اور نہ ہی ان کی کسی بھی قسم کی کوئی مدد کی جائے گی"۔﴿۱۲۳﴾

وَاِذِ ابۡتَلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

"اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے "کچھ باتوں" سے آزمایا، اور وہ امتحان میں پاس ہو گئے، اللہ نے کہا: میں آپ کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں، ابراہیم (علیہ السلام) نے پوچھا: اور میری اولاد میں سے بھی (کیا یہی وعدہ ہے؟) تو اللہ نے فرمایا: ظلم کرنے والے (کافر، مشرک اور منافق) لوگ میرے اس وعدے میں داخل نہیں ہوں گے"۔﴿۱۲۴﴾ (كَلِمٰتٍ "کچھ باتوں" کے ذریعہ آزمائش سے مراد: نمرود کی آگ میں پھینکا جانا، اپنا گھر بار چھوڑ دینا، عراق سے فلسطین اور مکہ کی طرف ہجرت کر جانا، شریعت کے احکام، حج کے طور طریقے، بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جانا وغیرہ "کچھ باتیں" ہیں، کچھ آزمائشیں ہیں، ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی قربانی ہے، سب امتحان میں پاس ہو گئے)۔

وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَيۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدۡنَآ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡعٰكِفِيۡنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾

"اور (یاد کرو) جب ہم نے "بیت اللہ" (کعبہ) کو لوگوں کے لیے بار بار لوٹ کر آنے کی جگہ، اور امن وسکون کا گھر (گہوارہ) بنایا، اور (حکم دیا کہ) "مقام ابراہیم" کو "نماز پڑھنے کی جگہ" بنالو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کو یہ تاکید کی کہ: میرے گھر "خانہ کعبہ" کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، اور رکوع اور سجدے کرنے والوں کے لیے (شرک وکفر اور گندگی سے) صاف ستھرا رکھو"۔﴿۱۲۵﴾

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۲۶﴾

"اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میرے رب! تو اس شہر (مکہ) کو "امن" (وسکون) کا شہر بنادے، اور اس کے رہنے والوں میں سے جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں، انھیں پھلوں کی روزی عطا فرما، اللہ نے کہا: اور جو کافر (حق کا انکار کرنے والا) ہوگا، اسے بھی کچھ دنوں تک (دنیا میں) تھوڑا سا فائدہ اٹھانے کا موقع دوں گا، مگر اسے جہنم کے عذاب میں زبردستی داخل کر دوں گا (جہنم میں داخل ہونے پر مجبور کر دوں گا)، اور وہ جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ

ہے''۔⑫⑥۔ (ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کا اثر ہے کہ ''مکہ'' جیسے ''ویران'' جگہ کو اللہ نے ''امن کا گہوارہ'' بنا دیا، مکہ میں پوری دنیا کا پھل ملتا ہے، اور بے موسم بھی ملتا ہے، دنیا میں ملے نہ ملے ''مکہ'' میں ضرور ملے گا)۔

وَ اِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰہٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَ اِسۡمٰعِیۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۷﴾

''اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) بیت اللہ (کعبہ) کی بنیادیں (دیواریں) کھڑی کر رہے تھے (اور دعا کر رہے تھے) اے ہمارے رب! ہم سے (یہ خدمت) قبول کر لے، بیشک تو ہی سب کی سننے والا، اور سب کچھ جاننے والا ہے''۔⑫⑦۔ (قسطلانی رحمہ اللہ نے کہا: خانہ کعبہ کی ''دس بار'' تعمیر ہوئی ہے، (پہلی بار) فرشتوں نے، (دوسری بار) آدم علیہ السلام نے، (تیسری بار) شیث علیہ السلام نے، (چوتھی بار) ابراہیم علیہ السلام نے، (پانچویں بار) قوم عمالقہ نے، (چھٹی بار) قبیلہ جرہم نے، (ساتویں بار) قصی بن کلاب نے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدامجد ہیں)، (آٹھویں بار) قریش نے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے جب کہ حطیم کی جگہ چھوڑ دی تھی)، (نویں بار) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ نے، (دسویں بار) حجاج بن یوسف نے۔ اس کے بعد بادشاہوں نے اس کی تعمیر، مرمت اور توسیع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے، ''آل سعود'' کی خدمات لائق تحسین ہے)۔

رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾

'' (ابراہیم علیہ السلام کی دعا) اے ہمارے رب! ہم دونوں (مجھے اور اسماعیل) کو اپنا فرمانبردار بنا لے، اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت پیدا کر جو تیری فرمانبردار ہو، اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتلا دے (پورا دین اور ساری عبادت سکھا دے)، اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو ہی معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔⑫⑧

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾ ع

'' (ابراہیم علیہ السلام کی دعا) اے ہمارے رب! ان ہی میں سے ایک ''رسول'' ان کی ہدایت کے لیے بھیج دے، جو تیری آیتیں انہیں پڑھ کر سنائے، انھیں ''کتاب وحکمت'' کی تعلیم دے (انھیں قرآن وحدیث کی تعلیم دے)، اور انہیں پاک کرے، بیشک تو بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے''۔ ع ⑫⑨۔ (اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی قبول فرمائی، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ حدیث

میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: (دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبِشَارَةُ عِيسَى بِي، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ)۔ میں ابراہیم علیہ السلام کی ''دعا''، عیسیٰ علیہ السلام کی ''بشارت'' اور اپنی ماں کا ''خواب'' ہوں۔ مسند احمد حدیث نمبر 17150۔ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِغَيْرِهِ)۔

وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

''اور ابراہیم (علیہ السلام) کے دین سے تو وہی نفرت کرسکتا ہے جو پکا بیوقوف ہو، بیشک ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو دنیا میں (اپنے کام کے لئے) چن لیا، اور آخرت میں بھی وہ نیک لوگوں میں سے ہوں گے''۔﴿۱۳۰﴾۔ (اہل کتاب یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کی تردید ہے کہ جنھوں نے ''ملت ابراہیمی'' کو چھوڑ کر اپنے اپنے خواہش کی پیروی کی، جس توحید کا اعلان ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا اس سے یہ لوگ کوسوں دور ہوگئے، اللہ کے ساتھ شرک کرنے لگے، یہ لوگ پکے بیوقوف ہیں، جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تھا، توحید کی وجہ سے آگ میں ڈال دیئے گئے، اسی توحید کی تبلیغ کے لیے رسول اللہ ﷺ بھیجے گئے ہیں)۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

'' (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) سے ان کے رب نے کہا: (اے ابراہیم!) فرمانبردار ہوجاؤ، (اسلام کے ماننے والے ہوجاؤ)، وہ بول اٹھے: میں جہان کے پالنے والے کا فرمانبردار بن گیا (میں رب العالمین کے سامنے پوری طرح سے جھک گیا)''۔﴿۱۳۱﴾

وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ؕ

''اور (دین اسلام پر جمے رہنے کی) یہ وصیت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب (علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو) کی ہے کہ: اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لیے دین اسلام کو چن لیا ہے، اس لئے مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا (تم اسلام پر ہی مرنا)''۔﴿۱۳۲﴾۔ (اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یعقوب علیہ السلام کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ نبی ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام یعقوب علیہ السلام ہی کی اولاد میں سے ہیں، اور ''بنی اسرائیل'' ان ہی کی اولاد ہیں)۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ

'' (اے اہل کتاب! اے حق کا انکار کرنے والو!) کیا جب یعقوب (علیہ السلام) کی موت کا وقت آیا تو تم وہاں موجود تھے؟ جب یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: میرے بعد تم لوگ کس کی عبادت کروگے؟

اٰبَآىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

سب نے جواب دیا: ہم آپ اور آپ کے باپ داداؤں ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق (علیہم السلام) کے معبود، ایک اللہ کی عبادت کریں گے، اور ہم اسی (ایک اللہ) کا حکم ماننے والے ہیں''۔﴿۱۳۳﴾

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

''یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی، ان کو اُن کے اعمال (ان کے کاموں کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (تمہارے کاموں کا بدلہ ملے گا)، اور جو وہ کرتے تھے ان کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا''۔﴿۱۳۴﴾

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

''اور (یہودی اور عیسائی مسلمانوں سے) کہتے ہیں: تم یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو تم سیدھے راستے پر آجاؤ گے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: ہم نے تو ابراہیم (علیہ السلام) کے دین (اسلام) کو اپنالیا ہے، جو سب سے کٹ کر ایک اللہ کے ہو گئے تھے، اور شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے''۔﴿۱۳۵﴾

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

''(اے مسلمانو!) تم کہہ دو کہ: ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں، اور اس (قرآن) پر (بھی ایمان لائے) جو ہم پر اتارا گیا ہے، اور اس پر بھی ایمان لائے ہیں جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب (علیہم السلام) اور یعقوب کی اولاد پر اتارا گیا ہے، اور اس پر بھی ایمان لائے ہیں جو موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو دیا گیا، اور اس پر بھی ایمان لائے ہیں جو دوسرے (تمام) نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہے، ہم ان (رسولوں) میں سے کسی ایک کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے، اور ہم تو مسلمان ہیں (ایک اللہ کی بات ماننے والے ہیں)''۔﴿۱۳۶﴾

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ؕ

''تو (اے مسلمانو! اے صحابہ!) جس طرح تم ایمان لائے ہو اگر یہ (یہود ونصاریٰ اور حق کا انکار کرنے والے) تمہاری طرح ایمان لے آئے، تو بیشک وہ سیدھا راستہ پالیں گے، اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو سچ میں وہ مخالفت اور دشمنی میں پڑے ہوئے ہیں، تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اللہ آپ کے لیے ان کے مقابلے میں کافی ہے، بیشک وہی اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۱۳۷﴾

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۡ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

''(اے حق کا انکار کرنے والو!) اللہ کا رنگ (دین اسلام) چن لو، اور اللہ کے رنگ سے اچھا کون سا رنگ ہوگا؟ اور ہم صرف اسی اللہ کی

عبادت کرتے ہیں"۔ ﴿۱۳۸﴾ ("صِبْغَةٌ" کو: اردو میں پتسمہ کہا جاتا ہے، عیسائیوں کے یہاں ہے کہ جو عیسائی ہوتا ہے اسے "زرد (پیلے) رنگ" کے پانی میں غسل دیا جاتا ہے، اس آیت میں کہا جارہا ہے کہ اصلی رنگ تو اللہ کا رنگ ہے اور وہ "دین اسلام" ہے، اس لیے تم سب لوگ اسلام کے رنگ میں رنگ جاؤ)۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے) کہہ دیجیے: کیا تم لوگ ہم سے اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہو؟ جب کہ وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے، اور ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں، اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، اور ہم صرف اسی (ایک اللہ) کی عبادت کرتے ہیں"۔ ﴿۱۳۹﴾

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

"(اے حق کا انکار کرنے والو!) کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب (علیہم السلام) اور یعقوب کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ زیادہ جانتا ہے؟ اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ کی طرف سے اس کے پاس موجود گواہی کو چھپا دیا، اور اللہ تمہارے کاموں سے (تمہارے کرتوتوں سے) غافل (بے خبر) نہیں ہے"۔ ﴿۱۴۰﴾

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

"یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی، ان کو اُن کے اعمال (ان کے کاموں کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (تمہارے کاموں کا بدلہ ملے گا)، اور جو وہ کرتے تھے ان کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا"۔ ﴿۱۴۱﴾

(دوسرا پارہ)

(دوسرے پارہ میں (16) رکوع ہیں۔ اور (111) آیتیں ہیں)

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾

''جلد ہی بیوقوف لوگ کہنے لگیں گے کہ ان مسلمانوں کوکس چیز نے اس قبلہ (بیت المقدس) سے پھیر دیا ہے؟ جس قبلہ (بیت المقدس) کی طرف وہ پہلے نماز پڑھا کرتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: ''مشرق'' اور ''مغرب'' سب اللہ ہی کا ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے''۔ ﴿۱۴۲﴾ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''سولہ'' یا ''سترہ'' مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے، اور تمنا کرتے رہے کہ رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیا جائے جو ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ تھا، اللہ نے تمنا پوری کر دی اور نماز میں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دے دیا)۔

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

''اور (مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمھیں ''امت وسط'' (معتدل، بیچ والی اور بہترین امت) بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں کے بارے میں گواہی دو، اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے بارے میں گواہی دیں، اور ہم نے آپ کے لیے پہلا قبلہ (بیت المقدس) یہ جاننے کے لیے بنایا تھا تاکہ دیکھیں کہ کون ہمارے رسول کا حکم مانتا ہے؟ اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے؟ (اور کون نہیں مانتا ہے؟)، اور یہ قبلہ کی تبدیلی ایک مشکل بات تھی، مگر ان لوگوں کے لیے (ذرہ برابر مشکل کی بات نہیں تھی) جنھیں اللہ نے سیدھا راستہ دکھایا تھا، اور اللہ تمہارے ایمان (نماز) کو ہرگز ضائع (اور برباد) نہیں کرے گا، بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان (بہت ہی شفقت والا، بہت نرمی والا) بہت رحم والا ہے''۔ ﴿۱۴۳﴾ (سورہ بقرہ میں ٹوٹل (۲۸۶) آیتیں ہیں، امت محمدیہ بیچ والی امت ہے، اس لیے یہ حکم بھی آیت نمبر (۱۴۳) میں ''بیچ'' میں ہے، معتدل اور بیچ والی امت سے مراد: دنیا کی قوموں کے لیے امت محمدیہ ''صدر'' کی حیثیت رکھتی ہے، جس طرح امت محمدیہ کے پاس سب سے افضل قبلہ ہے اسی طرح امت محمدیہ سب سے افضل امت ہے، سب سے بہترین معتدل بیچ والی انصاف والی امت ہے، اور جو دین اسے ملا ہے وہ بہت آسان، واضح اور کامل و مکمل ہے)۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اٹھ رہا ہے، اس لیے ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لیجئے، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی رہو، نماز میں اپنا ''رخ'' مسجد حرام کی طرف کر کے (نماز پڑھا) کرو، اور جن لوگوں کو کتاب (تورات اور انجیل وغیرہ) دی گئی ہے وہ تو خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ (قبلہ کی تبدیلی) ان کے رب کی طرف سے ہے اور بالکل درست ہے، اور اللہ ان کے کاموں سے غافل (بے خبر) نہیں ہے''۔ ﴿۱۴۴﴾

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے پاس کوئی بھی نشانی لے کر آئیں، تب بھی وہ آپ کے قبلہ (مسجد حرام) کو نہیں مانیں گے، اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے قبلے کو مانیں گے، اور نہ وہ لوگ ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں، اور اگر آپ نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد ان لوگوں کے دل کی باتیں مان لیں، تو بیشک آپ ظالموں (انکار کرنے والوں) میں سے ہو جائیں گے''۔ ﴿۱۴۵﴾ (یہودیوں کا قبلہ ''صخرہ بیت المقدس'' ہے، اور عیسائیوں کا قبلہ بیت المقدس کی ''مشرقی'' جانب ہے، تو جب یہ سب بنی اسرائیل میں سے ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے قبلہ پر متفق نہیں ہیں تو آپ کے ساتھ ان کا اتفاق کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں سے بھلائی کی امید نہ رکھیں)۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

''جنھیں ہم نے کتاب دی ہے وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایسا ہی پہچانتے ہیں، جیسے وہ اپنے بیٹوں (بچوں) کو پہچانتے ہیں، پھر بھی ان میں کچھ لوگوں نے حق کو جان بوجھ کر چھپا رکھا ہے''۔ ﴿۱۴۶﴾ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ''بچوں'' کی طرح جانتے ہیں: ''باپ'' کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتے ہیں ایسا نہیں کہا گیا۔ اس لیے کہ انسان کا باپ کون ہے اس میں ''شک'' ہو سکتا ہے۔ مگر اولاد کے بارے میں ''شک'' نہیں ہے۔ اولاد کے بارے میں پورا یقین ہے کہ یہ میری ہی اولاد ہے چاہے جائز ہو یا ناجائز)۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیشک آپ کے رب کی طرف سے (قرآن، دین اور قبلہ) یہی حق ہے، اس لیے آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ

ہو جائیں''۔ ﴿۱۴۷﴾

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

''اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے (ایک قبلہ ہے)، جس کی طرف وہ (عبادت کے وقت) منہ پھیرتا ہے، تو تم لوگ نیک کام میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی پوری کوشش کرو، تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تم سب کو (اکٹھا کرکے اپنے پاس) لے آئے گا، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے (اللہ ہر چیز پر پوری طاقت وقدرت رکھتا ہے)''۔ ﴿۱۴۸﴾

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) آپ جہاں سے بھی (سفر کے لیے) نکلیں، (نماز کے وقت) اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرلیں، اور بیشک آپ کے رب کی طرف سے یہی ''حق'' ہے (بالکل درست ہے)، اور (اے لوگو!) اللہ تمہارے کاموں سے غافل (بے خبر) نہیں ہے''۔ ﴿۱۴۹﴾

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

''اور آپ (ﷺ) جہاں سے بھی (سفر کے لیے) نکلیں، (نماز میں) اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرلیں، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں رہو (نماز میں) اپنے رخ مسجد حرام کی طرف کرلو، تاکہ لوگوں کے پاس تمہارے خلاف کوئی حجت نہ رہے، مگر ان میں سے جو بے انصاف ہیں (ظالم ہیں وہ اعتراض کرتے رہیں گے)، تو تم لوگ ان سے نہ ڈرو، اور صرف مجھ ہی سے ڈرو، اور اس لیے بھی (مجھ ہی سے ڈرو) تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کردوں، اور اس لیے بھی کہ تم سیدھے راستے پر آجاؤ (تاکہ تم ہدایت پاسکو)''۔ ﴿۱۵۰﴾

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

''(اے مسلمانو! دوسری نعمتوں کی طرح ایک نعمت یہ بھی ہے) کہ ہم نے تمہارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول (نبی ﷺ) کو بھیجا ہے، جو تمہارے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور تمھیں (کفر وشرک کی گندگیوں سے) پاک وصاف کرتے ہیں، اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں (قرآن وحدیث کی تعلیم دیتے ہیں)، اور تمھیں وہ کچھ سکھاتے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے''۔ ﴿۱۵۱﴾

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾

''(اے لوگو!) تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو''۔ ﴿۱۵۲﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ

''اے ایمان والو! تم صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد مانگو، بیشک

وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۳

اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔ ۝۱۵۳

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝۱۵۴

"اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کیے جائیں (شہید ہو جائیں)، انھیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم (ان کی زندگی) کو سمجھ نہیں سکتے"۔ ۝۱۵۴

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۵

"اور ہم ضرور تمھیں آزمائیں گے، کبھی ڈر سے، کبھی بھوک (اور پیاس) سے، اور کبھی مال و جان اور پھلوں میں کمی کر کے، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجیے"۔ ۝۱۵۵

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝۱۵۶

"صبر کرنے والے تو وہ لوگ ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے، تو کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (بیشک ہم تو اللہ ہی کے لیے ہیں، اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)"۔ ۝۱۵۶

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝۱۵۷

"ایسے ہی صبر کرنے والوں پر ان کے رب کی نوازشیں (مہربانیاں) ہیں، اور رحمت ہے، اور یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں"۔ ۝۱۵۷

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۵۸

"بیشک صفا اور مروہ (مکہ کی دونوں پہاڑیاں) اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، اس لیے جو بھی حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں (صفا اور مروہ) کے درمیان طواف کرے (سعی کرے)، اور جو اپنی خوشی سے کوئی بھی نیک کام کرے، تو بیشک اللہ اس کا اچھا بدلہ دینے والا ہے (بڑا قدردان ہے)، اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے"۔ ۝۱۵۸

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝۱۵۹

"بیشک جو لوگ ہماری اتاری ہوئی نشانیوں (روشن دلیلوں) اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، جب کہ ہم ان باتوں کو اپنی کتاب میں سب لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں، تو ایسے ہی لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے (اللہ کی رحمت سے دوری اور پھٹکار ہے)، اور تمام لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت (اور پھٹکار) ہے"۔ ۝۱۵۹

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶۰

"مگر ان لوگوں (پر لعنت نہیں ہے) جن لوگوں نے (سچی) توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لی (سدھر گئے)، اور حق کو کھول کھول کر بیان کر دیا، میں ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہوں، اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہوں"۔ ۝۱۶۰

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

"بیشک جن لوگوں نے کفر کیا (اسلام قبول نہیں کیا)، اور وہ کفر (انکار) کی حالت ہی میں مر گئے، تو ان پر اللہ کی لعنت ہے (اللہ کی رحمت سے

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

دوری اور پھٹکار ہے)، اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت (اور پھٹکار) ہے"۔ ﴿۱۶۱﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

"وہ لوگ اسی جہنم میں (اسی لعنت میں) ہمیشہ ہمیش رہیں گے، نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا، اور نہ ہی انھیں مہلت (ڈھیل) دی جائے گی"۔ ﴿۱۶۲﴾

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ ع

"اور (اے لوگو!) تم سب کا معبود (جس کی عبادت کی جائے، جس کی پوجا کی جائے وہ) ایک ہی معبود ہے، اس کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہ بڑا مہربان، بڑا رحم والا ہے"۔ ﴿۱۶۳﴾

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

"بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، رات اور دن کے لگا تار آنے جانے میں، اور اُن کشتیوں (اور جہازوں) میں جو لوگوں کے فائدے کا سامان لیکر سمندر میں چلتی پھرتی ہیں، اور اُس بارش کے پانی میں جو اللہ آسمان سے برساتا ہے، اور جس کے ذریعے مردہ زمین میں جان ڈال دیتا ہے، اور جس زمین پر اللہ نے ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دیا ہے، اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں، اور اُن بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں۔ ان سب میں عقل والوں کے لیے (اللہ کی بہت ساری) نشانیاں ہیں"۔ ﴿۱۶۴﴾

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

"اور (ان نشانیوں کے باوجود) کچھ لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کو اللہ کا شریک (حصہ دار) بناتے ہیں، اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت ہونی چاہیے، اور ایمان والے اللہ ہی سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں، کاش ان ظالموں کو (حق کا انکار کرنے والوں کو) آج یہ بات سمجھ میں آجاتی جو بات انھیں (کل قیامت کے دن) عذاب دیکھ کر سمجھ میں آئے گی! (ان کو پکا یقین ہو جائے گا کہ) بیشک ساری کی ساری طاقت وقوت صرف اللہ ہی کے پاس ہے، اور بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے"۔ ﴿۱۶۵﴾

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾

"جب پیشوا لوگ (پیر لوگ) جن کی دنیا میں بات مانی جاتی تھی۔ عذاب کو دیکھیں گے، تو اپنے ماننے والوں سے (اپنے مریدوں سے) "بیزار" ہو جائیں گے (مریدوں سے بے تعلق ہو جائیں گے، مریدوں سے جان چھڑا لیں گے)، اور ان کے آپسی تعلقات ختم ہو جائیں گے

(سارے رشتے ٹوٹ جائیں گے)''۔ ﴿۱۶۶﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع

''اور ماننے والے (مرید) لوگ (اپنے پیروں پر افسوس کرتے ہوئے) کہیں گے: کاش! ہمیں (دنیا میں جانے کا) ایک اور موقع ملے تو ہم بھی ان (پیروں) سے ایسے ہی ''بیزار'' ہوجائیں (بے تعلق ہوجائیں، جان چھڑالیں) جیسے یہ آج ہم سے بیزار ہوگئے ہیں، (بے تعلق ہوگئے ہیں، جان چھڑالیا ہے)۔ اس طرح اللہ ان کو دکھائے گا کہ ان کے اعمال (ان کے کام) ''حسرت'' ہی ''حسرت'' (افسوس ہی افسوس، ندامت ہی ندامت) بن چکے ہیں، اب وہ لوگ کسی بھی صورت میں کبھی بھی جہنم سے نکل نہیں پائیں گے''۔ ﴿۱۶۷﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾

''اے لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں، وہی کھاؤ (پیو)، اور شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''۔ ﴿۱۶۸﴾ (شیطانی راستے جیسے: کفر، شرک، نفاق، زنا، شراب، قتل اور حرام کمائی وغیرہ شیطانی راستے ہیں)۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

''وہ (شیطان) تو تمھیں برائی اور بے حیائی (بے شرمی) کا ہی حکم دیتا ہے، اور یہ (بھی سکھاتا ہے) کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرو جن کا تمھیں کچھ بھی علم نہیں ہے''۔ ﴿۱۶۹﴾

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

''اور جب (حق کا انکار کرنے والوں) سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو اتارا ہے اس پر چلو، تو کہتے ہیں: (نہیں) بلکہ ہم تو اس راستے پر چلیں گے جس (راستے پر) ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا ہے، (جواب دیا گیا) اگر ان کے باپ دادے ہی کچھ نہ سمجھتے ہوں، اور نہ ہی سیدھے راستے پر ہوں (تو کیا پھر بھی یہ لوگ ان ہی کے راستے پر چلیں گے؟)''۔ ﴿۱۷۰﴾ (باپ دادا کی اندھی تقلید کی وجہ سے بھی انسان گمراہ ہوجاتا ہے، بزرگوں کی اندھی عقیدت کبھی کبھی انسان کو لے ڈوبتی ہے، باپ داداؤں کا عمل شریعت نہیں ہے، باپ داداؤں کا طور طریقہ دین نہیں ہے، کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا)۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ

''اور کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کی مثال اس ''چرواہے'' کی طرح ہے، جو جانوروں کو زور زور سے بلاتا ہے، مگر وہ جانور صرف اس کی

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

’’پکار‘‘ اوراس کی ’’آواز‘‘ کے سوا کچھ بھی سمجھ نہیں سکتے، اسی طرح یہ کافر (حق سننے سے) بہرے، (حق بولنے سے) گونگے، (حق کا راستہ دیکھنے سے) اندھے ہیں، یہ لوگ کچھ بھی نہیں سمجھتے‘‘۔﴿۱۷۱﴾ (یہ لوگ بے عقل جانوروں کی طرح ہیں، جو جانور صرف چرواہے کی آواز سن کر ادھر ادھر ہو جاتے ہیں آواز کو نہیں سمجھتے، کافروں کے سامنے حق موجود ہے، ہدایت پانے کی ساری نشانیاں موجود ہیں، خود ان کے اندر نشانی ہے، آسمان و زمین میں نشانی ہے، ہزار دلیلوں اور ثبوتوں کے باوجود حق ان کی آنکھوں سے اوجھل ہے)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

’’اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور اگر تم لوگ صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر ادا کرو‘‘۔﴿۱۷۲﴾

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾

’’بیشک اللہ نے تم پر مردہ جانور، خون، سور کا گوشت، اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ’’غیر اللہ‘‘ کے نام سے کیا جائے (ذبح کیا جائے، یا دیا جائے)، اگر کوئی شخص ایسی (حرام) چیز کھانے پر مجبور ہو جائے، جب کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرنے والا، اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو (تو وہ جان بچانے کے لیے حرام چیز استعمال کر لے) تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے‘‘۔﴿۱۷۳﴾ (اس آیت میں (۴) حرام چیزوں کا ذکر ہے: (۱) اَلْمَيْتَةُ (مردہ جانور حرام ہے): ہر وہ جانور، جو ذبح کیے بغیر یا شکار کیے بغیر خود سے مر گیا ہو۔ ’’دو مردے‘‘ حلال ہیں: ’مچھلی‘ اور ’’ٹڈی‘‘۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَن ابنِ مَاجَة۔ كِتَاب الأَطْعِمَة۔ حدیث نمبر 3314 (صحیح)۔ (۲) اَلدَّمُ (خون حرام ہے): ہر وہ خون جو جانور کو ذبح کرتے وقت تیزی سے اس کے جسم سے نکلتا ہے۔ ’’دو خون‘‘ حلال ہیں: ’’کلیجی‘‘ اور ’’تلی‘‘۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَن ابنِ مَاجَة۔ كِتَاب الأَطْعِمَة، حدیث نمبر 3314) (صحیح)۔ (۳) لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ (سور حرام ہے): چاہے ’’سور‘‘ پالتو ہو یا جنگلی ہو، اس کا گوشت بھی حرام ہے اس کی چربی بھی حرام ہے۔ (۴) مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (ہر وہ چیز جو اللہ کے علاوہ

کسی دوسرے کے نام پر کیا جائے): کسی کے نام پر ذبح کیا جائے، یا کسی کے نام پر دیا جائے، یا کسی بزرگ کسی دیوی دیوتا سے قریب ہونے کے لیے اس کے نام پر دیا جائے، ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی کیوں نہ لیا جائے پھر بھی حرام ہے۔ یہاں ان جانوروں کا حکم ہے جنہیں انبیاء، اولیاء اور بزرگوں اور نیک لوگوں کے لیے ذبح کیا جائے۔ حرام چیزوں کو استعمال کرنے کی تین شرطیں ہیں: (۱) بھوک یا بیماری کی وجہ سے جان جانے کا خطرہ ہو تو کھا سکتا ہے۔ (۲) وہ کھانے والا اللہ کا باغی نہ ہو یا قانون توڑنے والا نہ ہو، حرام چیز کو حرام سمجھ کر جان بچانے کے لیے کھالے، حلال نہ سمجھے۔ (۳) ''جان بچانے'' کے لیے کھائے، ''جان بنانے'' کے لیے نہ کھائے، بس اتنا ہی کھائے جس سے اس کی جان بچ جائے۔ ایسی آیت قرآن میں ''چار'' جگہ ہے۔ (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر (173)۔ (۲) سورہ مائدہ آیت نمبر (3)۔ (۳) سورہ انعام آیت نمبر (145)، (۴) اور سورہ نحل آیت نمبر (115))۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۙ اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ ۚ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾

''بیشک جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب میں سے جو باتیں چھپاتے ہیں، اور اس کے بدلے تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں، یہ لوگ اصل میں اپنے پیٹ میں (جہنم کی) آگ بھر رہے ہیں، اور قیامت کے دن اللہ ان سے بات نہیں کرے گا، اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا، اور ان کے لیے بڑا دردناک (بہت دکھ اور تکلیف والا) عذاب ہے''۔ ﴿۱۷۴﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْہُدٰی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَۃِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَہُمْ عَلَی النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

''یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ''ہدایت'' کے بدلے ''گمراہی'' اور ''معافی'' کے بدلے ''عذاب'' کو قبول کرلیا ہے (اسلام کے بدلے کفر و شرک اور نفاق کا راستہ اپنالیا ہے)، یہ لوگ جہنم کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں! (جہنم کی آگ کیسے برداشت کریں گے؟)''۔ ﴿۱۷۵﴾ (جہنمیوں کے صبر پر حیران ہوتے ہوئے دیکھنے والے کہیں گے کہ اتنا دردناک اور تکلیف والا عذاب کیسے یہ لوگ برداشت کیے جارہے ہیں)۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع

''یہ (سخت عذاب انہیں) اس لیے دیا جائے گا، کہ اللہ نے سچی کتاب اتاری ہے (اور انھوں نے اسے چھپادیا ہے) اور جو لوگ اس کتاب میں اختلاف کرتے ہیں (جھگڑتے ہیں)، بیشک وہ حق کی مخالفت میں (حق

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۗ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۗ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۗ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

کا انکار کرنے میں) بہت دور نکل گئے ہیں (وہ حق کی دشمنی میں بہت آگے چلے گئے ہیں)''۔ ﴿۱۷۶﴾

''(اصلی اور حقیقی) نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق اور مغرب کی طرف کرلو، بلکہ (اصلی اور حقیقی) نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، (اللہ کی) کتابوں پر اور (تمام) نبیوں پر ایمان لائے۔ اور اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں اور گردن چھڑانے میں (قید اور جیل سے آزاد کرنے میں) خرچ کرے، اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرے، اور زکوۃ ادا کرے، اور (اصلی نیکی یہ بھی ہے کہ) جب وعدہ کریں تو پورا کریں، اور تنگی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت صبر کریں، یہی لوگ (ایمان میں، کہنے میں اور عمل کرنے میں) سچے ہیں، اور یہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں''۔ ﴿۱۷۷﴾

''اے ایمان والو! جو ناحق قتل کیے گئے ہیں ان کے بارے میں تمہارے اوپر قصاص (بدلہ لینا) فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد کو قتل کیا جائے، غلام کے بدلے غلام کو قتل کیا جائے، اور عورت کے بدلے عورت (ہی کو قتل کیا جائے)، پھر اگر ''قاتل'' کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کردیا جائے، تو ''مقتول'' کے ورثہ ''دیت'' کے مطالبہ میں نرمی سے کام لیں، اور ''قاتل'' اس کی ادائیگی اچھی طرح سے کردے، یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی آسانی اور رحمت ہے، اب جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے گا (معاف کردینے کے بعد اور دیت لے لینے کے بعد قاتل کو قتل کردے)، تو اس کے لیے بڑا دردناک (بہت دکھ اور تکلیف والا) عذاب ہے''۔ ﴿۱۷۸﴾۔ (قرآن نے مقتول کے قاتل کی جان لینے کی بات کی ہے، چاہے کوئی کتنے بڑے خاندان کا قاتل کیوں نہ ہو؟ اور ''مقتول'' کے وارث کو ''قاتل'' کا ''بھائی'' کہہ کر اس سے نرمی اختیار کرنے کی سفارش بھی کی ہے، وہ قصاص معاف کردے اور دیت لے لے۔ اور جان کی دیت: سو اونٹ ہے، یا ان کی قیمت کے برابر یا جو کچھ اس

وقت کی حکومت اس کے لگ بھگ مقرر کر دے۔ (سُنَنْ نَسَائِي۔ كِتَابُ الْقَسَامَة، ذِكْرُ حديثِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ۔ حدیث نمبر 4853)

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

''اور اے عقل والو! قصاص (بدلہ لینے) میں ہی تمہارے لیے زندگی ہے، شاید کہ تم اس کی وجہ سے قتل سے بچتے رہو گے (شاید کہ تم ڈرنے والے ہو جاؤ)''۔﴿۱۷۹﴾

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖۚ اِلْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

''جب تم میں سے کسی کی موت قریب ہو، اور وہ مال و جائیداد چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو رہا ہو، تو تمہارے اوپر ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے لیے مناسب وصیت فرض کر دی گئی ہے، یہ نیک لوگوں (اللہ سے ڈرنے والوں) پر لازم (اور ضروری) ہے''۔﴿۱۸۰﴾۔ (اس آیت کا حکم ''آیت میراث'' سورہ نساء سورہ نمبر ۴ کی آیت نمبر (۱۱) اور (۱۲) سے منسوخ ہے۔ ماں باپ اور رشتہ داروں کے حصے اللہ نے خود ہی ''آیت میراث'' میں مقرر کر دیا ہے، اور اب صرف ایک تہائی ترکہ یا اس سے بھی کم حصہ کے لیے ''وصیت'' رہ گئی ہے۔ اس آیت کی تلاوت باقی ہے)۔

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾

''پھر اگر کوئی شخص وصیت سن لینے کے بعد اسے بدل دے گا تو اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہی ہو گا، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۱۸۱﴾

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع

''ہاں اگر کسی وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری (یک طرفہ بات کرنے) یا گناہ کا ڈر ہو، اس لیے اگر کوئی شخص رشتہ داروں کے درمیان صلح (صفائی) کرا دے، تو ایسا کرنے والا گنہگار نہیں ہے، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔﴿۱۸۲﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم ''متقی'' بن جاؤ (نیک بن جاؤ)''۔﴿۱۸۳﴾

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ

''(رمضان کے روزے) گنتی کے چند ہی دن ہیں (۲۹ یا ۳۰ دن ہیں)، اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا سفر میں ہو، تو دوسرے دنوں میں (رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے) گن کر پورا کر لے، اور (ایسے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں) جن کو روزہ رکھنے کی بالکل بھی طاقت نہیں ہے تو ان

خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١٨٤

روزوں کے ہر دن کا فدیہ (بدلہ) ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے، اور جو کوئی اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کرنا چاہے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور (تکلیف برداشت کرتے ہوئے) روزہ رکھ لینا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو"۔ ۝١٨٤۔ (حیض اور نفاس والی عورت کو بھی چھوٹ ملی ہوئی ہے اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے بھی رخصت ہے، بعد میں روزہ رکھ لے۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَنْ تِرْمِذِي، كِتَابُ الصَّوْمْ۔حدیث نمبر 715 (صحیح)۔ (إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ، وَشَطْرَ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصِّيَامَ) "بیشک اللہ نے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے، اور نماز کو سفر میں آدھا کر دیا ہے، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے (بعد میں روزہ رکھ لے)۔ کفارہ کیا ہے؟: ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے، چاہے کسی کو روزہ ہی رکھوا دیں اور افطار کرا دیں یا اس کے برابر نقدی قیمت دے دیں، اپنے معیار کے حساب سے دیں۔ پورے رمضان مہینے کا ایک ساتھ کفارہ بھی ادا کیا جا سکتا ہے)۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٨٥

"رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، جو تمام لوگوں کے لیے "ہدایت" ہے، اور اس میں صحیح راستہ دکھانے کی کھلی نشانیاں موجود ہیں، اور حق و باطل (سچ اور جھوٹ) کے درمیان قرآن صاف صاف فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس لیے تم میں سے جس کسی کو بھی یہ (رمضان کا) مہینہ مل جائے، تو وہ پورا مہینہ ضرور روزہ رکھے، اور تم میں سے جو بیمار ہو، یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں (چھوٹے ہوئے روزے رکھ کر) گنتی پوری کر لے، اللہ تمہارے ساتھ "آسانی" چاہتا ہے "پریشانی" نہیں چاہتا ("نرمی" چاہتا ہے "سختی" نہیں چاہتا، بعد میں روزہ رکھ لینے کی رخصت اس لیے ہے) کہ تم مہینہ بھر کی گنتی پوری کر لو، اور اللہ نے تمھیں ہدایت دی ہے اس لیے تم اس کی "بڑائی" بیان کرو، اور اس لیے بھی کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو"۔ ۝١٨٥

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ

"اور (اے نبی ﷺ!) جب میرے بندے میرے بارے

أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

میں پوچھیں تو (آپ کہہ دیجیے کہ) بیشک میں بہت ہی قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، تو انھیں چاہئے کہ میرے حکم کو مانیں، اور مجھ ہی پر ایمان لائیں، تاکہ وہ لوگ سیدھے راستے پر آجائیں''۔﴿۱۸۶﴾

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ۭ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

''(اے ایمان والو!) روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ''ہم بستری'' کرنا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو یہ بات معلوم تھی کہ تم لوگ اپنے آپ سے خیانت کیا کرتے تھے (رات میں میاں بیوی مل لیا کرتے تھے)، اس لیے اللہ نے تم پر مہربانی کی، اور تمھیں معاف کر دیا، اب اپنی بیویوں سے ہم بستری کر سکتے ہو (رات میں میاں بیوی مل سکتے ہو)، اور اللہ نے جو تمہارے لیے لکھ دیا ہے اسے تلاش کرو، اور رمضان کی رات میں کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے الگ ہوجائے، (صبح کاذب ختم ہوجائے اور صبح صادق شروع ہوجائے، فجر شروع ہونے تک سحری کھا سکتے ہو)، پھر روزے کو رات تک (سورج ڈوبنے تک) پورا کرو، اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہوں تو اپنی بیویوں سے ہم بستری (جماع) نہ کرو، یہ اللہ کے حدود ہیں (قانون، احکامات ہیں)، ان کے قریب نہ جاؤ، اللہ اسی طرح اپنی آیتوں کو لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ لوگ ''متقی'' بن جائیں (نیک بن جائیں)''۔﴿۱۸۷﴾

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع

''اور (اے لوگو! اے ایمان والو!) آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق (ناجائز طریقے سے حق مار کر) نہ کھاؤ، اور نہ ہی لوگوں کا مقدمہ (لوگوں کا کیس، لوگوں کا معاملہ) حاکموں (ذمہ داروں) تک اس مقصد سے لے جاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناجائز طریقے سے جانتے بوجھتے کھا جاؤ''۔﴿۱۸۸﴾۔ (باطل طریقے سے کھانے سے مراد: چوری، امانت میں خیانت، ڈاکہ ڈالنا، جوا، سود، رشوت وغیرہ سے مال کھانا، ذمہ داروں کو رشوت دے کر فیصلہ اپنے حق میں کر لینا اور دوسرے کے مال پر قبضہ کر لینا یہ سب شکلیں ناجائز، باطل اور حرام ہیں)۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ

''(اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے ''ہلال'' (نئے چاند) کے بارے

لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

میں پوچھتے ہیں (کہ چاند کیسے گھٹتا بڑھتا ہے؟)، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) انھیں بتا دیجیے کہ وہ لوگوں (کے کاموں) کے لیے اور حج کے وقت کو معلوم کرنے کے لیے ہے، اور (حج کا احرام باندھ لینے کے بعد) گھروں کے پیچھے دروازے سے گھر میں آنا کوئی نیکی نہیں، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی ''متقی'' (نیک) بن جائے، اور تم اپنے گھروں میں (آگے کے) دروازوں سے ہی آیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ (پاس ہو جاؤ)''۔﴿۱۸۹﴾

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

''اور ان لوگوں سے اللہ کے راستے میں لڑو جو تم سے لڑتے ہیں، اور تم زیادتی نہ کرو، بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا)''۔﴿۱۹۰﴾

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

''اور (جنگ کی حالت میں لڑنے والے کافروں کو) جہاں بھی پاؤ قتل کرو، اور انھیں اس شہر (مکہ سے) باہر نکال دو، جیسے انھوں نے تمھیں (مکہ سے) نکال باہر کر دیا تھا، اور (ہر طرح کا) ''فتنہ'' قتل سے بھی زیادہ برا ہے، اور مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ وہ خود تم سے لڑائی شروع نہ کر دیں، اگر یہ تم سے لڑیں تو تم بھی ان سے لڑو، ایسے کافروں (حق کا انکار کرنے والوں، ظلم کرنے والوں) کی یہی سزا ہے''۔﴿۱۹۱﴾

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

''پھر اگر وہ (لڑائی سے) رک جائیں، تو بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔﴿۱۹۲﴾

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

''(اور لڑائی کرنے والے کافروں سے) فتنہ ختم ہونے، اور دین صرف اللہ کا ہونے تک لڑتے رہو، اور اگر وہ لڑائی (فتنہ و فساد) سے رک جائیں (تو تم بھی رک جاؤ)، اس لیے کہ (ظلم و زیادتی) صرف ظلم کرنے والوں کے لیے ہے''۔﴿۱۹۳﴾

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

''حرمت والا مہینہ، حرمت والے مہینے کے بدلے میں ہے، اور حرمتیں ایک دوسرے کا بدلہ ہوتی ہیں، تو جو تم پر زیادتی کرے (حرمت والے مہینے، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، اور رجب میں تم سے لڑے)، تو تم بھی اتنی ہی زیادتی کر سکتے ہو جتنی اس نے تم پر کی ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو،

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

اور جان لو کہ اللہ نیک لوگوں کے ساتھ ہے''۔﴿۱۹۴﴾۔ (حرمت والے چاروں مہینے حج کی وجہ سے قابل احترام تھے، ان مہینوں میں لڑائی کرنا منع ہے مگر جب دشمن شروع کر دے تو چھوڑ نا نہیں ہے)۔

وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

''اور (ایمان والو!) اللہ کے راستے میں (اپنا مال) خرچ کرتے رہو، اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو (خودکشی مت کرو)، اور نیکی کرتے رہو، بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (احسان کرو، بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)''۔﴿۱۹۵﴾۔

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ٝ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾

''اور حج وعمرہ اللہ ہی کے لیے پورا (مکمل) کیا کرو، ہاں اگر تم کو (کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے راستے میں) رکنا پڑ جائے، تو جیسی قربانی بھی آسانی سے ملے تو (قربانی کردو)، اور اپنے سر نہ منڈواؤ، جب تک قربانی کا جانور اپنی جگہ (قربان گاہ) تک نہ پہنچ جائے، اگر تم میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (تو سر منڈوا لے اور) ''فدیہ'' دے دے، چاہے تو (تین) روزے رکھے، یا صدقہ دے (چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے)، یا قربانی کرے (ایک اونٹ یا ایک گائے یا ایک بکری وغیرہ ذبح کرے)، اگر راستہ امن وسکون والا ہے، تو جو کوئی ''حج تمتع'' کرے (عمرہ کر کے احرام کھول دے، پھر حج کے وقت حج کا احرام باندھے)، اسے قربانی کا جو جانور آسانی سے ملے اسے ذبح کر دے، اگر اسے جانور نہ ملے تو وہ ''روزے'' رکھے، تین دن حج کے دنوں میں رکھے، اور سات (روزے) گھر واپس جانے کے بعد رکھے، یہ پورے ''دس'' روزے ہیں (یہ پورے دس روزے قربانی کے بدلے ہیں)، یہ حکم (یہ رخصت) ان کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے (مکہ کے رہنے والے) نہ ہوں، (قربانی یا دس روزے مکہ والوں کے لیے نہیں ہیں)، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان لو کہ بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے''۔﴿۱۹۶﴾

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

''حج کے ''مہینے'' معلوم ہیں (شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے تیرہ دن ہیں)، تو جو شخص ان مہینوں میں حج کا ارادہ کرے (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) حج کے دوران کوئی جنسی بات (گندی بات) نہ کرے، اور

يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

اللہ کی نافرمانی نہ کرے، اور کسی سے جھگڑا نہ کرے، اور جو بھی نیکی کا کام تم کرتے ہو، اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور تم حج کے سفر میں زادِ راہ (سفر کا خرچ) لے لیا کرو، بیشک سب سے اچھا زادراہ (سفر کا خرچ) تقویٰ ہے (بھیک مانگنے سے بچنا ہے)، اور اے عقل والو! مجھ سے ہی سے ڈرتے رہو (میری نافرمانی سے بچتے رہو)"۔﴿۱۹۷﴾

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

"(حج کے دوران تجارت کر کے یا مزدوری کر کے روزی کماؤ تو) تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، پھر جب تم "عرفات" سے واپس آؤ تو "مشعر حرام" (مزدلفہ) پہنچ کر اللہ کو یاد کرو، اور اس کا ذکر اسی طرح کرو جس طرح اس نے تمھیں سیدھا راستہ دکھایا ہے، ورنہ اس سے پہلے تو تم راستہ بھولے ہوئے تھے (تمھیں کچھ بھی معلوم نہیں تھا)"۔﴿۱۹۸﴾۔(۱- حج کے دوران تجارت بھی کر سکتے ہیں، تجارت کرنے سے حج پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، زمانۂ جاہلیت میں "منیٰ" میں عُكَاظُ، مَجَنَّةُ اور ذُو المَجَازُ "بازار" لگا کرتے تھے، حج کے دنوں میں لوگوں نے تجارت کو گناہ خیال کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، حدیث نمبر 4519)۔ ۲- "عرفات میں رکنا" حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔ حدیث میں ہے: "الحَجُّ عَرَفَاتٌ، الحَجُّ عَرَفَاتٌ، الحَجُّ عَرَفَاتٌ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثٌ، وَمَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الحَجَّ)۔ "حج عرفات کی حاضری ہے، حج عرفات کی حاضری ہے۔ حج عرفات کی حاضری ہے، منیٰ (میں قیام) کے دن تین ہیں۔ اور جو طلوع فجر سے پہلے عرفہ پہنچ گیا، اس نے حج کو پالیا"۔ (سنن ترمذی، کتاب التفسیر۔ حدیث نمبر 2975)۔ (صحیح)۔
۳- "مشعرالحرام" مزدلفہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے، اس پہاڑی پر ٹھہرنا افضل ہے، جہاں بھی ٹھہر جائے، جائز ہے، "وادی محسر" میں نہ رکے)۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾

"پھر (اے قریش کے لوگو!) تم لوگ وہاں سے لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں، اور اللہ سے معافی مانگتے رہو، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے"۔﴿۱۹۹﴾

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

"جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو، تو اللہ کو ایسے یاد کرو، جیسے

كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے تھے، یا اس سے بھی زیادہ اللہ کو یاد کرو، کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں سب کچھ دنیا ہی میں دے دے، ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے"۔﴿۲۰۰﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

"اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے، اور آخرت میں بھی بھلائی دے، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے"۔﴿۲۰۱﴾

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

النصف

"ایسے ہی نیک لوگوں کے لیے اپنی اپنی کمائی کے حساب سے (اپنے اپنے کاموں کے حساب سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ) حصہ ہے، اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب چکا دینے والا ہے (اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے)"۔﴿۲۰۲﴾

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

"اور گنتی کے چند دنوں میں اللہ کو یاد کرتے رہو (۱۰، ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ر ذوالحجہ کو منی میں تکبیرات پڑھتے رہو)، پھر جو شخص دو دن میں (یعنی منی سے ۱۲ر ذوالحجہ کی مغرب سے پہلے) چلا جائے، اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، اور جو شخص (ایک دن اور زیادہ کر کے ۱۳ر ذوالحجہ کو) جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، یہ سب باتیں نیک لوگوں کے لیے ہے، اور تم سب اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان لو کہ بیشک تم سب لوگ اسی اللہ کے پاس اکٹھا کیے جاؤ گے"۔﴿۲۰۳﴾۔ (اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ۔ گنتی کے چند دن) سے مراد: "ایام تشریق" ہیں، ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ر تاریخ کو "ایام تشریق" ہیں۔حدیث میں ہے۔ (صحيح مسلم، كِتَابُ الصِّيَامِ۔ حدیث نمبر 1141)۔ ("أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَذِكْرٍ لِلّٰهِ")۔ "ایام تشریق" کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں")۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

"اور (منافقوں میں سے) کوئی تو ایسا ہے، جس کی بات آپ کو دنیا کی زندگی میں "بڑی اچھی" لگتی ہے، اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بھی بناتا ہے، جب کہ وہ بہت بڑا جھگڑالو ہے (کٹر دشمن ہے)"۔﴿۲۰۴﴾

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا

"اور جب وہ (منافق چکنی چپڑی باتیں کرنے کے بعد نبی ﷺ کے پاس سے) لوٹ کر جاتا ہے تو اس کی ساری کوشش یہ ہوتی ہے کہ زمین

يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾

میں فساد پھیلائے، اور کھیتی اور نسل (انسانی) کو برباد کرے، اور اللہ تعالیٰ فساد (بگاڑ) کو پسند نہیں کرتا ہے"۔﴿۲۰۵﴾۔(اخنس بن شریق ایک منافق تھا جو چکنی چپڑی باتیں کرتا تھا اور بات بات پر اللہ کی قسم کھاتا تھا اور بار بار اللہ کو گواہ بنا کر کہتا تھا کہ وہ سچا مسلمان ہے اور مسلمانوں کا دلی دوست ہے، مگر یہ اسلام سے پھر کر "مکہ" واپس چلا گیا اور راستہ میں جو مسلمانوں کے کھیت دیکھے انھیں جلا دیا اور جو جانور نظر آئے انھیں مار ڈالا)۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾

"اور جب اس (منافق) سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو، تو اس کا غرور و گھمنڈ اسے گناہ کرنے پر ابھارتا ہے (وہ نصیحت قبول نہیں کرتا)، تو (اس کے کفر و شرک، نفاق اور غرور و گھمنڈ کے بدلے) جہنم ہی اس کے لیے کافی ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے"۔﴿۲۰۶﴾

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾

"اور لوگوں میں وہ (اللہ والا بھی ہے)، جو اللہ کے لیے اپنی جان تک کا سودا کر لیتا ہے، اور اللہ (اپنے) بندوں پر بڑا مہربان ہے"۔﴿۲۰۷﴾۔(یہ آیت صُہیب بن سِنان رومی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ہجرت کے موقع پر صہیب رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں سے کہا: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَعْطَيْتُكُمْ مَالِي أَتُخَلُّونَ سَبِيلِي؟ فَقَالُوا: نَعَمْ. فَقَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُمْ مَالِي، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: "رَبِحَ صُهَيْبٌ، رَبِحَ صهيب"۔ "اگر میں تم لوگوں کو اپنا پورا مال دے دوں تو کیا تم مجھے "مدینہ" جانے دو گے؟ ان لوگوں نے کہا: ہاں، تو انھوں نے کہا: تم لوگ گواہ رہو، میں نے سارا مال تمھیں دے دیا، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا تو کہا: (رَبِحَ صُهَيْبٌ، رَبِحَ صهيب)۔ "صہیب نے بڑا اچھا سودا کیا ہے، صہیب نے بڑا اچھا سودا کیا ہے"۔ (صحيح ابن حبان۔ كِتَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةْ۔ ذِكْرُ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ حدیث نمبر 7082)۔ (صحیح)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلو، بیشک وہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے"۔﴿۲۰۸﴾

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ

"پھر اگر "کھلی نشانیاں" آنے کے بعد بھی (سیدھے راستے سے) تم

الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾

پھسل گئے، تو جان لو! بیشک اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿٢٠٩﴾

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾ ع ٢٥

"کیا (حق کا انکار کرنے والے) اس بات کے انتظار میں ہیں کہ اللہ ان کے پاس بادلوں کے سائے میں (عذاب لے کر) آجائے، اور فرشتے بھی (اللہ کے ساتھ آجائیں)، اور ان کے معاملے کا فیصلہ ہی ہوجائے؟ اور اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں"۔ ﴿٢١٠﴾

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾

"(اے نبی ﷺ!) آپ بنی اسرائیل (یعقوب علیہ السلام کی اولاد) سے پوچھ لیجیے: ہم نے انھیں بہت ساری کھلی نشانیاں دی تھیں، اور جو کوئی اللہ کی نعمت ملنے کے بعد اسے بدل دے گا، تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) اللہ بڑا ہی سخت عذاب دینے والا ہے"۔ ﴿٢١١﴾

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾ وقف لازم

"کافروں (اسلام کا انکار کرنے والوں) کے لیے دنیا کی زندگی "خوشنما" (اچھی) بنادی گئی ہے، اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، (مگر) قیامت کے دن ایمان والے ہی ان سے مرتبے میں بلند ہوں گے، اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے"۔ ﴿٢١٢﴾

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾

"پہلے سبھی لوگ ایک ہی دین (اسلام) پر تھے، (پھر زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں اختلاف ہوگیا) تو اللہ نے (ایک کے بعد ایک) نبیوں کو بھیجا، جو (جنت کی) خوش خبری سنانے والے اور (جہنم سے) ڈرانے والے تھے، اور ان کے ساتھ سچی کتابیں بھی اتاریں، تاکہ اللہ لوگوں کے درمیان اُس بات میں فیصلہ کردے جس میں ان لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تھا، اور (افسوس کی بات یہ ہے کہ) اس میں اختلاف ان لوگوں نے کیا جنہیں کتاب دی گئی تھی، اور کھلی نشانیاں (روشن دلیلیں) آجانے کے بعد آپس کی دشمنی اور ضد کی وجہ سے ان لوگوں نے اختلاف کیا (جھگڑا کیا)، پھر اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ایمان والوں کو اُس میں حق کا راستہ دکھادیا جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تھا، اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھادیتا ہے"۔ ﴿٢١٣﴾

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى

"(ایمان والو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (ایسے ہی) جنت میں چلے جاؤ گے؟ جب کہ ابھی تک تمھیں ان لوگوں جیسی (تکلیفیں) تو آئی ہی نہیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، ان پر (بڑی بڑی) سختیاں اور

يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

تکلیفیں آئیں، اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے، یہاں تک کہ رسول اور ان پر ایمان لانے والے بول اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اللہ نے انھیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا) سن لو! بیشک اللہ کی مدد بالکل قریب ہے"۔ ﴿۲۱۴﴾

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

"(اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کے راستے میں) کیا خرچ کریں؟ تو آپ کہہ دیجیے کہ جو مال بھی تم چاہو خرچ کرو، وہ (سب سے پہلے) ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو، اور تم جو بھی نیکی کرو گے اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔ ﴿۲۱۵﴾

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۠﴿۲۱۶﴾

"(اے ایمان والو!) جہاد کرنا تم پر فرض کر دیا گیا ہے، جب کہ وہ تمھیں ناپسند ہے، اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو جب کہ وہ تمہارے لیے اچھی ہو، اور (یہ بھی) ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو، جب کہ وہ تمہارے لیے بُری ہو، اور (یہ حقیقت) اللہ ہی خوب اچھی طرح جانتا ہے، تم نہیں جانتے"۔ ﴿۲۱۶﴾

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

"(اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے "حرمت والے" مہینے میں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے مہینے میں) جنگ کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ آپ کہہ دیجیے: اس میں لڑائی کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اور اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) روکنا ہے، اور اللہ کے ساتھ کفر کرنا ہے (اللہ کا انکار کرنا ہے)، اور مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے روکنا، اور "حدود حرم" میں رہنے والوں کو وہاں سے نکال باہر کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ بڑا گناہ ہے، اور "فتنہ" (کفر و شرک) قتل سے بھی بڑا گناہ ہے، (ایمان والوں کو ان کے دین وعقیدے کے بارے میں آزمائش میں ڈالنا بڑا گناہ ہے)، اور (اے ایمان والو!) یہ کافر (حق کا انکار کرنے والے) تم سے برابر جنگ کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمھیں دین چھوڑنے پر مجبور کر دیں، اور تم میں سے جو کوئی اپنا دین چھوڑ دے گا، اور کافر ہو کر مر جائے گا، تو ایسے لوگوں کی نیکیاں دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئیں، اور یہی لوگ جہنمی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے"۔ ﴿۲۱۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

"بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور ہجرت کی (اللہ کے لیے اپنا گھر بار

وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾

چھوڑا)، اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا، وہی لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے"۔ ﴿۲۱۸﴾

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ﴿۲۱۹﴾

"(اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے "شراب" اور "جوئے" کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے: ان دونوں (شراب اور جوئے) میں بڑا گناہ ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ (دنیاوی) فائدے بھی ہیں، مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے، اور وہ آپ (ﷺ) سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کے راستے میں) کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجیے: جو کچھ بھی تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو (وہ اللہ کے راستے میں خرچ کردو)، اسی طرح اللہ تمہارے لیے نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم غوروفکر کرو"۔ ﴿۲۱۹﴾۔ (شراب کی حرمت کے بارے میں سب سے پہلی آیت یہی سورہ بقرہ سورہ نمبر ۲/کی آیت نمبر (۲۱۹) ہے۔ دوسری آیت سورہ نساء سورہ نمبر ۴/کی آیت نمبر (۴۳) ہے۔ اور آخری آیت سورہ مائدہ سورہ نمبر ۵/کی آیت نمبر (۹۰) ہے)۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾

"یعنی دنیا اور آخرت کی باتوں میں (غوروفکر کرو)، اور لوگ آپ (ﷺ) سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے: ان یتیموں کی بھلائی چاہنا نیک کام ہے، اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو (کچھ حرج نہیں کیونکہ) وہ تمہارے (دینی) بھائی ہیں، اور اللہ بھلائی کرنے والے اور بگاڑ کرنے والے (دھوکہ سے یتیم کا مال کھانے والے) دونوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو اس معاملہ میں تم پر سختی بھی کرسکتا تھا، بیشک اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿۲۲۰﴾

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ

"اور (اے مسلمانو!) تم مشرکہ (اسلام کا انکار کرنے والی) عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں (مسلمان نہ ہوجائیں)، بیشک ایک ایمان والی "لونڈی" مشرکہ عورت سے بہتر ہے، چاہے وہ (مشرکہ عورت) تمھیں بہت اچھی لگے، اور تم (اپنی عورتوں کا نکاح) مشرک (اسلام کا انکار کرنے والے) مردوں سے نہ کراؤ، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں (مسلمان نہ ہوجائیں)، بیشک

وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع

ایک ایمان والا ''غلام'' مشرک مرد سے بہتر ہے، چاہے وہ (مشرک) تمھیں بہت اچھا لگے، یہ مشرکین (اسلام کا انکار کرنے والے) جہنم کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور بخشش (معافی) کی طرف بلاتا ہے، اور لوگوں کے لیے اپنی نشانیوں کو (اپنے حکموں کو) کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں''۔﴿۲۲۱﴾۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) لوگ آپ سے ''حیض'' (ماہواری خون) کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے: وہ گندا (ناپاک اور نقصان دہ) خون ہے، اس لیے حیض کی حالت میں اپنی عورتوں سے (بیویوں سے) الگ تھلگ رہو (ساتھ میں اٹھو بیٹھو، کھاؤ پیو، صرف ہم بستری نہ کرو)، اور جب تک وہ خون سے اچھی طرح پاک وصاف نہ ہو جائیں ان سے ہم بستری نہ کرو، مگر جب وہ خون سے اچھی طرح پاک وصاف ہو جائیں، تو ان کے ساتھ اس جگہ ہم بستری کرو جہاں ہم بستری کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، (اگلے حصے ہی میں ہم بستری کرو)، بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)، اور خوب پاک وصاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے (اور خوب پاک وصاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے)''۔﴿۲۲۲﴾

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

''(اے ایمان والو!) تمھاری بیویاں تمھارے (بچوں کی پیدائش کے لیے) کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو (اگلے حصے میں) آؤ، اور اپنے لیے (نیک عمل اللہ کے پاس) بھیجتے رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان لو! کہ جلد ہی تم لوگ اللہ سے ملنے والے ہو، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ایمان والوں کو خوش خبری سنا دیجیے''۔﴿۲۲۳﴾۔

(بیوی کا پچھلا حصہ استعمال کرنے والوں پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار اور اللہ کی رحمت سے دوری ہے۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَنْ أَبِي دَاوُد۔ كِتَابُ النِّكَاحِ۔ حدیث نمبر۔ 2162 (حسن)۔ («مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا») ''جس نے اپنی بیوی کا پچھلا حصہ استعمال کیا وہ ملعون (اللہ کی رحمت سے دور) ہے'')۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ

''اور (اے ایمان والو!) تم لوگ اپنی ''قسموں'' کو نیکی، تقوی

تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾

(پرہیزگاری) اور لوگوں کے درمیان اصلاح (صلح وصفائی) میں رکاوٹ نہ بناؤ اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔﴿۲۲۴﴾۔ (معمولی معمولی بات پر بھلائی نہ کرنے کی قسم مت کھاؤ، جو لوگ ایسی قسم کھاتے ہیں، وہ اپنی قسم توڑ دیں، اور نیک کام کرتے رہیں۔ اور قسم کا "کفارہ" بھی ادا کردیں۔ قسم کا کفارہ "دس" مسکین کو کھانا کھلانا، یا دس مسکین کو کپڑے پہنانا، یا ایک غلام آزاد کرنا، یا ۳/دن کے روزے رکھنا ہے)۔

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾

"(اے ایمان والو!) اللہ تمہاری 'لغو' (بیکار کی) قسموں پر تمہاری پکڑ نہیں کرے گا، لیکن دل کے (پکے ارادے سے) کھائی ہوئی "قسموں" پر تمھیں ضرور پکڑے گا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا بردبار ہے (بڑا نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا ہے)"۔﴿۲۲۵﴾

لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾

"جو لوگ اپنی بیویوں سے "ایلاء" کرلیں (ہم بستری نہ کرنے کی قسم کھالیں)، تو ان کے لیے چار مہینے کی چھوٹ ہے، اس کے بعد اگر وہ (چار مہینے کی مدت پوری کرکے دوبارہ بیوی کے پاس) لوٹ آئیں، تو بیشک (قسم کھا کر جو گناہ کیا تھا ان کے لوٹنے کی وجہ سے) اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم والا ہے"۔﴿۲۲۶﴾۔ ("ایلاء"۔ "بیوی سے ہم بستری نہ کرنے کی قسم کھانے" کی صورتیں یہ ہیں: (۱) بیوی سے ہم بستری نہ کرنے کی قسم اگر "چار مہینے سے کم" مدت کے لیے ہے، تو یہ عام قسم ہے۔ (۲) اگر "چار مہینے کی" قسم کھالی ہے، اور اگر اس سے پہلے اپنی بیوی سے ہم بستری کرلیتا ہے تو اسے "کفارہ" دینا ہوگا، اور اگر چار مہینے کی مدت پوری کرلیتا ہے تو اس پر کوئی کفارہ "نہیں" ہے۔ (۳) اور اگر اس نے "ہمیشہ کے لیے" یا "چار مہینے سے زیادہ کے لیے" قسم کھالی ہے تو اسے بیوی کے مطالبہ پر چار مہینے کی مدت دی جائے گی، اگر مدت پوری کرلینے کے بعد ہم بستری کرلیتا ہے تو اس پر کفارہ واجب ہوگا، اور اگر ہم بستری نہیں کرتا ہے تو اسے طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا، اور اگر طلاق نہیں دیتا ہے تو حاکم وقت شوہر کی طرف سے طلاق کو نافذ کردے گا۔ کفارہ "دس" مسکین کو کھانا کھلانا، یا دس مسکین کو کپڑے پہنانا، یا ایک غلام آزاد کرنا، یا ۳ دن کے روزے رکھنا ہے)۔

وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

’’اور اگر انھوں نے ’’ایلاء‘‘ کے ذریعہ (بیوی سے ہم بستری نہ کرنے کی قسم کھا کر) طلاق دینے ہی کی ٹھان لی ہے، تو بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے‘‘۔ ﴿۲۲۷﴾

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع

’’اور جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہوں، وہ ’’تین حیض‘‘ آنے تک انتظار کریں، اور اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں، تو جو بچہ اللہ نے ان کے رحموں (پیٹوں) میں پیدا کر دیا ہے اسے چھپانا ان (عورتوں) کے لیے حلال نہیں ہے، اور ان کے شوہر اگر اصلاح کی نیت رکھتے ہوں تو ان کو حق ہے کہ وہ عورتوں کو (اپنے نکاح میں) واپس لے لیں، اور عورتوں کے بھی مناسب طور پر مردوں پر حقوق ہیں، جیسا کہ مناسب طور پر مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں، ہاں مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے، اور اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے‘‘۔ ﴿۲۲۸﴾ (طلاق والی عورت: (۱) اگر حیض آتا ہے تو وہ عورت ’’تین حیض‘‘ (تین مہینہ) کی مدت ’’بطور عدت‘‘ گزارے گی۔ مقصد یہ ہے کہ پیٹ میں کیا ہے؟ پتہ چل جائے، اور لوگوں کا نسب خلط ملط نہ ہو۔ تین حیض کی مدت پوری ہو جانے کے سلسلے میں عورت کی بات مانی جائے گی۔ (۲) اگر عورت کی ماہواری بند ہوگئی ہے، یا ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس کی عدت ’’تین مہینے‘‘ ہے۔ (۳) اور اگر طلاق والی عورت ’’حاملہ‘‘ ہے (جس کے پیٹ میں بچہ ہے)، تو اس کی عدت ’’وضع حمل‘‘ یعنی بچہ کی پیدائش ہونے تک ہے۔ (۴) اور اگر طلاق والی عورت ایسی ہے جس سے شوہر نے ’’ہم بستری‘‘ نہیں کی ہے، تو اس پر کوئی ’’عدت نہیں‘‘ ہے۔ عورتوں کے حقوق سے کیا مراد ہے؟: عرف عام کے حساب سے روٹی، کپڑا اور مکان وغیرہ ہے)۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ

’’طلاق (رجعی) ’’دوبار‘‘ ہے (’’دو طہروں‘‘ میں طلاق دینا ہے، ’’دو پاکی‘‘ میں طلاق دینا ہے)، پھر (دو مرتبہ طلاق دینے کے بعد شوہر کے لیے دو ہی راستے ہیں) یا تو سیدھے طریقے سے بیوی کو اپنے پاس رکھ لے، یا بھلے طریقے سے چھوڑ دے، اور (اے شوہرو!) تم نے جو کچھ ان عورتوں کو (مہر وغیرہ میں) دیا تھا، اس میں سے کچھ بھی واپس لینا

عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

تمھارے لیے جائز نہیں ہے، ہاں اگر دونوں میاں بیوی اس بات سے ڈرتے ہوں کہ وہ اللہ کے قانون کی پابندی نہ کر سکیں گے۔ اگر تمھیں ڈر ہو کہ وہ دونوں اللہ کے حدود کی پابندی نہ کر سکیں گے، اس لیے بیوی اگر کچھ مال شوہر کو بطور "فدیہ" دے دے (بیوی شوہر کو "مہر" واپس کر کے "خلع" لے کر الگ ہو جائے، خلع لینا عورت کا حق ہے)۔ یہ اللہ کے "حدود" ہیں (اللہ کے قانون ہیں)، ان سے تجاوز نہ کرو (اللہ کے قانون کو نہ توڑو)، اور جو لوگ اللہ کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں (اللہ کا قانون توڑتے ہیں) تو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں"۔﴿۲۲۹﴾

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

"اس کے بعد شوہر اگر بیوی کو "تیسری طلاق" دے دے تو پھر وہ (طلاق والی عورت تین طلاق دینے والے شوہر) کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ وہ عورت کسی دوسرے شوہر سے نکاح کر لے، پھر اگر دوسرا شوہر (بھی ہم بستری کے بعد) اسے طلاق دے دے، تو دونوں کو دوبارہ ایک ساتھ ہو جانے میں (یعنی عورت کا پہلے شوہر کے ساتھ نیا نکاح کر کے واپس آ جانے میں) کوئی حرج کی بات نہیں ہے، اس شرط کے ساتھ کہ اب وہ دونوں اللہ کے "حدود" کو قائم رکھ سکیں گے (اب وہ اللہ کے قانون کو نہیں توڑیں گے)، اور یہ سب اللہ کے "حدود" ہیں جنھیں اللہ جاننے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے"۔﴿۲۳۰﴾

("حلالہ" اسلام میں حرام ہے۔ "حلالہ" نکاح نہیں "زنا" ہے، ایک رات کے لیے نکاح کر کے شوہر کے لیے حلال کرنا "زنا" ہے۔ حلالہ کرنے والے "کرائے کے سانڈ" ہیں۔ حلالہ کرنے والوں پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت ہے۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَنْ اِبنِ مَاجَةْ۔ كِتَابُ النِّكَاحِ۔ حدیث نمبر۔ 1936 (حسن)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: (أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ، قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هُوَ الْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ "کیا میں تم لوگوں کو "کرائے کا سانڈ" نہ بتلا دوں؟ تو صحابہؓ نے کہا: کیوں نہیں؟ ضرور بتلا دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہے جو "حلالہ" کرتا ہے، اللہ کی لعنت ہے اس پر جو

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ

حلالہ کرتا ہے اور جس کے لیے ”حلالہ“ کیا جاتا ہے“)۔

”اور اگر تم بیویوں کو (پہلی یا دوسری) طلاق (رجعی) دے دو، اور ان کی عدت پوری ہونے لگے، تو ان (طلاق دی ہوئی) بیویوں کو نیک نیت کے ساتھ اپنے نکاح میں باقی رہنے دو، یا انھیں بھلائی کے ساتھ چھوڑ دو (طلاق دے دو)، اور انھیں نقصان پہنچانے کے لیے نہ روکے رکھو (یعنی رجوع کر لو) کہ تم ان پر زیادتی کر سکو، اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرے گا، اور اللہ کی ”آیتوں“ (احکام) کا مذاق نہ اڑاؤ، اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو یاد کرو، اور اس قرآن و حدیث کو یاد کرو جو اس نے تم پر اتارا ہے، جس کے ذریعے تمھیں نصیحت کرتا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے“۔ ﴿۲۳۱﴾

”اور جب تم بیویوں کو (رجعی) طلاق دے دو، اور وہ اپنی ”عدت“ پوری کر لیں، تو (اے میکے والو!) تم انھیں اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے (پہلے) شوہروں سے (دوبارہ) شادی کر لیں، جب کہ وہ بھلے طریقے سے آپس میں نکاح کرنے پر راضی ہوں، جو کوئی تم میں سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اسی بات کی نصیحت کی جاتی ہے، یہی تمہارے لیے زیادہ صاف ستھرا اور بہت پاک و صاف راستہ ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے“۔ ﴿۲۳۲﴾

”اور مائیں اپنے بچوں کو ”دو سال“ تک دودھ پلائیں، (یہ حکم) اس شخص کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے، اور اس بچے کے باپ پر واجب ہے کہ دستور کے مطابق (عرف عام کے مطابق) ان ”ماؤں“ کے ”کھانے پینے“ اور ”لباس“ کا خرچ اٹھائے، کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی (طاقت سے زیادہ کسی کو ذمہ داری نہیں دی جاتی)، نہ تو ماں کو اپنے بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے، اور نہ باپ کو اپنے بچہ کی وجہ سے تکلیف دی جائے، اور (اگر باپ مر چکا ہے تو) اس کے وارث پر بھی یہی ذمہ داری ہے، پھر اگر وہ دونوں (ماں باپ) آپس کی رضامندی اور آپسی مشورے سے (دو سال سے پہلے ہی) دودھ چھڑانا چاہیں، تو اس میں بھی ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور

بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اگر تم اپنے بچوں کو دودھ پلانے والی ''دایہ'' رکھ کر دودھ پلوانا چاہو، تو بھی کوئی گناہ نہیں، مگر شرط یہ ہے کہ دودھ پلانے والی ''دایہ'' کو دستور کے مطابق (عرف عام کے مطابق) جو دینا مقرر کیا ہے، اسے دیتے رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان لو کہ اللہ تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔ ﴿۲۳۳﴾

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور (اپنے پیچھے) بیویاں چھوڑ جائیں، تو ان بیویوں کی عدت چار مہینے دس دن ہے، (بیویاں اپنی عدت کے چار مہینے دس دن گھر میں گزاریں)، اور جب وہ اپنی عدت (چار مہینے دس دن) پوری کرلیں، اور اپنے (دوسرے نکاح کے) بارے میں مناسب انداز میں کچھ کوشش کریں، تو (اے عورت کے ذمہ دارو!) تم پر کوئی گناہ نہیں، اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو، اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ﴿۲۳۴﴾

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع

''اور اگر (عدت میں، چار مہینے دس دن کے دوران) ان عورتوں کو اشارے ہی اشارے میں نکاح کا پیغام دو، یا (ان سے نکاح کا ارادہ) دل میں چھپائے رکھو، تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، اللہ جانتا ہے کہ تم (ان سے نکاح) کا خیال ضرور (اپنے دلوں میں) لاؤ گے، لیکن تم پوشیدہ طور پر ان سے شادی کا پکا وعدہ مت کرو، مگر تم مناسب طریقے سے (شادی کے لیے) کوئی اچھی بات کہہ دو، اور جب تک عدت پوری نہ ہو جائے نکاح کا پکا ارادہ نہ کرو، اور جان لو! جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے، اس لیے تم اسی سے ڈرتے رہو، اور جان لو! بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا بردبار ہے (بڑا نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا ہے)''۔ ﴿۲۳۵﴾

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْھُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ فَرِيْضَةً ښ وَّمَتِّعُوْھُنَّ ۚ عَلَي الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَي الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

''اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگائے بغیر (ہم بستری کیے بغیر) اور مہر باندھے بغیر طلاق دے دو، تب بھی تم کو کوئی گناہ نہیں ہے، ہاں انھیں کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کرو، خوشحال آدمی (مالدار آدمی) اپنے حساب سے، اور تنگدست آدمی (غریب آدمی) اپنے حساب سے اچھا فائدہ دے دے (کچھ نہ کچھ مال دے دے)، نیک کام کرنے والوں کے

لیے ایسا کرنا ضروری ہے“۔⁽²³⁶⁾

وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲۳۷

”اور اگر تم نے ان عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے (ہم بستری کرنے سے پہلے) ہی طلاق دے دی، اور ان عورتوں کی مہر مقرر تھی، تو جتنا مہر بندھا ہوا تھا اس کا آدھا دے دو، ہاں اگر وہ عورتیں (آدھے مہر کو) معاف کر دیں (تو اس کو اس کی اجازت ہے)، یا شوہر (اپنا حق) چھوڑ دے (اور اس عورت کو پورا مہر دے دے تو شوہر کو بھی اس کی اجازت ہے) اور تمہارا معاف کر دینا تقویٰ (نیکی) کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنا نہ بھولو، بیشک اللہ تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے“۔⁽²³⁷⁾

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝۲۳۸

”(مسلمانو!) اپنی سب نمازوں کی پوری پوری پابندی کرو، اور (خاص کر) بیچ والی (عصر کی نماز) کی پوری پوری پابندی کرو (نبی ﷺ جیسی نماز کی پابندی کرو)، اور اللہ کے سامنے فرمانبردار بن کر (اسی کی بات مان کر) ادب سے کھڑے رہا کرو“۔⁽²³⁸⁾۔ (نمازوں کی حفاظت سے مراد: پانچوں نمازوں کو اس کے وقت میں پڑھا کرو، نماز کے حساب سے اپنے کام کی ترتیب بناؤ، نمازوں کو پورے دل سے پڑھا کرو، ہر نماز کو اپنی زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھا کرو)۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۳۹

”(اے مسلمانو!) اور اگر تم (دشمن سے یا جانور سے) ”ڈر“ کی حالت میں ہو، تو چلتے ہوئے یا سواری پر نماز پڑھ لو (کیونکہ نماز کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے، جنگ میں بھی معاف نہیں ہے)، اور (ڈر ختم ہونے) کے بعد جب تمھیں امن وسکون مل جائے تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمھیں وہ کچھ سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے“۔⁽²³⁹⁾۔ (صلاۃ الخوف (ڈر والی نماز) پڑھنے کا طریقہ: امام آگے بڑھے، کچھ لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کریں، امام انہیں ایک رکعت پڑھائے، باقی لوگ ان کے اور دشمنوں کے درمیان کھڑے رہیں، نماز نہ پڑھیں، جب یہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھ چکیں تو پیچھے چلے جائیں، اور جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اب وہ لوگ آگے آ جائیں اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں، امام تو اپنی دو رکعت پڑھ کر فارغ ہو گیا، اب

یہ دونوں گروہ باری باری باقی ایک ایک رکعت پوری کرلیں تو ان کی بھی دو رکعت ہو جائیں گی)۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾

''اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں، اور ان کی بیویاں موجود ہوں، تو وہ اپنی بیویوں (بیواؤں) کے حق میں وصیت کر جائیں، کہ سال بھر انھیں ''خرچہ'' (نان ونفقہ) دیا جائے، اور ایک سال تک انہیں (شوہر کے) گھر سے نہ نکالا جائے، اگر وہ (خود ہی) نکل جائیں، اور وہ اپنے نکاح کے بارے میں مناسب انداز میں کچھ کریں، تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اور اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۲۴۰﴾۔ (مگر اس آیت کا حکم اسی سورہ بقرہ کی آیت نمبر (۲۳۴) سے منسوخ ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد عدت (۴ر مہینہ دس دن) ہے۔ اس آیت کی تلاوت باقی ہے)۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾

''اور ''طلاق والی عورتوں'' کو دستور کے مطابق (عرف عام کے مطابق) خرچ دیا جائے، یہ اللہ سے ڈرنے والوں پر واجب (اور ضروری) ہے''۔﴿۲۴۱﴾

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع

''اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی آیتوں کو (اپنے حکموں کو) کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے، تاکہ تم سمجھ سکو''۔﴿۲۴۲﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

''(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے (بنی اسرائیل میں سے) ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے ''ہزاروں'' کی تعداد میں موت کی ڈر سے نکل کر بھاگ گئے تھے؟ اللہ نے ان سے کہا: تم مر جاؤ، (تو وہ سب لوگ مر گئے)، پھر اللہ نے انھیں زندہ کر دیا، بیشک اللہ لوگوں پر بڑے فضل والا ہے (بڑا مہربان ہے)، لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں''۔﴿۲۴۳﴾۔ (اللہ نے مردے کو دنیا میں زندہ کر کے دکھا دیا ہے۔ اسی طرح وہ قیامت کے دن سب کو زندہ کرے گا۔ سورہ بقرہ میں ''پانچ جگہ'' پر مردے کو زندہ کرنے کا واقعہ ہے، سورہ بقرہ کی اس آیت: 243 میں مردہ کو زندہ کرنے کا ایک واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ سورہ بقرہ کی ''چار'' اور آیتوں (۱) آیت نمبر: 56، (۲) آیت نمبر: 73، (۳) آیت نمبر: 259 اور (۴) آیت نمبر: 260 میں اس واقعہ کا ذکر ہے)۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

''اور تم اللہ کے راستے میں جہاد کرو (موت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾

ہے)، اور جان لو کہ بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔ ﴿۲۴۴﴾

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

"کون ہے جو اللہ کو "قرض حسنہ" دے؟ (اچھا قرض دے؟) تو اللہ اسے اس کے لیے کئی گنا بڑھا کر دے، اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے (روزی کو) تنگ کر دیتا ہے، اور جس کے لیے چاہتا ہے (روزی کو) کھول دیتا ہے، اور اسی اللہ کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے"۔ ﴿۲۴۵﴾۔ (" قرض حسنہ" سے مراد: اللہ کی رضا کے لیے اور دل کی خوشی کے ساتھ فقیروں مسکینوں رشتہ داروں غریبوں وغیرہ کو دیا جائے، یا کسی کو قرض دیا جائے تو اسے ادا کرنے کے لیے تنگ نہ کیا جائے، اور اگر قرض لینے والا ادا نہ کرسکتا ہو تو اسے معاف بھی کر دیا جائے۔ اللہ کو قرض حسنہ دینے میں ہر طرح کی نیکی شامل ہے، اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی تمام صورتیں اس میں داخل ہیں۔ خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا ہے)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾

وقف لازم

"کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد بنی اسرائیل (کے سرداروں) کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا؟ جب انھوں نے اپنے نبی (سمویل علیہ السلام) سے کہا کہ آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ بنا دیجیے، تا کہ ہم (اس بادشاہ کے ساتھ مل کر) اللہ کے راستے میں جہاد کریں، نبی (علیہ السلام) نے کہا: بہت ممکن ہے کہ اگر تمہارے اوپر جہاد فرض کر دیا جائے تو جہاد نہ کرو، وہ کہنے لگے: ہم اللہ کے راستے میں کیوں نہیں جہاد کریں گے، جب کہ ہمیں ہمارے گھروں سے نکال دیا گیا ہے، اور بال بچوں سے دور کر دیا گیا ہے۔ پھر جب ان کو جہاد کا حکم دیا گیا، تو ان میں سے تھوڑے لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب لوگوں نے منہ موڑ لیا، اور اللہ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے"۔ ﴿۲۴۶﴾

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ

"اور ان (بنی اسرائیل) کے نبی (سمویل علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ نے تمہارے لیے "طالوت" کو "بادشاہ" بنا کر بھیجا ہے۔ وہ کہنے لگے: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارا بادشاہ بن جائے؟ (اسے بادشاہ بننے کا حق کس نے دیا؟)، اس سے زیادہ تو ہم خود "حکومت" کے حقدار ہیں،

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾

اور اس کے پاس تو مال و دولت بھی نہیں ہے، نبی نے کہا: اللہ نے اسی طالوت کو چن لیا ہے، اور طالوت کو ''علم'' اور ''جسم'' (دونوں) میں تم سب سے زیادہ ''صلاحیت'' دی ہے، اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنا ''ملک'' دے دیتا ہے (اپنی حکومت دے دیتا ہے)، اور اللہ بڑی وسعت و کشادگی والا ہے (بہت دینے والا ہے)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۲۴۷﴾

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

''اور ان (بنی اسرائیل) سے ان کے نبی (شمویل علیہ السلام) نے کہا: بیشک طالوت کے بادشاہ ہونے کی ''کھلی نشانی'' یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک ''تابوت'' آجائے گا (وہ صندوق واپس آجائے گا)، جس میں تمہارے رب کی طرف سے ''سکون و قرار'' (والی چیز) ہوگی، اور باقی چیزیں بھی ہیں جو موسیٰ (علیہ السلام) کی اولاد اور ہارون (علیہ السلام) کی اولاد نے چھوڑ دیا تھا، اس صندوق کو فرشتے اٹھالائیں گے، اگر تم ایمان والے ہو تو بیشک اس میں بھی تمہارے لیے ایک بڑی نشانی ہے''۔﴿۲۴۸﴾ ع۔ (''تابوت'' سے مراد: بنی اسرائیل کے عہد کا ''صندوق'' ہے، جس میں موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے ''تبرکات'' رکھے ہوتے تھے، جیسے: پتھر کی وہ تختیاں جو طور پہاڑ پر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی، اور تورات کا اصل نسخہ جسے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا، وہ لاٹھی جو سانپ بن جاتی تھی۔ دشمنوں نے یہ ''صندوق'' ان لوگوں سے چھین لیا تھا، اللہ نے نشانی کے طور پر اس ''تابوت'' کو اس صندوق کو فرشتوں کے ذریعے سے طالوت کے دروازے تک پہنچادیا، جسے دیکھ کر بنی اسرائیل خوش ہوگئے اور ''طالوت'' کو مان لیا۔ وہی ''تبرکات'' صحیح ہیں جو دلیلوں سے ثابت ہیں، آج کل ''نقلی تبرکات'' مارکٹ میں موجود ہیں، اس کی دلیل کیا ہے؟ چاہے ''موئے مبارک'' ہو، یا ''نعلین شریفین'' ہو)۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا

''پھر جب ''طالوت'' اپنی فوج لے کر (''جالوت'' کی فوج ''عمالقہ'' سے جہاد کرنے کے لیے) نکلے، تو انہوں نے (فوجیوں سے) کہا: بیشک اللہ ایک ''دریا'' کے ذریعے تمہارا امتحان لینے والا ہے، تو جو کوئی اس دریا میں سے پانی پی لے گا، تو وہ میرا ساتھی نہیں ہے، اور جو نہیں پیے گا تو وہ میرا ساتھی ہے، ہاں جو صرف ''چلّو بھر'' پانی پی لے (تب تو کوئی بات نہیں)،

جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۲۴۹﴾

پھر تھوڑے سے آدمیوں کو چھوڑ سب لوگوں نے اس ''نہر'' سے خوب پانی پی لیا، پھر جب طالوت اور اس کی فوج دریا پار کر گئی، تو (جن لوگوں نے ''طالوت'' کی بات نہیں مانی تھی) کہنے لگے: آج ہم میں ''جالوت'' اور اس کے لشکر سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں، اور جنھیں اللہ سے ملنے کا پورا یقین تھا انھوں نے کہا: کتنی ہی چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آ گئی ہے (چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت سے جیت گئی ہے)، اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔﴿۲۴۹﴾۔ (نہر اور دریا وہ ہے، جو ''اردن'' اور ''فلسطین'' کے درمیان ہے)۔

وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۵۰﴾ؕ

''اور جب (ایمان والوں کا) ''جالوت'' اور اس کے فوجیوں سے مقابلہ ہوا، تو (ایمان والوں) نے دعا مانگی: اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا فرما (ہم پر صبر کا فیضان کر، ہم پر صبر انڈیل دے، ہمیں صبر دے دے)، اور لڑائی میں ہمارے قدم جما دے، اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد فرما (ہمیں جیت دے دے)''۔﴿۲۵۰﴾

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَآءُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾

''(طالوت کی تھوڑی سی جماعت نے) اللہ کے حکم سے (جالوت کی بڑی جماعت) کو شکست دے دی، اور داؤد (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کر دیا، اور اللہ نے داؤد (علیہ السلام) کو ملک وحکمت دیا، اور جو وہ چاہتے تھے انھیں سکھا دیا، اور اگر اللہ کچھ لوگوں کو کچھ لوگوں کے ذریعے ''دفع'' نہ کرے (برے گروہ کو اچھے گروہ سے دور نہ کرے، برے لوگوں کو اچھے لوگوں کے ذریعے مار کر نہ بھگائے)، تو زمین میں فساد پھیل جائے، لیکن اللہ دنیا والوں پر بڑے فضل (واحسان) والا ہے''۔﴿۲۵۱﴾۔ (کہا جاتا ہے طالوت کے بعد داؤد علیہ السلام ہی اس کے جانشین بنے، اس طرح اللہ نے داؤد علیہ السلام کو ''نبی'' اور ''بادشاہ'' دونوں بنا دیا)۔

تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) یہ اللہ کی آیتیں ہیں (یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو سچی ہیں) جنھیں ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں، اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) رسولوں میں سے ہیں''۔﴿۲۵۲﴾۔ (ان باتوں کی جانکاری دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی واضح دلیل اور کھلا ثبوت ہے)۔

(تیسرا پارہ)

(تیسرے پارے میں (17) رکوع ہیں۔اور (125) آیتیں ہیں)

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿٢٥٣﴾

وقف لازم — ع ۳۳

''ہم نے بھیجے گئے رسولوں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، ان میں سے کچھ وہ ہیں جن سے اللہ نے بات کی، اور ان میں سے کچھ کو اللہ نے اونچا مرتبہ عطا کیا ہے، اور عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو ''کھلی نشانیاں'' دی، اور روح القدس (جبریل علیہ السلام) سے ان کی مدد کی، اور اگر اللہ چاہتا تو ان (رسولوں) کے بعد آنے والے لوگ اپنے پاس کھلی ہوئی نشانیاں آجانے کے بعد آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرتے، لیکن ان لوگوں نے خود ہی اختلاف کیا، تو ان میں سے کچھ ایمان لائے اور کچھ کافر ہی رہے، اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے''۔﴿۲۵۳﴾۔ (توحید کا پیغام دینے میں تمام انبیاء ''برابر'' ہیں مگر مرتبہ میں ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام ''خلیل اللہ'' (اللہ کے دوست) ہیں، موسیٰ علیہ السلام ''کلیم اللہ'' (اللہ سے بات کرنے والے) ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام ''روح اللہ'' (اللہ کی روح) ہیں، اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے، اور مٹی کے پرندے بنا کر ان میں روح پھونک دیتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''امام الانبیاء'' تمام نبیوں کے امام ہیں، ساری انسانیت کے امام ہیں، تمام رسولوں سے افضل ہیں)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾

''اے ایمان والو! ہم نے تمھیں جو روزی دی ہے، اس میں سے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو، وہ دن آنے سے پہلے جس دن نہ تو کوئی خرید و فروخت ہوگی، اور نہ ہی کوئی دوستی کام آئے گی، اور نہ ہی کوئی سفارش، اور کافر (انکار کرنے والے) ہی ظالم ہیں''۔﴿۲۵۴﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا

''اللہ کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہی زندہ ہے، ہمیشہ سے ہے، (سب کا نگہبان ہے، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے)، اسے نہ ''اُونگھ'' آتی ہے اور نہ نیند، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے، کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اسے بھی خوب اچھی

يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

طرح جانتا ہے اور جو کچھ لوگوں کے سامنے نہیں ہے اسے بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور وہ لوگ اللہ کے علم کی کوئی بات خود سے معلوم نہیں کر سکتے ،صرف اتنی ہی بات،جتنی (اللہ) خود چاہے (تو بتا دے)، اس کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے، اور آسمان وزمین کی حفاظت اللہ کو تھکاتی نہیں ہے، (آسمان وزمین کی نگرانی اللہ کے لیے ذرہ برابر بھی بوجھ نہیں ہے)، اور وہی اللہ سب سے بلند، سب سے بڑا ہے''۔﴿۲۵۵﴾۔(آیت الکرسی کی فضیلت: (۱) ہر فرض کے نماز ''آیت الکرسی'' پڑھنے والا ''جنتی'' ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ للطبراني جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 92 حدیث نمبر 8068 (صحیح) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ". ''جو ہر ''فرض نماز'' کے بعد ''آیت الکرسی'' پڑھ لے اس کے جنت میں جانے سے صرف موت ہی رکاوٹ ہے (موت آتے ہی جنت میں چلے جائے گا)۔(۲) جو ''آیت الکرسی'' پڑھ کر سوجاتا ہے، صبح تک ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے، اور شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔ (صحیح بخاری۔کتاب الْوَكَالَةِ۔ حدیث نمبر 2311۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: {اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ القَيُّومُ} [البقرة: 255]، حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ۔ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ شیطان نے اس سے کہا: جب تم رات میں بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لو، تو صبح تک ایک فرشتہ تمہاری حفاظت کرے گا، اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے بات صحیح کہی ہے مگر وہ شیطان تھا)۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

''دین (اسلام) میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے، (اسلام میں داخل

مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

ہونے کے لیے کسی کو بھی مجبور نہیں کیا جائے گا)، بیشک ہدایت گمراہی سے صاف اور الگ ہے، اس لیے جو دوسرے معبودوں کا انکار کر کے صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، اس نے مضبوط کڑا (مضبوط سہارا) تھام لیا، جو کبھی نہیں ٹوٹے گا، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۲۵۶﴾

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع

''اللہ ایمان والوں کا ''ولی'' ہے (دوست ہے)، وہ ان لوگوں کو (کفر وشرک کے) اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف (اسلام کی طرف) لاتا ہے، اور کفر کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کے ''اولیاء'' (دوست) ''طاغوت'' ہیں (شیطان ہیں)، جو انھیں روشنی سے (اسلام سے) محروم کر کے (کفر کے) اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے''۔﴿۲۵۷﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ وقف لازم

''(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے اس شخص (نمرود) کے بارے میں غور نہیں کیا؟ جس نے ابراہیم (علیہ السلام) سے ان کے رب کے بارے میں بحث کیا (جھگڑا کیا)، اس لیے کہ اللہ نے اس (نمرود) کو حکومت دے رکھی تھی، جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، وہ کہنے لگا: میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں، ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: بیشک اللہ سورج کو مشرق (پورب) سے نکالتا ہے، تو اسے مغرب (پچھم) سے نکال کر دکھا، یہ سن کر وہ کافر حیران ہوگیا (لاجواب ہوگیا، بھونچکا ہوگیا)، اور اللہ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا (سیدھا راستہ نہیں دکھاتا، سیدھے راستے کی توفیق نہیں دیتا)''۔﴿۲۵۸﴾۔ (بابل ''عراق'' کا بادشاہ ''نمرود بن کنعان'' تھا، اس نے ایک قیدی کو بلایا اور اس کو قتل کر دیا، اور دوسرے قیدی کو بلایا اور اس کو چھوڑ دیا، وہ بادشاہ بول سکتا تھا کہ میں ہی سورج کو ''پورب'' سے نکالتا ہوں، مگر اس کی پیدائش سے پہلے ہی سے سورج ''پورب'' سے نکل رہا ہے، اگر ایسا کہتا تو وہ جھوٹا ہو جاتا)۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ

''یا (آپ ﷺ نے) اس شخص (عزیر علیہ السلام کے بارے) میں غور نہیں کیا، جو ایک ایسی بستی (بیت المقدس) کے پاس سے گزرے جو اپنی

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ۫ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾

چھتوں سمیت گری پڑی تھی؟ (جو پوری طرح برباد ہو چکی تھی، جس کے رہنے والے سبھی لوگ مر چکے تھے)، تو عزیر (علیہ السلام) نے کہا: اللہ اس مری ہوئی بستی کو اب کیسے زندہ کرے گا؟ (اب کیسے دوبارہ آباد کرے گا؟)، تو اللہ نے ان کو "سو" سال کے لیے موت دے دی، پھر اسے زندہ کر کے پوچھا: تم کتنے دنوں تک یہاں اسی حالت میں رہے؟ انھوں نے کہا: ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، اللہ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم سو سال تک (مردہ پڑے) رہے، اب ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو! وہ خراب (اور بدبودار) نہیں ہوئیں (باسی نہیں ہوئیں، سڑی گلی نہیں)، اور (دوسری طرف) اپنے گدھے کو بھی دیکھو جو مرا پڑا ہے، اور (یہ ہم نے اس لیے کیا) تاکہ تم کو لوگوں کے لیے ایک "نشانی" بنا دیں (کہ جو شخص سو سال پہلے مر چکا تھا وہ دوبارہ زندہ ہو کر آ گیا)، اور اب گدھے کی ہڈیوں کی طرف دیکھو! کہ ہم کیسے ان ہڈیوں کو جوڑتے ہیں، اور اس پر گوشت چڑھا دیتے ہیں! جب حقیقت (سچائی) سامنے کھل کر آ گئی، تو وہ کہنے لگے: "مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔﴿۲۵۹﴾۔ (اللہ نے مردے کو دنیا میں زندہ کر کے دکھا دیا ہے۔ اسی طرح وہ قیامت کے دن سب کو زندہ کرے گا۔ سورہ بقرہ میں "پانچ جگہ" پر مردے کو زندہ کرنے کا واقعہ ہے، سورہ بقرہ کی اس آیت نمبر (259) میں ایک واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ سورہ بقرہ میں "چار" جگہ اور ہے۔ سورہ بقرہ آیت نمبر (56)، اور آیت نمبر (73)، اور آیت نمبر (243)، اور آیت نمبر (260) میں ہے)۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع ۳۵

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اس واقعہ کو بھی یاد کیجیے!) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا تھا: اے میرے رب! مجھے دِکھا دیجیے کہ آپ مردوں کو کیسے زندہ کرتے ہیں؟ اللہ نے فرمایا: کیا تم کو ایمان (ویقین) نہیں ہے؟ کہنے لگے: کیوں نہیں! مگر (میں اس لیے دیکھنا چاہتا ہوں) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے (میرے دل کو سکون مل جائے)، اللہ نے کہا: چار پرندے لو، اور انھیں اپنے سے "مانوس" کر لو، پھر (ان کو ذبح کر کے) ایک ایک حصہ ہر پہاڑ پر رکھ دو، پھر انھیں بلاؤ، وہ چاروں تمہارے پاس

دوڑے چلے آئیں گے، اور جان لو! کہ اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے"۔﴿۲۶۰﴾۔

(۱) ابراہیم علیہ السلام نے ایسا کیوں کہا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کی قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد یقین اور زیادہ بڑھ جاتا ہے، شک والی بات نہیں تھی۔ حدیث میں ہے (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عباس۔ حدیث نمبر 2447۔ (صحیح)۔ (لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ)۔ "کوئی خبر آنکھوں سے دیکھ لینے کی طرح نہیں ہے"۔ (اللہ نے مردے کو دنیا میں زندہ کر کے دکھا دیا ہے۔

(۲) اسی طرح وہ قیامت کے دن سب کو زندہ کرے گا۔ سورہ بقرہ میں "پانچ جگہ" پر مردے کو زندہ کرنے کا واقعہ ہے، سورہ بقرہ کی اس آیت نمبر (260) میں ایک واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ سورہ بقرہ میں "چار" جگہ اور ہے۔ سورہ بقرہ آیت نمبر (56)، اور آیت نمبر (73)، اور آیت نمبر (243)، اور آیت نمبر (259) میں ہے)۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

"جو لوگ اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، ان (کے مال) کی مثال اس "دانے" جیسی ہے، جس سے سات بالیاں اُگیں، اور ہر ایک بالی میں "سو سو" دانے ہوں، اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے کئی گنا بڑھا دیتا ہے، اور اللہ بڑی کشادگی والا (خوب دینے والا)، سب کچھ جاننے والا ہے"۔﴿۲۶۱﴾

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

"جو لوگ اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں، اور نہ تکلیف دیتے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس بہترین "بدلہ" ہے، ان کو کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اور اداس) ہوں گے"۔﴿۲۶۲﴾

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

"اچھی بات کہنا، اور معاف کر دینا، اس صدقہ سے بہتر ہے، جس کے بعد کسی طرح کی کوئی تکلیف دی جائے، اور اللہ بڑا بے نیاز (بے پرواہ)، بڑا بردبار ہے (نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا ہے)"۔﴿۲۶۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ

"اے ایمان والو! اپنے صدقے (خیرات) کو احسان جتا کر، اور تکلیف پہنچا کر "برباد" نہ کرو! (جیسے وہ آدمی برباد کرتا ہے) جو اپنا مال لوگوں کو

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾

''دکھلانے'' کے لیے خرچ کرتا ہے، اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہے، ایسے آدمی کی مثال اس ''چٹان'' کی سی ہے جس پر ''مٹی'' ہو، پھر اس پر زور کی بارش ہوئی جس سے اس کی مٹی بہہ گئی اور وہ ''چٹان'' بالکل صاف ہوگیا۔ (اسی طرح) یہ ریاکار (دکھاوے کے لیے خرچ کرنے والے) لوگ بھی اپنے نیک کاموں کا کچھ بھی ''بدلہ اور ثواب'' نہیں پائیں گے، اور اللہ کافروں (حق کا انکار کرنے والوں، ناشکروں) کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا''۔ ﴿۲۶۴﴾

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾

''اور جو لوگ اپنا مال اللہ کی رضا (اور خوشی) کے لیے، اور اپنے آپ کو سچے دین پر جمے رہنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس ''باغ'' کی طرح ہے، جو کسی اونچی جگہ پر ہو، جس پر ''تیز بارش'' ہوئی تو اس باغ نے دوگنا (ڈبل) پھل دیا، اور اگر بارش نہ بھی ہوئی تو اس باغ کے لیے شبنم (ہلکی پھوار ہی کافی ہے)، اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔ ﴿۲۶۵﴾

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع

''کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے، کہ اس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں، اس باغ میں اس کے لیے ہر قسم کے پھل موجود ہوں، اور اس آدمی کا ''بڑھاپا'' آجائے جبکہ اس کے پاس ننھے ننھے (چھوٹے چھوٹے) بچے بھی ہوں، اور (اچانک) اس باغ پر آگ سے بھرا ہوا گولہ (بگولا) آگرے، اور وہ باغ جل کر (راکھ ہوجائے)۔ اللہ اسی طرح تم سے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم غور وفکر کرو (سوچو اور سمجھو)''۔ ﴿۲۶۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾

''اے ایمان والو! (اللہ کے راستے میں) اپنی کمائی میں سے ''اچھی چیزیں'' خرچ کرو، اور ان چیزوں میں سے بھی (خرچ کرو) جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا ہے، اور ناپاک اور گندی چیز (اللہ کے راستے میں) خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو، کہ اگر وہ گندی چیز دوسرا تمھیں دے، تو نفرت کے مارے تم خود اسے لینا پسند نہیں کروگے، ہاں اگر آنکھ بند کرکے لے لو، تو (کوئی بات نہیں ہے)، اور جان لو! بیشک اللہ بڑا بے نیاز (بے پرواہ)، تعریف کے لائق ہے (بڑی خوبیوں والا ہے)''۔ ﴿۲۶۷﴾

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾

''شیطان تمھیں فقیری (مفلسی اور غریبی) سے ڈراتا ہے، اور ''برائی'' کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تم سے بخشش (معافی) اور ''فضل وکرم'' کا وعدہ کرتا ہے، اور اللہ بڑی کشادگی والا (خوب دینے والا)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔ ﴿٢٦٨﴾

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾

''اللہ جسے چاہتا ہے حکمت (ودانائی) عطا کرتا ہے، اور جسے حکمت (ودانائی) مل گئی اسے بیشک بہت زیادہ بھلائی مل گئی، اور نصیحت صرف عقل والے (سمجھ دار) ہی حاصل کرتے ہیں''۔ ﴿٢٦٩﴾

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾

''اور تم جو کچھ بھی (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتے ہو، یا کوئی بھی نذر (منت) مانتے ہو، بیشک اللہ اس کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں، بخیلی کرنے والوں، اللہ کے حکم کے خلاف خرچ کرنے والوں) کا کوئی ''مددگار'' نہیں ہے''۔ ﴿٢٧٠﴾

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾

''اگر تم صدقات (وخیرات) ظاہر کر کے دو، تو اچھا ہے، اور اگر فقیروں (غریبوں) کو چھپا کر کے دو، تو یہ تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے، اور (ایسا کرنے سے) اللہ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا، اور اللہ تمہارے سب کاموں کی پوری خبر رکھتا ہے''۔ ﴿٢٧١﴾

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) لوگوں کو ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے، لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تم جو بھی کوئی اچھی چیز (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو گے، تو اس کا فائدہ خود تمھیں ہی پہنچے گا، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو، صرف اللہ کی رضا (خوشی) کے لیے خرچ کرو، اور تم جو بھی کوئی اچھی چیز (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو گے، اس کا پورا پورا (بدلہ) تمھیں ضرور ملے گا، اور تم پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا''۔ ﴿٢٧٢﴾

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾

''(یہ صدقے اور خیرات) ایسے محتاجوں کے لیے ہیں جو اللہ کے راستے میں ایسے رو کے گئے ہیں کہ (روزی روٹی کمانے کے لیے) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے۔ ان محتاجوں کے نہ مانگنے کی وجہ سے جاہل (نہ جاننے والے) لوگ انھیں مالدار (خوش حال) سمجھتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے چہروں سے (ان کی اندرونی حالت) پہچان سکتے ہیں، وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں ''مانگتے''، اور تم جو بھی کوئی اچھی چیز (اللہ کے راستے

میں) خرچ کرو گے، تو بیشک اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔ ﴿۲۷۳﴾

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

"اور جو لوگ دن رات، کھلے چھپے اپنے مال (اللہ کے راستے میں) میں خرچ کرتے ہیں، تو ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس موجود ہے، اور ان کو کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اور اداس) ہوں گے"۔ ﴿۲۷۴﴾

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

"جو لوگ سود (بیاج) کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے) اس شخص کی طرح اٹھیں گے، جسے شیطان نے پاگل (دیوانہ) بنا دیا ہو، (یہ سزا انھیں) اس لیے (ملے گی) کہ وہ کہا کرتے تھے: تجارت بھی سود ہی کی طرح ہے، جب کہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے، اور سود کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا جس شخص کے پاس بھی اس کے رب کی یہ نصیحت آ گئی، اور اس نے (سودی لین دین) چھوڑ دیا، تو جو کچھ پہلے لے چکا ہے وہ اس کا ہے (جو ہو گیا سو ہو گیا)، اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اور جو (جانتے بوجھتے) دوبارہ (سودی لین دین) کرے گا، تو ایسے لوگ ہی جہنمی ہیں، جس میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے"۔ ﴿۲۷۵﴾

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾

"اللہ سود (بیاج) کو مٹاتا ہے (سود کے مال سے برکت چھین لیتا ہے)، اور صدقات (وخیرات کی برکت) کو بڑھاتا ہے، اور اللہ کسی ناشکرے، گنہگار سے محبت نہیں کرتا"۔ ﴿۲۷۶﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

"بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے رہے، اور زکوۃ دیتے رہے، تو ان کے کاموں کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، اور ان کو کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اور اداس) ہوں گے"۔ ﴿۲۷۷﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور جو (سود کسی کے پاس) باقی رہ گیا ہے، اگر تم (سچے) ایمان والے ہو، تو اس (بیاج) کو چھوڑ دو"۔ ﴿۲۷۸﴾

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

"اگر تم نے ایسا نہیں کیا (بیاج کا کاروبار نہیں چھوڑا)، تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم نے توبہ کر لیا (سودی کاروبار چھوڑ دیا) تو اصل رقم (مدل رقم) تمہاری ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے"۔ ﴿۲۷۹﴾

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ

''اور اگر (قرض لینے والا) تنگدست ہو (پریشان ہو)، تو آسانی ہونے تک اسے ''چھوٹ'' دی جائے، (اے قرض دینے والو!) اگر تم سمجھدار ہو تو (قرض) معاف کردینا تمہارے لیے بہت ہی اچھا ہے''۔ ﴿۲۸۰﴾

''اور اس (قیامت کے) دن سے ڈرتے رہو، جس دن تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اور ہر شخص کو اس کے ''کاموں'' کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان پر (ذرہ برابر) ظلم نہیں کیا جائے گا''۔ ﴿۲۸۱﴾ ع

''اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ وقت کے لیے (کچھ دنوں کے لیے) لین دین (اُدھار کا معاملہ) کرو، تو اسے لکھ لیا کرو، اور لکھنے والا تم میں (کسی کا نقصان نہ کرے بلکہ) انصاف کے ساتھ لکھے، اور لکھنے والا جیسا اسے اللہ نے سکھایا ہے، لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور (اس لین دین کو) لکھ دے، اور جو شخص قرض لے وہی (قرض کا) مضمون بول کر لکھوائے، اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے، اور (لکھواتے وقت) قرض کے مال میں سے کچھ کم نہ لکھوائے، اور اگر قرض لینے والا بے عقل (بیوقوف) ہو، یا کمزور ہو، یا وہ (قرض کا مضمون) لکھوا نہ سکتا ہو، تو جو اس (قرض لینے والے) کا ولی (ذمہ دار) ہو، وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوا دے، اور اپنے لوگوں میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے میں) گواہ بنالیا کرو، اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ''ایک مرد'' اور ''دو عورتیں'' (کافی ہیں) جن کو تم گواہی کے لیے پسند کرو، تاکہ اگر ان میں سے ایک عورت بھول جائے گی تو دوسری عورت اسے یاد دلادے گی، اور جب گواہوں کو (گواہی کے لیے) بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ اور قرض تھوڑا ہو یا بہت اس کے لکھ لینے میں کاہلی (سستی) نہ کرنا، یہ (لکھ لینا) اللہ کے نزدیک انصاف سے زیادہ قریب ہے، اور (لکھ لینے سے) گواہی زیادہ ٹھوس بن جاتی ہے، اور (لکھ لینے سے) تمھیں کسی طرح کا کوئی شک بھی نہیں رہے گا۔ ہاں اگر تمہارے درمیان نقدی لین دین کا سودا ہو تو، اسے نہ لکھنے میں تمہارے لیے کوئی حرج (پریشانی) کی بات نہیں ہے، اور جب تم آپس میں کسی چیز کا سودا کرو (کوئی چیز خرید و یا بیچو) تو گواہ بنالیا کرو، اور لکھنے

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۸۲﴾

والے کو کوئی تکلیف نہ دی جائے، اور نہ گواہ کو ستایا جائے، اور اگر ایسا کرو گے (لکھنے والے اور گواہی دینے والوں کو ستاؤ گے) تو بیشک یہ تمہاری طرف سے نافرمانی ہوگی (گناہ کی بات ہوگی)، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور (دیکھو) اللہ تمھیں تعلیم دے رہا ہے (سکھا رہا ہے)، اور اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔﴿۲۸۲﴾۔ (یہ آیت نمبر ۲۸۲ قرآن کی سب سے "بڑی آیت" ہے۔ قرض میں "لکھ لینے" کے بارے میں ہے۔ مگر نہ لکھنے کی وجہ سے آپسی جھگڑے ہوتے ہیں۔ لین دین میں "ایک مرد" کی گواہی "دو عورتوں" کے برابر کیوں ہے؟ اس لیے کہ مالی لین دین میں عورتوں پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالا گیا ہے، مگر ہر جگہ ایسی بات نہیں ہے، دودھ پلانے کے معاملہ میں صرف "اکیلی عورت" کی گواہی کافی ہے)۔

وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَ لْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَ لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَ مَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع ۷

"اور اگر تم سفر میں ہو، اور لکھنے والا مل نہ سکے، تو "گروی" کا معاملہ کرلو (ادھار کے بدلے کوئی چیز قبضہ میں دے کر قرض لے لو)، اور اگر تم میں سے کوئی کسی پر بھروسہ کرلے (یعنی کوئی چیز قبضہ میں رکھے بغیر قرض دیدے) تو قرض لینے والے کو چاہیے کہ جس قرض دینے والے نے اس پر بھروسہ کیا ہے اس کا قرض ایمانداری کے ساتھ لوٹا دے، (بھروسہ کرنے والے کی امانت واپس کردے)، اور اپنے رب اللہ سے ڈرے، اور گواہی کو نہ چھپاؤ، اور جو کوئی گواہی چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہوگا، اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔﴿۲۸۳﴾

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

"آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے، اور تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب ضرور لے گا، پھر جسے چاہے گا معاف کردے گا، اور جسے چاہے گا عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔﴿۲۸۴﴾

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا

"رسول اللہ (ﷺ) اس چیز پر ایمان لے آئے، جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اتاری گئی ہے، اور ان کے ساتھ تمام ایمان والے بھی (ایمان لے آئے ہیں)، یہ سب اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے ہیں، (وہ کہتے ہیں

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾

کہ) ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے (کہ کسی پر ایمان لائیں اور کسی پر ایمان نہ لائیں)، اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہم نے تیرا حکم سنا، اور ہم نے خوشی خوشی (اس پر) عمل بھی کیا، اے ہمارے رب! ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں، اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔﴿٢٨٥﴾

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع ٨

''اللہ کسی ''جان'' کو اس کی طاقت سے زیادہ ''تکلیف'' نہیں دیتا (ذمہ داری نہیں دیتا)، جو نیکی کرے گا اس کا بدلہ اس کو ملے گا، اور جو گناہ کرے گا اس کی سزا اسے ضرور ملے گی، (ایمان والوں کی دعا:) اے ہمارے رب! بھول چوک اور غلطی پر تو ہماری پکڑ نہ کر، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے کے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت ہی نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرما، اور ہمیں معاف کر دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے (سارے کام بنانے والا ہے)، اس لیے کافر قوم کے خلاف ہماری مدد فرما (ہمیں جیت دے دے)''۔﴿٢٨٦﴾۔(سورہ بقرہ کی آخری کی دو آیتوں (۲۸۵ اور ۲۸۶) کی بڑی فضلیت ہے: (۱) سورہ بقرہ کی آخری کی دو آیتیں ہر ''مصیبت سے بچانے'' کے لیے کافی ہیں۔(صحیح بخاری۔کتاب فضائل القرآن۔حدیث نمبر 5009)۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ" "ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورہ بقرہ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے کافی ہو جائیں گی)۔

(۲) سورہ بقرہ کی آخری کی دو آیتیں ''معراج کا تحفہ'' ہے۔(صحیح مسلم۔کتاب الإیمان۔حدیث نمبر 173)۔ عَنْ عبدالله بن مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا، الْمُقْحِمَاتُ" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج میں تین چیزیں دی گئیں: (۱) ایک تو پانچ وقت نمازیں، (۲) دوسری سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں، (۳) تیسرے اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے اس شخص کے تمام تباہ کرنے والے گناہوں کو بخش دیا ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے''۔اس سورت کے خاتمے پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ''آمین'' کہا کرتے تھے (ابن کثیر)۔

آیات:200 (3) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ رکوع:20

سورہ "آلِ عِمرَان" کے بارے:

سورہ "آلِ عِمْرَان" نمبر(3)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر(89)۔ آلِ عِمْرَان: مریم علیہا السلام کے والد ''عمران کا خاندان''۔آیت نمبر(33) میں ہے۔

سورہ "آلِ عِمْرَان" مدنی ہے۔ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔اس میں (200) آیتیں ہیں اور (20) رکوع ہیں)۔اس سورہ میں زیادہ تر خطاب ''عیسائیوں'' سے ہے۔

سورہ "آلِ عِمرَان" کی فضیلت:

(۱) ''سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران'' دو پھول، دو خوشنما پودے، دو چمکنے والی، دو جگمگانے والی'' سورتیں ہیں۔

(۲) ''سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اپنے پڑھنے والوں کے لیے قیامت کے دن'' دو بادل'' ہیں، یا'' دو گھنے سائے'' ہیں، یا صف باندھے'' پرندوں، چڑیوں کے دو جھنڈ'' ہیں۔

(۳) سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے دفاع کر رہی ہوں گی۔اللہ سے اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کی التجاء کر رہی ہوں گی۔

(صحيح مسلم۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ۔باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ۔حدیث نمبر 804)۔عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: "اقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ"، قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرے گا۔اور دو'' چمکتی'' ہوئی سورتیں پڑھو،'' سورۂ بقرہ'' اور'' سورۂ آل عمران''، اس لیے کہ وہ دونوں سورتیں قیامت کے دن میں آئیں گی گویا'' دو بادل'' ہیں یا'' دو سائبان'' یا'' اڑتے ہوئے پرندوں کی دو ٹولیاں'' ہیں، اور پڑھنے والوں کے لیے'' حجت'' کرتی ہوئی آئیں گی (اللہ سے اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کی التجاء کر رہی ہوں گی)، اور سورۃ بقرہ پڑھو اس لیے کہ اس کا پڑھنا ''برکت'' ہے اور چھوڑ دینا'' حسرت'' ہے اور جادوگر لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

سورہ "اٰلِ عِمْرٰنَ" کا خلاصہ:

(۱)سورہ ''آل عمران'' کے شروع میں اللہ کے بارے میں ہے وہی زندہ ہے، ہمیشہ سے ہے، (۲)انسان کی پیدائش کا ذکر ہے کہ ماں کے پیٹ میں صورت اللہ ہی بناتا ہے۔ (۳)متشابہات اور محکمات آیتوں کا ذکر ہے، (۴)غزوۂ بدر کا ذکر ہے، (۵)نیک لوگوں کی نشانیاں ہیں، صبر کرنے والے، اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والے، (۶)دین اسلام اللہ کا ہے، (۷)عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے، (۸)جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی اللہ اس سے محبت کرے گا اور اس کے گناہوں کو معاف کردے گا، (۹)عیسیٰ علیہ السلام کے نانا عمران کے خاندان کا ذکر ہے، مریم علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے ہے، مریم علیہا السلام کی دیکھ بھال زکریا علیہ السلام نے کی ہے، زکریا علیہ السلام کی اولاد کے لیے دعا ہے، (۱۰)عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ ہے بغیر باپ کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے بہت ساری نشانیاں دی ہے، مردے کو اللہ کے حکم سے زندہ کردیتے تھے، عیسیٰ علیہ السلام نے ایک اللہ کی طرف بلایا، اس کے بعد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے آسمان پر اٹھالیا ہے، (۱۱)اہل کتاب کو توحید کی دعوت دی گئی ہے۔ (۱۲)ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے بلکہ پکے مسلمان تھے، (۱۳)اہل کتاب کی خیانتوں کا ذکر ہے۔ (۱۴)انسان ہی کو اللہ کتاب دیتا ہے، (۱۵)اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ کو قبول نہیں ہے، (۱۶)کل قیامت کے دن کافروں کی طرف سے زمین بھر کر دیا گیا مال قبول نہیں کیا جائے گا۔ (۱۷)چوتھے پارے کے شروع میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، (۱۸)حج کرنے پر ابھارا گیا ہے، (۱۹)قرآن کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔ (۲۰)مسلمانوں تم لوگ بہترین امت دعوت وتبلیغ کی وجہ سے ہو، (۲۱)غزوۂ اُحد کی تفصیل ہے۔ بیچ میں ہے کہ نیک لوگ غصے کو پی جاتے ہیں، لوگوں کو معاف کردیتے ہیں، کھلے اور چھپے مال اللہ کے لیے خرچ کرتے ہیں، (۲۲)محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اللہ کی رحمت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم دل اور نرم زبان ہیں، (۲۳)نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والوں میں سے ہیں، ایمان والوں کے لیے اللہ کافی ہے۔ (۲۴)ہر جان کو موت ایک نہ ایک دن آنی ہے، (۲۵)ایمان والوں کی آزمائش ہونے والی ہے، (۲۶)اللہ نے آسمان وزمین کو بیکار پیدا نہیں کیا ہے۔ (۲۷)سورہ آل عمران کے اخیر میں دعائیں ہیں۔ اے اللہ معاف کردے، قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ (۲۸)آخری آیت میں ایمان والوں کو صبر کرنے اور جمے رہنے کی تلقین کی گئی ہے، اسی میں کامیابی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

الٓمّٓ ﴿۱﴾

''الف۔لام۔میم'' ۔﴿۱﴾ (یہ ''حُرُوْفِ مُقَطَّعَاتْ'' میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)

اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ﴿۲﴾

''اللہ کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہی زندہ ہے، ہمیشہ

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣

سے ہے، (سب کا نگہبان ہے، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے)''۔۲

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اسی اللہ نے حق کے ساتھ آپ پر کتاب اتاری ہے (قرآن اتارا ہے)، جو کتاب اپنے سے پہلے والی کتابوں کو سچا مانتی ہے، اور اسی اللہ نے (موسیٰ علیہ السلام پر) تورات اور (عیسیٰ علیہ السلام پر) انجیل اتارا ہے''۔۳

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤

''وہ (تورات اور انجیل) پہلے کے لوگوں کے لیے ہدایت تھی، اور اسی اللہ نے ''فرقان'' اتارا ہے (سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والا قرآن اتارا ہے)، بیشک جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا، ان کے لیے سخت عذاب ہے، اور اللہ بڑا زبردست ہے، انتقام لینے والا ہے (بدلہ لینے والا ہے)''۔۴

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝٥

''بیشک اللہ سے آسمان و زمین کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہے (چھپی ہوئی نہیں ہے)''۔۵

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦

''وہی اللہ ماں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح چاہتا ہے، بناتا ہے، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے''۔۶

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۗ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٧

وقف النبی ﷺ | وقف لازم | وقف منزل

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اسی اللہ نے آپ پر کتاب اتاری ہے، جس کتاب میں کچھ ''محکم آیتیں'' ہیں (وہ آیتیں ہیں جن کا معنی اور مطلب بالکل واضح اور صاف صاف ہے) یہی ''محکم آیتیں'' قرآن کی اصل بنیاد ہیں، اور کچھ دوسری ''متشابہ آیتیں'' ہیں، (وہ آیتیں ہیں جن کا معنی اور مطلب واضح اور صاف صاف نہیں ہے)، اب جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہے، وہ فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں، اور ''متشابہ آیتوں'' کی ''تاویل'' کرنے میں لگ جاتے ہیں (اصل معنی اور مطلب معلوم کرنے کے پیچھے لگ جاتے ہیں)، جب کہ اس آیت کا اصل معنی اور مطلب صرف اللہ ہی کو معلوم ہے، اور پکے علم والے کہتے ہیں کہ ہم اس (معنی اور مطلب) پر ایمان لاتے ہیں (جو اللہ کو معلوم ہے)، یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے، اور عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔۷ (''محکم آیتوں'' سے مراد: وہ آیتیں ہیں جن کا معنی اور مطلب بالکل واضح اور

صاف صاف ہے، جیسے حلال وحرام، حدود، عبادات وغیرہ والی آیتیں۔ اور ''متشابہ آیتوں'' سے مراد: وہ آیتیں ہیں جن کا معنی اور مطلب واضح اور صاف صاف نہیں ہے، جیسے سورتوں کے شروع میں ''حُرُوْفِ مُقَطَّعَاتْ'' اور غیب کی باتوں والی آیتیں وغیرہ)۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٨

''(ایمان والے دعا مانگتے ہوئے کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر، اور ہمیں اپنے پاس سے ''رحمت'' عطا فرما، بیشک تو ہی بہت زیادہ دینے والا ہے''۔⑧

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝٩ ع

''اے ہمارے رب! بیشک تو سب لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے، جس (دن کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے، بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا (بیشک اللہ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے)''۔⑨

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝١٠

''بیشک کافروں کو (حق کا انکار کرنے والوں کو قیامت کے دن) اللہ کے پاس نہ تو ان کے مال کام آسکیں گے، اور نہ ہی ان کی اولاد (کام آئے گی)، اور یہی لوگ جہنم کی آگ کا ''ایندھن'' ہیں''۔⑩

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝١١

''(حق کا انکار کرنے والوں کا) حال ''فرعونیوں'' (فرعون کے لوگوں) اور ان سے پہلے کے لوگوں جیسا ہے، انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، تو اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا، اور اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے''۔⑪

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝١٢

''(اے نبی ﷺ!) آپ کافروں سے کہہ دیجیے: تم جلد ہی مغلوب ہو جاؤ گے (ہار جاؤ گے)، اور جہنم کی طرف لے جائے جاؤ گے، اور وہ جہنم بہت برا ٹھکانا ہے''۔⑫

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝١٣

''بیشک تمہارے لیے دونوں گروہوں (کے واقعے) میں بڑی نشانی ہے جو (غزوۂ بدر میں) ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے، ان میں سے ''ایک گروہ'' اللہ کے راستے میں لڑ رہا تھا، اور ''دوسرا گروہ'' کافروں کا تھا، وہ مسلمانوں کو اپنی ظاہری آنکھوں سے اپنے سے دوگنا دیکھ رہا تھا، اور اللہ اپنی مدد سے جس کو چاہتا ہے (طاقتور) بنا دیتا ہے، بیشک اس (واقعہ) میں دیکھنے والوں کے لیے (غور کرنے والوں کے لیے) عبرت ہے (سبق ہے)''۔⑬۔(۲ ہجری غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد

(۳۱۳) تھی۔ اور کافروں کی تعداد (۱۰۰۰) تھی)۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

''لوگوں کے دلوں میں خواہشوں (من پسند چیزوں) کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے، جیسے عورتوں کی محبت، بیٹوں کی محبت، سونے اور چاندی کے خزانوں کی محبت، پلے ہوئے گھوڑوں، چوپایوں (جانوروں)، اور کھیتی کی محبت، یہ ساری چیزیں دنیاوی زندگی کا سامان ہے، اور اچھا ٹھکانا (جنت تو) اللہ ہی کے پاس ہے''۔﴿۱۴﴾

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے کیا میں تمھیں اس (دنیاوی چیزوں) سے اچھی چیز کی خبر دوں! (سنو) اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ان کے رب کے پاس ایسے باغات ہیں (ایسی جنتیں ہیں) جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور وہاں ان کے لیے پاک (وصاف) بیویاں ہیں، اور (سب سے بڑھ کر) اللہ کی رضا (خوشی) ہے، اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے''۔﴿۱۵﴾

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

''(نیک) لوگ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! بیشک ہم ایمان لے آئے ہیں، اب تو ہمارے گناہ معاف کر دے، اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچالے''۔﴿۱۶﴾

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

''(نیک لوگ وہ ہیں جو) صبر کرنے والے، اور سچ بولنے والے، اور (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا) حکم ماننے والے، اور (اللہ کے راستے میں) خرچ کرنے والے، اور (رات کے آخری حصے میں) استغفار کرنے والے ہیں (اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں)''۔﴿۱۷﴾

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

النصف

''اللہ نے (خود) اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور فرشتے اور (قرآن وسنت کا) علم رکھنے والے بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور وہی اللہ عدل (وانصاف) کو قائم رکھنے والا ہے، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہ بڑا زبردست ہے (عزت والا ہے)، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۱۸﴾

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

''بیشک سچا ''دین'' تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) نے ان کے پاس علم آجانے کے بعد (حسد

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝19

اور جلن اور ضد کی وجہ سے اس دین اسلام سے) اختلاف کیا ہے (اسلام قبول نہیں کیا ہے)، اور جو شخص اللہ کی آیتوں کو نہ مانے، تو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے (اور سزا دینے والا ہے)''۔ ۝19

فَاِنْ حَاۗجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝20

''(اے نبی ﷺ!) اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں، تو کہہ دیجیے کہ میں اور میرے ماننے والے تو اللہ کے سامنے اپنا سر جھکا چکے ہیں (اسلام لا چکے ہیں)، اور اہل کتاب (یہود و نصاری) اور (عرب کے) اَن پڑھ لوگوں سے کہہ دیجیے کہ کیا تم اسلام لاتے ہو؟ پھر اگر وہ اسلام لے آئیں تو بیشک سیدھے راستے پر آ جائیں، اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ کی ذمہ داری صرف (پیغام) پہنچا دینا ہے، اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے''۔ ۝20

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝21

''بیشک جو لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں، اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور عدل و انصاف کا حکم دینے والوں کو بھی قتل کرتے ہیں، تو آپ (ﷺ) انھیں دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کی ''خوش خبری'' سنا دیجیے''۔ ۝21

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝22

''(حق کا انکار کرنے والے) یہی وہ لوگ ہیں، جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو چکے ہیں، اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہے''۔ ۝22

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَھُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْھُمْ وَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝23

''کیا آپ (ﷺ) نے ان کی طرف نہیں دیکھا؟ جنھیں اللہ کی کتاب (تورات) کے علم سے کچھ حصہ ملا ہے، انھیں اللہ کی کتاب (تورات) کی طرف بلایا جاتا ہے (انھیں اللہ کی کتاب قرآن کی طرف بلایا جاتا ہے) کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو ان کا ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور وہ لوگ (کتاب کے فیصلہ سے) منہ موڑتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں''۔ ۝23۔ (تورات میں بھی زنا کرنے والوں کے لیے ''رجم'' پتھر مار مار کر ہلاک کرنا لکھا تھا مگر ''یہودی علماء'' نے جھٹلا دیا اور کہا ''منہ کالا'' کرنا لکھا ہوا ہے، جب تورات میں دیکھا گیا تو زنا کرنے والے کے لیے ''منہ کالا'' کرنا نہیں بلکہ ''رجم'' لکھا ہوا تھا)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ

''یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ (یہودی) کہتے ہیں کہ چند دن کے علاوہ ہمیں

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی (ہمیں تو چند دن ہی جہنم کی آگ جلائے گی)، اور ان کی گڑھی ہوئی باتوں نے انھیں ان کے دین کے بارے میں ''دھوکے'' میں ڈال رکھا ہے''۔﴿۲۴﴾

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

''اس وقت ان لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ جب ہم انھیں ایک ایسے دن (قیامت) میں جمع کریں گے، جس دن (کے آنے) میں ذرہ برابر شک نہیں ہے، اور ہر ایک کو اس کے کاموں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔﴿۲۵﴾

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: اے اللہ! ساری بادشاہی کے مالک!، تو جسے چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے، (ملک دے دیتا ہے) اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے، (ملک چھین لیتا ہے)، اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے (بے عزت کر دیتا ہے)، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۲۶﴾

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

''(اے اللہ!) تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، تو ہی زندہ کو مردہ سے (مرغی کو انڈے سے۔ انسان کو نطفہ سے۔ مومن کو کافر سے) نکالتا ہے، اور مردہ کو زندہ سے (انڈے کو مرغی سے۔ نطفہ کو انسان سے۔ کافر کو مومن سے) نکالتا ہے، اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے''۔﴿۲۷﴾۔ (خزانے دینے والا ''گنج بخش'' اللہ ہے)۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾

''ایمان والوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ''دلی دوست'' (جگری دوست) بنائیں، (مگر کافروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں)، اور جو کوئی ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہے (کوئی لینا دینا نہیں ہے)، ہاں کافروں کے ''ظلم'' سے بچنے کے لیے وقتی طور پر زبان سے دوستی کا اظہار کرے (تو کوئی بات نہیں ہے)، اور اللہ تمھیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے، (اپنے عذاب سے بچا رہا ہے) اور اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۲۸﴾۔ (تعلقات کی ''تین'' قسمیں ہیں: (۱) ''مُوَالَاۃ'': جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں،

سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔ (۲) ''مُدَارَاۃ'': خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کر سکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ (۳) ''مُوَاسَاۃ'': کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: تم چاہے اپنے سینوں (دلوں) کی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ انھیں جانتا ہے، اور جو کچھ بھی آسمان وزمین میں ہے انھیں بھی جانتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے (اللہ ہر چیز پر پوری طاقت وقدرت رکھتا ہے)''۔﴿۲۹﴾

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۛۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۛۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع

''(اس دن کو یاد کرو!) جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی ''نیکیوں''، اور اپنی کی ہوئی ''برائیوں'' کو اپنے سامنے پائے گا، تو وہ تمنا کرے گا، کہ کاش! اس کے اور اس کی ''برائیوں'' کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے (اپنے عذاب سے بچا رہا ہے)، اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے''۔﴿۳۰﴾

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر تم سچ میں اللہ سے محبت کرتے ہو، تو میری پیروی کرو (میری بات مانو، میری اتباع کرو)، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے''۔﴿۳۱﴾

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرو (بات مانو)، اگر وہ منہ موڑ لیں (اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانیں) تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا (اللہ انکار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)''۔﴿۳۲﴾

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾

''بیشک اللہ نے آدم (علیہ السلام)، اور نوح (علیہ السلام)، اور ابراہیم (علیہ السلام) کے خاندان اور عمران کے خاندان (مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام) کو تمام دنیا والوں پر (فضیلت دے کر) چن لیا ہے''۔﴿۳۳﴾

ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۚ﴿۳۴﴾

''جو ایک دوسرے کی نسل سے ہیں، (جو نیکی میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں)، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۳۴﴾۔ (تمام انبیاء آدم علیہ السلام پھر نوح علیہ السلام اور پھر ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آل عمران سے مراد: مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام ہیں، عیسیٰ علیہ السلام بھی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہیں، وہ انسان ہیں، اللہ یا اللہ کے بیٹے نہیں ہیں)۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾

''(یاد کرو) جب عمران کی بیوی (مریم علیہا السلام کی ماں) نے کہا تھا کہ اے میرے رب! بیشک میں نے ''نذر'' (منت) مانی ہے کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ تیرے لیے آزاد ہے (تیری عبادت اور بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف ہے)، تو میری (اس منت کو) قبول فرما لے، بیشک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۳۵﴾

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾

''پھر جب اس نے بچی (مریم علیہا السلام) کو جنم دیا، تو (افسوس کرتے ہوئے) کہنے لگیں: اے میرے رب! بیشک میں نے تو لڑکی کو جنم دیا ہے، جب کہ اللہ خوب جانتا تھا کہ ان کے یہاں کیا پیدا ہوا ہے اور (منت پوری کرنے کے لیے لڑکا مناسب تھا کیونکہ) لڑکا لڑکی جیسا نہیں ہوتا، اور (مریم علیہا السلام کی ماں) نے کہا: میں نے اس کا نام ''مریم'' رکھا ہے، اور میں اسے اور اس کی اولاد کو مردود (دھتکارے ہوئے) شیطان کے شر سے (تکلیف سے) تیری پناہ میں دیتی ہوں''۔﴿۳۶﴾

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

''تو اس کے رب نے اس (مریم علیہا السلام) کو اچھے طریقے سے قبول کر لیا، اور اس کی اچھی طرح پرورش کی، اور زکریا (علیہ السلام، جو مریم علیہا السلام کے خالو تھے) مریم کے کفیل (سرپرست، ذمہ دار) بنے، جب بھی زکریا (علیہ السلام) ان کے پاس ''محراب'' (یعنی عبادت کرنے کی جگہ) میں جاتے، تو ان کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے (بے موسم کا پھل پاتے)، تو پوچھتے: اے مریم! تمہارے پاس یہ سب چیزیں کہاں سے آئیں؟ وہ کہتیں: یہ اللہ کے پاس سے ہے! بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے''۔﴿۳۷﴾

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ

''اسی جگہ اسی وقت زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا مانگی، کہا:

لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

میرے رب! مجھے تو اپنے پاس سے اچھی اولاد عطا فرما، بیشک تو ہی دعا کو سننے والا (اور قبول کرنے والا) ہے''۔﴿۳۸﴾

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

''(زکریا علیہ السلام) اپنے ''محراب'' (عبادت کرنے کی جگہ) میں نماز پڑھنے میں مشغول تھے تو فرشتوں نے آواز دی اور کہا: اللہ آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہے، جس کا نام یحییٰ (علیہ السلام) ہوگا، جو اللہ کے کلمہ عیسیٰ (علیہ السلام) کی ''تصدیق'' کرنے والے ہوں گے (سچا ماننے والے ہوں گے)، اور (علم وعبادت میں) لوگوں کے سردار ہوں گے، گناہوں سے محفوظ رہیں گے، اور نبی ہوں گے، اور نیک لوگوں میں سے ہوں گے''۔﴿۳۹﴾

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

''زکریا (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! مجھے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں بالکل بوڑھا ہو چکا ہوں، اور میری بیوی بھی بانجھ ہے؟ اللہ نے کہا: اسی طرح (ہوگا)! اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے''۔﴿۴۰﴾

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع ۱۴

''(زکریا علیہ السلام نے) کہا: میرے رب! مجھے کوئی نشانی بتا دے، اللہ نے کہا: تمہاری نشانی یہ ہوگی کہ تم تین دن تک لوگوں سے صرف اشارے سے بات کر سکو گے، اور اپنے رب کو خوب یاد کرتے رہو، اور صبح وشام (اسی اللہ کی) تسبیح بیان کرتے رہو''۔﴿۴۱﴾

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾

''اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا تھا: اے مریم! بیشک اللہ نے تمھیں چن لیا ہے، اور تمھیں پاک کر دیا ہے، اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تمھیں چن کر فضیلت دی ہے''۔﴿۴۲﴾

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

''اے مریم! تم اپنے رب کی عبادت میں لگی رہو، اور سجدہ کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''۔﴿۴۳﴾۔(اس آیت میں اہل قرآن کے لیے نصیحت ہے کہ پہلے سجدہ کریں گے یا رکوع؟ حدیث کے حساب سے پہلے رکوع پھر سجدہ کریں گے)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَيُّھُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) یہ سب غیب کی خبریں ہیں، جو ہم وحی کے ذریعے آپ کو بتلا رہے ہیں، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے پاس اس وقت موجود نہیں تھے جب وہ اپنے قلم (نام نکالنے کے لیے بطور قرعہ ''نہر اردن'' میں) ڈال رہے تھے، کہ مریم (علیہا السلام) کی کفالت کون کرے گا؟ (دیکھ بھال کون کرے گا؟)، اور جب وہ آپس میں

جھگڑ رہے تھے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس وقت بھی ان کے پاس موجود نہیں تھے"۔﴿۴۴﴾۔ (یہ آیت دلیل ہے کہ اللہ "عالم الغیب" ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "عالم الغیب" نہیں ہیں، صرف وہی باتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں جن کی خبر اللہ نے دی ہے۔ "نہر اردن" میں زکریا علیہ السلام کا قلم اوپر اٹھ گیا اور دوسرے سب لوگوں کا نیچے رہ گیا، اس طرح زکریا علیہ السلام اپنے گھر مریم علیہا السلام کو لے گئے اور خالہ کی گود میں ان کی پرورش ہوئی)۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

"(یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم علیہا السلام سے) کہا تھا: اے مریم! اللہ تمھیں اپنی طرف سے ایک "کلمہ" کی خوشخبری دیتا ہے، جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) ہے، جو دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والے ہوں گے، اور میرے خاص بندوں میں سے ہوں گے"۔﴿۴۵﴾

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

"اور (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) ماں کی گود میں لوگوں سے بات کریں گے، اور بڑی عمر میں بھی (بات کریں گے)، اور میرے نیک بندوں میں سے ہوں گے"۔﴿۴۶﴾

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۗ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۗ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

"مریم (علیہا السلام) نے کہا: میرے رب! مجھے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں ہے (میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے، اور نہ ہی میں بدکار عورت ہوں)! اللہ نے کہا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب کسی چیز کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف کہتا ہے "ہو جا" تو وہ چیز ہو جاتی ہے"۔﴿۴۷﴾

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾

"اور اللہ (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کو "کتاب وحکمت" اور "تورات وانجیل" کی تعلیم دے گا"۔﴿۴۸﴾

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

"اور (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کو بنی اسرائیل کے پاس اپنا رسول بنا کر بھیجے گا، (جو لوگوں سے کہیں گے کہ) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لیکر آیا ہوں، (اور وہ نشانی یہ ہے کہ) میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل بناؤں گا، پھر اس میں پھونک ماروں گا، تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ ہو جائے گا، اور میں اللہ کے حکم سے "پیدائشی اندھے" (نابینا) کو اور "کوڑھی" کو ٹھیک (اور اچھا) کر دوں گا، اور مردوں کو زندہ کر دوں گا، اور جو کچھ تم لوگ کھاتے ہو، اور جو کچھ اپنے

لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾

گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو، ان سب کی تمھیں خبر دوں گا، اگر تم ایمان والے ہو تو اس میں تمہارے لیے ایک نشانی ہے‘‘۔ ﴿۴۹﴾

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾

’’(عیسیٰ علیہ السلام نے کہا) اور مجھ سے پہلے جو تورات (اتری ہے) اس کو میں سچا مانتا ہوں، اور (میں اس لیے بھی بھیجا گیا ہوں) تاکہ میں تمہارے لیے بعض ان چیزوں کو حلال کر دوں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں، اور میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں، اس لیے تم اللہ سے ڈرو، اور میری اطاعت کرو (میری بات مانو)‘‘۔ ﴿۵۰﴾

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾

’’بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے (پالنے والا ہے)، اس لیے اسی اللہ کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے‘‘۔ ﴿۵۱﴾

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾

’’جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان لوگوں کی طرف سے ’’نافرمانی‘‘ کو بھانپ لیا (پتہ چلا لیا)، تو انھوں نے (اپنے ماننے والے حواریوں سے) کہا: کون ہے جو اللہ کے لیے میری مدد کرے گا؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لا چکے ہیں، اور آپ گواہ رہیں کہ ہم تو مسلمان ہیں (ایک اللہ کی بات ماننے والے ہیں)‘‘۔ ﴿۵۲﴾

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾

’’(حواریوں نے کہا) اے ہمارے رب! تو نے جو کچھ اتارا ہے، ہم اس پر ایمان لا چکے ہیں، اور ہم نے رسول (عیسیٰ علیہ السلام) کی پیروی کی ہے (ان کے ماننے والے ہو گئے ہیں)، اس لیے تو ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ لے‘‘۔ ﴿۵۳﴾

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ ع

’’اور ان لوگوں نے تدبیر کی (چال چلی، سازش کی)، اور اللہ نے بھی تدبیر کی (چال چلی)، اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے‘‘ (اور ان اہل کتاب نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لیے ایک چال چلی، اور اللہ نے بھی عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کے لیے ایک چال چلی، اور اللہ سب سے بہترین چال چلنے والا ہے)۔ ﴿۵۴﴾

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِلَيَّ

’’(یاد کرو) جب اللہ نے کہا: اے عیسیٰ! دنیا میں تمہارے رہنے کی مدت پوری کر کے میں تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا، اور تمھیں کافروں (کی تکلیف) سے پاک کر دوں گا، اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے (تمہاری بات مانیں گے) ان لوگوں کو کافروں پر قیامت تک غالب

مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾

رکھوں گا، (ان کو کافروں سے اونچا ہی رکھوں گا)، پھر تم سب کو میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے، (اس وقت) میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا، جن میں تم لوگ آپس میں اختلاف کرتے تھے''۔﴿٥٥﴾۔ (اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا ہے اور قیامت کے قریب آسمان سے دنیا میں دوبارہ آئیں گے، دجال اور سور کو قتل کریں گے، اور صلیب کو توڑیں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں گے۔ اور قیامت تک غالب رکھوں گا: سے مراد ہے کہ بنی اسرائیل کی وہ جماعت جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھی کافروں کے مقابلے میں اللہ نے مدد کا اعلان کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے دنیا میں آجانے کے بعد یہ لوگ مسلمان ہوگئے، اور قیامت تک اسلام غالب رہے گا)۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

''پھر کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کو تو میں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا، اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا''۔﴿٥٦﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾

''اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور نیک عمل کرتے رہے ہیں، اللہ ان کو ان کا پورا پورا بدلہ دے گا، اور اللہ ظلم کرنے والوں سے (ہرگز) محبت نہیں کرتا (اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)''۔﴿٥٧﴾

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ آیتیں ہیں (یہ نشانیاں ہیں) اور یہ حکمت سے بھری ہوئی نصیحتیں ہیں، جنھیں ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پڑھ کر سنا رہے ہیں''۔﴿٥٨﴾

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾

''بیشک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال اللہ کے نزدیک آدم (علیہ السلام) جیسی ہے، اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر ان سے کہا ''ہوجا'' اور وہ ''ہوگئے''۔﴿٥٩﴾۔ (اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے، اور آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے اور ''حوا علیہا السلام'' کو صرف مرد سے پیدا کیا ہے)۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾

''یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے حق بات ہے (سچ بات ہے)، اس لیے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوجائیں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شک نہ کیجیے)''۔﴿٦٠﴾

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس (عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں) صحیح علم آجانے کے بعد بھی جو لوگ آپ سے جھگڑا کریں (بحث کریں)، تو کہہ

وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝۶۱

دیجیے: آؤ! ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں، اور تم بھی اپنے بیٹوں کو بلاؤ، اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم بھی اپنی عورتوں کو بلاؤ، اور ہم اپنے لوگوں کو بلائیں اور تم بھی اپنے لوگوں کو بلاؤ، (اور ہم سب خود بھی آئیں)، پھر ہم ''مباہلہ'' کریں (ہم سب مل کر اللہ کے سامنے گڑگڑائیں، ایک دوسرے کے لیے بددعا کریں)، اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت (اور پھٹکار) بھیجیں''۔ ۝۶۱۔ (یہ ''آیت مباہلہ'' ہے۔ ''مباہلہ'' کا معنی ہے: دو فریق کا ایک دوسرے پر لعنت بھیجنا، بددعا کرنا۔ صلح حدیبیہ کے بعد ۹ر ہجری میں ''نجران'' سے عیسائیوں کا ایک ''وفد'' نبی ﷺ کے پاس آیا، ان لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ''مناظرہ'' کیا، وہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے تھے، اور نبی ﷺ نے دلیلوں کے ذریعہ ثابت کیا ہے عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، مگر وہ عیسائی لوگ ''مباہلہ'' کے لیے تیار نہیں ہوئے)۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶۲

''بیشک یہی سچا بیان ہے، اور اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور بیشک اللہ ہی بڑا زبردست (بڑی عزت والا)، بڑی حکمت والا ہے''۔ ۝۶۲

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝۶۳ ع

''پھر بھی اگر یہ لوگ منہ موڑ لیں (قبول نہ کریں)، تو بیشک اللہ فساد کرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ۝۶۳

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۶۴

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! (یہود و نصاریٰ) آؤ ایک ''کلمہ'' پر (ایک بات پر) جمع ہو جائیں، جس میں ہم اور تم برابر ہیں، (اور وہ یہ ہے) کہ ہم اللہ کو چھوڑ کر کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب (معبود) نہ بنائیں، پھر بھی اگر وہ لوگ منہ موڑ لیں (بات نہ مانیں) تو (ان سے) کہہ دو: ''گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں (ایک اللہ ہی کی ماننے والے ہیں)''۔ ۝۶۴

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۵

''اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)! تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ (کیوں بحث کرتے ہو؟) جب کہ تورات اور انجیل تو ان کے بہت بعد میں اتری ہیں، کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟''۔ ۝۶۵

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦٦	''(اے اہل کتاب!) تم نے جھگڑا کرلیا (تم نے بحث کرلی)، جس کے بارے میں تمھیں کچھ جانکاری تھی، مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو؟ (کیوں بحث کرتے ہو؟) جس کے بارے میں تم کچھ بھی نہیں جانتے، اور اللہ جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے''۔ ۝٦٦
مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٦٧	''ابراہیم (علیہ السلام) نہ تو یہودی تھے، نہ عیسائی تھے، بلکہ وہ تو سب سے کٹ کر ایک اللہ کے ہوگئے تھے، پکے مسلمان تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے''۔ ۝٦٧۔ (ابراہیم علیہ السلام کے ہزاروں سال کے بعد تورات اور انجیل نازل ہوئیں، تو ابراہیم علیہ السلام کیسے یہودی اور عیسائی ہوسکتے ہیں؟)۔
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٨	''بیشک لوگوں میں سب سے زیادہ ابراہیم (علیہ السلام) کے قریب وہ لوگ ہیں، جنھوں نے ان کی پیروی کی (ان کی بات مانی)، اور یہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان پر ایمان والے ہیں (جو ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب ہیں)، اور اللہ مومنوں کا ولی ہے (دوست ہے)''۔ ۝٦٨
وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٦٩	''(مومنو!) اہل کتاب کا ایک گروہ تمھیں گمراہ کرنا چاہتا ہے، بلکہ سچی بات تو یہ ہے وہ لوگ اپنے آپ ہی کو گمراہ کررہے ہیں، مگر انھیں اس کا احساس بھی نہیں ہے''۔ ۝٦٩
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝٧٠	''اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو، جب کہ تم خود (ان آیتوں کی سچائی کی) گواہی دیتے ہو؟''۔ ۝٧٠
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٧١ ع ۸ ۱۵	''اے اہل کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ (سچ کو جھوٹ کے ساتھ) کیوں ملاتے ہو؟ اور جان بوجھ کر حق کو (سچ کو) کیوں چھپاتے ہو؟''۔ ۝٧١۔ (یہ آیت دلیل ہے کہ حق کو چھپانا اور غلط معنیٰ بتانا کتنا برا گناہ ہے)۔
وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٧٢	''اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے (آپس میں دوسرے گروہ سے) کہا کہ جو (قرآن) ایمان والوں پر اتارا گیا ہے اس پر دن کے شروع میں (صبح میں) تو ایمان لے آؤ، اور دن کے آخری حصے میں (شام میں) اس کا انکار کردو، شاید اسی طرح مسلمان (بھی اپنے دین سے) پھر جائیں (اسلام کو چھوڑ دیں)''۔ ۝٧٢
وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ	''اور (اہل کتاب آپس میں یہ بھی کہتے ہیں) تم لوگ صرف اسی پر بھروسہ کرو جو تمہارے دین پر چلتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے:

مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚۙ﴿۷۳﴾

بے شک ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے، (اور یہ ہرگز نہ مانو) کہ کسی کو ویسا ہی دین دیا جائے جیسا تمھیں دیا گیا ہے، ورنہ وہ (مسلمان) تمہارے رب کے سامنے تم سے جھگڑا کریں گے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: بیشک فضل (وکرم) تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، وہ جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے، اور اللہ بڑی کشادگی والا (خوب دینے والا)، سب کچھ جاننے والا ہے"۔﴿۷۳﴾۔(یہودی آپس میں کہتے تھے کہ خبردار! اپنے دین پر جمے رہنا، دوسرے مذہب کی پیروی نہ کرنا، تم مسلمانوں کو "تورات" کی بات نہ بتاؤ کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانیاں موجود ہیں، ورنہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے یہ کہہ دیں گے کہ یہ اہل کتاب خود بھی اقرار کر چکے ہیں)۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

"(اللہ) جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔﴿۷۴﴾

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

"اور اہل کتاب میں سے کچھ لوگ اتنے (امانتدار) ہیں، کہ اگر آپ ان کے پاس خزانے کا ڈھیر امانت رکھ دیں، تو وہ اسے بھی آپ کو واپس کر دیں گے، اور ان ہی میں سے کچھ ایسے (خیانت کرنے والے) بھی ہیں، کہ اگر آپ ان کے پاس ایک دینار امانت رکھیں، تو وہ آپ کو واپس نہیں دیں گے، مگر یہ کہ آپ ان کے سر پر ہی سوار رہیں (تو ہوسکتا ہے کہ دے دیں)، یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں: ان "اَن پڑھوں" (غیر یہودی عربوں) کے ساتھ خیانت کرنے سے ہمارے اوپر کوئی گناہ نہیں، (غیر یہودی عربوں کے ساتھ خیانت کرنے سے ہماری پکڑ نہیں ہوگی)، اور وہ اللہ کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں"۔﴿۷۵﴾۔ ("سود" یہودیوں پر بھی حرام کیا گیا تھا، لیکن ان کے "علماء" نے حیلے بہانے کر کے غیر یہودی سے سود وصول کرنا جائز سمجھتے تھے، غیر یہودی کا مال ہڑپ لینا جائز سمجھتے تھے)۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾

"کیوں نہیں (ضرور گناہ ہوگا، ضرور پکڑ ہوگی)، جو اپنا وعدہ پورا کرے گا، اور اللہ سے ڈرے گا (گناہ سے بچے گا)، تو اللہ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے (نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے)"۔﴿۷۶﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

''بیشک جولوگ اللہ سے کیے ہوئے وعدے، اور اپنی قسموں کے بدلے میں کوئی معمولی قیمت (تھوڑی سی قیمت) قبول کر لیتے ہیں، آخرت میں ان کو کوئی حصہ نہیں ملے گا، اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا، اور اللہ قیامت کے دن ان کی طرف (محبت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا، اور انھیں پاک نہیں کرے گا، اور ان لوگوں کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔﴿۷۷﴾

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

''اور ان (اہل کتاب) میں سے بیشک ایسے لوگ بھی ہیں، جو کتاب (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر (زبان کو گھما گھما کر) پڑھتے ہیں، تاکہ تم لوگ اسے کتاب کا حصہ سمجھو، جب کہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے، اور وہ کہتے ہیں: یہ عبارت اللہ کی طرف سے (اتاری گئی) ہے، جب کہ وہ عبارت اللہ کی طرف سے نہیں ہے، اور (اس طرح) وہ جان بوجھ کر اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں''۔﴿۷۸﴾

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ۙ

''یہ ناممکن ہے کہ اللہ کسی ''بشر'' (انسان) کو کتاب وحکمت اور نبوت دے، پھر وہ لوگوں سے کہے: کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، بلکہ (وہ یہ کہے گا کہ) تم لوگ اللہ والے بن جاؤ، اس وجہ سے کہ تم لوگ دوسروں کو اللہ کی کتاب سکھاتے تھے، اور خود بھی اس کتاب کو پڑھتے تھے''۔﴿۷۹﴾۔(تمام انبیاء علیہم السلام ''انسان'' ہیں، عیسیٰ علیہ السلام بھی انسان ہیں، تو وہ ''اللہ'' کیسے ہو سکتے ہیں؟ معبود کیسے ہو سکتے ہیں؟)۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ؑ

ع ۸ ۱۶

''اور یہ بھی ناممکن ہے کہ وہ (رسول) تمھیں ''فرشتوں''، اور ''نبیوں'' کو رب بنا لینے کا حکم دے، کیا وہ (رسول) تمہارے مسلمان ہونے کے بعد تمھیں کفر کا حکم دے گا؟ (کیا وہ رسول اسلام چھوڑنے کا حکم دے گا؟)''۔﴿۸۰﴾ؑ۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ

''اور (یاد کرو) جب اللہ نے نبیوں سے عہد (وپیمان) لیا تھا کہ میں تمھیں جو کتاب وحکمت دوں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے، جو تمہاری چیزوں کو سچا مانے، تو تم اس پر ضرور ایمان لے آؤ گے، اور اس رسول کی ضرور مدد کرو گے، اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ کیا تم لوگوں نے اس بات کا اقرار کر لیا (ان باتوں کو مان لیا)، اور میری طرف

قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

سے دی ہوئی یہ ذمہ داری تم قبول کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم نے اقرار کرلیا (ہم نے مان لیا)، اللہ نے کہا: پھر تم لوگ (اس عہد و پیمان پر) گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں"۔﴿۸۱﴾

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

"اس کے بعد جو لوگ (ہدایت سے) منہ موڑلیں، تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں (نافرمان ہیں)"۔﴿۸۲﴾

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

"تو کیا وہ لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہتے ہیں؟ جب کہ آسمانوں و زمین میں جو کچھ بھی ہے سب نے خوشی خوشی اور کچھ نے ناخوشی سے (اور نہ چاہ کر بھی) اسی اللہ کے لیے گردن جھکا رکھا ہے، اور سب اسی اللہ کی طرف لوٹ کر جائیں گے"۔﴿۸۳﴾

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾

"(آپ ﷺ!) کہہ دیجیے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں، اور اس (قرآن) پر (بھی ایمان لائے) جو ہم پر اتارا گیا ہے، اور اس پر بھی ایمان لائے ہیں جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب (علیہم السلام) اور یعقوب کی اولاد پر اتارا گیا ہے، اور اس پر بھی ایمان لائے ہیں جو موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو دیا گیا، اور اس پر بھی ایمان لائے ہیں جو دوسرے (تمام) نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہے، ہم ان (رسولوں) میں سے کسی ایک کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے، اور ہم تو مسلمان ہیں (ایک اللہ کی بات ماننے والے ہیں)"۔﴿۸۴﴾

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

"اور جو "اسلام" کے علاوہ دوسرا دین چاہے گا (جو اسلام کے علاوہ دوسرے دین پر چلے گا اور اسی پر مرے گا)، تو اس سے وہ دین (وہ مذہب) ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا (جہنم میں جائے گا)"۔﴿۸۵﴾

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

"اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گئے؟ (دین اسلام کو چھوڑ دیا)، جب کہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ یہ رسول (ﷺ) سچے ہیں، اور ان کے پاس کھلی نشانیاں بھی آچکی ہیں، اللہ ایسے ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا (سیدھا راستہ نہیں دکھاتا)"۔﴿۸۶﴾

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ

"ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے (اللہ کی رحمت سے

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

دوری اور پھٹکار ہے)، اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت (اور پھٹکار) ہے"۔﴿۸۷﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

"(حق کا انکار کرنے والے) لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا، اور نہ انھیں "چھوٹ" دی جائے گی"۔﴿۸۸﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾

"مگر جن لوگوں نے اس کے بعد سچی توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لی ہے (پکے مسلمان ہو گئے)، تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم والا ہے"۔﴿۸۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

"بیشک جو لوگ ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گئے، پھر وہ کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے (یعنی مرتد ہونے کے بعد توبہ کی توفیق سے محروم رہے، اور کفر ہی پر انتقال ہوا تو) ان کی (موت کے وقت کی) توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی، اور ایسے لوگ ہی "پکے" گمراہ ہیں"۔﴿۹۰﴾۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع

"بیشک جن لوگوں نے کفر کیا (اسلام قبول نہیں کیا)، اور کفر کی حالت ہی میں مر گئے، تو ان کی طرف سے زمین بھر کر سونا بھی "فدیہ" میں (بدلہ میں) قبول نہیں کیا جائے گا (جان چھڑانے کے بدلے میں دیا ہوا کوئی بھی مال قبول نہیں کیا جائے گا)، ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہوگا، اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا"۔﴿۹۱﴾۔

(چوتھا پارہ)

(چوتھے پارے میں (14) رکوع ہیں۔اور (132) آیتیں ہیں)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

”تم لوگ ہرگز ”بھلائی“ نہیں پاسکتے (تم لوگ ہرگز ”جنت“ میں نہیں جاسکتے)، جب تک (اللہ کے لیے) وہ مال خرچ نہ کرو، جو تمھیں محبوب ہے (پسند ہے)، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اللہ اسے خوب جانتا ہے“۔﴿۹۲﴾

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾

”بنی اسرائیل (یہود) کے لیے تمام کھانے حلال تھے، صرف وہی کھانے حلال نہیں تھے جسے اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے تورات نازل ہونے سے پہلے اپنے اوپر خود ہی حرام کرلیا تھا، (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان یہودیوں سے) کہہ دیجیے: اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ، اور اسے پڑھو“۔﴿۹۳﴾

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ (وقف جبریل)

”پھر اس کے بعد (حلال وحرام کی باتیں کھل کر سامنے آجانے پر یہودیوں کا یہ کہنا کہ اللہ نے ”بنی اسرائیل“ کے لیے اونٹ کا گوشت اور دودھ حرام کیا ہے، تو یہ اللہ پر جھوٹ بولنا ہے اور) جو لوگ اللہ پر جھوٹ بولیں گے، تو یہ لوگ ہی ظالم ہیں (انکار کرنے والے ہیں)“۔﴿۹۴﴾۔ (اسرائیل یعنی یعقوب علیہ السلام نے خود اونٹ کا گوشت اور دودھ چھوڑ دیا تھا)۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾

”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اللہ نے سچ کہا ہے، اس لیے تم لوگ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کرو جو خالص پکے توحید والے تھے، اور مشرکوں میں سے نہیں تھے“۔﴿۹۵﴾

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ۚ

”بیشک اللہ کا سب سے پہلا گھر، جو لوگوں کی عبادت کے لیے بنایا گیا ہے، وہ ہے جو ”مکہ“ میں ہے، اور (اللہ کا گھر خانہ کعبہ) دنیاوالوں کے لیے برکت والا، اور ہدایت (کا مرکز) ہے“۔﴿۹۶﴾۔ (”بَکَّۃ“ کو ”مکہ“ کہتے ہیں)۔

فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾

”اس میں کئی کھلی نشانیاں ہیں، ”مقامِ ابراہیم“ ہے، اور جو اس (گھر بیت اللہ) میں داخل ہوجاتا ہے امن (شانتی) میں آجاتا ہے، اور ان لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج فرض ہے، جو (سفر، اور ہر طرح کے مکمل خرچ کو برداشت کرکے آسانی سے حج کرنے کی) طاقت رکھتے ہوں، (اور جو حج

کی طاقت رکھنے کے باوجود انکار کردے حج نہ کرے) تو اللہ ساری دنیا سے بے نیاز ہے (اللہ کو ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے)''۔﴿۹۷﴾

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ‌ۖ وَاللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۸﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)! تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو؟ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو، اللہ اس پر گواہ ہے''۔﴿۹۸﴾

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّاَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ ‌ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۹﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)! تم اللہ کے راستہ سے ان لوگوں کو کیوں روکتے ہو جو ایمان لے آئے ہیں؟ تم دین میں عیب نکالتے ہو (کہ یہ نبی ﷺ کا لایا ہوا دین صحیح نہیں ہے) جب کہ تم خود اس دین کے برحق ہونے کے گواہ ہو، اور اللہ تمہارے کاموں (کرتوتوں) سے غافل نہیں ہے (بے خبر اور انجان نہیں ہے)''۔﴿۹۹﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوۡا فَرِيۡقًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ يَرُدُّوۡكُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ كٰفِرِيۡنَ ﴿۱۰۰﴾

''اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے ایک گروہ کی بات مان لوگے، تو وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تم کو دوبارہ کافر بنا دیں گے''۔﴿۱۰۰﴾۔ (یہودیوں کے ''مکروفریب'' سے بچ کر رہو)۔

وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيۡكُمۡ رَسُوۡلُهٗ ‌ؕ وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع

''اور (اے ایمان والو!) تم کفر کو کیسے قبول کرلوگے؟ (تم دین اسلام کا انکار کیسے کرسکتے ہو؟) جب کہ اللہ کی آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی ہیں، اور رسول اللہ (ﷺ) تمہارے درمیان موجود ہیں اور جو کوئی اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے، وہ (اسلام) کا سیدھا راستہ پالیتا ہے''۔﴿۱۰۱﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ویسے ہی ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اسلام ہی پر آئے (دیکھو! مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا)''۔﴿۱۰۲﴾۔ (اللہ سے ڈرنے کا حق یہ ہے کہ: اللہ کی اطاعت کرو اس کی نافرمانی نہ کرو، اللہ کو یاد رکھو اسے نہ بھولو، اللہ کا شکر ادا کرو اس کی ناشکری نہ کرو)۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ‌ۖ وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَكُنۡتُمۡ

''اور (اے مسلمانو!) تم سب مل کر اللہ کی رسّی (دین اسلام، قرآن وحدیث) کو مضبوطی سے تھام لو، اور آپس میں اختلاف نہ کرو (پھوٹ نہ ڈالو)، اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو، کہ تم لوگ آپس میں (ایک دوسرے کے) دشمن تھے، تو اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا، اور اس کی

عَلٰى شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾	مہربانی سے تم لوگ آپس میں ''بھائی بھائی'' بن گئے، اور تم لوگ آگ (جہنم) کی کھائی کے کنارے پہنچ چکے تھے، تو اللہ نے تمھیں اس میں گرنے سے بچا لیا، اللہ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تا کہ تم سیدھا راستہ حاصل کر لو''۔﴿۱۰۳﴾
وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾	''اور تمہارے درمیان ایک جماعت ایسی ہونی ہی چاہئے، جو (لوگوں کو) ''بھلائی'' کی طرف بلائے، اور ''نیکی'' کا حکم دے، اور ''برائی'' سے روکے، اور ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں''۔﴿۱۰۴﴾
وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۵﴾	''اور (اے مسلمانو!) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا (یہود و نصاری کی طرح نہ ہو جانا)، جو فرقوں (گروہوں اور جماعتوں) میں بٹ گئے، اور ان کے پاس نشانیاں آ جانے کے بعد انھوں نے آپس میں اختلاف کیا، ایسے ہی لوگوں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے''۔﴿۱۰۵﴾
يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ ۟ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾	''جس (قیامت کے) دن کچھ چہرے روشن (اور چمک رہے) ہوں گے، اور کچھ چہرے کالے ہوں گے، جن کے چہرے کالے ہوں گے، (ان سے کہا جائے گا کہ) تم لوگوں نے ایمان کے بعد کفر کو قبول کر لیا تھا، لو! اب اپنے کفر کا (اور حق کو نہ ماننے) کا مزہ چکھو''۔﴿۱۰۶﴾۔ (روشن چہرے والے کون ہیں؟ اس سے مراد اہل السنۃ والجماعۃ ہیں۔ کالے چہرے والے کون ہیں؟ اس سے مراد بدعتی، اور امت میں پھوٹ ڈالنے والے ہیں، اور وہ لوگ ہیں جو دین اسلام پر نہیں ہیں)۔
وَاَمَّا الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِىۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾	''اور جن کے چہرے روشن (اور چمک رہے) ہوں گے، تو وہ اللہ کی رحمت (جنت) میں ہوں گے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے''۔﴿۱۰۷﴾
تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَـقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾	''(اے نبی ﷺ!) یہ اللہ کی ''آیتیں'' ہیں (نشانیاں ہیں)، جنہیں ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سنا رہے ہیں، اور اللہ دنیا والوں میں سے کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم کا ارادہ نہیں رکھتا''۔﴿۱۰۸﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۱۰۹﴾ ع	''اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اللہ ہی کا ہے، اور سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں''۔﴿۱۰۹﴾
كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ	''(اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو (سب سے اچھے لوگ ہو)، جسے لوگوں (کی بھلائی) کے لیے پیدا کیا گیا ہے، تم ''نیکی'' کا حکم دیتے ہو،

الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

اور ''برائی'' سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب (یہود و نصاری) ایمان لے آتے، تو ان کے لیے بہت ہی اچھا ہوتا، ان میں سے کچھ تو ایمان والے ہیں، اور اکثر فاسق (نافرمان اور حق کا انکار کرنے والے) ہیں''۔﴿۱۱۰﴾

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

''یہ (اہل کتاب اور حق کا انکار کرنے والے) ہلکی سی تکلیف کے سوا تم لوگوں کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، اور اگر وہ تم سے جنگ کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے، پھر ان کو (کہیں سے بھی) مدد نہیں ملے گی''۔﴿۱۱۱﴾

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

''ان (یہودیوں) پر ہر جگہ ذلت (رسوائی) کی مار پڑی ہے، مگر یہ کہ وہ اللہ کی پناہ میں آجائیں (اسلام قبول کرلیں)، یا لوگوں کی پناہ میں آجائیں، (جیسے کوئی مسلم حکومت ان یہودیوں کو پناہ دے دے، یا مسلم حکومت میں سے کوئی مسلمان کسی یہودی کو پناہ دے دے، یا غیر مسلم حکومتیں یہودیوں کو پناہ دے دیں) اور یہ یہودی لوگ اللہ کا غضب (غصہ) لیکر لوٹے، اور محتاجی (بے بسی) ان پر ڈال دی گئی (ذلت ورسوائی بنی اسرائیل کی ''قسمت'' بنادی گئی)، اور یہ (برا انجام) اس لیے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے، اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے، اور حد سے بڑھ جاتے تھے''۔﴿۱۱۲﴾

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

''(لیکن) سارے ''اہل کتاب'' ایک جیسے نہیں ہیں، اہل کتاب میں وہ لوگ بھی ہیں جو (حق پر) قائم ہیں (جو اسلام لے آئے)، جو رات کے وقت اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں، اور (اسی اللہ کے لیے) سجدہ بھی کرتے ہیں''۔﴿۱۱۳﴾

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

''یہ (نیک) لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، اور ''نیکی'' کا حکم دیتے ہیں، اور ''برائی'' سے روکتے ہیں، اور نیکی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں، یہی نیک لوگوں میں سے ہیں''۔﴿۱۱۴﴾

وَ مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ

''اور وہ لوگ جو بھی نیکی کریں گے، اس (کے اجر و ثواب) سے ہرگز محروم

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

نہیں کیے جائیں گے، اور ڈرنے والوں کے بارے میں اللہ کو خوب اچھی طرح معلوم ہے''۔﴿۱۱۵﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

''بیشک جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، ان کی ''دولت'' اور ان کی ''اولاد'' اللہ کے سامنے کچھ بھی کام نہیں آئے گی، اور وہی لوگ جہنمی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے''۔﴿۱۱۶﴾

''یہ (کافر) لوگ دنیا کی زندگی میں جو کچھ (صدقہ وخیرات) کرتے ہیں، اس کی مثال اس تیز ہوا جیسی ہے، جس میں ''کڑاکے'' کی سردی ہو، وہ کڑاکے کی سردی (پالا) ان لوگوں کی کھیتی کو لگ جائے جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہو، اور اس (کھیتی) کو وہ سخت سردی (پالا) تباہ کر ڈالے، اور اللہ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا، بلکہ انھوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا ہے''۔﴿۱۱۷﴾

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِھِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

''اے ایمان والو! تم اپنے لوگوں (یعنی ایمان والوں) کے سوا دوسروں کو ''جگری دوست'' (دلی دوست) نہ بناؤ (مگر اچھے اخلاق سے پیش آؤ)، وہ دوسرے لوگ تمھیں برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے، وہ تو چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف ہوتی رہے، ان کی زبانوں سے ان کی دشمنی بھی ظاہر ہو چکی ہے، اور ان کے سینوں میں جو (بغض، کینہ) چھپا ہوا ہے، وہ کہیں زیادہ ہے، اگر تم عقل والے ہو تو بیشک ہم نے تمہارے سامنے نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں''۔﴿۱۱۸﴾

(تعلقات کی ''تین'' قسمیں ہیں: (۱) ''مُوَالَاۃ'': جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔ (۲) ''مُدَارَاۃ'': خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کر سکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ (۳) ''مُوَاسَاۃ'': کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَاۤءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾

’’سنو! (اے مسلمانو!) تم (یہود ونصاریٰ اور کافر) لوگوں سے محبت تو کرتے ہو، مگر وہ تم سے محبت نہیں کرتے، اور تم تو تمام (آسمانی) کتابوں پر ایمان رکھتے ہو، اور (ان کا حال یہ ہے کہ) جب وہ تم سے ملتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ ہم (قرآن پر) ایمان لے آئے، اور جب اکیلے میں ہوتے ہیں تو غصے کے مارے اپنی انگلیاں اپنے دانتوں سے کاٹتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: تم اپنے غصے ہی میں مرتے رہو، بیشک اللہ دلوں کے راز (بھید) خوب اچھی طرح جانتا ہے‘‘۔ ﴿۱۱۹﴾

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۖ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع ۱۲

’’اگر تمھیں کوئی بھلائی (کوئی خوشحالی) ملتی ہے، تو انھیں تکلیف ہوتی ہے، اور اگر تمھیں کوئی تکلیف (کوئی مصیبت) پہنچتی ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں، اور اگر تم صبر کرو گے، اور اللہ سے ڈرتے رہو گے، تو ان کا ’’مکر وفریب‘‘ تمھیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا، بیشک اللہ ان کے کرتوتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے (وہ لوگ اللہ کے گھیرے میں ہیں)‘‘۔ ﴿۱۲۰﴾

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲۱﴾

’’اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! شوال ۳رہجری جنگ اُحد کا وہ وقت یاد کریں) جب آپ ’’صبح‘‘ کے وقت اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو جنگی ٹھکانوں پر جما رہے تھے (میدان جنگ میں فوج کو ترتیب دے رہے تھے)، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے‘‘۔ ﴿۱۲۱﴾

اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

’’جب تم ہی میں سے دو گروہوں (خزرج کے بنوسلمہ، اور اوس کے بنوحارثہ) نے ’’بزدلی‘‘ دکھانے کا ارادہ کیا تھا، (ہمت ہار چکے تھے)، جب کہ اللہ ان دونوں کا ’’ولی‘‘ ہے (دوست ہے)، اور ایمان والوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے‘‘۔ ﴿۱۲۲﴾

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾

’’اور اللہ نے تو (۱۷ر رمضان ۲رہجری) جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی، جبکہ تم بہت کمزور تھے، اس لیے تم لوگ صرف اللہ ہی سے ڈرو، تاکہ تم (اللہ کی اس نعمت کا) شکر ادا کر سکو‘‘۔ ﴿۱۲۳﴾

اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ ؕ

’’(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یاد کیجیے) جب آپ مومنوں کو (جنگ بدر میں) تسلی دے رہے تھے: کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کرے؟‘‘۔ ﴿۱۲۴﴾

بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ

’’ہاں! اگر تم لوگ صبر کرو گے، اور اللہ سے ڈرو گے، اور تمہارے دشمن

فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾

جوش میں آ کر تم تک آ جائیں گے، تو تمہارا رب (جنگ بدر میں) پانچ ہزار (سفید رنگ کے لباس کی) نشانی والے فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کرے گا''۔ ﴿۱۲۵﴾

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَـكُمۡ وَلِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۙ‏ ﴿۱۲۶﴾

''اور اللہ نے فرشتوں کو صرف تمہاری خوش خبری کے لیے بھیجا تھا، اور تمہارے دلوں کے اطمینان کے لیے بھیجا تھا، ورنہ مدد (جیت) تو صرف اللہ کے پاس سے آتی ہے، جو اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۱۲۶﴾

لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾

''(اور جنگ بدر میں یہ مدد اللہ نے اس لیے کی) تاکہ کافروں کی ایک جماعت کا صفایا کر دے، یا انہیں ایسی شکست دے، کہ وہ ناکام و نامراد ہو کر واپس چلے جائیں''۔ ﴿۱۲۷﴾۔ (ایسا ہی ہوا جنگ بدر میں کافروں کے ''ایک ہزار'' کے لشکر کو مسلمانوں کے ''۳۱۳'' نے ہرا دیا، اور ۷۰ رکفار قتل کیے گئے اور ۷۰ رقیدی بنائے گئے)۔

لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾

''(اے نبی ﷺ!) ان کافروں کے معاملے میں آپ (ﷺ) کو کوئی اختیار نہیں ہے، (آپ ﷺ کا کام صرف اللہ کے حکم سے لوگوں کو ڈرانا ہے، انسانوں کی معافی یا عذاب کا معاملہ اللہ کے ذمہ ہے) اللہ چاہے تو ان لوگوں کی توبہ قبول کر لے، یا چاہے تو ان لوگوں کو عذاب دے، اس لیے کہ یہ ظلم کرنے والے لوگ ہیں''۔ ﴿۱۲۸﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۹﴾

''اور آسمانوں و زمین میں جو کچھ بھی ہے، سب اللہ ہی کا ہے، وہ جسے چاہے معاف کر دے، اور جسے چاہے عذاب دے، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔ ﴿۱۲۹﴾

يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً‌ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ‌ۚ ﴿۱۳۰﴾

''اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود (بیاج) مت کھاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔ ﴿۱۳۰﴾

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ‌ۚ ﴿۱۳۱﴾

''اور (اے لوگو!) اُس آگ سے ڈرو، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے''۔ ﴿۱۳۱﴾

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ‌ۚ ﴿۱۳۲﴾

''اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو (بات مانو)، تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔ ﴿۱۳۲﴾

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُۙ

''اور (اے ایمان والو!) اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگنے میں جلدی کرو، اور اس جنت کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے

اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾

بڑھنے کی پوری کوشش کرو، جس کی کشادگی (چوڑائی) آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے''۔﴿۱۳۳﴾

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ‌ۚ ﴿۱۳۴﴾

''(جنتی تو وہ ہیں) جو خوشحالی اور بدحالی (آسانی اور پریشانی) ہر حال میں (اللہ کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں، اور غصے کو پی جاتے ہیں، اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (اللہ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے)''۔﴿۱۳۴﴾

وَالَّذِيۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ ۖ وَمَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾

''(جنتی تو وہ ہیں) کہ جب ان سے کوئی بدکاری (برائی) ہو جاتی ہے، یا اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں، تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کون ہے جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے (بار بار بُرے کام نہیں کرتے)''۔﴿۱۳۵﴾

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَجَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ؕ وَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَؕ ﴿۱۳۶﴾

''یہی وہ نیک لوگ ہیں، جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے گناہوں کی معافی ہے، اور وہ باغات ہیں (جنتیں ہیں)، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور نیک کام کرنے والوں کا بدلہ (جنت) کتنی بہترین جگہ ہے! (نیک کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے!)''۔﴿۱۳۶﴾

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾

''(اے لوگو!) تم سے پہلی امتوں (قوموں) کے بہت سے واقعات گزر چکے ہیں، اب تم زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ (اللہ کے پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟ (رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام بہت برا ہوا)''۔﴿۱۳۷﴾

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۳۸﴾

''یہ (قرآن) انسانوں کے لیے ''کھلا بیان'' ہے (حق کا اعلان ہے)، اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ''ہدایت'' اور ''نصیحت'' ہے''۔﴿۱۳۸﴾

وَلَا تَهِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾

''(اے مسلمانو!) تم مت گھبراؤ (کمزور نہ پڑو، سست نہ بنو)، اور غم نہ کرو، اگر تم پکے ایمان والے ہو، تو تم ہی سر بلند رہو گے (سب سے آگے رہو گے)''۔﴿۱۳۹﴾

اِنۡ يَّمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ‌ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ

''اگر تمھیں (جنگ احد میں) زخم لگا ہے، تو تمہاری طرح تمہارے دشمنوں کو بھی (جنگ بدر میں) زخم لگ چکا ہے، یہ تو آتے جاتے دن ہیں،

النَّاسِ ۚ وَلِيَعۡلَمَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَتَّخِذَ مِنۡكُمۡ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾

جنھیں ہم لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں، اور تا کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے (ایمان والوں کو ظاہر کر دے)، اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہید بنا دے، اور اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (اور اللہ ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا)''۔﴿۱۴۰﴾

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَمۡحَقَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾

''اور مقصد یہ (بھی) تھا کہ اللہ ایمان والوں کو (میل کچیل اور گندگی سے) نکھار دے (صاف کر دے)، اور کافروں کو مٹا دے (کافروں کو ''نیست و نابود'' کر دے)''۔﴿۱۴۱﴾

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾

''(اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ جنت میں یوں ہی چلے جاؤ گے؟! جب کہ اب تک اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنھوں نے (اللہ کے راستے میں) جہاد کیا، اور جنھوں نے صبر سے کام لیا''۔﴿۱۴۲﴾

وَلَقَدۡ كُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ الۡمَوۡتَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡهُ ۖ فَقَدۡ رَاَيۡتُمُوۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۴۳﴾ ع

''اور تم لوگ موت کو سامنے دیکھنے سے پہلے خود موت کی (شہادت کی) تمنا کر رہے تھے، تو اب تم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے (شہادت) کو دیکھ لیا ہے''۔ ع ﴿۱۴۳﴾

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـئًا ؕ وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾

''اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، کیا اگر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو موت آ جائے، یا قتل کر دیا جائے، تو کیا تم لوگ الٹے پاؤں (دین سے) پھر جاؤ گے؟ (اسلام کو چھوڑ دو گے؟)، اور جو کوئی الٹے پاؤں پھرے گا (دین اسلام کو چھوڑ دے گا)، تو وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑے گا، اور شکر ادا کرنے والوں کو اللہ جلد ہی سب سے اچھا بدلہ (جنت) دے گا''۔﴿۱۴۴﴾۔ (غزوۂ اُحد میں یہ خبر پھیل گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں، یہ سن کر کچھ مسلمانوں نے جنگ کرنا بند کر دیا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی اور کہا دین اللہ کا ہے کسی نبی یا رسول کی موت اور قتل سے اللہ کا دین دنیا سے اٹھ نہیں جاتا، تب لوگوں کو خیال آیا کہ اللہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا، جو اللہ کے راستے میں لڑتا ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے)۔

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ۚ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ

''اللہ کے حکم کے بغیر کسی جان کو موت نہیں آتی، اللہ نے موت کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے، اور جو شخص دنیاوی بدلہ چاہتا ہے، تو ہم اسے اس کا حصہ دنیا ہی میں دے دیتے ہیں، اور جو آخرت کا ثواب چاہتا ہے، تو ہم

الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

اسے اس کا حصہ آخرت میں دے دیں گے، اور شکر ادا کرنے والوں کو ہم جلد ہی سب سے اچھا بدلہ (جنت) دیں گے“۔ ﴿۱۴۵﴾

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

”اور بہت سارے نبیوں کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا ہے، جس کی وجہ سے اللہ کے راستے میں ان لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی، اُس کے باوجود اللہ والوں نے ہمت نہیں ہاری، نہ وہ کمزور پڑے، اور نہ ہی وہ (دشمنوں سے) دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)“۔ ﴿۱۴۶﴾

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

” (ان اللہ والوں کی) زبان پر صرف یہی تھا: اے ہمارے رب، ہمارے گناہوں کو معاف کر دے، اور اپنے حق میں ہم نے جو زیادتیاں کی ہیں (انھیں بھی معاف کر دے)، اور ہمارے قدم جما دے، اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما (کافروں پر ہمیں جیت دے دے)“۔ ﴿۱۴۷﴾

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع

”تو اللہ نے ان لوگوں کو دنیا میں بھی بہترین بدلہ دیا، اور آخرت میں بھی بہترین بدلہ دے گا، اور اللہ نیک کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)“۔ ﴿۱۴۸﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

”اے ایمان والو! اگر تم کافروں کی بات مانو گے، تو وہ تمھیں (دوبارہ کفر کی طرف) لوٹا دیں گے، اور تم گھاٹے میں پڑ جاؤ گے، (سخت نقصان اٹھاؤ گے)“۔ ﴿۱۴۹﴾

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

” (یہ کافر لوگ تمہارے ”خیر خواہ“ نہیں ہے، تمہارا بھلا چاہنے والے نہیں ہیں) بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ (مدد کرنے والا) ہے، اور وہ سب سے اچھا مددگار ہے“۔ ﴿۱۵۰﴾

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

”ہم جلد ہی کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب (ڈر) ڈال دیں گے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کافروں نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک مان لیا ہے جن (کے بارے میں) اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری ہے، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور ظلم کرنے والوں کے لیے وہ جہنم سب سے بری جگہ ہے“۔ ﴿۱۵۱﴾

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ

”اور (جنگِ اُحد میں) اللہ نے تمہارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، جب تم اللہ کے حکم سے کافروں کو (جنگِ اُحد میں شروع شروع میں

وَتَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَعَصَیۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰىكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الدُّنۡیَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الۡاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ لِیَبۡتَلِیَكُمۡ ۚ وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۵۲﴾

خوب) قتل کر رہے تھے (گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے تھے)، یہاں تک کہ جب تم نے (جنگ اُحد میں) کچھ کمزوری دکھائی، اور (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) حکم میں خود آپس میں جھگڑنے لگے، اور اپنی محبوب چیز (مال غنیمت) نظر آنے کے بعد تم نے (اپنے امیر کے حکم کی) نافرمانی کی، تم میں سے کچھ لوگ تو دنیا چاہتے تھے (یعنی مال غنیمت حاصل کرنا چاہتے تھے)، اور کچھ لوگ آخرت چاہتے تھے (یعنی شہادت چاہتے تھے)، پھر اللہ نے تم کو کافروں کا پیچھا کرنے سے روک دیا (اللہ نے تمھیں کافروں کے مقابلہ میں کمزور کر دیا)، تاکہ وہ تمہاری آزمائش کرے، اور سچی بات تو یہ ہے کہ پھر بھی اللہ نے تمھیں معاف کر دیا ہے، کیونکہ ایمان والوں پر اللہ بڑے فضل والا ہے"۔ ﴿۱۵۲﴾

اِذۡ تُصۡعِدُوۡنَ وَلَا تَلۡوٗنَ عَلٰۤی اَحَدٍ وَّالرَّسُوۡلُ یَدۡعُوۡكُمۡ فِیۡۤ اُخۡرٰىكُمۡ فَاَثَابَكُمۡ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَیۡلَا تَحۡزَنُوۡا عَلٰی مَا فَاتَكُمۡ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

"(یاد کرو) جب تم (جنگِ اُحد میں دشمن سے بھاگ کر) پہاڑ پر چڑھے جا رہے تھے (جنگِ اُحد میں بھگدڑ کی وجہ سے تم بھاگے چلے جا رہے تھے)، اور کسی کو پیچھے مڑ کر دیکھ بھی نہیں رہے تھے (پیچھے مڑ کر دیکھنے کا تمھیں ہوش بھی نہیں تھا)، اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے پیچھے سے تمھیں بلا رہے تھے، تو اللہ نے تمھیں (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) غم دینے کے بدلے میں شکست کا غم دیا، تاکہ تم سے جو کھو گیا اور تم پر جو مصیبت آئی، اس پر غم نہ کرو، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی پوری خبر ہے"۔ ﴿۱۵۳﴾

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَیۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغۡشٰی طَآىِٕفَةً مِّنۡكُمۡ ۙ وَطَآىِٕفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ یَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَیۡرَ الۡحَقِّ ظَنَّ الۡجَاهِلِیَّةِ ؕ یَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ یُخۡفُوۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا یُبۡدُوۡنَ لَكَ ؕ یَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَیۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ؕ قُلۡ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِیۡ بُیُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ الَّذِیۡنَ كُتِبَ عَلَیۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰی

"پھر اس غم کے بعد اللہ نے (جنگِ اُحد میں) تم پر سکون نازل کیا، جو ایک نیند تھی جو تم میں سے ایک جماعت پر جس کا غلبہ تھا، (صفوں میں کھڑے تھے، مگر نیند کی وجہ سے تلوار ہاتھ سے گر جاتی تھی)، اور ایک دوسری جماعت (منافقوں کی) تھی جس کو صرف اپنی فکر تھی وہ لوگ اللہ کے بارے میں ناحق ایسے گمان رکھتے تھے جو زمانہ جاہلیت کے خیالات تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہمیں بھی کسی بات کا اختیار ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: تمام معاملے اللہ کے اختیار میں ہے۔ یہ (منافق لوگ) اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاتے ہیں جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے ظاہر نہیں کرتے، (اصل میں) وہ کہتے تھے کہ اگر ہماری کوئی بات مانی جاتی تو ہم یہاں پر قتل نہ کیے جاتے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اگر تم اپنے

مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾

گھروں میں بھی ہوتے، تب بھی جن کی قسمت میں قتل ہونا لکھا تھا، وہ اپنے قتل ہونے کی جگہ تک ضرور پہنچ جاتے۔ اور (یہ سب اس لیے ہوا) تا کہ اللہ تمہارے سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو آزمالے، ، اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے پاک وصاف کردے، اور اللہ دلوں کے بھید (سینوں کے راز) خوب اچھی طرح جانتا ہے“۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٥٥﴾ ع

”(مسلمانو!) بیشک تم میں سے جو لوگ اس (اُحد کے) دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے، جس دن دونوں فوجیں آمنے سامنے لڑ رہی تھیں، شیطان نے ان مسلمانوں کے بعض برے کرتوتوں کی وجہ سے ان کے پاؤں اکھاڑ دیئے، (گناہوں کی وجہ سے شیطان کو بہکانے کا موقع مل گیا) اور اللہ نے بیشک انھیں معاف کردیا ہے، بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا بردبار ہے (نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا ہے)“۔﴿١٥٥﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١٥٦﴾

”اے ایمان والو! تم ان (منافقوں) کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، اور اپنے بھائیوں کے بارے میں جب وہ سفر یا جہاد کے لیے نکلے (اور موت آگئی) کہا کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہیں مرتے، اور نہ قتل کیے جاتے، تا کہ اللہ اس خیال کو ان کے دلوں میں ”حسرت“ بنادے، اور اللہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے“۔﴿١٥٦﴾

وَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾

”اور اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کردیئے گئے، یا موت آگئی، تو اللہ کی ”مغفرت“ (گناہوں سے معافی) اور ”رحمت“ اس مال ودولت سے زیادہ اچھا ہے جو وہ جمع کررہے ہیں“۔﴿١٥٧﴾۔ (اللہ کے راستے میں جان دینے سے بہتر کوئی موت نہیں ہے، کیونکہ اللہ گناہوں کو معاف کردیتا ہے، اپنی رحمت نازل کرتا ہے جو دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے)۔

وَلَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾

”اور اگر تم مرجاؤ گے، یا قتل کردیئے جاؤ گے، تو بیشک اللہ ہی کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے“۔﴿١٥٨﴾

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

”(اے نبی ﷺ!) آپ اللہ کی رحمت سے لوگوں کے لیے ”نرم دل“ ہیں، اور اگر آپ بدزبان (سخت مزاج) اور سخت دل ہوتے، تو یہ سب لوگ آپ کے پاس سے چھٹ جاتے (دور چلے جاتے)، تو آپ

وَ شَاوِرۡهُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ ﴿۱۵۹﴾

(صلی اللہ علیہ وسلم) انھیں معاف کر دیجیے، اور ان کے لیے ''مغفرت'' (اللہ سے گناہوں کی معافی) مانگئے، اور معاملات میں ان سے مشورہ لیجئے، پھر جب آپ (کسی کام کا) پکا ارادہ کر لیں، تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں، بیشک اللہ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (بیشک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے)''۔﴿۱۵۹﴾

اِنۡ یَّنۡصُرۡکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ یَّخۡذُلۡکُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَنۡصُرُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

''اگر اللہ تمہاری مدد کرے، تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا (تمھیں کوئی ہرا نھیں سکتا)، اور اگر وہ اللہ تمھیں اکیلا (بے یار و مددگار) چھوڑ دے، تو کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے؟ اور ایمان والوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے''۔﴿۱۶۰﴾

وَ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّغُلَّ ؕ وَ مَنۡ یَّغۡلُلۡ یَاۡتِ بِمَا غَلَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾

''اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی ''نبی'' خیانت کرے (کیونکہ نبی دنیا میں اللہ کی طرف سے امانت دار ہیں)، اور جو خیانت کرے گا، وہ قیامت کے دن اس چیز کے ساتھ آئے گا جو اس نے ''خیانت'' کی تھی، پھر ہر شخص کو اس کے کاموں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان پر (ذرہ برابر) بھی ظلم نہیں کیا جائے گا''۔﴿۱۶۱﴾

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰہِ کَمَنۡۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ مَاۡوٰىہُ جَہَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۶۲﴾

''کیا جو اللہ کی رضا (خوشی) چاہتا ہو، وہ اس شخص کی طرح کیسے ہو سکتا ہے جو اللہ کی ناراضگی والا کام کرے؟ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے''۔﴿۱۶۲﴾

ہُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾

''اللہ کے نزدیک ان (نیک) لوگوں کے درجے (اور مقام) الگ الگ ہیں، اور اللہ ان کے کاموں کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔﴿۱۶۳﴾

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ۚ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۶۴﴾

النصف

''بیشک ایمان والوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اُن ہی میں سے ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھیجا، جو اُن (ایمان والوں) کے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں، انہیں پاک وصاف کرتے ہیں، اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتے ہیں، بیشک یہ لوگ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے''۔﴿۱۶۴﴾

اَوَ لَمَّاۤ اَصَابَتۡکُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَیۡہَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰی ہٰذَا ؕ قُلۡ ہُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ

''کیا جب تمھیں (جنگ اُحد میں) مصیبت پہنچی، جس کے دوگنا (ڈبل) مصیبت تم (دشمن کو جنگ بدر میں) پہنچا چکے تھے، تو تم کہنے لگے: یہ مصیبت کہاں سے آ گئی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: یہ خود تمہاری

قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾

طرف سے آئی ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔ ﴿١٦٥﴾

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾

''اور جب دونوں (ایمان والوں اور کافروں کی) فوجیں آپس میں بھڑ گئیں (مل گئیں)، اس دن تمھیں جو تکلیف پہنچی وہ اللہ کے حکم سے پہنچی تھی، اور تا کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے''۔ ﴿١٦٦﴾

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾

''اور تا کہ ''منافقوں'' کو بھی جان لے، اور جب ان منافقوں سے کہا گیا تھا کہ آؤ اللہ کے راستے میں جنگ کرو، یا (دشمنوں کو) ہٹاؤ، تو کہنے لگے: اگر ہم جانتے کہ (جنگ کی طرح) جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمہارا ساتھ دیتے، اس دن (جب وہ یہ بات کہہ رہے تھے) وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کے زیادہ نزدیک تھے، اور وہ منافقین اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں، جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں، اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ انھیں خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ﴿١٦٧﴾

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾

''یہ (منافقین) وہ لوگ ہیں جو اپنے (شہید) بھائیوں کے بارے میں بیٹھے بیٹھے یہ باتیں بناتے ہیں، کہ اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے۔ آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: اگر تم سچے ہو تو موت کو خود سے ٹال دو (موت کو اپنے سے دور کر لو)''۔ ﴿١٦٨﴾

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾

''اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کیے جائیں (شہید ہو جائیں) آپ (ﷺ) انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ تو اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، اور انھیں اپنے رب کے پاس روزی ملتی ہے''۔ ﴿١٦٩﴾

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾

وقف لازم

''اللہ نے ان (شہیدوں) کو اپنے فضل و کرم سے جو کچھ دے رکھا ہے، وہ اسی میں مگن ہیں (اسی میں خوش ہیں)، اور ان کے پیچھے جو لوگ ابھی (شہید ہو کر) ان کے ساتھ شامل نہیں ہوئے، ان کے بارے میں بھی اس بات پر خوش ہیں کہ (جب وہ ان سے ملیں گے تو) ان کو کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اور اداس) ہوں گے''۔ ﴿١٧٠﴾

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾ ع

''اللہ کی نعمت اور فضل سے وہ لوگ خوش ہو رہے ہیں، اور بیشک اللہ ایمان والوں کا بدلہ ضائع (اور برباد) نہیں کرتا''۔ ﴿١٧١﴾

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ

''جن لوگوں نے (جنگ اُحد میں بھاری) زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے حکم کو قبول کیا (اور دشمنوں کا پیچھا کیا)،

اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾

ایسے نیک اور متقی لوگوں کے لیے بہت بڑا اجر (بدلہ) ہے"۔ ﴿۱۷۲﴾

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾

"جن (ایمان والوں) سے لوگوں نے کہا کہ بیشک (تمہارے دشمن) تم سے جنگ کے لیے پھر سے جمع ہو گئے ہیں، پس تم ان سے ڈرو، تو اس (خبر سے ایمان والے ڈرے نہیں بلکہ اس خبر نے) ایمان کو اور بڑھا دیا، اور وہ بول اٹھے: (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ) ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے، اور وہ اچھا کارساز ہے (اچھا کام بنانے والا ہے)"۔ ﴿۱۷۳﴾

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾

"پھر (جنگ اُحد کے بعد دشمنوں کا پیچھا کرنے والے مومن) لوگ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر (مدینہ) واپس لوٹے، انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف بھی نہیں پہنچی، یہ لوگ اللہ کی رضا (خوشی) میں لگے رہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے (نوازنے والا ہے، بہت دینے والا ہے)"۔ ﴿۱۷۴﴾

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

"بیشک وہ شیطان ہی ہے جو تمھیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے (تمھیں اپنے ماننے والوں کا خوف دلاتا ہے)، اس لیے تم لوگ ان سے نہ ڈرو، اور اگر تم ایمان والے ہو تو مجھ ہی سے ڈرو"۔ ﴿۱۷۵﴾

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!) جو لوگ کفر میں (حق کے انکار میں) ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھا رہے ہیں، وہ آپ کو غمگین نہ کر دے (کافروں کا کفر میں تیزی دکھانا آپ کو غم میں نہ ڈال دے)، بیشک وہ لوگ اللہ کا ہرگز کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے (اللہ کو کبھی بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے)، اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں انہیں کوئی حصہ نہ دے، اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے"۔ ﴿۱۷۶﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾

"بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا ہے (اسلام کو چھوڑ کر کفر کو اپنا لیا ہے)، وہ لوگ اللہ کا ہرگز کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے (اللہ کو کبھی بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے)، اور ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے"۔ ﴿۱۷۷﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۗ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

"اور کافر (حق کا انکار کرنے والے) ہماری دی ہوئی مہلت (ڈھیل اور چھوٹ) کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں، ہم تو انھیں صرف اس لیے ڈھیل (مہلت اور چھوٹ) دے رہے ہیں، تاکہ وہ گناہ میں اور آگے بڑھ جائیں، اور ان کے لیے "رسوا کن" (ذلیل کرنے والا) عذاب ہے"۔ ﴿۱۷۸﴾

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَمِيۡزَ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطۡلِعَكُمۡ عَلَى الۡغَيۡبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجۡتَبِىۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَلَكُمۡ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۹﴾

’’اللہ ایمان والوں کو اس حال پر نہیں چھوڑنا چاہتا جس پر (اے کافروں اور منافقوں) تم لوگ ہو، جب تک اللہ ناپاک کو پاک سے (کافر اور منافق کو مومن سے) الگ نہ کردے۔ اور نہ اللہ تم لوگوں کو غیب کی باتیں بتانا چاہتا ہے، لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے (اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جن کو چاہتا ہے غیب کی باتوں میں سے بقدر ضرورت آگاہ کرتا ہے، مثلاً: منافقوں کے حالات اور سازشوں کے بارے میں خبر دینا) (* اس سے یہ معنی نہیں لیا جائے گا کہ انبیاء کو غیب کا علم تھا*)۔ اس لیے تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ، اور اگر تم ایمان لے آؤ گے، اور تقوی کی زندگی گزاروگے، تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر (بدلہ) ہے‘‘۔﴿۱۷۹﴾

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ ؕ سَيُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع ۱۸

’’اور جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے ’’فضل‘‘ میں سے (مال میں سے اللہ کے راستے میں) خرچ کرنے میں ’’بخیلی‘‘ (کنجوسی) کرتے ہیں، وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ (اللہ کے راستے میں) مال خرچ کرنے میں ’’کنجوسی‘‘ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہے، (نہیں) بلکہ ’’کنجوسی‘‘ ان کے حق میں بہت بُری بات ہے۔ جس مال کے خرچ کرنے میں انھوں نے ’’بخیلی‘‘ (کنجوسی) سے کام لیا ہوگا، قیامت کے دن وہ ان کے گلے کا طوق (ہار) بنادیا جائے گا، اور سارے آسمان اور زمین کی میراث صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اور اللہ تمہارے کاموں کی خوب اچھی طرح خبر رکھتا ہے‘‘۔﴿۱۸۰﴾

لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّنَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ ۘ سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾

’’اللہ نے ان (یہودیوں) کی بات بالکل سن لی ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ فقیر ہے، اور ہم لوگ مالدار ہیں، ہم ان کی باتیں (اعمال نامے میں) لکھ لیے ہیں، اور ان (یہودیوں کا) نبیوں کو ’’ناحق‘‘ قتل کرنا بھی لکھ لیے ہیں، اور پھر (قیامت کے دن) ہم ان سے کہیں گے: جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو‘‘۔﴿۱۸۱﴾

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ

’’یہ (جہنم) تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے (یہ جہنم برے اعمال اور کالے کرتوت کا نتیجہ ہے)، اور بیشک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے‘‘۔﴿۱۸۲﴾

اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا

’’(یہودی وہ لوگ ہیں) جنھوں نے کہا: اللہ نے ہم سے یہ وعدہ لے

نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

رکھا ہے کہ، ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے پاس کوئی قربانی نہ لائے، جسے آگ کھا جائے، (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے) کہہ دیجیے: مجھ سے پہلے تمہارے پاس بہت سے پیغمبر بہت سی نشانیاں لائے اور وہ نشانی بھی لے کر آئے جو تم اب کہہ رہے ہو (جو نشانی مجھ سے مانگ رہے ہو)، اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو تم نے پیغمبروں کو کیوں قتل کیا تھا؟"۔﴿۱۸۳﴾

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں، تو (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے) آپ سے پہلے بھی بہت سے "نبیوں" کو جھٹلایا جا چکا ہے، جو کھلی کھلی نشانیاں، لکھے ہوئے صحیفے، اور روشن کتاب لے کر آئے تھے"۔﴿۱۸۴﴾

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

"ہر نفس کو (ہر جان کو) موت کا مزہ "چکھنا" ہے (ہر ایک کو مرنا ہے)، اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے کاموں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، پھر جو آگ سے (جہنم سے) بچا لیا گیا، اور جنت میں داخل کر دیا گیا، تو وہ بیشک کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے"۔﴿۱۸۵﴾

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۚ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

"(مسلمانو!) تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں میں تمہاری آزمائش ضرور ہو گی، اور تم "اہل کتاب" (یہود و نصاریٰ) اور "مشرکین" سے بھی بہت سی تکلیف والی باتیں ضرور سنو گے، اور اگر تم صبر کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، تو بیشک یہ بہت "ہمت" کا کام ہے (بیشک یہ "بڑے حوصلے" کا کام ہے)"۔﴿۱۸۶﴾

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

"اور جب اللہ نے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے یہ پکا عہد (وعدہ) لیا تھا کہ تم اس کتاب کو لوگوں کے سامنے ضرور کھول کھول کر بیان کرو گے، اور اس کتاب کو نہیں چھپاؤ گے، تو (یہود و نصاریٰ کے علماء) نے اس عہد (وعدہ) کو "پس پشت" ڈال دیا (پیٹھ پیچھے ڈال دیا)، اور اسے تھوڑی سی قیمت کے بدلے میں بیچ ڈالا (اس کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت قبول کر لی)، کتنی بری ہے وہ قیمت جو وہ لے رہے ہیں! (وصول کر رہے ہیں)"۔﴿۱۸۷﴾

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا

"جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہو رہے ہیں (جتنا کرتے نہیں اس سے زیادہ شور مچاتے ہیں، نام کے لیے مرتے ہیں)، اور چاہتے ہیں کہ ان کی

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

تعریف ان کاموں پر بھی کی جائے جوانھوں نے نہیں کی ہے، تو ایسے لوگوں کے بارے میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بالکل بھی یہ نہ سمجھیں کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے، ان کے لیے تو "دردناک" (بہت تکلیف والا) عذاب ہے"۔﴿۱۸۸﴾

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع

"اورآسمانوں اور زمین کی بادشاہی (حکومت) صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔﴿۱۸۹﴾

اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

"بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، اور رات اور دن کے (باری باری) آنے جانے میں، عقل والوں کے لیے (بہت ساری) نشانیاں ہیں"۔﴿۱۹۰﴾

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

"(عقل والے) اٹھتے بیٹھتے اور پہلو کے بل لیٹتے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں (اور کبھی بھی اس کی یاد سے غافل نہیں ہوتے)، اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں، (اور دیکھ کر بے اختیار بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! یہ سب تو نے بیکار (اور بے مقصد) پیدا نہیں کیا ہے، تو ہر عیب سے پاک ہے، تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے"۔﴿۱۹۱﴾

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

"اے ہمارے رب! تو جس کو بھی آگ میں داخل کرے تو یقیناً تو نے اس کو ذلیل (اور رسوا) کر دیا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں"۔﴿۱۹۲﴾

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

"اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سنا، جو ایمان لانے کے لیے (لوگوں کو) بلا رہا ہے (اور کہتا ہے): (اے لوگو!) تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ، تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے، اور ہماری برائیاں ہم سے مٹا دے، اور دنیا سے ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ اُٹھا"۔﴿۱۹۳﴾

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

"اے ہمارے رب! تو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ ہمیں دے دے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا (بیشک تو وعدہ پورا کرتا ہے)"۔﴿۱۹۴﴾

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

"تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی (اور کہا) کہ میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع (اور برباد) نہیں کروں گا، چاہے مرد ہو یا عورت۔ تم سب آپس میں "برابر" ہو (ایک جیسے ہو)، اس لیے جن لوگوں نے ہجرت کی،

وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

اور اپنے گھروں سے نکالے گئے، اور میرے راستے میں انھیں تکلیف دی گئی، اور (دین کے لیے) جہاد کیا، اور قتل کیے گئے، میں ان سب کے گناہوں کو ضرور معاف کردوں گا، اور انھیں ایسی ''جنتوں'' میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ان کے لیے انعام ہوگا، اور اللہ ہی کے پاس بہترین انعام ہے''۔﴿۱۹۵﴾

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾

''(اے نبی ﷺ!) کافروں کا شہروں میں (خوب مزے لے لے کر) چلنا پھرنا (تجارتی سفر کرنا، مال ودولت جمع کرنا) آپ (ﷺ) کو ہرگز دھوکے میں نہ ڈال دے''۔﴿۱۹۶﴾

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

''(یہ دنیا کا) تھوڑا سا سامان ہے (جس سے یہ فائدہ اٹھا رہے ہیں)، پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ سب سے بُرا ٹھکانہ ہے''۔﴿۱۹۷﴾

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

الثلثة

''لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر عمل کرتے ہیں، ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہ اللہ کی طرف سے ان جنت والوں کی میزبانی ہوگی، (جنتی لوگ اللہ کے مہمان ہوں گے، اور اللہ ان کا میزبان ہوگا)، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ نیک لوگوں کے لیے سب سے اچھا ہے''۔﴿۱۹۸﴾

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

''اور بیشک اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) میں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں، جن کا اللہ پر ایمان ہے، اور ان کتابوں پر بھی ایمان ہے جو تمہارے لیے اتاری گئی ہیں، اور ان کتابوں پر بھی ایمان ہے جو ان لوگوں کے لیے اتاری گئی ہیں، (اور) وہ لوگ اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں، (اور وہ لوگ) اللہ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت کے بدلے میں نہیں بیچتے ہیں (اللہ کی آیتوں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت قبول نہیں کرتے ہیں)، یہی وہ لوگ ہیں جن کا اجر (بدلہ) ان کے رب کے پاس ہے، بیشک اللہ جلد ہی حساب لینے والا ہے (حساب چکا دینے والا ہے)''۔﴿۱۹۹﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع

''اے ایمان والو! صبر سے کام لو، اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہو (دشمن سے مقابلے کے وقت ڈٹے رہو، سرحدوں کی حفاظت کے لیے جمے رہو)، اور جہاد کے لیے تیار رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ''۔﴿۲۰۰﴾ ع

آیات:176 (4) سُوۡرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ رکوع:24

سورہ "نِسَآءِ" کے بارے:

سورہ "نِسَآءِ" نمبر(4)۔نزول کے حساب سے نمبر(92)۔النِّسَآءِ: عورتیں۔آیت نمبر(1) میں ہے)۔
سورہ "نِسَآءِ" مدنی ہے۔ہجرت کے بعد مدینہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔اس میں (176) آیتیں ہیں۔اور(24) رکوع ہیں)۔پورے قرآن میں ''تین'' سورتیں ایسی ہیں جس میں عورتوں کے مسائل زیادہ ہیں: سورہ نساء سورہ نمبر ۴، سورہ نور سورہ نمبر ۲۴ /اور سورہ احزاب سورہ نمبر ۳۳۔

سورہ "نِسَآءِ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "نِسَآءِ" کے شروع میں ہے کہ سب انسان کی پیدائش ایک جان آدم سے ہے، (۲) نکاح کے بارے میں ہے، دودو، تین تین اور چار چار سے انصاف کے ساتھ نکاح کا حکم ہے، (۳) یتیموں کا مال کھانے سے منع کیا گیا ہے، (۴) میراث کی آیتیں اوراس سورہ کے اخیر میں بھی میراث کی آیت ہے، (۵) کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں ہے، ماں بیٹی بہن پھوپھی خالہ بھتیجی بھانجی وغیرہ سے شادی جائز نہیں ہے۔(۶) پانچویں پارے کے شروع میں ہے کہ شادی میں مہر دے دیں، (۷) خودکشی حرام ہے، (۸) مرد عورتوں کا نگران ہے، بات نہ ماننے والی بیوی کو پہلے سمجھایا جائے، نہ مانے تو بستر الگ کر دیا جائے، اس کے بعد بھی نہ مانے تو بہت ہلکی مار ماری جائے، اس کے بعد بھی نہ مانے تو دونوں طرف سے ایک ایک آدمی بیٹھ کر بات کرے، (۹) بندوں کے حقوق کا ذکر ہے، (۱۰) وضو اور تیمم کے بارے میں ہے، (۱۱) یہودیوں میں پائی جانے والی برائیوں کا ذکر ہے جو کافروں سے کہتے ہیں کہ تم لوگ مسلمانوں سے زیادہ سیدھے راستے پر ہو، اختلاف کی صورت میں قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے، (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے کہ اللہ نے اپنی قسم کھائی کہ لوگ جب تک آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لے وہ مومن نہیں ہیں، (۱۳) کمزور لوگوں کی مدد کے لیے ظالموں کا ہاتھ پکڑا جائے، (۱۴) ذمہ دار ہی بات کریں خبر کی تحقیق کریں، (۱۵) موت قلعہ کے اندر بھی آتی ہے، (۱۶) غزوۂ احد میں شریک ہونے والے منافقوں کا ذکر ہے، (۱۷) ''صلاۃ الخوف'' (جنگ کے موقع پر پڑھی جانے والی نماز) کا ذکر ہے، (۱۸) پانچ وقت کی نماز کے بارے میں ہے کہ جنگ میں بھی معاف نہیں ہے، (۱۹) مومنوں کا راستہ سیدھا راستہ ہے، (۲۰) شرک کو اللہ کبھی بھی معاف نہیں کرتا، (۲۱) بیویوں کے ساتھ انصاف کیا جائے، (۲۲) سچی گواہی کا ذکر ہے چاہے اپنے خلاف اپنے ماں باپ کے خلاف اور چاہے امیر اور غریب کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، (۲۳) منافقوں کے بارے میں ہے کہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے، (۲۴) ایمان والوں اور شکر کرنے والوں کو اللہ عذاب دے کر کیا کرے گا۔(۲۵) چھٹے پارے کے شروع میں یہودیوں کا ذکر ہے کہ انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا اور نہ ہی سولی پر لٹکایا بلکہ اللہ نے آسمان پر اٹھالیا ہے، اور قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے، (۲۶) نبیوں کے کچھ نام ہیں، (۲۷) عیسائیوں سے کہا گیا ہے کہ ایک اللہ کو مانو، (۲۸) اور آخری آیت میراث کی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیۡكُمۡ رَقِیۡبًا ۝

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا، اور ان ہی سے ان کی بیوی (حوا علیہا السلام) کو پیدا کیا، اور ان دونوں (آدم و حوا علیہما السلام) سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو (دنیا میں) پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو (کہ اللہ کے نام پر مانگی ہوئی چیز پوری ہو کر رہے گی)، اور رشتے ناطے توڑنے سے بچو، بیشک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے (بیشک اللہ تم پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے)"۔ ①

وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَهُمۡ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوۡبًا كَبِیۡرًا ۝

"اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کر دو، اور ان کے اچھے مال کو اپنے گھٹیا مال سے نہ بدلو، اور ان (یتیموں) کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ، بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے"۔ ②

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَیۡمَانُكُمۡ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ۝

"اور اگر تمھیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے (شادی کے معاملہ میں) انصاف نہیں کر سکو گے، تو پھر دوسری عورتوں سے جو تمھیں پسند آئیں "دو دو" اور "تین تین" اور "چار چار" سے شادی کر لو، لیکن اگر تمھیں ڈر ہو کہ (ان بیویوں کے درمیان) انصاف نہ کر سکو گے، تو پھر ایک ہی سے شادی کر لو، یا پھر وہ لونڈیاں ہیں جو تمہارے پاس ہیں اس لونڈی سے اپنی ضرورت پوری کر لو، یہ تمہارے لیے زیادہ مناسب ہے، (اس طرح تم ناانصافی) سے بچے رہو گے"۔ ③۔ (لونڈی سے مراد: وہ عورت جو اسلامی حکومت کے اسلامی جہاد میں مال غنیمت کے طور پر ملے، یا جس زمانے میں خرید کر لونڈی بنانے کا رواج ہو۔ اسلام میں مرد کو ایک ساتھ چار بیویوں کی اجازت کیوں؟: شادی میں انصاف شرط ہے، عورتوں کی تعداد دنیا میں زیادہ ہیں، جنگ میں مرد حضرات زیادہ مارے جاتے ہیں، کسی کو بچہ نہیں ہو اور بچہ کی خواہش ہے تو کیا کرے؟ اسلام نے حل بتایا ہے، کچھ لوگ ایک بیوی کے رہتے ہوئے ادھر ادھر چور دروازہ کھول لیتے ہیں۔ عورت کو ایک ساتھ چار شوہر کی اجازت کیوں نہیں؟: اس لیے نہیں ہے کہ بچہ کس کا

ہے پتہ لگانا مشکل ہے، عورت کے اندر مرد سے کم خواہش ہے، کیا چاروں مردوں کی خواہش ایک عورت ایک ہی وقت میں پوری کرسکتی ہے؟ مہینے میں کچھ دن ایسے ہیں جس میں عورت کی طبیعت خراب رہتی ہے، "ایڈز" کی بیماری پھیل سکتی ہے، اس کے علاوہ بھی کئی وجوہات ہیں اس لیے اسلام نے عورت کو ایک وقت میں چار شادی کرنے سے منع کیا ہے)۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا ۝۴

"اور عورتوں کو ان کا مہر خوشی خوشی دے دو، ہاں! اگر وہ عورتیں خود اپنی خوشی سے اس مہر میں سے کچھ تمھیں دے دیں، تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھالو"۔ ۝۴

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵

"اور اپنا مال "نادانوں" (کم عقلوں اور بیوقوفوں) کے حوالے نہ کرو، (مال کی خود ہی حفاظت کرو) جس مال کو اللہ نے تمہارے لیے زندگی کا "سرمایہ" بنایا ہے (کھانے پینے اور زندگی گزارنے کا ذریعہ بنایا ہے)، اور (اے سرپرستو!) ان مالوں میں سے (یتیموں، نادانوں) کے لیے کھانے اور پہننے کا انتظام کرتے رہو، اور ان سے اچھی بات کہو (نرم لہجہ میں بات کرتے رہو)"۔ ۝۵

وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝۶

"اور یتیموں (کے سمجھ بوجھ) کو آزماتے رہو، یہاں تک کہ وہ بالغ (جوان) ہوجائیں، پھر اگر تم یہ محسوس کرو کہ ان میں سمجھ داری (ہوشیاری) آچکی ہے، تو ان کا مال ان کے حوالے کردو، اور فضول خرچی کرکے، اور ان یتیموں کے بڑے ہونے سے پہلے جلدی کرکے ان کے مال کو نہ کھاجاؤ، اور (یتیموں کے سرپرستوں میں سے) جو خود مال دار ہوں، وہ (یتیموں کا مال کھانے سے) بچے، اور جو (سرپرست) محتاج (اور غریب) ہوں، تو وہ اپنی جائز مزدوری کے مطابق (ان یتیموں کا مال) کھاسکتا ہے، پھر جب ان یتیموں کے مال ان کو واپس کرنے لگو، تو اس وقت ان پر گواہ بنالو، اور حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے"۔ ۝۶

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷

"ماں باپ اور قریبی رشتہ دار جو مال چھوڑ جائیں، اس میں مردوں کا حصہ ہے، اور ماں باپ اور قریبی رشتہ دار جو مال چھوڑ جائیں، اس میں عورتوں کا بھی حصہ ہے، (میت کا چھوڑا ہوا) مال تھوڑا ہو یا زیادہ، (اس میں ہر ایک کا) حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر (اور طے) ہے"۔ ۝۷۔

(عورتوں اور بچوں کا بھی میراث میں حصہ ہے، "بیٹیوں" اور "بہنوں" کو

وَاِذَا حَضَرَ الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ مِّنۡهُ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝٨

وَلۡيَخۡشَ الَّذِيۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا مِنۡ خَلۡفِهِمۡ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوۡا عَلَيۡهِمۡ ۖ فَلۡيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡيَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ۝٩

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا اِنَّمَا يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَسَيَصۡلَوۡنَ سَعِيۡرًا ۝١٠ ع

يُوۡصِيۡكُمُ اللّٰهُ فِىۡۤ اَوۡلَادِكُمۡ ۖ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ۚ فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ ۚ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَكُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝١١

میراث میں سے دینے کا رواج ختم سا ہو گیا ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں عربوں کا تھا)۔

''اور میراث (یعنی میت کے چھوڑے ہوئے مال) کی تقسیم کے وقت (اگر وہ لوگ بھی موجود ہوں، جن کا میراث میں حصہ نہیں ہے، چاہے وہ) قریب کے رشتہ دار، اور یتیم، اور مسکین (محتاج، ضرورت مند) ہوں، ان کو بھی کچھ نہ کچھ دے دو، اور ان سے نرمی سے بات کرو''۔ ۸

''اور (سرپرست لوگوں کو یتیموں کے مال میں ہیرا پھیری کرنے سے) ڈرنا چاہیے، اگر وہ اپنے بعد (ان ہی یتیم بچوں کی طرح) اپنی کمزور اولاد چھوڑ جاتے، تو ان اولاد کے برباد ہو جانے کا انہیں کیسا ڈر لگا رہتا! اس لیے وہ اللہ سے ڈریں، اور درست بات کہیں''۔ ۹

''بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ حقیقت میں اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، اور وہ جلد ہی ایک بھڑکتی ہوئی آگ (جہنم) میں داخل ہوں گے''۔ ۱۰

''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمھیں وصیت کرتا ہے (حکم دیتا ہے) کہ ایک مرد کا حصہ ''دو عورتوں'' کے برابر ہے، اور اگر (میت کی وارث) عورتیں ہی ہوں، دو یا دو سے زیادہ ہوں، تو ان کو ترکہ (میت کے چھوڑے ہوئے مال) میں دو تہائی حصہ (2/3) ٹو تھرڈ) ملے گا۔ اور اگر وارث ایک ہی عورت ہو تو اسے ترکہ (میت کے چھوڑے ہوئے مال) میں آدھا ملے گا۔ اور میت کا کوئی مرد ہے تو (میت کے) ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ (میت کے چھوڑے ہوئے مال) میں چھٹا حصہ (1/6) ون سکستھ) ملے گا، اور اگر اس میت کا کوئی مرد نہیں ہے، اور اس میت کے وارث اس کے ماں باپ ہوں، تو اس (میت) کی ماں کے لیے تیسرا حصہ (1/3) ون تھرڈ) ہے۔ اگر (میت) کے کئی بہن بھائی ہیں، تو اس (میت) کی ماں کو چھٹا حصہ (1/6) ون سکستھ) ملے گا۔ میت کی وصیت پر عمل کرنے کے بعد، یا میت کا قرض چکانے کے بعد (وراثت کی تقسیم ہو گی)، تمھیں اس بات کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہے کہ، تمہارے باپ بیٹوں میں سے کون فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تم

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

سے زیادہ قریب ہے؟ (یہ تو) اللہ کے مقرر کیے ہوئے (حصے) ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۱۱﴾

''اور تمہاری بیویوں کے ترکے (میت کے چھوڑے ہوئے مال) میں سے اگر ان بیویوں کا کوئی لڑکا (زندہ) نہیں ہے، تو تم شوہروں کا آدھا حصہ ہے، اور اگر ان کا کوئی لڑکا ہے، تو ان بیویوں کے ترکے میں تم شوہروں کو چوتھا حصہ (1/4) ون فورتھ) ملے گا، اگر ایک سے زیادہ بہن بھائی ہوں تو وہ سب (کل ترکہ کے) ایک تہائی حصے میں شریک ہوں گے۔ (اس سے مراد اخیانی بہن بھائی ہیں جن کی ماں ایک ہو باپ الگ الگ، کیونکہ سگے بھائی بہن کا حصہ اس طرح نہیں ہے)، میت کی وصیت پر عمل کرنے کے بعد، یا میت کا قرض چکانے کے بعد (وراثت کی تقسیم ہوگی)۔ اور تم شوہروں کے ترکے (میت کے چھوڑے ہوئے مال) میں سے، اگر تمہارا کوئی لڑکا (زندہ) نہیں ہے، تو تمہاری بیویوں کو چوتھا حصہ ملے گا، اور اگر تمہارا کوئی لڑکا (زندہ) ہوگا، تو بیویوں کو تم شوہروں کے مال میں سے آٹھواں حصہ (1/8) ون ایٹتھ) ملے گا۔ میت کی وصیت پر عمل کرنے کے بعد، یا میت کا قرض چکانے کے بعد (وراثت کی تقسیم ہوگی)۔ اور اگر وہ مرد و عورت جس کی میراث تقسیم کی جارہی ہے ''کلالہ'' ہو، اور اس کا ایک بھائی یا بہن ہو، تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ (1/6) ون سکستھ) ملے گا، اگر ایک سے زیادہ بہن بھائی ہوں، تو وہ سب (کل ترکہ کے) ایک تہائی حصے (1/3) ون تھرڈ) میں شریک ہوں گے۔ میت کی وصیت پر عمل کرنے کے بعد، یا میت کا قرض چکانے کے بعد (وراثت کی تقسیم ہوگی)۔ اس طرح کہ (اس وصیت سے، یا اس قرض کے اقرار سے) کسی وارث کو نقصان پہنچانے کا ارادہ نہ ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے وصیت ہے (تاکیدی حکم ہے، اللہ کے اس حکم کو لاگو کرو)، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑا بردبار ہے (بہت نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا ہے)''۔ ﴿۱۲﴾

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ

''یہ اللہ کے حدود ہیں، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرے گا (بات مانے گا)، تو وہ اس کو ایسی ''جنتوں'' میں داخل

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے"۔﴿۱۳﴾

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع

"اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے گا، اور اس کی "طے" کی ہوئی حدوں کو پار کرے گا، تو اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا، اور اس کے لیے رسوا کن (ذلیل کرنے والا) عذاب ہے"۔﴿۱۴﴾

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

"(مسلمانو!) تمھاری عورتوں میں سے جو برائی (زنا) کرلیں، تو ان پر اپنے میں سے چار گواہ لاؤ۔ اگر وہ لوگ (زنا) کی گواہی دیں، تو ان عورتوں کو گھروں میں روکے رکھو، یہاں تک کہ انھیں موت آجائے، یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال دے"۔﴿۱۵﴾۔ (یہ حکم شروع اسلام میں تھا، اور زنا کرنے والے مردوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا تھا، اس کے بعد شادی شدہ مرد و عورت کے حق میں رجم یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کرنے کا حکم، اور غیر شادی شدہ مرد و عورت کے حق میں کوڑے لگانے کا حکم قیامت تک کے لیے باقی رہ گیا ہے)۔

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

"اور تم میں سے جو مرد اور عورت بدکاری (زنا) کریں، (اور تم میں سے جو دو مرد "لواطت" (بدفعلی) کریں، مرد مرد سے خواہش پوری کرے) تو انھیں تکلیف دو، پھر اگر وہ دونوں توبہ کر کے اپنی اصلاح کرلیں، تو ان کا پیچھا چھوڑ دو (انھیں تکلیف مت دو)۔ بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔﴿۱۶﴾

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

"اللہ کے نزدیک صرف ان لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے، جو نادانی (ناسمجھی) میں گناہ کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد ہی توبہ کرلیتے ہیں، تو اللہ ان کی توبہ قبول کرلیتا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔﴿۱۷﴾

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا

"ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی، جو (ساری عمر) بُرے کام کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت سامنے ہوتی ہے، تو کہتا ہے: اب میں نے توبہ کرلی، اور نہ اُن لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے، جو کفر کی حالت ہی میں مرجاتے ہیں (اسلام قبول نہیں کرتے

لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۸

ہیں)۔ایسے لوگوں کے لیے ہم نے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔۱۸

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ۝۱۹

''اے ایمان والو! (اے میت کے مال کے حقدارو!) تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم زبردستی (شوہر کے مرنے کے بعد اس کی) بیویوں کے مالک بن جاؤ، اور (اے شوہرو! تمہارے لیے حرام ہے کہ تم اس نیت سے) بیویوں کو (اپنے گھروں میں) روکے رکھو، کہ تم نے انھیں جو (مہر) دیا تھا اس میں سے کچھ تمھیں واپس مل جائے (یعنی بیوی مہر کی پوری رقم یا اس کا کچھ حصہ چھوڑ دے، اور اس کے بدلے میں تم سے وہ عورت طلاق لے لے)، ہاں اگر وہ عورتیں کھلم کھلا برائی (یعنی زنا) کرلیں (تو شوہر کے لیے جائز ہے کہ جو مہر دیا تھا واپس لے لے)، اور (اے شوہرو!) اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو، اور اگر تم ان عورتوں کو ناپسند کرتے ہو، تو ہوسکتا ہے کہ تمھیں ایک چیز ناپسند ہو، اور اللہ نے اس میں تمہارے لیے بہت سی بھلائیاں رکھی ہوں''۔۱۹

وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۝۲۰

''اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی سے شادی کرنا چاہو، اور ان میں سے ایک کو ''ڈھیر'' سارا مال (مہر) دیا تھا، تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔کیا تم (وہ مال) اس پر الزام لگا کر اور کھلم کھلا گناہ کر کے واپس لینا چاہتے ہو؟''۔۲۰۔(مہر واپس لینے کے لیے ایسے ماحول بناؤ تا کہ بیوی مجبور ہو کر طلاق لینے کے لیے مہر کا کچھ پیسہ واپس کردے، یہ کھلم کھلا ظلم اور بہت بڑا گناہ ہے)۔

وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝۲۱

''اور آخر تم کیسے (وہ مہر) واپس لے سکتے ہو! جب کہ تم ایک دوسرے سے ''ہم بستر'' ہو چکے ہو، اور انھوں نے تم سے پختہ عہد (وعدہ) بھی لیا تھا''۔۲۱

وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ۝۲۲ ع

''اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا نکاح کر چکے ہوں، تو تم ان سے نکاح نہ کرو، مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا (جو پہلے کر چکے وہ کر چکے مگر اب ان سے شادی جائز نہیں ہے)۔یہ بڑی بے حیائی ہے (برائی ہے)، (اور اللہ) کی ناراضگی کی بات ہے، اور بہت برا راستہ ہے''۔۲۲

حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ

''تم پر حرام کردی گئی ہیں، تمہاری مائیں، اور تمہاری بیٹیاں، اور تمہاری

وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَ رَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَ حَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ۙ﴿۲۳﴾

بہنیں، اور تمہاری پھوپھیاں، اور تمہاری خالائیں، اور بھائی کی بیٹیاں (بھتیجیاں)، اور بہن کی بیٹیاں (بھانجیاں)، اور تمہاری رضاعی مائیں (دودھ پلانے والی مائیں)، اور تمہاری رضاعی بہنیں (دودھ شریک بہنیں)، اور تمہاری ساسیں (بیویوں کی مائیں، ساس حرام ہے، بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے سے ہی ان کی مائیں حرام ہوجاتی ہیں)، اور تمہاری گود میں پلی ہوئی سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن کے ساتھ تم نے ہم بستری کی ہو، اگر تم نے ان کے ساتھ ہم بستری نہیں کی تھی تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے میں) تمہارے لیے کوئی حرج نہیں ہے (اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ہم بستری سے پہلے ہی طلاق دے دے یا وہ بیوی مرجائے، تو اس کے پہلے شوہر کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے)، اور تمہارے بیٹوں (سگے اور رضاعی بیٹوں) کی بیویاں (بہوئیں) بھی تم پر حرام ہیں، اور دو بہنوں کو (ایک ساتھ نکاح میں) جمع کرنا (بھی حرام ہے)، مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے"۔﴿۲۳﴾۔(اس آیت میں "نسبی" اور "رضاعی" اور "سسرالی" (۱۸) حرام رشتوں کا ذکر ہے: (۱) "نسبی اور سگی محرمات ۷ ہیں": (۱) مائیں: اسی میں دادیاں اور نانیاں شامل ہیں۔ (۲) بیٹیاں: اس میں پوتیاں اور نواسیاں بھی شامل ہیں۔ (۳) بہنیں: اس میں "سگی" اور "علاتی" (باپ کی طرف سے) بہن اور "اخیافی" (ماں کی طرف سے) بہن شامل ہیں۔ (۴) پھوپھیاں۔ (۵) خالائیں: "سگی" یا "علاتی" (باپ کی طرف سے) خالہ یا "اخیافی" (ماں کی طرف سے) خالہ شامل ہیں۔ (۶) بھتیجیاں اور ان کی بیٹیاں شامل ہیں۔ (۷) بھانجیاں اور ان کی بیٹیاں شامل ہیں۔ (۲) "رضاعی محرمات ۷ ہیں": ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو، دودھ کی وجہ سے وہ سب رشتے حرام ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں: (۱) رضاعی مائیں۔ (۲) رضاعی نانیاں۔ (۳) رضاعی بہنیں۔ (۴) رضاعی خالائیں۔ (۵) رضاعی باپ کی بیٹیاں۔ (۶) رضاعی باپ کی بہنیں۔ (۷) اور رضاعی باپ کی مائیں۔ قرآن میں صرف "رضاعی ماں" اور "رضاعی بہن" کا ذکر آیا ہے۔ (۳) "سسرالی محرمات ۴ ہیں": (۱) بیویوں کی مائیں (ساس)۔ (۲) سوتیلی بیٹیاں۔ (۳) بیٹوں کی بیویاں (بہوئیں)۔ (۴) دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ حدیث کے حساب سے "پھوپھی اور بھتیجی" اور "خالہ اور بھانجی" کو نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں ہے۔ (صحيح بخاری، كتاب النكاح، بَابُ لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا۔ حدیث نمبر (5108)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا۔" جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو"۔

(پانچواں پارہ)

(پانچویں پارے میں (17) رکوع ہیں۔ اور (124) آیتیں ہیں)

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

'' (تم پر مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، دودھ پلانے والی مائیں، دودھ شریک بہنیں، ساس، سوتیلی بیٹیاں، بہوئیں حرام ہیں، اسی طرح ''دو بہنوں'' کو ایک ساتھ جمع کرنا حرام ہے)، اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں)، مگر وہ ''عورتیں'' جو (جنگ کے بعد) تمہارے قبضے میں آئے (وہ حلال ہیں)، اللہ نے تم پر ان ''احکام'' کو فرض کر دیا ہے۔ اور تمہارے لیے (حرام کی ہوئی) عورتوں کو چھوڑ کر تمام عورتوں سے ''مہر'' دے کر شادی کرنا حلال کر دیا گیا ہے، شرط یہ ہے کہ نیت ''نکاح'' کی ہو، زنا کی نہیں، تو جن عورتوں سے (نکاح کر کے بیوی کی حیثیت سے) تم فائدہ اٹھاؤ، تو ان عورتوں کو ان کا طے کیا ہوا ''مہر'' دے دو۔ اور مہر طے ہو جانے کے بعد اگر تم (دونوں میاں بیوی) آپس میں ''مہر'' کی (کمی بیشی پر) راضی ہو جاؤ، تو کوئی حرج نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۲۴﴾۔ (اسلام میں ''نکاح متعہ'' (کچھ دن کے لیے نکاح کر کے طلاق دے دینا) قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ ''نکاح متعہ'' زنا ہے۔ (صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب نِكَاحِ الْمُتْعَةِ۔ حدیث نمبر (1406)۔ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَه، وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا ". ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا، کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے ''متعہ'' کرنے کی اجازت دی تھی، اور اب اللہ نے اس کو قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے، اس لیے جس کے

پاس کوئی ''متعہ'' والی عورت ہوتو چاہئے کہ اس کو چھوڑ دے، اور جو چیز تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو۔")۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

''اور تم میں سے جو شخص ایمان والی آزاد عورتوں سے شادی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، تو وہ تمہاری ایمان والی لونڈیوں میں سے شادی کرلے، اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے، (اے ایمان والو!) تم سب آپس میں ایک ہو، اس لیے ان (لونڈیوں) سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرلو، اور ان کا مہر دستور کے مطابق دو (قانون کے مطابق ادا کردو)، شرط ہے کہ وہ عورتیں پاک دامن ہوں (شادی سے عزت وآبرو کی حفاظت کرنے والی ہوں)، زنا کرنے والی نہ ہوں، اور چوری چھپے یار بنانے والی نہ ہوں۔ پھر جب وہ نکاح میں آجائیں، پھر زنا کرلیں، تو انھیں آزاد عورتوں کے مقابلہ میں ''آدھی سزا'' دی جائے گی، (لونڈی کے لیے پچاس کوڑے ہیں، اور ''رجم'' کو آدھا نھیں کیا جاسکتا، اس لیے ''لونڈی'' کے لیے رجم کا حکم نہیں ہے)۔ (لونڈیوں سے شادی کا) یہ حکم تم میں سے ان کے لیے ہے جن کو (نکاح نہ کرنے کی وجہ سے) زنا میں پڑ جانے کا ڈر ہو۔ اور صبر سے کام لینا تمہارے لیے بہتر ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔ ﴿۲۵﴾

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾

''اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے (احکام کو) کھول کھول کر بیان کردے، اور ان (اچھے) لوگوں کے راستے پر ڈال دے جو تم سے پہلے تھے، اور تمہارے ساتھ بھلائی کرے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۲۶﴾

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾

''اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ بھلائی کرے (تمہاری توبہ قبول کرے)، اور (اے ایمان والو!) نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنے والے چاہتے ہیں کہ تم (سیدھے راستے سے) ہٹ کر گمراہ ہوجاؤ (سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ)''۔ ﴿۲۷﴾

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

''اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، اور انسان بہت ہی کمزور پیدا کیا گیا ہے''۔ ﴿۲۸﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ

''اے ایمان والو! تم لوگ اپنا مال آپس میں ناحق طریقے سے (غلط

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۗ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝٢٩

طریقے سے) نہ کھاؤ، مگر آپسی رضامندی سے تجارت کے ذریعہ کھاسکتے ہو، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، (خودکشی نہ کرو، ایک دوسرے کو قتل نہ کرو)، بیشک اللہ تم پر بڑا رحم والا ہے''۔ ۝٢٩

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝٣٠

''اور جو شخص ظلم وزیادتی کے طور پر ایسا کرے گا (تکبر سے اور جان بوجھ کر اللہ کے منع کیے ہوئے کاموں کو کرتا رہے گا، گناہ سے نہیں بچے گا)، تو جلد ہی ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے۔ اور اللہ کے لیے یہ بالکل آسان ہے''۔ ۝٣٠

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝٣١

'' (اے ایمان والو!) اگر تم لوگ اُن بڑے بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمھیں روکا گیا ہے، تو تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو ہم خود ہی مٹا دیں گے (معاف کر دیں گے)، اور تمھیں عزت کی جگہ (جنت) میں داخل کریں گے''۔ ۝٣١

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝٣٢

''اور اللہ نے جن چیزوں میں تم میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت اور برتری دی ہے، (تو دوسروں کی چیز مل جانے اور دوسروں کی نعمت چھن جانے) کی تمنا نہ کرو (ایک دوسرے سے حسد نہ کرو)، مردوں کو ان کی کمائی کا حصہ ملتا ہے، اور عورتوں کو ان کی کمائی کا حصہ ملتا ہے، اور اللہ ہی سے اس کا فضل وکرم مانگو، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ۝٣٢

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝٣٣ ع

''اور ہم نے ہر ایک کے کچھ وارث بنائے ہیں، اس (مال کی تقسیم) کے لیے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ کر مریں۔ اور جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے (آپسی لین دین کا وعدہ ہے)، انھیں ان کا حصہ دے دو (میراث میں سے حصہ نہیں، بلکہ آپس میں لین دین کا وعدہ کرنے والوں کو کچھ دے کر مدد کر دو)، بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے''۔ ۝٣٣

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَھُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاهْجُرُوْھُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ۚ فَاِنْ

''مرد عورتوں کے ''نگران'' ہیں (دیکھ بھال کرنے والے ہیں، حاکم اور امیر ہیں)، کیوں کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے، اور اس لیے کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ تو نیک عورتیں اللہ سے ڈرنے والی، اور شوہر کی غیر موجودگی میں اللہ کی نگرانی میں (مال اور عزت وآبرو) کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں، اور جن عورتوں کی نافرمانی (بددماغی) کا تمھیں ڈر ہو تو (پہلے انھیں پیار سے)

اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

سمجھاؤ، اور (اگر وہ نہ سمجھیں تو پھر) بستروں میں ان کو اکیلے چھوڑ دو، (بستروں میں ان سے الگ رہو)، اور (اگر پھر بھی نہ سمجھیں تو) انہیں (ہلکی مار) مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں، تو ان کے خلاف کوئی اور کارروائی نہ کرو، بیشک اللہ سب سے بلند، سب سے بڑا ہے (سب سے بلند مرتبہ والا اور بڑی شان والا ہے)''۔﴿۳۴﴾

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

''اور اگر تمھیں ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان اختلاف سے ڈر ہو (کہ معاملہ اور خراب ہوجائے گا)، تو (میاں بیوی کے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے) ایک فیصلہ کرنے والا مرد کے رشتہ داروں میں سے، اور ایک فیصلہ کرنے والا عورت کے رشتہ داروں میں سے طے کرلو۔ اگر وہ دونوں (میاں بیوی) اصلاح چاہتے ہوں گے (ملاپ چاہتے ہوں گے)، تو اللہ ان دونوں (میاں بیوی) میں اتفاق پیدا کردے گا (محبت ڈال دے گا اور ملاپ کرادے گا)، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے''۔﴿۳۵﴾

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾ۙ

''اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور رشتہ دار پڑوسی، اور اجنبی پڑوسی، اور ساتھ بیٹھے یا ساتھ کھڑے ہوئے شخص (دوست)، اور مسافر اور غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ بھی (اچھا سلوک کرو)۔ بیشک اللہ اکڑنے والے اور بڑا بننے والے کو پسند نہیں کرتا (بیشک اللہ تکبر (گھمنڈ) کرنے والوں اور فخر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا)''۔﴿۳۶﴾

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۳۷﴾ۚ

''(ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں) جو خود بھی بخیلی (کنجوسی) کرتے ہیں، اور لوگوں کو بھی بخیلی (کنجوسی) کا حکم دیتے ہیں، اور جو (مال) اللہ نے اپنے فضل سے (اپنی مہربانی سے) انھیں دے رکھا ہے، اُسے چھپاتے ہیں، اور ہم نے کافروں کے لیے (ناشکروں کے لیے) رسوا کن (ذلیل کرنے والا) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔﴿۳۷﴾

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

''اور (وہ لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں) جو اپنا مال لوگوں کو دکھلاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں (ریاکاری کرتے ہیں)، اور اللہ پر اور آخرت کے

وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾

دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جس کا ساتھی شیطان ہو، وہ بڑا بُرا ساتھی ہے"۔﴿۳۸﴾

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

"بھلا ان (منافقوں کا، ان انکار کرنے والوں) کا کیا بگڑ جاتا، اگر وہ اللہ پر، اور آخرت کے دن پر ایمان لے آتے، اور اللہ نے انھیں جو روزی دے رکھی ہے، اس میں (اللہ کے لیے) خرچ کرتے، اور اللہ ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے"۔﴿۳۹﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

"بیشک اللہ ذرّہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا، اور اگر کسی کی کوئی نیکی ہوتی ہے، تو وہ اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے، اور اُس کو اپنے پاس سے بڑا بدلہ دیتا ہے"۔﴿۴۰﴾

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾

"وہ کیسا منظر ہوگا؟ (قیامت کے دن لوگوں کا کیا حال ہوگا؟)، جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے، اور آپ کو (اے نبی ﷺ!) ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے"۔﴿۴۱﴾

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾

"اس قیامت کے دن کفر کرنے والے (حق کا انکار کرنے والے) اور رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرنے والے (بات نہ ماننے والے) تمنا کریں گے کہ، کاش! انھیں دفن کر کے زمین برابر کر دی جاتی، اور وہ لوگ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے"۔﴿۴۲﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

"اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے پاس نہ جاؤ، (نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو) جب تک تم (نماز میں) جو پڑھتے ہو، اسے سمجھنے نہ لگو، اور جنابت (ناپاکی) کی حالت میں بھی (نماز نہ پڑھو) جب تک غسل نہ کر لو، ہاں اگر سفر میں راستے چلے جا رہے ہو اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے غسل نہ کر سکو (تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو)۔ اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی "قضائے حاجت" سے (پیشاب و پائخانہ سے) آیا ہو، یا تم نے بیویوں سے ہم بستری کی ہو (صحبت کی ہو)، اور پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے "تیمم" کر لو (وہ اس طرح کہ) اپنے چہروں اور دونوں ہاتھوں (دونوں ہتھیلیوں) پر مسح کر لو، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے"۔﴿۴۳﴾۔ (شراب کی حرمت کے بارے میں یہ دوسری آیت سورہ نساء سورہ نمبر ۴ کی آیت نمبر

(۴۳) ہے۔اس سے پہلے شراب کے بارے میں سب سے پہلی آیت سورہ بقرہ سورہ نمبر ۲ کی آیت نمبر (۲۱۹) ہے۔اور آخری آیت سورہ مائدہ سورہ نمبر ۵ کی آیت نمبر (۹۰) ہے۔تیمم کا طریقہ: پاک مٹی پر دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ مارا جائے، پھر انھیں اپنی دونوں ہتھیلیوں اور چہرہ پر پھیر لیا جائے)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾

''(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے ان (یہودی) لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں اللہ کی کتاب (تورات) کا ایک حصہ دیا گیا ہے، کہ وہ (خود کس طرح) گمراہی کو خریدتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ تم (مسلمان) بھی سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ (اسلام کو چھوڑ دو)''۔﴿۴۴﴾

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

''اور (اے مسلمانو!) اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور دوستی (سرپرستی) کے لیے اللہ ہی کافی ہے، اور مدد کے لیے بھی اللہ ہی کافی ہے''۔﴿۴۵﴾

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

''یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں، جو (تورات) کے الفاظ کو ان کے اصلی معنی ومطلب سے ہٹا دیتے ہیں، اور کہتے ہیں: ''ہم نے سن لیا اور ہم نے نافرمانی کی''، اور (اے محمد!) ''تم سنو! تمھیں نہ سنایا جائے'' (یعنی اے محمد تم بہرے ہو جاؤ)، اور ''ہماری رعایت کرو''، زبان موڑ کر، اور دین میں عیب نکالنے کے لیے (ایسا کہتے ہیں)۔اور اگر وہ کہتے کہ ''ہم نے سنا، اور ہم نے مان لیا''، اور ''سنئے اور ہماری طرف دیکھئے''، تو ان کے لیے بہتر اور زیادہ مناسب ہوتا، لیکن اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے (حق کے انکار کی وجہ سے) یہودیوں پر لعنت (اور پھٹکار) بھیج دی ہے، اس لیے کم ہی ایمان لاتے ہیں (برائے نام ایمان لاتے ہیں)''۔﴿۴۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

''اے اہل کتاب! (اے یہود ونصاریٰ!) ہم نے جو (قرآن) اتارا ہے اس پر ایمان لے آؤ، (یہ قرآن اس کتاب کی) تصدیق کرتا ہے (اس کتاب کو سچ مانتا ہے) جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے، اس سے پہلے کہ ہم بہت سارے چہروں کو بگاڑ کر انھیں پیٹھ کی طرف پھیر دیں (چہرے کو گُدی اور گردن جیسا بنا دیں)، یا ہم ان پر لعنت

(پھٹکار) بھیج دیں، جیسا کہ ہفتہ (سنیچر) کے دن والے (یہودیوں) پر لعنت بھیج دی تھی (سنیچر والے یہودیوں کو سور اور بندر بنا دیا تھا)، اور اللہ کا حکم ہمیشہ پورا ہو کر ہی رہتا ہے (اللہ کا فیصلہ اٹل ہے)''۔﴿۴۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

''بیشک اللہ شرک کو (توبہ کے بغیر کبھی بھی) معاف نہیں کرتا، اور اس شرک کے علاوہ گناہوں کو جس کے لیے چاہتا ہے، معاف کر دیتا ہے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، تو اس نے بیشک بہت بڑا گناہ کیا، اور (اللہ پر) جھوٹ باندھا''۔﴿۴۸﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جو اپنے آپ کو پاکیزہ (پارسا) کہتے ہیں، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزہ بناتا ہے، اور (لوگوں پر) کھجور کی گٹھلی کے دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا (ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا)''۔﴿۴۹﴾

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع ۷

''(آپ صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھیے! کس طرح یہ (حق کا انکار کرنے والے) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں؟ (یہ لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں بیان کرنے میں کتنے نڈر ہیں!) اور کھلا گناہ ہونے کے لیے یہی (بات) کافی ہے (اس سے بڑا، کھلا گناہ اور کیا ہو سکتا ہے؟)''۔﴿۵۰﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب (تورات کے علم) میں سے ایک حصہ دیا گیا ہے کہ وہ (کس طرح) بتوں اور شیطانوں پر ایمان رکھتے ہیں؟ اور (یہ یہود و نصاریٰ) کافروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ کفر کرنے والے (حق کا انکار کرنے والے لوگ) ایمان والوں کے مقابلہ میں زیادہ صحیح راستہ پر ہیں''۔﴿۵۱﴾۔ (اَلْجِبْتُ سے مراد: بت، کاہن، جادوگر، اور ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جائے۔ (اَلطَّاغُوْتُ سے مراد: کاہن، شیطان اور ہر گمراہ کرنے والی چیز، بت، سرداران یہود، اور ہر وہ چیز جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے)۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾

''یہی وہ (یہودی) لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت (اور پھٹکار) بھیج دی ہے، اور جس پر اللہ لعنت بھیج دے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے''۔﴿۵۲﴾

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾

"کیا ان کو (اللہ) کی بادشاہت (حکومت یا خزانے) کا کوئی حصہ مل گیا ہے؟ پھر تو یہ لوگوں کو کھجور کی گٹھلی کے دھاگے کے برابر (ذرہ برابر) بھی کچھ نہ دیں گے، (بخیلی اور کنجوسی کی وجہ سے یہودی لوگ کسی کو بھی پھوٹی کوڑی تک نہیں دیں گے)۔ ﴿۵۳﴾

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾

"یا اللہ نے اپنے "فضل" سے (جو نبوت، قرآن اور عزت وشرف) لوگوں کو دیا ہے (نبی ﷺ اور مسلمانوں کو دیا ہے)، اس سے یہ (یہودی) لوگ حسد کرتے ہیں (جلتے ہیں)، (اے یہودیو!) ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے خاندان کو بھی کتاب وحکمت عطا کی تھی، اور انھیں ایک بڑی سلطنت (اور بادشاہت) بھی دی تھی"۔ ﴿۵۴﴾۔ (نبی ﷺ سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اللہ نے نبیوں کو بھیجا، کتابیں نازل کیں، داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو نبوت کے ساتھ ساتھ بڑی حکومت بھی دی، نبی ﷺ بھی ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، اور یہ یہود ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، جب باپ دادا ایک ہیں تو یہ اہل کتاب نبی ﷺ اور مسلمانوں سے حسد کیوں کرتے ہیں؟)۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾

"تو ان (بنی اسرائیل) میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو (نبیوں اور رسولوں) پر ایمان لے آئے، اور کچھ نے ان سے منہ موڑ لیا (ایمان نہیں لائے)۔ اور ان (انکار کرنے والوں) کے لیے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے"۔ ﴿۵۵﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

"بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے (اسلام اور ایمان پر نہیں مرے ہیں)، ہم انھیں آگ میں داخل کریں گے، جب بھی ان کے چمڑے گل جائیں گے (چمڑے پک جائیں گے)، ہم ان پر نیا چمڑہ چڑھا دیں گے، تاکہ وہ (ہمیشہ) عذاب کا مزہ چکھتے رہیں، بیشک اللہ بڑا زبردست (بڑی عزت والا)، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿۵۶﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا

"اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور نیک عمل کرتے رہے ہیں، ان کو جلد ہی ہم ایسی جنتوں میں داخل کریں گے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، وہاں ان کے لیے پاک (صاف ستھری) بیویاں ہوں گی۔ اور ہم انہیں گھنے سائے (گھنی چھاؤں) میں

ظَلِيْلًا ۝۵۷

داخل کریں گے''۔۵۷

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝۵۸

''بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک (ان کے مالکوں تک) پہنچادو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو، تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، بیشک اللہ تمھیں اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔۵۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۵۹ ع ۵

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو (اللہ کی بات مانو)، اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، (رسول اللہ ﷺ کی بات مانو)، اور تم میں سے جو اختیار والے (علماء اور اسلامی امیر) ہیں (ان کی بھی بات مانو)، پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہوجائے، تو اسے اللہ (یعنی قرآن) اور اس کے رسول (ﷺ یعنی حدیث) کی طرف لوٹادو، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اسی میں بھلائی ہے، اور اس کا انجام بھی سب سے اچھا ہے''۔۵۹

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰

'' (اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا (ان منافقوں کو نہیں دیکھا) جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ آپ پر اتاری گئی اور آپ (ﷺ) سے پہلے اتاری گئی (کتابوں) پر ایمان لے آئے ہیں، لیکن وہ اپنا فیصلہ ''غیراللہ'' سے کرانا چاہتے ہیں، (کاہنوں، کافروں، یہود و نصاریٰ وغیرہ سے کرانا چاہتے ہیں) جب کہ انھیں اس کے انکار کا حکم دیا گیا تھا (فیصلہ کے لیے ان کے پاس نہ جانے کے لیے کہا گیا تھا)، اور شیطان انھیں سیدھے راستے سے بھٹکا کر بہت دور لے جانا چاہتا ہے (شیطان بڑی گمراہی میں لے جانا چاہتا ہے)''۔۶۰

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱

''اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ، اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول (ﷺ) کے پاس آؤ، تو آپ ان منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے پوری طرح کتراتے ہیں (منہ موڑ لیتے ہیں)''۔۶۱

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ڰ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝۶۲

''پھر یہ کیسی بات ہے کہ جب ان (منافقوں) پر ان کے کالے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی مصیبت آتی ہے، تو آپ (ﷺ) کے پاس آ کر اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے تو صرف بھلائی اور آپس میں ملانے کی نیت کی تھی''۔۶۲

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾

''یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کی ساری باتیں اللہ خوب اچھی طرح جانتا ہے۔لہٰذا (اے نبی ﷺ!) آپ انھیں ''نظر انداز'' کیجیے (ان سے منہ موڑ لیجیے)، اور انھیں نصیحت کیجیے، اور ان (منافقوں) کو ان کے بارے میں دل میں اتر جانے والی بات کہیے''۔﴿٦٣﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

''اور ہم نے ہر رسول کو صرف اس لیے بھیجا ہے کہ اللہ کی اجازت سے اس کی اطاعت کی جائے (اس کی بات مانی جائے)، اور اگر یہ لوگ، جب انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، آپ (ﷺ) کے پاس آتے، پھر اللہ سے ''مغفرت'' (گناہوں کی معافی) مانگتے، اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے ''مغفرت'' کی دعا کرتے (گناہوں کی معافی مانگتے)، تو اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا (بہت معاف کرنے والا)، بڑا مہربان پاتے''۔﴿٦٤﴾ (اس آیت سے رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس جا کر گناہوں کی بخشش کی دعا کرنا صحیح نہیں ہے، قرآن میں ''تحریف معنوی'' ہے۔اس آیت میں نبی ﷺ کے زمانے کے منافقوں کے ''جرم'' کا ذکر ہے کہ وہ دوسروں کے پاس فیصلہ کے لیے جاتے تھے، تو ان سے کہا جا رہا ہے اللہ کے عذاب سے بچنے کا راستہ یہ ہے کہ اپنے نفاق سے توبہ کر کے نبی ﷺ کے پاس آ جاؤ)۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰي يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَھُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِــيْمًا ﴿٦٥﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ کے رب کی قسم! وہ لوگ ''مومن'' نہیں ہو سکتے، جب تک آپ کو اپنے آپسی جھگڑوں میں فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تکلیف (تنگی) محسوس نہ کریں، اور پوری طرح سے اس فیصلہ کو مان لیں''۔﴿٦٥﴾

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْھُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾

''اور اگر ہم (توبہ کرنے والے لوگوں پر یہ) ضروری کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو، یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ، تو ان میں سے تھوڑے ہی لوگ اس پر عمل کرتے، اور جس بات کی انھیں نصیحت کی جاتی ہے، اگر یہ لوگ اس پر عمل کر لیتے تو ان کے حق میں کہیں بہتر ہوتا، اور (دین میں) زیادہ مضبوطی پیدا کرتا''۔﴿٦٦﴾

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰھُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾

''اور تب ہم انہیں اپنے پاس سے بہت بڑا بدلہ دیتے''۔﴿٦٧﴾

وَّلَهَدَيْنٰھُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾

''اور بیشک ہم انھیں (دنیا اور آخرت میں) سیدھا راستہ بھی دکھاتے''۔﴿٦٨﴾

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾

''اور جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی (بات مان کر) عمل کرتے ہیں، تو وہ (جنت میں) اللہ کا انعام پانے والے نبیوں، سچے لوگوں، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے، اور یہ لوگ بہت ہی اچھے ساتھی ہوں گے''۔﴿۶۹﴾

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع

''(جنت میں نیک لوگوں کو نبیوں، سچے لوگوں اور شہیدوں کا ساتھ ملنا) اللہ کے فضل وکرم سے ہے، اور اللہ (لوگوں کو) خوب اچھی طرح جانتا ہے۔''﴿۷۰﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾

''اے ایمان والو! (دشمن سے مقابلے کے وقت) اپنے بچاؤ کے لیے سامان ساتھ رکھو، پھر (جہاد کے لیے) فوجی دستوں میں نکلو یا ایک ساتھ نکلو (جماعت جماعت بن کر جہاد کے لیے نکلو یا سب ایک ساتھ مل کر نکلو)''۔﴿۷۱﴾

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾

''اور بیشک تم میں کوئی ایسا بھی ہے کہ (جان بوجھ کر جہاد میں جانے سے) سستی کرتا ہے، (اور دوسروں کی بھی ہمت پست کر دیتا ہے)، پھر اگر (جہاد میں) تم پر کوئی مصیبت آ جائے، تو کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر بڑا انعام کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ موجود نہیں تھا''۔﴿۷۲﴾۔ (منافقین نفاق کی وجہ سے جہاد کے لیے نہیں نکلتے تھے، اور دوسروں کی بھی ہمت پست کر دیتے تھے، منافقوں کا سردار عبداللہ بن اُبی بن سُلول تو ہمت پست کرنے میں آگے آگے تھا، غزوۂ اُحد کے موقع پر منافقین کی ایک جماعت کو لے کر مدینہ واپس چلا آیا)۔

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

''اور اگر تم پر اللہ کا فضل ہو جائے (جنگ میں جیت مل جائے یا مال غنیمت حاصل ہو جائے)، تو وہ ایسے بات کرتا ہے: جیسے تمہارے اور اس کے درمیان کبھی کوئی دوستی تھی ہی نہیں، (کبھی نفرت تھی ہی نہیں، مسلمانوں سے محبت میں نہیں بلکہ صرف مال کی لالچ میں) کہتا ہے: کاش! میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہوتا تو بہت بڑی کامیابی حاصل کر لیتا (مال غنیمت حاصل کر لیتا، کچھ مال مجھے بھی مل جاتا)''۔﴿۷۳﴾

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ

''لہٰذا اللہ کے راستے میں وہ لوگ جہاد کریں جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں بیچتے ہیں۔ اور جو اللہ کے راستے میں لڑے، پھر چاہے قتل

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾

ہوجائے، یا جیت جائے، (ہر صورت میں) ہم جلد ہی اس کو بڑا بدلہ (جنت) دیں گے"۔﴿۷۴﴾

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

"اور (اے مسلمانو!) تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں اُن کمزور (اور بے بس) مردوں، عورتوں اور بچوں کو بچانے کے لیے کیوں جہاد نہیں کرتے ہو؟ (کیوں نہیں لڑتے ہو؟)، جو یہ دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال دے جس کے رہنے والے ظالم ہیں، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حمایتی بھیج دے، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار بھیج دے"۔﴿۷۵﴾

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع ۶/۷

"ایمان والے اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں، اور کافر (حق کا انکار کرنے والے) طاغوت (شیطان) کے راستے میں لڑتے ہیں۔ لہٰذا (اے مسلمانو!) تم شیطان کے ماننے والوں سے لڑو۔ بیشک شیطان کی چال بہت ہی کمزور ہے"۔﴿۷۶﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

"(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جن سے کہا گیا کہ تم (مکی زندگی میں لڑائی سے) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو، اور (نبی ﷺ جیسی) نماز کی پابندی کرو، اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان کا ایک گروہ (منافقوں کا گروہ) لوگوں سے (دشمنوں سے) ایسے ڈرنے لگا، جیسے اللہ سے ڈرنا چاہئے، یا اللہ سے زیادہ (دوسروں سے ڈرنے لگا)، اور ایسے لوگ کہنے لگے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا؟ کیوں نہ ہمیں کچھ اور دنوں تک مہلت دی؟ آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے، اور (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے آخرت بہت بہتر ہے، اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی (ذرہ برابر بھی) ظلم نہیں ہوگا"۔﴿۷۷﴾

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ

"تم جہاں بھی رہوگے موت تمھیں آ کر ہی رہے گی، چاہے تم مضبوط قلعوں میں رہو۔ اور اگر ان (منافقوں) کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے (خوشحالی ملتی ہے)، تو کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے، اور اگر انھیں کوئی برائی پہنچتی ہے (تکلیف پہنچتی ہے)، تو کہتے ہیں: یہ (اے نبی ﷺ) تمہاری وجہ سے ہے، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: (بھلائی

هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝٧٨

وبرائی اور خوشحالی و بدحالی) سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ انھیں کیا ہوگیا ہے کہ یہ بات سمجھتے ہی نہیں ہیں۔'' ۝٧٨

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؗ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝٧٩

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے (خوشحالی ملتی ہے)، تو وہ صرف اللہ کی طرف سے ہے، اور آپ کو جو برائی پہنچتی ہے (تکلیف پہنچتی ہے)، تو وہ سب آپ کے کئے کا نتیجہ ہے۔ اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ گواہی دینے کے لیے اکیلا کافی ہے''۔ ۝٧٩

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝٨٠

''جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات مان کر عمل کیا)، تو بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی (اللہ کی بات مان کر عمل کیا)، اور جس نے نافرمانی کی تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ان کا ''نگران'' بنا کر نہیں بھیجا ہے (پہرہ دار اور داروغہ بنا کر نہیں بھیجا ہے)''۔ ۝٨٠

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ؗ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝٨١

''اور یہ (منافقین سامنے) تو کہتے ہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں (ہم بات ماننے والے ہیں)، پھر جب وہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس سے چلے جاتے ہیں، تو ان کا ایک گروہ رات کو آپ کی باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہے، اور یہ رات کے وقت جو مشورے کرتے ہیں، اللہ وہ سب لکھ رہا ہے۔ لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کی پرواہ نہ کریں، اور اللہ پر بھروسہ رکھیں، اور اللہ ہی بھروسہ کے لیے کافی ہے''۔ ۝٨١

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝٨٢

''کیا وہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ ضرور اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے''۔ ۝٨٢

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٨٣

''اور جب ان کے پاس امن وخوف (شانتی اور ڈر) کی کوئی خبر پہنچتی ہے، تو یہ لوگ اسے پھیلانا شروع کر دیتے ہیں ۔ اور اگر یہ لوگ اس (خبر) کو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ذمہ داروں کے حوالہ کر دیتے، تو ان میں سے تحقیق کرنے والے (ریسرچ اور کھوج کرنے والے) لوگ اس خبر کی حقیقت کو معلوم کر لیتے (اس خبر کی تہہ تک پہنچ جاتے)۔ اور (اے مسلمانو!) اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی

تو تھوڑے لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب لوگ شیطان کے پیچھے لگ گئے ہوتے''۔ ﴿٨٣﴾۔ (اس آیت سے پتہ چلتا ہے ''میڈیا'' ریسرچ کر کے ہی کوئی خبر چلائے، لوگوں کو بدنام نہ کرے)۔

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ اللہ کے راستے میں جہاد کیجیے، آپ اپنی ذات کے ذمہ دار ہیں (کوئی آپ کی بات مانے یا نہ مانے)، اور ایمان والوں کو (جہاد پر) ابھارتے رہیے، قریب ہے کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے، اور اللہ بہت زیادہ زور والا، اور زیادہ سخت عذاب دینے والا ہے''۔ ﴿٨٤﴾

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾

''جو کوئی اچھی سفارش کرتا ہے، تو اس کی (نیکی کا) ایک حصہ (اچھی سفارش کرنے والے کو) بھی ملتا ہے، اور جو بری سفارش کرتا ہے، تو اس کی (برائی کا) ایک حصہ (بری سفارش کرنے والے کو) بھی ملتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کی نگرانی کر رہا ہے (اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے)''۔ ﴿٨٥﴾

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾

النصف

''اور (اے ایمان والو!) جب تمھیں سلام کیا جائے، تو اس سے اچھا جواب دو، یا (کم از کم) اسی الفاظ کو لوٹا دو، بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے''۔ ﴿٨٦﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ ع

ع ٨

''اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہ بیشک تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا، جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے، اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟ (اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟)''۔ ﴿٨٧﴾ ع

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾

''(اے مسلمانو!) پھر تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ (جنگ اُحد میں جاتے وقت راستے سے واپس آنے والے) منافقوں کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے ہو (کچھ لوگوں نے کہا: نہیں وہ مسلمان ہیں) جب کہ اللہ نے ان منافقوں کے کالے کرتوت کی وجہ سے انھیں اوندھا منہ گمراہی میں ڈھکیل دیا ہے، کیا تم لوگ اُسے ہدایت دینا چاہتے ہو جسے اللہ نے گمراہ کر دیا ہو؟ اور اللہ جس کو گمراہ کر دے اس کے لیے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کبھی بھی بھلائی کا کوئی بھی راستہ نہیں پائیں گے''۔ ﴿٨٨﴾

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ

''وہ (منافقین) تو چاہتے ہیں کہ ان کی طرح تم لوگ بھی کافر ہو جاؤ،

سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾

تاکہ تم سب برابر ہو جاؤ، لہٰذا (اے مسلمانو!) تم لوگ ان میں سے کسی کو بھی (اپنا) دوست نہ بناؤ، جب تک وہ اللہ کے راستے میں ہجرت نہ کر جائیں، اگر وہ (منافقین ہجرت سے یا دین سے) پھر جائیں، تو ان لوگوں کو پکڑ لو، اور جہاں پاؤ انھیں قتل کرو، اور ان میں سے کسی کو بھی اپنا دوست اور مدد کرنے والا نہ بناؤ''۔﴿۸۹﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

''مگر ایسے (منافقین کو قید نہ کیا جائے اور نہ ان سے قتال کیا جائے) جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں، جن کے اور تمہارے درمیان کوئی (صلح و امن کا) معاہدہ ہے (آپسی لکھا پڑھی کر کے کسی بات کا وعدہ ہے)، یا دوسرے ایسے (بھی منافقین کو قید نہ کیا جائے اور نہ ان سے قتال کیا جائے) جو تمہارے پاس اس طرح آئیں کہ ان کے دل تم سے یا اپنی قوم سے جنگ کرنے سے تنگ ہوں (جو صلح کی وجہ سے نہ مسلمانوں سے جنگ کرنا چاہتے ہیں اور نہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر اپنی قوم سے جنگ کرنا چاہتے ہیں)، اور اللہ چاہتا تو انھیں تمہارے اوپر ''مسلط'' کر دیتا (حاوی کر دیتا)، پھر وہ تم سے جنگ کرتے۔ اگر وہ تم سے دور رہیں اور جنگ نہ کریں، اور تمھیں صلح کا پیغام دیں (صلح کے لیے ہاتھ بڑھائیں)، تو اللہ نے تم کو ان کے خلاف جنگ چھیڑنے کی اجازت نہیں دی ہے (کسی کاروائی کا کوئی حق نہیں دیا ہے)''۔﴿۹۰﴾۔
(اس آیت میں دو قسم کے منافقوں کا ذکر ہے جس کو قید نہیں کیا جائے گا اور جس سے جنگ نہیں کی جائے گی)۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع

''(منافقوں میں سب سے بُرے وہ) لوگ تمھیں ملیں گے، جو یہ چاہتے ہیں، کہ وہ تم سے بھی امن و شانتی میں رہیں (اسلام کا اظہار کر کے اپنی جان و مال اور اولاد کی حفاظت کر لیں)، اور اپنی قوم سے بھی (امن و شانتی میں رہیں)، مگر جب بھی انہیں فتنہ کی طرف واپس بلایا جاتا ہے، تو وہ اس میں کود پڑتے ہیں، اگر یہ لوگ تم سے (جنگ کرنے سے) دور نہ رہیں، اور تمھیں امن کی پیش کش نہ کریں (صلح کے لیے ہاتھ نہ بڑھائیں)، اور اپنے ہاتھ (جنگ سے) نہ روکے رکھیں، تو انہیں پکڑ لو، اور انہیں جہاں پاؤ، قتل کرو، اور ایسے ہی لوگوں کے خلاف (ہاتھ اٹھانے کے لیے) تم کو کھلم

کھلا اختیار دے دیا ہے (کھلی اجازت دے دی ہے)''۔ ﴿۹۱﴾۔ (اس آیت میں تیسرے ''پکے'' بدترین قسم کے منافقین کا ذکر ہے، جو مسلمانوں کے سامنے اسلام کا اظہار کرتے تھے تاکہ مسلمانوں کی جانب سے ان کی جان مال اور ان کی اولاد محفوظ رہے، اور کافروں سے بھی دوستی رکھتے تھے اور ان کے بتوں کی پوجا کرتے تھے، ایسے ہی منافقوں کو قید کرنے اور اس سے جنگ کرنے کا حکم ہے)۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

''اور کسی مومن کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی مومن کو قتل کردے، مگر غلطی سے (کسی کا قتل ہو جائے)، اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کردے تو (اس کا کفارہ یہ ہے کہ) وہ ایک مسلمان (غلام یا لونڈی) کو آزاد کردے، اور اس کے گھر والوں کو دیت (خون بہا، قتل کے بدلے ۱۰۰/اونٹ یا اس کے برابر رقم وغیرہ) دے دے، ہاں اگر وہ لوگ معاف کردیں (تو اور بات ہے)۔ اور اگر مقتول (جس کو قتل کیا گیا ہے) تمہاری دشمن قوم سے ہو، اور مومن ہو، تو (اس کا کفارہ) ایک مسلمان (غلام یا لونڈی) کو آزاد کردے (اور خون بہا دینا واجب نہیں ہے)، اور اگر مقتول (جس کو قتل کیا گیا ہے وہ) کسی ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان (صلح کا کوئی) معاہدہ ہو (آپسی لکھا پڑھی کر کے کسی بات کا وعدہ ہو)، تو اس کے وارثوں کو (گھر والوں کو) دیت (خون بہا) دے دیا جائے، اور ایک مسلمان (غلام یا لونڈی) کو آزاد کردے، جسے (غلام یا لونڈی) آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو، وہ ''دو مہینے'' لگاتار روزے رکھے، یہ (کفارہ) اللہ کی طرف سے گناہوں کی توبہ (کا طریقہ) ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۹۲﴾

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

''اور جو شخص کسی مومن کو (کسی مسلمان کو) جان بوجھ کر قتل کردے، تو اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اس کے اوپر اللہ کا غضب (اللہ کا غصہ) اور اس کی لعنت (اور پھٹکار) ہے، اور (اللہ نے) اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔ ﴿۹۳﴾۔ (اگر وہ قتل کرنے والا سچی توبہ کرلے، اور نیک عمل کرتا رہے تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف

کر دے گا، اور مقتول کو (قتل کیے گئے انسان کو) اچھا بدلہ دے گا)۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَتَبَیَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کے راستے میں سفر کرو (جہاد کے لیے نکلو)، تو اگر تمھیں کوئی ''سلام'' کرے تو اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو بلکہ اس کی تحقیق کر لیا کرو، اور اگر تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سے ''مالِ غنیمت'' کے خزانے ہیں (جنگ میں ملے ہوئے سامان ہیں)، پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے، تو اللہ نے تم پر احسان کیا، اس لیے تحقیق کر لیا کرو، بیشک اللہ تمہارے کاموں کی پوری خبر رکھتا ہے''۔﴿۹۴﴾۔ (جنگ کے میدان میں کسی ''کلمہ'' پڑھنے والے کو مت مارو)۔

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۹۵﴾

''کسی عذر کے بغیر (جہاد چھوڑ کر گھروں میں) بیٹھے رہنے والے مسلمان، اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر ایک فضیلت دے رکھی ہے، اور اللہ نے ہر ایک سے بھلائی کا (جنت کا) وعدہ کر رکھا ہے، اور اللہ نے مجاہدین کو (اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو) بیٹھے رہنے والوں پر بڑی فضیلت دے کر بڑا اجر (بدلہ) دیا ہے''۔﴿۹۵﴾

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۹۶﴾ ع ۱۵

''(اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے) اللہ کی طرف سے بڑے درجے، مغفرت (گناہوں کی معافی) اور رحمت ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۹۶﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۹۷﴾

''بیشک جن لوگوں نے (مکہ اور اس کے آس پاس کی بستیوں کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت نہیں کی، دشمن کی طرف سے ظلم کو برداشت کیا، تو ایسے لوگوں نے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، فرشتے ان کی روح نکالتے وقت پوچھتے ہیں: تم لوگ یہاں کیوں رہ گئے تھے؟ وہ لوگ کہیں گے: ہم لوگ اس زمین میں کمزور (اور بے بس) تھے، فرشتے کہیں گے: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر کے چلے جاتے؟ (اللہ کی عبادت آزادی کے ساتھ کرتے؟) لہٰذا ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت بری جگہ ہے''۔﴿۹۷﴾

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾

’’مگر وہ کمزور مرد، عورتیں اور بچے ہیں، جو (ہجرت کی) کوئی تدبیر نہیں کر سکتے، اور نہ جنھیں (اس جگہ سے نکلنے کا) آسانی سے کوئی راستہ معلوم تھا‘‘۔ ﴿٩٨﴾

فَأُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾

’’تو پوری امید ہے کہ اللہ ان (ایسے کمزور لوگوں) کو معاف کر دے گا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے‘‘۔ ﴿٩٩﴾

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۚ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ ع

’’اور جو شخص اللہ کے راستے میں ہجرت کرتا ہے، وہ زمین میں پناہ لینے کی (ٹھہرنے کی) جگہیں اور کشادگی پاتا ہے، اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے ہجرت کی نیت سے نکلتا ہے، پھر راستے ہی میں اس کی موت آ جاتی ہے، تب بھی اس کا اجر (بدلہ) اللہ کے پاس طے ہو جاتا ہے (ثابت ہو جاتا ہے)، اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے‘‘۔ ﴿١٠٠﴾

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ إِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾

’’اور جب تم سفر میں جا رہے ہو، تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں (چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھنے میں) کوئی گناہ نہیں ہے، اگر تمھیں ڈر ہو کہ کافر تمھیں ستائیں گے (تم پر چڑھائی کر دیں گے)۔ بیشک کافر (حق کا انکار کرنے والے) تمہارے کھلے دشمن ہیں‘‘۔ ﴿١٠١﴾۔ (ڈر میں قصر کرنا (چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھنا) اس زمانہ میں مسلمانوں کا حال بیان کرنے کے لیے ہے، ورنہ قصر تو ہر سفر میں جائز ہے۔ چاہے ڈر ہو یا نہ ہو)۔

وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوْٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۖ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ

’’اور (اے نبی ﷺ!) جب آپ مسلمانوں کے ساتھ ہوں، اور (جنگ کی حالت میں) انھیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو، (تو اس ’’صلاۃِ خوف، ڈر والی نماز‘‘ کا طریقہ یہ ہے کہ) مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو، اور اپنے ہتھیار لیے رہیں، پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو تمہارے پیچھے چلی جائے، اور دوسری جماعت جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو آگے آ جائے، وہ آپ (ﷺ) کے ساتھ نماز ادا کرے، اور وہ اپنے ساتھ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لیے رہیں، (کیونکہ) کافر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غافل ہو جاؤ، تو وہ ایک دم تم پر ٹوٹ پڑیں، اور اگر تمھیں

عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

بارش کی وجہ سے تکلیف ہو، یا تم بیمار ہو، تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے ہتھیار (اتار کر ایک طرف) رکھ دو، (ہاں) اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ لیے رہو، بیشک اللہ نے کافروں کے لیے رُسوا کن (ذلیل کرنے والا) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔﴿۱۰۲﴾۔ (نماز کی اہمیت یہ ہے کہ جنگ میں بھی معاف نہیں ہے)۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

''پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ، تو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے (ہر حالت میں) اللہ کو یاد کرتے رہو، پھر جب تمھیں (دشمن کی طرف سے) اطمینان ہو جائے (جنگ ختم ہو جائے)، تو (پہلے کی طرح) نماز کی پابندی کرو، بیشک نماز ایمان والوں پر وقت (کی پابندی) کے ساتھ فرض ہے''۔﴿۱۰۳﴾

وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۵

''اور تم دشمن کا پیچھا کرنے میں سستی (اور کمزوری) نہ دکھاؤ، اگر تمھیں تکلیف پہنچتی ہے، تو تمھیں جیسی تکلیف پہنچتی ہے انھیں بھی تکلیف پہنچتی ہے، اور تم اللہ سے اس اجر کی (اس بدلہ کی) امید رکھتے ہو، جس کی ان (کافروں) کو امید نہیں ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۱۰۴﴾

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾

''(اے نبی ﷺ!) بیشک ہم نے کتاب (قرآن) حق کے ساتھ اتارا ہے، تاکہ آپ لوگوں کے درمیان (اسی قرآن کے حساب سے فیصلہ کریں)، جو اللہ نے آپ (ﷺ) کو سمجھا دیا ہے، اور آپ (امانت میں) خیانت کرنے والوں کے طرف دار نہ بنیں (خیانت کرنے والوں کی طرف سے ''دفاع'' نہ کریں)''۔﴿۱۰۵﴾۔ (آیت نمبر 105 سے 109 تک ''بنی اُبیرق'' کے چور کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، جس کا نام ''طُعمہ بن اُبیرق'' تھا، اس نے ایک آدمی کا زرہ چوری کر لیا اور جب اس کا نام لیا جانے لگا تو رات کو چپکے سے اسے ایک یہودی کے گھر میں ڈال آیا، اور وہ اور اس کے بھائی کہنے لگے کہ فلاں یہودی نے زرہ چوری کی ہے، اور تمام بھائی مل کر قسم کھا گئے کہ ''طعمہ'' نے چوری نہیں کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو صحیح سمجھا، اور اس یہودی کا ہاتھ کاٹنا چاہا تو یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ''طعمہ'' کا جھوٹ کھل کر سب کے سامنے آ گیا، وہ مرتد ہو گیا اور مکہ بھاگ گیا، جہاں چوری کرتے وقت اس کے سر پر ایک

دیوار گر گئی اور وہ کفر کی حالت ہی میں مر گیا)۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۱۰۶﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ سے معافی مانگتے رہیں، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۰۶﴾

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۚ﴿۱۰۷﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کی کسی جھگڑے میں حمایت نہ کریں (طرفداری نہ کریں)، جو خود اپنے آپ سے خیانت کرتے ہیں، بیشک اللہ (امانت میں) خیانت کرنے والے، گنہگار کو پسند نہیں کرتا (بیشک اللہ امانت میں خیانت کرنے والے، گنہگار سے محبت نہیں کرتا)''۔﴿۱۰۷﴾

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾

''یہ (بُرے کام کرنے والے اپنے بُرے کاموں کو) لوگوں سے چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپاتے (یہ بُرے کام کرنے والے لوگوں سے شرماتے ہیں اور اللہ سے نہیں شرماتے)، حالاں کہ (اللہ اُس وقت بھی) ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے، جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی مرضی سے خلاف مشورے کرتے ہیں، اور اللہ ان کے کاموں کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے (اور اللہ ان کے کاموں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے)''۔﴿۱۰۸﴾

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾

''سن لو! تم ہی وہ لوگ ہو، جنھوں نے (جرم کرنے والوں اور امانت میں خیانت کرنے والوں) کی طرف سے دنیا کی زندگی میں جھگڑا کیا ہے، لیکن قیامت کے دن اللہ سے ان کے لیے کون جھگڑے گا؟ یا ان کا وکیل کون بنے گا؟ (طرفداری کرنے والا کون ہوگا؟)''۔﴿۱۰۹﴾

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾

''اور جو کوئی گناہ کرے گا، یا اپنے آپ پر ظلم کرے گا، پھر اللہ سے معافی مانگ لے گا، تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا، بڑا رحم والا پائے گا''۔﴿۱۱۰﴾

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾

''اور جو کوئی گناہ کرے، تو بیشک اس (کے گناہ) کا بوجھ اسی پر ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۱۱۱﴾

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۚ﴿۱۱۲﴾

ع ۱۶

''اور جو کوئی غلطی یا گناہ کرے گا، پھر اس کا الزام کسی بے گناہ پر ڈال دے (بے گناہ پر تھوپ دے)، تو بیشک اس نے بڑا بہتان (جھوٹ) اور کھلم کھلا گناہ اپنے اوپر لا دلیا ہے''۔﴿۱۱۲﴾

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اگر آپ پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی، تو ان لوگوں میں سے (چوری کرنے والی اور امانت میں خیانت

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

کرنے والی) ایک جماعت نے آپ کو سیدھے راستے سے بھٹکانے کا ارادہ کر ہی لیا تھا، اور (حقیقت میں) وہ لوگ تو صرف اپنے آپ ہی کو گمراہ کر رہے ہیں، اور آپ کو ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچا پائیں گے، اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اتاری ہے، اور آپ کو وہ سب کچھ سکھایا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور اللہ کا فضل آپ پر بہت زیادہ ہے"۔﴿۱۱۳﴾

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

"لوگوں کی بہت سی سرگوشیوں میں (آپس میں چپکے چپکے کیے ہوئے مشوروں میں) کوئی بھلائی نہیں ہے، ہاں! بھلائی اس شخص کی سرگوشی میں ہے (آپس میں چپکے چپکے کیے ہوئے مشورے میں ہے)، جو کسی صدقہ یا بھلائی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا (سدھار کا) حکم دے، اور جو اللہ کی رضا (خوشی) کے لیے ایسا کرے گا، تو ہم اسے بہت بڑا بدلہ (جنت) دیں گے"۔﴿۱۱۴﴾

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ ع

"اور جو شخص سیدھا راستہ واضح ہو جانے کے بعد (کھل کر سامنے آ جانے کے بعد) بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے گا (بات نہیں مانے گا)، اور ایمان والوں کا راستہ چھوڑ کر (اسلام چھوڑ کر) دوسرے کے راستے پر چلے گا، تو وہ جدھر جانا چاہے گا ہم اسی طرف پھیر دیں گے، اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے"۔﴿۱۱۵﴾ ع

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

"بیشک اللہ شرک کو (توبہ کے بغیر کبھی بھی) معاف نہیں کرتا، اور اس شرک کے علاوہ گناہوں کو جس کے لیے چاہتا ہے، معاف کر دیتا ہے، اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، تو بیشک وہ گمراہی میں بہت دور تک چلا جاتا ہے (گمراہی میں وہ بڑھتا ہی چلا گیا ہے)"۔﴿۱۱۶﴾

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾

"یہ مشرکین اس کو (اللہ کو) چھوڑ کر صرف دیویوں کو پکارتے ہیں، اور اصل میں یہ لوگ شیطان مردود (سرکش شیطان) ہی کو پکارتے ہیں"۔﴿۱۱۷﴾ (دیویوں کو اللہ کی بیویاں اور بیٹیاں کہتے ہیں، منات، لات اور عزّٰی وغیرہ کو عورتوں جیسے نام دے رکھے ہیں، اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ دیویاں فریاد سنتی ہیں)۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

"جس (شیطان) پر اللہ کی لعنت (اور پھٹکار) ہے، اور اس (شیطان) نے (اللہ سے) کہا کہ بیشک میں تیرے بندوں (کی عبادت میں

سے) اپنا طے کیا ہوا حصہ نکال ہی لوں گا (اس لیے وہ غیر اللہ کی عبادت کریں گے، یا عبادت میں دکھاوا کریں گے، یا عبادت کے بعد کفر کریں گے)''۔﴿۱۱۸﴾

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾

''اور بیشک میں ان لوگوں کو گمراہ کروں گا، اور بیشک ان لوگوں کو خوب امیدیں دلاؤں گا (بڑی بڑی امیدوں کے ذریعے بہکاؤں گا)، اور میں انھیں حکم دوں گا تو وہ جانوروں کے کان چیریں گے (یا حلال جانوروں کو حرام کرلیں گے)، اور میں انہیں حکم دوں گا، تو وہ اللہ کی تخلیق کو (اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو) بدل دیں گے، اور جس نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا، تو اس نے کھلم کھلا گھاٹے کا سودا کرلیا (اس کا انجام نقصان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے)''۔﴿۱۱۹﴾۔ (اللہ کی تخلیق (اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز) کو بدلنے کا مطلب کیا ہے؟: اس کا مطلب یہ ہے کہ جانوروں کا کان کاٹ دیں، سورج اور چاند وغیرہ کو پوجنے لگیں، جب کہ اللہ نے ان چیزوں کو کسی اور کام کے لیے بنایا ہے، حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرلیں)۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

''شیطان لوگوں سے وعدے کرتا ہے، اور لوگوں کو بڑی ''امیدیں'' دلاتا ہے (بڑی تمناؤں کے ذریعے سیدھے راستے سے بہکا دیتا ہے)، اور شیطان لوگوں سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے (شیطان کا سارا وعدہ صرف دھوکہ ہی دھوکہ ہے)'' ﴿۱۲۰﴾

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

'' (شیطان کی بات ماننے والے) ایسے ہی لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ لوگ اس جہنم سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے (ان لوگوں کو کبھی بھی جہنم سے چھٹکارا نہیں ملے گا)''۔﴿۱۲۱﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

''اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ہم انھیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا اور کون ہوسکتا ہے؟ (کوئی بھی نہیں)''۔﴿۱۲۲﴾

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا

'' (اے لوگو! اے مسلمانو! نجات کا دارومدار) نہ تمہاری آرزوؤں پر ہے، اور نہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی آرزوؤں پر ہے، (اے لوگو!

يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾

تمہاری صرف تمنائیں اور اہل کتاب کی تمنائیں جنت میں جانے کے لیے کافی نہیں ہیں)، جو بھی برے کام کرے گا اس کی سزا پائے گا، اور وہ اللہ کو چھوڑ کر کسی کو بھی اپنا دوست اور مددگار نہیں پائے گا''۔ ﴿۱۲۳﴾

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

''اور جو بھی نیک کام کرے گا، چاہے مرد ہو یا عورت، شرط یہ ہے کہ وہ مومن ہو، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے شگاف (پھٹن) کے برابر بھی (یعنی ذرہ برابر بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا''۔ ﴿۱۲۴﴾

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾

''اور اس آدمی سے زیادہ دین دار کون ہوگا؟ جو اپنی پیشانی اللہ کے سامنے جھکا دے، اور اس کا عمل بھی اچھا ہو، اور اس نے پکے، سچے، توحید والے ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کی ہو۔ اور اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (اپنا جگری اور گہرا) دوست بنا لیا ہے''۔ ﴿۱۲۵﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع

''اور آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی ہے، اور اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے (ہر چیز اللہ کے گھیرے میں ہے)''۔ ﴿۱۲۶﴾

ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) آپ سے لوگ عورتوں کے بارے میں (یتیم بچیوں کے بارے میں) فتویٰ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے: ان عورتوں کے بارے میں (یتیم بچیوں کے بارے میں) اللہ خود تمھیں فتویٰ دے رہا ہے (اللہ تمھیں حکم دے رہا ہے)، اور اس بارے میں وہ آیتیں بھی فتویٰ دیتی ہیں جو عورتوں کے بارے میں (یتیم بچیوں کے بارے میں) قرآن میں پہلے ہی سے تمھیں سنائی جا چکی ہیں، جن عورتوں کے (جن یتیم بچیوں کے) طے کیے ہوئے حقوق (میراث وغیرہ) تو دیتے نہیں ہو، اور ان سے (صرف خوبصورتی کی وجہ سے) نکاح کرنا چاہتے ہو (اور نکاح کرکے مال لینا چاہتے ہو یا خوبصورت نہ ہونے کی وجہ سے دوسری جگہ شادی نہ کرکے مال لینا چاہتے ہو)، اور کمزور بچوں کے بارے میں بھی (تمھیں حکم دیتا ہے کہ ان کا حصہ دے دو)، اور یہ بھی حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف کرو، اور تم جو بھی نیکی کرو گے اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ﴿۱۲۷﴾

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ

''اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا بے رخی کا ڈر ہو،

اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

تو کوئی حرج نہیں کہ دونوں (میاں بیوی) آپس کے اتفاق سے (کچھ حقوق کی کمی بیشی) پر صلح کرلیں، اور صلح بہتر ہے (صلح اچھی چیز ہے، صلح جدائی سے بہتر ہے)۔ اور انسانوں کے دلوں میں (کچھ نہ کچھ) لالچ ڈال دی گئی ہے۔ اور اگر تم نیکی کرو گے، اور اللہ سے ڈرو گے، تو بیشک اللہ تمہارے سب کاموں کی پوری خبر رکھتا ہے''۔ ﴿۱۲۸﴾

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

''تم (جتنا بھی چاہو) اپنی بیویوں کے درمیان مکمل انصاف (مکمل برابری) نہیں رکھ سکتے (تمہارے لاکھ چاہنے کے باوجود بیویوں کے درمیان تم انصاف نہیں کر سکتے)، اس لیے تم (کسی ایک بیوی کی طرف) بالکل نہ جھکو کہ دوسری کو بیچ میں لٹکتی چھوڑ دو، اور اگر تم اپنی اصلاح (اور سدھار) کرلو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔ ﴿۱۲۹﴾

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

''اور اگر دونوں (میاں بیوی) جدا ہو جائیں گے، تو اللہ ہر ایک کو اپنی طرف سے کشادگی (فضل) دے کر ایک دوسرے سے بے نیاز کر دے گا (دونوں کے لیے اچھے رشتے کا انتظام کر دے گا)۔ اور اللہ بڑی کشادگی والا (خوب دینے والا)، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۱۳۰﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾

''اور آسمانوں و زمین میں جو کچھ ہے، سب اللہ ہی کا ہے، اور ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی وصیت کی تھی کہ اللہ سے ڈرتے رہو، اور اگر تم کفر کرو گے (حق کا انکار کرو گے)، تو (اللہ کا کیا نقصان ہے؟) اس لیے کہ آسمانوں و زمین کی سب چیز اللہ کی ہے، اور اللہ ہر ایک سے ''بے نیاز'' ہے (وہ کسی کا محتاج نہیں سب اسی کے محتاج ہیں)، اور ساری تعریفوں کے لائق ہے (بڑی خوبیوں والا ہے)''۔ ﴿۱۳۱﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾

''اور آسمانوں و زمین میں جو کچھ ہے، سب اللہ ہی کا ہے، اور کام بنانے کے لیے اللہ ہی اکیلا کافی ہے''۔ ﴿۱۳۲﴾

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾

''اے لوگو! اگر اللہ چاہے گا تو تم سب کو ختم کر دے گا، اور (تمہاری جگہ) دوسروں کو لے آئے گا، اور اللہ اس پر پوری طرح قادر ہے (سب کچھ اللہ کی قدرت اور طاقت میں ہے)''۔ ﴿۱۳۳﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ

''جو (صرف) دنیا میں اچھا بدلہ چاہتا ہے، تو (وہ جان لے کہ) اللہ کے

ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾

پاس تو دنیا اور آخرت (دونوں) کے اچھے بدلے موجود ہیں، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔ ﴿۱۳۴﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

''اے ایمان والو! انصاف پر سختی سے جمے رہنے والے، اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو، چاہے وہ (گواہی) اپنے خلاف ہو، یا ماں باپ اور رشتہ داروں ہی کے خلاف ہو، اور (جس کے خلاف گواہی دینے کا حکم دیا جا رہا ہے) چاہے وہ مالدار ہو یا غریب ہو (مالدار آدمی کی خوشی حاصل کرنے کے لیے یا اس کے ڈر سے لوگ عام طور پر اس کے خلاف گواہی نہیں دیتے ہیں، اسی طرح غریب آدمی پر رحم کھاتے ہوئے بھی لوگ اس کے خلاف گواہی نہیں دیتے ہیں)، اللہ دونوں (مالدار یا غریب) کا (تم سے) زیادہ خیر خواہ ہے (بھلائی چاہنے والا ہے)۔ پس تم (ذاتی مقصد اور آپس کی دشمنی کی وجہ سے) نفسانی خواہشات کے پیچھے چل کر انصاف کو نہ چھوڑ دو۔ اور اگر ''توڑ مروڑ'' کر بات کرو گے (یعنی غلط گواہی دو گے)، یا (سچی گواہی دینے سے) بچنا چاہو گے (پیچھے ہٹو گے)، تو (جان رکھو!) اللہ تمہارے کاموں کی اچھی خبر رکھتا ہے''۔ ﴿۱۳۵﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

''اے ایمان والو! تم اللہ پر، اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، اور اُس کتاب (قرآن) پر ایمان لاؤ، جو اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری ہے، اور اُن (آسمانی) کتابوں پر بھی (ایمان لاؤ) جو اللہ نے اس سے پہلے اتاری تھی، اور جو اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کر دے گا، تو گمراہی میں وہ بہت دور چلا جائے گا (گمراہی میں وہ بڑھتا چلا جائے گا)''۔ ﴿۱۳۶﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ؕ ﴿۱۳۷﴾

''بیشک (حق کا انکار کرنے والے یا اہل کتاب یا منافق) جو ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، (موت اسی شک میں آئی) تو اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، اور نہ ہی انھیں سیدھا راستہ دکھائے گا''۔ ﴿۱۳۷﴾

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ ﴿۱۳۸﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ منافقوں کو خوش خبری سنا دیجیے کہ بیشک ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔ ﴿۱۳۸﴾

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

''جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا (جگری) دوست بناتے ہیں۔ کیا وہ

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾

ان کافروں کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟ جب کہ ساری کی ساری عزت تو اللہ ہی کے لیے ہے"۔ ﴿۱۳۹﴾۔ (تعلقات کی "تین" قسمیں ہیں: (۱) "مُوَالَاۃ": جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔ (۲) "مُدَارَاۃ": خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کر سکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ (۳) "مُوَاسَاۃ": کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾

"اور اللہ کتاب میں (قرآن میں) تمہارے لیے اتار چکا ہے، کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے، اور ان (آیتوں) کا مذاق اڑایا جا رہا ہے، تو ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو، یہاں تک کہ وہ (مذاق اڑانے والے، انکار کرنے والے) کوئی اور بات کرنے لگیں، ورنہ تم بھی (اے ایمان والو!) ان ہی جیسے ہو جاؤ گے، بیشک اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے"۔ ﴿۱۴۰﴾

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ ع

"(اے مسلمانو!) یہ (منافقین اور انکار کرنے والے) وہ لوگ ہیں جو ہر وقت تمہارے "انجام" کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں (تمہاری جیت یا ہار کا انتظار کرتے رہتے ہیں)، اب اگر تمھیں اللہ کی طرف سے فتح (جیت) ملتی ہے، تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ اور اگر کافروں کی کوئی جیت ہوتی ہے، تو (یہ منافقین ان کافروں سے) کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہ تھے؟ (ہماری جیت بالکل پکی تھی، اس کے باوجود ہم نے) تمھیں مسلمانوں سے بچایا نہیں؟ (بیشک ہم نے تم لوگوں کو بچایا ہے)، اب تو اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا، اور اللہ کافروں کے لیے مسلمانوں پر (غالب آنے کا) ہرگز کوئی راستہ نہیں رکھتا (غالب آنے کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں رکھی ہے)"۔ ﴿۱۴۱﴾

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾

’’بیشک منافقین (دل میں کچھ اور زبان پر کچھ رکھنے والے) اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، جب کہ (اللہ ہی نے ان منافقوں کو) دھوکہ میں ڈال رکھا ہے، اور جب یہ (منافقین) نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، تو سستی اور کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں، اور اللہ کو تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں (اللہ کو برائے نام یاد کرتے ہیں)‘‘۔ ﴿۱۴۲﴾

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾

’’یہ (منافقین) ان کے (کفر و ایمان) درمیان شک میں ہیں (ڈانوا ڈول ہیں)، نہ پورے طور پر ان (مسلمانوں) کی طرف ہیں، نہ اُن (کافروں) کی طرف۔ اور جس کو اللہ گمراہ کردے، اس کے لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں پائیں گے‘‘۔ ﴿۱۴۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

’’اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا (جگری) دوست نہ بناؤ (مگر ان کافروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ)، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ کے پاس اپنے خلاف (نافرمانوں سے دوستی کے ذریعے) ایک کھلی کھلی وجہ پیدا کرو؟ (تاکہ اللہ کے عذاب کے مستحق ہو جاؤ)‘‘۔ ﴿۱۴۴﴾

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾

’’بیشک منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے (نچلی کھائی میں ہوں گے، جہنم میں سب سے نیچے ہوں گے)، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی کو بھی ان کی مدد کرنے والا انھیں پائیں گے‘‘۔ ﴿۱۴۵﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

’’مگر جن (منافقوں اور انکار کرنے والوں) نے توبہ کرلی، اور اپنی اصلاح کرلی (اپنا سدھار کرلیا)، اور اللہ سے اپنا رشتہ مضبوط کرلیا، اور اپنا دین اللہ کے لیے خالص کرلیا، تو وہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہوں گے، اور جلد ہی اللہ ایمان والوں کو ’بڑا بدلہ‘ (جنت) دے گا‘‘۔ ﴿۱۴۶﴾

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

’’(اے لوگو!) اگر تم شکر ادا کروگے، اور (اللہ پر) ایمان لاؤگے، تو اللہ تمھیں عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ بہت قدر کرنے والا ہے (بڑی عزت کرنے والا ہے)، سب کچھ جاننے والا ہے‘‘۔ ﴿۱۴۷﴾

(چھٹا پارہ)

(چھٹے پارے میں ٹوٹل (14) رکوع ہیں۔ اور (111) آیتیں ہیں)

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝١٤٨

''اللہ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ کوئی کھلم کھلا (سب لوگوں کے سامنے) کسی کی برائی بیان کرے (کسی کی غیبت کرے، کسی کی چغلی کرے، کسی کو بددعا دے)، ہاں اگر کسی پر ظلم ہوا ہو (تو وہ ذمہ دار کے سامنے اس ظلم کے بارے میں بیان کرسکتا ہے)، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔۱۴۸

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝١٤٩

''تم چاہے کسی ''نیکی'' کو دکھا کر کرو، یا چھپا کر کرو، یا کسی ''برائی'' (غلطی) کو معاف کردو، تو (بہتر ہے)، کیوں کہ اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے، (جب کہ اللہ سزا دینے پر بھی) پوری طرح قادر ہے''۔۱۴۹

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝١٥٠ ۙ

''بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ کچھ رسولوں پر تو ہم ایمان لاتے ہیں، اور کچھ کا انکار کرتے ہیں، اور وہ لوگ دونوں (کفر اور ایمان) کے درمیان کوئی اور راستہ اپنانا چاہتے ہیں''۔۱۵۰۔ (جیسے یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا ہے، اور عیسائیوں نے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا ہے)۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝١٥١

''ایسے لوگ ہی ''پکے'' کافر (حق کا انکار کرنے والے) ہیں، اور ہم نے کافروں کے لیے رُسوا کرنے والا (بہت ذلیل کرنے والا) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔۱۵۱

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٥٢ ع

''اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے، اور ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کیا، تو جلد ہی اللہ ایسے لوگوں کو ان کا پورا بدلہ دے گا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔۱۵۲

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اہل کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ان لوگوں پر آسمان سے کوئی کتاب اتار لائیں، تو (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ) ان لوگوں نے تو موسیٰ (علیہ السلام) سے بھی اس سے بڑا سوال کیا تھا۔ ان (یہودیوں) نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا تھا کہ ہمیں اللہ بالکل

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

آنکھوں کے سامنے دکھادو، تو ان کے ظلم کی وجہ سے ان لوگوں کو بجلی کی کڑک نے پکڑلیا، پھر انھوں نے اپنے پاس کھلی نشانیاں آجانے کے باوجود ''بچھڑے'' کو (گائے کے بچے کو اپنا معبود) بنالیا، تو ہم نے اس گناہ کو معاف کردیا، اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کھلا غلبہ عطا کیا (موسیٰ علیہ السلام کو کھلی جیت دے دی)''۔﴿۱۵۳﴾

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾

''اور ان (یہودیوں) سے عہد و پیمان (وعدہ) لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں کے اوپر طور پہاڑ لا کھڑا کیا، اور ہم نے ان سے کہا کہ (بیت المقدس شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے (جھکتے ہوئے) داخل ہو جاؤ، اور ہم نے ان سے کہا کہ ہفتہ کے دن (سنیچر کے دن) کے بارے میں حد سے نہ گزرو، اور ہم نے ان سے پکا عہد و پیمان (پکا وعدہ) لیا تھا''۔﴿۱۵۴﴾ (وہ لوگ سنیچر کے دن مچھلیوں کو ''گڈھوں'' میں بند کر کے رکھتے، اور اتوار کے دن شکار کر لیا کرتے تھے)۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾

''(ہم نے ان یہودیوں پر لعنت اس لیے بھیجی کہ) ان لوگوں نے اللہ سے کیے گئے تمام عہد و پیمان کو (وعدوں کو) توڑ دیا، اور اللہ کی آیتوں کا انکار کیا، اور نبیوں کو ناحق قتل کیا، اور کہا کہ: ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے (حق کے انکار کی وجہ سے) ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے، اس لیے وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں''۔ۙ﴿۱۵۵﴾

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ۙ

''اور (ہم نے ان یہودیوں پر لعنت اس لیے بھی بھیجی کہ) انھوں نے کفر کیا (انکار کیا)، اور مریم (علیہا السلام) پر بہت بڑا بہتان باندھا''۔ۙ﴿۱۵۶﴾ (مریم علیہا السلام پر زنا کا الزام لگایا، اور عیسیٰ علیہ السلام کو زنا کی اولاد بتایا۔ نعوذ باللہ)۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ۙ

''(ہم نے ان یہودیوں پر لعنت اس لیے بھی بھیجی کہ) انھوں نے کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو قتل کر دیا ہے، جب کہ ان لوگوں نے انھیں قتل نہیں کیا، اور نہ ''سولی'' پر چڑھایا، بلکہ انھیں ''شبہہ'' میں ڈال دیا گیا (انھوں نے کسی اور کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر پھانسی پر لٹکا دیا)، اور بیشک جن لوگوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کیا، اصل میں وہ ان کے بارے میں شک میں ہیں، ان کے پاس اس

بارے میں کوئی صحیح علم نہیں ہے (صحیح جانکاری نہیں ہے)، وہ تو صرف ''گمان'' (اٹکل پچو) کے پیچھے چل رہے ہیں، اور یہ پکی بات ہے کہ ان لوگوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا''۔ ﴿۱۵۷﴾

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾

''بلکہ اللہ نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی طرف اٹھالیا، اور اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۱۵۸﴾

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ ﴿۱۵۹﴾

''اور (جب عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے)، تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے ہر ایک عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لے آئے گا، اور وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں گواہی دیں گے''۔ ﴿۱۵۹﴾

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ﴿۱۶۰﴾

''یہودیوں کے ظلم (و زیادتی، اور گناہوں) کی وجہ سے ہم نے ان پر کچھ حلال چیزوں کو حرام کر دیا، جو ان کے لیے پہلے حلال تھیں، اور اس لیے بھی کہ انھوں نے بہت سارے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکا تھا''۔ ﴿۱۶۰﴾

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾

''اور (اس لیے بھی کہ) ان یہودیوں نے ''سود'' لیا، جب کہ انھیں اس سے روکا گیا تھا، اور لوگوں کا مال ناحق طریقے سے (حرام طریقے سے) کھایا، اور ہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے ایک دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔ ﴿۱۶۱﴾

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۧ ﴿۱۶۲﴾

ع ۲۲

''لیکن ان (بنی اسرائیل) میں سے علم میں پکے لوگ اور ایمان دار لوگ اُس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں، جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری گئی ہے، اور اُن (کتابوں) پر بھی جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے اتاری گئی ہیں، اور (تعریف کے قابل وہ لوگ ہیں) جو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور زکوۃ ادا کرتے ہیں، اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، انہیں ہم بہت جلد بڑا بدلہ (جنت) دیں گے''۔ ﴿۱۶۲﴾

اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی اتاری ہے، جیسے نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد دوسرے نبیوں پر اتاری تھی، اور جیسے ابراہیم، اور اسماعیل، اور اسحاق، اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر وحی اتاری تھی، اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) پر وحی اتاری تھی، اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور دیا تھا''۔ ﴿۱۶۳﴾

دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾

''اور ہم نے بہت سے رسول بھیجے ہیں، جن کے بارے میں ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (وحی کے ذریعہ) بتادیا ہے، اور ایسے بھی رسول بھیجے ہیں کہ جن کے بارے میں ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہیں بتایا ہے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) سے تو اللہ نے بات کی ہے''۔ ﴿۱۶۴﴾

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾

''یہ سب رسول (جنت کی) خوش خبری دینے والے، اور (جہنم سے) ڈرانے والے تھے، تاکہ رسولوں کے آجانے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے سامنے کوئی ''بہانہ'' باقی نہ رہے (کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اے اللہ! ہماری ہدایت کے لیے تو نے رسول کیوں نہیں بھیجا؟)، اور اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۱۶۵﴾

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾

''(یہ کافر مانیں یا نہ مانیں) لیکن اللہ اس وحی کی گواہی خود دیتا ہے جو کچھ اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارا ہے، اس نے اسے اپنے علم سے اتارا ہے، اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں، اور اللہ اکیلا ہی گواہی کے لیے کافی ہے''۔ ﴿۱۶۶﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾

''بیشک جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکا (اللہ کا دین قبول کرنے سے روکا)، تو بیشک وہ لوگ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں''۔ ﴿۱۶۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾

''بیشک جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، اور ظلم کیا، اللہ ان لوگوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گا، اور ان کو (سیدھا) راستہ بھی نہیں دکھائے گا''۔ ﴿۱۶۸﴾

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾

''(ہاں حق کا انکار کرنے والوں کو) جہنم کا راستہ (دکھائے گا)، جس میں وہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے''۔ ﴿۱۶۹﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

''اے لوگو! یہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آچکے ہیں، اب تم لوگ ان پر ایمان لے آؤ، یہی تمہارے لیے اچھا ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے (حق کا انکار کرو گے)، تو (یاد رکھو!) بیشک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۱۷۰﴾۔ (اگر تم حق کا انکار کرو گے

توجان لو کہ اللہ تم سے "بے نیاز" ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں سب اسی کے محتاج ہیں، تمہارے انکار سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور نہ تمہارے ایمان سے کوئی فائدہ، اسلام قبول کرنے سے تمہارا ہی فائدہ ہے)۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾

"اے اہل کتاب! (اے یہود و نصاریٰ!) اپنے دین میں "غلو" نہ کرو، اور اللہ کی شان میں حق بات کے علاوہ کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نہ اللہ ہیں نہ اللہ کے بیٹے ہیں بلکہ) اللہ کے رسول ہیں، اور اس کا "کلمہ" ہیں (لفظ "کُنْ - ہوجا" سے بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے پیدا ہوئے ہیں)، جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف پہنچادیا تھا، اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کی طرف سے ایک "روح" ہیں (جسے اللہ نے دوسری تمام مخلوق کی روحوں کی طرح پیدا کیا ہے)، لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ، اور یہ نہ کہو کہ اللہ "تین" ہیں (اللہ، عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام)، ایسی بات کہنے سے باز آجاؤ، یہی تمہارے لیے بہتر ہے، بیشک اللہ ہی "اکیلا" معبود ہے، وہ اس سے بالکل پاک ہے کہ کوئی اس کی "اولاد" ہو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے، اور اللہ ہی "اکیلا" کارساز ہے (سب کا کام بنانے کے لیے اللہ ہی "اکیلا" کافی ہے)"۔﴿۱۷۱﴾ (کسی بات کو "بڑھا چڑھا" کر اور "گھٹا" کر پیش مت کرو، اے عیسائیو! عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مت کہو، اور اے یہودیو! عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مت کہو، اور عیسیٰ علیہ السلام کو "زنا کی اولاد" مت کہو)۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾

"مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) اللہ کا "بندہ" ہونے کا کبھی بھی "انکار" نہیں کرتے ہیں (اللہ کا بندہ ہونے میں "شرم" محسوس نہیں کرتے ہیں)، اور "خاص فرشتے" اللہ کا بندہ ہونے کا کبھی بھی "انکار" نہیں کرتے (اللہ کا بندہ ہونے میں "شرم" محسوس نہیں کرتے ہیں)، اور جو کوئی اللہ کی عبادت سے انکار کرے (اللہ کی عبادت میں شرم محسوس کرے)، اور تکبر (گھمنڈ) کرے، تو اللہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا"۔﴿۱۷۲﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

"مگر جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، تو اللہ انھیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا، اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا، اور جن لوگوں نے (اللہ کی عبادت کا) انکار کیا (اللہ کی عبادت کرنے میں شرم

وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾

کیا)، اور تکبر (گھمنڈ) کیا، اللہ انھیں ''دردناک'' (بہت تکلیف والا) عذاب دے گا، اور وہ لوگ اپنے لیے اللہ کے علاوہ کوئی ''ولی'' (جگری دوست) اور مدد کرنے والا نہیں پائیں گے''۔﴿۱۷۳﴾

یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ''کھلی دلیل'' آچکی ہے، اور ہم نے تمہاری طرف ''صاف صاف راستہ دکھانے والی روشنی'' بھیج دی ہے (حق کو کھول کھول کر بیان کرنے والا قرآن بھیج دیا ہے)''۔﴿۱۷۴﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾

''اب جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے، اور اس (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رہے، انھیں اللہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا، اور انھیں اپنے پاس آنے کے لیے سیدھا راستہ دکھائے گا''۔﴿۱۷۵﴾

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَ هُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَ اِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع

''(اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے ''کلالہ'' کے بارے میں ''فتویٰ'' پوچھتے ہیں (یعنی اس میت کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور والد بھی زندہ نہ ہو)، تو آپ (ﷺ) کہہ دیجیے کہ اللہ ''کلالہ'' کے بارے میں تمھیں یہ فتویٰ (حکم) دیتا ہے کہ اگر کوئی آدمی مر جائے، جس کی کوئی اولاد نہ ہو، اور اس کی ایک بہن ہو، تو اس بہن کو ''نصف ترکہ'' ملے گا (میت کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا ملے گا)۔ اور اگر بہن مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو (اور اس کا بھائی زندہ ہو) تو وہ ''بھائی'' اس بہن کا وارث ہوگا۔ اگر ''دو بہنیں'' ہوں (یا دو سے زیادہ) ہوں تو انھیں بھائی کے چھوڑے ہوئے مال سے ''دو تہائی'' حصہ (2/3) ٹوتھرڈ) ملے گا، اور اگر (مرنے والے کے) ''کئی'' بھائی بہن ہوں، تو مرد کو ''دو عورتوں'' کے برابر حصہ ملے گا۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بیان کر رہا ہے، تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ (سیدھے راستے سے بھٹک نہ جاؤ)، اور اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے''۔﴿۱۷۶﴾۔ ((۱) سورہ نساء میں ''تین آیتیں'' میراث کے بارے میں ہیں، آیت نمبر (۱۱) اور آیت نمبر (۱۲) اور یہ آخری آیت آیت نمبر (۱۷۶)۔ (۲) ''کلالہ'' کسے کہتے ہیں؟: ''کلالہ'' اس مرد یا عورت کو کہتے ہیں جس کی نہ تو اولاد ہو اور نہ ماں باپ، بلکہ باپ کی طرف سے کوئی رشتہ دار موجود نہ ہو۔ (۳) ''کلالہ'' کی دو صورتیں ہیں: (پہلی صورت) یہ ہے کہ عورت ہو اور اس کا شوہر بھی موجود نہ ہو، یا مرد ہو اور اس کی بیوی نہ ہو۔ ایک بہن ہو تو آدھا اس کو ملے گا، باقی آدھا کسے ملے گا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آدھا ''رد'' کے طور پر ''بہن'' کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ اور ''ذَوِي الْأَرْحَامِ'' (یعنی ایسے رشتہ دار جو ''ذَوِي الْفُرُوْضِ'' ہوں اور نہ ''عَصَبَةٌ'') یعنی دور کے رشتہ داروں جیسے ماموں، پھوپھی وغیرہ یا ان کی اولاد موجود ہو تو انھیں ملے گا۔ اور اگر وہ بھی موجود نہ ہوں تو ''بقایا'' حصہ ''بیت

المال'' میں بھی جمع کر دیا جائے گا، اور ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ (دوسری صورت) یہ ہے کہ میت مرد ہو اور اس کی بیوی موجود ہو۔ یا میت عورت ہو تو اس کا شوہر موجود ہو۔ میت عورت ہو اور اس کا شوہر موجود ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس صورت میں تو آدھا حصہ شوہر کو اور آدھا حصہ بہن کو مل جائے گا۔ اور اگر ''بہنیں'' دو یا دو سے زیادہ ہوں تو پھر ''عول'' کے طریقہ پر کل جائیداد کے ''چھ'' کے بجائے ''سات'' حصے کر کے ''تین'' حصے شوہر کو اور ''چار'' حصے بہنوں کو مل جائیں گے، اور اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو ''مرد'' کو دو ''عورت'' کے برابر حصہ ملے گا۔ (۴) ''کلالہ'' کی میراث کی تقسیم کیسے ہوگی؟: اولاد ''تین قسم'' کی ہوتی ہیں۔ (پہلی قسم) ''عینی'' یا ''حقیقی'' یا ''سگے'' بہن بھائی جن کے ماں اور باپ ایک ہوں۔ (دوسری قسم) ''علاتی'' یا ''سوتیلے'' جن کا باپ تو ایک ہو اور ''مائیں'' الگ الگ ہوں۔ (تیسری قسم) ''اخیافی'' یا ماں جائے۔ جن کی ''ماں'' ایک ہو اور ''باپ'' الگ الگ ہوں۔ اسی سورت میں آیت نمبر (12) میں جو ''کلالہ'' کی میراث کے احکام بیان ہوئے تھے وہ ''اخیافی بہن بھائیوں'' (ماں ایک ہو باپ الگ الگ ہو) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور جو اس آیت نمبر (176) میں بیان ہو رہے ہیں وہ ''حقیقی'' یا ''سوتیلے بہن بھائیوں'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ (۵) ''کلالہ'' کی میراث کی تقسیم میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے: (پہلی بات) یہ ہے کہ اگر ''کلالہ'' کے حقیقی بھائی بہن بھی موجود ہوں اور سوتیلے بھی تو حقیقی بہن بھائیوں کی موجودگی میں ''سوتیلے'' محروم رہیں گے، اور اگر حقیقی نہ ہوں تو پھر سوتیلوں میں جائیداد تقسیم ہوگی۔ (دوسری بات) یہ ہے کہ ''کلالہ'' کے بہن بھائیوں میں ''میراث'' کی تقسیم کی بالکل وہی صورت ہوگی جو اولاد کی صورت میں ہوتی ہے۔ ایک بہن ہو تو اس کو آدھا حصہ ملے گا، دو یا دو بہنیں ہوں تو اس کو ''دو تہائی'' ملے گا اور اگر صرف بھائی ہو تو تمام ''ترکہ'' کا واحد وارث ہوگا، اور اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو ان میں سے ہر مرد کو ۲/ حصے اور ہر عورت کو ایک حصہ ملے گا)۔

آیات: 120 | (5) سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 16

سورہ ''مَآئِدَہ'' کے بارے میں:

سورہ ''مَآئِدَہ'' نمبر (5)۔ نزول کے حساب سے نمبر (112)۔ الْمَآئِدَةُ: دسترخوان۔ آیت نمبر (114) میں ہے۔

سورہ ''مَآئِدَہ'' مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مدنی'' ہے۔ اس میں (120) آیتیں ہیں اور (16) رکوع ہیں۔

سورہ ''مَآئِدَہ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''مَآئِدَہ'' میں شروع شروع میں عہد و پیمان کی پابندی کی بات کہی گئی ہے، نیک کام میں ساتھ دینے اور برے کام میں ساتھ نہ دینے کی بات کہی گئی ہے، (۲) کچھ حرام چیزوں کا ذکر ہے، مردار، خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر دیا گیا اور ذبح کیا گیا سب حرام ہے، اور کچھ حرام جانوروں کا ذکر ہے، (۳) اسلام کو اللہ نے مکمل کر دیا،

کی عورتوں سے نکاح کے بارے میں ہے، (۵) وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، (۶) یہود و نصاریٰ کی تردید ہے کہ وہ لوگ اللہ کے محبوب بندے ہیں، (۷) آدم علیہ السلام کے بیٹوں کا واقعہ ہے، (۸) ایک جان کی بڑی اہمیت ہے، جس نے ایک کو مارا سب کو مار دیا اور جس نے ایک کی جان بچائی سب کی جان بچائی، (۹) وسیلہ تلاش کرنے کی بات ہے، (۱۰) چور کا ہاتھ کاٹنے کی بات ہے، (۱۱) یہودیوں کے بارے میں ہے کہ وہ لوگ توریت کے حساب سے نہیں چلے، (۱۲) عیسائیوں کے بارے میں ہے کہ انجیل کے حساب سے نہیں چلے، (۱۳) قرآن کا ذکر ہے کہ وہ پچھلی کتابوں کو سچ مانتا ہے، (۱۴) اہل کتاب کو دلی دوست نہ بنایا جائے، (۱۵) یہودیوں کی خرابیوں کا ذکر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، (۱۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا ہے کہ دعوت و تبلیغ کرتے رہیں اللہ لوگوں سے حفاظت کرے گا، (۱۷) اللہ کی توحید کا ذکر ہے کہ اللہ ایک ہے، (۱۸) مریم علیہا السلام پاک دامن عورت ہیں، ماں بیٹے دونوں کھانا کھاتے تھے تو اللہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ (۱۹) مسلمانوں کے کٹر دشمن مشرکین اور یہودی ہیں، اور مسلمانوں کے قریب قریب عیسائی ہیں۔ (۲۰) ساتویں پارے کے شروع میں قرآن کی آیتیں سن کر رونے والے عیسائیوں کا ذکر ہے، (۲۱) شراب کی حرمت کی آخری آیت ہے کہ ہمیشہ کے لیے شراب اور جوا وغیرہ حرام ہے، (۲۲) کفار مکہ نے اپنی طرف سے کچھ جانوروں کو حرام کر لیا ہے جب کہ اللہ نے حلال کیا تھا، (۲۳) جب لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو جیسے پایا اسی کے حساب سے چلیں گے، (۲۴) سورہ کے اخیر میں عیسیٰ علیہ السلام کو دی جانے والی نشانیوں کا ذکر ہے، اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کر دیتے تھے، کوڑھی اور اندھے کو اللہ کے حکم سے درست کر دیتے تھے، (۲۵) عیسائیوں کے بارے میں ہے کہ اللہ سے آسمان سے دسترخوان اتارنے کی بات کی تو اللہ نے کہا اگر اس کے بعد بھی ایمان نہیں لائیں گے تو اللہ ایسا عذاب دے گا کہ دنیا میں کسی کو نہ دیا ہوگا، (۲۶) قیامت کے دن اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں مریم علیہا السلام سے پوچھیں گے کہ اللہ کو چھوڑ کر خود کو اللہ بنانے کی بات کی تھی تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اللہ تو تو سب جانتا ہے تیری ذات پاک ہے، (۲۷) نیک لوگوں کے لیے جنت کا ذکر ہے۔ (۲۸) اور آخری آیت میں ہے کہ آسمان و زمین کی بادشاہی (حکومت) صرف اور صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَـكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ۝

"اے ایمان والو! (اللہ سے کیے گئے) "اقراروں" کو (وعدوں کو) پورا کرو، تمہارے لیے مویشی چوپایوں (جانوروں، جیسے اونٹ، گائے، اور بکری وغیرہ) کو حلال کر دیا گیا ہے (ان جانوروں کا گوشت کھانا حلال کر دیا گیا ہے)، ان کے علاوہ جو تمھیں بتا دیے گئے (کہ کون کون سا جانور حرام ہے)، لیکن جب تم احرام کی حالت میں ہو تو

شکار کے جانوروں کو اپنے لیے حلال نہ بناؤ (احرام کی حالت میں شکار نہ کرو)، بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے"۔①۔ (دو طرح کے جانور حرام ہیں: (۱) "دانت سے شکار کرنے والا درندہ" حرام ہے۔ جیسے شیر، چیتا، بھالو، کتا اور بلی وغیرہ۔ (۲) اور "پنجہ اور ناخن سے شکار کرنے والا پرندہ" حرام ہے۔ جیسے گدھ، باز وغیرہ۔ حدیث میں ہے۔ (صحيح مسلم ۔كِتَاب الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ۔۔باب تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔حدیث نمبر 1934)۔"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ "۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ہر دانت والے درندے" اور "ہر پنجہ والا پرندہ" کو کھانے سے منع کیا ہے")۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ②

"اے ایمان والو! اللہ کی طے کی ہوئی نشانیوں کو حلال نہ بناؤ (اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال نہ بناؤ)، اور حرمت والے مہینوں (محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ) کو (حلال نہ بناؤ)، اور قربانی کے اس جانور کو (حلال نہ بناؤ) جسے کعبہ کی طرف لے جایا جا رہا ہو، اور ان جانوروں کو (حلال نہ بناؤ) جن کی گردن میں پٹے ڈال کر کعبہ کی طرف لے جایا جا رہا ہو، اور (کعبہ کی طرف آنے والے لوگوں کو (حلال نہ بناؤ، یعنی اسے مکہ آنے سے نہ روکو)، جن کا مقصد اپنے رب کا فضل (یعنی تجارت) اور خوشی تلاش کرنا ہے، اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور مسجد حرام سے روکنے کی وجہ سے کسی قوم کی دشمنی تمھیں زیادتی کرنے پر نہ ابھارے، اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ نہ دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے"۔②

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ

"بیشک اللہ نے تم پر مردہ جانور، خون، سور کا گوشت، اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جو اللہ کو چھوڑ کر "غیر اللہ" کے نام سے کیا جائے (ذبح کیا جائے، یا دیا جائے)، اور (اسی طرح وہ جانور بھی حرام ہے) جو گلا گھٹنے سے مر گیا

وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ③

ہو، اور جو جانور چوٹ کھانے سے مرگیا ہو، اور جو جانور اوپر سے گر کر مرگیا ہو، اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مرگیا ہو، اور جس جانور کو کسی درندے (شیر چیتے وغیرہ) نے کھا لیا ہو (تو حرام ہے)، مگر (مرنے سے پہلے) اس کو ذبح کر چکے ہو (تو وہ جانور حلال ہے)۔ (اسی طرح وہ جانور بھی حرام ہے) جسے بت کے آستانہ پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور یہ (بھی تمہارے لیے حرام ہے) کہ تم تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرو۔ یہ بڑے گناہ کا کام ہے۔ آج کافر تمہارے دین (کے غالب آنے) سے مایوس (اور ناامید) ہوگئے ہیں، اس لیے تم ان سے نہ ڈرو (بلکہ) مجھ ہی سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی، اور اسلام کو دین کی حیثیت سے تمہارے لیے پسند کر لیا ہے۔ ہاں جو شخص سخت بھوک (کی وجہ سے جان بچانے کے لیے کوئی حرام چیز استعمال کرنے پر) مجبور ہو جائے (تو کر سکتا ہے)، شرط یہ ہے کہ اس کی نیت گناہ کی نہ ہو، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔③۔ (اس آیت میں لگ بھگ (۱۰) حرام چیزوں کا ذکر ہے۔ (۱) اَلْمَيْتَةُ (مردہ جانور حرام ہے): ہر وہ جانور ہے جو ذبح کیے بغیر یا شکار کیے بغیر خود سے مرگیا ہو۔ "دو مردے" حلال ہیں۔ "مچھلی" اور "ٹڈی"۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَن ابنِ مَاجَة ۔كِتَاب الأَطْعِمَة۔ حدیث نمبر 3314) (صحیح)۔ (۲) اَلدَّمُ (خون حرام ہے): ہر وہ خون جو جانور کو ذبح کرتے وقت تیزی سے اس کے جسم سے نکلتا ہے۔ "دو خون" حلال ہیں۔ "کلیجی" اور "تلی"۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَن ابنِ مَاجَة ۔كِتَاب الأَطْعِمَة۔ حدیث نمبر 3314) (صحیح)۔ (۳) لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ (سور حرام ہے): چاہے "سور" پالتو ہو یا جنگلی ہو، اس کا گوشت بھی حرام ہے اس کی چربی بھی حرام ہے۔ (۴) مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ (ہر وہ چیز جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر کیا جائے): کسی کے نام پر ذبح کیا جائے، یا کسی کے نام پر دیا جائے، یا کسی بزرگ کسی دیوی دیوتا سے قریب ہونے کے لیے اس کے نام پر دیا جائے، ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی کیوں نہ لیا جائے پھر بھی حرام ہے۔ یہاں ان جانوروں کا حکم ہے جنہیں انبیاء، اولیاء اور بزرگوں اور نیک لوگوں کے لیے ذبح کیا جائے۔ (۵) اَلْمُنْخَنِقَةُ (سے مراد: وہ جانور جو گلا گھٹ کر مر جائے یا پھندا لگنے سے گلا گھٹ جائے، یا گردن کسی درخت کی شاخوں میں پھنس جائے اور جانور مر جائے): ایسا جانور حرام ہے۔ (۶) اَلْمَوْقُوْذَةُ (سے مراد: وہ جانور جو لکڑی یا ڈنڈے یا پتھر سے مار مار کر مار دیا جائے): ایسا جانور حرام ہے۔ (۷) اَلْمُتَرَدِّيَةُ (سے مراد: جو جانور پہاڑ یا اونچی جگہ سے گر کر مر جائے یا کنویں میں گر کر مر جائے، یا درخت سے گر کر مر جائے، یا ندی نالے میں گر کر مر جائے): ایسا جانور بھی حرام ہے۔ (۸) اَلنَّطِيْحَةُ (سے مراد: وہ جانور جسے سینگ والے جانور اپنے سینگ سے لڑائی میں مار ڈالے، یا جسے دوسرا

جانور کھالے اور وہ جانور مرجائے): ایسا جانور حرام ہے، ہاں مرنے سے پہلے ذبح کرلیں تو حلال ہے۔(۹) مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (سے مراد: ایسی جگہ جس کے بارے میں مشہور ہو کہ وہاں قربانی کرنے سے، وہاں نذر ماننے سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے لوگوں کی پریشانی دور ہوتی ہے، اسی طرح وہ پتھر جہاں جانور ذبح کیے جائیں اور لوگ اس پتھر کی تعظیم کرنے لگیں، ایسی جگہ پر جانور ذبح کرنا، چاہے ''بسم اللہ'' پڑھ کر کیوں نہ ذبح کیا جائے): حرام ہے۔ یہاں ان جانوروں کا حکم ہے جنھیں بتوں کے لیے ذبح کیا جائے۔ اور "مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ" اور "مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ" کے درمیان فرق کیا ہے؟ کچھ علماء نے کہا فرق یہ ہے کہ پہلے میں ان جانوروں کا حکم ہے جنھیں انبیاء، اولیاء اور بزرگوں اور نیک لوگوں کے لیے ذبح کیا جائے۔ اور دوسرے میں ان جانوروں کا حکم ہے جنھیں بتوں کے لیے ذبح کیا جائے۔(۱۰) اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ (سے مراد: عربوں کا دستور تھا کہ ''تیروں'' کے ذریعے اچھے اور برے کا فیصلہ کرتے تھے، تین طرح کے ''تیر'' تھے: (۱) کرو۔(۲) مت کرو۔(۳) خالی ہوتا تھا۔ جب کوئی آدمی سفر پر جاتا یا شادی کا ارادہ کرتا تو ''تیر'' نکالا جاتا اور اگر کرنے کا تیر نکلتا تو کرتے اور نہیں کرنے کا نکلتا تو وہ شادی نہیں کرتے یا سفر میں نہیں جاتے، اور اگر خالی تیر ہوتا تو بار بار کیا جاتا): اسلام نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔ تو اس طرح اس آیت میں لگ بھگ (۱۰) حرام چیزوں کا ذکر ہے۔ ایسی آیت قرآن میں ''چار'' جگہ ہے۔(۱) سورہ بقرہ آیت نمبر: 173، (۲) سورہ مائدہ آیت نمبر: 3، (۳) سورہ انعام آیت نمبر: 145، اور (۴) سورہ نحل آیت نمبر: 115)۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④

''(اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کے لیے حلال ہیں؟ آپ کہہ دیجیے: تمہارے لیے اچھی چیزوں کو حلال کیا گیا ہے، اور شکاری جانوروں کا وہ (شکار) بھی حلال ہے جو تمہارے لیے ان شکاری جانوروں نے شکار کیا ہو جن کو تم نے (شکار کرنا) سکھا رکھا ہے، اور جس (راستہ) سے اللہ نے تمھیں (شکار کرنا) سکھایا ہے، (اس راستہ سے) تم نے ان (جانوروں) کو شکار کرنا سکھایا ہے تو وہ جس جانور کو (شکار کرکے) تمہارے لیے روکے رکھیں، اس میں سے تم کھا سکتے ہو، اور (شکاری جانور چھوڑتے وقت) اس پر ''بسم اللہ'' پڑھ لیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ جلد حساب لینے والا ہے''۔④۔(شکاری جانور جیسے: کتے، چیل، باز اور شاہین وغیرہ)۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۠ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ

''آج تمہارے لیے اچھی چیزوں کو حلال کر دیا گیا ہے، اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور ایمان والی پاک دامن عورتیں اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی پاک دامن عورتیں بھی (تمہارے لیے حلال ہیں)،

أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ع

جبکہ تم شادی کی نیت سے ان کے مہر ادا کر چکے ہو، شرط یہ ہے کہ وہ پاک دامن ہوں (شادی کر کے عزت و آبرو کی حفاظت کرنے والے ہوں)، زنا کرنے والے نہ ہوں، اور چوری چھپے دوستی رکھنے والے نہ ہوں۔ اور جو شخص ایمان کے بعد کفر کرے (حق کا انکار کرے، اسلام چھوڑ دے)، تو بیشک اس کا عمل برباد ہو گیا، اور وہ آخرت میں بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا''۔۵۔ (اہل کتاب کا کھانا حلال کیسے ہے؟: اس طرح سے حلال ہے کہ ''بسم اللہ'' کہہ کر ذبح کیا گیا ہو، دسترخوان پر شراب یا سور کا گوشت وغیرہ نہ ہو، اگر حرام چیزیں ہیں تو ایسا کھانا حرام ہے۔ دوسرے لوگوں کی حلال دعوت قبول کر سکتے ہیں۔ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کیسے؟: وہ اس طرح سے کہ وہ ایک اللہ کو ماننے والی ہوں، شادی کر کے کسی فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ اور ڈر نہ ہو، آدمی اسلام ہی چھوڑ دے تو ایسے نکاح سے بچنا ضروری ہے)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو، تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کہنیوں سمیت دھولو، اور اپنے سروں کا (کان سمیت) مسح کرلو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولیا کرو)، اور اگر تم ناپاک ہو تو پاکی حاصل کرلو۔ اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت (پیشاب و پائخانہ) سے آیا ہو، یا تم نے بیویوں سے ہم بستری کی ہو (صحبت کی ہو)، اور پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے ''تیمم'' کرلو (وہ اس طرح کہ) اپنے چہروں اور دونوں ہاتھوں (دونوں ہتھیلیوں) پر مسح کرلو، اللہ تم کو کسی پریشانی میں ڈالنا نہیں چاہتا، بلکہ تمھیں پاک و صاف کرنا چاہتا ہے، اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو پوری کرنا چاہتا ہے، تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو''۔۶۔ (تیمم کا طریقہ: پاک مٹی پر دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ مارا جائے، پھر انھیں اپنی دونوں ہتھیلیوں اور چہرہ پر پھیر لیا جائے)۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

''اور (اے ایمان والو!) اللہ نے جو تمھیں (ایمان کی) نعمت دی ہے، اسے یاد رکھو، اور اس عہد و پیمان کو (وعدے کو) بھی یاد رکھو جو اس نے تم سے (کلمہ کی بنیاد پر اللہ اور اس کی رسول ﷺ کی بات ماننے اور اس

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷

پر عمل کرنے کا) لیا ہے، جب تم نے کہا تھا (اے اللہ!): ہم نے سنا، اور ہم نے فرمانبرداری کی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سینوں میں چھپی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے'' ۔۷

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؗ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸

''اے ایمان والو! انصاف پر سختی سے جمے رہنے والے، اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو، اور کسی قوم کی دشمنی تمھیں ناانصافی کرنے پر نہ ابھارے، (بلکہ ہر حال میں) انصاف کرو، یہی بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تمھارے کاموں کی پوری خبر رکھتا ہے'' ۔۸

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۹

''اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں، اور نیک عمل کرتے رہے ہیں، ان کے لیے گناہوں سے معافی ہے، اور بہت بڑا بدلہ (جنت) ہے'' ۔۹

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝۱۰

''اور جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی لوگ جہنمی ہیں'' ۔۱۰

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ ع

''اے ایمان والو! تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو، جب ایک قوم نے تم پر چڑھائی کا ارادہ کیا تھا (حملہ کرنا چاہا تھا)، تو اللہ نے ان کے ہاتھ تمھیں نقصان پہنچانے سے روک دیئے تھے، (اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ) اللہ سے ڈرتے رہو، اور ایمان والوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے'' ۔۱۱

وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝۱۲

''اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے (یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے) پختہ عہد (پکا وعدہ) لیا تھا، اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر بنائے تھے، اور اللہ نے کہا کہ: میں تمھارے ساتھ ہوں، اگر تم لوگ نماز کی پابندی کروگے، اور زکوٰۃ دوگے، اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے، اور ان کی مدد کروگے، اور اللہ کو ''اچھا قرض'' دیتے رہوگے، تو بیشک میں تمھارے گناہوں کو مٹادوں گا، اور تمھیں ایسے باغات میں (ایسی جنتوں میں) داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، پھر اس کے بعد بھی تم میں سے جو شخص کفر کا راستہ (حق کے انکار کا راستہ) اپنائے گا، تو وہ بیشک سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہوگا'' ۔۱۲

فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَجَعَلۡنَا قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً ‌ۚ يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ‌ ۙ وَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا بِهٖ‌ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنۡهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ‌ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاصۡفَحۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۱۳

''تو ان کے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو (وعدے کو) توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان (یہودیوں) پر لعنت کی (ہماری رحمت سے محروم ہوگئے)، اور ان کے دلوں کو سخت بنا دیا۔ یہ (یہودی) لوگ ''کلمات'' کو (اللہ کی کتاب کے لفظوں اور معنوں کو) اپنی جگہ سے بدل دیتے ہیں، (اللہ کی بات کو الٹ پھیر کر کے پیش کرتے ہیں، اصل معنی بیان نہیں کرتے ہیں)، اور جن باتوں کی انھیں نصیحت کی گئی تھی ان کا ایک بڑا حصہ وہ بھلا چکے، اور ان میں سے کچھ لوگوں کو چھوڑ کر آپ کو ہمیشہ ہی ان کی کسی نہ کسی (امانت میں) خیانت کی بات معلوم ہوتی رہتی ہے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہیں معاف کر دیجیے، اور (ان سے) درگزر سے کام لیجیے (ان کو چھوڑ دیجیے)، بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے)''۔۱۳

وَمِنَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَهُمۡ فَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَاَغۡرَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ وَسَوۡفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝۱۴

''اور (اسی طرح) جن لوگوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ (عیسائی) ہیں، ہم نے ان سے بھی عہد (وعدہ) لیا تھا، تو جن باتوں کی انھیں نصیحت کی گئی تھی ان کا ایک بڑا حصہ وہ (بھی) بھلا بیٹھے، پھر ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لیے ''بغض وعداوت'' (دشمنی اور نفرت) پیدا کر دی، اور بہت جلد اللہ انھیں ان کے کاموں کی خبر دے گا (اللہ ان کو سب کچھ بتا دے گا)''۔۱۴

يٰۤـاَهۡلَ الۡـكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُـنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡـكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۝۱۵

''اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ)! تمہارے پاس ہمارے (یہ آخری) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آ گئے ہیں، جو تمہارے سامنے تمہاری کتاب (تورات اور انجیل) کی بہت سی ان باتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں، جنہیں تم چھپایا کرتے تھے، اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتے ہیں (تاکہ تمہاری حد سے زیادہ بدنامی نہ ہو جائے)، بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک ''نور'' (روشنی) اور کھلی کتاب آ چکی ہے (قرآن آ چکا ہے)''۔۱۵ ۔(یہودی لوگ چھپایا کرتے تھے: جیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آنا، تورات میں ''رجم والی'' آیت (شادی شدہ زنا کرنے والے کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دینے والی آیت) اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت وغیرہ)۔

يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۶﴾

''اللہ اس (قرآن) کے ذریعے اس شخص کو سلامتی (جنت) کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ کی رضا (خوشی) چاہتا ہے، اور انھیں اپنی توفیق سے (گمراہی کے) اندھیروں سے نکال کر (اسلام کی) روشنی کی طرف لاتا ہے، اور انہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے''۔﴿۱۶﴾

لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ‌ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا‌ ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا‌ ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۷﴾

''بیشک وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے کہا: بیشک ''اللہ'' ہی مسیح (عیسیٰ) ابن مریم ہے، (اے نبی ﷺ! ان سے آپ) کہہ دیجیے: اگر مسیح (عیسیٰ) ابن مریم کو، اور ان کی ماں (مریم علیہا السلام) کو، اور جتنے لوگ بھی زمین میں ہیں، سب کو اللہ ہلاک و برباد کرنا چاہے تو اللہ کو کون روک سکے گا؟ اور آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک صرف اللہ ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۱۷﴾

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ وَالنَّصٰرٰى نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ‌ ؕ قُلۡ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمۡ بِذُنُوۡبِكُمۡ‌ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ‌ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا‌ ۖ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۸﴾

''اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ: ہم اللہ کے ''بیٹے'' اور اس کے ''محبوب'' ہیں (پیارے اور چہیتے ہیں)، (اے نبی ﷺ! آپ ان سے) کہہ دیجیے: (اگر ایسا ہے) تو پھر اللہ تمھیں تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے؟ (نہیں) بلکہ تم بھی اس کے پیدا کیے ہوئے دوسرے انسانوں کی طرح انسان ہو، وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان ہر چیز کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۱۸﴾

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ عَلٰى فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ‌ ۫ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۹﴾ ع

''اے اہلِ کتاب! (یہود و نصاریٰ!) رسولوں کے آنے کا سلسلہ جو (ایک زمانے تک) رکا ہوا تھا، تو (اب) تمہارے پاس ہمارے (آخری) رسول (ﷺ) آ چکے ہیں، جو (ہمارے احکام) تمہارے سامنے صاف صاف بیان کرتے ہیں، تاکہ تم یہ نہ کہنے لگو: کہ ہمارے پاس تو کوئی خوش خبری دینے والا، اور ڈرانے والا نہیں آیا، تو اب تمہارے پاس (جنت کی) خوش خبری دینے والا، اور (جہنم سے) ڈرانے والا آ گیا ہے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۱۹﴾

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا

''اور (یاد کرو!) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا: اے میری

نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِيۡكُمۡ اَنۡۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمۡ مُّلُوۡكًا ‌ۖ وَّاٰتٰٮكُمۡ مَّا لَمۡ يُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۲۰

قوم! تم اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد کرو کہ اس نے تم میں نبیوں کو (پیغمبروں کو) پیدا کیا، تمھیں بادشاہ بنایا، اور تمھیں وہ سب کچھ دیا جو دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا"۔ ۝۲۰

يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَـنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ۝۲۱

"اے میری قوم! تم لوگ اس پاک زمین (فلسطین) میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور تم لوگ پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو، ورنہ نقصان میں پڑ جاؤ گے"۔ ۝۲۱

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِنَّ فِيۡهَا قَوۡمًا جَبَّارِيۡنَ ‌ۖ وَاِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَا حَتّٰى يَخۡرُجُوۡا مِنۡهَا‌ ۚ فَاِنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا فَاِنَّا دٰخِلُوۡنَ ۝۲۲

"ان یہودیوں نے کہا: اے موسیٰ! اس (فلسطین) میں تو بڑی طاقت ور قوم ہے، اور جب تک وہ لوگ وہاں سے نہیں نکلیں گے، ہم لوگ وہاں ہرگز نہیں جائیں گے، اگر وہ وہاں سے نکل جائیں، تو ہم ضرور وہاں داخل ہو جائیں گے"۔ ۝۲۲

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمَا ادۡخُلُوۡا عَلَيۡهِمُ الۡبَابَ‌ ۚ فَاِذَا دَخَلۡتُمُوۡهُ فَاِنَّكُمۡ غٰلِبُوۡنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝۲۳

"اللہ سے ڈرنے والے دو آدمی (یوشع بن نون اور کالب) نے کہا، جن پر اللہ کا انعام تھا، کہ (اے بنی اسرائیل!) تم لوگ دشمنوں پر حملہ کر کے دروازے میں داخل ہو جاؤ، جب تم دروازے میں داخل ہو جاؤ گے تو تمہاری "جیت" پکی ہے، اگر تم ایمان والے ہو تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھو"۔ ۝۲۳

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى اِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوۡا فِيۡهَا‌ فَاذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوۡنَ ۝۲۴

"بنی اسرائیل نے کہا: اے موسیٰ! جب تک وہ (دشمن) لوگ اس (فلسطین) میں رہیں گے، ہم لوگ کبھی بھی وہاں نہیں جائیں گے، (اگر ان سے لڑنا ہے تو) تم اور تمہارا رب جائے دونوں مل کر لڑائی کرو، ہم تو یہی بیٹھے رہیں گے"۔ ۝۲۴

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِىۡ وَاَخِىۡ‌ فَافۡرُقۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝۲۵

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! مجھے اپنے اور اپنے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے علاوہ کسی پر کوئی اختیار نہیں ہے، لہٰذا تو ہمارے اور ان نافرمانوں کے درمیان فیصلہ کر دے (جدائی ڈال دے)"۔ ۝۲۵

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ‌ ۚ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ‌ ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝۲۶ ع ۸

"اللہ نے کہا: تو وہ (مقدس زمین، وہ فلسطین شہر) چالیس سال تک کے لیے ان پر حرام ہے، وہ بنی اسرائیل لوگ (اس دوران) زمین میں بھٹکتے پھریں گے، اس لیے آپ ان فاسقوں (نافرمانوں) کے بارے میں غم نہ کریں (افسوس نہ کریں)"۔ ۝۲۶

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَىۡ اٰدَمَ بِالۡحَـقِّ‌ۘ اِذۡ

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) لوگوں کو آدم (علیہ السلام) کے دونوں بیٹوں (ہابیل

قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۲۷

اور قابیل) کا سچا واقعہ سنا دیجیے۔ جب دونوں نے (اللہ کے لیے) ''قربانی'' پیش کی تھی، تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی، اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی، تو (قابیل) نے (ہابیل سے) کہا: میں تجھے قتل کردوں گا، تو (ہابیل) نے جواب دیا: اللہ نیک لوگوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے''۔ ۝۲۷

لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۸

''(ہابیل نے کہا) اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے میری طرف ہاتھ بڑھائے گا، تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا، بیشک میں سارے جہان کے پالنے والے اللہ سے ڈرتا ہوں''۔ ۝۲۸

اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹ۚ

''(ہابیل نے کہا) میں تو چاہتا ہوں کہ میرا گناہ اور تیرا گناہ تیرے سر ہی آئے، اور تو جہنم والوں میں سے ہوجائے، اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے''۔ ۝۲۹ۚ

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۳۰

''پھر (قابیل) کے نفس نے اپنے بھائی (ہابیل) کا قتل آسان بنا دیا، تو (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کردیا، اور وہ بڑے نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگیا''۔ ۝۳۰

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝۳۱ۚۛ

''پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین ''کُریدنے'' لگا، تاکہ اسے سکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے؟ (یہ دیکھ کر قابیل) بولا: ہائے افسوس! کیا میں اس کوّے جیسا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا!، پھر (قابیل) افسوس کرنے لگا''۔ ۝۳۱ۚۛ

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝۳۲

''اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کردیا، اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے سب لوگوں کی جان بچالی، اور بیشک ان (بنی اسرائیل) کے پاس ہمارے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے، پھر بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں (فساد مچانے والے ہیں)''۔ ۝۳۲

اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے جنگ کرتے ہیں، اور

النصف

معانقة ۵

وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾

زمین میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں، اُن کی سزا یہی ہے کہ انھیں قتل کر دیا جائے، یا انھیں سولی پر چڑھا دیا جائے، یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں، یا انھیں جلاوطن کر دیا جائے (شہر سے باہر کر دیا جائے)، یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے، اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے''۔﴿۳۳﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ ع ۹

''مگر وہ لوگ جو تمہاری پکڑ میں آنے سے پہلے ہی توبہ کر لیں، تو جان لو! کہ بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۳۴﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس تک ''وسیلہ'' تلاش کرو (نیک کاموں کے ذریعے اللہ سے قریب ہونے کی کوشش کرو)، اور اس کے راستے میں جہاد کرو، تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔﴿۳۵﴾۔ (''وسیلہ'' سے کیا مراد ہے؟: ''وسیلہ'' سے مراد اللہ سے قریب ہونے کا ''ذریعہ'' اور ''سبب'' ہے، جیسے: اللہ کے اسم اعظم کا وسیلہ، نیک کاموں کا وسیلہ، ایمان کا وسیلہ، اور اپنی دعا کی قبولیت کے لیے کسی زندہ آدمی کا وسیلہ مراد ہے۔ اسی طرح ''وسیلہ'' جنت میں ''اونچا مقام'' بھی ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اور جنت میں گھر ہے، یہ جگہ اللہ کے عرش کے سب سے قریب ہے، اذان کے بعد جو دعا سکھائی گئی ہے اس میں ہر مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ دعا مانگتا ہے: اے اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما، جو وسیلہ کے لیے دعا کرے گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لیے سفارش کریں گے)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾

''بیشک جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا اسلام قبول نہیں کیا، اگر وہ اسی حالت میں مر گئے تو قیامت کے دن)، اگر ان کے پاس زمین کی ساری چیزیں، اور اتنی اور ہوں، تا کہ انھیں دے کر اپنے آپ کو قیامت کے دن عذاب سے بچا لیں، تو وہ ساری چیزیں ان کی جانب سے قبول نہیں کی جائیں گی، (جان چھڑانے کے بدلے میں دیا ہوا کوئی بھی مال قبول نہیں کیا جائے گا)، اور ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہوگا''۔﴿۳۶﴾

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا

''وہ لوگ آگ سے نکلنا چاہیں گے، لیکن کبھی بھی نکل نہیں پائیں گے، اور

هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾

ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے (کبھی ختم نہ ہونے والا عذاب ہے)"۔ ﴿۳۷﴾

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

"اور چوراور چورنی کا ہاتھ کاٹ دو، تاکہ ان کو اپنے کیے کا بدلہ ملے، اوراللہ کی طرف سے عبرت ہو، اور اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿۳۸﴾۔ (چور اور چورنی کا ہاتھ کب کاٹا جائے؟: چوری کا مال ایک چوتھائی (1/4) "دینار"، یا "تین درہم" کے برابر ہو تو چور اور چورنی کا ہاتھ کاٹا جائے گا)۔

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾

"پھر جس نے اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلی، اور اپنی اصلاح کرلی (سدھار کرلیا)، تو بیشک اللہ اسے معاف کردے گا، بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۳۹﴾

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾

"کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمین کا مالک صرف اللہ ہے؟ وہ جسے چاہے گا عذاب دے گا، اور جسے چاہے گا معاف کر دے گا، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔ ﴿۴۰﴾

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾

"اے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جولوگ کفر میں (حق کے انکار میں) ایک دوسرے سے بڑھ کر "تیزی" دکھا رہے ہیں، وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غمگین نہ کردیں۔ کچھ تو ان میں سے ہیں جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں، لیکن ان کے دل ایمان والے نہیں ہیں (یہ منافقین ہیں)، اور کچھ ان میں سے جو "یہودی" ہیں۔ یہ لوگ جھوٹ بولنے کے لیے دوسروں کی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں (غلط باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں)، اور ایسے لوگوں (کو بہکانے) کے لیے جاسوسی کرتے ہیں جو ابھی تک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئے ہی نہیں، وہ اللہ کی باتوں کو ان کی "جگہوں" سے بدل دیتے ہیں (اللہ کی بات کو الٹ پھیر کر کے پیش کرتے ہیں، اصل معنی بیان نہیں کرتے ہیں)، (یہودیوں کے علماء یہودیوں سے) کہتے ہیں کہ (ہم نے جو حکم تمھیں دیا ہے) اگر تمھیں (ایسا ہی حکم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف) دیا جائے تو اسے لے لو، اور اگر ایسا (حکم) نہ دیا جائے تو (اس سے) بچ کر رہو۔ اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے اس کے لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کی جانب سے کچھ بھی نہیں کرسکتے، یہی

لوگ ہیں (جن کی نافرمانی کی وجہ سے) اللہ ان کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہتا، یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اور ان ہی کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے"۔﴿۴۱﴾۔ (مدینہ میں "دو یہودی" مرد اور عورت نے زنا کیا تو یہودی علماء نے کہا کہ تورات میں زنا کرنے والوں کے لیے "رجم" نہیں ہے (شادی شدہ کے لیے پتھر مار مار کر ہلاک کرنا نہیں ہے)، بلکہ "سوکوڑے" لگانا اور چہرہ کالا کرکے گدھے پر الٹے بیٹھا کر شہر میں گھمانا ہے، جب کہ تورات میں "رجم" کا حکم تھا، ان یہودی علماء نے بدل دیا تھا۔ تو اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتادیا کہ تورات میں بھی "رجم" ہے)۔

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ ؕ فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ فَلَنۡ يَّضُرُّوۡكَ شَيۡـئًـا ؕ وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۴۲﴾

"یہ (یہودی) لوگ جھوٹ بولنے کے لیے دوسروں کی باتوں پر کان لگاتے ہیں، اور جی بھر کر حرام کھانے والے ہیں۔ تو اگر یہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئیں، تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیجیے یا ان سے منہ موڑ لیجیے (فیصلہ نہ کیجیے)، اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے منہ موڑ لیں گے، تو وہ آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے، اور اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں، تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)"۔﴿۴۲﴾۔ (اس آیت میں یہودیوں کی ایک اور صفت "رشوت کھانا" بیان کیا گیا ہے، دوسروں کا مال کھانا یہودیوں کی فطرت میں داخل ہے۔ آج دیکھ لیں دنیا کے اندر بڑے بڑے مالدار یہی ہیں)۔

وَكَيۡفَ يُحَكِّمُوۡنَكَ وَعِنۡدَهُمُ التَّوۡرٰىةُ فِيۡهَا حُكۡمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓـئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۳﴾ ع

"اور یہ (یہودی لوگ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے (اپنے مقدمے) کا فیصلہ کیوں کرائیں گے؟ جبکہ خود ان کے پاس تورات (موجود) ہے جس میں اللہ کا حکم (لکھا ہوا) ہے، (یہ اسے جانتے ہیں) پھر اس کے بعد اس سے پھر جاتے ہیں (منہ موڑ لیتے ہیں)، اور اصل میں یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں"۔﴿۴۳﴾

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا هُدًى وَّنُوۡرٌ ۚ يَحۡكُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ

"بیشک ہم ہی نے تورات نازل کیا تھا، جس میں ہدایت اور روشنی تھی۔ اسی کتاب کے حساب سے تمام اللہ کے فرمانبردار نبی یہودیوں کے معاملات کا (مقدمے کا) فیصلہ کرتے تھے، اور اللہ والے، اور علماء (بھی

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

اسی تورات کے حساب سے فیصلے کرتے تھے)، کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کے ذمہ دار بنائے گئے تھے، اور وہ اس کے (حق ہونے کی) گواہی دیتے تھے۔ اس لیے تم لوگوں سے نہ ڈرو، بلکہ مجھ ہی سے ڈرو، اور میری آیتوں کو معمولی قیمت کے لیے نہ بیچو، اور جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، تو وہی لوگ کافر ہیں (حق کا انکار کرنے والے ہیں)۔'' ﴿۴۴﴾۔ (مگر آخری نبی محمد ﷺ کے آنے کے بعد قیامت تک اللہ کے آخری پیغام قرآن کے حساب سے اللہ کو فیصلہ منظور ہے، تورات انجیل اور دوسری کتابوں سے اللہ کو فیصلہ منظور نہیں ہے)۔

وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

''اور ہم نے اس (تورات میں) ان کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت ہے، اور زخموں میں بھی (اسی طرح) بدلہ ہے۔ اور جو شخص اس (بدلے) کو معاف کر دے گا تو وہ اس کے لیے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ اور جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، تو وہی لوگ ظالم ہیں (ظلم وستم کرنے والے ہیں)''۔ ﴿۴۵﴾۔ (مگر آخری نبی محمد ﷺ کے آنے کے بعد قیامت تک اللہ کے آخری پیغام قرآن کے حساب سے اللہ کو فیصلہ منظور ہے، تورات انجیل اور دوسری کتابوں سے اللہ کو فیصلہ منظور نہیں ہے)۔

وَ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾

''اور ہم نے ان (نبیوں) کے بعد عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا، جو اپنے سے پہلے کی کتاب یعنی تورات کو سچا ماننے والے تھے، اور ہم نے انھیں انجیل دیا، جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اور جو اپنے سے پہلی کتاب تورات کو سچا مانتی تھی، اور نیک لوگوں کے لیے ''ہدایت'' اور ''نصیحت'' تھی''۔ ﴿۴۶﴾۔ (مگر اب قیامت تک لوگوں کی ''ہدایت'' اور ''نصیحت'' صرف اور صرف ''قرآن وحدیث'' میں ہے)۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

''اور انجیل والوں کو چاہئے کہ اللہ نے اس میں جو کچھ اتارا ہے، اسی کے مطابق فیصلہ کریں، اور جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾

فیصلہ نہیں کریں گے، تو وہی لوگ فاسق ہیں (نافرمان ہیں)''۔﴿۴۷﴾۔ (مگر آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کے بعد قیامت تک اللہ کے آخری پیغام قرآن کے حساب سے اللہ کو فیصلہ منظور ہے، تورات انجیل اور دوسری کتابوں سے اللہ کو فیصلہ منظور نہیں ہے)۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ کی طرف بھی ''حق'' کے ساتھ یہ ''کتاب'' اتاری ہے، وہ پچھلی سب آسمانی کتابوں کو ''سچ'' مانتی ہے، اور پچھلی سب کتابوں کی ''نگران'' ہے (سب پر شامل ہے، سب پر گواہ ہے)، لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کے درمیان اسی قرآن کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اتارا ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جو ''حق'' (قرآن) آچکا ہے، اسے چھوڑ کر لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ''شریعت'' اور ''راستہ'' مقرر کر دیا ہے (سب کے لیے دستور خاص کر دیا ہے)، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن (الگ الگ شریعت دے کر) یہ چاہتا تھا کہ تم میں سے ہر ایک کو جو دین دیا ہے اس کے مطابق تمھیں آزمائے۔ اس لیے نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی پوری کوشش کرو۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمھیں وہ سب باتیں بتائے گا جن میں تم آپس میں اختلاف کرتے تھے''۔﴿۴۸﴾

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ پر یہ حکم بھی اتارا ہے کہ) آپ ان کے درمیان اسی کتاب (قرآن) کے حساب سے فیصلہ کریں جو اللہ نے اتارا ہے، اور ان کی خواہشات کے پیچھے (چاہتوں کے پیچھے) نہ چلیں، اور ان سے ہوشیار رہیں، کہیں آپ کو کسی ایسے حکم سے نہ بہکا دیں جو اللہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارا ہے، اور اگر وہ لوگ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے سے) منہ موڑ لیں، تو جان لیجیے کہ اللہ چاہتا ہے کہ انھیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے، اور ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں (نافرمان ہیں)''۔﴿۴۹﴾

''کیا لوگ (اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر) جاہلیت کے زمانے کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ اور یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ کے فیصلہ سے بہتر کس کا فیصلہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؕ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

وقف لازم / وقف غفران / وقف منزل عند البعض

بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

ہوگا؟'' ﴿۵۰﴾۔(اللہ سے اچھا فیصلہ کس کا ہوسکتا ہے؟ کسی کا بھی نہیں)۔

''اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو (اپنا جگری) دوست نہ بناؤ (مگر ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ)، وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ''دوست'' ہیں، اور تم میں سے جو کوئی ان سے ''دوستی'' کرے گا ان ہی میں سے ہوجائے گا، بیشک اللہ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' ﴿۵۱﴾

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

''جن کے دلوں میں نفاق کی ''بیماری'' ہے، آپ ان (منافقوں) کو دیکھ رہے ہیں کہ ان (یہود و نصاریٰ) سے مل جانے میں جلدی کر رہے ہیں (ان سے دوستی کرنے میں تیزی دکھاتے ہیں، یہ منافقین) کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر کوئی مصیبت نہ آجائے، (لیکن) قریب ہے کہ اللہ (مسلمانوں کے لیے) ''جیت'' یا اپنے پاس سے کوئی اور چیز بھیج دے (یہود و نصاریٰ پر ''جزیہ'' (ٹیکس) واجب کردے)، تو اس وقت یہ منافقین ان باتوں پر پچھتائیں گے، جنہیں اپنے دلوں میں چھپا رکھا تھا۔'' ﴿۵۲﴾

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

''اور ایمان والے (ایک دوسرے سے تعجب سے) کہیں گے: کیا (منافقین) وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام کی بڑی بھاری قسمیں کھایا کرتے تھے کہ وہ بیشک تمہارے ساتھ ہیں، ان کے اعمال برباد ہوگئے، اور وہ ناکام و نامراد ہوگئے (نقصان اٹھانے والے ہوگئے)۔'' ﴿۵۳﴾۔ (منافقین اللہ کی قسمیں کھا کھا کر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، اور کافروں اور یہودیوں کے ساتھ ہمارے تعلقات ''رسمی'' ہیں، اور منافقوں کی حالت یہ تھی کہ پریشانی کے وقت میں مسلمانوں کو دھوکہ دے دیتے تھے، مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ نہ کرنے کے بہانے تلاش لیتے تھے اور بعد میں قسم کھا لیتے تھے، جب مکہ فتح ہوا تو ان منافقوں کی تمام آرزوؤں اور تمناؤں پر پانی پھر گیا، مسلمانوں کو ان سے اعتماد اٹھ چکا تھا، اس لیے جو بھی دین کا کام کرتے تھے سب برباد ہوگئے اس لیے کہ وہ اللہ کے لیے تو کرتے نہیں تھے، اور آخرت میں بھی اسلام اور مسلمانوں سے غداری کی وجہ سے جہنم میں سب سے نیچے ہوں گے)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

''اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا (مرتد ہو کر اسلام کو چھوڑ دے گا، تو اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گا، بلکہ) اللہ جلد ہی ایسے لوگوں کو لائے گا، جن سے اللہ محبت کرے گا، اور وہ اللہ سے محبت کریں گے، جو ایمان والوں کے لیے نرم، اور کافروں کے لیے سخت ہوں گے، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے، اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے (کسی شرم دلانے والے کے شرم دلانے سے نہیں ڈریں گے)۔ یہ اللہ کا فضل ہے (یہ اللہ کا انعام ہے)، وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے، اور اللہ بڑی کشادگی والا ہے (خوب دینے والا ہے)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔ ﴿۵۴﴾

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

'' (مسلمانو!) بیشک تم لوگوں کے دوست اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ایمان والے ہیں، جو (ایمان والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور (اللہ کے لیے) رکوع کرتے ہیں (اللہ کے سامنے جھکتے ہیں)''۔ ﴿۵۵﴾

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع

''اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ایمان والوں سے دوستی رکھے گا، تو بیشک (وہ اللہ کی جماعت میں سے ہو جائے گا) اور اللہ کی جماعت ہی غالب ہے (کامیاب ہے)''۔ ﴿۵۶﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

''اے ایمان والو! جن اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اور کافروں نے تمہارے دین کا مذاق اڑایا، اور دین اسلام کا کھیل تماشہ بنایا (پوری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی تو)، انھیں اپنا (جگری) دوست نہ بناؤ (مگر ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ)، اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ ہی سے ڈرتے رہو''۔ ﴿۵۷﴾

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

''اور جب تم نماز کے لیے (لوگوں کو) بلاتے ہو، تو (اسلام کے دشمن) اس اذان کا ''مذاق'' اور ''تماشہ'' بناتے ہیں (اذان پر اعتراض کرتے ہیں، اذان کا مذاق اڑاتے ہیں)، یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں کے پاس عقل ہی نہیں ہے (بے عقل ہیں)''۔ ﴿۵۸﴾

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ

'' (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! (یہود و نصاریٰ!) تم ہم سے صرف اس وجہ سے ''دشمنی'' کر رہے ہو (ہم سے

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

بدلہ لے رہے ہو) کہ ہم اللہ تعالیٰ پر، اور جو کچھ ہماری طرف اتارا گیا ہے، اور جو کچھ اس سے پہلے اتارا گیا ہے، سب پر ایمان لائے ہیں۔ جب کہ تم میں سے اکثر لوگ ''فاسق'' ہیں (نافرمان ہیں)''۔﴿۵۹﴾

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: کیا میں تمھیں بتاؤں کہ اللہ کے نزدیک انجام کے حساب سے برے لوگ کون ہیں؟ برے وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت (اور پھٹکار) ہے، اور جن پر اللہ کا غضب (غصہ) نازل ہوا، اور جن لوگوں کو اللہ نے ''بندر'' اور ''سور'' بنادیا، اور جنہوں نے شیطان کی (غیر اللہ کی) عبادت کی۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ سب سے برا ہے، اور ایسے لوگ سیدھے راستے سے بھی بہت دور جاچکے ہیں''۔﴿۶۰﴾

وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾

''اور جب وہ (یہود، یا منافقین) تم مسلمانوں کے پاس آتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، سچی بات یہ ہے کہ وہ اپنے دلوں میں ''کفر'' (حق کا انکار) لے کر آئے تھے، اور اسی ''کفر'' (حق کے انکار) کو لیے ہوئے واپس چلے گئے۔ اور جو کچھ بھی وہ چھپاتے ہیں اللہ اس کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۶۱﴾

وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾

''اور ان (یہودیوں) میں سے بہت سے لوگوں کو آپ دیکھتے ہیں، کہ وہ گناہ کرنے، اور ظلم و زیادتی اور حرام کھانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھے جارہے ہیں۔ بیشک ان کے کرتوت ہی برے ہیں (بیشک یہ لوگ بہت برا کام کررہے ہیں)''۔﴿۶۲﴾

لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

''اُن لوگوں کو اُن کے ''عابد'' (اللہ والے) اور ان کے ''علماء'' (دین جاننے والے اور اس پر عمل کرنے والے) بری بات کہنے، اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے ہیں؟ بیشک ان کا کردار بہت برا ہے (بیشک یہ لوگ بہت برا کام کررہے ہیں)۔''﴿۶۳﴾

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا

وقف لازم

''اور یہودیوں نے کہا: اللہ کا ہاتھ ''بندھا'' ہوا ہے (اللہ بخیل ہے، اللہ کنجوس ہے)، سچی بات تو یہ ہے کہ ان ہی لوگوں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں (یہودی لوگ خود ہی بخیل، کنجوس اور مکھی چوس ہیں)، اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے ان لوگوں پر لعنت کی گئی ہے، بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے، خرچ کرتا ہے، اور (اے نبی ﷺ!) آپ

بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

پر آپ کے رب کی طرف سے جو (قرآن) اتارا گیا ہے، وہ ان میں سے اکثر کو "سرکشی" اور "کفر" میں بڑھا دیتا ہے، اور ہم نے قیامت تک کے لیے ان کے درمیان آپس میں "دشمنی" اور "کینہ" پیدا کر دیا ہے۔ جب جب وہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔ اور ان کا کام زمین میں فساد ہی پھیلانا ہے، اور اللہ فساد پھیلانے والوں سے محبت نہیں کرتا (فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا)"۔ ﴿۶۴﴾

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾

"اور اگر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ایمان لے آتے (ایک اللہ کی مانتے اور نبی ﷺ کی بات مان کر عمل کرتے)، اور اللہ سے ڈرتے، تو ہم ضرور ان کے گناہوں کو معاف کر دیتے، اور انھیں نعمتوں والی جنت میں داخل کرتے"۔ ﴿۶۵﴾

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع

"اور اگر وہ تورات اور انجیل اور اس (قرآن) پر عمل کرتے، جو ان کے رب کی طرف سے ان کے لیے اتارا گیا ہے، تو وہ اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے روزی پاتے (آسمان و زمین سے برکتوں کے دروازے کھل جاتے، آسمان سے بارش ہوتی اور زمین سے پھل اور غلے اُگتے)، ان میں ایک جماعت سیدھے راستے پر چلنے والی بھی ہے، مگر ان میں بہت سے لوگوں کے کالے کرتوت ہیں (بُرے اعمال ہیں)"۔ ﴿۶۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

"اے رسول (ﷺ!) جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے، اس کی تبلیغ کیجیے (لوگوں تک پہنچا دیجیے)، اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا، اور اللہ لوگوں (کے ظلم وستم) سے آپ کی حفاظت کرے گا، بیشک اللہ کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کو ہدایت نہیں دیتا"۔ ﴿۶۷﴾

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

"آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! (یہود و نصاریٰ!) تم کسی بھی دین پر نہیں ہو، جب تک تم تورات اور انجیل اور اس قرآن پر عمل نہیں کرتے جو تمہارے لیے تمہارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے، اور جو قرآن آپ کے رب کی طرف سے آپ (ﷺ) پر اتارا گیا ہے وہ ان لوگوں میں سے بہت سارے لوگوں کی "سرکشی" اور "کفر" (حق کے انکار) میں بڑھا دیتا ہے، لہٰذا آپ (ﷺ) کافروں پر غم نہ کریں

(افسوس نہ کریں)۔"۞۔ (مگر اب نبی ﷺ کے دنیا میں آنے کے بعد سب لوگوں کے لیے صرف اور صرف دین اسلام پر چلنا ہے اور صرف قرآن پر عمل کرنا ہے)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٩

"بیشک جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور جو یہودی ہیں، اور عیسائی ہیں، اور "صابی" (بے دین) ہیں، ان میں سے جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، تو ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، اور انہیں کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اداس) ہوں گے"۔۞۔ (مگر اب نبی ﷺ کے دنیا میں آنے کے بعد سب لوگوں کے لیے صرف اور صرف دین اسلام پر چلنا ہے اور صرف قرآن پر عمل کرنا ہے)۔

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝٧٠

"ہم نے بنی اسرائیل سے "پکا وعدہ" لیا، اور ان کے پاس رسولوں کو بھیجا، جب بھی کوئی رسول ان کے پاس کوئی ایسی چیز لے کر آئے جو ان کی خواہش کے حساب سے نہیں تھی (جس کو ان کا دل نہیں چاہتا تھا)، تو انھوں نے کچھ (رسولوں) کو جھٹلایا، اور کچھ (رسولوں) کو قتل کرتے رہے"۔۞

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٧١

"اور وہ (بنی اسرائیل) یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ (غلط حرکت سے ان پر) کوئی مصیبت نہیں آئے گی (ان کی کوئی پکڑ نہیں ہوگی)، تو وہ (حق کو قبول کرنے سے) اندھے اور بہرے ہو گئے، پھر اللہ نے ان پر مہربانی فرمائی، (اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی)۔ (لیکن) پھر ان میں سے بہت سے لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے، اور اللہ ان کے سب کاموں (کرتوتوں) کو خوب دیکھ رہا ہے"۔۞

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٧٢

"بیشک وہ لوگ کافر ہیں، جنہوں نے کہا: بیشک "اللہ" ہی مسیح (عیسیٰ) ابن مریم ہے، اور مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا بھی رب ہے، اور تمہارا بھی رب ہے، بیشک جو اللہ کے ساتھ "شرک" کرتا ہے، تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور ظلم کرنے والوں کا (حق کا انکار کرنے والوں کا) کوئی مددگار نہیں ہے"۔۞

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٣

''وہ لوگ (بھی) بیشک کافر ہیں، جنہوں نے کہا: بیشک اللہ ''تین میں کا تیسرا'' ہے، جب کہ ایک اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور اگر وہ لوگ اپنی اس بات سے باز نہیں آئیں گے، تو ان میں سے کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کو دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہوگا''۔٧٣۔ (تین میں کا ایک ہے: اللہ، عیسیٰ علیہ السلام، اور مریم۔ یا اللہ، عیسیٰ علیہ السلام، اور جبریل علیہ السلام)۔

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧٤

''کیا (حق کا انکار کرنے والے، اللہ کو تین میں کا تیسرا ماننے والے) اللہ سے توبہ نہیں کریں گے، اور اس سے (اپنے گناہوں کی) معافی نہیں مانگیں گے؟ اور اللہ تو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔٧٤

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٧٥

''مسیح (عیسیٰ) ابن مریم تو بس ایک رسول تھے، بیشک ان سے پہلے بھی (بہت سے) رسول گزر چکے ہیں، اور ان کی ماں (مریم علیہا السلام) ایک نیک اور سچی (پاک دامن) عورت تھیں، (ماں بیٹے) دونوں ہی کھانا کھاتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھ لیجیے! ہم اپنی نشانیاں کس طرح ان کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں، پھر دیکھئے! وہ کدھر بہکے چلے جا رہے ہیں؟''۔٧٥

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٧٦

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمھیں نقصان پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں، اور نہ فائدہ پہنچانے کی؟ اور اللہ ہی سب کچھ سننے والا ہے، سب کچھ جاننے والا ہے''۔٧٦

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝٧٧ ع

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق ''غلو'' نہ کرو، اور اُن لوگوں کے پیچھے نہ چلو جو پہلے ہی گمراہ ہیں، اور بہت لوگوں کو گمراہ بھی کر چکے ہیں، اور سیدھے راستے سے بھٹک چکے ہیں''۔ع٧٧۔ (کسی بات کو ''بڑھا چڑھا'' کر اور ''گھٹا'' کر پیش مت کرو، اے عیسائیو! عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مت کہو، اور اے یہودیو! عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مت کہو، اور عیسیٰ علیہ السلام کو ''زنا کی اولاد'' مت کہو)۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ

''بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر ہو گئے، اُن پر داود (علیہ السلام) اور عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کی زبان سے لعنت کی گئی، کیونکہ وہ نافرمان ہو گئے

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾

تھے، اور حد سے آگے نکل گئے تھے''۔ ﴿۷۸﴾

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

''وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو (بُرے کاموں سے) نہیں روکتے تھے، اور جو وہ کرتے تھے بیشک وہ بہت برا تھا''۔ ﴿۷۹﴾۔ (جس طرح برائی کرنا جرم ہے اسی طرح برائی سے نہ روکنا بھی جرم ہے، برائی سے نہ روکنے والوں پر لعنت ہے)۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

''ان میں سے اکثر (یہودیوں) کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھیں گے کہ وہ کافروں (بت پوجنے والوں) کو اپنا دوست بناتے ہیں، انھوں نے اپنے لیے جو کچھ (بُرے کام) آگے بھیجے ہیں، وہ بُرا ہے، (اسی وجہ سے) اللہ ان لوگوں سے ناراض ہو گیا، اور وہ ہمیشہ کے لیے عذاب میں رہیں گے''۔ ﴿۸۰﴾

وَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾

''اور اگر اللہ اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جو قرآن ان پر اتارا گیا ہے سب پر ان (یہودیوں) کا پکا اور سچا ایمان ہوتا، تو ان کافروں (بت پوجنے والوں) کو اپنا دوست نہ بناتے، لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر تو فاسق ہیں (نافرمان ہیں)''۔ ﴿۸۱﴾

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ''یہود'' اور ''مشرکین'' (حق کا انکار کرنے والے) کو پائیں گے، اور آپ مسلمانوں کے سب سے قریبی دوست ''نصارٰی'' (عیسائی) کو پائیں گے، اس لیے کہ ان میں کچھ ''علماء'' ہیں (پادری اور پوپ ہیں) اور دنیا سے کٹ کر عبادت کرنے والے لوگ ہیں، جو تکبر (گھمنڈ) نہیں کرتے''۔ ﴿۸۲﴾

(ساتواں پارہ)

(ساتویں پارے میں ٹوٹل (19) رکوع ہیں۔ اور (148) آیتیں ہیں)

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾

''اور (عیسائیوں میں سے نیک لوگ) جب رسول اللہ (ﷺ) پر اتارے گئے قرآن کو سنتے ہیں، تو آپ (ﷺ) دیکھتے ہیں کہ حق پہچان لینے کی وجہ سے اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں، وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، اس لیے تو ہمارا نام ''حق'' کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے''۔﴿۸۳﴾۔ (''حبشہ'' (ایتھوپیا) کے ''نجاشی'' بادشاہ اوران کے ساتھی حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے امیر ''جعفر طیار'' سے سورہ مریم کی تلاوت سن کر رونے لگے۔ حبشہ کے بادشاہ ''نجاشی'' مسلمان ہوگئے تھے)۔

وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

''اور ہم اللہ پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آچکی ہے، کیوں نہ ایمان لے آئیں؟ جبکہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں کی جماعت میں داخل کردے گا''۔﴿۸۴﴾۔ (''حبشہ'' (ایتھوپیا) کے ''نجاشی'' بادشاہ اوران کے ساتھیوں کے بارے میں ہے)۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

''تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو حق کا کلمہ کہنے کے بدلے میں ایسی جنتوں سے نوازے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ لوگ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور نیک عمل کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے''۔﴿۸۵﴾۔ (''حبشہ'' (ایتھوپیا) کے ''نجاشی'' بادشاہ اوران کے ساتھیوں کے بارے میں ہے)۔

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع

''اور جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی لوگ جہنمی ہیں''۔﴿۸۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

''اے ایمان والو! جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں، انھیں حرام نہ کرو، اور حد سے آگے نہ بڑھو، بیشک اللہ حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا (بیشک اللہ حد سے آگے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا)''۔﴿۸۷﴾

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

''اور (اے ایمان والو!) اللہ نے تمھیں جو حلال (اور) پاک روزی دی ہے، اس میں سے کھاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، جس پر تم ایمان رکھتے ہو''۔﴿۸۸﴾

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٨٩

"اللہ تعالیٰ "بے مقصد" قسم (بیکار کی قسم) کھانے پر تمہاری پکڑ نہیں کرے گا، لیکن "پکی قسم" کھانے پر تمہاری پکڑ کرے گا، (اگر تم پکی قسم توڑ دو تو) اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو درمیانی درجے کا کھانا کھلاؤ ویسا ہی مناسب کھانا جو تم اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو، یا انھیں کپڑے پہناؤ، یا ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد کرو۔ اور جس کے پاس (ان چیزوں میں سے) کچھ بھی نہ ہو، تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم نے پکی قسم کھالی ہے (اور اسے توڑ دیا ہے)، اور (بہتر یہ ہے کہ) اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اللہ اسی طرح تمہارے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرو"۔ ۝٨٩۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٩٠

"اے ایمان والو! بیشک "شراب اور جوا اور آستانے" (بتوں، غیر اللہ کی پوجا) اور "پانسے" (قرعہ کے تیروں سے قسمت معلوم کرنا، فال نکالنا) یہ سب گندے شیطانی کام ہیں (حرام ہیں)، اس لیے ان سب سے بچ کر رہو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"۔ ۝٩٠۔

(۱) اَلْخَمْرُ "شراب" حرام ہے: شراب کے کاروبار میں جس طرح سے جو بھی جڑا ہوا ہے سب حرام ہے، شراب ناپاک ہے، شراب شیطانی عمل ہے، شراب پینے سے دشمنی بڑھتی ہے، جھگڑے ہوتے ہیں، شراب اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کرنے والی چیز ہے، شراب پی کر گاڑی چلانے سے ایکسیڈینٹ ہو رہے ہیں، شراب کی وجہ سے شرح طلاق بڑھ رہی ہے، اور بہت سارے نقصانات ہیں، اس لیے کہ شراب "برائیوں کی ماں" ہے، برائیوں کی جڑ ہے۔ (۲) اَلْمَيْسِرُ "جوا" حرام ہے: وہ دولت جو مفت میں یا آسانی سے ہاتھ لگ جائے حرام ہے، "جواری" ہر سماج میں بدنام ہے، "جوئے" کی وجہ سے بہت سارے گھرانے برباد ہو گئے، بیوی بال بچے تک "جوئے" میں ہار گئے، "جوئے" کی نئی نئی شکلیں بھی حرام ہیں۔ جیسے: لاٹری، ریفل ٹکٹ، بیمہ کی بعض شکلیں، ریس کورس، چوسر، شطرنج وغیرہ "جوئے" کی شکلیں ہیں۔ (۳) اَلْاَنْصَابُ سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد ایسے آستانے، دربار، پتھر اور جگہیں اور مقامات ہیں جنھیں کسی موجود یا غیر موجود بت یا کسی دوسرے شرکیہ عقیدہ کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو، اور وہاں "نذریں" بھی چڑھائی جاتی ہوں۔ (۴) اَلْاَزْلَامُ سے مراد کیا ہے؟ "تیروں" کے ذریعے اچھے اور برے کا فیصلہ کرنا، تین طرح کے "تیر" تھے: (۱) کرو۔ (۲) مت کرو۔ (۳) خالی ہوتا تھا۔ جب کوئی آدمی سفر پر جاتا یا شادی کا ارادہ کرتا تو "تیر" نکالا جاتا اور اگر کرنے کا تیر نکلتا تو کرتے اور نہیں کرنے کا نکلتا تو وہ شادی نہیں کرتے یا سفر میں نہیں جاتے، اور اگر خالی تیر ہوتا تو بار بار کیا جاتا۔ اسلام نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔)۔ (۵) شراب کی حرمت کے بارے میں آخری آیت سورہ مائدہ سورہ نمبر ۵ کی آیت نمبر: ۹۰ ہے۔ سب سے پہلی آیت۔ سورہ بقرہ سورہ نمبر ۲ کی آیت نمبر: ۲۱۹ ہے، دوسری آیت سورہ نساء سورہ نمبر ۴ کی آیت نمبر: ۴۳ ہے)۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

''بیشک شیطان ''شراب'' اور ''جوئے'' کے ذریعے تمہارے درمیان ''دشمنی'' اور ''کینہ'' پیدا کرنا چاہتا ہے، اور تمھیں ''اللہ کی یاد'' اور ''نماز'' سے روک دینا چاہتا ہے، تو کیا تم لوگ (ان چیزوں سے) باز آجاؤ گے؟''۔﴿۹۱﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

''اور اللہ کی اطاعت کرو (بات مانو)، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو (بات مانو)، اور (نافرمانی سے) بچتے رہو، اور اگر تم لوگ منہ موڑو گے، تو اچھی طرح جان لو! کہ ہمارے رسول کا کام کھول کھول کر ''پیغام'' پہنچا دینا ہے''۔﴿۹۲﴾

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع

''جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، اور ''نیک عمل'' کرنے لگے ہیں، انھوں نے پہلے جو کچھ بھی کھایا پیا ہے، اس کی وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، شرط یہ ہے کہ وہ آئندہ ان گناہوں سے بچتے رہیں، اور ایمان رکھیں، اور نیک کام کرتے رہیں، پھر (جس جس کام سے روکا جائے اس سے) رک جائیں، اور ایمان پر جمے رہیں، اور اس کے بعد بھی ''تقویٰ'' (پرہیزگاری) اور ''نیک عمل'' کے راستے پر رہیں، اور اللہ اچھا کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، (اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے)''۔ع ﴿۹۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

''اے ایمان والو! اللہ تمھیں (احرام کی حالت میں) کچھ شکار کے جانوروں کے ذریعے ضرور آزمائے گا، جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ جائیں گے، تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس سے ''بغیر دیکھے'' ڈرتا ہے۔ پھر جو بھی اس کے بعد حد سے آگے بڑھے گا، تو اس کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔﴿۹۴﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

''اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو، تو شکار نہ کرو، اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر شکار کرے گا، تو اس کے بدلے (فدیہ) میں اسی جیسا جانور دینا واجب ہوگا، جس کا فیصلہ تم میں سے دو انصاف والے کریں گے (کہ شکار کیے ہوئے جانور کی قیمت کیا ہے؟ مسکینوں، غریبوں کو کتنا غلہ دیا جائے؟ یا کتنے دن کے روزے رکھے جائیں؟)، اور اس جانور کو قربانی کے جانور کی حیثیت سے ''کعبہ'' پہنچایا جائے گا، یا اس (کی قیمت) کا کفارہ چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، یا اس کے برابر

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٩٥

روزے رکھنا ہے، تاکہ وہ شخص اپنے کیے ہوئے کا مزا چکھ لے، جو پہلے ہوچکا ہے اللہ نے اسے معاف کردیا ہے، لیکن اب جو شخص دوبارہ ایسا کرے گا، تو اللہ اس سے بدلہ لے گا، اور اللہ بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے"۔۹۵۔ (کچھ جانوروں کو احرام کی حالت میں، اور حدودِ حرم میں بھی مارنے کی اجازت ہے، جیسے: سانپ، بچھو، چیل، کوا، چوہا اور کاٹنے والا کتا وغیرہ)۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٩٦

"(احرام کی حالت میں) تمہارے لیے سمندر (کی مچھلیوں) کا شکار، اور اس کا کھانا حلال ہے، تاکہ تم اور سفر کرنے والے دوسرے قافلے فائدہ اٹھائیں، اور جب تک تم احرام کی حالت میں ہو، تم پر زمین کے جانوروں کا شکار حرام کردیا گیا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے سامنے تم سب لوگ اکٹھا کیے جاؤ گے"۔۹۶

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٩٧

"اللہ نے کعبہ، احترام والے گھر کو لوگوں کے لیے (دینی اور دنیاوی فائدے کا) "مرکز" بنایا ہے، اور حرمت والے مہینوں (محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ)، اور قربانی کو، اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں (دینی اور دنیاوی فائدے کا ذریعہ بنایا ہے)، تاکہ تمہیں معلوم ہوجائے کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے"۔۹۷

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٩٨ؕ

"(اے لوگو!) تم جان لو کہ بیشک اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے، اور بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔۹۸ؕ

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝٩٩

"رسول کی ذمہ داری صرف "تبلیغ" کرنا ہے (اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچا دینا ہے)، اور تم لوگ جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو، اور جو کچھ بھی چھپاتے ہو، اللہ سب کچھ جانتا ہے"۔۹۹

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠٠ع

"(اے نبی ﷺ! آپ لوگوں سے) کہہ دیجیے: ناپاک (شخص، یا ناپاک عمل یا ناپاک مال) اور پاک (شخص، یا پاک عمل یا پاک مال) برابر نہیں ہے، چاہے ناپاک (شخص، یا ناپاک عمل یا ناپاک مال) کی زیادتی آپ (ﷺ) کو اچھی لگتی ہو، اس لیے اے عقل والو! تم لوگ اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ"۔۱۰۰ع

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

''اے ایمان والو! تم لوگ ایسی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھو، کہ اگر وہ تمہارے سامنے ظاہر کردی جائیں، تو تمھیں تکلیف میں ڈال دے، اور اگر تم ان کے بارے میں ایسے وقت میں پوچھو گے جب قرآن اتارا جارہا ہو، تو تمہارے سامنے ظاہر کردی جائیں گی، اب تک جو ہو چکا اس کو اللہ نے معاف کردیا ہے، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا بردبار ہے (نرمی والا ہے، بڑا برداشت کرنے والا ہے)''۔﴿۱۰۱﴾

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

''تم سے پہلے کے لوگوں نے ایسے ہی سوالات پوچھے تھے، پھر جب (ان کے جوابات دیئے گئے تو ان لوگوں نے) انکار کردیا''۔﴿۱۰۲﴾

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

''اللہ نے کسی جانور کو ''بحیرہ'' نہیں بنایا ہے، اور نہ کسی جانور کو ''سائبہ'' بنایا ہے، اور نہ کسی جانور کو ''وصیلہ'' بنایا ہے، اور نہ کسی جانور کو ''حام'' بنایا ہے، لیکن کفر کرنے والے (حق کا انکار کرنے والے) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں (کہ اللہ نے ان جانوروں کو حرام کیا ہے)، اور ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے ہی نہیں ہیں''۔﴿۱۰۳﴾۔ ((۱)۔ بَحِيْرَة۔ کیا ہے؟: ''بحیرہ'' وہ اونٹنی ہے جس سے پانچ بچے پیدا ہوئے، آخری بار ''نر'' بچہ ہوا، تو اس کے کان کو سوراخ کرکے آزاد کردیا جاتا۔ (۲) سَآئِبَة کیا ہے؟: ''سائبہ'' وہ اونٹنی ہے جسے ''نذرانے'' کے طور پر یا بتوں کے نام سے چھوڑ دیا جاتا۔ یا ''سائبہ'' وہ اونٹنی ہے جس سے دس بچے پیدا ہوتے مگر اس میں سے ایک بھی ''نر'' بچہ پیدا نہیں ہوتا تو اسے بھی چھوڑ دیا جاتا۔ یا ''سائبہ'' وہ جانور ہے جب کوئی آدمی دور سفر سے آتا، یا کسی بیماری سے اچھا ہو جاتا یا کسی مشکل سے یا جنگ سے بچ کر واپس آجاتا تو جانور آزاد کردیتا۔ (۳) وَصِيْلَة کیا ہے؟: ''وصیلہ'' وہ ''بکری'' ہے جو چھ بار دو دو مادہ جنتی اور ساتویں بار مادہ اور ایک نر جنتی، تو لوگ کہتے کہ مادہ نے اپنے بھائی کو ملالیا، اس لیے ''نر'' کو اپنے معبودوں کے لیے ذبح نہیں کرتے تھے۔ (۴) حَام کیا ہے؟: ''حام'' وہ ''نر اونٹ'' ہے، جس کے ''مادہ اونٹنی'' سے ملنے کی تعداد مقرر کردیتے، اس کے بعد اسے بتوں کے لیے چھوڑ دیتے۔ یا ''حام'' اس اونٹ کو کہا جاتا تھا جس کی پیٹھ سے دس بار اونٹنی نے بچہ جنا ہو، پھر اسے چھوڑ دیا جاتا تھا)۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

''اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو (قرآن) اتارا ہے، اس کی طرف آؤ، اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف آؤ (قرآن وحدیث کی طرف آؤ)، تو وہ کہتے ہیں: (نہیں) بلکہ ہمارے لیے وہی راستہ کافی ہے جس (راستے پر) ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا ہے، (جواب دیا گیا) اگر ان کے باپ دادا ہی کچھ نہ جانتے ہوں، اور نہ ہی

سیدھے راستے پر ہوں (تو کیا پھر بھی یہ لوگ ان ہی کے راستے پر چلیں گے؟)''۔۱۰۴۔ (باپ دادا کی اندھی تقلید کی وجہ سے بھی انسان گمراہ ہوجاتا ہے، بزرگوں کی اندھی عقیدت کبھی کبھی انسان کو لے ڈوبتی ہے، باپ داداؤں کا عمل شریعت نہیں ہے، باپ داداؤں کا طور طریقہ دین نہیں ہے، کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ‌ ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ‌ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝١٠٥

''اے ایمان والو! تم (پہلے) اپنی فکر کرو (مگر ساتھ میں دوسروں کی بھی فکر کرو)، اگر تم صحیح راستے پر ہو تو (دینی اور دعوتی کام پورا ہونے کے بعد) کسی دوسرے کی گمراہی تمھیں نقصان نہیں پہنچائے گی، تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اس وقت وہ تمھیں تمہارے کاموں کی خبر دے گا''۔۱۰۵۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ اِنۡ اَنۡتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَاَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةُ الۡمَوۡتِ‌ ؕ تَحۡبِسُوۡنَهُمَا مِنۡۢ بَعۡدِ الصَّلٰوةِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا نَشۡتَرِىۡ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ ۙ وَلَا نَكۡتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ ۝١٠٦

''اے ایمان والو! اگر تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آجائے، تو وصیت کرتے وقت آپس میں گواہی کے لیے مسلمانوں میں سے دو انصاف کرنے والے کو گواہ بنالو، اور اگر تم سفر میں ہو، اور موت کا وقت آجائے، (اگر کوئی مسلمان نہ ملے) تو غیر مسلموں میں سے ''دو'' گواہی دینے والے بنالو، دونوں کو نماز کے بعد روک لو گے، پھر اگر تمھیں ان دونوں کی سچائی میں ''شک'' ہو جائے، تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں گے، کہ ہم اس قسم کے ذریعہ کوئی مالی فائدہ لینا نہیں چاہتے، اگر چہ (جس کے لیے گواہی دی جارہی ہے) وہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، اور نہ ہم اللہ کی گواہی کو چھپاتے ہیں، ورنہ ہم بیشک گناہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔۱۰۶۔

فَاِنۡ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسۡتَحَقَّاۤ اِثۡمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوۡمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيۡنَ اسۡتَحَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنۡ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعۡتَدَيۡنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٠٧

''پھر بعد میں اگر یہ پتہ چلے کہ وہ دونوں (اپنی گواہی میں جھوٹ بول کر) گنہگار بنے ہیں، تو میت کے دو قریب ترین رشتہ دار، ان لوگوں میں سے جن کے حق میں گناہ ہوا ہے، ان پہلے کے دو آدمیوں کی جگہ (گواہی کے لیے) کھڑے ہوں گے، اور اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہماری گواہی ان پہلے کے دو آدمیوں کی گواہی سے زیادہ قریب ہے، اور ہم نے (اس گواہی میں) کسی پر کوئی زیادتی نہیں کی ہے، ورنہ ہم بیشک ظلم کرنے والوں میں سے ہوں گے''۔۱۰۷۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع

’’یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ لوگ سچی گواہی دیں، یا اس بات سے ڈریں کہ (جھوٹی گواہی دینے سے) ہماری قسمیں بھی ان کی قسموں کے بعد ’’رد‘‘ کردی جائیں گی۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور (اس کی بات کو عمل کرنے کی نیت سے) سنو، اور اللہ فاسقوں (نافرمانوں) کو ہدایت نہیں دیتا‘‘۔ ﴿۱۰۸﴾

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

’’(یاد کرو!) جس قیامت کے دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا، اور ان سے پوچھے گا کہ: تمھیں (تمہاری دعوت کا تمہاری قوموں کی طرف سے) کیا جواب ملا؟، وہ تو صرف اتنا کہیں گے: ہمیں کوئی خبر نہیں، بیشک تو ہی غیب کی باتوں (چھپی ہوئی باتوں) کو خوب اچھی طرح جانتا ہے‘‘۔ ﴿۱۰۹﴾

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۗ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِىْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

’’(یاد کرو!) جب اللہ کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! تم اپنے اوپر اور اپنی ماں (مریم علیہا السلام) پر میرے احسان کو یاد کرو، جب میں نے رُوحُ القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ تمہاری مدد کی، تم اپنی ماں کی گود میں لوگوں سے باتیں کرتے تھے، اور بڑی عمر میں بھی باتیں کیا کرتے تھے، اور جب میں نے تمھیں کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی، اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے پرندے (چڑیا) کی شکل بناتے تھے، پھر اس میں پھونک مارتے تھے، تو وہ میرے حکم سے (سچ مچ کا) پرندہ بن جاتا تھا، اور جب تم پیدائشی اندھے (نابینا) کو، اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کردیتے تھے، اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ) کردیتے تھے، اور جب میں نے ’’بنی اسرائیل‘‘ کو تمھیں تکلیف پہچانے (قتل کرنے یا پھانسی دینے) سے روک دیا، جب تم ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے، تو ان کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) نے کہا: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے‘‘۔ ﴿۱۱۰﴾

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِىْ وَبِرَسُوْلِىْ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

’’جب میں نے ’’حواریوں‘‘ (عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں) کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ تم لوگ مجھ پر اور میرے رسول (عیسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لاؤ، تو انھوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے، اور (اے عیسیٰ) آپ گواہ رہیۓ کہ ہم لوگ مسلمان ہیں (ایک اللہ کی بات ماننے والے ہیں)‘‘۔ ﴿۱۱۱﴾

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

’’(اور یاد کرو) جب حواریوں نے کہا تھا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ کا رب ہمارے لیے آسمان سے ایک ’’دسترخوان‘‘ اتار سکتا ہے؟ تو عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اگر تم لوگ ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو‘‘۔﴿۱۱۲﴾

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

الربع

’’ان (حواریوں) نے کہا: ہم اسے کھانا بھی چاہتے ہیں، اور (یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس کے ذریعے) ہمارے دلوں کو پورا اطمینان مل جائے، اور ہم جان لیں کہ سچ میں: آپ نے حق بات (سچی بات) کہی ہے، اور ہم بھی اس حق کے گواہ بن جائیں‘‘۔﴿۱۱۳﴾

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

’’عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے (دعا کرتے ہوئے) کہا کہ اے اللہ! ہمارے رب! تو ہمارے لیے آسمان سے ایک ’’دسترخوان‘‘ اتار دے، جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے ’’عید‘‘ (خوشی) کا موقع بن جائے، اور تیری طرف سے (میرے سچے ہونے پر) ایک نشانی بھی بن جائے، اور تو ہمیں روزی دے، اور تو سب سے بہترین روزی دینے والا ہے‘‘۔﴿۱۱۴﴾

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع

ع 15

’’اللہ نے کہا: بیشک میں تمہارے لیے وہ ’’دسترخوان‘‘ اتاروں گا، لیکن اس کے بعد تم میں سے جس نے بھی کفر کیا (حق کا انکار کیا)، تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جیسا میں نے دنیا والوں میں سے کسی کو نہ دیا ہوگا‘‘۔﴿۱۱۵﴾ ع

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

وقف النبی ﷺ

’’اور (یاد کرو) جب اللہ کہے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں (مریم علیہا السلام) کو معبود بنالو؟ وہ کہیں گے: تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے، میری کیا مجال کہ میں ایسی بات کہوں جو میرا حق نہیں ہے، اگر یہ بات میں نے کہی ہے تو تجھے اس کی پوری خبر ہے، تو میرے دل کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے، اور میں تیرے دل کی کوئی بھی بات نہیں جانتا، بیشک تو ہی غیب کی باتوں کو (چھپی ہوئی باتوں کو) خوب اچھی طرح جانتا ہے‘‘۔﴿۱۱۶﴾

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا

’’(عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے) میں نے تو ان لوگوں سے وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا، (وہ یہ ہے: اے اللہ کے بندو!) تم لوگ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تم سب کا بھی رب ہے، اور میں جب تک ان کے

تَوَفَّيۡتَنِىۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۱۱۷﴾

درمیان رہا ان پر (ان کے کاموں پر) گواہ رہا، پھر جب تو نے مجھے (دوسرے آسمان پر) اٹھا لیا تو اس کے بعد تو ہی ان لوگوں کا "نگہبان" (نگران) رہا، اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے (تو ہر چیز پر گواہ ہے)"۔﴿۱۱۷﴾

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾

"اگر تو انہیں عذاب دے گا، تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انھیں معاف کر دے گا، تو بیشک تو ہی بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے"۔﴿۱۱۸﴾

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ‌ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ‌ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۹﴾

"(قیامت کے دن) اللہ کہے گا: یہ وہ دن ہے، جب "سچوں" کو ان کی "سچائی" کام آئے گی، (اسلام پر چلنے والوں کا فائدہ ہوگا)، ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ لوگ اللہ سے راضی ہوگئے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے"۔﴿۱۱۹﴾

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِيۡهِنَّ‌ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

"آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہی صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے" (اللہ ہر چیز پر پوری قدرت وطاقت رکھتا ہے)۔﴿۱۲۰﴾

آیات: 165 | (6) سُوۡرَةُ الۡاَنۡعَامِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 20

سورہ "اَنۡعَامۡ" کے بارے:

سورہ "اَنۡعَامۡ" نمبر (6)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (55)۔ اَلۡاَنۡعَامۡ: چوپائے۔ جانور۔ آیت نمبر (142) میں ہے)

سورہ "اَنۡعَامۡ" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (165) آیتیں ہیں۔ اور (20) رکوع ہیں۔

سورہ "اَنۡعَامۡ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "اَنۡعَامۡ" کے شروع میں اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے، آسمان وزمین کو اللہ نے پیدا کیا ہے، (۲) اللہ نے بہت سے ایمان نہ لانے والی قوم کو ہلاک وبرباد کر دیا ہے، (۳) کافروں کے بارے میں ہے کہ نبی ﷺ کو جادوگر کہا ہے، (۴) تکلیف دور کرنے والا اللہ ہے، (۵) قیامت کا منظر ہے، (۶) ہر جاندار کی روزی اللہ کے ذمے ہے، (۷) اللہ کی توحید کا ذکر ہے کہ کان آنکھ دینے والا اللہ ہے، (۸) نبی ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ کہیں میرے پاس غیب کا علم نہیں ہے، (۹) غیب کی چابیاں اللہ کے پاس ہیں، (۱۰) ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ توحید ان کو کیسے ملی؟ پہلے ستارے

کو دیکھا پھر چاند اور پھر سورج کو دیکھا جب سب ڈوب گئے تو ایک اللہ کو ماننے کی طرف آ گئے، (۱۱) ''18'' نبیوں کے بعد اللہ نے شرک کا ذکر کیا ہے کہ اگر یہ انبیاء بھی شرک کریں تو ان کے بھی اعمال برباد ہو جائیں، (۱۲) آسمان و زمین کو اللہ نے پیدا کیا ہے سورج چاند ستارے اللہ نے پیدا کیا ہے، بارش اللہ نازل کرتا ہے، (۱۳) کھیتیوں کا ذکر ہے کہ انگور انار کی کھیتی ہے، سب اللہ کی نشانیاں ہے، (۱۴) اکیلا اللہ ہے، اللہ نے جنات سے رشتہ قائم نہیں کیا، (۱۵) اللہ سب کو دیکھ رہا ہے مگر ہماری نگاہیں اللہ کو نہیں دیکھ سکتیں، (۱۶) جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے ان کو گالی مت دو، ورنہ وہ لوگ اللہ کو گالی دیں گے۔ (۱۷) آٹھویں پارے کے شروع میں انکار کرنے والوں کا ذکر ہے کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں چاہے مردے بھی بات کرنے لگیں، (۱۸) اللہ کے یہاں ''کوالیٹی'' چلتی ہے۔ زیادہ لوگ گمراہ ہیں، (۱۹) مشرکین اپنی دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے کیا کرتے تھے؟ کچھ حرام چیزوں کا ذکر ہے، (۲۰) کئی وصیتیں ہیں، جیسے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، ماں باپ کے ساتھ احسان کیا جائے، زنا سے دور رہا جائے، کسی کو قتل نہ کیا جائے، ناپ تول میں کمی نہ کیا جائے، یتیم کا مال نہ کھایا جائے، انصاف کی بات کی جائے، (۲۱) سورہ کے اخیر میں ہے کہ نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا صرف اللہ کے لیے ہے۔ (۲۲) قیامت کے دن اللہ تیز حساب لینے والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ۝۱

''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور جس نے اندھیرے اور ''روشنی'' کو بنایا۔ پھر بھی کافر (حق کا انکار کرنے والے دوسروں کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں''۔ ۝۱

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ۝۲

''اسی اللہ نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا ہے، پھر (موت کا) ایک وقت ''طے'' کر دیا ہے، اور اس کے نزدیک (دوبارہ زندہ کیے جانے کا) ایک وقت ''طے'' ہے، پھر بھی تم (دوبارہ زندہ کیے جانے کے بارے میں) شک میں ہو (مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کے بارے میں شک میں ہو)''۔ ۝۲۔ (تمام انسان آدم علیہ السلام سے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں)۔

وَ ہُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ یَعۡلَمُ سِرَّکُمۡ وَ جَہۡرَکُمۡ وَ یَعۡلَمُ مَا تَکۡسِبُوۡنَ ۝۳

''اور آسمانوں اور زمینوں میں صرف وہی اللہ (عبادت کے لائق) ہے، وہی اللہ تمہارے ''چھپے ہوئے'' اور ''کھلے ہوئے'' حالات بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور تمہارے سب کاموں کی پوری خبر رکھتا ہے''۔ ۝۳

وَ مَا تَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ اٰیَۃٍ مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّہِمۡ اِلَّا

''اور (اسلام کا انکار کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ) ان کے پاس ان

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴

کے رب کی نشانیوں میں سے جب بھی کوئی نشانی آتی ہے، تو یہ لوگ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں''۔۴

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

''جب ان کے پاس ''حق'' (قرآن) آیا، تو ان لوگوں نے اسے جھٹلا دیا، تو اب جلد ہی انھیں اس (حق کے انکار) کا انجام معلوم ہو جائے گا، جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے''۔۵

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶

''کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک (وبرباد) کر دیا ہے؟ جنھیں ہم نے زمین میں ایسی طاقت (وقوت) دی تھی جو ہم نے (اے حق کا انکار کرنے والو!) تمھیں نہیں دی، اور ان کے لیے ہم نے آسمان سے خوب بارش برسایا، اور ہم نے ان کے نیچے سے نہریں جاری کر دیں، (مگر پھر بھی وہ حق کے انکار ہی پر جمے رہے) تو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہم نے ان کو ہلاک وبرباد کر دیا، اور ان کے بعد دوسری امتوں کو (نسلوں کو) پیدا کیا''۔۶

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

''اور (حق کا انکار کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ) اگر ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتارتے، جسے وہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھوتے، تو بھی یہ کافر (حق کا انکار کرنے والے) یہی کہتے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے''۔۷

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸

''اور (حق کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ اس (نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ (جو ان کی نبوت کی گواہی دیتا)، اور اگر ہم کوئی فرشتہ اتار دیتے، تو معاملے کا فیصلہ ہی ہو جاتا، پھر انھیں کوئی چھوٹ نہیں دی جاتی (یعنی ان لوگوں کو ہلاک وبرباد کر دیا جاتا)''۔۸

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹

''اور اگر ہم (نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی گواہی کے لیے کسی فرشتہ کو بھیجتے، تب بھی اس فرشتہ کو ''مرد'' کی صورت میں ہی بھیجتے، اور اس کے لیے بھی وہی شک پیدا کر دیتے، جس شک میں وہ پہلے سے پڑے ہوئے ہیں''۔۹۔ (وہ انکار کرنے والے کہتے کہ تم تو آدمی ہو، فرشتہ نہیں ہو، اور اگر وہ اپنے فرشتہ ہونے پر ثبوت دیتے تو وہ اسے دوبارہ جھٹلا دیتے، جیسا کہ ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جھٹلا دیا ہے)۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) بیشک آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا

بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠

مذاق اڑایا گیا ہے، تو مذاق اڑانے والوں کو اسی عذاب نے پکڑ لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے"۔ ۝١٠

ع

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: ذرا زمین کی "سیر" کرو، (گھومو)، پھر دیکھو کہ (پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟"۔ ۝١١

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ (پھر اگر وہ جواب نہ دیں تو خود ہی) کہہ دیجیے: (سب کچھ) اللہ ہی کا ہے، اس نے (اپنی مخلوق کے لیے) رحمت کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔ وہ بیشک تم سب کو قیامت کے دن ضرور اکٹھا کرے گا، جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے، اور جن لوگوں نے (ایمان وعمل کے حساب سے) اپنا نقصان کرلیا ہے، تو وہ ایمان نہیں لائیں گے"۔ ۝١٢

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣

"اور رات اور دن میں جو کچھ ہوتا ہے، سب اسی اللہ کے حکم سے ہوتا ہے، اور وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔ ۝١٣

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٤

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: کیا میں اس اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود بنالوں؟ (کسی اور کو "ولی" اور دوست بنالوں؟)، جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، جو سب کو کھلاتا ہے، خود نہیں کھاتا ہے، آپ کہہ دیجیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا مسلمان بنوں، اور آپ ہرگز "مشرکوں" میں سے نہ ہوجائیں"۔ ۝١٤۔ (جو کھائے وہ اللہ نہیں ہے، جو کھلائے وہ اللہ ہے)۔

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٥

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں گا تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے"۔ ۝١٥

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝١٦

"اس (قیامت کے) دن جس سے عذاب کو ٹال دیا جائے گا، اس پر اللہ رحم کردے گا، اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے"۔ ۝١٦

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٧

"اور اگر اللہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کسی "تکلیف" میں ڈال دے، تو اللہ کے سوا کوئی بھی اسے دور کرنے والا نہیں ہے، اور اگر وہ آپ کو کوئی "فائدہ" پہنچانا چاہے، تو وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔ ۝١٧۔ (سب کی مشکلوں کو حل کرنے والا "مشکل کشا" اللہ ہے)۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

"اور وہی اللہ اپنے بندوں پر پوری طرح غالب ہے، اور وہی بڑی

الْخَبِیْرُ ۝١٨

حکمت والا، پوری خبر رکھنے والا ہے''۔۝١٨

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۙ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝١٩

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پوچھیے: کس کی گواہی سب سے بڑی ہے؟ آپ کہہ دیجیے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ ہے، اور یہ قرآن مجھے وحی کے ذریعہ ملا ہے، تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ تمھیں اور ہر اس شخص کو ڈراؤں جس تک اس قرآن کا پیغام پہنچے، کیا تم لوگ واقعی اس بات کی گواہی دو گے کہ سچ مچ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں؟ آپ کہہ دیجیے: میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا ہوں، آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ اکیلا (حقیقی اور سچا) معبود ہے، اور میں بیشک ان معبودوں سے ''بیزار'' ہوں (الگ تھلگ ہوں) جنھیں تم لوگ اللہ کا شریک بناتے ہو''۔۝١٩

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝٢٠

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ایسا ہی پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں (بچوں) کو پہچانتے ہیں، اور جن لوگوں نے (ایمان وعمل کے حساب سے) اپنا نقصان کرلیا ہے، تو وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔۝٢٠۔ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے ''بچوں'' کی طرح جانتے ہیں: ''باپ'' کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جانتے ہیں ایسا انھیں کہا گیا۔ اس لیے کہ انسان کا باپ کون ہے اس میں ''شک'' ہوسکتا ہے۔ مگر اولاد کے بارے میں ''شک'' نہیں ہے۔ اولاد کے بارے میں پورا یقین ہے کہ یہ میری ہی اولاد ہے چاہے جائز ہو یا ناجائز)۔

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢١

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ کے بارے میں جھوٹ بات کہی (اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو اس کا شریک بنایا)، یا اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا؟ بیشک ظلم کرنے والے (حق کا انکار کرنے والے کبھی بھی) کامیاب نہیں ہوسکتے''۔۝٢١

وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝٢٢

''اور قیامت کے دن ہم سب (انسانوں، جنوں اور شیطانوں) کو اکٹھا کریں گے، پھر شرک کرنے والوں سے پوچھیں گے کہ آج تمہارے وہ (جھوٹے) معبود کہاں ہیں جنھیں تم اللہ کا شریک بناتے تھے؟''۔۝٢٢

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ۝٢٣

''پھر وہ ''بہانہ'' بناتے ہوئے یہ کہیں گے: اللہ ہی کی قسم جو ہمارا رب ہے! ہم لوگ تو مشرک تھے ہی نہیں (ہم تو اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں بناتے تھے)''۔۝٢٣۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھ لیجیے! کہ وہ لوگ (اللہ کے سامنے اپنے مشرک نہ ہونے کی بات کر کے) اپنے آپ کو کس طرح جھٹلا رہے ہیں؟ وہاں ان کے سارے (بناوٹی) معبود گم ہوگئے''۔﴿۲۴﴾ (ساری بناوٹی باتیں بیکار ہوگئیں، امیدیں مٹی میں مل گئیں، نہ وہ سفارشی بن سکے، اور نہ ان کی مدد کر سکے)۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾

''اور ان (کافروں) میں سے کچھ لوگ تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات کان لگا کر سنتے ہیں، (یہ سننا ضد پر اڑے رہنے کے لیے ہے، اس لیے) ہم نے ان کے دلوں اور سوچ سمجھ کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی ہے (پردہ ڈال دیا ہے)، اور ان کے کانوں میں بہرا پن ہے (ان کے کانوں سے سننے کی طاقت چھین لی ہے)، اور اگر وہ ہر ایک نشانی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آتے ہیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جھگڑا کرتے ہیں، کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں''۔﴿۲۵﴾

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

''اور (حق کا انکار کرنے والے) دوسروں کو بھی اس (قرآن) سے روکتے ہیں، اور خود بھی اس (قرآن) سے دور رہتے ہیں، اور وہ تو صرف اپنے آپ ہی کو ہلاک و برباد کر رہے ہیں، لیکن انہیں (اپنی بربادی کا ذرہ برابر بھی) احساس نہیں ہے''۔﴿۲۶﴾

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان (حق کے انکار کرنے والوں) کو دیکھیں گے جب جہنم کے پاس لا کر کھڑے کیے جائیں گے (تو آپ ان کا حال دیکھ کر تعجب کریں گے) تو وہ کہیں گے: اے کاش! ہمیں دوبارہ (دنیا میں) بھیج دیا جاتا، تا کہ اپنے رب کی آیتوں کو (نشانیوں کو) نہ جھٹلاتے، اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے!''۔﴿۲۷﴾

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

''(کافروں کی دنیا میں لوٹنے اور ایمان لانے کی آرزو بھی سچی نہیں ہے) بلکہ بات یہ ہے کہ اس سے پہلے (دنیا میں) جو کچھ وہ چھپاتے تھے سب ان کے سامنے کھل کر آجائے گا، اور اگر انہیں دوبارہ دنیا میں بھیج بھی دیا جائے تو وہ دوبارہ وہی کریں گے، جس سے انھیں روکا گیا تھا، (دوبارہ

کفر وشرک کریں گے)اور بیشک یہی لوگ پکے جھوٹے ہیں"۔ ۲۸

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝٢٩

"اور (حق کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں: ہماری دنیا کی زندگی ہی اصل زندگی ہے، اور (مرجانے کے بعد) ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا"۔ ۲۹

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٠ ع

"اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر ان (کافروں) کو دیکھ لیں گے جب اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے (تو آپ ان لوگوں کی حالت دیکھ کر تعجب کریں گے)، اللہ (ان سے) کہے گا: کیا یہ (آخرت کی زندگی) حق نہیں ہے؟ تو وہ کہیں گے: ہاں! ہمارے رب کی قسم! اللہ کہے گا: تو پھر اپنے کفر کی وجہ سے (حق کے انکار کی وجہ سے) عذاب کا مزہ چکھو"۔ ۳۰

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝٣١

"جن لوگوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا ہے بیشک وہ لوگ نقصان میں ہیں، یہاں تک کہ جب اچانک قیامت ان کے پاس آجائے گی، تو کہیں گے: ہائے افسوس! ہم نے اس (قیامت) کے بارے میں بڑی کوتاہی کی، اور وہ (اس وقت) اپنی پیٹھوں پر اپنے (گناہوں کا) بوجھ لادے ہوں گے۔ خبردار! بہت بُرا بوجھ ہے جو یہ لوگ ڈھو رہے ہوں گے (اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے)"۔ ۳۱

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٣٢

"اور "دنیا کی زندگی" تو صرف ایک "کھیل" اور "تماشا" ہے، اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے "آخرت کی زندگی" سب سے بہتر ہے، تو کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ہو؟"۔ ۳۲

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝٣٣

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کافروں کی باتیں آپ کو "پریشانی" میں ڈال دیتی ہیں (ان کافروں کی باتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے)، اصل میں وہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہیں جھٹلاتے ہیں، بلکہ ظلم کرنے والے (حق کا انکار کرنے والے) تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں"۔ ۳۳

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓي اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِي الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣٤

"اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے، تو انھوں نے اپنے جھٹلائے جانے پر، اور تکلیف دیئے جانے پر صبر کیا، یہاں تک کہ ہماری مدد ان تک پہنچ گئی۔ اور اللہ کے "کلام" کو (اللہ کی بات کو) کوئی بدلنے والا نہیں ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رسولوں کی کچھ خبریں پہنچ چکی ہیں (ان رسولوں نے صبر کیا ہے آپ بھی صبر کریں)"۔ ۳۴

وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

النصف

''اور اگر ان کا (کافروں کا حق سے) منہ موڑے رہنا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھاری معلوم ہوتا ہے، تو آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ زمین میں (اندر جانے کے لیے) کوئی سرنگ، یا آسمان میں (چڑھنے کے لیے) کوئی سیڑھی تلاش کر لیں، پھر ان کافروں کے لیے کوئی نشانی لے آئیں، (تو ایسا کر لیجیے)، اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ''ہدایت'' پر (سیدھے راستے پر) اکٹھا کر دیتا۔ لہٰذا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جاہلوں میں سے (نادانوں میں سے) نہ ہو جائیں''۔ ﴿۳۵﴾

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَ الْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

وقف منزل وقف غفران

''بیشک (اسلام) وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو (قرآن کو دل سے) سنتے ہیں، اور مُردوں کو اللہ دوبارہ زندہ کر کے ہی رہے گا، پھر سب لوگ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے''۔ ﴿۳۶﴾

وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾

''اور (کافر لوگ) کہتے ہیں کہ (اگر یہ نبی ہیں تو) ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اللہ بیشک کوئی بھی نشانی اتارنے پر پوری طرح قادر ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ کچھ بھی نہیں جانتے''۔ ﴿۳۷﴾

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

''اور زمین میں چلنے والے جتنے ''جانور'' ہیں، اور ہوا میں اڑنے والے جتنے ''پرندے'' ہیں، یہ سب (اے لوگو!) تمہاری طرح ''امتیں'' ہیں (سب اللہ کی الگ الگ مخلوق ہیں)، ہم نے کتاب میں (لوح محفوظ میں) ہر چیز کو ریکارڈ کر لیا ہے، (ہم نے لوح محفوظ میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی ہے)، پھر وہ لوگ اپنے رب کے پاس ''اکٹھا'' کیے جائیں گے''۔ ﴿۳۸﴾۔ (اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ: سے یہ بات سمجھ میں آرہی ہے کہ ''جانوروں، پرندوں'' اور ''انسانوں'' میں جسمانی زندگی اور ''خوبی'' میں برابری موجود ہے، مگر یہ سب الگ الگ مخلوق ہیں، سب کی پیدائش کا طریقہ الگ الگ ہے، جانور سے انسان بننا صحیح نہیں ہے، انسان آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے، جانوروں کی پیدائش جانوروں سے ہے، پرندوں کی پیدائش پرندوں سے ہے۔ اس لیے ''ڈارون'' اور اس کے ماننے والوں کی بات بالکل غلط ہے کہ انسان پہلے جانور تھا)۔

''اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں، وہ لوگ بہرے اور گونگے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿39﴾

ہیں، اور اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے (اس کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے) گمراہ کردیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھادیتا ہے''۔﴿39﴾

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿40﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کافروں سے) کہہ دیجیے: تمہارا کیا خیال ہے، اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے، یا قیامت ہی آجائے، اگر تم سچے ہو تو کیا اللہ کو چھوڑ کر دوسرے ہی کو پکارتے رہو گے؟''۔﴿40﴾

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَاۗءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿41﴾ ع 10

''بلکہ اسی (حقیقی اور سچے معبود اللہ ہی) کو پکارو گے، تو جس پریشانی کے لیے تم نے اسے پکارا ہے، وہ چاہے گا تو اسے ٹال دے گا، اور تم ان (بناوٹی معبودوں) کو بھول جاؤ گے جنھیں تم اللہ کا شریک بناتے تھے''۔﴿41﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿42﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے آپ سے پہلے دوسری امتوں کے پاس بھی بہت سے ''رسول'' بھیج چکے ہیں، پھر ہم نے (ان قوموں کو نافرمانی کی وجہ سے) ''بھوک'' اور ''تکلیف'' میں ڈال دیا (''مصیبت'' اور ''بیماری'' میں پکڑلیا)، تاکہ وہ ''عاجزی'' اختیار کریں (اللہ کی طرف لوٹ آئیں)''۔﴿42﴾

فَلَوْلَآ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿43﴾

''پھر جب ہمارا عذاب ان کے پاس آیا، تو انھوں نے ''عاجزی'' کیوں نہیں اختیار کی؟ (اللہ کی طرف کیوں نہیں لوٹے؟) بلکہ ان کے دل تو اور سخت ہوگئے تھے، اور شیطان نے ان کے ''کرتوتوں'' کو ان کے سامنے خوبصورت بنا کر پیش کیا تھا''۔﴿43﴾

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓي اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿44﴾

''پھر جب ان لوگوں نے (ان کافروں نے) اس چیز کو بھلا دیا جس کے ذریعہ انہیں اللہ کی یاد دلائی گئی تھی (جب تکلیف اور مصیبت والی آزمائش سے سبق نہیں لیا)، تو ہم نے ان کے اوپر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے، یہاں تک کہ جب وہ دی گئی چیزوں پر خوب خوش ہونے لگے، تو ہم نے انھیں اچانک پکڑلیا، تو وہ بالکل مایوس ہوگئے''۔﴿44﴾

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿45﴾

''اور ظلم کرنے والی قوم کی جڑ ہی کاٹ دی گئی، اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے (سارے جہان کا پالنے والا ہے)''۔﴿45﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ پوچھئے: تمہارا کیا خیال ہے، اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے، اور تمہارے دلوں پر مہر

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

لگادے، تو کیا اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہے جو وہ چیزیں (کان، آنکھ اور دل) تمھیں دوبارہ دیدے؟ آپ دیکھ لیجیے کہ! ہم نشانیوں کو کس طرح الگ الگ انداز میں پیش کرتے ہیں، لیکن وہ لوگ پھر بھی (حق سے) منہ موڑ لیتے ہیں''۔﴿۴۶﴾

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان سے) کہہ دیجیے: تمہارا کیا خیال ہے، اگر اللہ کا عذاب تمہارے پاس اچانک یا کھلم کھلا آجائے، تو کیا ظلم کرنے والوں کے علاوہ کسی اور کو ہلاک و برباد کیا جائے گا؟ (نہیں، بلکہ ظلم کرنے والے ہی ہلاک و برباد ہوں گے)''۔﴿۴۷﴾

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

''اور ہم رسولوں کو (جنت کی) خوش خبری دینے والے، اور (جہنم سے) ڈرانے والے بنا کر بھیجتے ہیں، پھر جو کوئی ایمان لے آیا اور اس نے اپنی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں کو کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اداس) ہوں گے''۔﴿۴۸﴾

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾

''اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا ہے، تو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے انھیں ضرور سزا ملے گی''۔﴿۴۹﴾

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: میں تمھیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں، اور نہ ہی میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اُس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہیں؟ کیا تم لوگ سوچتے نہیں؟''۔﴿۵۰﴾

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ اس (قرآن) کے ذریعے ان لوگوں کو ڈرائیں (نصیحت کرتے رہیں)، جو اپنے رب کے سامنے حاضر کیے جانے سے ڈرتے ہیں، (اور جانتے ہیں کہ) اس اللہ کے سوا نہ تو ان کا کوئی ''ولی'' (جگری دوست) ہوگا، اور نہ ہی کوئی سفارشی، تا کہ وہ لوگ تقویٰ کی زندگی گزاریں (نیک کام کریں، برائیوں سے بچتے رہیں)''۔﴿۵۱﴾

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان (غریب اللہ والوں) کو اپنی مجلس سے (اس لالچ میں) دور نہ کیجیے (کہ بڑے لوگ آپ کی مجلس میں آئیں اور اسلام قبول کریں، وہ غریب اللہ والے تو) صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں،

حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾

اور اس کی ''خوشی'' چاہتے ہیں، آپ کو ان کا حساب نہیں دینا ہے، اور نہ انھیں آپ کا حساب دینا ہے، تو (غریب اللہ والوں کو) اگر آپ اپنے سے دور کر دیں گے تو آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔ ﴿۵۲﴾

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

''اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی بعض سے آزمائش کی ہے کہ (جو دولتمند ہیں وہ غریبوں کے بارے میں) کہتے ہیں: کیا اللہ نے ہم میں سے ان ہی لوگوں پر احسان کیا ہے؟ (کیا اللہ نے ہم مالداروں کو چھوڑ کر ان غریبوں کو اسلام کی توفیق دی ہے؟) کیا اللہ شکر ادا کرنے والوں کو زیادہ نہیں جانتا؟ (بیشک اللہ شکر ادا کرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے)''۔ ﴿۵۳﴾

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾

''اور جب آپ (ﷺ) کے پاس وہ لوگ آئیں، جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، تو آپ (ﷺ ان سے) کہہ دیجیے: تم پر سلامتی ہو، تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے، یعنی تم میں سے جو کوئی نادانی میں کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر اس کے بعد توبہ کر لے گا، اور اپنے آپ کو سدھار لے گا، تو اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔ ﴿۵۴﴾

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾ ع ۵ ۱۲

''اور ہم اسی طرح (اپنی) نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (تاکہ سیدھا راستہ سمجھ میں آجائے) اور جرم (گناہ) کرنے والوں کا راستہ بھی کھل کر سامنے آجائے''۔ ﴿۵۵﴾

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾

''(اے نبی ﷺ! آپ) کہہ دیجیے: تم اللہ کو چھوڑ کر جن (بناوٹی معبودوں) کو پکارتے ہو، مجھے ان کی عبادت کرنے سے روک دیا گیا ہے، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: میں تمہاری خواہشات کے پیچھے نہیں چلوں گا، ورنہ میں گمراہ ہو جاؤں گا، اور ہدایت پانے والوں میں سے نہیں ہو سکوں گا''۔ ﴿۵۶﴾۔ (تمہارے حساب سے بتوں کی پوجا نہیں کروں گا، اور غریب مسلمانوں کو اپنے سے دور نہیں بھگاؤں گا)۔

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: مجھے میرے رب کی طرف سے ایک ''کھلی دلیل'' مل چکی ہے، جس پر میں ہوں، اور تم اسے جھٹلا رہے ہو۔ جس (عذاب) کے لیے تم جلدی کر رہے ہو، وہ میرے پاس نہیں ہے (وہ عذاب میری طاقت سے باہر کی چیز ہے)، اللہ کے علاوہ کسی کے

ہاتھ میں فیصلہ نہیں ہے (عذاب جلدی لانے یا نہ لانے کے بارے میں صرف اللہ جانتا ہے)، وہی اللہ حق بات بیان کر دیتا ہے، اور وہی اللہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے"۔﴿۵۷﴾

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: جس چیز کے لیے تم جلدی کر رہے ہو (جس عذاب کے لیے تم شور مچا رہے ہو)، اگر وہ چیز میرے پاس ہوتی (وہ عذاب میرے پاس ہوتا) تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ کا فیصلہ ہو چکا ہوتا (یعنی تم پر اللہ کا عذاب آ چکا ہوتا)، اور اللہ ظلم کرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔﴿۵۸﴾

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾

"اور اُسی اللہ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں (غیب کے خزانے ہیں)، اس کے علاوہ ان خزانوں کو کوئی نہیں جانتا، اور وہ خشکی (زمین) اور سمندر میں جو کچھ ہے، سب کی خبر رکھتا ہے، اگر ایک "پتہ" بھی گرتا ہے تو وہ اسے جانتا ہے، اور اگر ایک "دانا" بھی زمین کے اندھیروں میں گرتا ہے، اور کوئی بھی "تازہ" اور کوئی بھی "خشک" (سوکھی ہوئی) چیز ہے، وہ سب اللہ کی روشن کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے"۔﴿۵۹﴾

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾

"اور وہی اللہ رات کو (نیند میں) تمہاری روح (ایک حد تک) "نکال" لیتا ہے (سو جانے سے زندگی کا احساس ختم ہو جاتا ہے)، اور دن بھر میں تم نے جو کچھ کیا ہے اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے، پھر (دوسرے نئے دن) میں تمھیں زندگی دیتا ہے تاکہ (تمہاری عمر کا) باقی وقت پورا ہو جائے، پھر اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے، اس وقت وہ تمھیں تمہارے کاموں کے بارے میں سب کچھ بتائے گا"۔﴿۶۰﴾

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾

"اور وہی اللہ اپنے بندوں پر پوری طرح غالب ہے، اور وہ تم پر نگرانی کرنے والے فرشتے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے، تو (روح نکالنے والے) ہمارے فرشتے اس کی روح "نکال" لیتے ہیں، اور وہ فرشتے اس بارے میں کوئی بھی "کوتاہی" (کمی) نہیں کرتے"۔﴿۶۱﴾۔ (فرشتے انسان کی حفاظت کرتے ہیں، اور ہر قسم کی آفت و مصیبت سے اللہ کے حکم سے بچاتے ہیں)۔

ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ

"پھر (قیامت کے دن سب) لوگ اپنے حقیقی مالک اللہ تعالیٰ کے پاس

الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾

واپس بلائے جائیں گے۔ بیشک حکم (فیصلہ) اسی اللہ کا ہے، اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے"۔﴿۶۲﴾

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ) کہہ دیجیے:۔ خشکی (زمین) اور سمندروں کے اندھیروں سے تمھیں کون بچا تا ہے؟ تم اسی ایک اللہ کو "گڑ گڑا" کر، اور "چپکے چپکے" پکارتے ہو، (اور کہتے ہو کہ) اگر اس نے ہمیں اس (زمینی اور سمندری) مصیبت سے بچالیا، تو ہم ضرور اسی اللہ کے شکر ادا کرنے والے بندے بن جائیں گے"۔﴿۶۳﴾۔ (خشکی اور زمین کے اندھیروں سے مراد: زمین پر جنگل میں دشمن کا ڈر ہے، راستہ بھول جانے کا ڈر ہے۔ سمندر کے اندھیروں سے مراد: سمندر میں موج، آندھی، طوفان اور راستہ بھول جانے کا ڈر ہے، ان سب پریشانیوں سے نجات دینے والا اللہ ہے)۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دیجیے: اللہ ہی تمھیں اس (زمینی اور سمندری مصیبت) سے، اور ہر مصیبت سے بھی بچاتا ہے، پھر بھی تم دوسروں کو اس اللہ کا شریک بناتے ہو"۔﴿۶۴﴾

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دیجیے: وہی اللہ (اس بات پر پوری طرح) قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے، یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب بھیج دے، یا تمھیں مختلف ٹولیوں میں بانٹ دے، اور ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کا مزا چکھا دے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) دیکھ لیجیے! ہم نشانیوں کو کس طرح الگ الگ انداز میں پیش کرتے ہیں، تاکہ انھیں بات سمجھ میں آجائے"۔﴿۶۵﴾۔ (اللہ آسمان سے آگ یا پتھروں کی بارش برسادے، یا آسمان ہی کو تمہارے اوپر گرادے، زمین میں سیلاب اور طوفان بھیج دے، یا زمین ہی میں دھنسادے)۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ۭ

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ کی قوم نے قرآن کو جھٹلا دیا ہے، جب کہ وہ قرآن بالکل "حق" ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: میں تمہارا کوئی "نگران" (نگہبان) نہیں ہوں"۔﴿۶۶﴾ۭ

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

"ہر خبر (ہر واقعہ کے آنے) کا ایک وقت مقرر ہے، اور جلد ہی تمھیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا"۔﴿۶۷﴾

وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

’’اور جب آپ (ﷺ) ان لوگوں کو دیکھیں، جو ہماری آیتوں کو برا بھلا کہنے میں لگے ہوئے ہیں (ہماری آیتوں کے خلاف باتیں بناتے ہیں)، تو آپ (ﷺ) ان سے منہ موڑ لیں، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور دوسری بات کرنے میں لگ جائیں، اور اگر شیطان آپ کو یہ بات بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظلم کرنے والوں کے ساتھ (ہرگز) نہ بیٹھیں‘‘۔ ﴿۶۸﴾

وَ مَا عَلَی الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰی لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

’’اللہ سے ڈرنے والوں پر اُن (بُرے لوگوں) کے حساب کی ذمہ داری نہیں ہے، لیکن اُن (برے لوگوں) کو نصیحت کرتے رہنا (نیک لوگوں کا کام ہے) شاید کہ وہ (بُرے) لوگ بھی اللہ سے ڈرنے لگیں‘‘۔ ﴿۶۹﴾

وَ ذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّ لَا شَفِیْعٌ ۚ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع

’’اور جن لوگوں نے اپنے دین کو ’’کھیل تماشا‘‘ بنا رکھا ہے، اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے، انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیجیے (جو دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں، انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیجیے)، ہاں اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کرتے رہیے، تاکہ (قیامت کے دن) کوئی اپنے اعمال (برے کاموں) کی سزا میں ہلاکت و بربادی میں نہ ڈال دیا جائے، (اس دن) اللہ کے علاوہ نہ تو کوئی اس کا دوست ہوگا، اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ اور اگر وہ (عذاب سے بچنے کے لیے) زمین کی ہر چیز دینا چاہے گا، تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا، یہی لوگ اپنے (بُرے) کاموں کی سزا میں ہلاکت و بربادی کی طرف دھکیل دیئے گئے ہیں، ان کے پینے کے لیے کھولتا ہوا گرم پانی ہوگا، اور ان کے کفر کی وجہ سے انھیں دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب دیا جائے گا‘‘۔ ﴿۷۰﴾

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَ لَا یَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰۤی اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَی الْهُدَی ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

’’(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں، جو ہمیں نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں، اور نہ ہی کوئی نقصان، اور کیا اللہ کی ہدایت ہمارے پاس آجانے کے بعد ہم الٹے پاؤں پھر جائیں؟ (اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ شرک کرنے لگیں؟ تب تو ہم اس) آدمی جیسے ہو جائیں گے جسے شیطان نے بھٹکا دیا ہو، اور زمین میں حیران و پریشان پھر رہا ہو، اس کے کچھ دوست بھی ہوں، جو اسے

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس آ جاؤ (مگر جنگل میں بھٹکا ہوا آدمی نہ اپنے ساتھیوں کے بلانے کا جواب دیتا ہے، اور نہ ان کی طرف جاتا ہے، اسی طرح شرک میں پڑے ہوئے لوگ توحید والے کی پکار نہیں سنتے ہیں)، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے! بیشک اللہ کی ہدایت ہی (اصل) ہدایت ہے، اور ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم ''رب العالمین'' (جہان کے پالنے والے) کے آگے جھک جائیں''۔ ﴿٧١﴾

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾

''اور یہ (بھی حکم دیا گیا ہے) کہ (نبی ﷺ جیسی) نماز کی پابندی کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور تم سب لوگ اسی اللہ کی طرف اکٹھا کیے جاؤ گے''۔ ﴿٧٢﴾

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ڛ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾

''اور اسی اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ''حق'' کے ساتھ پیدا کیا ہے، اور جس دن وہ کہے گا کہ ''ہوجا'' تو وہ (قیامت) ''ہوجائے'' گی۔ اللہ کی بات ''حق'' ہے، اور جس دن صور پھونکا جائے گا، اس دن اسی (ایک اللہ) کی بادشاہت ہوگی، (وہی) غائب وحاضر (پوشیدہ اور ظاہر) ہر چیز کا جاننے والا ہے، اور وہی حکمت والا، پوری خبر رکھنے والا ہے''۔ ﴿٧٣﴾

الثلثة

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾

''اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ ''آزر'' سے کہا تھا کہ کیا آپ بتوں کو اپنا معبود بناتے ہیں؟ بیشک میں آپ کو اور آپ کی قوم کو بالکل کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں''۔ ﴿٧٤﴾

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾

''اور اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھاتے تھے (آسمان وزمین کی ہر چیز، عرش سے فرش تک ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا تھا)، تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائیں''۔ ﴿٧٥﴾

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾

''تو جب رات ہوگئی، تو ابراہیم (علیہ السلام) نے ایک ''ستارہ'' دیکھا، تو کہا: یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ ڈوب گیا تو انھوں نے کہا: میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا (میں ڈوبنے والوں سے محبت نہیں کرتا)''۔ ﴿٧٦﴾

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿٧٧﴾

''پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) نے ''چاند'' کو چمکتے ہوئے دیکھا، تو کہا: یہ میرا رب ہے، لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا، تو کہا: اگر میرے رب نے مجھے سیدھا راستہ نہیں دکھایا، تو بیشک میں گمراہ (بھٹکے ہوئے) لوگوں میں سے

ہو جاؤں گا''۔ ؀۷۷

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ؀۷۸

''پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) نے ''سورج'' کو خوب چمکتے ہوئے دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے، مگر جب وہ بھی ڈوب گیا، تو کہا: اے میری قوم! میں ان معبودوں سے بَری ہوں (الگ تھلگ ہوں) جنھیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو (میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں)''۔ ؀۷۸

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؀۷۹

''میں نے (سب کو چھوڑ کر) اپنا ''چہرہ'' (اپنا رخ) اس ایک اکیلے اللہ کی طرف کر لیا ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں''۔ ؀۷۹

وَحَاۤجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ؀۸۰

''اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم نے (توحید کے بارے میں) ان سے جھگڑنا شروع کر دیا، تو ابراہیم (علیہ السلام) نے (ان سے) کہا: کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں ''بحث'' کرتے ہو (جھگڑتے ہو)، جب کہ اسی ایک اللہ نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے؟ اور جنھیں تم اللہ کا شریک مانتے ہو، میں ان (بناوٹی معبودوں) سے نہیں ڈرتا (کہ وہ مجھے کوئی نقصان پہنچا دیں گے)، ہاں اگر میرا رب کچھ چاہے (تو ہر حال میں نقصان ہوگا)۔ میرے رب کا علم ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے، پھر بھی تم لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''۔ ؀۸۰

وَكَيْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؀۸۱

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا) اور میں ان (بناوٹی معبودوں) سے کیسے ڈروں؟ جنھیں تم اللہ کا شریک مانتے ہو، اور تم لوگ اس بات سے نہیں ڈرتے ہو کہ تم نے اللہ کا شریک ایسی چیزوں کو بنا رکھا ہے جن کے بارے میں اللہ نے تم پر کوئی ''دلیل'' نہیں اتاری ہے؟ پھر اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ دونوں (توحید اور شرک والی جماعت) میں سے کون سی جماعت امن (وشانتی) کی زیادہ حقدار ہے؟''۔ ؀۸۱

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؀۸۲

''جو لوگ ایمان لائے، اور انھوں نے اپنے ایمان کو ''ظلم'' کے ساتھ (شرک کے ساتھ) نہیں ملایا، ان ہی لوگوں کے لیے امن (وشانتی) ہے، اور یہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں''۔ ؀۸۲

وَتِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَيْنٰهَاۤ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ

''یہ ہماری وہ کامیاب دلیل تھی، جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی۔ ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بڑھا دیتے ہیں،

رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۸۳﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ۙ

''اور ہم نے (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (علیہ السلام جیسا بیٹا) اور یعقوب (علیہ السلام جیسا پوتا) دیا۔ (ان میں سے) ہر ایک کو ہم نے سیدھا راستہ دکھایا، اور نوح (علیہ السلام) کو پہلے ہی سیدھا راستہ دکھا دیا تھا، اور ان کی اولاد میں سے (ہم نے) داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون (علیہم السلام کو سیدھا راستہ دکھا دیا تھا)، اور ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح اچھا بدلہ دیتے ہیں''۔﴿۸۴﴾

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ۙ

''اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس (علیہم السلام کو بھی ہم نے سیدھا راستہ دکھا دیا تھا)، یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے''۔﴿۸۵﴾

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ۙ

''اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط (علیہم السلام کو بھی ہم نے سیدھا راستہ دکھا دیا تھا)، اور ہر ایک کو ہم نے دنیا والوں پر فضیلت دی تھی''۔﴿۸۶﴾

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

''اور ان کے باپ دادوں، اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے کچھ کو (ہدایت دی تھی) اور انھیں چن لیا تھا، اور انھیں سیدھا راستہ دکھا دیا تھا''۔﴿۸۷﴾

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

''یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے، اور اگر یہ سب (انبیاء اور نیک لوگ بھی) شرک کرتے، تو ان کے سارے ''اعمال'' برباد ہو جاتے''۔﴿۸۸﴾۔ (''۱۸'' نبیوں کے ذکر کے بعد اللہ نے کہا اگر وہ لوگ بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال برباد ہو جاتے)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

''ان (نبیوں) کو ہم نے کتاب و شریعت اور نبوت دی تھی، اب اگر یہ ''کافر'' (قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) انکار کرتے ہیں (تو کوئی بات نہیں)، کیونکہ ہم نے (قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے صحابہ کرام کی) ایک ایسی جماعت پیدا کی ہے، جو اس (قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا انکار کرنے والی نہیں ہے''۔﴿۸۹﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ع

''یہ (پیغمبر علیہم السلام) وہ لوگ ہیں، جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے، اس لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان ہی پیغمبروں کی پیروی کریں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: میں تم لوگوں سے اس (دعوت و تبلیغ) پر کوئی

’’اجرت‘‘ (بدلہ) نہیں مانگتا، یہ (قرآن) تو دنیا جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے‘‘۔ ۹۰۔ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبیوں کے راستے پر چلنے کو کیوں کہا گیا؟: تو یہ حکم شروع اسلام میں اس چیز کے بارے میں تھا جس چیز کے بارے میں قرآن نہیں اترا تھا، مگر اب یہ قرآن قیامت تک تمام لوگوں کے لیے ہے۔ اور اس لیے بھی یہ حکم تھا کہ انبیاء علیہم السلام ایمان، اخلاص، اخلاق اور اعمال میں سب سے آگے آگے تھے)۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۹۱

’’اور ان لوگوں نے (حق کا انکار کرنے والوں نے) اللہ کی جیسی ’’قدر‘‘ کرنی تھی ویسی ’’قدر‘‘ نہیں کی (اللہ کو ایسے نہیں پہچانا جیسے اسے پہچاننا چاہیے تھا)، وہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی ’’انسان‘‘ پر کوئی چیز نہیں اتارا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: پھر وہ کتاب (وہ تورات) کس نے اتاری تھی جسے موسیٰ (علیہ السلام) لے کر آئے تھے؟ جو لوگوں کے لیے ’’روشنی‘‘ اور ’’ہدایت‘‘ تھی، تم نے اس کے کچھ اوراق (کچھ کاغذ) بنا رکھے ہیں، (جس کے کچھ حصے کو تو) تم ظاہر کرتے ہو، اور زیادہ حصے کو چھپا لیتے ہو، اور تمھیں وہ سب کچھ سکھایا گیا ہے، جو تم اور تمہارے باپ دادا نہیں جانتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اللہ ہی نے (اتارا ہے)، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انھیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنی ’’بیکار کی بحث‘‘ (بیہودہ بکواس) ہی میں پڑے کھیلتے رہیں‘‘۔ ۹۱

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۹۲

’’اور یہ بھی ایک کتاب (قرآن) ہے، جو ہم نے اتارا ہے، بڑی برکت والی کتاب ہے، پچھلی آسمانی کتابوں کو ’’سچا‘‘ مانتی ہے، اور اس لیے اتارا تاکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ والوں، اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں، اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اس (قرآن) پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اور وہ لوگ اپنی نمازوں کی پوری پوری حفاظت کرتے ہیں (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی نماز کی حفاظت کرتے ہیں)‘‘۔ ۹۲

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ

’’اور اس سے بڑا ظالم کون ہے؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے، یا کہتا ہے: مجھ پر وحی اتری ہے، جب کہ اس پر کوئی وحی نہیں اتری، اور اس سے بھی (بڑا ظالم کون ہے؟) جو یہ کہتا ہے کہ جیسا کلام اللہ نے اتارا ہے (جیسی بات اللہ نے اتاری ہے) ویسا میں بھی لا سکتا ہوں، اور اگر

الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹۳

آپ دیکھیں جب ظلم کرنے والے موت کی سختیاں (موت کی تکلیفیں) جھیل رہے ہوتے ہیں، اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے کہتے ہیں: اپنی جانیں نکالو! (تو تعجب کریں)۔ آج تمھیں ذلت (ورسوائی) کا عذاب اس لیے دیا جائے گا کہ تم اللہ کے بارے میں ''ناحق'' (جھوٹی) باتیں کہا کرتے تھے، اور اس کی آیتوں (نشانیوں) سے تکبر (گھمنڈ) کیا کرتے تھے (منہ موڑ لیتے تھے)''۔ ۝۹۳

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴ ع

ع ۱۲

''(پھر قیامت کے دن اللہ ان سے کہے گا کہ): ہمارے پاس تم اکیلے (تنہا) آئے ہو، جیسا کہ ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور وہ سب کچھ اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو جو ہم نے تمھیں دیا تھا، اور ہم تمہارے ساتھ (آج) ان سفارش کرنے والوں کو نہیں دیکھ رہے ہیں جن کے بارے میں تمہارا خیال یہ تھا کہ وہ تمہارے معاملات طے کرنے میں اللہ کے ''شریک'' ہیں (پارٹنر ہیں، حصہ دار ہیں)۔ تمہارے آپس کے رشتے ٹوٹ گئے، اور تمہارے سارے کے سارے (بناوٹی) معبود غائب ہو گئے''۔ ۝۹۴۔ (معبودوں کے بارے میں ساری امیدیں مٹی میں مل گئیں، سارے خیالات غلط ہو گئے، بناوٹی معبود کچھ بھی کام نہیں آئے)۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۹۵

''بیشک ''دانہ'' اور ''گٹھلی'' کو پھاڑنے والا ''اللہ'' ہے (اناج کا دانہ اور پھلوں کی گٹھلی پھاڑنے والا اللہ ہے)، وہی زندہ کو مردہ سے (مرغی کو انڈے سے۔ انسان کو نطفہ سے۔ مومن کو کافر سے)، اور مردہ کو زندہ سے (انڈے کو مرغی سے۔ نطفہ کو انسان سے۔ کافر کو مومن سے) نکالتا ہے، یہی تو اللہ ہے! پھر تم کدھر جا رہے ہو؟''۔ ۝۹۵

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۹۶

''وہی (اللہ رات کے اندھیرے سے) صبح کی روشنی نکالتا ہے، اور اسی نے رات کو ''آرام'' کے لیے، اور سورج اور چاند کو (مہینہ اور سال کے) ''حساب'' کے لیے بنایا ہے، یہ بڑے زبردست، سب کچھ جاننے والے اللہ کی بہترین ''پلاننگ'' ہے (بہترین کاریگری ہے)''۔ ۝۹۶

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۹۷

''اور اسی اللہ نے تمہارے لیے ستارے بنائے ہیں، تا کہ تم ان کے ذریعے خشکی (زمین) اور سمندر کے اندھیروں میں راستے معلوم کر سکو، بیشک ہم نے جاننے والوں کے ساری نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں''۔ ۝۹۷

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝۹۸

"اور اسی اللہ نے تمھیں ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا ہے، پھر (تمہارے لیے) ایک "ٹھہرنے" کی جگہ ہے (جیسے ماں کا پیٹ اور دنیا ہے)، اور ایک "سونپے جانے کی جگہ" ہے (جیسے قبر اور آخرت ہے)، بیشک ہم نے سمجھنے والوں کے لیے ساری نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی ہیں"۔ ۹۸

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۹۹

"اور اسی اللہ نے آسمان سے پانی برسایا ہے۔ پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے تمام "پودے" نکالے، پھر ان پودوں سے "ہری ڈالیاں" نکالیں، (ان پودوں میں سے "تروتازہ فصل"، اور "ہرے بھرے درخت" اُگائے)، جن سے ہم تہ بہ تہ (گچھوں کی شکل میں) ڈھیر سارے دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھے میں سے "خوشے" جو (پھل کے بوجھ سے) جھکے جاتے ہیں، اور انگوروں کے گھنے باغات، اور زیتون، اور انار جو آپس میں کچھ خصوصیت میں ملتے جلتے ہیں (شکل میں ملتے ہیں)، اور بعض دوسری خصوصیت میں نہیں ملتے ہیں (مزہ اور ذائقہ میں نہیں ملتے ہیں)۔ جب درخت پھل لاتا ہے تو اس کے "پھل" کو، اور اس پھل کے "پکنے" کو تو غور سے دیکھو (جب پھل نکلتا ہے تو کتنا کمزور اور بیکار سا ہوتا ہے اور جب وہ پک جاتا ہے تو کتنا فائدہ مند اور لذیذ ہوتا ہے)، بیشک ہم نے ایمان والوں کے ساری نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی ہیں"۔ ۹۹

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۰ ع ۱۲ / ۱۸

"اور (حق کا انکار کرنے والوں) نے "جنات" کو اللہ کا شریک (پارٹنر، حصہ دار) بنالیا ہے، جب کہ اللہ ہی نے ان (جناتوں) کو بھی پیدا کیا ہے، اور ان لوگوں نے بغیر جانے ہوئے اللہ کے لیے "بیٹے" اور "بیٹیاں" گھڑلی ہیں (بنالی ہیں)، وہ اللہ ان باتوں سے پاک اور بلند ہے جو یہ لوگ اس اللہ کے بارے میں بیان کررہے ہیں"۔ ۱۰۰ (عیسائی لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا "بیٹا" کہتے ہیں اور کچھ عرب والے فرشتوں کو اللہ کی "بیٹیاں" کہتے تھے)۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ

"اللہ تو (بغیر کسی مثال اور بغیر کسی نمونہ کے) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اس کو "بیٹا" کیسے ہوسکتا ہے جبکہ اس کی کوئی بیوی

شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٠١﴾

نہیں ہے؟ اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، اور وہی ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔ (۱۰۱)

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٠٢﴾

"(لوگو!) وہی اللہ تمہارا رب ہے، اس کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس لیے تم اسی ایک اللہ کی عبادت کرو، وہ ہر چیز کا نگران ہے"۔ (۱۰۲)

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٠٣﴾

"نگاہیں اس (اللہ) کو نہیں پا سکتیں، اور وہ تمام نگاہوں کو پالیتا ہے، وہ بڑا "باریک بین" (بھید جاننے والا)، پوری خبر رکھنے والا ہے"۔ (۱۰۳)

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿١٠٤﴾

"(اے نبی ﷺ! ان سے کہہ دیجیے کہ): بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (روشن) دلیلیں آچکی ہیں، تو جس نے (ان دلیلوں کو آنکھ کھول کر) دیکھا، تو اسی کا فائدہ ہوگا، اور جو اندھا بنا رہا تو اسی کا نقصان ہوگا، اور میں تم پر نگران (نگہبان) نہیں ہوں"۔ (۱۰۴)

وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٥﴾

"اور ہم نشانیوں کو اسی طرح الگ الگ انداز میں پیش کرتے ہیں، تاکہ انکار کرنے والے یہ کہیں کہ آپ (ﷺ نے کسی سے) سیکھا ہے، (تاکہ انکار کرنے والے یہ نہ کہیں کہ آپ ﷺ نے کسی سے سیکھا ہے)، اور تاکہ ہم اسے جاننے والوں کے لیے بیان کر دیں"۔ (۱۰۵)

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾

"(اے نبی ﷺ!) آپ پر آپ کے رب کی طرف جو وحی اتری ہے، اسی کی پیروی کیجیے (وحی کے حساب سے چلیے)، اس کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور آپ (ﷺ) مشرکوں سے منہ پھیر لیجیے (مشرکوں کی باتوں پر دھیان نہ دیجیے)"۔ (۱۰۶)

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾

"اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ شرک نہ کرتے، (مگر دنیا امتحان کی جگہ ہے)، اور ہم نے آپ (ﷺ) کو ان کا نگران (نگہبان) نہیں بنایا ہے، اور آپ (ﷺ) ان کے کاموں کے "وکیل" (نگران اور ذمہ دار) نہیں ہیں"۔ (۱۰۷)

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾

"اور (اے مسلمانو!) تم ان لوگوں کو گالیاں نہ دو، جو "غیر اللہ" (بناوٹی معبودوں) کو پکارتے ہیں، تو وہ بغیر جانے سمجھے زیادتی کرتے ہوئے اللہ کو گالی دیں گے، ہم نے اسی طرح ہر جماعت کی نگاہ میں ان کے عمل کو "اچھا" بنا دیا ہے، پھر ان سب کو اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جانا

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳ ۱۹

ہے، اس وقت وہ انھیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے''۔﴿۱۰۸﴾

''اور وہ اللہ کی ''پکی'' قسم کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ''نشانی'' آئے گی تو ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں، (اور اے مسلمانو!) تمھیں کیا معلوم کہ اگر نشانیاں آ بھی جائیں گی تو وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔﴿۱۰۹﴾۔ (ان کا مقصد ایمان لانا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑانا تھا)۔

''جس طرح یہ لوگ پہلی بار (قرآن جیسی نشانی دیکھ کر) ایمان نہیں لائے، ہم بھی (ان لوگوں کی ضد کی وجہ سے) ان کے ''دلوں'' اور ''نگاہوں'' کو (حق سمجھنے اور دیکھنے سے) پھیر دیتے ہیں، اور ان لوگوں کو ''سرکشی'' میں (گمراہی میں) بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں''۔﴿۱۱۰﴾

(آٹھواں پارہ)

(آٹھویں پارے میں ٹوٹل (17) رکوع ہیں۔ اور (142) آیتیں ہیں)

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

''اور اگر ہم (حق کا انکار کرنے والوں) کے پاس فرشتے بھیج دیتے، اور ان لوگوں سے مردے بھی بات کرنے لگتے، اور ہم (ان کی مانگی ہوئی) ہر چیز کو ان کی آنکھوں کے سامنے لاکر رکھ دیتے، تب بھی وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے، مگر یہ کہ اللہ چاہے (تو اور بات ہے)، لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں (نادان ہیں)''۔﴿۱۱۱﴾۔(دنیا میں اللہ نے کسی سے ایمان لانے کے لیے زور زبردستی نہیں کی ہے، اس لیے کہ دنیا امتحان کی جگہ ہے، زبردستی والا ایمان اللہ کے یہاں قبول نہیں ہے)۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

''اور (جس طرح یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کر رہے ہیں) اسی طرح ہم نے ہر ''نبی'' کے لیے انسانوں اور جنوں کے ''شیطانوں'' میں سے ''دشمن'' بنا دیا ہے، جو دھوکہ دینے کے لیے ایک دوسرے کے دل میں ''میٹھی میٹھی باتیں'' ڈالتے رہتے تھے، اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ لوگ ایسے کام نہ کرتے۔ اس لیے آپ ان لوگوں کو اور ان کی ''گڑھی ہوئی'' (بنائی ہوئی میٹھی میٹھی باتوں) کو چھوڑ دیجیے''۔﴿۱۱۲﴾

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

''اور (نبیوں کے دشمن میٹھی میٹھی باتیں اس لیے بھی کرتے ہیں) تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل ان باتوں کی طرف جھک جائیں، اور وہ ان میں ''مگن'' رہیں (ان باتوں کو پسند کرلیں)، اور وہ ساری برائیاں کریں جو وہ کرتے رہے ہیں''۔﴿۱۱۳﴾

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کہہ دیجیے:) کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو فیصلہ کرنے والا بنالوں؟ جب کہ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے یہ کتاب اتاری ہے، جس میں ہر بات تفصیل سے بیان کردی گئی ہے، اور جن لوگوں کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی، وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتاری گئی ہے، اس لیے آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں''۔﴿۱۱۴﴾

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی باتیں ''سچائی'' اور ''انصاف'' میں

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾

پوری ہیں، اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے، اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔﴿١١٥﴾

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾

"اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زمین پر بسنے والوں کی "اکثریت" کے پیچھے چلیں گے، تو وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے، وہ لوگ صرف "گمان" کے پیچھے چلتے ہیں، اور صرف "بے بنیاد باتیں" کرتے ہیں، (صرف اندازوں کے تیر چلاتے رہتے ہیں)"۔﴿١١٦﴾۔ (اللہ کے یہاں Quality کی اہمیت ہے Quantity کی اہمیت نہیں ہے)۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾

"بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے، جو اس کے راستے سے بھٹک جاتا ہے، اور وہ سیدھے راستے پر چلنے والوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔﴿١١٧﴾

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾

"اگر تم اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو، تو اس (حلال) جانور کا گوشت کھاؤ، جس پر "بسم اللہ" پڑھا گیا ہو"۔﴿١١٨﴾

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١١٩﴾

"اور تم اس (حلال) جانور کا گوشت کیوں نہیں کھاؤ گے جس (جانور) پر "بسم اللہ" پڑھا گیا ہو؟ اللہ نے تمہارے لیے حرام چیزوں کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے، مگر جسے کھانے پر تم بے حد مجبور ہو جاؤ (تو حرام چیزیں بھی حلال ہیں)، اور بہت سے لوگ کسی جانکاری کے بغیر دوسرے لوگوں کو اپنی خواہشات کے حساب سے گمراہ کرتے ہیں، بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب حد سے گزرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔﴿١١٩﴾

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾

"اور تم کھلے اور چھپے (ظاہری اور پوشیدہ) سب گناہوں کو چھوڑ دو، بیشک جو لوگ گناہ کرتے ہیں، جلد ہی انھیں اپنے گناہوں کی سزا ملے گی"۔﴿١٢٠﴾

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾ ع

"اور اس (حلال) جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس (جانور) پر "بسم اللہ" نہ پڑھا گیا ہو، ایسا کرنا سخت گناہ ہے، (مسلمانو!) بیشک شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں "وسوسے" ڈالتے ہیں (شک پیدا کرتے ہیں)، تاکہ وہ لوگ تم سے بحث کریں (جھگڑا کریں)۔ اور اگر تم ان کی بات مان لو گے، تو بیشک "مشرک" ہو جاؤ گے"۔﴿١٢١﴾

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

''کیا جو شخص مردہ تھا، تو ہم نے اسے زندہ کیا، اور اسے ہم نے ایک ''نور'' (روشنی) دے دی، جس کی مدد سے وہ لوگوں میں چلتا ہے اس آدمی کے جیسا ہوسکتا ہے، جو اندھیرے میں کھڑا ہے، اور اس سے نکل نہیں سکتا ہے؟ اسی طرح کافر جو عمل کر رہے ہیں، وہ انھیں اچھے معلوم ہوتے ہیں''۔﴿۱۲۲﴾۔ (مومن کے لیے: ایمان ''زندگی'' اور ''روشنی'' ہے، جس سے فائدہ ہے، اور کافر کے لیے: کفر ''موت'' اور ''اندھیرا'' ہے، جس سے اس کا نقصان ہے)۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

''اور اسی طرح ہم ہر بستی کے ''مجرموں'' (سرداروں) کو وہاں کا ''بڑا'' بناتے ہیں، تاکہ وہ لوگ اس (بستی) میں (اللہ کے دین کے خلاف) سازشیں کرتے رہیں، جب کہ ان کی سازشیں خود ان ہی کے خلاف ہیں، لیکن انھیں اس کا احساس تک بھی نہیں ہے''۔﴿۱۲۳﴾

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

وقف لازم | وقف منزل

''اور (کافروں کے پاس) کوئی نشانی آتی ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم تو ہرگز ایمان نہیں لائیں گے، جب تک کہ ہمیں بھی وہ چیز (یعنی رسالت) نہ دے دی جائے، جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی تھی۔ اللہ ہی کو خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ کس کو نبی بنائے؟ بہت جلد ہی ان مجرموں کو (انکار کرنے والوں کو) اپنے ''مکروفریب'' کی وجہ سے (اپنی چالاکیوں کی وجہ سے) اللہ کے نزدیک ذلت ورسوائی اور سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا''۔﴿۱۲۴﴾۔ (کس کو نبی بنائے؟: اللہ ہی بہتر جانتا ہے، مکہ کے یتیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا ابوجہل اور ولید بن مغیرہ کو)۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

''جس کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کا ''سینہ'' اسلام کے لیے کھول دیتا ہے (تو وہ آسانی سے ایمان لے آتا ہے)، اور جس کو (اس کے ضد کی وجہ سے) گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے ''سینے'' کو ''تنگ'' اور اتنا ''تنگ'' کر دیتا ہے کہ (اسے ایمان لانا ایسا مشکل ہوجاتا ہے) جیسے اسے زبردستی آسمان میں چڑھنا پڑ رہا ہو (اور وہ چڑھ نہیں پا رہا ہو)، اسی طرح اللہ (حق سے دوری اور کفر کی) ''گندگی'' ان لوگوں پر مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے (ایمان نہ لانے والوں پر ''عذاب'' بھیج دیتا ہے)''۔﴿۱۲۵﴾

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا

''اور یہ دین اسلام آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کا سیدھا راستہ ہے، اور ہم

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

نے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی ہیں''۔ ﴿۱۲۶﴾

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

''(نیک کام کرنے والوں) کے لیے اپنے رب کے پاس سلامتی کا گھر (جنت) ہے، اور ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے اللہ ان لوگوں کا ''ولی'' (جگری دوست) ہے''۔ ﴿۱۲۷﴾

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

''اور جس دن اللہ تمام (جنوں اور انسانوں) کو اکٹھا کرے گا، اور کہے گا اے جنوں کی جماعت! تم نے تو انسانوں کی بہت بڑی تعداد کو اپنا فرمانبردار بنالیا، اور انسانوں میں سے ان کے دوست کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم میں سے ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا تھا، اور ہم اس ''مقررہ وقت'' کو پہنچ گئے ہیں، جو تو نے ہمارے لیے ''طے'' کیا تھا، اللہ کہے گا: اب آگ ہی تمہارا ٹھکانا ہے، جس میں تم ہمیشہ ہمیش رہو گے، مگر اللہ جو چاہے گا (وہی کرے گا، جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا، اسے جہنم سے نکال لے گا)، بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب بڑی حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔ ﴿۱۲۸﴾

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

''اور اسی طرح ہم ظلم کرنے والوں کو، ان کے برے اعمال کی وجہ سے (کالے کرتوت کی وجہ سے)، ایک دوسرے پر ''مسلط'' کردیتے ہیں (ظلم کرنے والوں کو ایک دوسرے کا دوست بنادیتے ہیں)''۔ ﴿۱۲۹﴾

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

''اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے وہ پیغمبر نہیں آئے تھے، جو تمھیں میری آیتیں پڑھ کر سناتے تھے، اور آج کے دن سے (قیامت سے) تمھیں ڈراتے تھے، کہیں گے: (آج) ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں (کہ بیشک پیغمبر آئے تھے مگر ہم نے انہیں جھٹلا دیا تھا)، اور ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے ''دھوکہ'' میں ڈال رکھا تھا، اور اپنے بارے میں گواہی دیں گے کہ وہ بیشک کافر تھے (حق کا انکار کرنے والے تھے)''۔ ﴿۱۳۰﴾

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

''یہ (رسولوں کا بھیجنا) اس لیے ہے کہ آپ کا رب ایسا نہیں ہے کہ ''بستیوں'' کو ظلم کی وجہ سے ہلاک و برباد کردے، اور وہاں کے رہنے والوں کو کچھ بھی خبر نہ ہو''۔ ﴿۱۳۱﴾ (اللہ نے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا ہے،

کتابیں اتاری ہیں، تاکہ قیامت کے دن لوگ یہ نہ کہیں کہ ہمارے پاس کوئی ''ڈرانے والا'' تو آیا ہی نہیں تھا تو عذاب کیوں دیا جارہا ہے؟)۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾

''اور ہر ایک کے لیے اس کے ''اعمال'' کے حساب سے (اللہ کے نزدیک اچھے یا برے) درجے ہیں، اور آپ کا رب لوگوں کے اعمال سے (کاموں سے) غافل (بے خبر) نہیں ہے''۔﴿١٣٢﴾

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ؕ

''اور آپ (ﷺ) کا رب ''بے نیاز'' ہے (کسی کا محتاج نہیں، بلکہ سب اسی کے محتاج ہیں)، رحمت والا ہے، اگر وہ چاہے گا تو تمھیں دنیا سے لے جائے گا، اور تمہارے بعد جسے چاہے گا تمہاری جگہ لے آئے گا، جیسا کہ اس نے تمھیں دوسری قوم کی اولاد سے پیدا کیا تھا''۔﴿١٣٣﴾ؕ۔ (وہ ایک قوم کو ختم کر کے دوسری قوم کو لاتا رہا ہے)۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٤﴾

''بیشک جس قیامت کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ (قیامت) آکر رہے گی، اور تم لوگ ہمیں ''عاجز'' نہیں کر سکتے ہو (تھکا نہیں سکتے)''۔﴿١٣٤﴾

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾

''(اے محمد ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: اے میری قوم! تم اپنے طریقہ سے عمل کرتے رہو، میں بھی (اپنے طریقہ) سے عمل کر رہا ہوں، تم لوگ جلد ہی جان لو گے کہ آخرت میں کس کا انجام اچھا ہے؟ بیشک ظلم کرنے والے کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے''۔﴿١٣٥﴾

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

''اور اللہ نے جو ''کھیتی'' اور جو ''چوپائے'' (جانور) پیدا کیے ہیں، ان کا ایک حصہ مشرکوں نے اللہ کے لیے مقرر کر دیا، اور اپنے (غلط) گمان سے کہا: یہ حصہ تو اللہ کا ہے، اور یہ حصہ ہمارے ''معبودوں'' کے لیے ہے۔ جو حصہ ان کے معبودوں کا ہوتا ہے، وہ کبھی بھی اللہ کو نہیں پہنچتا ہے (نیک کام میں خرچ نہیں ہوتا تھا)، اور جو اللہ کا حصہ ہوتا ہے، وہ ان کے (بناوٹی) معبودوں کو پہنچ جاتا ہے (کم ہو جانے پر اللہ کے نام کا حصہ بھی دوسروں پر خرچ ہو جاتا تھا)، ان کا فیصلہ بڑا برا ہے''۔﴿١٣٦﴾۔ (جو حصہ معبودوں کے لیے تھا: وہ سادھوؤں، سنتوں، مجاوروں اور پجاریوں پر خرچ ہوتا تھا)۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ

''اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کی نگاہوں میں ان کے (بناوٹی) معبودوں نے ان کی اولاد کے قتل کو اچھا بنا دیا ہے، تاکہ وہ ان مشرکوں کو

وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

بالکل تباہ و برباد کردیں، اور ان کے دین کو ان پر ''خلط ملط'' کردیں (ملادیں)، اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کو، اور ان کے ''جھوٹ'' (یعنی بناوٹی چیزوں) کو چھوڑ دیجیے''۔﴿۱۳۷﴾۔ (اولاد کے قتل کو ''اچھا بنادینے'' کا مطلب کیا ہے؟: بتوں کے لیے بچوں کو ''بلی'' چڑھانا، روزی روٹی کے ڈر سے بچوں کو قتل کردینا، شرم کے مارے بیٹیوں کو زندہ دفن کردینا ''اچھا بنادینا'' ہے)۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

''اور (حق کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں: یہ جانور اور کھیتیاں (بتوں کے لیے) خاص ہیں، وہ اپنے جھوٹے گمان کے حساب سے کہتے ہیں انھیں صرف وہی ''کھا'' سکتا ہے جسے ہم چاہیں گے، اور کچھ جانوروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان پر ''سواری'' کرنا (اور سامان لادنا) حرام ہے، اور کچھ جانور ایسے ہیں، جن پر (ذبح کے وقت) وہ ''بسم اللہ'' نہیں کہتے ہیں، یہ سب اللہ پر ''جھوٹ'' ہے، اور اللہ انہیں جلد ہی ان کی ''گڑھی ہوئی'' باتوں (غلط بیانی) کی سزا ضرور دے گا''۔﴿۱۳۸﴾

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

''اور (حق کا انکار کرنے والے) یہ بھی کہتے ہیں کہ ان (بتوں کے لیے خاص کیے گئے) جانوروں کے پیٹ میں جو ''بچہ'' ہے، وہ صرف ہمارے مَردوں کے لیے ہے، اور ہماری عورتوں (بیویوں) کے لیے اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر وہ بچہ مردہ پیدا ہوگا، تو اس میں (مرد و عورت) سب برابر کے شریک ہوں گے، اللہ جلد ہی انھیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا، بیشک وہ بڑی حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۱۳۹﴾

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع

''بیشک جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے کچھ جانے بغیر قتل کردیا ہے وہ لوگ بڑے گھاٹے میں ہیں، (اور وہ لوگ بھی بڑے گھاٹے میں ہیں) جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی ''روزی'' کو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے حرام کرلیا ہے (جس جانور کا گوشت حلال تھا انھیں حرام کرلیا ہے)، بیشک وہ لوگ گمراہ ہوگئے ہیں، اور وہ کبھی بھی سیدھے راستے پر چلنے والے نہیں تھے''۔﴿۱۴۰﴾ع۔ (بے وقوفی سے اولاد کو قتل کردینے کا مطلب کیا ہے؟: اس کا مطلب یہ ہے کہ روزی کے ڈر سے ''بیٹوں'' کو اور غیرت کی وجہ سے ''بیٹیوں'' کو قتل کردینا کہ کوئی ''داماد'' بنے گا)۔

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖؗ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۙ﴿۱۴۱﴾

''اور وہی اللہ ہے جس نے ''باغات'' پیدا کیے ہیں، جن میں سے کچھ ''چھتریوں پر چڑھائے'' ہوئے ہیں، اور کچھ چھتریوں پر چڑھائے ہوئے نہیں ہیں، اور کھجوروں کے درخت اور کھیتیاں پیدا کی ہیں، جن کے ''دانے'' اور ''پھل'' مختلف قسم کے ہوتے ہیں، اور زیتون اور انار پیدا کیے ہیں، جن میں سے کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اور کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہیں، جب ان درختوں کے پھل تیار ہو جائیں تو کھاؤ، اور جس دن ''پھل'' توڑو اور ''کھیتی'' کاٹو، تو اس دن زکوٰۃ ادا کر دو، اور فضول خرچی نہ کرو، بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (حد سے آگے نہ بڑھو، بیشک اللہ حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا)''۔﴿۱۴۱﴾۔ (زیتون اور انار کے درختوں کے پتے، رنگ اور شکل میں ایک جیسے ہوتے ہیں، لیکن مزے میں ایک دوسرے سے بالکل الگ ہوتے ہیں)۔ (زمین سے ''دو'' طرح کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں، (۱) غلہ: جیسے گیہوں، چاول، جو، دال وغیرہ، (۲) اور پھل: جیسے انگور، کھجور، پھلی وغیرہ ہے، تو ''غلہ'' اگر ''کٹائی'' کے دن، اور ''پھل'' اگر ''توڑنے'' کے دن ''پانچ وسق'' یعنی سات سو پچاس (750) کیلو ہو، اسی کو ''ساڑھے سات کنٹل'' اور ''ساڑھے انیس من'' بھی کہتے ہیں۔ غلہ اور پھل میں سال بھر کا حساب نہیں ہے بلکہ ''کٹائی'' یا ''توڑنے'' کے وقت ہی نکالنا ہے، اگر بارش سے ''غلہ'' اور ''پھل'' ہوا ہو تو (750) کیلو کا ''دسواں حصہ (10٪)'' (75) کیلو زکوٰۃ دینا ہے، اور اگر پانی دینے میں خود کا پیسہ لگا ہے تو (750) کیلو کا ''بیسواں حصہ (20٪)'' (ساڑھے 37 کیلو) زکوٰۃ دینا ہے)۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۙ﴿۱۴۲﴾

''اور چوپایوں (جانوروں) میں سے اللہ نے بوجھ اٹھانے والے (بڑے بڑے) جانور بھی پیدا کیے ہیں، اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے چھوٹے) جانور بھی (پیدا کیے ہیں، جو کھانے کے کام آتے ہیں، جن کے ''بال'' اور ''اون'' سے ''بستر'' وغیرہ بنائے جاتے ہیں)، اللہ نے جو تمھیں روزی دی ہے اس میں سے کھاؤ، اور شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلو، بیشک وہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے''۔﴿۱۴۲﴾

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

”(انسانوں کے کھانے کے لیے اللہ نے جانوروں میں سے) کل یا ٹوٹل ”آٹھ“ جوڑے پیدا کیے ہیں، ”بھیڑ“ میں دو ہیں (نر اور مادہ۔Male&Female ہے)، اور بکری میں دو ہیں (نر اور مادہ۔Male&Female ہے)، (اے نبی ﷺ!) آپ پوچھیے: کیا دونوں ”نروں“ کو اللہ نے حرام کیا ہے، یا ”دونوں مادہ“ کو؟ یا ان ”بچوں“ کو جو دونوں مادہ کے پیٹ میں ہوتے ہیں؟ اگر تم سچے ہو تو مجھے صحیح جواب دو؟“ ﴿۱۴۳﴾

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع

”اور اونٹ میں دو ہیں (نر اور مادہ۔Male&Female ہے)، اور گائے میں دو ہیں (نر اور مادہ۔Male&Female ہے)، (اے نبی ﷺ!) آپ پوچھیے: کیا دونوں ”نروں“ کو اللہ نے حرام کیا ہے، یا ”دونوں مادہ“ کو؟ یا ان ”بچوں“ کو جو دونوں مادہ کے پیٹ میں ہوتے ہیں؟ جب اللہ نے تمھیں ایسا تاکیدی حکم دیا تھا تو کیا تم اس وقت موجود تھے؟ (کچھ جانوروں کو ”حلال“ کرنے اور کچھ کو ”حرام“ کرنے کا اختیار تم کو نہیں ہے)۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ بولے، تاکہ لوگوں کو بغیر جانے سمجھے گمراہ کرتا پھرے؟ بیشک اللہ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا“۔ ﴿۱۴۴﴾

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

”(اے نبی ﷺ!) آپ (ان سے) کہہ دیجیے: جو کچھ مجھے وحی کے ذریعے دیا گیا ہے، اس میں کسی کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا ہوں، مگر یہ کہ وہ مردہ جانور ہو، اور بہتا ہوا خون ہو، اور سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہیں، اور ہر وہ چیز حرام ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ”غیر اللہ“ کے نام سے کیا جائے (ذبح کیا جائے، یاد یا جائے)، ہاں اگر کوئی شخص ایسی (حرام) چیز کھانے پر مجبور ہو جائے، جب کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرنے والا، اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو (تو وہ جان بچانے کے لیے حرام چیز استعمال کرلے) تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے“۔ ﴿۱۴۵﴾۔ (اس آیت میں (۴) حرام چیزوں کا ذکر ہے۔ (۱) (مَيْتَةٌ) مردہ جانور حرام ہے: ہر وہ جانور ہے جو ذبح کیے بغیر یا شکار کیے بغیر خود سے مر گیا ہو۔ ”دو (۲) مردے“ حلال ہیں: ”مچھلی“ اور ”ٹڈی“۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَن ابنِ مَاجَة۔ كِتَاب الأَطْعِمَة۔ حدیث نمبر 3314) (صحیح)۔ (۲) (دَمًا مَّسْفُوْحًا) بہنے والا خون حرام ہے: ہر وہ خون جو جانور کو ذبح

کرتے وقت تیزی سے اس کے جسم سے نکلتا ہے۔ ''دو (۲) خون'' حلال ہیں: ''کلیجی'' اور ''تلی''۔ حدیث میں ہے۔ (سُنَن ابنِ مَاجَةْ ۔كِتَاب الأَطْعِمَةْ۔حدیث نمبر 3314) (صحیح)۔ (۳) (لَحْمَ خِنْزِيْرٍ) سور حرام ہے: چاہے ''سور'' پالتو ہو یا جنگلی ہو، اس کا گوشت بھی حرام ہے اس کی چربی بھی حرام ہے۔ (۴) (اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ) ہر وہ چیز جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر کیا جائے: کسی کے نام پر ذبح کیا جائے، یا کسی کے نام پر دیا جائے، یا کسی بزرگ کسی دیوی دیوتا سے قریب ہونے کے لیے اس کے نام پر دیا جائے، ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی کیوں نہ لیا جائے پھر بھی حرام ہے۔ یہاں ان جانوروں کا حکم ہے جنہیں انبیاء، اولیاء اور بزرگوں اور نیک لوگوں کے لیے ذبح کیا جائے۔ حرام چیزوں کو استعمال کرنے کی تین شرطیں ہیں: (۱) بھوک یا بیماری کی وجہ سے جان جانے کا خطرہ ہو تو کھا سکتا ہے۔ (۲) وہ کھانے والا اللہ کا باغی نہ ہو یا اللہ کا قانون توڑنے والا نہ ہو، حرام چیز کو حرام سمجھ کر جان بچانے کے لیے کھالے، حلال نہ سمجھے۔ (۳) ''جان بچانے'' کے لیے کھائے، ''جان بنانے'' کے لیے نہ کھائے، بس اتنا ہی کھائے جس سے اس کی جان بچ جائے۔ ایسی آیت قرآن میں ''چار'' جگہ ہے۔ (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر: 173۔ (۲) سورہ مائدہ آیت نمبر: 3۔ (۳) سورہ انعام آیت نمبر: 145۔ (۴) اور سورہ نحل آیت نمبر: 115)۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾

''اور ہم نے ''یہودیوں'' پر سب ''ناخن والے'' جانور حرام کر دیئے ہیں، اور ہم نے ان پر گائے اور بکری کی ''چربی'' حرام کر دی تھی (مگر گوشت حلال تھا)، سوائے اس ''چربی'' کے، جو ان کی ''پیٹھ'' یا ''آنتوں'' کے ساتھ لگی ہوتی ہے، یا جو ہڈی کے ساتھ چپکی ہوتی ہے، ہم نے یہ سزا انھیں ان کی شرارت کی وجہ سے (نافرمانی کی وجہ سے) دی تھی، اور بیشک ہم سچے ہیں (ان یہودیوں کے ساتھ ہمارا یہ برتاؤ انتہائی انصاف والا تھا)''۔ ﴿١٤٦﴾

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

''اور اگر (وہ کافر) لوگ آپ کو جھٹلائیں، تو آپ ﷺ ان سے کہہ دیجیے: بیشک تمہارا رب ''بڑی'' رحمت والا ہے، اور اس کا عذاب مجرموں سے (حق کا انکار کرنے والوں سے) نہیں ٹالا جائے گا''۔ ﴿١٤٧﴾

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾

''مشرک (حق کا انکار کرنے والے) جلد ہی کہیں گے: اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہیں کرتے، اور نہ ہمارے باپ دادا (شرک کرتے)، اور نہ ہم کسی چیز کو اپنی طرف سے حرام کرتے۔ اسی طرح ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا، یہاں تک کہ ہمارا عذاب انھیں چکھنا پڑا، آپ (ﷺ) پوچھ لیجیے: کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے (کوئی ثبوت ہے کہ اللہ تمہارے کاموں سے راضی اور خوش ہے) تو اسے ہمارے سامنے ظاہر کر دو، تم لوگ تو صرف ''گمان'' (خیالی

باتوں) پر چلتے ہو، اور تم لوگ جھوٹ بولتے ہو"۔ ۱۴۸۔ (بیکار کی باتیں کرتے ہو، کبھی کسی کو اللہ کا بیٹا کہتے ہو، تو کسی کو اللہ کا سفارشی کہتے ہو)۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۴۹

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے! اللہ کی "حجت" (دلیل) ہی غالب ہے، (اللہ کے پاس ایسی حجت اور دلیل ہے جو دلوں تک پہنچنے والی ہے)، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو سیدھے راستے پر لے آتا"۔ ۱۴۹

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝۱۵۰

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: تم لوگ اپنے گواہ کو لے آؤ جو گواہی دیں، کہ بیشک اللہ نے ان جانوروں کو حرام کر دیا تھا (اللہ جانتا ہے کہ ان کے پاس کوئی گواہی دینے والا نہیں ہے)، اگر (حق کا انکار کرنے والے) لوگ خود ہی گواہی دیں، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے ساتھ گواہی نہ دیں، اور ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے بالکل بھی نہ چلیں، جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں، اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، اور جو (غیر اللہ کو) "اللہ" کے برابر مانتے ہیں"۔ ۱۵۰

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۵۱

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: (لوگو!) آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں، وہ چیزیں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور غریبی (کے ڈر) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، (کیونکہ) ہم تمھیں بھی اور انھیں بھی روزی دیتے ہیں۔ اور برائیوں کے قریب بھی نہ جاؤ، چاہے برائی کھلی ہو یا چھپی ہو، اور تم لوگ اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے (کسی بے گناہ کو قتل نہ کرو)، مگر شرعی طور پر قتل کرنا ضروری ہو جائے (جیسے کوئی مرتد ہو جائے، یا شادی کے بعد زنا کر لے، یا کسی کو ناحق قتل کر دے)، یہ باتیں ہیں، جن کی اللہ نے تمھیں وصیت کی ہے (تمھیں حکم دیا ہے)، تاکہ تم سمجھ سکو"۔ ۱۵۱

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ

"اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ، مگر ایسے طریقے سے جو اس کے حق میں بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے، اور "ناپ تول" انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے (ہر کسی کو اس کی طاقت بھر ہی ذمہ داری دیتے ہیں)۔ اور جب بھی کوئی بات کہو، تو انصاف کے ساتھ کہو، چاہے معاملہ کسی قریبی رشتہ دار ہی کا ہو،

ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

اور اللہ سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کرو، یہ باتیں ہیں، جن کی اللہ نے تمھیں وصیت کی ہے (تمھیں حکم دیا ہے)، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔“ ﴿۱۵۲﴾

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

”اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ (اسلام) ہے، اس لیے تم لوگ اسی پر چلو، اور دوسرے راستوں پر نہ چلو، ورنہ وہ تمھیں اللہ کے راستے سے الگ کردیں گے، یہ باتیں ہیں، جن کی اللہ نے تمھیں وصیت کی ہے (تمھیں حکم دیا ہے)، تاکہ تم نیک بن جاؤ“۔ ﴿۱۵۳﴾

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع ۱۹

”پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی تھی، ان لوگوں پر اپنی نعمت پوری کرنے کے لیے جو اچھے کام کرتے تھے، اور جس کتاب میں ہر چیز کھول کھول کر بیان کردی گئی تھی، اور وہ کتاب انسانوں کے لیے ”ہدایت“ اور ”رحمت“ تھی، تاکہ وہ لوگ (آخرت میں) اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں“۔ ﴿۱۵۴﴾

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

”اور یہ قرآن برکت والی کتاب ہے، جسے ہم نے اتارا ہے، اس لیے تم لوگ (اسی قرآن) کی پیروی کرو، (اسی قرآن کے حساب سے چلو)، اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے“۔ ﴿۱۵۵﴾

اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۱۵۶﴾

”(یہ قرآن ہم نے اس لیے بھی اتارا ہے) تاکہ تم (اے حق کا انکار کرنے والو!) یہ نہ کہو کہ آسمانی کتاب (تورات اور انجیل) تو ہم سے پہلے کی صرف دو قوموں (یہود و نصاریٰ) پر اتاری گئی تھی، اور ہم ان کے پڑھنے کی زبان سے ناواقف (بے خبر) تھے“۔ ﴿۱۵۶﴾

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

”یا تم (اے حق کا انکار کرنے والو!) یہ نہ کہو کہ اگر ہمارے اوپر بھی کتاب اتاری گئی ہوتی، تو ہم ان (یہودیوں، عیسائیوں) سے زیادہ ہدایت پر ہوتے، لو! اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ”روشن دلیل“ اور ”ہدایت و رحمت“ آ گئی ہے!، تو اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا، جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے، اور ان سے منہ موڑ لے؟ ہم جلد ہی ایسے لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں، منہ موڑنے کی وجہ سے بدترین (سب سے برا) عذاب دیں گے“۔ ﴿۱۵۷﴾

هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ

”کیا وہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں، یا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب خود ہی آ جائے، یا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی

يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

کچھ نشانیاں آجائیں؟ (تو یاد رکھو!) جس دن آپ (ﷺ) کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی، اس دن کسی کا ایمان کام نہ آئے گا، جو اس کے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے! (اللہ کے فیصلہ کا) تم بھی انتظار کرو، ہم بھی انتظار کر رہے ہیں''۔ (۱۵۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

''بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے، اور جماعتوں میں بٹ گئے ہیں، آپ (ﷺ) کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے (ان سے کچھ بھی لینا دینا نہیں ہے)، ان کا معاملہ تو اللہ کے پاس ہے، پھر وہی اللہ انہیں ان کے کاموں کی پوری خبر دے گا''۔ (۱۵۹)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

''جو شخص کوئی نیکی کرے گا، تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے، اور جو برائی کرے گا، تو اسے اسی کے برابر سزا دی جائے گی، اور ان لوگوں پر کسی طرح کا کوئی ظلم نہیں ہوگا''۔ (۱۶۰)

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتا دیا ہے، جو ابراہیم (علیہ السلام) کا دین تھا، وہ ابراہیم (علیہ السلام) جو سب سے کٹ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے والے تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے''۔ (۱۶۱)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا ''اللہ'' ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے''۔ (۱۶۲)

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

''اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلمانوں میں پہلا مسلمان ہوں''۔ (۱۶۳)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور رب ڈھونڈ لوں؟ جب کہ وہی (اللہ) ہر چیز کا رب ہے، اور جو کوئی بھی برا کرے گا تو اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا، اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تمھیں اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جانا ہے، وہ تمھیں اس صحیح بات کی خبر دے گا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے''۔ (۱۶۴)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

''اور اسی اللہ نے تمھیں زمین میں ''خلیفہ'' بنایا ہے، اور تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، تاکہ جو کچھ تمھیں دیا ہے اس کے ذریعہ تمھیں

لِيَبۡلُوَكُمۡ فِيۡ مَاۤ اٰتٰكُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۠ ﴿۱۶۵﴾

آزمائے، بیشک آپ کا رب جلد سزا دینے والا، اور بیشک وہی معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔ ﴿۱۶۵﴾

آیات: 206 | (7) سُوۡرَةُ الۡاَعۡرَافِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 24

سورہ ''اَعۡرَاف'' کے بارے میں:

سورہ ''اعراف'' نمبر (7)۔ اترنے کے حساب سے نمبر (39)۔ اَلۡاَعۡرَاف: ٹیلہ/ اونچی جگہ۔ آیت نمبر (46) میں ہے۔ سورہ ''اعراف'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (206) آیتیں ہیں اور (24) رکوع ہیں۔

سورہ اعراف ''سورہ انعام'' سے پہلے ''مکہ'' میں نازل ہوئی، البتہ اس میں ''کچھ آیتیں'' (آیت نمبر 163 سے 171 تک ''مدنی'' ہیں، اس سورہ کا نام ''اعراف'' اس لیے ہے کہ اس میں جنت اور جہنم کے درمیانی مقام ''اعراف'' اور ''اعراف والوں'' کا ذکر ہے۔

سورہ ''اَعۡرَاف'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''اعراف'' کے شروع میں قرآن کی اہمیت کا ذکر ہے، (۲) انسانوں پر اللہ کے انعامات کا ذکر ہے، زمین میں اللہ نے بسایا ہے، (۳) آدم علیہ السلام فرشتے اور ابلیس کا واقعہ ہے، ابلیس نے گھمنڈ کیا اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا، شیطان نے آدم وحوا علیہما السلام کو بہلایا پھسلایا اور جنت سے نکلوادیا، اللہ نے سب کو دنیا میں بھیج دیا، (۴) آدم وحوا علیہما السلام کی دعا ہے، (۵) ''لباس'' کی اہمیت ہے، ننگے رہنے سے منع کیا گیا ہے، (۶) فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے، (۷) جنتیوں اور جہنمیوں کی بات چیت ہے، (۸) نبیوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں، نوح علیہ السلام کی قوم، ہود علیہ السلام کی قوم عاد، صالح علیہ السلام کی قوم ثمود، لوط علیہ السلام کی قوم اور شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے۔ (۹) نویں پارے کے شروع میں شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے، (۱۰) تفصیل سے موسیٰ علیہ السلام، فرعون اور جادوگروں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، حقیقت سامنے آنے کے بعد جادوگر لوگ سجدے میں گر گئے، فرعون نے ایمان لانے والے جادوگروں کو دھمکی دی، اللہ نے فرعون کے پاس نشانیاں بھیجی مگر وہ ایمان نہیں لایا، اللہ نے اس کے لشکر سمیت اس کو ڈبو دیا، (۱۱) بنی اسرائیل کا واقعہ ہے کہ اللہ نے ان لوگوں کو زمین کا وارث بنادیا، (۱۲) موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کا واقعہ ہے، اللہ کے دیدار کی خواہش کا ذکر ہے، (۱۳) بنی اسرائیل کے بچھڑے کی پوجا کرنے کا ذکر ہے، (۱۴) یہودیوں پر اللہ کے انعامات جیسے من وسلویٰ کا ذکر ہے، (۱۵) سنیچر کے دن مچھلی کے شکار کرنے والوں کا واقعہ ہے، کس طرح وہ لوگ بندر بنادیے گئے، (۱۶) اللہ کے ''عہدِ الست'' (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کا ذکر ہے، (۱۷) اللہ کے اچھے اچھے ناموں کا ذکر ہے، (۱۸) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غیب کا علم نہیں ہے، (۱۹) سورہ کے اخیر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ نصیحتیں کی گئی ہیں، جیسے جاہلوں سے اعراض کیجئے، معافی اور درگزر کا معاملہ کیجئے، اپنے رب کو یاد کرتے رہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

الٓمّٓصٓ ۚ ①

''الف۔لام۔میم۔صاد''۔①۔(یہ حروف ِ مُقَطَّعَات ِ میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ②

''(اے نبی ﷺ!) یہ ایک ایسی کتاب ہے، جو آپ پر اتاری گئی ہے، تو آپ کے سینے میں اس کی وجہ سے کوئی ''تنگی'' (کوئی تکلیف) نہیں ہونی چاہیے، تاکہ آپ (ﷺ) اس کے ذریعے لوگوں کو ڈرائیں، اور (یہ قرآن) ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے''۔②

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ③

''(لوگو!) تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ تم پر اتارا گیا ہے، اُسی کی پیروی کرو (اسی کے حساب سے چلو)، اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے دوستوں (بناوٹی معبودوں) کی پیروی نہ کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو''۔③

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ④

''اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک و برباد کر دیا ہے، ان پر ہمارا عذاب رات کو سوتے وقت آیا، یا ایسے وقت آیا جب وہ دوپہر میں آرام کر رہے تھے (قیلولہ کر رہے تھے)''۔④۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑤

''جب ان کے پاس ہمارا عذاب آپہنچا، تو کہنے لگے کہ: بیشک ہم ہی ظالم تھے''۔⑤

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ⑥

''بیشک ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس ''پیغمبر'' بھیجے گئے تھے، اور بیشک ہم ''پیغمبروں'' سے بھی پوچھیں گے (کہ انھوں نے کیسے پیغام پہنچایا؟ اور انھیں ان کی قوم سے کیا جواب ملا؟)''۔⑥

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ⑦

''پھر ہم انھیں علم کی بنیاد پر سب کچھ بتا دیں گے، اور ہم کبھی بھی غائب (بے خبر) نہیں تھے''۔⑦

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑧

''اور (قیامت کے) دن وزن ''حق'' ہے، تو جن کے اعمال کا پلہ (وزن) بھاری ہوگا، وہی لوگ کامیاب ہوں گے''۔⑧۔(قیامت کے دن بندوں کا، ان کے اعمال کا، اور اعمال کے رجسٹروں کا وزن ہوگا، جس

میں ''لا الہ الا اللہ'' کا ''پرچہ'' ننانوے رجسٹروں سے بھاری ہوجائے گا)۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩

''اور جن کے ''اعمال'' کا ''پلہ'' ہلکا ہوکر اٹھ جائے گا، وہی لوگ ہیں جنھوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتی کرکے، (ایمان وعمل کے حساب سے) اپنا نقصان کرلیا ہے''۔۹

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠ ع ۸

''(اے لوگو!) ہم نے تمھیں زمین میں رہنے کی جگہ دی ہے، اور اس میں تمہارے لیے روزی کے اسباب (روزی کے ذریعے) پیدا کیے ہیں، پھر بھی تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو''۔۱۰

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝١١

''اور ہم نے تمھیں پیدا کیا، پھر تمہاری صورت بنائی، پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا، وہ ابلیس سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوسکا''۔۱۱۔ (فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا سجدہ) تھا، مگر اب قیامت تک کسی کے لیے بھی ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا) سجدہ بھی جائز نہیں ہے، آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنانے، اس میں اپنی روح پھونکنے، فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کی حقیقت اور اس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرنے کی تفصیل قرآن میں کئی جگہ پر ہے۔ (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 39 تک (چوتھا رکوع)۔ (۲) سورہ اعراف آیت نمبر 11 سے 18 تک۔ (۳) سورہ حجر آیت نمبر 26 سے 44 تک۔ (۴) سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 61 سے 65 تک۔ (۵) سورہ کہف آیت نمبر 50۔ (۶) سورہ طٰہٰ آیت نمبر 116 سے 123 تک۔ (۷) سورہ صٓ آیت نمبر 71 سے 85 تک)۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝١٢

''اللہ نے (ابلیس سے) کہا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو سجدہ کرنے سے کس چیز نے تجھے روک دیا؟ ابلیس نے کہا: میں اس (آدم علیہ السلام) سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے، اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے''۔۱۲

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝١٣

''اللہ نے کہا: تو (جنت) سے نیچے اتر جا، کیونکہ تجھے ''تکبر'' (گھمنڈ) کرنے کا حق نہیں ہے، جا یہاں سے نکل جا، بیشک تو ذلیلوں میں سے ہے (دھتکارے ہوئے لوگوں میں سے ہے)''۔۱۳

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝١٤

''ابلیس نے کہا: مجھے (تو قیامت تک کے لیے) ''چھوٹ'' دیدے، جس دن سب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے''۔ ⑭

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝١٥

''اللہ نے کہا: جا تجھے ''چھوٹ'' ہے''۔ ⑮

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝١٦

''ابلیس نے کہا: اب جب کہ تو نے مجھے گمراہ کر ہی دیا ہے (سیدھے راستے سے دور کر ہی دیا ہے)، تو اب میں (انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے) گھات لگا کر تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا (اور اسلام سے لوگوں کو دور کرتا رہوں گا)''۔ ⑯

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝١٧

''پھر میں انسانوں پر ان کے سامنے سے، ان کے پیچھے سے، ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے (چاروں طرف سے) حملہ کروں گا، (انسانوں کو اسلام سے دور کردوں گا)، اور تو ان میں سے اکثر کو شکر ادا کرنے والا نہیں پائے گا''۔ ⑰

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٨

''اللہ نے کہا: تو ذلیل اور مردود بن کر جنت سے نکل جا، اور جان لے! (انسانوں) میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا (تیری بات مانے گا وہ تیرے ہی ساتھ ہوگا اور) میں تم سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا''۔ ⑱

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٩

''اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی (حوا علیہا السلام دونوں) جنت ہی میں رہو، اور جہاں سے چاہو کھاؤ۔ اور اس درخت (پیڑ، جھاڑ) کے قریب بھی مت جانا، ورنہ تم دونوں ظلم کرنے والوں (نافرمانوں) میں سے ہو جاؤ گے''۔ ⑲۔ (وہ کون سا درخت تھا؟ کسی نے کہا: گیہوں کا، کسی نے کہا: انگور کا، کسی نے کہا: انجیر کا، قرآن وسنت اس درخت کے ''نام'' کے بارے میں خاموش ہے اس لیے ہم بھی خاموش رہیں)۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝٢٠

''تو شیطان نے ان دونوں (آدم وحوا علیہما السلام) کے دل میں ''وسوسہ'' ڈالا، تا کہ ان کی ''شرم گاہیں'' جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں، انھیں ان کے سامنے کھول دے، شیطان (آدم وحوا علیہما السلام سے) کہنے لگا: تمہارے رب نے تمھیں اس درخت سے اس لیے روکا ہے کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ، یا جنت میں ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ''۔ ⑳۔ (وسوسہ سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد ہر وہ خیال ہے جس پر عمل کرنے سے اللہ کی نافرمانی ہو، انسان کو گمراہ کرنے کا ابلیس

وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ۝۲۱

اور اس کے چیلے چپاٹے کا یہ پہلا حملہ ہے)۔

''اور شیطان نے دونوں (آدم وحوا علیہما السلام) کے سامنے خوب قسمیں کھا کر یہ بات کہی: تم دونوں یقین مانو! بیشک میں تمہارا بڑا ''خیر خواہ'' ہوں (تم دونوں کی بھلائی چاہتا ہوں)''۔۝۲۱۔(پہلی بات: شیطان انسان کو ''سبز باغ'' دکھاتا ہے۔شیطان انسان کو کبھی بھی کوئی برا راستہ دکھا کر گمراہ نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ سبز باغ دکھا کر گمراہ کرتا ہے، جیسے یہ کہتا ہے کہ یہ کام کرو گے تو فائدہ ہوگا، آدم وحوا علیہما السلام کو سبز باغ دکھایا کہ اگر یہ درخت کو کھالو گے تو فرشتوں کی طرح جنت ہی میں رہو گے۔دوسری بات: سیدھے لوگ اپنے بھولے پن کی وجہ سے ''قسم'' کھا کر یقین دلانے والوں کے ''جھانسے'' میں آجاتے ہیں، جس طرح آدم وحوا علیہما السلام اللہ کی قسم سے ابلیس کے جھانسے میں آگئے اور یہ تقدیر کا لکھا تھا)۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝۲۲

''اس طرح شیطان دونوں (آدم وحوا علیہما السلام) کو ''دھوکہ'' دینے میں کامیاب ہوگیا (دھوکہ دے کر اپنے جال میں پھنسالیا)، جب دونوں نے اس درخت (کا پھل) کھالیا، تو ان کی ''شرمگاہیں'' دکھائی دینے لگیں، اور دونوں جنت کے (پیڑ کے) پتے توڑ توڑ کر اپنے جسم پر چپکانے لگے، تو ان دونوں کے رب نے انہیں آواز دی: کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت (کا پھل کھانے) سے نہیں روکا تھا؟ اور کہا نہیں تھا کہ بیشک شیطان تم دونوں کا کھلا ہوا دشمن ہے؟''۔۝۲۲

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝۲۳

''دونوں (آدم وحوا علیہما السلام) نے کہا: ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اب اگر تو نے ہمیں معاف نہیں کیا، اور ہم پر رحم نہیں کیا، تو ہم ضرور ''نقصان'' اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے''۔۝۲۳۔ (آدم علیہ السلام نے ''وسیلے کے بغیر'' اللہ سے دعا مانگی ہے۔''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کے وسیلے سے دعا مانگنے والی حدیث گڑھی ہوئی ہے۔(مُسْتَدْرَكُ الْحَاكِمْ۔كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ۔حدیث نمبر (4228) (مَوْضُوع۔گڑھی ہوئی ہے)، (لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِي)۔''جب آدم علیہ السلام سے غلطی ہوئی تو کہا: اے رب میں تجھ سے

محمد ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگتا ہوں تو مجھے معاف کردے"۔اس حدیث پرغور کریں : (۱)اس حدیث کی کوئی "بنیاد" نہیں ہے۔ (سِلۡسِلَةٌ ضَعِيۡفَةٌ۔حدیث نمبر 25۔ میں ہے۔ لَاأَصۡلَ لَهٗ۔حدیث کی اصل اوربنیاد نہیں ہے)۔ (۲)اس حدیث میں ایک راوی "عبدالرحمن بن زید بن اسلم" ہے۔ "ضعیف" ہے۔ (تَقۡرِيۡبُ التَّهۡذِيۡب۔ترجمہ نمبر(3879)۔ضَعِيۡفٌ۔کمزور ہے)۔

قَالَ اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمۡ فِي الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۲۴﴾

"اللہ نے (آدم وحواعلیہما السلام اور ابلیس سے) کہا:تم سب یہاں سے نیچے (زمین پر) چلے جاؤ،تم ایک دوسرے کے دشمن رہوگے،اوراب تمھیں ایک مقرروقت (موت یا قیامت) تک زمین میں "رہنا" ہے، اور "زندگی بسر" کرنا ہے"۔﴿۲۴﴾

قَالَ فِيۡهَا تَحۡيَوۡنَ وَفِيۡهَا تَمُوۡتُوۡنَ وَمِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۲۵﴾ ع

"اللہ نے کہا: تم لوگ اسی زمین میں زندگی گزاروگے، اوراسی میں مروگے،اوراسی زمین سے دوبارہ نکالے جاؤگے"۔﴿۲۵﴾

يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِيۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ذٰلِكَ خَيۡرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

"اے آدم کی اولاد! ہم نے تمہارے لیے "لباس" اتارا ہے،جوتمہاری شرمگاہیں چھپاتا ہے،اور(تمہارے لیے زیب و) زینت کا ذریعہ بھی ہے۔اور "تقویٰ" (پرہیزگاری) کالباس ہی سب سے بہترین ہے۔یہ (لباس وغیرہ بھی) اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، تاکہ لوگ نصیحت (سبق) حاصل کریں"۔﴿۲۶﴾

يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَنَّةِ يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمۡ هُوَ وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۷﴾

"اے آدم کی اولاد! شیطان تمھیں "گمراہ" نہ کردے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ (آدم وحواعلیہما السلام) کو جنت سے نکلوادیا تھا، ان دونوں کے لباس ان کے جسم سے الگ کر دیئے گئے، تاکہ دونوں کے سامنے ایک دوسرے کی شرمگاہ دکھادے، بیشک وہ (شیطان) اور اس کا گروہ (اس کالشکر) تمھیں ایسی جگہ سے دیکھتا ہے، جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے۔بیشک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنادیا ہے، جوایمان نہیں لاتے"۔﴿۲۷﴾

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا

"اور (حق کا انکار کرنے والے) جب کوئی "براکام" کرتے ہیں (شرک کرتے ہیں اور ننگے ہوکر کعبہ کا طواف کرتے ہیں)، تو کہتے ہیں: ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایسا ہی کرتے پایا تھا،اور اللہ نے ہمیں اسی کا

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

حکم دیا ہے، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: اللہ بُرائی (بے حیائی) کا حکم نہیں دیتا ہے۔ کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمھیں کچھ بھی علم نہیں ہے؟''۔ ﴿۲۸﴾

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ؕ

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: میرے رب نے تو انصاف کا (توحید کا) حکم دیا ہے، اور کہا ہے: تم لوگ ہر نماز کے وقت اپنے چہرے (قبلے کی طرف) کرلو، اور عبادت کو اللہ کے لیے خالص کرتے رہو، اسی اللہ کو یقین کے ساتھ پکارو، جس طرح اس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا، (اسی طرح مرنے کے بعد) تم دوبارہ پیدا کیے جاؤ گے''۔ ﴿۲۹﴾ؕ

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

''اللہ نے ایک جماعت کو ہدایت دی (جس نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور اسلام قبول کیا)، اور دوسری جماعت کو گمراہ کر دیا، کیونکہ ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست اور مددگار بنالیا تھا، پھر وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں''۔ ﴿۳۰﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ۧ

''اے آدم کی اولاد! تم لوگ 'نماز' کے لیے مسجد جاتے وقت اپنا اچھا لباس پہن لو، اور کھاؤ، پیو، اور حد سے آگے نہ بڑھو، بیشک اللہ حد سے آگے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا (کھانے پینے میں فضول خرچی نہ کرو، بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)''۔ ﴿۳۱﴾ۧ

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: زیب و زینت کے سامان، اور کھانے پینے کی پاک اور اچھی چیزیں، جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں، ان چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے؟ آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: یہ ساری نعمتیں دنیاوی زندگی میں ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ایمان لائے، اور قیامت کے دن تو ساری نعمتیں صرف ایمان والوں کے لیے ہوں گی، اسی طرح ہم اپنی آیتیں (اپنی نشانیاں) جاننے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں''۔ ﴿۳۲﴾

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا

''(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجیے: میرے رب نے تو بے حیائی (برائی) کے کاموں کو حرام کر دیا ہے، چاہے وہ بے حیائی (برائی) کھلی ہو، یا چھپی ہو، اور ہر قسم کے گناہ کو، اور ناحق کسی پر زیادتی کرنے کو (بھی حرام کر دیا ہے)۔ اور یہ بھی (حرام کر دیا ہے کہ): تم لوگ اللہ کا شریک ایسی

تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾

چیزوں کو بناؤ جن کی عبادت کے لیے اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری (کوئی ثبوت نہیں اتارا)، اور یہ (بھی حرام ہے) کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی بات کہو جس کا تمھیں کوئی ''علم'' نہیں ہے (کچھ بھی جانکاری نہیں ہے)''۔﴿٣٣﴾

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾

''اور ہر ''امت'' کے لیے ایک وقت مقرر ہے، (ہر قوم اور ہر زمانے کے رہنے والوں کی موت کا ایک وقت مقرر ہے)، جب ان کا وقت آجاتا ہے، تو ایک گھڑی نہ وہ پیچھے ہوتے ہیں، اور نہ آگے ہوتے ہیں''۔﴿٣٤﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾

''اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے میرے رسول آئیں، جو تمھیں میری آیتیں پڑھ کر سنائیں، تو جو اللہ سے ڈرے، اور نیک عمل کرے، اسے کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اداس) ہوں گے''۔﴿٣٥﴾

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾

''اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے، اور تکبر (گھمنڈ) کی وجہ سے منہ موڑیں گے، تو وہی لوگ جہنمی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے''۔﴿٣٦﴾

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾

''اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا اس کی آیتوں کو (نشانیوں کو) جھٹلائے؟ (دنیا میں ان ظالموں کے لیے عمر، روزی وغیرہ کے بارے میں) لوح محفوظ میں ''نصیب'' کا جو لکھا ہے، وہ انھیں ضرور مل کر رہے گا، یہاں تک کہ ہمارے فرشتے جب ان کے پاس ان کی روح نکالنے کے لیے آئیں گے، تو پوچھیں گے، کہاں ہیں وہ (بناوٹی معبود) جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ وہ سب ہمیں چھوڑ کر غائب ہو گئے، اور وہ لوگ خود اپنے خلاف کافر ہونے کی گواہی دیں گے''۔﴿٣٧﴾

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ

'' (جہنم میں جانے والی ہر قوم سے) اللہ کہے گا کہ جاؤ، جنوں اور انسانوں کی جو کافر جماعتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ان کے ساتھ تم لوگ بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ، جب بھی کوئی جماعت داخل ہوگی، تو اپنی جیسی گزری ہوئی جماعت پر لعنت بھیجے گی، یہاں تک کہ جب سب جماعتیں جہنم میں اکٹھی ہو جائیں گی، تو بعد کی جماعت (ماننے والوں کی

عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

جماعت) اپنی گزری ہوئی جماعت (سرداروں کی جماعت) کے بارے میں کہے گی: اے ہمارے رب! ان ہی لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا اس لیے تو انھیں آگ کا "دوگنا" عذاب دے، اللہ کہے گا: ہر ایک کے لیے "دوگنا" عذاب ہے، لیکن تم جانتے نہیں ہو"۔ ﴿۳۸﴾

وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع ۸

"اور پہلی جماعت (سرداروں کی جماعت) دوسری جماعت (ماننے والوں کی جماعت) سے کہے گی: تمھیں ہم پر کوئی "برتری" فضیلت حاصل نہیں ہے (تم لوگوں نے بھی ہماری ہی طرح کفر و شرک کیا ہے۔ تم بھی ویسے ہی گمراہ ہوئے جیسے ہم ہوئے)، اس لیے اب (ہماری ہی طرح) اپنے کالے کرتوتوں کے بدلے میں عذاب چکھو"۔ ﴿۳۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

"بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے، اور تکبر (گھمنڈ) کی وجہ سے ان سے منہ موڑا ہے، ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اور وہ جنت میں نہیں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے "ناکے" میں (سوراخ میں یا موٹی رسی سوئی کے ناکے میں) داخل ہو جائے، اور اسی طرح ہم جرم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں"۔ ﴿۴۰﴾

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

"(انکار کرنے والوں کا) آگ ہی "بچھونا" ہے، آگ ہی "اوڑھنا" ہے، اور ہم ظلم کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں"۔ ﴿۴۱﴾

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

"اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے (طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے)، ایسے لوگ جنتی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے"۔ ﴿۴۲﴾

وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

"اور (جنت والوں) کے "سینوں" سے ہر طرح کا "کینہ" نکال دیں گے۔ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اور وہ کہیں گے: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جس نے ہمیں سیدھا راستہ دکھایا، اور اگر اللہ ہمیں سیدھا راستہ نہ دکھایا ہوتا تو بیشک ہم سیدھا راستہ نہیں پا سکتے تھے، بیشک ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس "حق" لے کر آئے تھے، اور انہیں اس وقت پکار کر بتا دیا جائے گا کہ تمھیں تمہارے نیک کاموں کی وجہ سے جنت کا وارث بنا دیا گیا ہے (حقدار بنا دیا گیا ہے)"۔ ﴿۴۳﴾

وَنَادٰۤی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ۙ﴿۴۴﴾

''اور جنت والے جہنم والوں سے کہیں گے کہ ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا، وہ تو ہم نے ''سچ'' پایا ہے، اب تم بتاؤ کہ تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا، کیا تم نے بھی اسے ''سچ'' پایا ہے؟ تو وہ جواب دیں گے: ہاں! تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) پر اللہ کی لعنت (اور پھٹکار) ہے''۔﴿۴۴﴾

الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۵﴾

''(انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے) جو دوسرے لوگوں کو ''اللہ کے راستے'' سے روکتے ہیں، اور اللہ کے راستے میں (اپنی خواہشوں کے حساب سے) ''ٹیڑھ'' پیدا کرتے ہیں، اور آخرت کا انکار کرتے ہیں''۔﴿۴۵﴾۔ (انکار کرنے والے دین میں عیب نکالتے ہیں، اسلام کو بدنام کرتے ہیں کہ یہ اسلام صحیح نہیں ہے، دین کا حکم اپنی مرضی کے حساب سے نکالتے ہیں)۔

وَبَيۡنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الۡاَعۡرَافِ رِجَالٌ يَّعۡرِفُوۡنَ كُلًّاۢ بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ وَنَادَوۡا اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ اَنۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ ۟ لَمۡ يَدۡخُلُوۡهَا وَهُمۡ يَطۡمَعُوۡنَ ﴿۴۶﴾

''اور جنت اور جہنم کے درمیان ایک ''دیوار'' ہوگی، اور ''اعراف'' پر (ٹیلے پر، اونچی جگہ پر) کچھ لوگ ہوں گے، جو ہر ایک کو اس کی ''نشانی'' سے پہچان لیں گے، اور جنت والوں کو پکار کر کہیں گے: تم پر سلامتی ہو، وہ لوگ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے، مگر جنت کے امیدوار ہوں گے (جنت میں داخلے کی پوری امید لگائے ہوں گے)''۔﴿۴۶﴾

وَاِذَا صُرِفَتۡ اَبۡصَارُهُمۡ تِلۡقَآءَ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوۡا رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۷﴾

''اور ''اعراف'' والوں کی نگاہیں جب جہنم والوں کی طرف کی جائیں گی، تو اعراف والے (ٹیلے والے) کہیں گے: ہمارے رب! تو ہمیں ان ظلم کرنے والوں کے ساتھ نہ ملانا (ان جہنم والوں میں شامل نہ کرنا)''۔﴿۴۷﴾

وَنَادٰۤی اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا يَّعۡرِفُوۡنَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ قَالُوۡا مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡكُمۡ جَمۡعُكُمۡ وَمَا كُنۡتُمۡ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾

''اور ''اعراف'' والے (ٹیلے والے) کچھ جہنم والوں کو (کفر و شرک کے سرداروں کو) ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے، تو کہیں گے: تمہاری جماعت تمھیں کچھ کام نہ آئی، اور نہ ہی وہ چیزیں تمھیں کام آئیں جن کی وجہ سے تم ''اکڑا'' کرتے تھے (گھمنڈ کرتے تھے)''۔﴿۴۸﴾۔ (تمہاری دولت، تمہاری جماعت، تمہارا خاندان، تمہارا قبیلہ اور تمہارا ''کبر و غرور'' آج کہاں ہے؟ کچھ بھی کام نہیں آیا)۔

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ اَقۡسَمۡتُمۡ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ

''(اعراف والے لوگ جنت والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں

بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝٤٩

گے:) کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسم کھاتے تھے، کہ ان پر اللہ کی رحمت نہیں ہوگی؟ (پھر اللہ ان ٹیلے والوں سے) کہے گا: تم لوگ جنت میں داخل ہوجاؤ، تمھیں کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی تم غمگین (اداس) ہوگے“۔ ۝٤٩

وَنَادٰٓي اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاۗءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٠

”اور جہنم والے جنت والوں سے کہیں گے کہ ہمیں بھی تھوڑا سا پانی پلادو، یا اللہ نے تمھیں جو روزی دے رکھی ہے، اسی میں سے کچھ دے دو، جنتی جواب دیں گے: اللہ نے یہ دونوں چیزوں (کھانا اور پانی) کو کافروں پر (حق کا انکار کرنے والوں پر) حرام کردیا ہے“۔ ۝٥٠

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاۗءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝٥١

”جن لوگوں نے اپنے دین کو ”کھیل تماشا“ بنا رکھا تھا، اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا، تو آج ہم بھی انہیں ایسے ہی بھول جائیں گے جیسے انھوں نے ملاقات کے دن کو (قیامت کو) بھلا دیا تھا، اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے“۔ ۝٥١

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰي عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٥٢

”اور ہم (جہنم والوں) کے پاس ایک ایسی ”کتاب“ (لوح محفوظ) لے کر آئے ہیں، جس میں ہم نے اپنے علم کی بنیاد پر ہر چیز کو کھول کھول کر بیان کردیا ہے، وہ (اللہ کی کتاب) ایمان والوں کے لیے ”ہدایت“ اور ”رحمت“ ہے“۔ ۝٥٢

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَاۗءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٥٣ ع

ع ١٤

”کیا وہ لوگ صرف قیامت کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں، جس دن وہ قیامت آجائے گی، تو جو لوگ پہلے اسے بھول چکے تھے، کہیں گے: ہمارے رب کے پیغمبر ”سچی“ بات لے کر آئے تھے۔ اب کیا ہمارے لیے کچھ لوگ سفارشی ہیں جو ہمارے حق میں سفارش کریں؟ یا ہم دنیا میں واپس بھیج دیے جائیں؟ تاکہ ہم جو کچھ پہلے کرتے تھے اس کو چھوڑ کر اب نیک عمل کریں، اور ان لوگوں نے (ایمان وعمل کے حساب سے) اپنا نقصان کرلیا ہے، اور ان سارے کے سارے (بناوٹی) معبود غائب ہوگئے (بناوٹی معبود کچھ بھی کام نہیں آئے)“۔ ۝٥٣

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ

”بیشک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ”چھ“ دنوں میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوگیا، وہی اللہ رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے، پھر دن، رات کے پیچھے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے، اور

يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۵۴﴾

سورج اور چاند اور ستارے سب اسی اللہ کے حکم کے ''ماتحت'' ہیں، (سورج، چاند اور ستارے سب اللہ کے حکم سے ''کام'' پر لگے ہوئے ہیں)، یادرکھو! اسی اللہ نے پیدا کیا ہے، تو حکم بھی اسی اللہ کا چلے گا، اللہ بڑی برکت والا ہے، سارے جہان کا رب ہے (پالنے والا ہے)۔'' ﴿۵۴﴾ (اللہ عرش پر ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، نہ اس کا ''انکار'' کیا جاسکتا ہے، نہ اسے ''تشبیہ'' دی جاسکتی ہے، اور نہ ہی اس کی ''کیفیت'' ہی بیان کی جاسکتی ہے۔ عرش کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان اور اوپر کی ہر چیز پر محیط ہے، ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ''تشبیہ'' دیا وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا ''انکار'' کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے)۔

اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۵۵﴾ۚ

''تم اپنے رب کو گڑگڑا کر، اور چپکے چپکے پکارو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا (حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا)''۔ ﴿۵۵﴾ۚ

وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾

''اور زمین میں درستی کے بعد بگاڑ پیدا نہ کرو (زمین میں فساد نہ پھیلاؤ)، اور اسی اللہ کو (جہنم کی) ''ڈر'' سے، اور (جنت کی) ''امید'' لیے ہوئے یاد کیا کرو، بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے بہت قریب ہے''۔ ﴿۵۶﴾

وَهُوَ الَّذِىۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتۡ سَحَابًا ثِقَالًا سُقۡنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنۡزَلۡنَا بِهِ الۡمَآءَ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾

''اور اللہ ہی ''ہواؤں'' کو رحمت کی بارش سے پہلے خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ (ہوائیں) پانی سے ''بوجھل بادلوں'' کو اٹھا لیتی ہیں، تو ہم اسے کسی مردہ زمین (سوکھی زمین) کی طرف روانہ کر دیتے ہیں، پھر وہاں پانی برساتے ہیں، اور زمین سے ہر قسم کے ''پھل'' پیدا کرتے ہیں۔ ہم مردوں کو بھی (قبروں سے) اسی طرح زندہ کریں گے، تاکہ تم (ان باتوں پر غور کر کے) نصیحت حاصل کرلو''۔ ﴿۵۷﴾

وَالۡبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخۡرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىۡ خَبُثَ لَا يَخۡرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ

''اور اچھی زمین کا ''پودا'' اس کے رب کے حکم سے ''اچھا'' نکلتا ہے، اور خراب زمین (بنجر اور پتھریلی زمین) کا پودا بہت ہی کمزور اور بیکار نکلتا ہے، ہم شکر ادا کرنے والوں کے لیے نشانیاں الگ الگ

يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۵ ۱۴

اندازمیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں''۔﴿۵۸﴾۔(''مومن'' قرآن سے فائدہ اٹھاتا ہے تو''اچھی زمین'' کی طرح ہے، اور''کافر'' قرآن سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو''بنجر اور پتھریلی خراب زمین'' کی طرح ہے)۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

''بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس نبی بنا کر بھیجا، تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، بیشک میں تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں''۔﴿۵۹﴾۔(کہا جاتا ہے کہ نوح علیہ السلام عراق والوں کی طرف بھیجے گئے تھے)۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

''نوح (علیہ السلام) کی قوم کے سرداروں نے کہا: بیشک ہم تمھیں ہی کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں''۔﴿۶۰﴾

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

''نوح (علیہ السلام) نے جواب دیا: اے میری قوم! میں گمراہ نہیں ہوں، بلکہ میں تو''رب العالمین'' (سارے جہان کے پالنے والے) کا بھیجا ہوا ایک رسول ہوں''۔﴿۶۱﴾

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

''میں تمھیں اپنے رب کا''پیغام'' پہنچاتا ہوں، اور میں تمہارا خیر خواہ ہوں (بھلائی چاہنے والا ہوں)، مجھے اللہ کی طرف سے جو معلوم ہے اسے تم نہیں جانتے ہو''۔﴿۶۲﴾

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

''کیا تمھیں اس بات سے تعجب ہے کہ تمہارے رب کی''نصیحت'' (وحی) تم ہی میں سے ایک آدمی پر اتری ہے، تاکہ تمھیں (تمہارے برے انجام سے) ڈرائے؟ اور تاکہ تم اللہ سے ڈر جاؤ، اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔﴿۶۳﴾

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع ۸ ۱۵

''پھر بھی ان لوگوں نے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، تو ہم نے ان کو، اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار ایمان والوں کو بچا لیا، اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، انھیں ڈبو دیا، بیشک وہ اندھے لوگ تھے''۔﴿۶۴﴾۔(نوح علیہ السلام''ساڑھے نو سو سال'' تک اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے، مگر بہت کم لوگ ایمان لائے)۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

''اور ہم نے''عاد'' کی طرف ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو بھیجا، تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! تم لوگ اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے علاوہ

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾

تمہارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تو کیا پھر بھی تم اللہ سے نہیں ڈرو گے؟ (کیا تم لوگ نیک نہیں بنو گے؟)"۔﴿٦٥﴾۔ (ہود علیہ السلام کی قوم "عاد": حجاز اور یمن کے درمیان "احقاف" کے ریگستانی علاقے میں رہتی تھی۔ "انبیاء" علیہم السلام اپنی قوم کے بھائی ہیں)۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

"(ہود علیہ السلام کی) قوم کے کافر سرداروں نے کہا: ہم کو پکا یقین ہے کہ تم بیوقوف ہو، اور بیشک ہم تجھے جھوٹا سمجھ رہے ہیں"۔﴿٦٦﴾

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾

"ہود (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! میں بیوقوف نہیں ہوں، بلکہ میں تو "رب العالمین" (سارے جہان کے پالنے والے) کا بھیجا ہوا ایک رسول ہوں"۔﴿٦٧﴾

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾

"میں تمھیں اپنے رب کا "پیغام" پہنچاتا ہوں، اور میں تمہارا خیر خواہ ہوں (بھلائی چاہنے والا ہوں) امانت دار ہوں"۔﴿٦٨﴾

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾

"کیا تمھیں اس بات سے تعجب ہے کہ تمہارے رب کی "نصیحت" (وحی) تم ہی میں سے ایک آدمی پر اتری ہے، تاکہ تمھیں (تمہارے برے انجام سے) ڈرائے؟ اور یاد کرو! جب اللہ نے تمھیں نوح (علیہ السلام) کی قوم کے بعد "جانشین" بنایا ہے، اور دوسروں کے مقابلہ میں تمھیں زیادہ طاقت وجسامت عطا کی ہے (تم لوگوں کو دوسروں کے مقابلے میں جسمانی حساب سے لمبا چوڑا بنایا ہے)، اس لیے تم لوگ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"۔﴿٦٩﴾

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾

"(قوم عاد نے اپنے نبی ہود علیہ السلام سے) کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ: ہم صرف ایک اکیلے اللہ کی عبادت کریں؟ اور ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے؟ اچھا اگر تم سچے ہو، تو ہمارے پاس وہ عذاب لے آؤ جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دے رہے ہو! (جس عذاب کا وعدہ کر رہے ہو!)"۔﴿٧٠﴾

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ

"ہود (علیہ السلام) نے کہا: تم پر تمہارے رب کی طرف سے "عذاب" اور "غضب" (قہر) آ کر ہی رہے گا، کیا تم لوگ مجھ سے ایسے (بناوٹی معبودوں کے) ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو، جو تم نے اور

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝۷۱

تمہارے باپ دادوں نے اپنی طرف سے نام رکھ لیا ہے، جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری؟ (کوئی ثبوت نہیں اتارا ہے)، بس اب تم لوگ انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں''۔۝۷۱

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝۷۲ ع

''تو ہم نے ہود (علیہ السلام کو) اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے نجات دے دی، اور ان لوگوں کی جڑ ہی کاٹ دی، جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، اور وہ لوگ ایمان والے نہیں تھے''۔۝۷۲

وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۷۳

''اور ہم نے ''ثمود'' کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (بھیجا)، تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلیل آ چکی ہے، یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے ایک نشانی بن کر آئی ہے، اس کو آزاد چھوڑ دو، کہ وہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرتی رہے، اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ، ورنہ تمھیں دردناک (دکھ دینے والا) عذاب پکڑ لے گا''۔۝۷۳۔ (صالح علیہ السلام کی قوم ''ثمود'': مدینہ سے تبوک کے راستے میں حجاز اور شام کے درمیان ''وادی قریٰ'' میں رہتی تھی۔ ''انبیاء'' علیہم السلام اپنی قوم کے بھائی ہیں)۔

وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝۷۴

''اور (صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) یاد کرو! جب ''عاد'' کے بعد اللہ نے تمھیں ''جانشین'' بنایا، اور زمین میں آباد کیا، زمین کے میدانی حصے میں تم ''محل'' بناتے ہو، اور پہاڑوں کو ''تراش'' کر گھر بناتے ہو، اس لیے تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ''۔۝۷۴

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵

''(صالح علیہ السلام) کی قوم کے گھمنڈی سرداروں نے ایمان لانے والے کمزور لوگوں سے پوچھا: کیا تمھیں اس بات کا پکا یقین ہے کہ سچ میں صالح اللہ کے رسول ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں بیشک ہم تو اس چیز پر ایمان لا چکے ہیں جو دے کر وہ بھیجے گئے ہیں''۔۝۷۵

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۷۶

''ان گھمنڈی (سرداروں) نے کہا: جس پر تم ایمان لائے ہو، بیشک ہم اس کا انکار کرتے ہیں (ہم نہیں مانتے)''۔۝۷۶

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

''پھر انھوں نے اونٹنی کی ''کونچیں'' کاٹ کر اونٹنی کو مار ڈالا، اور اپنے رب

وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾

کے حکم کو نہیں مانا، اور کہا کہ اے صالح! اگر تم سچ میں رسول ہو، تو وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو! (جس عذاب کا وعدہ کر رہے ہو!)"۔ ﴿٧٧﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾

"تو ان (ثمودیوں) کو "زلزلہ" نے پکڑ لیا، جس کے نتیجہ میں وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے (اوندھے منہ گر کر مر گئے)"۔ ﴿٧٨﴾

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾

"اس موقع پر صالح (علیہ السلام) ان سے منہ موڑ کر چل دیے، اور کہنے لگے: اے میری قوم! میں نے تمھیں اپنے رب کا "پیغام" پہنچا دیا ہے، اور تمہارا "بھلا" چاہا ہے، (تمہاری خیر خواہی کی ہے)، لیکن تم لوگ "بھلائی" چاہنے والوں کو (اپنے خیر خواہوں کو) پسند ہی نہیں کرتے ہو"۔ ﴿٧٩﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

"اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا، تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا: تم لوگ (مرد مرد سے خواہش پوری کر کے) ایسی بُرائی کرتے ہو، جو تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کی ہے"۔ ﴿٨٠﴾۔ (لوط علیہ السلام: اردن کی بستی "سدوم" کی طرف بھیجے گئے)۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

"بیشک تم اپنی "جنسی خواہش" (شہوت) عورتوں کے بجائے مردوں سے پوری کرتے ہو، بلکہ تم لوگ تو حد سے بڑھنے والے ہو"۔ ﴿٨١﴾۔ (مرد مرد سے خواہش پوری کر کے اللہ کے قانون کو توڑنے والے ہو)۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾

"اور لوط (علیہ السلام) کی قوم کا جواب یہ تھا کہ وہ لوگ کہنے لگے: (اے بستی والو!) تم لوگ (لوط اور ان کے ماننے والوں) کو اپنی بستی سے نکال دو، اس لیے کہ یہ لوگ بہت "پاک" بنتے ہیں (پارسا اور نیک بنتے ہیں)"۔ ﴿٨٢﴾

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾

"پھر ہم نے (لوط علیہ السلام) اور ان کے گھر والوں کو (اس بستی سے نکال کر) بچا لیا، البتہ ان کی بیوی تھی، جو ہلاک و برباد ہونے والوں کے ساتھ رہ گئی (اس لیے کہ وہ ایمان والی نہیں تھی)"۔ ﴿٨٣﴾

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ ع

"اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسا دی۔ تو آپ دیکھ لیجیے! کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا؟"۔ ﴿٨٤﴾

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

"اور ہم نے "مدین" کی طرف شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا، تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس روشن

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾

دلیل آ چکی ہے۔اس لیے تم لوگ ''ناپ'' اور ''تول'' پورا کرو، اور لوگوں کو ان کی چیزیں ''کم'' کر کے نہ دو، اور زمین کی اصلاح (سدھار) کے بعد فساد نہ پھیلاؤ (راستے میں لوگوں کو ڈرا دھمکا کران کا مال مت لے لیا کرو)، اگر تم لوگ سچ میں ایمان والے ہو تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے''۔﴿۸۵﴾۔(شعیب علیہ السلام: فلسطین کے جنوب میں ''بحر احمر'' اور ''خلیج عقبہ'' کے کنارے واقع ''مدین'' کی طرف بھیجے گئے)۔

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

''اور (شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا) تم لوگ ہر (حق کے) راستہ پر مت بیٹھا کرو، تا کہ لوگوں کو (حق کی طرف آنے سے) ڈراؤ، اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں، انھیں اللہ کے راستے سے روکو، اور اللہ کے راستے میں (اپنی خواہشوں کے حساب سے) ''ٹیڑھ'' (کجی) پیدا کرو (دین میں عیب نکالو، تا کہ سیدھے راستے سے روکو)۔ اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے، تو اللہ نے تمھیں زیادہ کر دیا، اور یہ بھی دیکھ لو! کہ فساد پھیلانے والوں کا انجام کیسا ہوتا ہے؟''۔﴿۸۶﴾

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

''اور (شعیب علیہ السلام نے شرارتی لوگوں سے کہا) اگر تمہاری ایک جماعت اس چیز پر ایمان لے آئی ہے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں، اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی ہے، تو صبر کرو، یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے، اور وہی سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے''۔﴿۸۷﴾

(نواں پارہ)

(نویں پارے میں ٹوٹل (18) رکوع ہیں۔اور (159) آیتیں ہیں)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿٨٨﴾

''(شعیب علیہ السلام) کی قوم کے گھمنڈی سرداروں نے کہا: اے شعیب! ہم تمھیں اور تمہارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے ضرور نکال دیں گے، یا یہ کہ تم لوگ ہمارے دین میں واپس آ جاؤ۔ شعیب (علیہ السلام) نے کہا: کیا ہم ایسا کریں جب کہ ہم اسے بُرا جانتے ہیں؟''۔﴿٨٨﴾۔(تمہارے دین سے نفرت کے باوجود تمہارے دین میں واپس آنا پڑے گا؟)۔

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿٨٩﴾

''(شعیب علیہ السلام نے کہا) ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے، اگر تمہارے دین میں واپس لوٹ آئیں، جب کہ اللہ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہے، اور ہمارے لیے ممکن نہیں کہ ہم تمہارے مذہب میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے، ہمارا رب اپنے علم کے ذریعہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، ہم نے تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے، اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے، تو ہی سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے''۔﴿٨٩﴾

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩٠﴾

''اور (شعیب علیہ السلام کی قوم کے) کافر سرداروں نے (قوم سے) کہا: اگر تم نے شعیب کی بات مان لی، تو یاد رکھنا! تب تم لوگ گھاٹے میں رہو گے''۔﴿٩٠﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩١﴾

''تو ان (نافرمانوں) کو ''زلزلہ'' نے آ پکڑا، جس کے نتیجہ میں سب اپنے گھروں میں اوندھے منہ گر کر مر گئے''۔﴿٩١﴾

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ڔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾

''جن لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تھا، وہ (ایسے مٹ گئے) جیسے کبھی ان گھروں میں رہتے ہی نہ تھے، جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا، حقیقت میں وہی لوگ نقصان میں تھے''۔﴿٩٢﴾

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰي قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾

''اس موقع پر شعیب (علیہ السلام) ان سے منہ موڑ کر چل دیئے، اور کہنے لگے: اے میری قوم! میں نے تمھیں اپنے رب کے ''پیغامات'' پہنچا دیئے ہیں، اور میں نے تمہارا ''بھلا'' چاہا ہے، مگر اب کافر قوم (ناشکری قوم) پر کیسے افسوس کروں؟''۔﴿٩٣﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

''اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں کوئی ''نبی'' بھیجا، تو اس بستی والوں کو ''بھوک'' اور ''مصیبت'' (تنگدستی اور بدحالی) میں ڈال دیا، تا کہ وہ لوگ اللہ کے سامنے گڑگڑائیں (اللہ کی طرف رجوع کریں)''۔ ﴿۹۴﴾

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

''پھر ہم نے ان لوگوں کی ''تکلیف'' کو ''آرام'' سے (بدحالی کو خوشحالی سے) بدل دیا، یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے (ان کی تعداد زیادہ ہوگئی)، اور کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادوں کو بھی ''دکھ سکھ'' ملتے رہے ہیں، پھر ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا، اور ان کو خبر بھی نہیں ہوئی''۔ ﴿۹۵﴾

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾

''اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے، اور اللہ سے ڈرنے والی زندگی گزارتے، تو ہم آسمان وزمین سے برکتوں (کے دروازے) ان پر کھول دیتے، لیکن ان لوگوں نے جھٹلایا، تو ہم نے ان کے ''برے اعمال'' (کالے کرتوت) کی وجہ سے انھیں پکڑ لیا''۔ ﴿۹۶﴾

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

''تو پھر بھی ''گاؤں'' والے اس بات سے ''بے فکر'' ہو گئے ہیں، کہ ان پر ہمارا عذاب رات میں آئے جب وہ سو رہے ہوں؟''۔ ﴿۹۷﴾

اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

''اور پھر بھی ''گاؤں'' والے اس بات سے ''بے فکر'' ہو گئے ہیں، کہ ان پر ہمارا عذاب دن میں آئے، جب وہ کھیل کود رہے ہوں؟''۔ ﴿۹۸﴾

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾

''تو کیا وہ لوگ اللہ کی پکڑ سے بے فکر ہو گئے ہیں؟ تو (یاد رکھیں!) اللہ کی پکڑ سے نقصان اٹھانے والے ہی ''بے فکر'' ہوتے ہیں''۔ ﴿۹۹﴾

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

''جو لوگ گاؤں والوں کے ہلاک وبرباد ہونے کے بعد اس کے وارث بن جاتے ہیں، ان کو کیا یہ سبق نہیں ملا کہ اگر ہم چاہتے، تو ان کو (بھی) ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیتے؟، اور (ہلاک وبرباد ہونے والوں سے سبق حاصل نہ کرنے والوں) کے دلوں پر ہم ''مہر'' لگا دیتے؟ پھر وہ بھلائی کی کوئی بات نہ سن پاتے''۔ ﴿۱۰۰﴾

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

''ہم آپ (ﷺ) کو ان ''گاؤں'' کی بعض خبریں سناتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول ''کھلی نشانیاں'' لے کر آئے تھے، لیکن جن باتوں کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے، ان پر کبھی ایمان لانے والے نہ تھے، اللہ اسی طرح کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے''۔ ﴿۱۰۱﴾

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ

''اور ہم نے ان میں سے اکثر کو کسی بھی ''وعدہ'' کا پابند نہیں پایا، اور ان

وَجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ىٕهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

میں سے زیادہ لوگوں کو ہم نے "فاسق" (نافرمان) ہی پایا ہے"۔ ﴿۱۰۲﴾

"پھر ہم نے ان سب نبیوں کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، تو انھوں نے ان نشانیوں کا انکار کر دیا، تو آپ دیکھ لیجیے! فساد پھیلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟"۔ ﴿۱۰۳﴾

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا کہ اے فرعون! بیشک میں تو "رب العالمین" (سارے جہان کے پالنے والے) کا بھیجا ہوا ایک رسول ہوں"۔ ﴿۱۰۴﴾

"(موسیٰ علیہ السلام نے کہا:) مجھ پر فرض ہے کہ میں اللہ کے بارے میں حق بات کہوں، میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے "کھلی نشانی" لے کر آیا ہوں، اس لیے تم "بنی اسرائیل" کو میرے ساتھ جانے دو"۔ ﴿۱۰۵﴾

"فرعون نے کہا: اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو، تو اسے پیش کرو، اگر تم سچے ہو"۔ ﴿۱۰۶﴾

"موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی، اور وہ لاٹھی دیکھتے ہی دیکھتے ایک "اژدھا سانپ" بن گئی"۔ ﴿۱۰۷﴾

"اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا ہاتھ باہر کیا، تو سارے دیکھنے والوں کو "سفید چمکتا ہوا" نظر آنے لگا"۔ ﴿۱۰۸﴾

"فرعون کی قوم کے سردار (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ یہ تو بڑا بھاری جادوگر ہے"۔ ﴿۱۰۹﴾

"موسیٰ تو تمھیں تمہارے "ملک" (مصر) سے نکالنا چاہتا ہے، تو تم لوگ کیا کہتے ہو؟"۔ ﴿۱۱۰﴾

"لوگوں نے (فرعون سے) کہا: ابھی موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو ذرا کچھ مہلت دیجیے (روکے رکھئے)، اور (ملک کے تمام) شہروں میں "بلانے والے" (نمائندے) بھیج دیجیے"۔ ﴿۱۱۱﴾

"جو (نمائندے) ہر ماہر "جادوگر" کو بلا لائیں"۔ ﴿۱۱۲﴾

"اور جادوگر فرعون کے پاس آ گئے، اور انھوں نے کہا: اگر ہم غالب آ گئے (جیت گئے)، تو ہمیں انعام ضرور ملنا چاہیے"۔ ﴿۱۱۳﴾

"فرعون نے کہا: ہاں، اور تم لوگ بیشک میرے "خاص" لوگوں میں سے ہو جاؤ گے"۔ ﴿۱۱۴﴾

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

''جادوگروں نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: اے موسیٰ! یاتم اپنا جادو دکھاتے ہو، یاہم لوگ اپنا جادو دکھائیں؟''۔﴿۱۱۵﴾

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾

''موسیٰ (علیہ السلام نے جادوگروں سے) کہا: تم ہی لوگ دکھاؤ، جب انھوں نے اپنا جادو دکھایا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا، اور (رسیوں اور لاٹھیوں کو سانپ بنا کر) لوگوں کے دلوں میں ڈر پیدا کر دیا، اور انھوں نے بڑا جادو پیش کیا تھا''۔﴿۱۱۶﴾

وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ﴿۱۱۷﴾

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی کے ذریعہ کہا کہ تم اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو، تو وہ لاٹھی دیکھتے ہی دیکھتے (اژدھا سانپ بن کر) جادوگروں کے بنائے ہوئے ''جھوٹ موٹ'' کو نگل گئی''۔﴿۱۱۷﴾

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ﴿۱۱۸﴾

''اس طرح ''حق'' کھل کر سامنے آ گیا، اور ان جادوگروں کا بنا بنایا کام بے کار ہو گیا''۔﴿۱۱۸﴾

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ﴿۱۱۹﴾

''اس موقع پر وہ سب جادوگر مغلوب ہو گئے (ہار گئے)، اور انھیں ذلیل ہونا پڑا (ذلیل اور رسوا ہو کر مقابلے سے واپس پلٹ آئے)''۔﴿۱۱۹﴾

وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚ﴿۱۲۰﴾

''اور (حق سامنے آنے کے بعد) سب جادوگر سجدے میں گر گئے''۔﴿۱۲۰﴾

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱۲۱﴾

''جادوگروں نے کہا: ہم ''رب العالمین'' (سارے جہان کے پالنے والے) پر ایمان لے آئے''۔﴿۱۲۱﴾

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

''جو موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا رب ہے''۔﴿۱۲۲﴾

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

''فرعون (نے ایمان لانے والے جادوگروں سے) کہا: تم لوگ میری اجازت سے پہلے ہی اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے؟ یہ ضرور ایک سازش ہے (ایک چال ہے)، جو تم لوگوں نے شہر میں (مل بھگت کر کے) تیار کی ہے، تاکہ اس کے رہنے والوں کو یہاں سے نکال دو، تم جلد ہی جان لوگے کہ تمہارا انجام کیا ہوتا ہے؟''۔﴿۱۲۳﴾

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

'' (فرعون نے ایمان لانے والے جادوگروں سے کہا): بیشک میں تم سب کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا، پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا''۔﴿۱۲۴﴾

قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۚ﴿۱۲۵﴾

'' (ایمان لانے والے جادوگروں نے) کہا: بیشک ہم سب اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں''۔﴿۱۲۵﴾

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

''(ایمان لانے والے جادوگروں نے فرعون سے کہا) تم ہم سے اس لیے بدلہ لے رہے ہو (ہم سے دشمنی کررہے ہو) کہ ہم اپنے رب کی نشانیاں دیکھ کر اپنے رب پر ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! تو ہمیں صبر عطا فرما (ہمیں صبر دے دے)، اور ہمیں اسلام کی حالت میں موت دینا (دنیا سے ہمیں اسلام کی حالت میں اٹھانا)''۔﴿۱۲۶﴾

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

''اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے (فرعون سے) کہا: کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو یوں ہی (کھلا اور آزاد) چھوڑ دیں گے؟ تاکہ زمین میں فساد پھیلائیں، اور آپ کو اور آپ کے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ فرعون نے کہا: ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے، اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رہنے دیں گے، اور بیشک ہم پوری طرح غالب ہیں (ہماری پکڑ مضبوط ہے)''۔﴿۱۲۷﴾

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۬ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا: تم اللہ سے مدد مانگو، اور صبر کرو۔ بیشک یہ زمین اللہ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اس کا وارث (مالک) بنادیتا ہے۔ اور آخرت کی کامیابی اللہ سے ڈرنے والوں ہی کے لیے ہے''۔﴿۱۲۸﴾

قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

''بنی اسرائیل نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: ہمیں آپ کے آنے سے پہلے بھی تکلیف دی جاتی رہی ہے، اور آپ کے آنے کے بعد بھی (تکلیف دی جارہی ہے)، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: مجھے پوری امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک و برباد کردے گا، اور زمین میں تمھیں (ان دشمنوں کا) جانشین بنادے گا، تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟''۔﴿۱۲۹﴾

وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

''اور ہم نے فرعونیوں کو ''قحط سالی'' (بارش کی کمی) اور پھلوں کی کمی کے عذاب میں مبتلا کردیا (آزمالیا)، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں''۔﴿۱۳۰﴾

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

''تو جب ان ''فرعونیوں'' کے پاس ''بھلائی'' آتی تو کہتے: یہ تو ہمارا حق ہے، اور اگر کوئی ''پریشانی'' آتی تو موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی ''نحوست'' بتلاتے (کہ ان ہی لوگوں کی وجہ سے پریشانی آئی ہے)۔ یاد رکھو! ان کی ''نحوست'' اللہ کے علم میں تھی (ان کے خود کے برے اعمال کی وجہ سے ان پر پریشانی آرہی تھی) لیکن ان میں سے اکثر لوگ

کچھ نہیں جانتے''۔ ﴿۱۳۱﴾

وَقَالُوۡا مَهۡمَا تَاۡتِنَا بِهٖ مِنۡ اٰيَةٍ لِّتَسۡحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۲﴾

''اور فرعونیوں (نے موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: تم چاہے جو بھی ''نشانی'' لاؤ، اور اس کا جادو ہم پر کرو، پھر بھی ہم لوگ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں''۔ ﴿۱۳۲﴾

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾

''تو ہم نے ان پر طوفان، اور ٹڈیوں، اور جوؤں، اور مینڈکوں اور خون (کا عذاب) کھلی اور واضح نشانیوں کے طور پر بھیجا، پھر بھی انھوں نے تکبر کیا (گھمنڈ کیا)، اور وہ بڑے مجرم لوگ تھے''۔ ﴿۱۳۳﴾

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ لَئِنۡ كَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ لَنُؤۡمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۱۳۴﴾

''اور جب ان ''فرعونیوں'' پر عذاب آ گیا، تو وہ کہنے لگے: اے موسیٰ! تمھارے رب نے تم سے جو ''وعدہ'' کر رکھا ہے، اس کے مطابق تم اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو، اگر تم نے ہم سے یہ عذاب ٹال دیا، تو ہم تم پر ضرور ایمان لے آئیں گے، اور بنی اسرائیل کو (آزاد کر کے) تمھارے ساتھ ضرور بھیج دیں گے''۔ ﴿۱۳۴﴾

فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الرِّجۡزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمۡ بٰلِغُوۡهُ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾

''پھر جب ہم نے عذاب کو ان (فرعونیوں) سے ایک مقرر وقت تک کے لیے دور کر دیا، تو وہ ایک دم اپنے وعدے سے پھر گئے''۔ ﴿۱۳۵﴾

فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ فِى الۡيَمِّ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾

''تو ہم نے ان سے انتقام لے لیا (بدلہ لے لیا)، اور انھیں سمندر میں ڈبو دیا، اس لیے کہ وہ ہماری ''نشانیوں'' کو جھٹلاتے تھے، اور ان سے بالکل بے پرواہ تھے (غافل تھے)''۔ ﴿۱۳۶﴾

وَاَوۡرَثۡنَا الۡقَوۡمَ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ الۡحُسۡنٰى عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ بِمَا صَبَرُوۡا ؕ وَدَمَّرۡنَا مَا كَانَ يَصۡنَعُ فِرۡعَوۡنُ وَقَوۡمُهٗ وَمَا كَانُوۡا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿۱۳۷﴾

''اور ہم نے بالکل کمزور لوگوں کو (بنی اسرائیل کو)، زمین (مصر اور شام) کے پورب اور پچھم کا ''وارث'' بنا دیا جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں، اور بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے آپ کے رب کا ''اچھا وعدہ'' پورا ہو گیا، اور فرعون اور اس کی قوم کے بنائے ہوئے ''محلوں'' اور چھتریوں (ٹٹیوں) پر چڑھائے ہوئے ''باغوں'' کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا''۔ ﴿۱۳۷﴾ ۔ (فرعون اور اس کی قوم کے بنائے ہوئے کارخانوں اور اونچی اونچی عمارتوں کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا)۔

وَجٰوَزۡنَا بِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتَوۡا عَلٰى قَوۡمٍ يَّعۡكُفُوۡنَ عَلٰۤى اَصۡنَامٍ لَّهُمۡ ۚ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى اجۡعَلۡ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمۡ

''اور ہم نے ''بنی اسرائیل'' کو سمندر پار کروا دیا، تو ان کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا، جو بتوں کی ''عبادت'' (پوجا) میں لگے ہوئے تھے، تو بنی اسرائیل کہنے لگے: اے موسیٰ! جس طرح ان کے کچھ معبود ہیں،

اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

آپ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیجیے، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: بیشک تم لوگ بڑے جاہل (نادان) ہو"۔ ﴿۱۳۸﴾

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

"بیشک یہ لوگ جس کام میں (بت پوجنے میں) لگے ہوئے ہیں، برباد ہونے والے ہیں، اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں سب "باطل" (بیکار) ہے"۔ ﴿۱۳۹﴾

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں تمہارے لیے اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور معبود تلاش کرلوں؟ جب کہ اللہ نے تمھیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے"۔ ﴿۱۴۰﴾

وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾

"اور (اے بنی اسرائیل! یاد کرو) جب ہم نے تمھیں "فرعونیوں" سے نجات دی، جو تمھیں بہت تکلیف دیتے تھے، وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے، اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی آزمائش تھی"۔ ﴿۱۴۱﴾

وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے "تیس" راتوں کا وعدہ کیا، پھر اس میں اور "دس" راتوں کو جوڑ دیا تو ان کے رب کا وعدہ "چالیس راتوں" کا "وعدہ" پورا ہو گیا، اور موسیٰ (علیہ السلام نے جاتے وقت) اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے کہا: آپ میری قوم میں میرے "جانشین" ہیں، اور ان کی اصلاح کرتے رہیے، اور فساد پھیلانے والوں کے پیچھے نہ چلیے"۔ ﴿۱۴۲﴾

وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

"اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے "طے" کیے ہوئے وقت پر (طور پہاڑ پر) آئے، اور ان کے رب نے ان سے بات کی، تو وہ کہنے لگے: میرے رب! مجھے اپنا "دیدار" کرا دیجیے کہ میں آپ کو دیکھ لوں، اللہ نے کہا: آپ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے ہیں، لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھیے، اگر یہ اپنی جگہ پر باقی رہ جائے، تو مجھے دیکھ لیجیے گا، پھر جب اس پہاڑ پر ان کے رب نے "تجلی" فرمائی، تو اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا، اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے، پھر جب ہوش آیا تو کہنے لگے: (اے اللہ)! تو ہر عیب سے پاک ہے، میں توبہ کرتا ہوں، اور (دنیا میں آپ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، اس بات پر) میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں"۔ ﴿۱۴۳﴾

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَ بِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

"اللہ نے کہا: اے موسیٰ! میں نے آپ کو اپنی "پیغمبری" (نبوت کے لیے) اور بات کرنے کے لیے تمام انسانوں کے مقابلے میں "چن" لیا ہے، اس لیے جو کچھ میں نے آپ کو دیا ہے، اسے لے لیجیے، اور شکر

ادا کرتے رہیے''۔ ﴿۱۴۴﴾

وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

''اور ہم نے (تورات) کی ''تختیوں'' میں ان کے لیے ہر قسم کی ''نصیحت'' اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے، (اور یہ حکم دیا ہے کہ:) آپ اسے مضبوطی سے تھام لیجیے، اور اپنی قوم کو ان اچھی باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیجیے، میں جلد ہی تم لوگوں کو ''نافرمانوں'' کا گھر (جہنم) دکھادوں گا''۔ ﴿۱۴۵﴾

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ۚ وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۴۶﴾

''جو لوگ زمین میں ناحق ''غرور'' (گھمنڈ) کرتے ہیں، ان کو اپنی ''نشانیوں'' میں غور وفکر کرنے سے پھیر دوں گا۔ اگر یہ لوگ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں گے، تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے، اور اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھ لیں گے تب بھی اس راستے پر نہیں چلیں گے، اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں گے تو اس راستے پر چل پڑیں گے، یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری ''نشانیوں'' کو جھٹلا دیا، اور وہ لوگ ان نشانیوں سے بالکل بے پرواہ (غافل) رہے''۔ ﴿۱۴۶﴾

وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

''اور جن لوگوں نے ہماری ''نشانیوں'' کو، اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ہے، ان کے ''اعمال'' برباد ہوگئے ہیں، یہ لوگ جیسے عمل کرتے ہیں ویسا ہی ان کو بدلہ ملے گا''۔ ﴿۱۴۷﴾

وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾

وقف لازم

''اور موسیٰ (علیہ السلام کے طور پر جانے کے) بعد ان کی قوم نے اپنے زیوروں سے ایک ''بچھڑا'' بنالیا، (وہ بچھڑا کیا تھا؟) ایک جسم تھا، جس سے بیل کی ''آواز'' آتی تھی، کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ نہ تو ان لوگوں سے بات کرتا ہے اور نہ ہی ان کو راستہ دکھاتا ہے؟ پھر بھی ان لوگوں نے اسے معبود بنالیا، اور وہ خود ہی بڑے ظالم تھے''۔ ﴿۱۴۸﴾

وَ لَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾

''اور جب ان لوگوں کو اپنے گناہوں پر افسوس ہوا، اور سمجھ گئے کہ وہ تو گمراہ ہوگئے ہیں، تو کہنے لگے: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا، اور ہمیں معاف نہیں کیا، تو بیشک ہم لوگ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے''۔ ﴿۱۴۹﴾

وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَی

''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف ''غصہ'' کی حالت میں افسوس کرتے ہوئے واپس ہوئے، تو (اپنے بھائی ہارون علیہ السلام اور دوسرے ایمان والوں سے) کہا کہ تم لوگوں نے میرے جانے کے بعد میری بڑی

الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ٭ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

بُری نمائندگی کی ہے، اپنے رب کا حکم (تورات) آنے سے پہلے تم یہ حرکت کر بیٹھے؟ (چالیس دن تک بھی سیدھے راستے پر نہیں رہے، اور بچھڑے کی پوجا شروع کردی)، اور (یہ کہہ کر سخت غصے سے) "تختیوں" کو ایک طرف ڈال دیا، اور اپنے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے، (ہارون علیہ السلام) بولے: اے میرے بھائی! لوگوں نے مجھے کمزور سمجھ لیا تھا، اور قریب تھا کہ وہ لوگ مجھے ہی قتل کر دیتے۔ اب آپ دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیجیے، اور مجھے ظلم کرنے والوں میں سے نہ بنائیے"۔﴿۱۵۰﴾

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ٭ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! مجھے اور میرے بھائی (ہارون علیہ السلام) کو معاف کردے، اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کردے، اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے"۔﴿۱۵۱﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

"بیشک جن لوگوں نے "بچھڑے" کو (گائے کے بچے کو معبود) بنالیا ہے، انھیں جلد ہی ان کے رب کا غضب (غصہ) پکڑ لے گا (رب کے غصے سے وہ لوگ بچ نہیں پائیں گے)، اور وہ دنیا کی زندگی میں بھی ذلیل ہوکر رہیں گے، اور ہم جھوٹ باندھنے والوں کو (جھوٹ موٹ گھڑنے والوں کو) ایسی ہی سزا دیتے ہیں"۔﴿۱۵۲﴾

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ؗ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾

"اور جن لوگوں نے برا کام کیا، پھر توبہ کرلیا، اور ایمان لے آئے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب بیشک بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے"۔﴿۱۵۳﴾

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

"اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ "ٹھنڈا" ہوا، تو (تورات کی) تختیوں کو اٹھالیا، جن پر لکھی ہوئی باتیں ان لوگوں کے لیے "ہدایت" اور "رحمت" تھیں، جو اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں"۔﴿۱۵۴﴾

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا

"اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے "ستر" آدمیوں کو (کوہ طور پر معافی مانگنے کے لیے) ہمارے طے کیے ہوئے وقت پر آنے کے لیے چن لیا، پھر جب "زلزلے" نے انھیں پکڑ لیا، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! اگر تو چاہتا تو ان سب کو اور مجھے بھی پہلے ہی ہلاک کردیا ہوتا، کیا تو ہمیں اس گناہ کی وجہ سے ہلاک کردے گا جو گناہ ہمارے کچھ

مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾

نادانوں نے کیا ہے، ان بیوقوفوں کا ایسا گناہ تیری طرف سے ایک آزمائش تھی، تو ایسی آزمائشوں کے ذریعہ سے جسے چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (سیدھا راستہ دکھاتا ہے)، تو ہی ہمارا ''ولی'' ہے (جگری دوست اور مددگار ہے)، اس پر ہمیں معاف کردے، اور ہم پر رحم فرما، اور تو سب سے بڑا معاف کرنے والا ہے''۔﴿۱۵۵﴾

وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ۚ

''اور (اے میرے رب!) تو ہمارے لیے اس دنیا میں بھی ''بھلائی'' لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم نے تیری طرف رجوع کرلیا ہے، اللہ نے کہا: میں اپنا عذاب جس پر چاہتا ہوں اسی پر اتارتا ہوں، اور میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے، تو میں اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا، جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں، جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں''۔﴿۱۵۶﴾

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ؑ

''وہ (یہود ونصاریٰ) جو ہمارے رسول، نبی، اُمّی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ''پیروی'' کرتے ہیں، جن (کا ذکر) وہ اپنے ''تورات'' اور ''انجیل'' میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں، اور برائی سے روکتے ہیں، اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو ''حلال'' کرتے ہیں، اور گندی چیزوں کو ''حرام'' کرتے ہیں، اور ان کے سروں کے ''بوجھ'' اور گلوں کے ''طوق'' کو اتارتے ہیں، لہٰذا جو لوگ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ''ایمان'' لائے، اور ان کی ''عزت'' کی، اور ان کی ''مدد'' کی ہے، اور اس ''نور'' (قرآن) کی ''پیروی'' کی ہے جو ان پر اتارا گیا ہے، تو یہی لوگ کامیاب ہیں''۔﴿۱۵۷﴾

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِۨالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ) کہہ دیجیے: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، جو اللہ آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے، اس کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہی زندہ کرتا ہے، اور مارتا ہے، تو تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول، نبی اُمّی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آؤ، جو خود اللہ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں، اور ان کی پیروی کرو، تاکہ تم لوگوں کو سیدھا راستہ مل جائے''۔﴿۱۵۸﴾

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ

''اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جو دین حق (سچے

وَ بِهٖ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾

دین) پر چلتے ہیں، اور اسی (حق) کے حساب سے لوگوں کے درمیان انصاف کرتے ہیں"۔ ﴿۱۵۹﴾

وَ قَطَّعۡنٰہُمُ اثۡنَتَیۡ عَشۡرَۃَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اِذِ اسۡتَسۡقٰىہُ قَوۡمُہٗۤ اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡحَجَرَ ۚ فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ عَیۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَہُمۡ ؕ وَ ظَلَّلۡنَا عَلَیۡہِمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡہِمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰی ؕ کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَ لٰکِنۡ کَانُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

"اور ہم نے (بنی اسرائیل) کو "بارہ خاندانوں" میں تقسیم کر کے "بارہ جماعتیں" بنا دیں، اور جب موسیٰ (علیہ السلام) سے ان کی قوم نے پانی مانگا، تو ہم نے انھیں وحی کے ذریعہ بتایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے، تو اس سے "بارہ چشمے" ابل پڑے، تمام لوگوں نے اپنے اپنے گھاٹ پہچان لیے، اور ہم نے ان پر "بادل" کا سایہ کیا، اور (ان کے کھانے کے لیے) "من وسلویٰ" اتارا، پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمھیں دی ہیں، اور انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے"۔ ﴿۱۶۰﴾ (" من": شہد یا میٹھا پانی، اور "سلویٰ": تیتر، بٹیر یا چڑیا کی طرح ایک پرندہ ہے)۔

وَ اِذۡ قِیۡلَ لَہُمُ اسۡکُنُوۡا ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃَ وَ کُلُوۡا مِنۡہَا حَیۡثُ شِئۡتُمۡ وَ قُوۡلُوۡا حِطَّۃٌ وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا نَّغۡفِرۡ لَکُمۡ خَطِیۡٓـٰٔتِکُمۡ ؕ سَنَزِیۡدُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾

"اور (یاد کرو) جب (بنی اسرائیل) سے کہا گیا کہ: تم لوگ اس بستی (بیت المقدس) میں ٹھہرو، اور جہاں سے چاہو اس میں پیدا ہونے والی چیزوں کو کھاؤ، اور کہو: "حِطَّۃٌ": ہمیں معاف کر دے، اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے (جھکے سروں کے ساتھ) داخل ہونا، تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے، ہم نیک عمل کرنے والوں کو اور زیادہ دیتے ہیں"۔ ﴿۱۶۱﴾

فَبَدَّلَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ قَوۡلًا غَیۡرَ الَّذِیۡ قِیۡلَ لَہُمۡ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوۡا یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ ع

"تو (بنی اسرائیل) میں سے جو لوگ ظالم تھے، انھوں نے دیئے گئے حکم کو بدل کر دوسری بات بنالی، (حِطَّۃٌ: ہمارے گناہ معاف کر دے، کہنے کے بجائے کہنے لگے: حِنْطَۃٌ: ہمیں گیہوں دے دے)، تو ہم نے بھی ان ظلم کرنے والوں پر بات نہ ماننے کی وجہ سے آسمانی عذاب اتار دیا"۔ ﴿۱۶۲﴾

وَ سۡـَٔلۡہُمۡ عَنِ الۡقَرۡیَۃِ الَّتِیۡ کَانَتۡ حَاضِرَۃَ الۡبَحۡرِ ۘ اِذۡ یَعۡدُوۡنَ فِی السَّبۡتِ اِذۡ تَاۡتِیۡہِمۡ حِیۡتَانُہُمۡ یَوۡمَ سَبۡتِہِمۡ شُرَّعًا وَّ یَوۡمَ لَا یَسۡبِتُوۡنَ ۙ لَا تَاۡتِیۡہِمۡ ۚۛ کَذٰلِکَ ۚۛ نَبۡلُوۡہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾

"اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل) سے اس بستی (ایلہ) کا حال پوچھ لیجیے، جو سمندر (قلزم) کے کنارے آباد تھی، جب اس بستی کے رہنے والے ہفتہ (سنیچر) کے دن کے بارے میں زیادتیاں کرتے تھے، جب مچھلیاں ہفتہ کے دن اپنا سر نکالے (اچھل اچھل کر) ان کے پاس آجاتی تھیں، اور جب ہفتہ کا دن نہیں ہوتا تو "مچھلیاں" ان کے پاس نہیں آتی تھیں، ہم نے ایسا اس لیے کیا، تاکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں آزمائشوں میں ڈال دیں"۔ ﴿۱۶۳﴾

وَ اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

''اور (یاد کرو) جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا: (نہ روکنے والی جماعت نے روکنے والی جماعت سے کہا) تم ایسے لوگوں کو کیوں روکتے ہو؟ جنھیں اللہ یا تو ہلاک و برباد کرنے والا ہے یا سخت عذاب دینے والا ہے، تو (''روکنے والی جماعت'') نے کہا: ہم اس لیے روکتے ہیں تا کہ تمہارے رب کے پاس 'عذر' پیش کر سکیں (کہ ہم نے تو ان لوگوں کو روکا تھا)، اور اس لیے کہ شاید یہ لوگ برائی کو چھوڑ دیں (نصیحت حاصل کرلیں)''۔﴿۱۶۴﴾

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـئِیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

''پھر جب (مچھلی مارنے والے) لوگ ان باتوں کو بھول گئے جو انھیں یاد دلائی جاتی تھی، تو ہم نے برائی سے روکنے والوں کو عذاب سے بچا لیا، اور ظلم کرنے والوں (سنیچر کے دن مچھلی پکڑنے والے) کو ان کے گناہوں کی وجہ سے سخت عذاب میں پکڑ لیا''۔﴿۱۶۵﴾

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـئِیْنَ ﴿۱۶۶﴾

''تو جس کام سے (یعنی سنیچر کے دن مچھلی پکڑنے سے) ان لوگوں کو روکا گیا تھا، جب انھوں نے اس کے خلاف کیا (سنیچر کے دن مچھلی کا شکار کرنا نہیں چھوڑا، اور روکنے والوں کی بات نہیں مانی)، تو ہم نے ان سے کہہ دیا: جاؤ! تم لوگ ذلیل بندر بن جاؤ''۔﴿۱۶۶﴾۔ (انسان شروع سے انسان ہے، اور بندر شروع سے بندر ہے، یہ تو اللہ کا عذاب تھا جو بندر بن جانے کی شکل میں ان یہودیوں کے پاس آیا تھا وہ لوگ کچھ دن زندہ رہے پھر مر گئے، اور ان کی نسل ختم ہوگئی)۔

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۷﴾

''اور (یاد کرو) جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب نے اعلان کیا کہ وہ قیامت کے دن تک (بنی اسرائیل) پر ایسے لوگوں کو مسلط کرتا رہے گا، جو انھیں بدترین عذاب دیتے رہیں گے، بیشک آپ کا رب بہت جلد سزا دینے والا ہے، اور بیشک وہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۶۷﴾

وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

''اور ہم نے دنیا میں ان (یہودیوں) کو ٹولیوں میں بانٹ دیا، ان میں کچھ نیک لوگ بھی تھے (جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے)، اور کچھ برے بھی تھے، اور ہم نے اچھے اور برے حالات سے آزمایا، تا کہ وہ اللہ کی طرف لوٹ آئیں''۔﴿۱۶۸﴾

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا

''پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئے جو اللہ کی کتاب کے وارث بنے

الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

(جانشین بنے)، مگران کا حال یہ تھا کہ اس معمولی دنیا کا سازوسامان (جہاں سے ملے) لے لیتے، اور (اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے لیے یہ) کہتے: (کہ اللہ کی طرف سے) ہمیں معاف کردیا جائے گا (یہ اللہ پر ان لوگوں کا جھوٹ تھا)، اور اگر پھر دوبارہ پہلے جیسا کوئی دنیاوی فائدہ انھیں دیا جاتا تو اسے قبول کرلیتے (دل سے توبہ نہیں کرتے تھے)، کیا اللہ کی کتاب میں ان سے یہ ''وعدہ'' نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے بارے میں صرف حق بات کہیں گے، اور انھوں نے ان باتوں کو پڑھ بھی لیا تھا جو اس کتاب میں تھیں، اور آخرت کی زندگی اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے بہتر ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟''۔﴿۱۶۹﴾

وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

''اور جو لوگ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں (اسی کے حساب سے زندگی گزارتے ہیں)، اور نماز کی پابندی کرتے ہیں، تو بیشک ہم ایسے نیک لوگوں کا بدلہ برباد نہیں کرتے ہیں''۔﴿۱۷۰﴾

وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع

''اور (یاد کرو) جب ہم نے طور پہاڑ کو (بنی اسرائیل) کے اوپر اس طرح اٹھایا کہ جیسے وہ کوئی ''بدلی'' ہو، اور انھیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ وہ پہاڑ ان پر گرنے ہی والا ہے، (تو ہم نے کہا کہ) ہم نے تمھیں جو کتاب دی ہے، اسے مضبوطی سے تھام لو، اور اس میں جو کچھ ہے اسے یاد رکھو! تاکہ تم گناہوں سے بچ جاؤ (تاکہ تم سیدھے راستے پر آجاؤ)''۔﴿۱۷۱﴾

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

''اور جب آپ (ﷺ) کے رب نے بنی آدم کی (قیامت تک آنے والی) ''اولاد'' کو ان کی پیٹھوں سے نکالا، اور ان لوگوں کو خود اپنے آپ پر گواہ بنا کر پوچھا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں (کہ آپ ہی ہمارے رب ہیں)، ایسا اس لیے کیا گیا تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہم تو اس بات سے بالکل بےخبر (انجان) تھے''۔﴿۱۷۲﴾

اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

''یا یہ (نہ) کہہ سکو کہ ''شرک'' تو پہلے ہمارے بڑوں (باپ دادوں) نے کیا تھا۔ اور ہم تو ان کی اولاد تھے جو ان کے بعد (پیدا ہوئے)۔ تو کیا جو کام گمراہ لوگ کرتے رہے اس کے بدلے تو ہم لوگوں کو ہلاک و برباد کردے گا؟''۔﴿۱۷۳﴾

وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

''اور ہم اپنی ''نشانیوں'' کو اسی طرح کھول کھول کر تفصیل سے بیان کرتے ہیں، اور تاکہ وہ اللہ کی طرف لوٹ آئیں''۔ ﴿۱۷۴﴾

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) آپ ان لوگوں کو اس ''آدمی'' کا واقعہ پڑھ کر سنا دیں، جسے ہم نے اپنی ''نشانیاں'' دی تھیں، تو وہ اس سے نکل کر باہر چلا گیا (اس سے دامن جھاڑ کر الگ ہو گیا)، پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا، پھر وہ گمراہ لوگوں میں سے ہو گیا''۔ ﴿۱۷۵﴾

وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

''اور اگر ہم چاہتے، تو ان ''نشانیوں'' کی وجہ سے اس آدمی کا رتبہ بڑھا دیتے، مگر وہ تو نیچے ہی گرتا چلا گیا، اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا رہا (ایک فائدہ حاصل ہوتا تو دوسرے کے پیچھے دوڑنے لگتا)، اس لیے اس کی مثال اس ''کتے'' کی طرح ہو گئی ہے، کہ اگر تم اس پر حملہ کرو گے تب بھی وہ زبان لٹکا کر ہانپے گا، یا اسے اس کے حال پر چھوڑ دو گے تب بھی زبان لٹکا کر ہانپے گا، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ اس لیے آپ (ﷺ) ان لوگوں کو یہ قصے سناتے رہیے، تاکہ وہ لوگ غور و فکر کریں''۔ ﴿۱۷۶﴾

سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

''کتنی بری مثال ہے ان لوگوں کی، جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے، اور وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کرنے والے تھے''۔ ﴿۱۷۷﴾

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

''جسے اللہ ہدایت دے دے بس وہی ہدایت پر ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے، تو وہ لوگ ہی گھاٹے (نقصان) میں ہیں''۔ ﴿۱۷۸﴾

وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۟ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۟ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

''اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے، ان کے پاس دل ہیں، مگر سمجھتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں، مگر دیکھتے نہیں، اور ان کے پاس کان ہیں، مگر سنتے نہیں۔ یہ لوگ چوپایوں (جانوروں) کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ (اور گئے گزرے) ہیں، یہی لوگ حقیقت میں غافل (انجان) ہیں''۔ ﴿۱۷۹﴾

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

''اور ''اسماء حسنیٰ'' (اچھے اچھے نام) اللہ ہی کے ہیں۔ اس لیے تم لوگ اسے ان ہی ناموں سے پکارو، اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کو بگاڑتے ہیں (اس کے غلط معنی بیان کرتے ہیں) اور انھیں جلد ہی ان

کے کاموں (کالے کرتوت) کی سزا دی جائے گی"۔ ﴿۱۸۰﴾

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

"اور ہماری "مخلوق" (جنھیں ہم نے پیدا کیا ہے) ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جو دین حق (سچے دین) پر چلتے ہیں، اور اسی (حق) کے حساب سے لوگوں کے درمیان انصاف بھی کرتے ہیں"۔ ﴿۱۸۱﴾

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

"اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں، ہم انھیں دھیرے دھیرے ہلاکت (و بربادی) تک اس طرح پہنچا دیتے ہیں کہ انھیں خبر بھی نہیں ہوتی"۔ ﴿۱۸۲﴾۔ (اللہ ایسے لوگوں کے لیے روزی کے تمام دروازے کھول دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ دھوکے میں پڑ جاتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ اللہ ان سے خوش ہے، پھر وہ اللہ کا شکر ادا کرنا بالکل ہی بھول جاتے ہیں، اور اللہ کا عذاب ان پر آ جاتا ہے)۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

"اور (جھٹلانے والوں) کو میں "چھوٹ" دیتا ہوں، بیشک میری چھپی ہوئی تدبیر (میری پکڑ) بہت سخت ہے"۔ ﴿۱۸۳﴾

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۜ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾

"کیا (انکار کرنے والے) لوگ غور و فکر نہیں کرتے ہیں کہ ان کے ساتھی (محمد ﷺ) مجنون (پاگل) نہیں ہیں؟ وہ تو صرف کھلم کھلا ڈرانے والے ہیں"۔ ﴿۱۸۴﴾۔ (انکار کرنے والے محمد ﷺ کو بچپن سے جانتے ہیں، اور یہ مانتے ہیں کہ محمد ﷺ عقلی اور اخلاقی اعتبار سے سب سے اچھے ہیں)۔

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

"کیا (انکار کرنے والوں) نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں، ان پر غور و فکر نہیں کیا، اور اس بات پر (غور نہیں کیا) کہ شاید ان کی موت کا وقت قریب آ گیا ہو، تو اب اس قرآن کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟"۔ ﴿۱۸۵﴾

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

"اللہ جسے گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور اللہ ان کو ان کی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے (بے یار و مددگار) چھوڑ دیتا ہے"۔ ﴿۱۸۶﴾

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۚ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۚ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۚ قُلْ اِنَّمَا

"لوگ آپ (ﷺ) سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے، اس قیامت کو اس کے وقت پر اللہ کے علاوہ کوئی ظاہر نہیں کرے گا، وہ قیامت آسمانوں اور زمین کی ایک بڑی بھاری چیز ہوگی، وہ تمہارے سامنے اچانک آ جائے گی، لوگ آپ (ﷺ)

عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

سے اس طرح پوچھتے ہیں کہ جیسے آپ ہر دم اس کی ''کرید'' میں لگے ہوئے ہوں (جیسے آپ نے قیامت کے آنے کی پوری ریسرچ کر رکھی ہو)، آپ کہہ دیجیے! اس کا علم صرف اللہ کو ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ ﴿۱۸۷﴾

قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۗ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع

معانقة عند المتاخرين

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: جب تک اللہ نہ چاہے، میں خود اپنے آپ کے لیے بھی کوئی فائدے یا نقصان کا مالک نہیں ہوں، اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا، تو میں بہت ساری بھلائیاں اپنے لیے جمع کر لیتا، اور مجھے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچتی، میں تو صرف ایمان والوں کو (جہنم سے) ڈرانے والا، اور (جنت کی) خوش خبری سنانے والا ہوں''۔ ﴿۱۸۸﴾

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾

''اللہ وہی ہے جس نے تم کو ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا، اور اس سے اس کی بیوی (حوا علیہا السلام) کو پیدا کیا، تا کہ اس سے سکون حاصل کرے۔ پھر جب کسی مرد نے اپنی بیوی سے ''صحبت'' کی (ہم بستری کی)، تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے (پیٹ میں بچہ ٹھہر جاتا ہے)، جس کے ساتھ وہ چلتی پھرتی ہے، پھر جب وہ بھاری ہوگئی (یعنی بچہ پیٹ میں بڑا ہوتا ہے) تو دونوں میاں بیوی اپنے رب سے دعا کرتے ہیں: اگر تو نے ہمیں نیک (تندرست) بچہ دیا، تو ہم ضرور شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے''۔ ﴿۱۸۹﴾

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

''پھر جب اللہ ان دونوں (میاں بیوی) کو ''تندرست'' بچہ دیتا ہے، تو اس (بچے) میں دونوں میاں بیوی اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو شریک بنا لیتے ہیں، جو وہ شرک کرتے ہیں (اللہ) اس سے بہت بلند ہے''۔ ﴿۱۹۰﴾۔ (بچوں میں دوسروں کو شریک کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ بچوں کے نام ایسے رکھتے ہیں۔ جیسے: (۱) عبدالشمس۔ سورج کا بندہ۔ (۲) عبدالعزی۔ عزی کا بندہ۔ (۳) عبدالرسول۔ رسول کا بندہ۔ (۴) عبدالنبی۔ نبی کا بندہ۔ (۵) پیر بخش۔ (۶) مدار بخش وغیرہ نام رکھ دیتے ہیں۔ اور اولاد مانگنے کے لیے ''غیر اللہ'' کے دربار میں حاضری لگاتے ہیں)۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

''کیا وہ لوگ اللہ کا شریک اپنے ان ''معبودوں'' کو بناتے ہیں جو کوئی بھی چیز پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں''۔ ﴿۱۹۱﴾

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

''اور (بناوٹی معبود) اپنی عبادت کرنے والوں کی مدد نہیں کر سکتے ہیں، اور نہ ہی وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں''۔ ﴿۱۹۲﴾

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

''اور اگر تم لوگ انھیں سیدھے راستے کی طرف بلاؤ گے، تو وہ تمہاری بات نہیں مانیں گے، بلکہ تم انہیں بلاؤ، یا چپ رہو، دونوں ہی بات تمہارے لیے برابر ہے''۔ ﴿۱۹۳﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

''بیشک اللہ کو چھوڑ کر جنھیں تم پکارتے ہو، وہ تم ہی جیسے اللہ کے بندے ہیں، اب ذرا تم انھیں پکارو، اور اگر تم سچے ہو تو انھیں تمہاری پکار کا جواب ضرور دینا چاہئے''۔ ﴿۱۹۴﴾

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

''کیا ان (بناوٹی معبودوں) کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں، یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں (چھوتے ہیں)، یا ان کی آنکھیں ہیں، جن سے وہ دیکھتے ہیں، یا ان کے کان ہیں، جن سے وہ سنتے ہیں؟ (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ) کہہ دیجیے: تم اپنے سب معبودوں کو بلالو، پھر میرے خلاف مل کر سازش کرو (چال چلو)، اور مجھے ''چھوٹ'' بھی نہ دو (تب بھی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے)''۔ ﴿۱۹۵﴾

اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖۗ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

''بیشک میرا ولی (جگری دوست، میری مدد کرنے والا) تو اللہ ہی ہے، جس نے قرآن اتارا ہے، اور اللہ ہمیشہ ہی نیک لوگوں کا ''ولی'' (جگری دوست، مدد کرنے والا) ہے''۔ ﴿۱۹۶﴾

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

''اور جن (بناوٹی معبودوں) کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے ہیں، اور نہ ہی وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں''۔ ﴿۱۹۷﴾

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) انہیں سیدھے راستے کی طرف بلائیں گے، تو وہ (تمہاری بات) نہیں سنیں گے، وہ آپ کو ایسے لگتے ہیں کہ گویا وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ کچھ بھی دیکھتے نہیں ہیں''۔ ﴿۱۹۸﴾ (ان بناوٹی معبودوں کے پاس آنکھ بھی نہیں ہے اس لیے کچھ بھی انھیں سجھائی نہیں دیتا، وہ بنائے گئے معبود دیکھنے سے محروم ہیں)۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں پر غصہ ہونے کے بجائے) ''معافی'' اور ''درگزر'' کا معاملہ کریں، اور نیک کام کا حکم دیتے رہیں، اور جاہلوں کی طرف (نادانوں کی طرف) کچھ بھی دھیان نہ دیں (نادانوں کے ساتھ سختی کا معاملہ نہ کریں)''۔ ﴿۱۹۹﴾

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

''اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو کوئی وسوسہ (برا

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۰۰

خیال) آجائے، تو (أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) پڑھ لیں، بیشک وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔۲۰۰

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝۲۰۱

"بیشک اللہ سے ڈرنے والوں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی "وسوسہ" آتا ہے، تو وہ اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں، پھر اچانک انکی آنکھیں کھل جاتی ہیں"۔۲۰۱ ۔ (ان کو اپنی غلطیاں سمجھ میں آجاتی ہیں، انھیں شیطان کی سازشوں کا پتہ چل جاتا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے ان سازشوں سے محفوظ ہوجاتے ہیں)۔

وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲

"اور کافروں کے (شیطان) بھائی ان کافروں کو کھینچ کر (گھسیٹ کر) گمراہی میں لے جاتے ہیں، اور اس بارے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے ہیں (پوری طاقت لگادیتے ہیں)"۔۲۰۲

وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۲۰۳

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جب آپ ان کی مانگ کے مطابق کوئی نشانی نہیں لاتے، تو (مذاق کے طور پر) کہتے ہیں: اسے تم نے خود کیوں نہیں گھڑلیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: میں تو صرف اس وحی کے حساب سے چلتا ہوں، جو میرے رب کی طرف سے میرے پاس بھیجی جاتی ہے، اس قرآن میں تمہارے رب کی طرف سے "آنکھیں کھول دینے والی" نشانی ہے (اس قرآن میں تمہارے رب کی طرف سے سمجھ کی بات ہے)، اور ایمان والوں کے لیے "ہدایت" اور "رحمت" ہے"۔۲۰۳

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۲۰۴

"اور جب قرآن پڑھا جائے، تو اسے خوب غور سے سنو، اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔۲۰۴

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۲۰۵

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ اپنے رب کو صبح وشام "عاجزی" کے ساتھ اور "ڈرتے" ہوئے اور "اونچی آواز کے بغیر" اپنے دل ہی میں یاد کرتے رہیے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غافلوں میں سے (انجان لوگوں میں سے) نہ ہوجایئے"۔۲۰۵

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ۝۲۰۶

"بیشک جو (فرشتے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کے پاس ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر (گھمنڈ) کی وجہ سے انکار نہیں کرتے ہیں، اور اسی کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں، اور اسی اللہ کے لیے سجدہ کرتے

رہتے ہیں"۔ ۞۔ (سورہ اعراف کی یہ آخری آیت (۲۰۶) پر "تلاوت کاسجدہ" ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۱) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ "سجدۂ تلاوت" کی دعا: "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ" (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن الترمذی ۔كِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر:3425)۔ ((صحیح))۔

رکوع: 10 | (8) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ | آیات: 75

سورہ "اَنْفَالْ" کے بارے میں:

سورہ "اَنْفَالْ" نمبر (8)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (88)۔ الْأَنْفَالْ: مالِ غنیمت۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "اَنْفَالْ" مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (75) آیتیں ہیں اور (10) رکوع ہیں۔

سورہ "اَنْفَالْ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "انفال" میں "مالِ غنیمت" کی تقسیم کے بارے میں سوال ہے۔ (۲) ایمان والوں کی نشانیوں کا ذکر ہے، جو نماز کی پابندی کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کے لیے خرچ کرتے ہیں، یہ پکے مومن ہیں۔ (۳) تفصیل سے غزوۂ بدر کا ذکر ہے، اللہ نے ہزار فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کی، (۴) ایمان والوں سے خطاب ہے، (۵) نبی ﷺ کو مکہ سے نکالنے کی دھمکی کا ذکر ہے۔ (۶) لوگ اسلام سے روکنے کے لیے چاہے جتنا مال خرچ کرلیں کل قیامت کے دن افسوس کریں گے۔ (۷) دسویں پارے کے شروع میں مال غنیمت میں سے کس کس کو دیا جائے اس کا ذکر ہے، (۸) ایمان والوں سے کہا جارہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانو، آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، (۹) شیطان جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے لڑنے کے لیے آیا تھا لیکن فرشتے کو دیکھ کر بھاگ گیا، (۱۰) ایمان والوں سے کہا جارہا ہے کہ طاقت بھر ہمیشہ تیار رہو، (۱۱) اللہ نے لوگوں کا دل ملا دیا ہے، (۱۲) سورہ کے اخیر میں غزوۂ بدر کے قیدیوں کے بارے میں ہے کہ آپ نے فدیہ لے کر چھوڑ دیا ہے۔ (۱۳) اخیر میں ایمان والوں کا اللہ کے لئے اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ ہجرت کرنے کا ذکر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ○

'' (اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ آپ کہہ دیجیے کہ مالِ غنیمت (کے بارے میں فیصلے) کا اختیار تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو حاصل ہے، اس لیے تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور اپنے آپس کے تعلقات کو ٹھیک کرلو، اور اگر واقعی ایمان والے ہو تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو'' (بات مانو)۔①۔(مالِ غنیمت: وہ ''مال'' ہے جو مسلمانوں کو ''جہاد'' کے بعد کافروں سے ملے، مالِ غنیمت مسلمانوں کے لیے حلال ہے، پچھلی امت کے لیے حلال نہیں تھا)۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ②

''بیشک سچے ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر آتا ہے، تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں، اور جب اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں، تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں، اور وہ ایمان والے صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں''۔②

الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ③

''(ایمان والے تو وہ ہیں) جو (نبی ﷺ جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور ہمارے دیئے ہوئے روزی میں سے (اللہ کے لیے) خرچ کرتے ہیں''۔③

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَہُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَ مَغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ④

''وہی لوگ سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس ''بلند درجے'' ہیں، اور (گناہوں سے) معافی ہے، اور باعزت روزی ہے''۔④

کَمَاۤ اَخۡرَجَکَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَیۡتِکَ بِالۡحَقِّ ۪ وَ اِنَّ فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَکٰرِہُوۡنَ ⑤

''(جس طرح مالِ غنیمت کی تقسیم کا معاملہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حوالے کر دینا ہی بہتر ہے، گرچہ کچھ مسلمانوں نے اس میں اختلاف کیا تھا) اسی طرح آپ (ﷺ) کے رب نے آپ کو (اسلام اور مسلمانوں کے لیے) گھر سے نکالا، گرچہ ایمان والوں کی ایک جماعت کو یہ بات پسند نہیں تھی''۔⑤

یُجَادِلُوۡنَکَ فِی الۡحَقِّ بَعۡدَ مَا تَبَیَّنَ

''وہ لوگ حق واضح ہوجانے کے بعد بھی (کہ اللہ جنگ بدر میں تجارتی

كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾

قافلے اور قریش کے لشکر دونوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو غلبہ دے گا) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جھگڑ رہے تھے (آپ علیہ السلام سے بحث کر رہے تھے)، جیسے کہ انھیں موت کی طرف ہانک کر لے جایا جا رہا ہو، اور وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں"۔﴿۶﴾۔ (کچھ مسلمانوں کی یہ حالت ایمانی کمزوری کی وجہ سے نہیں، بلکہ جنگ کے لیے کوئی تیاری نہ ہونے کی وجہ سے تھی)۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾

"اور (یاد کرو) جب اللہ نے تم سے یہ وعدہ کیا تھا، کہ دونوں (تجارتی قافلے اور قریش کے لشکر) جماعتوں میں سے کوئی ایک جماعت تمہارے قبضہ میں آجائے گی، اور تم چاہتے تھے کہ تمہارے ہاتھ وہ جماعت آجائے جس سے تمھیں کانٹا نہ چبھے، (جس سے کوئی خطرہ نہ رہے)، وہ تمھیں ملے، اور اللہ چاہتا تھا کہ اپنے احکام سے "حق" کو "ثابت" کر دکھائے (دین حق کو جمادے)، اور کافروں کی "جڑ" کاٹ دے"۔﴿۷﴾

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾

"تاکہ حق کا سچ ہونا، اور باطل کا جھوٹ ہونا ثابت کر دے (تاکہ حق کو غالب کر دے اور باطل کو مٹادے) چاہے مجرم لوگ اس بات کو ناپسند ہی کریں"۔﴿۸﴾

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾

"(یاد کرو جنگ بدر میں) جب تم اپنے رب سے "فریاد" کر رہے تھے، تو اس نے تمہاری سن لی، اور کہا: میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا، جو لگاتار آتے رہیں گے"۔﴿۹﴾

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع ۱۵

"اور اللہ نے فرشتوں کو صرف تمہاری خوشی کے لیے بھیجا تھا، اور تمہارے دلوں کو اطمینان کے لیے بھیجا تھا، ورنہ مدد (جیت) تو صرف اللہ کے پاس سے آتی ہے بیشک اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے"۔﴿۱۰﴾

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

"(یاد کرو) جب اللہ نے اپنی طرف سے امن وسکون کے طور پر تم پر نیند "طاری" کر دی، اور آسمان سے بارش بھیج دی تاکہ اس کے ذریعہ تمھیں پاک کرے اور شیطانی وسوسہ کو تمہارے دلوں سے دور کر دے، اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے، اور اس کے ذریعے (تمہارے) پاؤں اچھی طرح جمادے"۔﴿۱۱﴾

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ

"وہ (یاد کرو) جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب نے فرشتوں کو وحی کے

فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ ﴿۱۲﴾

ذریعہ بتایا کہ (اے فرشتو!) بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں، اب تم ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو (مومنوں کے قدم کو جمائے رکھو)، میں کافروں کے دلوں میں جلد ہی رعب (ڈر) ڈال دوں گا، تو تم لوگ ان دشمنوں کی گردنوں اور ان کے (ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو) کاٹ دو"۔ ﴿۱۲﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

"یہ سزا (انکار کرنے والوں کو) اس لیے دی گئی کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مخالفت کی (بات نہیں مانی)، اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مخالفت کرتا ہے (بات نہیں مانتا ہے)، تو بیشک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے"۔ ﴿۱۳﴾

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

"یہ دنیاوی سزا ہے جسے تم چکھو، اور کافروں کے لیے بیشک جہنم کا عذاب (تیار) ہے"۔ ﴿۱۴﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ ﴿۱۵﴾

"اے ایمان والو! جب تم میدان میں کافروں کے مقابلہ میں آجاؤ، تو ان کی طرف پیٹھ کر کے نہ بھاگو"۔ ﴿۱۵﴾

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

"جنگ کے میدان میں کوئی جنگی چال ہو، یا اپنی کسی جماعت سے جاملنا ہو تو، دشمن کو پیٹھ دکھا سکتے ہیں (دشمن کے سامنے سے ہٹ سکتے ہیں)، مگر جو اس کے علاوہ جنگ کے دن دشمن کو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا تو وہ اللہ کے غضب (غصے) کا مستحق ہوگا، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے"۔ ﴿۱۶﴾

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

"(مسلمانو! جنگ کے میدان میں) تم لوگوں نے (دشمنوں) کو قتل نہیں کیا ہے، بلکہ اللہ نے انھیں قتل کیا تھا، (اور اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ نے (جنگ بدر کے میدان میں) ان کافروں کی طرف مٹی نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی، اور تاکہ اللہ اس کے ذریعے ایمان والوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام دے، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔ ﴿۱۷﴾

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

"یہ (جنگ بدر کی جیت اور مال غنیمت تو تمھیں ملا ہی) اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ بیشک اللہ کافروں کی ہر چال کو (سازش کو) کمزور کرنے ہی والا تھا"۔ ﴿۱۸﴾

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ

"(اے انکار کرنے والو! اے کفارِ قریش!) اگر تم (دونوں میں سے

وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾

ایک جماعت کے لیے) فتح چاہتے تھے، تو (لو دیکھو!) فتح (جیت) تمہارے سامنے آگئی۔ اگر تم (نافرمانی اور سرکشی سے) باز آجاؤ گے، تو اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے، اور اگر تم دوبارہ مسلمانوں سے جنگ کرو گے تو ہم دوبارہ ان کی مدد کریں گے، اور تمہاری "جماعت" تمھیں کچھ بھی کام نہیں آئے گی، چاہے ان کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو، اور بیشک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے"۔ ﴿۱۹﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی "اطاعت" کرو (بات مانو)، اور حکم سن لینے کے بعد اس سے منہ نہ موڑو"۔ ﴿۲۰﴾

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

"اور تم ان (منافقوں اور انکار کرنے والوں) کی طرح نہ ہو جاؤ، جو کہتے تو ہیں کہ ہم نے (قرآن) کو سن لیا، مگر (حقیقت میں) وہ سنتے نہیں ہیں"۔ ﴿۲۱﴾

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

"بیشک اللہ کے نزدیک بدترین جانور (بدترین انسان) وہ بہرے گونگے لوگ ہیں، جو (حق بات کو) نہیں سمجھتے"۔ ﴿۲۲﴾

وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

"اور اگر اللہ جانتا کہ (کافروں اور منافقوں) میں کوئی بھلائی ہے، تو انہیں (حق بات سننے کی توفیق) ضرور دیتا، اور اگر انھیں سنا بھی دیتا، تو وہ منہ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے"۔ ﴿۲۳﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

"اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) تمھیں ایسے کام کی طرف بلائیں، جس میں تمہارے لیے زندگی ہے، تو ان کی بات سنو، اور جان لو! کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان "آڑ" بن جاتا ہے، اور بیشک تم سب کو اسی اللہ کی طرف جمع کیا جائے گا"۔ ﴿۲۴﴾

وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

"اور تم لوگ اس "فتنہ" سے (اس عذاب سے) بچ کر رہو، جو صرف ان خاص لوگوں ہی کو نہیں پہنچے گا جو تم میں سے ظلم کرنے والے ہیں (بلکہ ظلم کا ساتھ دینے والے اور اس پر خاموش رہنے والے عام لوگوں تک بھی پہنچے گا) اور جان لو! کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے"۔ ﴿۲۵﴾

وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ

"اور یاد کرو! جب تم (مکہ میں شروع شروع میں) تھوڑے تھے، زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے، اور تمھیں یہ ڈر لگا رہتا تھا کہ لوگ تمھیں اُچک لیں گے (ایک ہی حملہ میں تمھیں ختم کردیں گے)، پھر اللہ نے تمھیں

وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

ٹھکانا دیا، اور اپنی مدد سے تمھیں مضبوط بنا دیا، اور پاکیزہ اور حلال چیزیں کھانے کے لیے دیا، تاکہ تم شکر ادا کرو''۔﴿۲۶﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خیانت نہ کرو (بے وفائی نہ کرو)، اور جانتے بوجھتے تمھارے پاس موجود امانتوں میں خیانت نہ کرو''۔﴿۲۷﴾

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ ع

''اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہیں، اور بیشک بڑا انعام (جنت) تو اللہ ہی کے پاس ہے''۔﴿۲۸﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے، تو وہ تمھیں (حق و باطل اور سچ اور جھوٹ میں) ''تمیز'' کرنا سکھا دے گا، اور تمھارے گناہوں کو مٹا دے گا، اور تمھیں معاف کر دے گا، اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔﴿۲۹﴾

وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۳۰﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یاد کریں) جب کافر آپ کے خلاف سازش کر رہے تھے، تاکہ آپ کو قید کر دیں (جیل میں ڈال دیں)، یا آپ کو قتل کر دیں، یا آپ کو شہر سے نکال دیں، وہ اُدھر سازش کر رہے تھے (پلان بنا رہے تھے)، اور اِدھر اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا (پلان بنا رہا تھا)، اور اللہ ہی سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے (سب سے بہترین پلان بنانے والا ہے)''۔﴿۳۰﴾

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۱﴾

''اور جب (انکار کرنے والوں) کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا، اگر ہم چاہیں تو اس جیسا ہم بھی کہہ لیں، یہ (قرآن) تو بس پچھلے لوگوں کے قصے ہیں (پرانے افسانے ہیں)''۔﴿۳۱﴾

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾

''اور (یاد کرو!) جب کافروں نے کہا تھا: اے اللہ! اگر یہ قرآن حق ہے، جو تیری طرف سے ہے، تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دے، یا ہم پر دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب بھیج دے''۔﴿۳۲﴾۔(یہ بات ابوجہل نے کہی تھی یا نضر بن حارث نے کہی تھی)۔

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

''اور جب تک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے درمیان موجود ہیں، اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا، اور جب تک وہ لوگ استغفار کرتے رہیں گے (گناہوں کی معافی مانگتے رہیں گے)، اللہ انھیں عذاب نہیں دے

گا''۔(۳۳)۔(جب تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں موجود تھے وہ لوگ بچے رہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ چلے گئے تو ''بدر'' میں کافروں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے)۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

''اور اللہ انھیں عذاب کیوں نہیں دے گا، اور حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کو مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے روکتے ہیں، جب کہ وہ اس کے ''متولی'' (دیکھ بھال کرنے والے) نہیں ہیں، اور نیک لوگ ہی اس کے ''متولی'' (دیکھ بھال کرنے والے) ہو سکتے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں''۔(۳۴)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

''اور بیت اللہ کے پاس کافروں کی ''نماز'' یہ تھی کہ وہ ''سیٹیاں'' اور ''تالیاں'' بجاتے تھے، اس لیے تم اپنے کفر (انکار) کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو''۔(۳۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾

''بیشک کافر لوگ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں، تاکہ (دوسرے لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکیں، اور ابھی یہ لوگ اور بھی خرچ کریں گے، مگر ان کا خرچ کرنا افسوس (اور پچھتاوا) بن جائے گا، پھر وہ مغلوب ہو جائیں گے (ہار جائیں گے)، اور کافر جہنم کے پاس جمع کیے جائیں گے''۔(۳۶)۔(آج بھی لوگ دین اسلام سے لوگوں کو روکنے کے لیے خوب دولت خرچ کر رہے ہیں، قیامت کے دن افسوس کریں گے، یہ خرچ کرنا ان کے لیے افسوس کا سبب بن جائے گا)۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۱۸

''تاکہ اللہ ''ناپاک'' کو ''پاک'' سے الگ کر دے (کافروں کو مومنوں سے الگ کر دے اور کافروں کے مال کو مومنوں کے مال سے الگ کر دے)، اور ناپاک لوگوں کو ایک دوسرے پر کر کے ان سب کا ایک ڈھیر بنا دے (تمام کافروں کو ایک ساتھ جمع کر دے، کافروں کے مال کا ڈھیر بنا دے)، پھر انھیں جہنم میں ڈال دے۔وہی لوگ گھاٹے (نقصان) میں ہیں''۔(۳۷)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کافروں سے کہہ دیجیے: اگر وہ (نافرمانی اور سرکشی سے) باز آ جائیں، تو ان کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا، اور اگر وہ دوبارہ سرکشی (نافرمانی) کریں گے تو پچھلی قوموں کا طریقہ

گزر چکا ہے، (پچھلے لوگوں کے ساتھ جو ہوا، وہ ان کے سامنے گزر چکا ہے، تو وہی انجام ان لوگوں کا بھی ہوگا)''۔ ۳۸

وَقَاتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّ يَكُوۡنَ الدِّيۡنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ‌ ۚ فَاِنِ انْتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۳۹

''(اور لڑائی کرنے والے کافروں سے) فتنہ ختم ہونے، اور دین صرف اللہ کا ہونے تک لڑتے رہو، پھر اگر وہ لڑائی (فتنہ وفساد) سے رک جائیں (تو تم بھی رک جاؤ)، بیشک اللہ ان کے کرتوتوں کو خوب دیکھ رہا ہے''۔ ۳۹

وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ ؕ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ۴۰

''اور اگر (انکار کرنے والے حق سے) منہ موڑ لیں (ایمان نہ لائیں)، تو جان لو! کہ اللہ تمہارا ''جگری دوست'' ہے (مدد کرنے والا ہے)، کیا ہی اچھا دوست ہے! اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے!''۔ ۴۰

(دسواں پارہ)

(دسویں پارے میں ٹوٹل (17) رکوع ہیں۔ اور (128) آیتیں ہیں)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾

''اور (اے مسلمانو!) یہ بات اچھی طرح جان لو کہ جو کچھ بھی ''مال غنیمت'' ہاتھ لگے، اس مال غنیمت کا ''پانچواں حصہ'' اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے ہے، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تم اللہ پر، اور اس (مدد) پر ایمان رکھتے ہو، جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ''فیصلے کے دن'' (جنگ بدر) میں اتارا تھا، جس دن دونوں فوجوں کی ''مڈبھیڑ'' ہوئی تھی، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۴۱﴾۔ (مال غنیمت: وہ ''مال'' ہے جو مسلمانوں کو ''جہاد'' کے بعد کافروں سے ملے، مال غنیمت مسلمانوں کے لیے حلال ہے، پچھلی امت کے لیے حلال نہیں تھا۔ جنگ بدر کو ''يَوْمُ الْفُرْقَانِ'' (فرق کرنے والا دن) کیوں کہا جاتا ہے؟: اس لیے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون ہے؟ اس دن پتہ چل گیا۔ یہ ۱۷ / رمضان ۲ / ہجری کا دن تھا۔ جنگ بدر میں کافروں کی اصل تعداد ''ایک ہزار'' تھی، ۷۰ مارے گئے اور ۷۰ قیدی بنائے گئے، اور مسلمانوں کی اصل تعداد ۳۱۳ تھی، جس میں سے ۱۴ / شہید ہوئے۔ کافروں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے)۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾

'' (اور یاد کرو!) جب تم لوگ (میدان بدر کے) قریبی کنارے پر تھے، اور وہ (کافرلوگ) دور والے کنارے پر تھے، اور ''تجارتی قافلہ'' (ساحل سمندر کی طرف) تم سے نیچے تھا، اور اگر تم دونوں جماعتوں نے پہلے جنگ کا ایک وقت طے کیا ہوتا تو وعدہ خلافی کر جاتے، لیکن ایسا اس لیے ہوا تا کہ اللہ ایک معاملے کا فیصلہ کر دے، جسے ہر حال میں ہونا تھا، تا کہ جو ہلاک و برباد ہو روشن دلیل دیکھ لینے کے بعد ہلاک و برباد ہو، اور جو زندہ رہے وہ روشن دلیل دیکھ لینے کے بعد زندہ رہے، اور بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۴۲﴾

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ

'' (اور یاد کرو!) جب اللہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خواب میں ان

وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤٣

(دشمنوں) کی تعداد کو کم دکھایا، اور اگر آپ (ﷺ) کو ان دشمنوں کی تعداد زیادہ دکھاتا تو (اے مسلمانو!) تم ضرور ہمت ہار جاتے، اور جنگ کے معاملے میں تم آپس میں اختلاف کر بیٹھتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا، بیشک وہ سینوں کے راز (بھید) خوب اچھی طرح جانتا ہے“۔ ۝٤٣

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْۤ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٤٤ ع

”اور (یاد کرو!) جب تمہاری ”مڈبھیڑ“ ہوئی، تو اللہ نے تمہاری آنکھوں میں ان دشمنوں کی تعداد کو کم دکھایا، اور ان دشمنوں کی آنکھوں میں تمہاری تعداد کو کم دکھایا، تاکہ اللہ ایک معاملہ کا فیصلہ کر دے جسے ہر حال میں ہونا تھا، اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں“۔ ۝٤٤

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٤٥

”اے ایمان والو! جب دشمن کے کسی لشکر سے (جنگ کے میدان میں) تمہارا مقابلہ ہو جائے، تو جمے رہو، اور اللہ کو خوب یاد کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔ ۝٤٥

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٤٦

”اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی ”اطاعت“ کرو (بات مانو)، اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے، اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے“۔ ۝٤٦

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝٤٧

”اور (اے مسلمانو!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ، جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے، اور لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے (سینہ تانے ہوئے) نکلے تھے، اور دوسروں کو اللہ کے راستے سے روک رہے تھے، اور اللہ ان کے سارے کاموں کو بخوبی احاطہ کیے ہوئے ہے“۔ ۝٤٧

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٤٨ ع

”اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان (کافروں) کے لیے ان کے کاموں کو ”خوشنما“ (اچھا) بنا دیا، اور اس نے کہا کہ آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں آ سکے گا (آج تم سے کوئی جیت نہیں پائے گا)، اور میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں، پھر جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے آ گئیں، تو وہ الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا (پیٹھ پھیر کر بھاگا)، اور کہا کہ میرا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے ہو، بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ کا عذاب بہت ہی سخت ہے“۔ ۝٤٨

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

”(یاد کرو) جب منافقین اور جن کے دلوں میں ”بیماری“ تھی، کہا کہ ان

مَرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٤٩

(مسلمانوں) کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے، اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے، تو بیشک اللہ بڑا زبردست ہے، بڑی حکمت والا ہے''۔ ۝٤٩

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٥٠

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اگر آپ وہ منظر دیکھ لیں تو تعجب کریں، جب فرشتے کافروں کی روح نکالتے ہیں، ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے اور کہتے ہوئے: اب تم آگ کا مزہ چکھو''۔ ۝٥٠

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝٥١

''یہ سب کچھ تمہارے ''برے کاموں'' کا بدلہ ہے، جو تم نے آگے بھیجے ہیں، اور (یاد رکھو!) بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے''۔ ۝٥١

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٥٢

''(انکار کرنے والوں کا) حال ''فرعونیوں'' اور ان لوگوں جیسا ہوا، جو ان سے پہلے تھے، کہ انھوں نے اللہ کی ''نشانیوں'' کو جھٹلایا، تو اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں پکڑ لیا، بیشک اللہ بڑی طاقت والا، سخت عذاب دینے والا ہے''۔ ۝٥٢

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٥٣

''یہ اس لیے ہوا کہ اللہ جب کسی قوم کو کوئی نعمت دیتا ہے، تو اسے اس وقت تک نہیں چھینتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہیں بدل لیتی، اور بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔ ۝٥٣

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝٥٤

''(ان انکار کرنے والوں کا) حال فرعونیوں اور ان لوگوں جیسا ہوا، جو ان سے پہلے تھے، کہ انھوں نے اپنے رب کی ''نشانیوں'' کو جھٹلایا، تو ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک و برباد کر دیا، اور ''فرعونیوں'' کو ڈبو دیا، اور وہ سب ظالم لوگ تھے''۔ ۝٥٤

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٥

''بیشک اللہ کے نزدیک بدترین جانور (انکار کرنے والے) کافر لوگ ہیں، اسی لیے وہ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں''۔ ۝٥٥

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝٥٦

''(حق کا انکار کرنے والے) وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کئی بار ''معاہدہ'' کیا ہے، اور ہر بار وہ لوگ ''معاہدہ'' کو توڑ دیتے ہیں، اور وہ (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہیں''۔ ۝٥٦

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝٥٧

''اس لیے اگر آپ جنگ میں ان پر غالب آ جائیں (جیت جائیں)، تو انھیں قتل کر کے ان دشمنوں کو ''تتر بتر'' کر دیں، جو ان کے پیچھے موجود ہیں، شاید کہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں''۔ ۝٥٧

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کسی قوم کی طرف سے ''خیانت'' (معاہدہ

اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۟

توڑنے) کا ڈر ہو، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سے معاہدہ توڑ لیں، بیشک اللہ (امانت میں) ''خیانت'' کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (بیشک اللہ معاہدہ توڑنے والوں کو پسند نہیں کرتا)''۔ ۵۸

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۟

''اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں، وہ لوگ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے''۔ ۵۹

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۟

''اور (مسلمانو!) جہاں تک ہو سکے (زیادہ سے زیادہ) طاقت وقوت اور فوجی گھوڑوں (دشمنوں سے مقابلے) کے لیے تیار رکھو، جن کے ذریعہ تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں اور دوسرے دشمنوں کو بھی ڈرا سکو گے، جنہیں تم نہیں جانتے ہو انھیں اللہ جانتا ہے، اور تم اللہ کے راستے میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا پورا کا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور تم پر ظلم نہیں ہوگا''۔ ۶۰

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۟

''اور اگر دشمن صلح کے لیے ہاتھ بڑھائیں (صلح کے لیے تیار ہو جائیں)، تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ بھی صلح کے لیے تیار ہو جائیں، اور اللہ پر بھروسہ رکھیں، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔ ۶۱

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۟

''اور اگر وہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دھوکہ دینا چاہیں گے، تو اللہ ہی آپ کے لیے کافی ہے، اسی (اللہ) نے اپنی خصوصی مدد اور مومنوں کے ذریعہ آپ کے ہاتھ کو مضبوط کر دیا ہے''۔ ۶۲

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۟

''اور اسی اللہ نے مومنوں کے دلوں میں محبت پیدا کر دی ہے (مومنوں کے دلوں کو جوڑ دیا ہے)، اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دنیا کی تمام چیزیں خرچ کر دیتے، تو ان کے دلوں کو نہیں جوڑ پاتے (ان کے دلوں میں محبت پیدا نہیں کر سکتے)، لیکن اللہ ہی نے ان کے دلوں کو جوڑ دیا، (دلوں میں محبت پیدا کر دی)، بیشک وہ بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے''۔ ۶۳

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۟

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اللہ آپ کے لیے کافی ہے، اور ان مومنوں کے لیے بھی کافی ہے جنھوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کی ہے''۔ ۶۴

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ

''اے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ مومنوں کو ''جہاد'' پر ابھاریئے، اگر تمہارے ''بیس'' صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ ''دوسو'' پر غالب آ جائیں گے، اور اگر تمہارے ''سو'' ہوں گے، تو ''ایک ہزار'' کافروں پر غالب

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

آجائیں گے، کیونکہ کافر نا سمجھ لوگ ہیں"۔﴿٦٥﴾

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

"(اے مسلمانو!) اب اللہ نے تمہارا بوجھ ہلکا کر دیا، اور اس کے علم میں ہے کہ تمہارے اندر کچھ کمزوری ہے، (اس لیے اب یہ حکم ہے کہ) اگر تمہارے "سو" صبر کرنے والے ہوں گے، تو "دوسو" پر غالب آجائیں گے، اور اگر تمہارے "ایک ہزار" ہوں گے تو اللہ کی توفیق سے "دو ہزار" پر غالب آجائیں گے، اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔﴿٦٦﴾

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾

"نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے مناسب نہ تھا کہ ان کے پاس قیدی ہوں (اور وہ انھیں معاف کر دیں)، جب تک کہ وہ زمین میں (دشمنوں کا) خون اچھی طرح نہ بہالیں (جس سے دشمنوں کا زور ٹوٹ جائے)۔ تم لوگ دنیاوی "فائدہ" (فدیہ) چاہتے ہو، اور اللہ تمہارے لیے آخرت کی بھلائی چاہتا ہے، اور اللہ بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے"۔﴿٦٧﴾۔ (بدر میں ۷۰ کافر مارے گئے تھے، اور ۷۰ رقیدی بنائے گئے جنھیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا تھا)۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾

"اگر اللہ کی طرف سے ایک بات پہلے سے "لوحِ محفوظ" میں لکھی نہ ہوتی ہوئی (کہ مالِ غنیمت حلال ہے)، تو تم نے جو مال قیدیوں سے لیا ہے اس کی وجہ سے ایک بڑا عذاب تمھیں پکڑ لیتا"۔﴿٦٨﴾

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ع ۵

"پس جو مالِ غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کو حلال اور پاکیزہ سمجھ کر کھاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"۔﴿٦٩﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کے ہاتھ میں جو قیدی ہیں، ان سے کہہ دیجیے اگر اللہ جان لے گا کہ تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہو گیا ہے، تو تمھیں اس سے اچھا بدلہ دے گا جو تم سے "فدیہ" میں لیا گیا ہے، اور تمھیں معاف کر دے گا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے"۔﴿٧٠﴾

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾

"اور (فدیہ دے کر چھوٹ جانے والے قیدی) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ "خیانت" کرنا چاہیں گے، تو وہ اس کے پہلے اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں، جس کی وجہ سے اس نے مومنوں کو ان پر مسلط کر دیا تھا (مومنوں کے ذریعے ان لوگوں کو گرفتار کرا دیا تھا)، اور اللہ سب کچھ

جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۷۱﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾

''بیشک جولوگ ایمان لائے، اور ہجرت کی، اور اللہ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے لڑے، اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی، اور ان کی مدد کی، وہی لوگ ایک دوسرے کے مددگار اور دوست ہیں، اور جولوگ ایمان لائے، اور انھوں نے ''ہجرت'' نہیں کی، ایسے لوگوں سے تمہاری کوئی دوستی نہیں ہونی چاہئے، یہاں تک کہ وہ ہجرت کر جائیں، اور اگر وہ تم سے دین کے کام میں مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد کرنی واجب ہے، سوائے کسی ایسی قوم کے خلاف جن کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہو (تو مدد نہیں کرنی چاہئے)، اور اللہ تمہارے سب کاموں کو خوب دیکھ رہا ہے''۔﴿۷۲﴾

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ؕ

''اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے ''ولی'' (جگری دوست) ہیں، اگر تم ایسا نہیں کرو گے (یعنی مسلمانوں سے دوستی اور کافروں سے تعلق نہ توڑو گے) تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد پھیل جائے گا''۔﴿۷۳﴾ؕ (تعلقات کی ''تین'' قسمیں ہیں: (۱) ''مُوَالَاۃ'': جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔ (۲) ''مُدَارَاۃ'': خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر تواضع کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کر سکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ (۳) ''مُوَاسَاۃ'': کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾

''اور جولوگ ایمان لے آئے، اور ہجرت کی، اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا، اور جنھوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی، اور (ان مہاجروں کی) مدد کی، یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے (گناہوں کی) معافی، اور باعزت روزی ہے''۔﴿۷۴﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾ؑ

''اور جولوگ (ہجرت کے بعد) ایمان لائے، اور ہجرت (کر کے مدینہ آگئے)، اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد بھی کیا، تو یہ ایمان والے بھی تم ہی میں سے ہیں، اور اللہ کی کتاب میں (لوح محفوظ میں) رشتہ دار لوگ ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۷۵﴾

رکوع: 16 (9) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ آیات: 129

سورہ "تَوْبَة" کے بارے میں:

سورۂ "توبہ" نمبر (9)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (113)۔ اَلتَّوْبَةُ: توبہ۔ آیت نمبر (118) میں ہے۔ اور اَلْبَرَاءَةُ: اعلان۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورۂ "تَوْبَة" مدنی سورت ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (129) آیتیں ہیں اور (16) رکوع ہیں۔

"سورہ توبہ" کے شروع میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نہ لکھنے کی وجہ کیا ہے؟ اس سے پہلی کی سورہ "سورہ انفال" اور یہ "سورہ توبہ" دونوں کے مضامین ایک جیسے ہیں، اور یہ سب مضامین کافروں، مشرکوں سے جنگ، معاہدات، صلح اور اسلام کی سربلندی سے متعلق ہدایات اور احکام پر مشتمل ہیں، اس لیے ان کو ایک ساتھ کر دیا گیا ہے اور ان کے درمیان "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نہیں ہے۔

سورہ "تَوْبَة" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "توبہ" کے شروع میں معاہدے کا ذکر ہے، اور چار مہینوں کی مہلت دی جا رہی ہے، (۲) معاہدہ توڑنے والے کفر کے سرداروں کے بارے میں ہے کہ معاہدہ توڑنے کی وجہ سے ان سے لڑو، (۳) مسجد حرام کو ایمان والے آباد رکھتے ہیں، (۴) محبوب چیزوں کا ذکر ہے، مگر یہ محبوب چیزیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے نہ روکے، (۵) غزوۂ حنین کا ذکر ہے، (۶) اسلام ہر گھر میں داخل ہو کر رہے گا، (۷) غزوۂ تبوک کا لمبا واقعہ اس سورہ کے اخیر تک ہے۔ غزوۂ تبوک میں پیچھے رہنے والے منافقوں کا ذکر ہے، اسی طرح تین مسلمانوں کا ذکر ہے جن کی توبہ قبول ہوئی۔ غزوۂ تبوک گرمی کے موسم کا غزوہ تھا، پھل پکے ہوئے تھے دور کا سفر تھا، غار ثور میں نبی ﷺ نے ابوبکر کو دلاسہ دیا اس کا ذکر ہے، منافقین بہانہ بنا کر غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوئے اس کا ذکر ہے، (۸) زکوٰۃ کس کس کو دیں اس کا ذکر ہے، (۹) منافقوں کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم ہے، (۱۰) دسویں پارے کے اخیر میں کہا گیا کہ واقعی کچھ لوگ مجبور تھے اس لیے وہ غزوہ تبوک میں نہ جا سکے۔ (۱۱) گیارہویں پارے کے شروع میں ہے کہ غزوۂ تبوک سے نبی ﷺ کے واپس آنے کے بعد منافقوں کا ذکر ہے جو بہانے بناتے رہے۔ (۱۲) اللہ صحابہ کرام سے راضی ہے اور صحابہ اللہ سے۔ (۱۳) مسجد ضرار کے بارے میں ہے۔ (۱۴) اس کے بعد تین لوگوں (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ) کا ذکر ہے جن کی توبہ قبول ہوئی، جو غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے، ان لوگوں نے بہانہ نہیں بنایا بلکہ سچ بولا، اس لئے سچے لوگوں کے ساتھ رہنے کی تلقین کی گئی ہے، (۱۵) علم سیکھنے کے لیے بھی کچھ لوگ نکلیں، (۱۶) سورہ کے اخیر میں یہ کہا گیا ہے نبی ﷺ بڑے رحم دل ہیں۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

’’یہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی جانب سے ان مشرکوں کے حق میں، جن کے ساتھ تمہارا ’’معاہدہ‘‘ تھا، اب ہر عہد و پیمان (ہر معاہدہ) کو ختم کرنے کا اعلان ہے‘‘۔①۔ (مشرکین سے اعلان براءت: ۸ر ہجری میں فتح مکہ کے بعد مشرکوں کی کمر ٹوٹ گئی، ۹ر ہجری میں غزوہ تبوک کے بعد عیسائیوں کی کمر ٹوٹ گئی، پورا جزیرہ عرب کفر و شرک سے پاک ہو چکا تھا، اب صرف اس کا دستوری اعلان باقی تھا، جو اعلان ۹ر ہجری ذوالقعدہ میں حج کے موقع پر کر دیا گیا)۔

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝

’’اس لیے (حق کا انکار کرنے والو!) اس ملک (عرب) میں چار مہینے تک چل پھر لو (اس کے بعد چاہو تو اسلام لے آؤ، یا عرب سے نکل جاؤ)، اور جان لو کہ تم لوگ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ہو، اور بیشک اللہ ’’کافروں‘‘ کو رسوا کرنے والا (ذلیل کرنے والا) ہے‘‘۔②۔ (۴ر مہینے کی چھوٹ دی گئی، جس کی شروعات ۱۰ر ذوالحجہ سے ہوئی اور ۱۰ر ربیع الآخر کو یہ چھوٹ ختم ہو گئی)۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

’’اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی جانب سے لوگوں کے سامنے ’’حج اکبر‘‘ (بڑے حج) کے دن میں اعلان کیا جاتا ہے، کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا مشرکوں سے اب کوئی تعلق نہیں رہا (یہ چھوٹ اس لیے دی گئی کہ) تم لوگ توبہ کر لو گے تو تمہارے لیے بہتر رہے گا، اور اگر تم اسلام سے منہ موڑو گے تو جان لو کہ تم اللہ کو کسی حال میں عاجز نہیں کر سکتے، اور آپ (ﷺ) کافروں کو دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کی خوش خبری سنا دیجیے‘‘۔③۔ ((۱) اس آیت میں ’’حج اکبر‘‘ (بڑے حج) سے کیا مراد ہے؟ بقرعید والے دن ’’۱۰ر ذوالحجہ‘‘ قربانی کے دن کو ’’حج اکبر‘‘ (بڑا حج) کہتے ہیں، چاہے وہ جمعہ کے دن ہو یا دوسرے کسی بھی دن ہو۔ اپنے یہاں یہ مشہور ہے کہ قربانی کی ’’دسویں تاریخ‘‘ جمعہ کے دن آئے تب ہی ’’حج اکبر‘‘ (بڑا حج) ہوتا ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ (۲) اس آیت میں ان مشرکوں سے معاہدے (آپسی لکھا پڑھی) کی مدت کی بات ہے جن سے معاہدے کی مدت ’’چار مہینے سے کم‘‘ تھی)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۴

''ہاں (مسلمانو!) جن مشرکین کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے، اور انھوں نے تمہارے ساتھ ''معاہدہ'' کو نبھانے میں کوئی کمی نہیں کی ہے، اور تمہارے خلاف کسی کی مدد بھی نہیں کی، تو تم ان کے ساتھ کیے گئے معاہدہ کی (آپسی لکھا پڑھی کی) مدت پوری کرو، بیشک اللہ متقی (نیک لوگوں) سے محبت کرتا ہے''۔۴۔ (اس آیت میں ان مشرکوں کے ساتھ معاہدے کی بات ہے جن سے معاہدے کی مدت ''چار مہینے سے زیادہ'' تھی، اور انھوں نے معاہدے کے شرط کی پابندی کی تھی، تو انھیں ان کی ''پوری مدت'' تک چھوٹ دینے کی بات کہی گئی ہے)۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵

''توجب ''امن'' کے چار مہینے گزر جائیں (معاہدے کے چار مہینے ختم ہوجائیں، تو جس نے معاہدہ کو توڑ دیا ہے تو) انھیں جہاں پاؤ قتل کرو، اور انھیں گرفتار کرلو، اور انھیں گھیرلو، اور انہیں پکڑنے کے لیے گھات لگا کر بیٹھو۔ ہاں اگر وہ توبہ کرلیں، اور نماز کی پابندی کریں، اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔۵

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ ع

''اور اگر (معاہدہ کی مدت اور چار مہینے کی مدت گزر جانے کے بعد) مشرکین میں سے کوئی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پناہ مانگے، تو اسے پناہ دے دیجیے، تاکہ وہ اللہ کا کلام (قرآن) سنے، پھر اسے اس کی امن (وشانتی) کی جگہ تک پہنچا دیجیے، اس لیے کہ یہ لوگ کچھ بھی نہیں جانتے''۔۶

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷

''مشرکوں (انکار کرنے والوں) کا اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کیسے کوئی ''عہد و پیمان'' (اگریمنٹ) ہوسکتا ہے؟ ہاں، مگر جن سے ''مسجد حرام'' کے قریب تمہارا معاہدہ تھا، اگر وہ تمہارے ساتھ عہد پر قائم رہیں، تو تم بھی ان کے ساتھ اس پر قائم رہو، بیشک اللہ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے (نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے)''۔۷

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸

''مشرکین (انکار کرنے والوں) کے ساتھ کیسے کوئی ''عہد و پیمان'' (اگریمنٹ) ہوسکتا ہے؟ اور ان کا حال یہ ہے کہ اگر تم پر غالب آجائیں (جیت جائیں) تو تمہارے سلسلے میں کسی رشتہ داری کا خیال نہ رکھیں، اور نہ کسی ''معاہدے'' کا لحاظ کریں، وہ تمھیں اپنی زبانوں سے خوش کرتے ہیں، اور ان کے دل (تمہاری محبت کا) انکار کرتے ہیں، اور ان

میں سے اکثر لوگ فاسق (نافرمان) ہیں"۔⑧

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑨

"ان (انکار کرنے والوں نے) اللہ کی آیتوں کو "معمولی" قیمت پر بیچ دیا (دنیاوی فائدے کے لیے آیتوں کا غلط معنی بیان کیا)، پھر لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے لگے، بیشک ان کے کرتوت بہت برے ہیں"۔⑨

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ⑩

"وہ (مشرکین) مومن کے معاملہ میں کسی رشتہ داری کا خیال نہیں رکھتے ہیں، اور نہ ہی کسی معاہدے کا خیال رکھتے ہیں، اور وہی لوگ (شرارتوں میں) حد سے بڑھے ہوئے ہیں"۔⑩

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑪

"(اے مسلمانو!) اگر وہ لوگ توبہ کر لیں، اور (نبی ﷺ جیسی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں، تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں، اور ہم اپنی "نشانیاں" جاننے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں"۔⑪

وَ اِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ⑫

"اور اگر وہ مشرکین "معاہدہ" (آپسی لکھا پڑھی) کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں، اور تمہارے دین میں عیب نکالیں (اللہ اور اس کے رسولوں کے خلاف بولتے رہیں)، تو کفر کے سرداروں سے جنگ کرو، ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، شاید کہ وہ (اپنی بری حرکتوں سے) باز آجائیں"۔⑫۔ (کفر کے سردار ہر دور میں حق بات کہنے والوں کے خلاف بولتے ہیں اور بھولی بھالی عوام ان کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے)۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑬

"کیا تم ایسے لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے، جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں، اور رسول (ﷺ) کو (مکہ سے) نکالنے کا ارادہ کر لیا، اور پہلے ان ہی لوگوں نے تمہارے ساتھ کیے گئے "عہد و پیمان" (آپسی لکھا پڑھی) کو توڑا ہے؟ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو"۔⑬

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ⑭

"تم (لڑنے والے) مشرکوں سے جنگ کرو، اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو سزا دے گا، اور انھیں رسوا کرے گا، اور ان کے خلاف تمہاری مدد کرے گا، اور مومنوں کے ایک گروہ کے سینوں کو ٹھنڈا کر دے گا"۔⑭

وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑮

"اور (مومنوں) کے دلوں سے غصہ دور کر دے گا، اور اللہ جسے چاہتا ہے توبہ کی توفیق بھی دے دیتا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔⑮

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ ع ٨

"کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تمھیں یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ جب کہ اللہ نے ابھی تک یہ معلوم ہی نہیں کیا کہ تم میں سے کن لوگوں نے جہاد کیا ہے، اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مومنوں کے علاوہ کسی کو اپنا "جگری دوست" نہیں بنایا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔﴿١٦﴾۔ (تعلقات کی "تین" قسمیں ہیں: (۱) "مُوَالَاۃ": جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔ (۲) "مُدَارَاۃ": خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کر سکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ (۳) "مُوَاسَاۃ": کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾

"مشرکوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں، جب کہ وہ اپنے بارے میں "کفر" کی گواہی دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے، اور وہ لوگ ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم میں رہیں گے"۔﴿١٧﴾

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ ۫ فَعَسٰٓى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾

"اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں، جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، اور (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے ہیں، پوری امید ہے کہ ایسے ہی لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہیں"۔﴿١٨﴾

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ وقف لازم

"کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے والوں کو، اور مسجد حرام کو آباد کرنے والوں کو، اُس آدمی کے برابر بنا دیا ہے، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا، اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا، یہ سب لوگ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں، اور اللہ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔﴿١٩﴾

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ

"جو لوگ ایمان لے آئے اور ہجرت کی، اور اللہ کے راستے میں اپنے

اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

مال اوراپنی جانوں سے جہاد کیا ہے، ان کا مقام اللہ کے نزدیک زیادہ اونچا ہے، اوروہی لوگ کامیاب ہیں''۔﴿۲۰﴾

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿۲۱﴾

''ان (کامیاب) لوگوں کا رب انھیں اپنی طرف سے رحمت، اوراپنی رضامندی، اورایسی ''جنتوں'' کی خوش خبری دیتا ہے، جن میں ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں''۔﴿۲۱﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾

''(کامیاب) لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، بیشک اللہ کے پاس بہت بڑا ''بدلہ'' ہے''۔﴿۲۲﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

''اے ایمان والو! اگرتمہارے باپ، اورتمہارے بھائی ''ایمان'' کو چھوڑکر ''کفر'' کو پسند کرلیں، توانھیں اپنا (جگری) دوست نہ بناؤ (مگر ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ)، اوراگرتم میں سے جولوگ انھیں اپنادوست بنائیں گے، تو وہی لوگ ظالم ہیں''۔﴿۲۳﴾۔ (تعلقات کی ''تین'' قسمیں ہیں: (۱) ''مُوَالَاۃ'': جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔ (۲) ''مُدَارَاۃ'': خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جوبھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کرسکتے ہیں، غیر مسلم کواپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کرسکتے ہیں۔ (۳) ''مُوَاسَاۃ'': کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کودورکرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اِۨقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۧ﴿۲۴﴾

ع ۹

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: اگرتمہارے باپ، اورتمہارے بیٹے، اورتمہارے بھائی، اورتمہاری بیویاں، اورتمہارا خاندان، اورتمہارے کمائے ہوئے مال، اور وہ کاروبار (وہ تجارت) جس میں نقصان ہونے کا تمھیں ڈر ہے، اوروہ مکانات (وہ حویلیاں) جنہیں تم پسند کرتے ہو، (یہ تمام چیزیں) تمھیں اللہ سے، اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے، اوراللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں (پسند ہیں)، توانتظارکرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لیکر آجائے، اوراللہ

فاسقوں (نافرمانوں) کو ہدایت نہیں دیتا"۔ ﴿۲۴﴾

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۚ ﴿۲۵﴾

"(اے مسلمانو!) بیشک اللہ بہت سی جگہوں پر تمہاری مدد کر چکا ہے، اور "حنین" کے دن بھی تمہاری مدد کی ہے، جب تمہاری تعداد کی زیادتی نے تمھیں "خوش فہمی" میں ڈال دیا تھا، مگر وہ تمہارے کسی کام نہ آئی، اور زمین اپنی "کشادگی" کے باوجود تم پر "تنگ" ہوگئی، پھر تم لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے"۔ ﴿۲۵﴾ ۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ۸/ہجری میں فتح مکہ کے بعد شوال ۸/ہجری میں "مکہ" اور "طائف" کے درمیان "حنین" ۱۲/ہزار مسلمانوں کے ساتھ تشریف لے گئے، "ہوازن" اور "ثقیف" کے لوگ وہاں آباد تھے، وہ لوگ بڑے بہادر تھے، بڑے تیرانداز تھے، حق و باطل کی یہ بھی ایک بڑی لڑائی تھی، شروع شروع میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ ے، پھر اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی)۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾

"پھر اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، اور مومنوں پر اپنی طرف سے "سکون" نازل کیا، اور (تمہاری مدد کے لیے) ایسے لشکر اتارے، جسے تم لوگوں نے نہیں دیکھا، اور کافروں کو سزا دی، اور کافروں کی یہی سزا ہے"۔ ﴿۲۶﴾

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾

"پھر اس کے بعد اللہ جسے چاہتا ہے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۲۷﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

"اے ایمان والو! بیشک مشرک "ناپاک" ہیں، اس لیے اس سال (۹/ہجری) کے بعد وہ لوگ مسجد حرام کے قریب بھی نہ آئیں، اور (اے مسلمانو!) اگر تمھیں فقیری (غریبی) کا ڈر ہے، تو اگر اللہ چاہے گا، تو اپنے فضل و کرم سے جلد ہی تمھیں دولت مند بنائے گا، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿۲۸﴾۔ (مشرک ناپاک ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دل کے ناپاک ہیں، عقیدے کے ناپاک ہیں، اعمال کے ناپاک ہیں، اس کا مطلب یہ بالکل نہیں ہے کہ وہ خود ناپاک ہیں، کہ اگر ہاتھ لگ جائے تو ہاتھ دھونا پڑے گا)۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

"(مسلمانو!) ان اہل کتاب (یہود و نصاری) سے جنگ کرو، جو اللہ پر، اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، اور جس چیز کو اللہ اور اس کے

وَ رَسُوۡلُهٗ وَلَا يَدِيۡنُوۡنَ دِيۡنَ الۡحَقِّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حَتّٰى يُعۡطُوا الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿۲۹﴾

رسول (ﷺ) نے حرام کیا ہے اسے وہ حرام نہیں سمجھتے ہیں، اور "دین حق" کو قبول نہیں کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ ذلیل (وخوار) ہوتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے "جزیہ" (ٹیکس) دیں"۔﴿۲۹﴾۔ (جزیہ: وہ مال ہے جو اہل کتاب اور دیگر کافر لوگ سال میں ایک بار اسلامی حکومت کو اس بدلے میں دیتے ہیں کہ مسلمان ان سے لڑائی نہیں کریں گے، ان کے جان و مال، اور عزت و آبرو کی حفاظت کریں گے، اور مال کتنا دینا ہے؟ مسلمان حاکم یا اس کا نمائندہ اس دور کے حساب سے متعین کرے گا، تو مالدار اپنے حساب سے اور غریب اپنے حساب سے "جزیہ" (ٹیکس) دے گا)۔

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ عُزَيۡرُ ۨابۡنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ اللّٰهِ‌ؕ ذٰلِكَ قَوۡلُهُمۡ بِاَفۡوَاهِهِمۡ‌ۚ يُضَاهِـُٔوۡنَ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ‌ۚ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۳۰﴾

"یہودیوں نے کہا کہ عزیز (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں، اور عیسائیوں نے کہا کہ: عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں، یہ سب ان کے منہ کی بنائی ہوئی باتیں ہیں (یہ سب بکواس ہے)، یہ اپنے سے پہلے کے کافروں جیسی باتیں کر رہے ہیں، اللہ انہیں ہلاک و برباد کر دے! پھر وہ کدھر جا رہے ہیں؟"۔﴿۳۰﴾

اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَالۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ‌ۚ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ؕ سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۱﴾

"ان (عیسائیوں نے) اللہ کے بجائے اپنے "عالموں" اور اپنے "عابدوں" (دنیا سے کٹ کر عبادت کرنے والوں) کو خدا بنا لیا ہے، اور مسیح (عیسیٰ) ابن مریم (علیہ السلام) کو بھی (خدا بنا لیا ہے)، جب کہ ان لوگوں کو تو صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا، جس کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اللہ اس سے پاک ہے جو وہ "شریک" بناتے ہیں"۔﴿۳۱﴾

يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَيَاۡبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنۡ يُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۳۲﴾

"(انکار کرنے والے) اللہ کے "نور" (دین اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، اور اللہ اس کا انکاری ہے مگر یہ کہ وہ اپنے "نور" (دین اسلام) کو ہر حال میں پورا کر کے رہے گا، اگرچہ کافر ایسا نہیں چاہتے ہیں"۔﴿۳۲﴾۔ (پوری دنیا کے ہر گھر میں دین اسلام کو اللہ داخل کر کے رہے گا)۔

هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۳﴾

"وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے، تاکہ اسے دنیا کے تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین لوگ ایسا نہیں چاہتے ہیں"۔﴿۳۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾

''اے ایمان والو! بیشک بہت سے ''علماء'' اور ''درویش'' (کے لیے) لوگوں کا مال ''ناجائز'' کھاتے ہیں، اور دوسروں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں، اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ہیں، تو آپ (ﷺ) انھیں دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کی خوش خبری سنا دیجیے''۔﴿۳۴﴾ (''۸۵ رگرام'' سونا یا اس سے زیادہ ہو تو (2.5) ڈھائی فیصد زکوۃ ہے۔ اور ''۵۹۵ رگرام'' چاندی یا اس سے زیادہ ہو تو (2.5) ڈھائی فیصد زکوۃ ہے)۔

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

''جس دن اس (خزانے) کو جہنم کی آگ میں گرمایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیوں، اور ان کے بازوؤں (پہلوؤں)، اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا، (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا تو اب اپنے جمع کیے ہوئے خزانے کا مزہ چکھو''۔﴿۳۵﴾

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

''بیشک جس دن اللہ نے آسمانوں و زمین کو پیدا کیا ہے، اسی دن سے اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد ''بارہ'' ہے، ان میں سے چار مہینے (ذوالقعدۃ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) حرمت والے ہیں، یہی سیدھا دین ہے، لہٰذا ان (مہینوں) کے معاملے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو، اور تم مشرکوں سے اکٹھے ہو کر جنگ کرو، جیسے وہ تم سے اکٹھے ہو کر جنگ کرتے ہیں، اور جان لو! بیشک اللہ ''نیک لوگوں'' کے ساتھ ہے''۔﴿۳۶﴾ (عربی کے بارہ مہینے یہ ہیں: محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاولی، جمادی الآخرۃ، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدۃ، ذوالحجہ)۔

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۸

''بیشک ''نسیء'' (مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا) کفر میں زیادتی ہے، جو کافروں کی گمراہی کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے، وہ لوگ کسی خاص مہینے کو ایک سال ''حلال'' کر لیتے، اور دوسرے سال اسی مہینہ کو ''حرام'' کر لیتے، تاکہ اللہ نے جو مہینے حرام بنائے ہیں، ان کی بس گنتی پوری کر لیں، اور اللہ نے جو مہینے حرام بنائے ہیں، انھیں حلال بنا لیں، ان کے برے اعمال ان کے لیے ''اچھے'' بنا دیے گئے ہیں، اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا''۔﴿۳۷﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى

''اے ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) نکلو، تو تم (سستی اور کاہلی کی وجہ سے)

الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾

زمین پر گرے جاتے ہو؟ (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے؟) کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ (یادرکھو!) دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہیں"۔﴿۳۸﴾۔ (غزوۂ تبوک ۹رہجری کا کا واقعہ ہے: غزوۂ تبوک کے موقع پر سخت گرمی کا موسم تھا، پھل پک چکے تھے، سواری کی کمی تھی، سفر کافی لمبا تھا)۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

"اگر تم جہاد کے لیے نہیں نکلو گے تو اللہ تمھیں دردناک عذاب دے گا، اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا، اور تم لوگ اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔﴿۳۹﴾

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾

"اگر تم لوگ نبی (ﷺ) کی مدد نہیں کرو گے، تو (کوئی فرق نہیں پڑتا)، اللہ نے ان کی مدد اس وقت کی، جب کافروں نے انھیں (مکہ سے) نکال دیا تھا، اور وہ "دو" میں سے "ایک" تھے، جب دونوں غار (ثور) میں تھے، اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہے تھے: غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ نے انھیں اپنی طرف سے "تسکین" (دل کا سکون) دیا، اور ایسے لشکر کے ذریعے ان کی مدد کی، جسے تم لوگوں نے نہیں دیکھا، اور کافروں کی بات کو "نیچا" کر دیا، اور اللہ کی بات تو "بلند" ہی ہے (بول بالا اللہ کا ہے)، اور اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے"۔﴿۴۰﴾

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

"(مسلمانو! جہاد کے لیے) نکلو، ہلکے ہو تب بھی اور بھاری ہو تب بھی ضرور نکلو، اور اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو، اگر تمہارے پاس کچھ بھی علم ہے تو (جان لو کہ) یہی تمہارے لیے بہتر ہے"۔﴿۴۱﴾

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع

"اگر کوئی "فوری فائدہ" ہوتا، اور سفر چھوٹا ہوتا، تو وہ (منافقین غزوہ تبوک میں) آپ (ﷺ) کے پیچھے ہو لیتے، لیکن (تبوک کا) سفر دوری کی وجہ سے ان (منافقوں) کے لیے بہت مشکل ہو گیا، اور اب وہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر کہیں گے: اگر ہمارے لیے ممکن ہوتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکل جاتے۔ یہ لوگ خود اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں، اور اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ "پکے" جھوٹے ہیں"۔﴿۴۲﴾

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى

"(اے نبی ﷺ!) اللہ آپ کو معاف کرے، آپ (ﷺ) نے

يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَتَعۡلَمَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۴۳﴾

ان (منافقوں کوگھروں میں رہنے اور جہاد میں شریک نہ ہونے کی) اجازت کیوں دے دی؟ اگر (آپ انہیں خود اجازت نہ دیتے) تو سچے لوگ آپ کے سامنے ظاہر ہوجاتے، اور جھوٹ بولنے والوں کو بھی آپ اچھی طرح جان لیتے''۔﴿۴۳﴾

لَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۴﴾

''جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اجازت نہیں مانگتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے مال و دولت اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد سے پیچھے رہ جائیں، اور اللہ ''نیک لوگوں'' کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۴۴﴾

اِنَّمَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَارۡتَابَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ فَهُمۡ فِىۡ رَيۡبِهِمۡ يَتَرَدَّدُوۡنَ ﴿۴۵﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اجازت صرف وہ لوگ مانگتے ہیں، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، اور ان کے دل شک میں پڑ گئے ہیں، تو وہ لوگ اپنے شک ہی میں ''ڈانواں ڈول'' ہیں (حیران و پریشان ہیں)''۔﴿۴۵﴾

وَلَوۡ اَرَادُوا الۡخُرُوۡجَ لَاَعَدُّوۡا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰـكِنۡ كَرِهَ اللّٰهُ انۡۢبِعَاثَهُمۡ فَثَبَّطَهُمۡ وَقِيۡلَ اقۡعُدُوۡا مَعَ الۡقٰعِدِيۡنَ ﴿۴۶﴾

''اور اگر ان کا ارادہ (جہاد کے لیے) نکلنے کا ہوتا، تو اس کے لیے کچھ سامان تیار کر لیتے، لیکن اللہ نے (جہاد کے لیے) ان (منافقوں) کے نکلنے کو پسند ہی نہیں کیا اس لیے انھیں روک دیا، اور ان سے کہہ دیا گیا: تم بھی بیٹھنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہ جاؤ (عذر والوں کے ساتھ بیٹھے رہ جاؤ)''۔﴿۴۶﴾

لَوۡ خَرَجُوۡا فِيۡكُمۡ مَّا زَادُوۡكُمۡ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوۡضَعُوۡا خِلٰلَكُمۡ يَبۡغُوۡنَكُمُ الۡفِتۡنَةَ ۚ وَفِيۡكُمۡ سَمّٰعُوۡنَ لَهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۷﴾

''اگر وہ (منافقین) تمہارے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلتے، تو تمہارے لیے شرارت کرتے، اور ''فتنہ اور فساد'' پھیلانے کے لیے تمہاری صفوں میں دوڑے دوڑے پھرتے، اور اب بھی تمہارے درمیان ان کے ''جاسوس'' موجود ہیں، اور اللہ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۴۷﴾

لَقَدِ ابۡتَغَوُا الۡفِتۡنَةَ مِنۡ قَبۡلُ وَقَلَّبُوۡا لَكَ الۡاُمُوۡرَ حَتّٰى جَآءَ الۡحَـقُّ وَظَهَرَ اَمۡرُ اللّٰهِ وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ ﴿۴۸﴾

''ان (منافقوں نے) اس سے پہلے بھی تو (اُحد اور خندق میں) ''فتنہ'' پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، اور بہت سی باتوں میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نقصان پہنچانے کے لیے ''الٹ پھیر'' کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ ''حق'' سامنے آ گیا، اور اللہ کا حکم غالب ہوا، اور یہ لوگ ناپسند کرتے ہی رہ گئے''۔﴿۴۸﴾۔ (جنگ اُحد کے موقع پر منافقین راستہ ہی سے واپس ہو گئے تھے)۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ لِّىۡ وَلَا

''اور ان ہی (منافقوں) میں سے وہ بھی ہیں، جو کہتے ہیں کہ: مجھے

تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

اجازت دے دیجیے، اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالیے، خبردار! خود یہ لوگ آزمائش میں ''پھنس'' گئے ہیں، اور بیشک جہنم کافروں کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے''۔﴿۴۹﴾

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾

''اگر آپ (ﷺ) کو کوئی ''خوشی'' ملتی ہے، تو ان منافقوں کو ''تکلیف'' ہوتی ہے، اور اگر آپ (ﷺ) کو کوئی ''تکلیف'' پہنچتی ہے تو کہتے ہیں: ہم نے تو اپنا معاملہ پہلے ہی سے ٹھیک کر رکھا ہے، اور پیٹھ پھیر کر خوشیاں مناتے ہوئے چل دیتے ہیں''۔﴿۵۰﴾

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: ہم تک وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہماری ''قسمت'' میں لکھ دیا ہے، وہی ہمارا مولیٰ ہے (کام بنانے والا ہے)، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے''۔﴿۵۱﴾

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: تم ہمارے بارے میں دو بھلائیوں (فتح یا شہادت) میں سے ایک کے علاوہ اور کس بات کا انتظار کرتے ہو؟ اور ہم تمہارے بارے میں انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب نازل کر دے، یا ہمارے ہاتھوں (تمھیں) سزا دلوا دے، بس تم لوگ انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں''۔﴿۵۲﴾

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: تم چاہے خوشی سے خرچ کرو، یا ناخوشی سے (خرچ کرو)، تمہاری جانب سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اس لیے کہ تم لوگ فاسق (نافرمان) ہو''۔﴿۵۳﴾

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

''اور اللہ کے راستے میں ان (منافقوں) کے خرچ کیے ہوئے ''صدقے'' قبول نہیں کیے جاتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ ''کفر'' کیا ہے (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات نہیں مانی ہے)، اور بڑی سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز کے لیے آتے ہیں، اور (اللہ کے لیے) خرچ بھی کرتے ہیں، تو دل سے نہ چاہتے ہوئے خرچ کرتے ہیں''۔﴿۵۴﴾

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

''تو (اے نبی ﷺ!) آپ کو ان (کافروں اور منافقوں) کے مال اور ان کی اولاد ''دھوکے'' میں نہ ڈال دے، اللہ تو چاہتا ہے کہ ان لوگوں کو ان (مال و اولاد) کی وجہ سے دنیاوی زندگی ہی میں ''سزا'' دے، اور

كٰفِرُوۡنَ ﴿۵۵﴾

کفر ہی کی حالت میں ان کی موت آئے"۔ ﴿۵۵﴾

وَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمۡ لَمِنۡكُمۡ ؕ وَمَا هُمۡ مِّنۡكُمۡ وَلٰـكِنَّهُمۡ قَوۡمٌ يَّفۡرَقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

"اور وہ (منافقین) اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ بیشک وہ منافقین لوگ تم ہی میں سے ہیں (قسمیں کھا کھا کر مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ بھی پکے مسلمان ہیں)، جب کہ وہ تم میں سے نہیں ہیں، بلکہ وہ "ڈرپوک" لوگ ہیں"۔ ﴿۵۶﴾

لَوۡ يَجِدُوۡنَ مَلۡجَاً اَوۡ مَغٰرٰتٍ اَوۡ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوۡا اِلَيۡهِ وَهُمۡ يَجۡمَحُوۡنَ ﴿۵۷﴾

"اگر ان (منافقوں) کو کوئی "پناہ" کی جگہ، یا کوئی "غار"، یا کوئی اور داخل ہونے کی جگہ مل جاتی، تو اس جانب دوڑتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے"۔ ﴿۵۷﴾۔ (تاکہ مسلمانوں سے دور رہیں، اور اسلام اور مسلمانوں کی کامیابی کی باتیں سن سن کر جو دل پر چوٹ لگتی ہے، اس سے نجات مل جائے)۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّلۡمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ‌ ۚ فَاِنۡ اُعۡطُوۡا مِنۡهَا رَضُوۡا وَاِنۡ لَّمۡ يُعۡطَوۡا مِنۡهَاۤ اِذَا هُمۡ يَسۡخَطُوۡنَ ﴿۵۸﴾

"اور ان ہی (منافقین) میں سے کچھ ایسے بھی ہیں، جو "صدقوں" (کی تقسیم) کے بارے میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر "نکتہ چینی" کرتے ہیں، اور اگر انھیں ان مالوں میں سے دیا جاتا ہے تو خوش رہتے ہیں، اور اگر انھیں ان مالوں میں سے نہیں دیا جاتا ہے تو ناراض ہو جاتے ہیں"۔ ﴿۵۸﴾۔ (نکتہ چینی کرتے ہیں: یعنی عیب نکالتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدل وانصاف نہیں کرتے، اپنے چاہنے والوں کو زیادہ دیتے ہیں، اور ہمیں کم دیتے ہیں)۔

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ ۙ وَقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ سَيُؤۡتِيۡنَا اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ وَرَسُوۡلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾ ع ۱۴

"اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو کچھ بھی دیا تھا، اگر وہ اس پر خوش رہتے، اور کہتے کہ: اللہ ہمارے لیے کافی ہے، وہ جلد ہی ہمیں اپنے فضل وکرم سے اور زیادہ دے گا، اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی دیں گے، ہم بیشک اللہ کی طرف "راغب" ہیں (اللہ ہی سے پوری امید رکھتے ہیں، تو یہ ان منافقوں کے لیے اچھا ہوتا)"۔ ﴿۵۹﴾

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡعٰمِلِيۡنَ عَلَيۡهَا وَالۡمُؤَلَّـفَةِ قُلُوۡبُهُمۡ وَفِى الرِّقَابِ وَالۡغٰرِمِيۡنَ وَفِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ‌ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۶۰﴾

"بیشک زکوٰۃ تو فقیروں کے لیے، اور مسکینوں کے لیے، اور زکوٰۃ (کی وصولی) کرنے والوں کے لیے ہے، اور ان کے لیے بھی ہے جن کا دل جیتنا ہو (چاہے غیر مسلم کی حرکت سے بچنے کے لیے یا نئے مسلم کی تکلیف دور کرنے کے لیے ہو)، اور گردن چھڑانے کے لیے ہے (غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرانے کے لیے، جیل سے بے گناہ قیدی کی رہائی کے لیے ہے)، اور قرض داروں (کا قرض) چکانے کے لیے ہے، اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے ہے، اور مسافروں کے لیے ہے، (یہ حکم) اللہ کی

طرف سے ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿۶۰﴾

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾

"اور ان (منافقین) میں سے کچھ ایسے بھی ہیں، جو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تکلیف دیتے ہیں، اور (ان کے بارے میں) کہتے ہیں: وہ کان کے "کچے" ہیں (ہلکے ہیں، ہر ایک کی بات سن لیتے ہیں)، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دیجیے کہ وہ تمہارے لیے "بھلائی" کی باتیں سنتے ہیں، وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، اور تم میں سے ایمان والوں کے لیے وہ "سراپا" رحمت ہیں، اور جو لوگ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تکلیف دیتے ہیں، ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے"۔ ﴿۶۱﴾

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

"(اے ایمان والو!) وہ (منافقین) تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں، تاکہ تمھیں خوش رکھیں، اگر وہ لوگ سچے ایمان والے ہوتے، تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انھیں خوش رکھیں"۔ ﴿۶۲﴾

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾

"کیا وہ (منافقین) یہ نہیں جانتے کہ جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نافرمانی کرے گا؟ اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا، وہ بہت بڑی رسوائی ہے!"۔ ﴿۶۳﴾

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

"منافقین ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی سورت اترے، جو ان کے دلوں کی پوشیدہ باتوں کو ان کے سامنے کھول کر رکھ دے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دیجیے کہ تم مذاق اڑاتے رہو، بیشک اللہ ان باتوں کو باہر لانے والا ہے جن سے تم ڈرتے تھے"۔ ﴿۶۴﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾

"اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان (منافقوں) سے پوچھیں گے، تو وہ کہیں گے کہ ہم تو "ہنسی مذاق" اور "دل لگی" کر رہے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دیجیے: کیا تمہارے نزدیک اللہ اور اس کی آیتیں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہی ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟" ﴿۶۵﴾

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ ع

"اب (جھوٹے) بہانے نہ بناؤ، بیشک تم لوگ ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گئے ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو (ان کی توبہ کے بعد) معاف بھی کر دیں، تو دوسرے گروہ کو ضرور عذاب دیں گے (سزا دیں گے)، اس لیے کہ وہ مجرم لوگ ہیں"۔ ﴿۶۶﴾

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ

"منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک جیسے ہیں، سبھی "برائی" کا حکم

بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾

دیتے ہیں اور ''نیکی'' سے روکتے ہیں، اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں (اللہ کے لیے مال خرچ نہیں کرتے ہیں)، وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ بھی انہیں بھول گیا، بیشک منافقین ہی فاسق (نافرمان) ہیں''۔﴿۶۷﴾

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ۙ

''اللہ نے منافق مردوں، اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہی (سزا) ان لوگوں کے لیے کافی ہے، اور ان لوگوں پر اللہ کی لعنت (اور پھٹکار) ہے، اور ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے''۔﴿۶۸﴾

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

''(اے منافقو! اے حق کا انکار کرنے والو!) تم ان لوگوں کی طرح ہو، جو تم سے پہلے تھے، وہ لوگ تم سے زیادہ طاقت والے اور تم سے زیادہ مال و اولاد والے تھے، انھوں نے (دنیاوی نعمتوں میں سے) اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا، تو تم نے بھی اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا، جس طرح ان لوگوں نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھایا جو تم سے پہلے تھے، اور تم لوگ بھی ویسے ہی بے ہودہ (فضول) باتوں میں پڑے ہو، جیسے وہ (گزرے ہوئے لوگ) فضول باتوں میں پڑے ہوئے تھے (اپنے نبی کو برا بھلا کہتے تھے)، ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے، اور وہی لوگ گھاٹے (نقصان) میں ہیں''۔﴿۶۹﴾۔ (بیہودہ باتیں: جیسے وہ لوگ قرآن، اسلام اور نبی ﷺ پر نکتہ چینی کرتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں)۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾

''کیا ان (منافقوں، حق کا انکار کرنے والوں) تک ان لوگوں کی خبر نہیں آئی، جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ (یعنی) نوح (علیہ السلام) کی قوم، اور (ہود علیہ السلام کی قوم) عاد، اور (صالح علیہ السلام کی قوم) ثمود، اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم، اور (شعیب علیہ السلام کی قوم) مدین والے، اور ''الٹی ہوئی بستیوں والے'' (جیسے لوط علیہ السلام کی قوم)، ان سب کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، اللہ ان لوگوں پر ظلم کرنے والا نہیں تھا، بلکہ وہ لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے''۔﴿۷۰﴾

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

''اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں (مددگار ہیں)، وہ ''نیکی'' کا حکم دیتے ہیں، اور ''برائی'' سے روکتے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع ۱۵

ہیں، اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مانتے ہیں، اللہ ان ہی لوگوں پر رحم کرے گا، بیشک اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے"۔﴿۷۱﴾

"اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں سے ایسے "باغات" کا (جنتوں کا) وعدہ کر رکھا ہے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور "جنات عدن" میں (سدا بہار باغوں میں) عمدہ محلوں کا (بھی وعدہ کر رکھا ہے)، اور سب سے بڑی (نعمت) اللہ کی "رضامندی" (خوشی) ہے (جو جنت والوں کو نصیب ہوگی)، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے"۔﴿۷۲﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! "کافروں" اور "منافقوں" سے جہاد کریں، اور ان (کافروں اور منافقوں) پر سختی کریں، ان لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے"۔﴿۷۳﴾

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

"(منافقین) اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انھوں نے کوئی بات نہیں کہی ہے، جب کہ ان لوگوں نے (غزوہ تبوک میں اور اس لڑائی کے سفر میں کئی بار) "کفر کی باتیں" کہی ہیں، اور اسلام لانے کے بعد دوبارہ "کافر" ہوگئے، اور ان لوگوں نے وہ کام کرنا چاہا جو وہ لوگ نہیں کر سکے، اور انھوں نے اس وجہ سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر عیب لگایا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ کے فضل سے انھیں مالدار بنا دیا تھا، اب اگر وہ لوگ توبہ کر لیں گے، تو ان کے لیے بہتر ہوگا، اور اگر وہ لوگ منہ موڑیں گے، تو اللہ انھیں دنیا اور آخرت میں دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب دے گا، اور زمین پر ان کا کوئی "ولی" (جگری دوست) اور ان کی کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا"۔﴿۷۴﴾ (بارہ منافقوں نے، مقام تبوک میں، رات کے وقت منہ پر نقاب ڈال کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنا چاہا تھا، مگر وہ لوگ کامیاب نہ ہو سکے)۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

"اور ان (منافقوں) میں سے کچھ وہ لوگ بھی ہیں، جنھوں نے اللہ سے "وعدہ" کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے روزی (مال) دے گا تو ضرور صدقہ کریں گے، اور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے"۔﴿۷۵﴾

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

’’لیکن جب اللہ نے ان (منافقوں) کو اپنے فضل سے نوازا، تو بخیل (کنجوس) ہوگئے، اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑ لیا‘‘۔﴿۷۶﴾

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

’’تو اللہ نے سزا کے طور پر ان (منافقوں) کے دلوں میں اس دن تک کے لیے ’’نفاق‘‘ پیدا کر دیا، جب وہ اللہ سے ملیں گے، اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا، اس کی خلاف ورزی کی تھی، اور وہ جھوٹ بولتے تھے‘‘۔﴿۷۷﴾

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۷۸﴾

’’کیا ان (منافقوں کو) معلوم نہیں کہ اللہ ان کے ’’بھیدوں‘‘ اور ان کی ’’سرگوشیوں‘‘ کو (خوب اچھی طرح) جانتا ہے؟ اور بیشک اللہ ’’غیب‘‘ کی باتوں کو (خوب اچھی طرح) جانتا ہے‘‘۔﴿۷۸﴾

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۹﴾

’’(اور ان منافقوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے) جو ایمان والوں پر ’’عیب‘‘ لگاتے ہیں جو اپنی خوشی سے ’’صدقہ وخیرات‘‘ کرتے ہیں، اور ان ایمان والوں کا بھی مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس اپنی ’’محنت مزدوری‘‘ کے علاوہ صدقہ کرنے کے لیے اور کچھ نہیں ہوتا، اللہ بھی ان (مذاق اڑانے والوں) کا مذاق اڑاتا ہے، اور ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے‘‘۔﴿۷۹﴾

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۸۰﴾

’’(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ ان کے لیے ’’بخشش‘‘ (گناہوں سے معافی) کی دعا کیجیے یا نہ کیجیے (دونوں برابر ہے)، اگر آپ ان کے لیے ’’ستر‘‘ بار بھی ’’بخشش‘‘ کی دعا کریں گے تب بھی اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا، اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کفر کیا ہے (اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے)، اور اللہ فاسق (نافرمان) لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا‘‘۔﴿۸۰﴾

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا یَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

’’رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت میں پیچھے رہ جانے والے اپنے (گھروں میں) بیٹھے رہ جانے پر خوش ہو گئے، اور اللہ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے کو نا پسند کیا، اور (دوسروں سے بھی) کہا کہ (اتنی سخت) گرمی میں نہ نکلو (غزوہ تبوک میں جہاد کے لیے نہ نکلو)، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: جہنم کی آگ زیادہ گرم ہے، کاش! کہ انھیں یہ بات سمجھ میں آجاتی‘‘۔﴿۸۱﴾

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

''تو اب یہ لوگ (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں، اور (آخرت میں اپنے کالے کرتوت کی وجہ سے) خوب روئیں گے''۔﴿۸۲﴾

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِىَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

''اگر اللہ آپ (ﷺ) کو (مدینہ میں) ان میں سے ایک جماعت تک پہنچادے، اور وہ جہاد میں نکلنے کی وجہ سے آپ سے اجازت مانگیں تو آپ (ﷺ صاف صاف) کہہ دیجیے کہ تم لوگ میرے ساتھ ہرگز نہ نکلوگے، اور میرے ساتھ مل کر کسی دشمن سے ہرگز جنگ نہ کروگے، تم لوگوں نے پہلی بار (جنگ تبوک کے موقع سے) بیٹھے رہنے کو پسند کیا تھا، تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو''۔﴿۸۳﴾

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) ان (منافقین) میں سے جو کوئی مر جائے، اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں، اور اس کی قبر کے پاس کھڑے نہ ہوں، اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا ہے (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے)، اور ''نافرمانی'' ہی کی حالت میں ان لوگوں کی موت آئی ہے''۔﴿۸۴﴾

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

''تو (اے نبی ﷺ!) آپ کو ان (کافروں اور منافقوں) کے مال اور ان کی اولاد ''دھوکے'' میں نہ ڈال دے، اللہ تو چاہتا ہے کہ ان لوگوں کو ان (مال واولاد) کی وجہ سے دنیاوی زندگی ہی میں ''سزا'' دے، اور کفر ہی کی حالت میں ان کی موت آئے''۔﴿۸۵﴾

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

''اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو (کہا جاتا ہے کہ) اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ مل کر جہاد کرو، تو ان (منافقوں) میں سے مالدار لوگ آپ (ﷺ) سے اجازت مانگتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہمیں ''معذوروں'' کے ساتھ بیٹھے رہنے دیجیے''۔﴿۸۶﴾۔ (جھوٹا عذر پیش کرتے ہیں، اور عورتوں اور بچوں کے ساتھ گھر پر بیٹھے رہنا پسند کرتے ہیں)۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾

''ان (منافقوں) نے پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کیا ہے، اور ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے، تو وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے (کہ وہ کیا کررہے ہیں؟)''۔﴿۸۷﴾

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا

''لیکن رسول (ﷺ) اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں نے اپنے

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ؑ

وَ جَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ۙ

وَّ لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ؕ

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَ هُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

مال اور اپنی جانوں سے جہاد کیا ہے، ان ہی لوگوں کے لیے ہر قسم کی بھلائی ہے، اور یہی لوگ کامیاب ہیں''۔﴿۸۸﴾

''اللہ نے ان لوگوں کے لیے وہ ''باغات'' تیار کر رکھے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔﴿۸۹﴾

''اور دیہاتیوں میں سے بہانہ بنانے والے لوگ آئے، تاکہ انھیں بھی (جہاد سے) چھٹی دے دی جائے، اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جھوٹ بولا تھا، وہ سب بیٹھے رہ گئے، ان میں سے جو لوگ کافر ہیں، ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔﴿۹۰﴾

''کمزوروں کے لیے (جہاد میں نہ جانے کا) کوئی گناہ نہیں، اور نہ بیماروں کے لیے، اور نہ ان کے لیے جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں، اگر وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے ''مخلص'' اور ''خیرخواہ'' ہوں، (تو ایسے) نیک لوگوں پر ''الزام'' لگانے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۹۱﴾

''اور نہ ان کے لیے کوئی گناہ کی بات ہے، جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئے، تاکہ آپ ان کے لیے سواری کا کوئی انتظام کردیں، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا کہ میرے پاس تمہارے لیے کوئی سواری نہیں ہے، تو وہ اس حالت میں واپس ہو گئے کہ ان کی آنکھوں سے غم کے مارے آنسو ''بہہ'' رہے تھے کہ ان کے پاس خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے''۔﴿۹۲﴾

''الزام ان (منافق) لوگوں پر ہے، جنھوں نے مالدار ہونے کے باوجود آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے (جہاد میں نہ جانے کی) اجازت مانگی ہے۔ ان لوگوں نے پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کیا ہے، اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی، تو وہ کچھ بھی نہیں جانتے (کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟)''۔﴿۹۳﴾

(گیارہواں پارہ)

(گیارہویں پارے میں ٹوٹل (16) رکوع ہیں۔اور (150) آیتیں ہیں)

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ‌ؕ قُلْ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَـكُمۡ قَدۡ نَـبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ‌ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾

"(اے مسلمانو!) جب تم (تبوک سے) واپس (ان منافقوں) کے پاس پہنچو گے، تو تمہارے سامنے "بہانہ" بنائیں گے، (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: تم بہانے نہ بناؤ، ہم تم پر ہرگز یقین نہیں کریں گے، اللہ نے تمہاری خبریں ہم تک پہنچادی ہیں، اور آئندہ بھی اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے کاموں پر نظر رکھیں گے، پھر تم اس ذات کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غائب وحاضر سب کا جاننے والا ہے، تو وہ تمھیں تمہارے کاموں کی خبر دے گا"۔ ﴿۹۴﴾

سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ اِذَا انْقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ‌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾

"(اے مسلمانو!) جب تم لوگ ان (منافقوں) کے پاس لوٹو گے، تو وہ لوگ تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھائیں گے، تاکہ تم لوگ انھیں کچھ نہ کہو، اس لیے تم لوگ انھیں کچھ نہ کہو، اور ان کے برے کاموں کے بدلے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے"۔ ﴿۹۵﴾

يَحۡلِفُوۡنَ لَـكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ‌ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۹۶﴾

"وہ (منافقین) تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے، تاکہ تم لوگ ان سے خوش ہوجاؤ، اس لیے اگر تم ان سے خوش ہوجاؤ گے تو بیشک اللہ ایسے فاسق (نافرمان) لوگوں سے خوش نہیں ہوتا"۔ ﴿۹۶﴾

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۹۷﴾

"دیہاتی لوگ "پکے کافر" اور "پکے منافق" ہیں، اور (اسی سختی کی وجہ سے) وہ اس قابل ہیں کہ (دین کے) احکام کو نہ سمجھ سکیں جو اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارے ہیں، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿۹۷﴾

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ‌ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۹۸﴾

"اور کچھ دیہاتی ایسے بھی ہیں، جو (اللہ کے لیے) خرچ کیے ہوئے مال کو ایک "جرمانہ" (بوجھ) سمجھتے ہیں، اور وہ لوگ تمہارے لیے مصیبتوں کے انتظار میں رہتے ہیں، مصیبت خود ان ہی لوگوں پر آئے، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔ ﴿۹۸﴾

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ

"اور کچھ دیہاتی ایسے بھی ہیں، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو کچھ بھی اللہ کے لیے خرچ کرتے ہیں، اس کو اللہ سے "نزدیکی"

عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۹۹﴾

کا ذریعہ، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی "نیک دعاؤں کا ذریعہ" سمجھتے ہیں، سنو! بیشک یہ ان کے لیے "نزدیکی" کا ذریعہ ہے، جلد ہی اللہ انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۹۹﴾

وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾

"اور مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے، اور جن لوگوں نے نیکی کے ساتھ ان (مہاجرین اور انصار) کی پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہو گیا، اور وہ لوگ اللہ سے راضی ہو گئے، اور اللہ نے ان کے لیے ایسے "باغات" تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے"۔ ﴿۱۰۰﴾

وَمِمَّنۡ حَوۡلَـكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ؕۛ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ؔۛ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾

"اور (اے مسلمانو!) تمہارے آس پاس میں جو دیہاتی لوگ ہیں، ان میں بھی منافقین پائے جاتے ہیں، اور "مدینہ والوں" میں بھی (کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو) "نفاق" پر اڑے ہوئے ہیں (زبان سے اسلام کا اظہار کرتے ہیں)، جنھیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں جانتے، ہم انھیں جانتے ہیں، انھیں ہم دو مرتبہ (ڈبل) عذاب دیں گے، پھر وہ لوگ بڑے عذاب کی طرف ڈھکیل دیئے جائیں گے"۔ ﴿۱۰۱﴾

وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۰۲﴾

"اور کچھ دوسرے (سچے) لوگ ہیں، جنھوں نے اپنے گناہوں کا "اعتراف" کر لیا ہے، انہوں نے (اچھے اور برے دونوں کام) ملے جلے کیے ہیں، امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے گا، بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۱۰۲﴾

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۳﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ ان کے مالوں کی زکوٰۃ "وصول" کر لیں، جس سے آپ انھیں پاک کریں، اور ان کے دلوں کا "تزکیہ" (صفائی) کریں، اور ان کے لیے دعا کرتے رہیں، بیشک آپ کی دعائیں ان کے لیے سکون کا ذریعہ ہے، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔ ﴿۱۰۳﴾

اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾

"کیا ان لوگوں نے نہیں جانا کہ بیشک اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، اور وہی ان سے "صدقے" بھی لیتا ہے، اور بیشک اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۱۰۴﴾

وَقُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ وَسَتُرَدُّوۡنَ اِلٰى

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ ان سے کہہ دیجیے: تم لوگ نیک عمل کرو، اس لیے کہ اللہ آئندہ تمہارے عمل کو دیکھے گا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

بھی، اور ایمان والے بھی (دیکھیں گے)۔ اور تم لوگ چھپے اور کھلے کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمھیں تمہارے کاموں کی خبر دے گا''۔﴿۱۰۵﴾

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

''اور کچھ دوسرے (سچے) لوگ بھی ہیں (جو سستی اور کاہلی سے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوسکے)، جن کا فیصلہ اللہ کا حکم آنے تک ٹال دیا گیا ہے، یا تو انھیں اللہ ''سزا'' دے گا، یا ان کی توبہ قبول کر کے انھیں معاف کر دے گا، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۱۰۶﴾

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

''اور (منافقین بھی) ہیں، جنھوں نے ایک مسجد اس لیے بنائی ہے، تا کہ (اسلام اور مسلمانوں کو) نقصان پہنچائیں، کفر کو پھیلائیں، مومنوں میں پھوٹ ڈال دیں، اور ان لوگوں کو ایک ''جگہ'' بنا دیں، جو پہلے سے ہی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتے ہیں، اور وہ منافقین ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی کی نیت کی تھی، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک وہ لوگ جھوٹے ہیں''۔﴿۱۰۷﴾

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

''آپ (ﷺ) اسلام اور مسلمانوں کو تکلیف دینے کے لیے بنائی گئی منافقوں کی مسجد ضرار) میں کبھی بھی (نماز کے لیے) کھڑے نہ ہوں، بیشک وہ مسجد (قبا) جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے ''تقویٰ'' پر رکھی گئی ہے، وہ زیادہ مستحق ہے کہ آپ (ﷺ) اس میں (نماز کے لیے) کھڑے ہوں، اس (مسجد قبا) میں ایسے لوگ ہوتے ہیں، جو پاک وصاف رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک وصاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے (پاک وصاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے)''۔﴿۱۰۸﴾

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

''کیا وہ (مومن) شخص جس نے اپنی عمارت کی ''بنیاد'' اللہ کے ڈر، اور اس کی ''خوشی'' پر رکھی ہو وہ بہتر ہے، یا وہ (منافق) شخص جس نے اپنی بلڈنگ کی بنیاد مٹی کے کسی کھوکھلے ''تودے'' (گرنے والے کنارے) پر رکھی ہو؟ پھر وہ اسے (سیدھا) لے کر جہنم کی آگ میں جا گرا، اور اللہ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔﴿۱۰۹﴾

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

''وہ بلڈنگ (یعنی مسجد ضرار) جو ان (منافقوں) نے بنائی ہے، وہ ان (منافقوں) کے دلوں میں اس وقت تک برابر شک پیدا کرتی رہے گی،

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١١٠

جب تک ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائیں (جب تک انھیں موت نہ آجائے)۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔۱۱۰

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١١١

"بیشک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے، وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں، تو دشمنوں کو قتل کرتے ہیں، اور خود بھی قتل ہوتے ہیں (خود بھی شہید ہوتے ہیں)، اللہ کی طرف سے (جنت کا) یہ "سچا وعدہ" تورات، انجیل اور قرآن میں موجود ہے، اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کا "پکا" کون ہو سکتا ہے؟ اس لیے (اے ایمان والو!) تم لوگ اللہ سے کیے ہوئے اپنے "سودے" پر خوش ہو جاؤ، اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے"۔۱۱۱

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١٢

"(وہ ایمان والے) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اللہ کی تعریف کرنے والے (روزے رکھنے والے)، زمین میں گھومنے پھرنے والے، (اللہ کے دین کے لیے زمین میں چلنے والے)، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے، اور اللہ کے "حدود" کی (قوانین کی) حفاظت کرنے والے ہیں، اور (اے نبی ﷺ!) آپ ایمان والوں کو خوش خبری سنا دیجیے"۔۱۱۲

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا أُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١١٣

"نبی (ﷺ) اور ایمان والوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے، کہ وہ مشرکوں کے لیے "مغفرت" (معافی) کی دعا کریں، چاہے کتنے بھی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جبکہ یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ وہ (مشرکین) جہنمی ہیں"۔۱۱۳

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيْمَ لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ أَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ؕ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝١١٤

"اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ کے لیے مغفرت (معافی) کی دعا صرف اس وعدے کو پورا کرنے کے لیے مانگی تھی، جو انھوں نے (اپنے باپ آزر) سے وعدہ کیا تھا، لیکن جب انھیں پکا یقین ہو گیا کہ وہ (آزر) اللہ کا دشمن ہے، تو اس سے کنارہ ہو گئے، بیشک ابراہیم (علیہ السلام) بڑے نرم دل، بڑے بردبار تھے (بہت نرمی والے تھے، بہت برداشت کرنے والے تھے)"۔۱۱۴

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ

"اور اللہ کسی قوم کو "ہدایت" دینے کے بعد "گمراہ" نہیں کرتا ہے، یہاں تک کہ ان کے لیے وہ چیزیں بیان کر دیتا ہے جن سے بچنا ضروری ہے،

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

بیشک اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۱۱۵﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾

''بیشک آسمانوں وزمین کی ''بادشاہت'' اللہ ہی کے لیے ہے، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی ''ولی'' (جگری دوست) اور ''مددکرنے والا'' نہیں ہے''۔﴿۱۱۶﴾

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْھُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ۙ

''اللہ نے ''نبی ﷺ'' اور ''مہاجرین'' اور ان ''انصار'' پر ''مہربانی'' فرمائی، جنھوں نے مشکل وقت میں نبی (ﷺ) کا ساتھ دیا، جب کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگانے کے قریب تھے، پھر اللہ نے ان پر بھی ''مہربانی'' فرمائی۔ بیشک اللہ ان سب پر بہت مہربان (بہت ہی شفقت والا، بہت نرمی کرنے والا)، بہت رحم والا ہے''۔﴿۱۱۷﴾

وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ۧ

''اور ان تینوں (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ) پر بھی (اللہ نے مہربانی فرمائی)، جو پیچھے رہ گئے تھے (سستی اور کاہلی کی وجہ سے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے)، یہاں تک کہ جب زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی، اور وہ لوگ خود اپنی جان سے ''تنگ'' آگئے (زندگی مشکل میں آگئی)، اور انھیں یقین ہوگیا کہ اللہ سے بھاگ کر دنیا میں کہیں اور ''پناہ لینے کی جگہ'' نہیں ہے، تو پھر اللہ نے ان لوگوں پر رحم کیا، تاکہ وہ لوگ توبہ کر لیں، بیشک اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۱۸﴾

ع ۴

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہا کرو (سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ)''۔﴿۱۱۹﴾

مَا كَانَ لِاَھْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَھُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ لَا يُصِيْبُھُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔـوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَھُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

''مدینہ والوں، اور ان کے آس پاس کے ''دیہاتیوں'' کے لیے (ہرگز) یہ مناسب نہیں تھا، کہ وہ (جہاد میں) رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ جانے سے پیچھے رہ جائیں، اور اپنی جانوں کو ان کی جان سے زیادہ ''عزیز'' رکھیں، (صرف اپنی جان کی فکر کریں اور نبی ﷺ کی جان کی کوئی ''پرواہ'' نہ کریں)، یہ اس لیے کہ اگر ''مجاہدین'' کو اللہ کے راستے میں پیاس لگتی ہے، یا کوئی تکلیف پہنچتی ہے، یا بھوک لگتی ہے، یا وہ ایسی جگہ سے گزرتے ہیں کہ کافروں کو ''غصہ'' آئے، یا دشمنوں سے کوئی چیز لے لیتے ہیں، تو ہر بات پر ان کے لیے ''نیک عمل'' لکھا جاتا ہے،

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾
وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً
وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ
لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ
يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ
غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾
وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ
يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾
وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ
رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ
كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾
اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِىْ كُلِّ عَامٍ
مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾
وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ
انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ

بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کا ''بدلہ'' ضائع (اور برباد) نہیں کرتا''۔ ﴿١٢٠﴾

''اور (اسی طرح اللہ والے) تھوڑا یا بہت جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں، یا کوئی میدان (وادی) پار کرتے ہیں، تو یہ سب کچھ ان کے (نیک اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے، تا کہ اللہ ان کے کاموں کا بہت اچھا بدلہ دے''۔ ﴿١٢١﴾

''اور یہ بات مناسب نہیں ہے کہ تمام ہی ایمان والے جہاد کے لیے چلے جائیں، ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ہر جماعت کے کچھ لوگ نکلیں، تا کہ دین کی سمجھ حاصل کریں، اور جب اپنی قوم کے پاس واپس جائیں تو انھیں اللہ سے ڈرائیں، تا کہ وہ ڈر جائیں (برے کاموں سے بچ جائیں)''۔ ﴿١٢٢﴾

''اے ایمان والو! تم آس پاس کے کافروں سے جنگ کرو، اور تمھیں ان کے ساتھ ''برتاؤ'' میں سختی کرنی چاہیے، اور جان لو بیشک اللہ ''نیک لوگوں'' کے ساتھ ہے''۔ ﴿١٢٣﴾

''اور جب کبھی کوئی سورت اترتی ہے، تو (منافقین) میں سے کچھ ایسے ہیں جو (مذاق سے) پوچھتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا ہے؟ اور جو ایمان والے ہیں، تو اس (سورت) نے ان کے ایمان میں زیادتی کر دی ہے، اور وہ اس سے خوش ہو رہے ہیں''۔ ﴿١٢٤﴾

''اور جن کے دلوں میں کوئی ''بیماری'' ہے، تو اس (سورت) نے ان کی ''گندگی'' کے ساتھ اور گندگی میں زیادہ کر دیا ہے، اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ کافر تھے''۔ ﴿١٢٥﴾

''کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال انھیں ایک بار یا دو بار آزمایا جاتا ہے؟ پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے، اور نہ ''عبرت'' (سبق) حاصل کرتے ہیں''۔ ﴿١٢٦﴾

''اور جب کوئی سورت اترتی ہے، تو ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں، (اور اشاروں میں پوچھتے ہیں) کیا کوئی تمھیں دیکھ تو نہیں رہا ہے؟ پھر (چپکے سے) وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں، اللہ نے ان کے دلوں کو حق قبول کرنے سے پھیر دیا ہے، اس لیے کہ یہ لوگ بالکل سمجھتے ہی نہیں ہیں''۔ ﴿١٢٧﴾

''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک ''رسول'' (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے ہیں۔

عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

تمہاری تکلیف ان کو ''گراں'' گزرتی ہے۔(اچھی نہیں لگتی)، تمہاری بھلائی کی ''خواہش'' رکھتے ہیں، ایمان والوں کے لیے بہت ہی ''شفیق'' (بہت نرمی والے) بہت مہربان ہیں''۔﴿۱۲۸﴾

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

''اگر اس کے بعد بھی منہ موڑ لیتے ہیں، تو (اے نبی ﷺ! آپ ان سے) کہہ دیجیے کہ میرے لیے اللہ کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کر رکھا ہے، اور وہی اللہ عرشِ عظیم (بڑے عرش) کا رب ہے (مالک ہے)''۔﴿۱۲۹﴾

آیات: 109 | (10) سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 11

سورہ ''یُوْنُس'' کے بارے میں:

سورہ ''یُوْنُس'' نمبر (10)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر: 51۔ یُوْنُس: یونس علیہ السلام۔ آیت نمبر: 98 میں مذکور ہے)۔ اس سورت میں یونس علیہ السلام کی قوم کا ''انوکھا واقعہ'' مذکور ہے کہ اللہ کا عذاب دیکھنے کے بعد دعا کرنے سے اللہ کا عذاب ٹل گیا۔ اس سورت میں خطاب ان لوگوں سے ہے جو اسلام قبول کرنے کے بجائے اسلام پر اعتراض کرتے ہیں، جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

سورہ ''یُوْنُس'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے۔ اس میں (109) آیتیں ہیں، اور (11) رکوع ہیں۔

سورہ ''یُوْنُس'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''یونس'' کے شروع میں اللہ کی توحید کی نشانیوں کا ذکر ہے، اللہ عرش پر مستوی ہے، (۲) جنت اور جہنم کا ذکر ہے، (۳) سب کی تکلیف دور کرنے والا اللہ ہے، سفارشی کون ہے؟ انکار کرنے والے تکلیف میں اللہ ہی کو یاد کرتے ہیں، مگر بعد میں بھول جاتے ہیں، (۴) دنیا کی مثال بارش کی طرح ہے، (۵) قرآن سب کے لیے ہے، دلی اور جسمانی بیماریوں کے لیے شفا ہے، (۶) اولیاء اللہ کون ہیں؟ (۷) اس کے بعد نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے، (۸) موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر ہے، فرعون جب ڈوبنے لگا تو ایمان لانے کی بات کی، اللہ نے اس کے جسم کو محفوظ رکھنے کی بات کی ہے، (۹) یونس علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے کہ جب ان کے نبی عذاب آنے سے پہلے چلے گئے تو ان لوگوں نے دعا کی تو اللہ نے عذاب کو ٹال دیا۔ (۱۰) سورہ کے اخیر میں نبی ﷺ کو خالص اللہ کی عبادت، دینِ اسلام پر جمے رہنے اور مشرکوں سے دوری کی نصیحت کی گئی ہے۔ (۱۱) غیر اللہ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور نہ ہی نقصان۔ (۱۲) اللہ کے علاوہ کوئی تکلیف دور کرنے والا نہیں ہے، (۱۳) اس سورہ کے اخیر میں ہے کہ وحی کے حساب سے چلیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ①

''الف۔ لام۔ را۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں''۔①۔ (الف۔ لام۔ را۔ یہ حروف ۔مُقَطَّعَاتْ۔ میں سے ہیں، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے، اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ②

''کیا لوگوں کو اس پر تعجب ہے کہ ہم نے ان ہی میں سے ایک آدمی پر وحی بھیجی ہے؟، کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو ڈرائیں، اور ایمان والوں کو خوش خبری سنادیں، کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑا درجہ ہے، مگر کافروں (انکار کرنے والوں) نے کہا: یہ تو کھلا ہوا جادوگر ہے''۔②

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ③

''بیشک تمہارا رب وہی اللہ ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو 'چھ' دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر مستوی ہوگیا، وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے (وہی ہر چیز کی دیکھ بھال کرتا ہے)، کوئی بھی اللہ کی اجازت کے بغیر (اس کے سامنے) کسی کی سفارش کرنے والا نہیں ہے، وہی اللہ تمہارا رب ہے، اس لیے اسی (ایک اللہ) کی عبادت کرو، کیا تم ان باتوں سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو؟''۔③۔ (اللہ عرش پر ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، نہ اس کا ''انکار'' کیا جاسکتا ہے، نہ اسے ''تشبیہ'' دی جاسکتی ہے، اور نہ ہی اس کی ''کیفیت'' ہی بیان کی جاسکتی ہے۔ عرش کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان اور اوپر کی ہر چیز پر محیط ہے، ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ''تشبیہ'' دیا وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا ''انکار'' کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے)۔

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ

''تم سب کو اسی (اللہ) کے پاس لوٹ کر جانا ہے، یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، بیشک وہی اللہ انسان کو (ساری مخلوق کو) پہلی بار پیدا کرتا ہے، اور اسے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٤

قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرے گا، تا کہ ایمان والوں، اور نیک عمل کرنے والوں کو پورے انصاف کے ساتھ اچھا بدلہ دے، اور کافروں (انکار کرنے والوں) کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے پینے کا کھولتا ہوا پانی ہے، اور دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے"۔④

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥

"اور اسی اللہ نے "سورج" کو چمکتا ہوا، اور "چاند" کو "نور" (روشن) بنایا، اور چاند کی "منزلیں" مقرر کردیں، تا کہ تم سالوں کی گنتی اور (مہینہ اور دن کا) حساب جان سکو، اللہ نے یہ سب چیزیں کسی خاص مقصد کے لیے پیدا کی ہیں، وہ جاننے والوں کے لیے نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے"۔⑤

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦

"بیشک رات اور دن کے آنے جانے میں، اور ان سب چیزوں میں جو اللہ نے آسمانوں و زمین میں پیدا کیا ہے، ڈرنے والوں (نیکی کرنے والوں) کے لئے نشانیاں ہیں"۔⑥

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧

"بیشک جو لوگ ہماری (اللہ سے) ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہیں، اور دنیا کی زندگی میں "خوش" اور "مطمئن" ہیں، اور جو ہماری "نشانیوں" سے غافل (انجان) ہیں"۔⑦

اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨

"تو (انکار کرنے والوں کے) برے کاموں کی وجہ سے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے"۔⑧

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩

"بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور "نیک عمل" کرتے رہے، ان کے ایمان کی وجہ سے ان کا رب انھیں جنت کے راستے پر لگا دے گا، جس میں نعمتوں بھرے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں"۔⑨

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ ع

"اس جنت میں ان کی دعا "سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ" ہوگی، (اے اللہ! تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے)، اور وہاں (جنت میں) آپس میں ملاقات کے وقت "سلام" کریں گے، اور ان کی دعا کا آخری حصہ ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" (سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے)"۔⑩

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ

"اور اگر اللہ "لوگوں" کو "تکلیف" پہنچانے میں ویسی ہی جلدی کرتا، جیسی جلدی وہ لوگ "بھلائی" مانگنے میں مچاتے ہیں، تو ان کی موت کا

اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾

فیصلہ ہو چکا ہوتا (لیکن ایسی جلد بازی حکمت کے خلاف ہے)، اس لیے جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہیں، ہم انھیں ان کی سرکشی (نافرمانی) ہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں''۔﴿۱۱﴾

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

''اور جب انسان کو ''تکلیف'' پہنچتی ہے، تو وہ لیٹے، بیٹھے، اور کھڑے (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں، تو اس طرح ہو جاتا ہے، جیسے اس نے پہنچنے والی کسی تکلیف کو دور کرنے کے لیے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا، حد سے گزرنے والوں کے لیے ان کے برے کام اسی طرح خوب صورت بنا دیئے جاتے ہیں''۔﴿۱۲﴾۔(مصیبت کے وقت سب کو تھامنے والا ''دستگیر'' اللہ ہے)۔

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

''اور ہم نے تم سے پہلے ظلم کرنے کی وجہ سے بہت سی قوموں کو ہلاک (و برباد) کر دیا ہے، جب کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، لیکن وہ ایمان لانے والے نہیں تھے، ہم مجرموں (نافرمانوں) کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں''۔﴿۱۳﴾

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

''پھر ان (مجرموں) کے بعد زمین کا وارث (جانشین) ہم نے تم لوگوں کو بنا دیا، تاکہ دیکھیں کہ تم کیسا عمل کرتے ہو؟''۔﴿۱۴﴾

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

''اور جب ان کے سامنے ہماری صاف اور کھلی ''آیتوں'' کی تلاوت کی جاتی ہیں، تو جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور دوسرا قرآن لاؤ، یا اسی قرآن میں کچھ تبدیلی کرو، (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے) کہہ دیجیے کہ میں اپنی طرف سے بدل نہیں سکتا، میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر اتاری جاتی ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں، تو بیشک میں ایک بڑے (ہولناک) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں''۔﴿۱۵﴾

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَ لَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۫ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر اللہ چاہتا، تو میں تمہارے سامنے اس (قرآن) کی تلاوت نہیں کرتا، اور اللہ تمھیں اس کی خبر نہ دیتا، بیشک میں تمہارے درمیان اس سے پہلے ایک عمر (لگ بھگ چالیس سال) گزار چکا ہوں، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ہو؟''۔﴿۱۶﴾

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

''تو اس سے بڑا ظالم کون ہے، جو اللہ کے بارے میں جھوٹ بولے، یا

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

اس کی آیتوں کو جھٹلائے؟ بیشک مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوں گے''۔﴿۱۷﴾ ''اور وہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان (بناوٹی معبودوں) کو پکارتے ہیں، جو انھیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں، نہ فائدہ دے سکتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اللہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: کیا تم اللہ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو؟ جس کے ہونے کی خبر اسے نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں ہے، مشرکوں کے مشرکانہ کاموں سے اللہ کی ذات ''پاک'' اور ''بلند'' ہے''۔﴿۱۸﴾

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

''اور تمام انسان ایک ہی امت تھے، پھر بعد میں وہ آپس میں اختلاف کر کے الگ ہو گئے، اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوتی، تو جن باتوں میں وہ لوگ اختلاف کرتے ہیں، ان میں ان کے درمیان (دنیا ہی میں) فیصلہ کر دیا جاتا''۔﴿۱۹﴾

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع

''اور (حق کا انکار کرنے والے) لوگ کہتے ہیں کہ اس (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے ان کے رب کی جانب سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری جاتی ہے؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: غیب کی باتیں تو صرف اللہ ہی کے علم میں ہے، اس لیے تم لوگ انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں''۔﴿۲۰﴾

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾

''اور جب ہم لوگوں کو کسی تکلیف کے بعد اپنے فضل و کرم کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اچانک ہماری ''آیتوں'' (نشانیوں) کے بارے میں ''چالبازی'' شروع کر دیتے ہیں، (ان سے) کہہ دیجیے: اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے، ہمارے فرشتے تمہاری ساری ''چالبازیاں'' (مکاریاں) لکھ رہے ہیں''۔﴿۲۱﴾

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ

''وہی (اللہ) ہے، جو تمھیں خشکی (زمین) اور سمندر (دونوں) میں سفر کراتا ہے، یہاں تک کہ جب تم کشتیوں (جہازوں) میں ہوتے ہو، اور وہ کشتیاں خوشگوار ہوا (کے نرم نرم جھونکوں) سے سواروں کو لے کر چلنے لگتی ہیں، اور لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں، تو اچانک ان کے پاس ایک تیز آندھی آتی ہے، اور چاروں طرف سے ''موج'' (لہر) ان لوگوں کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہے، اور انھیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ مکمل طور

اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

پر پھنس گئے ہیں، تو ایک اکیلے اللہ کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارتے ہیں، (اور کہتے ہیں کہ) اگر تو نے ہمیں اس (طوفان، مصیبت) سے بچالیا، تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے''۔ ﴿۲۲﴾

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

''پھر جب اللہ ان لوگوں کو بچا لیتا ہے، تو زمین میں ''ناحق'' سرکشی کرنے لگتے ہیں، اے لوگو! یہ تمہاری سرکشی تمہارے لیے وبال ہے۔ دنیاوی زندگی کے مزے لے لو، پھر ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے، اس وقت ہم تمھیں تمہارے کاموں کی خبر دیں گے''۔ ﴿۲۳﴾

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

''بیشک دنیا کی زندگی کی مثال ''پانی'' جیسی ہے، جسے ہم نے آسمان سے برسایا ہے، جس کی وجہ سے زمین سے اگنے والی وہ چیزیں خوب گھنی ہو گئیں جو انسان اور جانور کھاتے ہیں، پھر جب زمین اپنی بہار پر آ گئی (سرسبز ہو گئی) اور خوبصورت (خوشنما) ہو گئی (ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آنے لگی) اور کھیتی کے مالک یہ سمجھ رہے تھے کہ بس اب یہ پوری طرح ان کے قابو میں ہے، تو کسی رات یا دن کے وقت ہمارا حکم آ جائے (کھیتی پر کوئی مصیبت آ جائے)، اور ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی کی طرح سپاٹ زمین میں اس طرح بدل دیا جیسے کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں، اسی طرح ہم غور و فکر کرنے والوں کے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں''۔ ﴿۲۴﴾

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

''اور اللہ سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف بلاتا ہے، اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دیتا ہے''۔ ﴿۲۵﴾

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

''جن لوگوں نے اچھے کام کیے ہیں ان ہی کے لیے بہت اچھا بدلہ (جنت) اور کچھ زیادہ (یعنی اللہ کا دیدار) ہے، اور ان کے چہروں پر نہ ہی غم کی سیاہی ہو گی اور نہ ہی ذلت و رسوائی کے نشان ہوں گے، یہی لوگ جنتی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے''۔ ﴿۲۶﴾

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ

''اور جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں، انھیں برائی کا بدلہ اسی جیسا ملے گا، اور ذلت و رسوائی انھیں چھا لے گی، انھیں اللہ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا نہ ہو گا، ایسا لگے گا جیسے ان کے چہروں پر اندھیری رات کے

قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

ٹکڑے اڑھا دیئے گئے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے''۔﴿۲۷﴾

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾

''اور (یادرکھو!) جس دن ہم سب کو ایک ساتھ جمع کریں گے، پھر شرک کرنے والوں (انکار کرنے والوں) سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے ''شریک'' (بناوٹی معبود) اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو، پھر ان کے درمیان (عابد اور معبود کا) جو رشتہ تھا، ہم وہ ختم کر دیں گے، تو ان کے شریک (بناوٹی معبود) کہیں گے کہ (اے پوجنے والو!) تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے''۔﴿۲۸﴾

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

''ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی ''گواہی'' کافی ہے، کہ ہم تمہاری عبادت سے بالکل ہی بے خبر (انجان) تھے''۔﴿۲۹﴾

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۸ النصف

''ہر شخص اپنے ''کیے'' کا مزہ چکھ لے گا، اور سب اپنے ''حقیقی مالک'' اللہ کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے، اور سب (بناوٹی) معبود ان سے غائب ہو جائیں گے (اور ان کے کچھ کام نہیں آئیں گے)''۔﴿۳۰﴾

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾

''(اے نبی ﷺ! آپ ان سے) پوچھیے کہ تمھیں آسمان و زمین سے روزی کون دیتا ہے؟ یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ اور کون زندہ کو مردہ سے (مرغی کو انڈے سے۔انسان کو نطفہ سے۔مومن کو کافر سے) نکالتا ہے، اور مردہ کو زندہ سے (انڈے کو مرغی سے۔نطفہ کو انسان سے۔کافر کو مومن سے) نکالتا ہے، اور ہر کام کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟ وہ جواب میں کہیں گے: اللہ!، تو آپ (ﷺ ان سے) کہیے: پھر تم لوگ شرک سے کیوں نہیں بچتے ہو؟ (پھر اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے؟)''۔﴿۳۱﴾

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾

''(لوگو!) وہی اللہ تمہارا حقیقی رب (پالنے والا) ہے، تو اب ''حق'' کے بعد ''گمراہی'' باقی رہ گئی، پھر تم کدھر پھرے چلے جاتے ہو؟ (حق سے پھرے جاتے ہو؟)''۔﴿۳۲﴾

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

''اسی طرح نافرمانی کرنے والوں کے حق میں آپ کے رب کی یہ بات سچی ہوگئی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔﴿۳۳﴾

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

''آپ (ﷺ) پوچھ لیجیے: کیا تمہارے (بناوٹی) معبودوں میں سے کوئی ہے جو ''مخلوقات'' کو پہلی بار پیدا کرے، پھر (ان کی موت کے بعد) انھیں دوبارہ زندہ کر دے؟، آپ کہہ دیجیے: اکیلا اللہ ہی ''مخلوق'' کو

پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر (ان کی موت کے بعد) وہی دوبارہ زندہ کرے گا، پھر تم کہاں بہکائے جارہے ہو؟ (تم کدھر چلے جارہے ہو؟)''۔ ۳۴

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۳۵

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پوچھ لیجیے: کیا تمہارے (بناوٹی) معبودوں میں سے کوئی ہے جو لوگوں کو ''حق'' کا راستہ دکھائے؟ آپ کہہ دیجیے: اکیلا اللہ ہی حق کا راستہ دکھاتا ہے، کیا جو حق کا راستہ دکھاتا ہو، وہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کی بات مانی جائے، یا وہ (زیادہ حق دار ہے) جو راستہ نہیں دکھاتا بلکہ وہ دوسرے کا محتاج ہے کہ کوئی دوسرا اسے راستہ دکھائے؟ تمھیں کیا ہو گیا ہے کس طرح تم فیصلہ کرتے ہو؟''۔ ۳۵

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۳۶

''اور اکثر مشرکین (انکار کرنے والے) صرف ''گمان'' (اندازے) کے پیچھے چلتے ہیں، بیشک ''گمان'' حق کو پانے کے لیے کچھ بھی کام نہیں آسکتا ہے، بیشک اللہ ان کے تمام کاموں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ۳۶

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۳۷

''اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اسے اپنی طرف سے بنا لائے (گھڑ لے)، بلکہ یہ (قرآن تو اللہ کا کلام ہے) جو پچھلی کتابوں کو سچ مانتا ہے، اور ان ہی کتابوں کی (اس میں) تفصیل ہے، اس میں کچھ شک نہیں (کہ) یہ قرآن رب العالمین (سارے جہان کے پالنے والے) کی طرف سے ہے''۔ ۳۷

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۳۸

''کیا یہ ''مشرکین'' (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے؟ آپ (ان سے) کہہ دیجیے: پھر تم لوگ بھی اس جیسی ''ایک سورت'' ہی لے آؤ، اور اگر تم سچے ہو تو (اس کام میں مدد کے لیے) اللہ کو چھوڑ کر جس کسی کو بھی بلا سکتے ہو، تو بلا لو''۔ ۳۸

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۳۹

''بلکہ (انکار کرنے والوں) نے ایسی حقیقت کو جھٹلا دیا ہے جس کی پوری جانکاری ان کے پاس ہے ہی نہیں، اور ابھی تک ان کے سامنے اس کی پوری حقیقت کھل کر نہیں آئی ہے، اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلا دیا تھا جو ان سے پہلے تھے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھ لیجیے! ان ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟''۔ ۳۹

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۴۰ ع

''اور (انکار کرنے والوں) میں سے کچھ ایسے ہیں، جو اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں، اور کچھ ایسے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لائیں گے،

اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب فساد پھیلانے والوں کو خوب جانتا ہے''۔ ۴۰

وَ اِنۡ کَذَّبُوۡکَ فَقُلۡ لِّیۡ عَمَلِیۡ وَ لَکُمۡ عَمَلُکُمۡ ۚ اَنۡتُمۡ بَرِیۡٓــُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَ اَنَا بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۴۱

''اور اگر (انکار کرنے والے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جھٹلاتے رہیں، تو (ان سے) کہہ دیجیے کہ میرا عمل میرے لیے ہے، اور تمہارا عمل تمہارے لیے ہے، میں جو کچھ کرتا ہوں اس کے تم ذمہ دار نہیں ہو، اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں''۔ ۴۱

وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَیۡکَ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَ لَوۡ کَانُوۡا لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝۴۲

''اور (انکار کرنے والوں) میں سے کچھ ایسے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف کان لگاتے ہیں، (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں ظاہری طور پر سنتے ہیں، مگر دل میں حق کی تڑپ نہیں ہے، اس لیے بہرے ہیں) تو کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بہروں کو سنائیں گے اگر چہ وہ کچھ بھی (سنتے) سمجھتے نہ ہوں؟''۔ ۴۲

وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡظُرُ اِلَیۡکَ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِی الۡعُمۡیَ وَ لَوۡ کَانُوۡا لَا یُبۡصِرُوۡنَ ۝۴۳

''اور (انکار کرنے والوں) میں سے کچھ ایسے بھی ہیں، جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف دیکھتے ہیں۔ (مگر دل میں حق کی تڑپ نہیں ہے، اس لیے اندھے ہیں)، تو کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اندھوں کو راستہ دکھائیں گے اگر چہ وہ کچھ بھی دیکھتے نہ ہوں؟''۔ ۴۳

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظۡلِمُ النَّاسَ شَیۡـًٔا وَّ لٰکِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ۝۴۴

''بیشک اللہ لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا، لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں''۔ ۴۴

وَ یَوۡمَ یَحۡشُرُهُمۡ کَاَنۡ لَّمۡ یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوۡنَ بَیۡنَهُمۡ ؕ قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَ مَا کَانُوۡا مُهۡتَدِیۡنَ ۝۴۵

''اور جس (قیامت کے) دن اللہ ان لوگوں کو جمع کرے گا، انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ (جیسے وہ دنیا یا قبر میں) دن کی صرف ایک گھڑی رہے تھے، وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے، بیشک وہ لوگ نقصان (گھاٹے) میں ہوں گے جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا تھا، اور سیدھے راستے کو نہیں اپنایا تھا''۔ ۴۵

وَ اِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیۡدٌ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ ۝۴۶

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم یا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس عذاب کا کچھ حصہ دکھلائیں گے جس کا ان سے وعدہ کرتے ہیں، یا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس سے پہلے ہی دنیا سے اٹھالیں گے، (ہر حال میں) انھیں ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے، اور جو کچھ وہ کرتے ہیں، اللہ ان کاموں پر گواہ ہے''۔ ۴۶

وَ لِکُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ قُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَ هُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ۝۴۷

''اور ہر قوم کے لیے ایک رسول آیا ہے، جب ان کا رسول آجاتا تھا، تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوجاتا تھا، اور ان پر (کچھ بھی) ظلم نہیں کیا جاتا تھا''۔ ۴۷

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾

''اور (انکار کرنے والے) کہتے ہیں: (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ماننے والو!) اگر تم سچے ہو تو (عذاب اور قیامت کا) یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟''۔﴿۴۸﴾

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: میں تو اپنے لئے بھی نہ کوئی ''نقصان'' کا مالک ہوں اور نہ ہی کسی ''فائدے'' کا، مگر جو اللہ چاہے۔ ہر ''امت'' (ہر قوم) کے لیے ایک وقت مقرر ہے، جب ان کا وقت آ جاتا ہے، تو ایک گھڑی نہ وہ پیچھے ہوتے ہیں، اور نہ آگے ہوتے ہیں''۔﴿۴۹﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ کا عذاب اچانک رات کو یا دن کو آ جائے (تو تم کیا کر سکتے ہو؟) تو پھر مجرم لوگ (گنہگار لوگ) آخر کس چیز کی جلدی مچا رہے ہیں؟''۔﴿۵۰﴾

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

''کیا جب وہ عذاب آ جائے گا تبھی تم لوگ اس (قرآن) پر ایمان لاؤ گے؟ اب (تمہیں یقین آیا) جب کہ تم خود ہی اس عذاب کو جلدی مانگ رہے تھے''۔﴿۵۱﴾

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

''پھر ظلم کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ تمہیں تمہارے کاموں (کالے کرتوتوں) کا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے''۔﴿۵۲﴾

وَ يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؔ قُلْ اِيْ وَ رَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! انکار کرنے والے) آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا (آخرت اور اس کی چیزیں) واقعی سچ ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: ہاں! میرے رب کی قسم! یہ بالکل سچ ہے، اور تم اسے بالکل روک نہیں سکتے''۔﴿۵۳﴾

وَ لَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾

''اور جس کسی نے بھی ظلم کیا ہوگا (کفر و شرک کیا ہوگا)، اگر اس کے پاس زمین کی ساری دولت بھی ہو تو اس عذاب سے بچنے کے لیے دینا چاہے گا، (مگر کوئی بھی مال قبول نہیں کیا جائے گا)، اور جب وہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی ''شرمندگی'' چھپائیں گے، اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا، اور ان پر (ذرہ برابر بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا''۔﴿۵۴﴾

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

''سن لو! بیشک آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اللہ ہی کا ہے، سن لو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں''۔﴿۵۵﴾

''وہی (اللہ) زندہ کرتا ہے، اور مارتا ہے، اور تم سب کو اسی (اللہ) کے

ھُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۵۶﴾

پاس لوٹ کر جانا ہے"۔﴿۵۶﴾

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ مَّوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوۡرِ ۬ۙ وَ ھُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۵۷﴾

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (قرآن کی صورت میں) ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے، اور دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا ہے، اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے"۔﴿۵۷﴾۔ (قرآن: روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لیے شفا اور علاج ہے)۔

قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰہِ وَ بِرَحۡمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلۡیَفۡرَحُوۡا ؕ ھُوَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ﴿۵۸﴾

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: لوگوں کو اللہ کے اس "فضل" اور اس کی "رحمت" پر خوش ہونا چاہیے۔ یہ (قرآن) ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جنھیں وہ جمع کرتے ہیں"۔﴿۵۸﴾

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ لَکُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡہُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلۡ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمۡ اَمۡ عَلَی اللّٰہِ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۹﴾

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والوں سے) پوچھ لیجیے کہ تمہارا کیا خیال ہے، اللہ نے تمہارے لیے جو "روزی" بھیجی ہے، اس میں سے کسی کو حلال کر لیتے ہو اور کسی کو حرام کر لیتے ہو، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے) پوچھ لیجیے کہ کیا اللہ نے تمھیں (حلال وحرام) کی اجازت دی ہے؟ یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو؟"۔﴿۵۹﴾

وَ مَا ظَنُّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَھُمۡ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ع

"اور جو لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں ان کا کیا خیال ہے؟ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ بیشک اللہ لوگوں پر "فضل وکرم" کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ شکر ادا نھیں کرتے ہیں"۔﴿۶۰﴾

وَ مَا تَکُوۡنُ فِیۡ شَاۡنٍ وَّ مَا تَتۡلُوۡا مِنۡہُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّ لَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیۡکُمۡ شُھُوۡدًا اِذۡ تُفِیۡضُوۡنَ فِیۡہِ ؕ وَ مَا یَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّکَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ لَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِکَ وَ لَاۤ اَکۡبَرَ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۶۱﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ جس حال میں ہوں، اور قرآن میں سے جو کچھ بھی تلاوت کرتے ہوں، اور (اے لوگو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو، اُن سب کے دوران ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب سے کوئی ذرہ برابر چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے، نہ زمین میں، نہ آسمان میں، نہ اس سے چھوٹی، نہ بڑی، مگر وہ ایک "روشن کتاب" (لوح محفوظ) میں موجود ہے"۔﴿۶۱﴾

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَ لَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾

"سنو! بیشک "اولیاء اللہ" (اللہ کے دوستوں) کو نہ کوئی ڈر ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین (اداس) ہوں گے"۔﴿۶۲﴾

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

"اولیاء اللہ (اللہ کے دوست) وہ لوگ ہیں، جو ایمان لائے، اور اللہ سے ڈرتے رہے"۔﴿۶۳﴾

لَھُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی

"اولیاء اللہ (اللہ کے دوستوں) کے لیے دنیا کی زندگی میں خوش خبری ہے، اور

الۡاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ؕ۝٦٤

آخرت میں بھی، اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی (اللہ کے وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ہے)، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے''۔۝٦٤

وَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ؕ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝٦٥

''اور (اے نبی ﷺ!) آپ کو (مشرکین کی) باتیں ''غمگین'' نہ بنادیں، بیشک عزت اللہ ہی کے لیے ہے، وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔۝٦٥

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ۝٦٦

''سن لو! جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے، اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے (بناوٹی معبودوں) کو پکارتے ہیں، وہ لوگ صرف ''گمان'' (اندازے) کے پیچھے چلتے ہیں، اور صرف ''بے بنیاد باتیں'' کرتے ہیں''۔۝٦٦۔ (جھوٹ بولتے ہیں، کبھی کسی کو اللہ کا بیٹا، کسی کو اللہ کی بیٹی کہتے ہیں، کسی کو اللہ کا سفارشی کہتے ہیں)۔

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ۝٦٧

''وہی (اللہ) تو ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی، تاکہ تم اس میں ''آرام'' کرو، اور دن کو روشن بنادیا (تاکہ اس میں کام کرو)، بیشک اس میں (حق بات) سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔۝٦٧

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ الۡغَنِىُّ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٦٨

''(انکار کرنے والوں نے) کہہ دیا کہ اللہ نے (کسی کو) ''بیٹا'' بنالیا ہے، وہ اللہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے، وہ بے نیاز ہے (وہ کسی کا محتاج نہیں سب اسی کے محتاج ہیں)، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے، تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، کیا تم اللہ کے بارے میں وہ بات کہتے ہو جو تم جانتے نہیں؟''۔۝٦٨

قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ؕ۝٦٩

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں، وہ کامیاب نہیں ہو سکتے''۔۝٦٩

مَتَاعٌ فِى الدُّنۡيَا ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝٧٠

''یہ (انکار کرنے والے) دنیا میں تھوڑے فائدے اٹھالیں (مزے کرلیں)، پھر انھیں ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے، پھر ہم انھیں ان کے کفر (انکار) کی وجہ سے ''سخت عذاب'' کا مزہ چکھائیں گے''۔۝٧٠

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكُمۡ مَّقَامِىۡ وَتَذۡكِيۡرِىۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَشُرَكَآءَكُمۡ

''اور (اے نبی ﷺ!) آپ (انکار کرنے والوں کو) نوح (علیہ السلام) کا واقعہ سنا دیجیے: جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمہارے درمیان میرا رہنا، اور اللہ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کرنا تمھیں بھاری معلوم ہو رہا ہے، تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کرلیا ہے، تم

ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝۷۱

اپنی پوری تیاری کرلو، اور اپنے (بناوٹی) ''شریکوں'' (معبودوں) کو بھی ساتھ کرلو، پھر تمہاری ''چھپی ہوئی چال'' کسی بھی طریقے سے تمہارے لیے ''چھپی'' نہ رہے (بلکہ میرے خلاف تم نے جو فیصلہ کیا ہے) اسے میرے ساتھ کرگزرو، اور مجھے ذرا بھی چھوٹ نہ دو''۔ ۷۱

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۷۲

''اگر تم پھر بھی مجھ سے منہ پھیر لوگے، تو (میرا کوئی نقصان نہیں ہے)، میں نے تم سے کوئی ''مزدوری'' نہیں مانگی تھی، میرا ''اجر و ثواب'' تو اللہ کے پاس ہے، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمان بن کر رہوں''۔ ۷۲

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝۷۳

''مگر ان لوگوں نے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، تو ہم نے (نوح علیہ السلام) اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے، سب کو (طوفان سے) بچالیا، اور ان کو کافروں کی جگہ زمین میں بسا دیا، اور جن لوگوں نے ہماری ''آیتوں'' (نشانیوں) کو جھٹلایا تھا، ان سب کو (طوفان میں) ڈبو دیا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھ لیجیے! جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا؟''۔ ۷۳

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۷۴

''پھر ہم نے نوح (علیہ السلام) کے بعد بہت سے ''رسولوں'' (جیسے ہود، صالح، ابراہیم، لوط اور شعیب علیہم السلام وغیرہ) کو ان کی قوموں کے پاس بھیجا، جو ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے، لیکن وہ لوگ ایسے نہیں تھے کہ جس چیز کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے، اس پر ایمان لے آتے، ہم حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر اسی طرح مہر لگا دیتے ہیں''۔ ۷۴

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۷۵

''پھر ان (رسولوں) کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی ''نشانیوں'' کے ساتھ بھیجا، تو انہوں نے تکبر (گھمنڈ) کیا، اور وہ لوگ مجرم تھے''۔ ۷۵

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷۶

''تو جب ان (فرعونیوں) کے پاس ہماری طرف سے حق آگیا، تو انہوں نے کہا: بیشک یہ کھلا ہوا جادو ہے''۔ ۷۶

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝۷۷

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: جب تمہارے پاس ''حق'' آگیا ہے تو تم اسے جادو کہنے لگے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ اور جادوگر کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتے''۔ ۷۷

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۷۸

''(فرعون کے لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے) کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اس راستے سے الگ کردو، جس پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا تھا، اور اس ''ملک'' (مصر) کی سرداری تم دونوں

بھائیوں کو مل جائے، اور ہم تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں ہیں"۔ ﴿۷۸﴾

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۷۹﴾

"اور فرعون نے (اپنے ملازموں سے) کہا: ہر ماہر جادوگر کو میرے پاس حاضر کرو"۔ ﴿۷۹﴾

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾

"پھر جب سب جادوگر آگئے، تو ان سے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: تمہیں جو ڈالنا ہے ڈالو (جو دکھانا ہے دکھاؤ)"۔ ﴿۸۰﴾

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

"پھر جب ان جادوگروں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو) زمین پر ڈال دیا، (تو وہ سانپ بن کر چلنے لگیں)، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: تم نے جو کچھ ابھی دکھایا ہے یہ سب "جادو" ہے، بیشک اللہ ابھی اس کو بے اثر کر دے گا (اس کو ختم کر دے گا) بیشک اللہ فساد کرنے والوں کا کام بننے نہیں دیتا"۔ ﴿۸۱﴾

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

"اور اللہ اپنے حکم سے سچ کو سچ ہی کر دکھائے گا، چاہے مجرمین (گنہگار) لوگ ایسا نہ چاہتے ہوں"۔ ﴿۸۲﴾

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

"تو موسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی قوم کے کچھ نوجوان ایمان لے آئے، انھیں یہ ڈر تھا کہ کہیں فرعون اور اس کے درباری انھیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں، اور بیشک فرعون زمین (مصر) میں بڑا سرکش ہو گیا تھا، اور وہ حد سے بڑھ گیا تھا"۔ ﴿۸۳﴾

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

"اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! اگر تم اللہ پر واقعی ایمان لے آئے ہو، تو پھر اسی پر بھروسہ کرو، اگر تم مسلمان ہو"۔ ﴿۸۴﴾

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾

"تو موسیٰ (علیہ السلام) کے ماننے والوں نے کہا: ہم نے تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کر رکھا ہے، اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے ذریعہ آزمائش میں نہ ڈال"۔ ﴿۸۵﴾

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

"اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے نجات دے دے"۔ ﴿۸۶﴾

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾

"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیے "مصر" ہی میں گھر بساؤ، اور اپنے گھروں کو "مسجد" (نماز پڑھنے کی جگہ) بنا لو، اور (پابندی کے ساتھ) نماز ادا کرو، اور (اے موسیٰ علیہ السلام!) آپ ایمان والوں کو خوش خبری سنا دیجیے"۔ ﴿۸۷﴾

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ

"اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے ہمارے رب! تو نے "فرعون" اور اس

وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾

ع ۹ / ۱۴

کے سرداروں کو دنیاوی زندگی میں خوب شان وشوکت اور مال ودولت سے نوازا ہے، اے ہمارے رب! کہ وہ (مال ودولت کے ذریعے) لوگوں کو تیرے راستے سے گمراہ کردے؟ اے ہمارے رب! ان کے مال ودولت کو برباد کردے، اور ان کے دلوں کو ایسا ''سخت'' بنادے کہ جب تک وہ دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب نہ دیکھ لیں، ایمان نہ لائیں''۔ ﴿۸۸﴾

''اللہ نے کہا: (اے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام!) تم دونوں کی دعائیں قبول کرلی گئی ہیں، اب تم دونوں ثابت قدم رہو، اور نادانوں کے پیچھے نہ چلو''۔ ﴿۸۹﴾

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو جب سمندر پار کرادیا، تو فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم وزیادتی کرتے ہوئے اور حد سے آگے بڑھتے ہوئے بنی اسرائیل کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب فرعون ''ڈوبنے'' لگا تو بولا: میں ایمان لایا اس ذات پر، جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور میں اب مسلمانوں میں سے ہوں''۔ ﴿۹۰﴾

''(فرعون کو جواب دیا گیا:) کیا اب تو ایمان لایا؟ اس سے پہلے تک تو نافرمانی کرتا رہا، اور فساد مچانے والوں میں سے تھا''۔ ﴿۹۱﴾

''(فرعون سے کہا گیا) آج تو ہم تیری لاش کو بچا کر کے رکھیں گے تاکہ تو بعد میں آنے والوں کے لیے ''عبرت'' کا ''نشان'' بن جائے، اور بہت سے لوگ ہماری ''نشانیوں'' سے غافل (انجان) ہیں''۔ ﴿۹۲﴾

''اور ہم نے ''بنی اسرائیل'' کو ''اچھی جگہ'' پر بسا دیا، اور انھیں ''عمدہ'' اور پاکیزہ ''روزی'' عطا کی، پھر علم آنے کے بعد انہوں نے (دین حق کے بارے میں آپس میں) اختلاف کیا، بیشک آپ (ﷺ) کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ آپس میں اختلاف کیا کرتے تھے''۔ ﴿۹۳﴾

''پھر اگر آپ (ﷺ) کو اس کتاب کے بارے میں ذرہ برابر) شک ہے، جو ہم نے آپ پر اتارا ہے، تو آپ ان لوگوں سے پوچھ لیجیے جو آپ سے پہلے (آسمانی) کتابیں (توریت اور انجیل وغیرہ) پڑھتے رہے ہیں، بیشک آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے حق آچکا ہے، اس لیے آپ (ﷺ) ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں''۔ ﴿۹۴﴾

وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۹۵﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں، جو اللہ کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں، ورنہ آپ نقصان (گھاٹا) پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔﴿۹۵﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ حَقَّتۡ عَلَيۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۹۶﴾

''بیشک جن لوگوں پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کا حکم (عذاب) ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔﴿۹۶﴾۔ (اللہ نے اپنے ''اندازے'' سے ہر ایک کے بارے میں لکھ دیا ہے، اللہ کو سب کچھ معلوم ہے، اللہ نے کسی کو مجبور نہیں کیا ہے، اگر مجبور کرتا تو رسولوں کو کیوں بھیجتا؟ کتابیں کیوں اتارتا؟ دنیا امتحان کی جگہ ہے، اور ہر ایک آزاد ہے، اللہ کا اندازہ بالکل صحیح ہے)۔

وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿۹۷﴾

''چاہے ان کے پاس تمام نشانیاں آجائیں، یہاں تک کہ وہ دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے''۔﴿۹۷﴾

فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ يُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾

''تو یونس (علیہ السلام) کی قوم کے علاوہ کوئی اور بستی ایسی کیوں نہ ہوئی جو (عذاب آنے سے پہلے) ایمان لے آتی، تاکہ اس کا ایمان اسے فائدہ پہنچاتا؟ جب یونس (علیہ السلام) کی قوم ایمان لے آئی، تو ہم نے دنیاوی زندگی میں رسوائی والا عذاب ان سے ٹال دیا، اور انھیں ایک ''مقرر وقت'' تک (دنیا سے) فائدہ اٹھانے دیا''۔﴿۹۸﴾

وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب چاہتا، تو زمین پر رہنے والے سبھی (انسان وجنات) ایمان لے آتے، کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو ایمان لانے کے لیے مجبور کریں گے؟''۔﴿۹۹﴾

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

''اور کوئی بھی شخص اللہ کی مرضی کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا، اور (حق کو) نہ سمجھنے والوں پر اللہ (عذاب کی) ''گندگی'' ڈال دیتا ہے''۔﴿۱۰۰﴾۔ (عقل سے کام نہ لینے والوں کو کفر وشرک میں لت پت کر دیتا ہے)۔

قُلِ انۡظُرُوۡا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَا تُغۡنِى الۡاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: ذرا غور تو کرو! کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟، لیکن جو لوگ ایمان نہیں لانا چاہتے ان کے لیے (زمین وآسمان میں پھیلی ہوئی اللہ کی) ''نشانیاں''، اور ''دھمکیاں'' کام نہ آئیں گی''۔﴿۱۰۱﴾۔ (ایمان نہ لانے والوں کے لیے اللہ کی نشانیاں اور نبیوں کی نصیحتیں بھی بیکار ہیں)۔

فَهَلۡ يَنۡتَظِرُوۡنَ اِلَّا مِثۡلَ اَيَّامِ الَّذِيۡنَ

''کیا یہ لوگ اس (عذاب کے) دن کے انتظار میں ہیں، جو (عذاب

خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ قُلۡ فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾

کے) دن ان سے پہلے کے لوگوں پر گزر چکے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: تو پھر انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کررہا ہوں''۔﴿۱۰۲﴾

ثُمَّ نُنَجِّىۡ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيۡنَا نُنۡجِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ ع

''پھر ہم اپنے رسولوں کو، اور ایمان لانے والوں کو بچالیتے تھے، اسی طرح ایمان والوں کو بچالینا (نجات دینا) ہم پر واجب ہے''۔﴿۱۰۳﴾

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ دِيۡنِىۡ فَلَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ اَعۡبُدُ اللّٰهَ الَّذِىۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۖ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ﴿۱۰۴﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں شک میں ہو، تو (سن لو) تم اللہ کو چھوڑ کر جن جن کی عبادت کرتے ہو، میں ان کی عبادت نہیں کرتا، بلکہ میں (صرف) اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں، جو تمہیں موت دے گا، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مومن بن کر رہوں''۔﴿۱۰۴﴾

وَاَنۡ اَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ۚ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۵﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پکے توحید والے بن کر دین اسلام پر قائم رہیں، اور مشرکوں میں سے نہ ہوجائیں''۔﴿۱۰۵﴾

وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو نہ پکاریں، جو آپ کو کچھ ''فائدہ'' نہیں پہنچاسکتے، اور نہ ہی آپ کو ''نقصان'' پہنچاسکتے ہیں، اور اگر آپ نے ایسا کیا، تو اس وقت آپ بھی ظلم (شرک) کرنے والوں میں سے ہوجائیں گے''۔﴿۱۰۶﴾

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنۡ يُّرِدۡكَ بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ ؕ يُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۷﴾

''اور اگر اللہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کسی ''تکلیف'' میں ڈال دے، تو اس کے علاوہ اس تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہے، اور اگر اللہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے کوئی ''بھلائی'' چاہے، تو اس کے فضل وکرم کو روکنے والا کوئی نہیں ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اپنا فضل عطا کرتا ہے، اور وہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۰۷﴾

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ ؕ﴿۱۰۸﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ''حق'' آچکا ہے، اب جو کوئی سیدھے راستے پر چلے گا تو خود اس کا فائدہ ہوگا، اور جو گمراہ ہوجائے گا، تو اس کی گمراہی کا نقصان خود اسی کو ہوگا، اور میں تمہارا ''ذمہ دار'' (نگران) نہیں ہوں''۔﴿۱۰۸﴾

وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۱۰۹﴾ ع

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف جو وحی بھیجی جارہی ہے، آپ اس کی پیروی کیجیے (آپ اسی کے حساب سے چلیے)، اور صبر سے کام لیجیے، یہاں تک کہ اللہ کا ''حکم'' آجائے اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے''۔﴿۱۰۹﴾

آیات: 123 (11) سُوۡرَةُ هُوۡدٍ مَكِّيَّةٌ رکوع: 10

سورہ "هُوۡدْ" کے بارے میں:

سورہ "هُوۡدْ" سورہ نمبر (11)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (52)۔ هُوۡدْ: ہود علیہ السلام۔آیت نمبر (50) میں مذکور ہے۔اس سورت میں ہود علیہ السلام کی قوم کا ''واقعہ'' مذکور ہے۔اس سورت میں خطاب ان لوگوں سے ہے جو اسلام قبول کرنے کے بجائے اسلام پر اعتراض کرتے ہیں، جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

سورہ ''ہود'' مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے۔اس میں (123) آیتیں اور (10) رکوع ہیں۔

سورہ "هُوۡدْ" کی فضیلت:

(سنن ترمذی۔کتاب تَفۡسِيرُالقُرآن۔حدیث نمبر 3297 (صحیح) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ شِبْتَ، قَالَ: " شَيَّبَتْنِي هُودٌ، وَالْوَاقِعَةُ، وَالْمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ".۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ تو بوڑھے ہوتے چلے جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے (۱) سورہ ''ہود''۔(۲) اور سورہ ''واقعہ''۔(۳) اور سورہ ''مرسلات''۔(۴) اور سورہ ''عم یتساءلون''۔(۵) اور سورہ ''اذا الشمس کورت'' نے بوڑھا کر دیا ہے''۔

سورہ "هُوۡدْ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''ہود'' کے شروع میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرانے والے ہیں خوش خبری سنانے والے ہیں۔(۲) بارہویں پارے کے شروع میں ہے کہ ہر ایک کی روزی روٹی اللہ کے ذمے ہے، (۳) پہلے اللہ کا عرش پانی پر تھا۔(۴) قرآن کے بارے میں ہے کہ اس جیسی دس سورتیں ہی لے آو۔(۵) نبیوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں، پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے، پھر نوح علیہ السلام اور ان کے بیٹے کنعان کے درمیان بات چیت کا ذکر ہے، اور نوح علیہ السلام کی سفارش بیٹے کے حق میں اللہ نے قبول نہیں کی۔(۶) ہود علیہ السلام اور ان کی قوم عاد کا ذکر ہے۔(۷) صالح علیہ السلام اور ان کی قوم ثمود کا ذکر ہے۔(۸) ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے ہوئے مہمانوں کا ذکر ہے کہ ان فرشتوں نے بیٹے کی خوش خبری دی، اس کے بعد یہ فرشتے بدفعلی کرنے والے لوط علیہ السلام کی قوم کے پاس گئے اور پوری بستی کو ہلاک و برباد کر دیا۔(۹) ناپ تول میں کمی کرنے والی شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے۔(۱۰) موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر ہے۔(۱۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبر کی تلقین کی گئی ہے، (۱۲) اس سورہ کے اخیر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان واقعات کے ذریعے تسلی دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ﴿۱﴾

''الف۔لام۔را۔یہ ایک ایسی کتاب ہے، جس کی آیتیں ''ٹھوس'' (دلیلوں سے) مضبوط ہیں، پھر ان آیتوں کی تفصیل اس اللہ کی طرف سے بیان کی گئی ہیں، جو بڑی حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے''۔① (الٓرٰ: الف۔لام۔را۔یہ حروف مُقَطَّعَات میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کرکے پڑھا جاتا ہے، اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ﴿۲﴾

''(آپ ﷺ لوگوں سے کہہ دیجیے! اے لوگو!) تم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت نہ کرو، بیشک میں اس کی طرف سے تمھیں ڈرانے والا، اور خوش خبری دینے والا ہوں''۔② (جہنم سے ڈرانے والا اور جنت کی خوش خبری سنانے والا ہوں)۔

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾

''اور (اے لوگو!) تم اپنے رب سے (گناہوں کی) معافی مانگو، پھر اسی سے توبہ کرو، وہ تمھیں ایک ''مقرر وقت'' (موت) تک زندگی سے اچھا فائدہ اٹھانے دے گا، اور جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا، اس کو اپنی طرف سے اور زیادہ اجر (وثواب) دے گا، اور اگر تم لوگ ''حق'' کے راستے سے منہ موڑو گے، تو میں تمہارے بارے میں ایک بڑے (ہولناک) دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں''۔③

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾

''(اے لوگو!) تم سب کو اللہ ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔④

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

''خبردار! (انکار کرنے والے) لوگ اپنے سینوں کو ''موڑ'' لیتے ہیں، تاکہ اس سے اپنے دل میں ''چھپے ہوئے'' (کفر وشرک، نفاق اور دشمنی) کو چھپائے رکھیں۔ خبردار! جس وقت وہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں، (اس وقت بھی) وہی اللہ سب کچھ جانتا ہے، جو یہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔⑤

(بارہواں پارہ)

(بارہویں پارے میں ٹوٹل (16) رکوع ہیں۔ اور (170) آیتیں ہیں)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶

''اور زمین میں پائے جانے والے ہر ''جاندار'' کی روزی اللہ کے ذمے ہے، وہی اللہ ہر ایک کے رہنے سہنے کی جگہ (ماں کا پیٹ اور دنیا) کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور ان کے سونپے جانے کی جگہ (قبر، جنت اور جہنم) کو بھی (خوب اچھی طرح جانتا ہے)، سب کچھ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے''۔۶

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

''اور اسی (اللہ) نے آسمانوں اور زمین کو ''چھ'' دنوں میں پیدا کیا، اس وقت اللہ کا عرش پانی پر تھا، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل والا ہے؟ اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ (لوگوں سے) کہیں گے کہ تم لوگ مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے، تو کافر ضرور کہیں گے: یہ (قرآن) کھلا ہوا ''جادو'' ہے''۔۷

وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ ع

''اور اگر ہم کچھ دنوں کے لیے عذاب کو ان سے ٹال دیتے ہیں، تو کہنے لگتے ہیں کہ اس (عذاب) کو کس چیز نے روک رکھا ہے؟ آگاہ رہو! جس دن وہ (عذاب) ان کے پاس آئے گا پھر ان سے بالکل نہیں ٹلے گا، اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑا رہے تھے، وہ انھیں چاروں طرف سے گھیر لے گا''۔۸

وَلَىِٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹

''اور اگر ہم ''انسان'' کو اپنی ''رحمت'' (کا مزہ) چکھاتے ہیں، پھر اس رحمت کو اس سے چھین لیتے ہیں، تو وہ ''ناامید'' (مایوس) ہو جاتا ہے، اور ''ناشکرا'' بن جاتا ہے''۔۹

وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰

''اور اگر ہم ''تکلیف'' پہنچنے کے بعد انسان کو ''نعمت'' کا مزہ چکھاتے ہیں، تو (خوش ہو کر) کہتا ہے کہ (آہا) سب ''تکلیف'' مجھ سے دور ہو گئی، بیشک وہ بڑا اِترانے والا (خوشیاں منانے والا)، اپنی تعریف کرنے والا بن جاتا ہے (فخر کرنے لگ جاتا ہے)''۔۱۰

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱

''مگر جن لوگوں نے ہر حال میں صبر کیا، اور نیک عمل کرتے رہے، انھی لوگوں کے لیے (گناہوں سے) معافی ہے، اور بہت بڑا اجر

(وثواب) ہے"۔⑪

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ⑫

"تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جو وحی آپ پر اتاری جارہی ہے، کیا اس میں سے کسی چیز کو (بیان کرنے سے) آپ چھوڑ دیں گے؟ اور اس سے شاید آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تنگ دل ہورہے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دل چھوٹا کررہے ہیں)، کیونکہ یہ (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کوئی "خزانہ" کیوں نہیں اتارا جاتا؟ یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ (کیوں نہیں) آجاتا؟ (یاد رکھیے!) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) صرف اور صرف ڈرانے والے ہیں، اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے (ہر چیز اللہ کے اختیار میں ہے)"۔⑫

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑬

"کیا یہ "مشرکین" (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: پھر تم لوگ بھی اس جیسی "دس سورتیں" ہی لے آؤ، اور اگر تم سچے ہو تو (اس کام میں مدد کے لیے) اللہ کو چھوڑ کر جس کسی کو بھی بلا سکتے ہو، بلا لو"۔⑬

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ⑭

"تو (اے ایمان والو!) اگر یہ (انکار کرنے والے دس سورتیں) گھڑ کر لانے والا "مطالبہ" پورا نہ کرسکیں، تو (اے لوگو!) جان لو کہ: یہ (قرآن) اللہ کا علم لے کر اترا ہے، اور یہ کہ اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تو کیا اب تم "مسلمان" ہوجاؤ گے؟"۔⑭

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ⑮

"جو بھی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت (اس کا فائدہ) چاہتا ہے، تو ہم دنیا ہی میں ان کے کاموں کا پورا پورا بدلہ دے دیتے ہیں، اور اس دنیا میں ان کے حق میں کوئی کمی نہیں ہوگی"۔⑮

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑯

"(دنیاداروں کے لیے) آخرت میں "آگ" کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، (وہاں پتہ چلے گا کہ) انھوں نے جو کچھ اس (دنیا) میں کیا تھا (سب) برباد ہوگیا، اور (ایمان کے بغیر) جو عمل وہ لوگ کرتے تھے، سب برباد ہوگئے"۔⑯

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ

"کیا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے (قرآن) جیسی کھلی نشانی ملی ہو اور وہ اس (قرآن) کی تلاوت کرتا ہو، اور اس کے بعد اس کی جانب سے ایک "گواہ" بھی آیا ہو (یعنی جبریل علیہ السلام)، اور اس سے پہلے موسیٰ

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

(علیہ السلام) کی کتاب بھی ''رہنما'' اور ''رحمت'' تھی (کیا ایسا آدمی گمراہ ہوسکتا ہے؟)، ایسے ہی لوگ ''قرآن'' پر ایمان رکھتے ہیں، اور ''گروہوں'' (قوموں اور جماعتوں) میں سے جو بھی اس (قرآن) کا انکار کرے گا، اس سے ''جہنم'' (میں داخل کرنے) کا وعدہ ہے (آگ ہی اس کا ٹھکانا ہے)، تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ ''قرآن'' کے بارے میں کسی شک میں نہ پڑیں، بیشک یہ (قرآن) آپ کے رب کی طرف سے سچ ہے، لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے''۔﴿۱۷﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں ''جھوٹ'' بولتا ہے؟ ایسے لوگ (میدان محشر میں) اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے، اور (سارے) گواہی دینے والے کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھوٹ بولا تھا، خبردار! ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت (پھٹکار) ہے''۔﴿۱۸﴾

الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

''(انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے) جو دوسرے لوگوں کو ''اللہ کے راستے'' سے روکتے ہیں، اور اللہ کے راستے میں (اپنی خواہشوں کے مطابق) کجی (ٹیڑھ) پیدا کرتے ہیں، اور آخرت کا انکار کرتے ہیں''۔﴿۱۹﴾۔ (انکار کرنے والے دین میں عیب نکالتے ہیں، اسلام کو بدنام کرتے ہیں کہ یہ اسلام صحیح نہیں ہے، دین کے احکام اپنی مرضی کے حساب سے نکالتے ہیں)۔

اُولٰٓئِكَ لَمْ یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ۘ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

''یہ (انکار کرنے والے) لوگ زمین میں کہیں بھی اللہ کو ''عاجز'' کرنے والے نہیں ہیں، اور اللہ کو چھوڑ کر ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا، ان کو ''دُگنا'' (ڈبل) عذاب دیا جائے گا، اس لیے کہ یہ لوگ (کفر و شرک، نفاق اور حسد کی وجہ سے حق) بات سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، اور نہ (حق اور سیدھے راستے کو) دیکھ سکتے تھے''۔﴿۲۰﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾

''(انکار کرنے والوں) نے (ایمان و عمل کے حساب سے) اپنا نقصان کرلیا ہے، اور سب (بناوٹی) معبود اُن سے غائب ہوجائیں گے (اور ان کے کچھ کام نہیں آئیں گے)''۔﴿۲۱﴾

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ

''بیشک یہی (انکار کرنے والے) لوگ آخرت میں سب سے زیادہ

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾

"گھاٹے" (نقصان) میں ہوں گے"۔ ﴿۲۲﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾

"بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور وہ اپنے "رب" (پالنے والے) کے سامنے جھکتے رہے، تو وہی لوگ جنتی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے"۔ ﴿۲۳﴾

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع

"دونوں "جماعتوں" (یعنی کافر اور مومن) کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک "اندھا" اور "بہرا" ہو، اور ایک "دیکھتا" ہو اور "سنتا" ہو۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ پھر تم سوچتے کیوں نہیں ہو؟ (نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟)"۔ ﴿۲۴﴾۔ (کافر حق سے اندھا اور بہرا ہے، اور مومن حق کو دیکھتا اور سنتا ہے)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾

"اور بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس "رسول" بنا کر بھیجا (انھوں نے اپنی قوم سے کہا): میں تو تمھیں اللہ کے عذاب سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں"۔ ﴿۲۵﴾

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾

"(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا): اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت نہ کرو، بیشک میں تمہارے بارے میں ایک دردناک (بہت تکلیف والے) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں"۔ ﴿۲۶﴾

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

"تو (یہ سن کر نوح علیہ السلام کی) قوم کے کافر سرداروں نے کہا: تم تو ہم جیسے "انسان" ہو، اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے ماننے والے ہم میں سے صرف "گھٹیا" لوگ ہیں، ہلکی سوچ سمجھ والے ہیں (جو بے سوچے سمجھے تمہاری بات مان لیے ہیں)، تمہاری کوئی فضیلت (برتری) ہم پر نہیں ہے، بلکہ ہم تو تمھیں جھوٹا ہی سمجھتے ہیں"۔ ﴿۲۷﴾

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾

"نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! مجھے بتاؤ! اگر میں اپنے رب کی طرف سے "روشن راستے" پر ہوں، اور اس نے مجھے خاص اپنے پاس سے "رحمت" (نبوت) عطا کی ہے (مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے)، جس سیدھے راستے کو تم نہیں دیکھ پا رہے ہو (جس سیدھے راستے کی حقیقت تم سے "چھپا دی" دی گئی ہے)، تو تمہارے نہ چاہنے کے باوجود (حق کو) قبول کرنے کے لیے میں تمھیں کیسے مجبور کر سکتا ہوں؟"۔ ﴿۲۸﴾

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ

"اور (نوح علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! میں تم سے "دعوت و تبلیغ"

أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٩﴾

کے بدلے مال نہیں مانگتا، میرا ''اجر و ثواب'' تو صرف اللہ کے پاس ہے، اور میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے نہیں ''بھگا'' سکتا، اس لیے کہ وہ بیشک اپنے رب (پالنے والے) سے ملنے والے ہیں، لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بڑے نادان ہو''۔ ﴿٢٩﴾

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣٠﴾

''اور (نوح علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! اگر (ایمان والوں) کو میں نے (اپنی مجلسوں سے) بھگا دیا، تو اللہ (کے عذاب) سے بچانے کے لیے کون میری مدد کرے گا؟ کیا پھر بھی تم لوگ غور و فکر نہیں کرو گے؟ (نصیحت حاصل نہیں کرو گے؟)''۔ ﴿٣٠﴾

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾

''اور (نوح علیہ السلام نے کہا:) میں تم سے نہیں کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے ''خزانے'' ہیں، اور نہ میں غیب جانتا ہوں، اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، اور نہ یہ کہتا ہوں کہ جنھیں تمہاری ''نظریں'' (نگاہیں) حقیر (گھٹیا) جانتی ہیں، انھیں اللہ کوئی ''بھلائی'' عطا نہیں کرے گا، ان کے دلوں میں جو کچھ ہے، اسے اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے، (اگر میں ایسا کہوں تو) بیشک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤں گا''۔ ﴿٣١﴾

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٢﴾

''(نوح علیہ السلام کی) قوم نے کہا: اے نوح! تم ہم سے ''جھگڑ'' رہے ہو، اور بہت زیادہ ''جھگڑ'' رہے ہو، اچھا اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس وہ (عذاب) لے آؤ جس (عذاب) کی تم ہمیں دھمکی دے رہے ہو! (جس عذاب کا وعدہ کر رہے ہو!)''۔ ﴿٣٢﴾

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٣﴾

''نوح (علیہ السلام) نے کہا: یقیناً اللہ ہی تم پر عذاب لائے گا اگر وہ چاہے، اور تم اللہ کو عاجز (بے بس) نہیں کر سکتے ہو (عذاب لانے سے نہیں روک سکتے ہو)''۔ ﴿٣٣﴾

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٤﴾ۭ

''اور (نوح علیہ السلام نے کہا:) اگر میں تمھیں نصیحت کرنا چاہوں تو میری نصیحت تمھیں کام نہیں آئے گی، اور اللہ تمھیں (تمہاری ضد) کی وجہ سے گمراہ کرنا چاہتا ہے، وہی تمہارا رب ہے، اور اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے''۔ ﴿٣٤﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا

''کیا (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ (قرآن) خود سے گھڑ لیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: اگر میں نے اس

تُجۡرِمُوۡنَ ﴿۳۵﴾

(قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے، تو اپنے "جرم" کا میں ہی ذمہ دار ہوں، اور میں تمہارے "جرم" (گناہوں) سے "بری" ہوں (الگ تھلگ ہوں)"۔ ﴿۳۵﴾

وَ اُوۡحِیَ اِلٰی نُوۡحٍ اَنَّہٗ لَنۡ یُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِکَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿ۚۖ۳۶﴾

"اور نوح (علیہ السلام) کو میرے پاس سے وحی بھیجی گئی کہ: آپ کی قوم کے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، ان کے علاوہ اب کوئی ایمان نہیں لائے گا، اس لیے آپ ان کے کاموں (کالے کرتوتوں) پر افسوس نہ کریں"۔ ﴿۳۶﴾

وَ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ بِاَعۡیُنِنَا وَ وَحۡیِنَا وَ لَا تُخَاطِبۡنِیۡ فِی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ اِنَّہُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۳۷﴾

"اور (اے نوح!) ہماری آنکھوں کے سامنے (ہماری نگرانی میں) ہماری وحی کے حساب سے "کشتی" بنائیں، اور ظلم کرنے والوں کی نجات کے بارے میں مجھ سے بالکل کوئی بات نہ کریں، بیشک وہ لوگ اب ڈوب کر رہیں گے (ڈبو دیئے جائیں گے)"۔ ﴿۳۷﴾

وَ یَصۡنَعُ الۡفُلۡکَ ۟ وَ کُلَّمَا مَرَّ عَلَیۡہِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِہٖ سَخِرُوۡا مِنۡہُ ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡکُمۡ کَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ﴿ؕ۳۸﴾

"نوح (علیہ السلام) کشتی بناتے تھے، اور جب بھی ان کی قوم کے "سردار" ان کے پاس سے گزرتے، تو ان کا مذاق اڑاتے، نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر (آج) تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو، تو ہم بھی (ایک نہ ایک دن) تمہارا مذاق اڑائیں گے، جیسا کہ تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو"۔ ﴿۳۸﴾

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ یَّاۡتِیۡہِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡہِ وَ یَحِلُّ عَلَیۡہِ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ﴿۳۹﴾

"تم لوگ جلد ہی جان لوگے کہ کس پر ایسا عذاب آتا ہے، جو اسے "ذلیل ورسوا" کر دے گا؟ اور کس پر "ہمیشہ والا عذاب" آئے گا؟"۔ ﴿۳۹﴾

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا احۡمِلۡ فِیۡہَا مِنۡ کُلٍّ زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ وَ اَہۡلَکَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَیۡہِ الۡقَوۡلُ وَ مَنۡ اٰمَنَ ؕ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَہٗۤ اِلَّا قَلِیۡلٌ ﴿۴۰﴾

"یہاں تک کہ جب ہمارا "حکم" آ گیا، اور "تنور" سے پانی ابلنا (نکلنا) شروع ہوا، تو ہم نے (نوح علیہ السلام سے) کہا: آپ کشتی میں ہر جانور کا ایک ایک جوڑا (نر اور مادہ) سوار کر لیجیے، اور اپنے گھر والوں میں سے (کفر کی وجہ سے ڈوبنے والوں کو چھوڑ کر) دوسروں کو بھی (کشتی میں سوار کر لیجیے)، اور ایمان والوں کو بھی (کشتی میں سوار کر لیجیے)، اور بہت تھوڑے لوگ ہی نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے"۔ ﴿۴۰﴾۔ (گھر والوں میں سے ڈوبنے والوں میں نوح علیہ السلام کی بیوی اور ان کا بیٹا کنعان بھی تھا، نوح علیہ السلام اپنی قوم میں "ساڑھے نو سو سال" رہے۔ کہا جاتا ہے ان پر ایمان لانے والوں کی تعداد (۸۰) کے لگ بھگ تھی)۔

وَ قَالَ ارۡکَبُوۡا فِیۡہَا بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَ مُرۡسٰىہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۴۱﴾

"اور نوح (علیہ السلام) نے (ایمان والوں سے کہا): تم لوگ اس کشتی میں سوار ہو جاؤ، اس کا "چلنا" اور "رکنا" "اللہ" کے نام سے ہے، بیشک میرا رب بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۴۱﴾

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ٰ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

''اور وہ ''کشتی'' ان لوگوں کو لے کر پہاڑوں جیسی ''موجوں'' (لہروں) میں چلنے لگی، اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے (کنعان) کو آواز دی جو (کشتی سے) الگ کھڑا تھا: اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا، اور کافروں کے ساتھ مت رہ (انکار کرنے والوں کا ساتھ چھوڑ دے)''۔﴿۴۲﴾

قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

''وہ (کنعان) بولا: میں کسی ''پہاڑ'' پر پناہ لے لوں گا، جو مجھے پانی سے بچا لے گا، نوح (علیہ السلام) نے کہا: آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے (صرف وہی بچ سکتا ہے)، اتنے میں دونوں کے درمیان ''موج'' (لہر) آ گئی، اور وہ (کنعان) ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا''۔﴿۴۳﴾

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

''اور کہا گیا: اے زمین! تو اپنا پانی نگل لے (تو اپنا پانی پی جا)، اور اے آسمان! تو بارش برسانا بند کر دے، اور پانی سوکھ گیا، اور (کافروں کو ہلاک و برباد کرنے کے بارے میں) اللہ کا ''حکم'' پورا ہو گیا، اور کشتی ''جودی'' پہاڑ پر رک گئی، اور کہہ دیا گیا: ظلم کرنے والوں کے لیے اللہ کی رحمت سے دوری لکھ دی گئی ہے''۔﴿۴۴﴾

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

''اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب کو پکارا اور کہا: میرے رب! بیشک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے، اور بیشک تیرا وعدہ بالکل سچا ہے، اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے''۔﴿۴۵﴾

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۫ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾

''اللہ نے کہا: اے نوح! بیشک وہ (کنعان، بیٹا) آپ کے گھر والوں میں سے نہیں ہے، (بیشک) اس کا عمل نیک نہیں ہے، اس لیے آپ مجھ سے ایسا سوال نہ کریں جس کا آپ کو ''علم'' (جانکاری) نہیں ہے، میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ جاہلوں میں سے نہ ہو جائیں''۔﴿۴۶﴾

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾

''نوح (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں ہے، اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا، اور مجھ پر رحم نہ کیا، تو میں گھاٹا (نقصان) اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا''۔﴿۴۷﴾

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ

''کہا گیا: اے نوح! اب آپ ہماری طرف سے ''سلامتی'' کے ساتھ کشتی سے نیچے اتر آیئے، اور آپ پر اور آپ کے ساتھ جو ایمان والے ہیں، ان

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾

میں سے کچھ کی نسل سے پیدا ہونے والی جماعتوں پر ہماری ''برکتیں'' اتریں گی، اور کچھ قوموں کو ہم دنیا میں فائدہ اٹھانے دیں گے، پھر ان کو ہماری طرف سے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب پہنچے گا''۔﴿۴۸﴾

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾

''(اے نبی ﷺ!) یہ غیب کی ''خبروں'' میں سے ہیں، جو ہم آپ کو وحی کے ذریعے بتارہے ہیں، یہ باتیں اس سے پہلے نہ تو آپ جانتے تھے اور نہ ہی آپ کی قوم (جانتی تھی)، اس لیے آپ (ﷺ دعوت وتبلیغ کے راستے میں) صبر کیجیے، اور (آخر کار اچھا) انجام متقی (نیک لوگوں ہی) کے لیے ہے''۔﴿۴۹﴾

الوقف علی فَاصْبِرْ أحسن وأولی | معانقة | عند المتأخرین

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

''اور ہم نے ''عاد'' کی طرف ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو (بھیجا)، تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! تم لوگ اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تم لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہو''۔﴿۵۰﴾۔(ہود علیہ السلام کی قوم ''عاد'': حجاز اور یمن کے درمیان ''احقاف'' کے ریگستانی علاقے میں رہتی تھی۔ ''انبیاء'' علیہم السلام اپنی قوم کے بھائی ہیں)۔

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

''(ہود علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! میں تم سے ''دعوت وتبلیغ'' کے بدلے اجر (مال) نہیں مانگتا ہوں، میرا ''اجر وثواب'' تو صرف اللہ کے پاس ہے، جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تمھیں اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی ہے؟ (عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟)''۔﴿۵۱﴾

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

''اور (ہود علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اس کے سامنے ''توبہ'' کرو، وہ تمہارے لیے ''خوب بارش'' برسائے گا، اور تمھیں اور زیادہ طاقت دے گا، اور ''مجرم'' (گنہگار) بن کر (حق سے) منہ نہ موڑو''۔﴿۵۲﴾

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

''(قوم عاد) نے کہا: اے ہود! تم نے ہمارے سامنے کوئی ''کھلی نشانی'' پیش نہیں کی ہے، اور ہم اپنے معبودوں کو (صرف) تمہارے کہنے سے نہیں چھوڑ سکتے ہیں، اور ہم تم پر ایمان لانے والے (بھی) نہیں ہیں''۔﴿۵۳﴾

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾

''ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تمھیں کسی ''بیماری'' (دماغی خرابی) میں ڈال دیا ہے، (ہود علیہ السلام) نے کہا: میں اللہ کو ''گواہ'' بناتا ہوں، اور تم لوگ بھی گواہ رہو کہ میں تمہارے ''شریکوں'' (بناوٹی

معبودوں) سے بری ہوں (الگ تھلگ ہوں)''۔﴿۵۴﴾

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾

''(ہود علیہ السلام نے کہا) جنھیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو، تو تم سب مل کر میرے خلاف ''سازش'' کرو، پھر مجھے ذرا بھی چھوٹ نہ دو''۔﴿۵۵﴾

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾

''(ہود علیہ السلام نے کہا:) میں نے تو اللہ ہی پر بھروسہ کر رکھا ہے، جو میرا اور تم سب کا رب ہے، کوئی ''جاندار'' ایسا نہیں ہے جس کی چوٹی (پیشانی) اللہ نے پکڑ نہ رکھی ہو (سب کی روزی روٹی اللہ کے ذمے ہے)، بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے (اپنے بندوں کے لیے سیدھا راستہ بنا رکھا ہے)''۔﴿۵۶﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَ يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْــًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾

''(ہود علیہ السلام نے کہا:) پھر بھی اگر تم (حق سے) منھ موڑتے ہو، تو (جان لو کہ) میں جو پیغام دے کر تمھارے پاس بھیجا گیا تھا، میں نے تم کو پہنچا دیا ہے، (اور تمھارے کفر کی وجہ سے) میرا رب تمھارے علاوہ کسی دوسری قوم کو تمھاری جگہ لائے گا، (بسائے گا)، اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے، بیشک میرا رب ہر چیز کا نگہبان (نگران) ہے''۔﴿۵۷﴾

وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾

''اور جب ہمارا حکم (عذاب) آ گیا، تو ہم نے اپنی رحمت سے ہود (علیہ السلام) کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا، اور ہم نے انھیں ایک بہت ہی سخت عذاب سے نجات دے دی''۔﴿۵۸﴾

وَ تِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾

''یہ ''قوم عاد'' کے لوگ تھے، ان لوگوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کر دیا، اور اس کے ''رسولوں'' کی نافرمانی کی، اور انھوں نے ہر ''سرکش'' اور ''نافرمان'' کے حکم کی پیروی کی (بات مانی)''۔﴿۵۹﴾

وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾

ع ۵ — وقف لازم

''اور اس دنیا میں (قوم عاد) کے پیچھے لعنت لگا دی گئی (بعد میں آنے والے تمام نبیوں نے ان پر لعنت بھیجی)، اور قیامت کے دن بھی (ان کے لیے لعنت ہے)، خبردار! قوم عاد نے اپنے رب کا انکار کیا، خبردار! ہود (علیہ السلام) کی قوم، ''عاد'' کے لیے رحمت سے دوری ہے''۔﴿۶۰﴾

وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ

''اور ہم نے ''ثمود'' کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (بھیجا)، تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمھارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اسی نے تم کو ''مٹی'' سے پیدا کیا ہے، اور اس میں تمھیں آباد کیا، تو تم اسی سے (اپنے گناہوں کی)

تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝۶۱

معافی مانگو، پھر اسی کے سامنے ''توبہ'' کرو، بیشک میرا رب قریب ہے، (اور دعا) قبول کرتا ہے''۔۶۱۔ (صالح علیہ السلام کی قوم ''ثمود'': مدینہ سے تبوک کے راستے میں حجاز اور شام کے درمیان ''وادی قریٰ'' میں رہتی تھی۔ ''انبیاء'' علیہم السلام اپنی قوم کے بھائی ہیں)۔

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۶۲

''(قوم ثمود) نے کہا: اے صالح! اس سے پہلے ہم لوگوں کو تم سے (بہت سی) امیدیں تھیں، کیا تم ہمیں ان معبودوں کی عبادت سے روکتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے، اور جس بات کی تم دعوت دے رہے ہو، اس کے بارے میں ہم ''بے چینی'' (حیرانی اور پریشانی) والے شک میں ہیں''۔۶۲۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝۶۳

''صالح (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! مجھے بتاؤ! اگر میں اپنے رب کی طرف سے ''روشن راستے'' پر ہوں، اور اس نے مجھے خاص اپنے پاس سے ''رحمت'' (نبوت) عطا کی ہے (مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے)، پھر بھی اگر میں اس کی نافرمانی کروں، تو (اس کی پکڑ سے) بچنے کے لیے کون میری مدد کرے گا؟ تم لوگ تو (کفر کی باتوں سے) میرا نقصان ہی کر رہے ہو (گھاٹے ہی میں زیادتی کر رہے ہو)''۔۶۳۔

وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝۶۴

''اور (صالح علیہ السلام نے کہا) اے میری قوم! (دیکھو!) یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی (بن کر آئی) ہے، تم اسے (آزاد) چھوڑ دو، (یہ) اللہ کی زمین میں (جہاں سے چاہے گی) کھائے گی، اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ، ورنہ جلد ہی تمھیں عذاب پکڑ لے گا''۔۶۴۔

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝۶۵

''تو ان لوگوں نے اس کی ''ٹانگیں'' کاٹ کر اسے (مار ڈالا)، تو صالح (علیہ السلام) نے کہا: تم لوگ تین دن اپنے گھروں میں آرام سے رہ لو، (خوب مزے کر لو، اس کے بعد عذاب آئے گا) یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہے''۔۶۵۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝۶۶

''پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ گیا، تو ہم نے اپنی رحمت سے صالح (علیہ السلام) کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا، اور (ان لوگوں کو) اس دن کی رسوائی سے بھی بچا لیا، بیشک آپ کا رب حقیقی طاقت والا، بڑا غالب (بڑا زبردست) ہے''۔۶۶۔

وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

''اور (صالح علیہ السلام کی قوم کے) ظلم کرنے والوں کو ایک ''چیخ'' نے

فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۶۷﴾

پکڑ لیا، (جس کی وجہ سے) وہ سب اپنے گھروں میں اوندھے منہ گر کر ''ہلاک و برباد'' ہو گئے''۔﴿۶۷﴾

كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾

''جیسے وہ (لوگ) ان گھروں میں کبھی تھے ہی نہیں، خبردار! قوم ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا، خبردار! (صالح علیہ السلام کی قوم) ''ثمود'' کے لیے رحمت سے دوری ہے''۔﴿۶۸﴾

وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾

''اور ہمارے فرشتے (انسان کی شکل میں) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (بیٹے کی) خوش خبری لے کر آئے، انھوں نے ''سلام'' کیا، ابراہیم (علیہ السلام) نے سلام (کا جواب) دیا، پھر کچھ ہی دیر میں (ابراہیم علیہ السلام) نے (مہمان کے کھانے کے لیے) ایک ''بھنا ہوا بچھڑا'' لے کر آ گئے''۔﴿۶۹﴾

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾

''مگر جب (ابراہیم علیہ السلام نے) دیکھا کہ ان (مہمانوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں (وہ کھانا نہیں کھا رہے ہیں) تو ان سے دل ہی دل میں ڈرنے لگے، (فرشتوں نے) کہا کہ آپ (ہم سے) نہ ڈریں، بیشک ہم (آپ کے پاس بیٹے کی خوش خبری سنانے اور) لوط (علیہ السلام) کی قوم کے پاس بھیجے گئے ہیں''۔﴿۷۰﴾

وَ امْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

''اور ابراہیم (علیہ السلام) کی بیوی (سارہ علیہا السلام بھی پاس ہی میں) کھڑی تھیں، وہ (یہ سن کر) ہنسنے لگیں، تو ہم نے انھیں (بیٹے) اسحاق (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) کے بعد (پوتے) یعقوب (علیہ السلام) کی خوش خبری دی''۔﴿۷۱﴾

قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾

''(ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ علیہا السلام) کہنے لگیں: ہائے! میری رسوائی! کیا میں بچہ پیدا کروں گی، جب کہ میں بوڑھی ہوں، اور یہ میرے شوہر (ابراہیم علیہ السلام) بھی بوڑھے ہیں؟، بیشک یہ تو بڑی عجیب و غریب بات ہے!''۔﴿۷۲﴾۔ (اس وقت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ''سو'' سال یا ''ایک سو بیس'' سال تھی، اور سارہ علیہا السلام کی عمر ''نوے'' سال یا ''ننانوے'' سال تھی)۔

قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿۷۳﴾

''فرشتوں نے (سارہ علیہا السلام سے) کہا: کیا آپ اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہیں؟ اللہ کی ''رحمت'' اور اس کی ''برکتیں'' تم ''اہل بیت'' (مقدس گھرانے) کے لیے ہیں، بیشک اللہ تعریف کے لائق ہے (بڑی خوبیوں والا)، بڑی شان والا ہے''۔﴿۷۳﴾۔ (اہل بیت میں ''بیوی'' بھی داخل ہے۔ یہی آیت دلیل ہے۔ فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو ''اہل

بیت'' میں سے کہا ہے، نبی ﷺ کی بیویاں (امہات المومنین) بھی ''اہل بیت'' میں سے ہیں)۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٤﴾

''پھر جب (ابراہیم علیہ السلام) کے دل سے ''ڈر'' نکل گیا، اور انھیں خوش خبری مل گئی، تو (ابراہیم علیہ السلام) ہم سے لوط (علیہ السلام) کی قوم کے بارے میں (پیارے انداز) میں جھگڑنے لگے (اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کے بارے میں فرشتوں سے بحث کرنے لگے)''۔﴿٧٤﴾

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾

''بیشک ابراہیم (علیہ السلام) بڑے ''بردبار'' (نرمی والے، بہت برداشت کرنے والے)، بڑے ''نرم دل'' (بڑے دردمند، اور اللہ کی طرف جھکنے والے تھے''۔﴿٧٥﴾

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾

''(فرشتوں نے کہا:) اے ابراہیم! اس بات کو جانے دیجیے (لوط علیہ السلام کی قوم کے بارے میں کوئی بات نہ کیجیے)، بیشک ان پر آپ کے رب کا ''حکم'' (عذاب) آکر رہے گا، جسے روکا نہیں جا سکتا (جس عذاب کو کوئی ٹال نہیں سکتا)''۔﴿٧٦﴾

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾

''اور جب ہمارے فرشتے (نوجوان، کم عمر، خوبصورت لڑکے کی شکل میں) لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے، تو وہ پریشان اور بے چین ہو گئے، اور (لوط علیہ السلام) کہنے لگے: آج کا دن بہت مشکل ہے (ان مہمانوں کو بدمعاشوں سے کیسے بچا سکوں گا؟)''۔﴿٧٧﴾

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾

''اور ان کی قوم کے لوگ ان کے پاس (لواطت، بدفعلی کی نیت سے) بہت تیزی سے دوڑتے ہوئے آئے، اور وہ لوگ پہلے ہی سے برائیاں کرتے آرہے تھے (مرد، مرد سے خواہش پوری کرتے تھے)، (لوط علیہ السلام) نے (ان لوگوں سے) کہا: اے میری قوم! یہ میری ''بیٹیاں'' ہیں (میری قوم کی بیٹیاں ہیں، ان سے نکاح کرلو)، یہ تمہارے لیے زیادہ پاک (اور حلال) ہیں، (اس لیے) تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میرے مہمانوں کو ''چھیڑ'' کر کے مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی بھی آدمی سمجھدار نہیں ہے؟''۔﴿٧٨﴾

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾

''لوگوں نے (لوط علیہ السلام سے) کہا: آپ جانتے ہیں کہ ہمیں آپ کی ''بیٹیوں'' (آپ کے قوم کی بیٹیوں) سے نکاح کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، اور جو ہم چاہتے ہیں اس کو آپ خوب اچھی طرح جانتے ہیں؟''۔﴿٧٩﴾

قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾

''لوط (علیہ السلام) نے کہا: کاش! میرے اندر تمھیں سیدھا کرنے کی طاقت ہوتی! یا تم سے مقابلے کے لیے کوئی مضبوط سہارا مل جاتا!''۔﴿۸۰﴾

قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَکَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُھَا مَاۤ اَصَابَھُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَھُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾

''فرشتوں نے (لوط علیہ السلام سے) کہا: اے لوط! ہم آپ کے رب کے فرشتے ہیں، یہ (آپ کی) قوم آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی، اس لیے آپ رات کے کسی حصے میں (رات کے آخری پہر میں) اپنے گھر والوں کو لے کر بستی سے نکل جائیں، اور آپ لوگوں میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، مگر آپ کی بیوی (آپ کے ساتھ نہیں جائے گی)، اس پر بھی وہی عذاب آئے گا جو اور لوگوں پر آئے گا، بیشک ان (پر عذاب آنے) کا وقت صبح کا ہے، کیا صبح ''قریب'' (نزدیک) نہیں ہے؟''۔﴿۸۱﴾

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَھَا سَافِلَھَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۬ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ۙ

''پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ گیا، تو ہم نے اس (بستی) کا ''اوپری حصہ'' نیچے کر دیا (یعنی بستی کو اُلٹ دیا)، اور ان پر (ایک دوسرے سے) جڑے ہوئے (تہہ بہ تہہ) کنکریلے پتھر برسائے''۔﴿۸۲﴾

مُّسَوَّمَۃً عِنْدَ رَبِّکَ ؕ وَ مَا ھِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾ؑ

ع ۱۵ النصف

''جن پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے، اور یہ (سزا والی ''اردن'' کی بستی ''سدوم'' مکہ) کے ظالموں سے (کچھ) بھی دور نہیں ہے''۔﴿۸۳﴾ؑ

وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰىکُمْ بِخَیْرٍ وَّ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ﴿۸۴﴾

''اور ہم نے ''مدین'' کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو (بھیجا)، تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور ناپ تول میں کمی نہ کرو، میں تمھیں ''خوشحال'' دیکھ رہا ہوں، اور بیشک میں تمہارے بارے میں ایک ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو ہر چیز کو (چاروں طرف سے) گھیر لے گا''۔﴿۸۴﴾۔ (شعیب علیہ السلام: فلسطین کے جنوب میں ''بحر احمر'' اور ''خلیج عقبہ'' کے کنارے واقع ''مدین'' کی طرف بھیجے گئے تھے)۔

وَ یٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۸۵﴾

''اور (شعیب علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! تم انصاف کے ساتھ ناپ تول پورا کرو، اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو، اور زمین میں فساد پھیلاتے مت پھرو''۔﴿۸۵﴾

بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۬ۚ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۸۶﴾

''(شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:) اگر تم کو (میرے کہنے کا) یقین ہو تو اللہ کا باقی بچا ہوا (حلال مال) ہی تمہارے لیے بہتر ہے، اور (اگر نہ

مانو گے تو) میں تم لوگوں کا نگہبان (نگران) نہیں ہوں''۔ ﴿۸۶﴾

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾

''(شعیب علیہ السلام کی) قوم نے کہا: اے شعیب! کیا تمھاری نمازیں تمھیں حکم دیتی ہیں کہ ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے، یا ہم اپنے مال (کو بڑھانے کے لیے) جو کچھ ہم کرتے آرہے ہیں وہ کرنا چھوڑ دیں؟ (ناپ تول میں کمی نہ کریں؟) بیشک تم تو بڑے سمجھ دار، نیک آدمی ہو! (تم تو بڑے بھولے لگتے ہو!)''۔ ﴿۸۷﴾

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَـنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾

''شعیب (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! اگر میں اپنے رب کی جانب سے ''صاف اور روشن راستے'' پر ہوں، اور اس نے مجھے اپنی طرف سے اچھی روزی دی ہے، (تو کیا میں اسے چھوڑ دوں؟) اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ تمہاری مخالفت کروں، (اس طرح کہ) وہ کام کروں جن سے تمھیں روکتا ہوں، میں تو اپنی طاقت بھر صرف (تمہاری) اصلاح چاہتا ہوں، اور مجھے اس کام کی توفیق دینے والا صرف اللہ ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے، اور اسی کی طرف میں (ہر معاملے میں) رجوع کرتا ہوں''۔ ﴿۸۸﴾

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾

''اور (شعیب علیہ السلام نے کہا:) اے میری قوم! میری مخالفت میں کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھو، جس کی وجہ سے تم پر ویسے ہی مصیبت آجائے جیسی مصیبت نوح (علیہ السلام) کی قوم پر، یا ہود (علیہ السلام کی قوم، عاد پر)، یا صالح (علیہ السلام کی قوم، ثمود) پر نازل ہو چکی ہے، اور لوط (علیہ السلام) کی قوم کی (بستی ''سدوم''، اے مکہ والو!) تم سے زیادہ دُور بھی نہیں ہے''۔ ﴿۸۹﴾

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾

''اور (شعیب علیہ السلام نے کہا:) تم اپنے رب سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو، اور اسی کے سامنے ''توبہ'' کرو، بیشک میرا رب بڑا مہربان (اور اپنی مخلوق سے) بہت محبت کرنے والا ہے''۔ ﴿۹۰﴾

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾

''(شعیب علیہ السلام کی قوم) نے کہا: اے شعیب! تمہاری بہت سی باتیں ہم نہیں سمجھتے، اور ہم تو تمھیں اپنے درمیان بہت ہی کمزور دیکھ رہے ہیں، اور اگر تمہارے خاندان کا خیال نہ ہوتا تو ہم تمھیں پتھر مار مار کر ختم کر دیتے، اور (ہماری نظر میں) تو ہم پر کوئی غلبہ نہیں رکھتا''۔ ﴿۹۱﴾

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ

''شعیب (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! کیا میرا خاندان تمہاری نظر میں اللہ سے زیادہ عزیز ہے؟ (زیادہ عزت والا ہے؟ میرے خاندان کا

رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۹۲﴾

دباؤ اللہ سے زیادہ ہے؟) اور تم نے اسے بالکل ہی پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے، بیشک میرا رب تمہارے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے"۔﴿۹۲﴾۔ (میرے خاندان کے کافروں کا لحاظ کر کے مجھ پر احسان جتاتے ہو، بیشک میرا رب تمہارے تمام کاموں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور وہ تمھیں اس کی سزا ضرور دے گا)۔

وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِیْبٌ ﴿۹۳﴾

"اور (شعیب (علیہ السلام) نے کہا:) اے میری قوم! تمھیں اپنی جگہ جو کرنا ہے کیے جاؤ (جو چاہو عمل کرو)، میں بھی (اپنے طریقے سے) عمل کرتا رہوں گا، تم لوگ جلد ہی جان لو گے کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب اترتا ہے؟ اور جھوٹا کون ہے؟ اور تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں"۔﴿۹۳﴾

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ

"پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ گیا، تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیب (علیہ السلام) کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا، اور ظلم کرنے والوں کو ایک "چیخ" نے پکڑ لیا، (جس کی وجہ سے) وہ سب اپنے گھروں میں اوندھے منہ گر کر "ہلاک و برباد" ہو گئے۔"﴿۹۴﴾

كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع

"جیسے وہ لوگ ان (گھروں) میں کبھی تھے ہی نہیں، خبردار! "مدین" والوں (شعیب علیہ السلام کی قوم) کے لیے (صالح علیہ السلام کی قوم) "ثمود" کی طرح اللہ کی رحمت سے دوری لکھ دی گئی ہے"۔﴿۹۵﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۶﴾ ۙ

"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں اور روشن دلیل دے کر بھیجا"۔﴿۹۶﴾

اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ﴿۹۷﴾

"فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس (بھیجا)، پھر بھی لوگوں نے فرعون ہی کی بات مانی، جب کہ فرعون کا حکم صحیح نہیں تھا"۔﴿۹۷﴾

یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾

"وہ فرعون قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا (جس طرح دنیا میں گمراہی کے راستے میں آگے آگے تھا)، اور ان سب کو جہنم میں داخل کر دے گا، اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے، جہاں وہ لوگ پہنچا دیئے جائیں گے"۔﴿۹۸﴾

وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾

"اور اس (دنیا) میں بھی ان فرعونیوں کے پیچھے لعنت (و پھٹکار) لگا دی گئی ہے، اور قیامت کے دن بھی ان لوگوں پر لعنت برسے گی، وہ بہت

برا بدلہ ہوگا جو ان لوگوں کو دیا جائے گا''۔(۹۹)۔(جہاں بھی ہوں گے اللہ کی رحمت سے دور ہوں گے)۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّ حَصِيْدٌ (۱۰۰)

''بستیوں کی یہ چند''خبریں''ہیں، جو ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سنا رہے ہیں، ان میں سے کچھ''بستیاں''تو ابھی تک موجود ہیں، اور کچھ''بستیاں''مٹ چکی ہیں''۔(۱۰۰)۔(ان بستیوں میں سے بعض کے''کھنڈرات''اب تک باقی ہیں، اور بعض کا نشان تک مٹ چکا ہے)۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِىْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ (۱۰۱)

''اور ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا، بلکہ انھوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا تھا، تو جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کا حکم (عذاب) آ گیا تو وہ ''معبود'' جن کی وہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے کچھ بھی کام نہ آئے، اور ہلاکت و بربادی کے سوا انھیں کچھ نہیں دیا''۔(۱۰۱)

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ (۱۰۲)

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب جب ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے، تو اس کی ''پکڑ'' ایسی ہی ہوتی ہے، بیشک اس کی ''پکڑ'' بڑی دردناک، بڑی سخت ہے''۔(۱۰۲)

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ (۱۰۳)

''بیشک اس برے انجام میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے (عبرت ہے)، جو آخرت کے عذاب سے ڈرتے ہیں (کیونکہ ڈرنے والے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں)، یہ وہ دن ہوگا جس میں سب لوگ جمع کیے جائیں گے، اور یہی وہ دن ہوگا جس میں سب (اللہ کے سامنے) حاضر کیے جائیں گے''۔(۱۰۳)

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ (۱۰۴)

''اور ہم اس (قیامت) کے لانے میں ایک ''گنے چنے'' وقت تک کے لیے دیر کر رہے ہیں''۔(۱۰۴)

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِىٌّ وَّسَعِيْدٌ (۱۰۵)

''جب وہ (قیامت کا) دن آ جائے گا، تو کوئی بھی اللہ کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا، پھر ان میں کوئی ''بدبخت'' (جہنمی) ہوگا، اور کوئی ''نیک بخت'' (جنتی) ہوگا''۔(۱۰۵)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ (۱۰۶)

''تو جو لوگ ''بدبخت'' ہوں گے، وہ آگ (جہنم) میں ہوں گے، جس میں چیخیں گے، چلّائیں گے''۔(۱۰۶)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (۱۰۷)

''جب تک آسمان و زمین ہے، (اسلام کا انکار کرنے والے) اسی جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، مگر یہ کہ آپ کا رب جو چاہے، بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے''۔(۱۰۷)۔(آسمان و زمین کی مثال:

"ہمیشگی" کو دکھانے کے لیے ہے، کہ اسلام کا انکار کرنے والوں کو عذاب ہمیشہ ہوتا رہے گا، ورنہ قیامت کے دن تو دنیاوی آسمان وزمین نہیں ہے۔ یا آخرت والا آسمان وزمین ہوگا، مگر اسلام کا انکار کرنے والے کبھی بھی جہنم سے نہیں نکل سکیں گے، ہمیشہ ہمیش جہنم ہی میں رہیں گے)۔

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

"اور (ایمان وعمل والے) نیک لوگ جب تک آسمان وزمین ہے، جنت میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، مگر یہ کہ آپ کا رب جو چاہے، یہ اللہ کا ایسا انعام ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا"۔﴿۱۰۸﴾۔ (آسمان وزمین کی مثال: "ہمیشگی" کو دکھانے کے لیے ہے، ورنہ قیامت کے دن تو دنیاوی آسمان وزمین نہیں ہے، یا آخرت والا آسمان وزمین ہوگا، مگر اسلام قبول کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے کبھی بھی جنت سے نہیں نکلیں گے، ہمیشہ ہمیش جنت ہی میں رہیں گے)۔

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع ۹

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) جن (بناوٹی معبودوں) کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں، ان کے بارے میں آپ ذرہ برابر شک نہ کریں، یہ لوگ (بغیر عقل سے کام لیے ہوئے بناوٹی معبودوں) کی اسی طرح عبادت کرتے ہیں، جس طرح اس سے پہلے ان کے باپ دادا عبادت کرتے تھے، اور بیشک ہم بغیر کم کیے ان کا پورا پورا بدلہ چکانے والے ہیں"۔﴿۱۰۹﴾

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾

"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی تھی، تو اس میں بھی اختلاف پیدا کیا گیا (کوئی ایمان لایا اور کوئی ایمان نہیں لایا)، اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے رب کی جانب سے پہلے ہی (برے اعمال کے بدلے آخرت میں عذاب دیئے جانے کا) فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا، تو اسی دنیا میں ان کا فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا؟ اور بیشک یہ (کافر) لوگ اس (قرآن) کے بارے میں "بے چین" رہنے والے "شک" میں ہیں (بڑے گہرے شک میں ہیں)"۔﴿۱۱۰﴾

وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾

"اور بیشک آپ کا رب ہر ایک کو (قیامت کے دن) ان کے کاموں کا پورا پورا بدلہ دے گا، وہ بیشک ان کے کاموں کی پوری خبر رکھتا ہے"۔﴿۱۱۱﴾

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ کو جیسا حکم دیا گیا ہے، آپ سیدھے راستے پر ثابت قدم رہیں (جمے رہیں)، اور وہ لوگ بھی (ثابت قدم رہیں، جمے

رہیں) جو توبہ کر کے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ہیں، اور تم لوگ حد سے آگے نہ بڑھو، بیشک وہ تمہارے کاموں کو خوب اچھی دیکھ رہا ہے''۔﴿۱۱۲﴾

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

''اور تم لوگ ظلم کرنے والوں (اور کفر و شرک کرنے والوں) کی طرف نہ جھکو (اپنے اندر ان کے لیے جھکاؤ پیدا نہ کرو)، ورنہ جہنم کی آگ تمھیں بھی پکڑ لے گی، اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارا کوئی ''ولی'' (دوست) نہیں ہوگا، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی''۔﴿۱۱۳﴾

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دن کے دونوں طرف (صبح میں فجر سے عصر تک کی نماز، اور شام میں مغرب) کی نماز اور کچھ رات گئے (عشاء یا تہجد) کی نماز قائم کیجیے، بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ ماننے والوں کے لیے (اللہ کو یاد کرنے والوں کے لیے) ایک نصیحت ہے''۔﴿۱۱۴﴾

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ صبر سے کام لیجیے، بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کا بدلہ (ضائع اور برباد) نہیں کرتا''۔﴿۱۱۵﴾

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

''تو جو ''اُمتیں'' (قومیں) تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ان میں ایسے ''ہوش مند'' (عقل والے) کیوں نہ ہوئے؟ جو لوگوں کو زمین میں فساد مچانے سے روکتے، ہاں تھوڑے سے لوگ تھے جن کو ہم نے (عذاب سے) بچالیا، اور ظلم کرنے والے اسی ''عیش و آرام'' ہی میں ڈوبے رہے جس کے وہ عادی ہو گئے تھے، اور وہ مجرم لوگ تھے (وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے)''۔﴿۱۱۶﴾

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب ''بستیوں'' پر ظلم کر کے ''ہلاک و برباد'' نہیں کرتا، اگر ان ''بستیوں'' میں رہنے والے نیک اور اصلاح کرنے والے ہوں''۔﴿۱۱۷﴾ (قوم یا حکومت: ''کفر'' کے ساتھ تو باقی رہ سکتی ہے لیکن ''ظلم'' کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتی۔ کسی قوم میں ''تمام برائیوں کی جڑ'' یہ ہے کہ ''عقل والے'' لوگوں کو بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ''بند'' کر دیں)۔

وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب چاہتا، تو سب لوگوں کو ایک ہی ''امت'' بنائے رکھتا (اسلام کا ماننے والا بنائے رکھتا)، مگر وہ لوگ ہمیشہ آپس میں اختلاف ہی کرتے رہیں گے''۔﴿۱۱۸﴾ (دنیا میں اللہ کی حکمت کا تقاضا کسی کو مجبور کرنا نہیں بلکہ موقع دینا ہے۔ لوگ اختلاف کرتے رہیں گے۔ لوگ

ہمیشہ ہی آپس میں عقیدہ ودین کے بارے میں اختلاف کرتے رہیں گے،کوئی مومن اور مسلم ہوگا،کوئی یہودی ہوگا،کوئی عیسائی ہوگا،کوئی مجوسی ہوگا،کوئی کافر اور مشرک وغیرہ ہوگا)۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

''مگر جن پر آپ (ﷺ) کا رب رحم کردے، اللہ نے تو لوگوں کو پیدا ہی اسی لیے کیا ہے (کہ وہ اختلاف کرتے رہیں)، اور آپ (ﷺ) کے رب کی یہ بات پوری ہوگئی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا''۔﴿۱۱۹﴾

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

''اور (اے محمد ﷺ) ہم نے رسولوں کے حالات کی ایک ایک ''خبر'' آپ سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے آپ (ﷺ) کے دل کو مضبوط کردیں، اور ان (نبیوں کے قصے) میں آپ کے پاس حق پہنچ گیا، اور یہ ایمان والوں کے لیے ''نصیحت'' اور ''عبرت'' (یاددہانی) ہے''۔﴿۱۲۰﴾

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

''اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں آپ (ﷺ) ان سے کہہ دیجیے کہ تم اپنے حساب سے عمل کرو، بیشک ہم لوگ بھی (اپنے حساب سے اپنے دین پر) عمل کر رہے ہیں''۔﴿۱۲۱﴾

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

''اور تم لوگ (اللہ کے فیصلے کا) انتظار کرو، اور ہم بھی انتظار کر رہے ہیں''۔﴿۱۲۲﴾

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

''اور آسمانوں اور زمین کے غیب کی باتیں (چھپے ہوئے راز) صرف اللہ ہی کو معلوم ہیں، اور تمام معاملات اسی اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں (ہر چیز صرف اسی اللہ کے اختیار میں ہے)، اس لیے آپ (ﷺ) اسی اللہ کی عبادت کیجیے، اور اسی پر بھروسہ کیجیے، اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو، آپ (ﷺ) کا رب اس سے غافل (انجان) نہیں ہے''۔﴿۱۲۳﴾

آیات: 111 | (12) سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 12

سورہ ''یُوْسُف'' کے بارے میں:

سورہ ''یُوْسُف'' نمبر (12) نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (53)۔ یُوسُف: یوسف علیہ السلام آیت نمبر (4) میں ہے۔
سورہ ''یُوْسُف'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (111) آیتیں ہیں اور (12) رکوع ہیں۔

سورہ "یُوْسُفَ" سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(۱) یوسف علیہ السلام کے ساتھ جو ہوا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا، اسی طرح مکہ کے بھائیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "شعب ابی طالب" میں تین سال کے لیے قید کر دیا۔

(۲) اس سورہ سے سبق ملتا ہے کہ "حسد" اپنے والے ہی کرتے ہیں۔

(۳) یوسف علیہ السلام آزمائش کے دور سے گزارے گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آزمائش کے دور سے گزارے گئے۔

(۴) یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فتح مکہ کے موقع پر سب کو معاف کر دیا۔

سورہ "یُوْسُفَ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "یوسف" کے شروع میں یوسف علیہ السلام کے خواب کا ذکر ہے۔ (۲) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا ذکر ہے کہ ان لوگوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال دیا۔ (۳) قافلہ والوں نے کنویں سے نکالا۔ (۴) مصر کے عزیز نے یوسف علیہ السلام کو خرید لیا، یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے گھر میں رہے۔ (۵) عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) نے انھیں بہلایا پھسلایا مگر اللہ نے بچالیا۔ (۶) عزیز مصر کی بیوی نے شہر کی عورتوں کی دعوت کی سب عورتوں نے یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی کو دیکھ کر اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ (۷) یوسف علیہ السلام جیل میں رہے لگ بھگ نو سال تک رہے، جیل میں یوسف علیہ السلام نے دعوت وتبلیغ جاری رکھی۔ (۸) بادشاہ نے خواب دیکھا تو اس کی تعبیر یوسف علیہ السلام نے بیان کی۔ (۹) بادشاہ نے جیل سے باہر نکال لیا۔ (۱۰) تیرہواں پارہ شروع ہو رہا ہے کہ مصر کے بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کو "وزیر خزانہ" بنا دیا۔ (۱۱) یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ بن گئے۔ (۱۲) ان کے بھائی لوگ کنعان سے مصر پہلی بار غلہ لینے آئے، یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو پہچان لیا مگر وہ لوگ پہچان نہیں سکے۔ دوسری مرتبہ سگے بھائی بنیامین کے ساتھ بھائی لوگ آئے۔ تیسری مرتبہ بھائی لوگ آئے اور اپنے گھر والوں کی تکلیف بیان کی تو یوسف علیہ السلام نے اپنی حقیقت بتادی اور بھائیوں کو معاف کر دیا، پھر سب لوگ کنعان سے مصر آگئے اور بھائیوں نے سجدہ کیا اور وہ خواب پورا ہو گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞

"الف۔ لام۔ را۔ یہ کھلی ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں"۔ ①۔ (الٓرٰ: الف۔لام۔را۔ یہ حروف مُقَطَّعَات میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کرکے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞

"بیشک ہم نے اس قرآن کو "عربی زبان" میں اتارا ہے، تاکہ تم لوگ اسے سمجھو"۔ ②

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ③

''(اے نبی ﷺ) ہم اس قرآن کے ذریعے سے، جو ہم نے آپ کی طرف بھیجا ہے، ایک سب سے اچھا قصہ آپ کو سناتے ہیں، اور آپ (ﷺ) اس سے پہلے (ایسے قصوں سے) بالکل بے خبر (انجان) تھے''۔③

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ④

''جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والد (یعقوب علیہ السلام) سے کہا تھا کہ ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں، اور سورج اور چاند کو مجھے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔④ (''گیارہ ستاروں'' سے مراد: یوسف علیہ السلام کے ''گیارہ بھائی'' ہیں۔ اور ''سورج اور چاند'' سے مراد: یوسف علیہ السلام کے ''ماں باپ'' ہیں، سورج سے مراد: یوسف علیہ السلام کے ''والد'' ''یعقوب علیہ السلام'' اور چاند سے مراد: یوسف علیہ السلام کی ''ماں'' ہیں)۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ⑤

''یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے بیٹے! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو مت بتانا، ورنہ تمہارے خلاف ''سازش'' کریں گے (چال چلیں گے)، بیشک شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے''۔⑤

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑥ ع

''اور (یعقوب علیہ السلام نے کہا:) اسی طرح تمہارا رب تمھیں (نبوت کے لیے) چن لے گا، اور تمھیں ''خوابوں'' کی ''تعبیر'' (معنی اور مطلب) کا ''علم'' دے گا، اور تم پر اور یعقوب (علیہ السلام) کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا، جیسا کہ اس سے پہلے تمہارے دادا اسحاق (علیہ السلام) اور دادا ابراہیم (علیہ السلام) پر اپنی نعمت پوری کی تھی، بیشک آپ کا رب سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔⑥

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ⑦

''بیشک یوسف (علیہ السلام) اور ان کے بھائیوں کے قصے میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔⑦

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ⑧

''جب (یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائیوں نے آپس میں) کہا کہ بیشک یوسف اور اس کا (سگا) بھائی (بنیامین) ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ ''محبوب'' (پیارے) ہیں، جب کہ ہماری ایک جماعت ہے (ہم طاقتور جماعت ہیں)، بیشک ہمارے باپ کھلی غلطی پر ہیں (مشکل وقت میں ہم کام آتے ہیں، اس کے باوجود ہمارے باپ یوسف اور بنیامین کی محبت میں اندھے ہو گئے ہیں)''۔⑧

اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾

''(یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائیوں نے آپس میں کہا:) تم سب مل کر یوسف ہی کو قتل کر دو، یا اسے کہیں ''دور'' پھینک دو، اس طرح تمہارے باپ کی پوری توجہ تمہاری ہی طرف ہو جائے گی، اس کے بعد تم سب لوگ (توبہ کر کے) نیک بن جاؤ گے''۔﴿۹﴾۔(جب تم لوگ یوسف کو قتل کر دو گے تو تم لوگ خود بخود اپنے باپ کی اچھے ہو جاؤ گے)۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

''تو ان (سوتیلے بھائیوں) میں سے ایک (سب سے بڑے بھائی یہودا) نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو، بلکہ اسے ''کنویں کی تہہ'' (گمنام کنویں) میں ڈال دو، وہاں سے کوئی آتے جاتے قافلے اسے نکال لیں گے، اگر تم نے اس کے خلاف کچھ کرنے کی ٹھان ہی لی ہے تو''۔﴿۱۰﴾

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

''ان بھائیوں نے (اپنے باپ سے) کہا: ابا جان! آپ یوسف کے بارے میں ہم پر بھروسہ کیوں نہیں کرتے؟ جب کہ ہم تو بیشک اس کے ''خیر خواہ'' ہیں (بھلائی چاہنے والے ہیں)''۔﴿۱۱﴾

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

''(بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا:) کل آپ یوسف کو ہمارے ساتھ (گھومنے پھرنے کے لیے) جانے دیجیے، تاکہ وہ کھائے (پیئے) اور کھیلے کودے، اور یقین مانیے! بیشک ہم اس کی پوری حفاظت کریں گے''۔﴿۱۲﴾

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾

''(یعقوب علیہ السلام نے) کہا: تم اسے لے جاؤ گے تو مجھے اس کی جدائی غمگین بنا دے گی، اور مجھے یہ ڈر بھی ہے کہ جب تم لوگ اس سے کسی وقت غافل (بے خبر) ہو جاؤ گے، تو کوئی ''بھیڑیا'' اسے کھا لے گا''۔﴿۱۳﴾

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

''(بھائیوں) نے کہا: ہم ایک مضبوط اور (طاقتور) جماعت ہیں، پھر بھی بھیڑیا کھا لے! تب تو ہم بالکل گئے گزرے ہو گئے (تب تو ہم گھاٹے میں رہیں گے)''۔﴿۱۴﴾

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

''پھر جب (بھائی) لوگ یوسف (علیہ السلام) کو اپنے ساتھ لے گئے، اور طے کیا کہ اسے ''اندھے کنویں'' میں ڈال دیں گے (تو انھوں نے ایسا ہی کیا) اور ہم نے (یوسف علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ آپ انھیں (ایک دن) ان کی ''سازش'' کے بارے میں ضرور بتائیں گے، اور (اس وقت وہ جانتے اور) پہچانتے بھی نہیں ہوں گے (کہ آپ ہی یوسف ہیں)''۔﴿۱۵﴾

وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾

''اور (یوسف علیہ السلام کے بھائی) لوگ رات کو اپنے باپ (یعقوب علیہ السلام)

کے پاس روتے ہوئے آئے''۔ (تاکہ دن کی روشنی میں ان کی جھوٹی معذرت کا بھرم نہ کھل جائے)۔

قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

''کہنے لگے: ابا جان! یقین مانیئے! ہم جا کر ''دوڑنے'' (ریسینگ) کا مقابلہ کرنے لگ گئے، اور ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا، اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور اسے کھا گیا، اور ہم (لوگ) چاہے کتنے ہی سچے ہوں مگر آپ ہم پر یقین نہیں کریں گے''۔ ﴿۱۷﴾

وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

''اور وہ (لوگ یوسف علیہ السلام) کی قمیص پر ''جھوٹا خون'' لگا کر لے آئے، (یعقوب علیہ السلام نے) کہا: (حقیقت یہ نہیں ہے) بلکہ تمہارے دلوں نے اپنی طرف سے ایک بات بنالی ہے (سازش گھڑلی ہے)، اب تو میرے لیے ''صبر'' ہی بہتر ہے، اور جو کچھ تم بتا رہے ہو، اس پر اللہ سے ہی ''مدد'' مانگنی ہے''۔ ﴿۱۸﴾

وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

''اور (جس کنویں میں یوسف علیہ السلام کو ڈالا گیا تھا) وہاں سے ایک قافلہ کا گزر ہوا، انھوں نے اپنے پانی لانے والے کو (پانی لانے کے لیے) بھیجا، اور اس نے جوں ہی اپنا ''ڈول'' (کنویں میں) ڈالا (تو یوسف اس سے لٹک گئے) تو پانی لانے والا پکار اٹھا: واہ واہ کیا بات ہے! (ہمارے لیے خوش خبری ہے) یہ تو (بہت ہی خوبصورت) لڑکا ہے، اور انھیں ''تجارت کا سامان'' سمجھ کر چھپالیا، اور جو کچھ وہ کرتے تھے اللہ کو سب معلوم تھا''۔ ﴿۱۹﴾

وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

''اور قافلہ والوں نے یوسف (علیہ السلام) کو معمولی قیمت یعنی ''چند ٹکوں'' کے بدلے بیچ دیا، اور ان قافلہ والوں کو یوسف (علیہ السلام) میں کوئی دلچسپی نہیں تھی''۔ ﴿۲۰﴾ (کہا جاتا ہے کہ قافلہ والوں نے ''۲۰'' درہم میں بیچ دیا، اور وہ نہیں جانتے تھے کہ مستقبل کے کس بڑے انسان کو بیچ رہے ہیں، اسی لیے انھوں نے قیمت کی پرواہ کیے بغیر چند ٹکوں میں بیچ دیا)۔

وَ قَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ

''اور مصر کے جس آدمی نے یوسف (علیہ السلام) کو خریدا تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: اسے عزت سے رکھو، امید ہے یہ ہمیں فائدہ پہنچائے گا، یا پھر ہم اسے بیٹا بنالیں گے (اس لیے کہ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے)، اس طرح ہم نے زمین (مصر) میں یوسف کے قدم جمادیئے، تاکہ ہم انھیں

الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾

’’خوابوں‘‘ کی ’’تعبیر‘‘ کا علم دیں، (خوابوں کی حقیقت بتلانا سکھا دیں)، اور اللہ اپنے فیصلے پر پوری طرح غالب ہے (پورا پورا قابو رکھنے والا ہے)، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے‘‘۔﴿۲۱﴾۔ (وہ آدمی عزیز مصر تھا جو مصر کا ’’وزیر خزانہ‘‘ تھا، کہا جاتا ہے کہ اس کی بیوی کا نام ’’زلیخا‘‘ تھا)۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

’’اور جب (یوسف علیہ السلام) اپنی ’’جوانی‘‘ کو پہنچ گئے، تو ہم نے انھیں ’’حکمت‘‘ اور ’’علم‘‘ دیا، اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں‘‘۔﴿۲۲﴾

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

’’اور جس عورت کے گھر میں (یوسف علیہ السلام) رہتے تھے، اس نے ان کو ورغلانے (بہلانے پھسلانے) کی پوری کوشش کی (انھیں گناہ پر ابھارا)، اور سارے دروازوں کو بند کر دیا، اور کہا: لو آجاؤ! (اپنی خواہش پوری کر لو، تو یوسف علیہ السلام نے) کہا: اللہ کی پناہ! (میں یہ کام نہیں کر سکتا) مجھے میرے رب نے اچھا ٹھکانہ دیا ہے، بیشک ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے‘‘۔﴿۲۳﴾۔ (یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے کہا: تیرے شوہر نے، جو میرا ’’مالک‘‘ ہے، مجھے اچھا ٹھکانا دیا ہے)۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ۚ لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۤءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾

’’اور اس (عزیز مصر کی بیوی زلیخا) نے یوسف (علیہ السلام کے ساتھ گناہ) کا پکا ارادہ کر لیا تھا، اور وہ بھی اس کا ارادہ کر لیتے اگر اپنے رب کی دلیل کو نہ دیکھ لیتے، ایسا اس لیے ہوا، تاکہ ہم ان سے ’’برائی‘‘ اور ’’بدکاری‘‘ کو دور کر دیں، بیشک وہ ہمارے ’’مخلص‘‘ (چنے ہوئے) بندوں میں سے تھے (برائیوں سے پاک بندوں میں سے تھے)‘‘۔﴿۲۴﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۤءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾

’’وہ دونوں (یوسف علیہ السلام اور زلیخا) دروازے کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھے (یوسف علیہ السلام باہر نکل جانے کے لیے آگے بڑھے اور زلیخا انھیں روکنے کے لیے آگے بڑھی)، اور عورت نے ان کی قمیص (کرتے) کو پیچھے سے پھاڑ دیا، دونوں نے اس عورت کے شوہر (عزیز مصر) کو دروازے کے پاس پایا، (اسے دیکھتے ہی وہ بھولی بن گئی، اور بات بنانے کے لیے اپنے شوہر سے) کہنے لگی: اس آدمی کی سزا کیا ہے، جو تمہاری بیوی کے ساتھ ’’برائی‘‘ کا ارادہ کرے، اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسے ’’جیل‘‘ میں ڈال دیا جائے، یا دردناک (تکلیف والا) عذاب دیا جائے؟‘‘۔﴿۲۵﴾

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

''یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اسی نے خود ہی مجھے گناہ پر مجبور کیا تھا (بہلایا پھسلایا تھا)، اور عورت کے خاندان والوں میں سے ایک گواہی دینے والے نے یہ گواہی دی کہ اگر (یوسف کی) قمیص آگے سے پھٹی ہے، تو یہ عورت (زلیخا) سچی ہے، اور یہ (یوسف) جھوٹے ہیں''۔﴿۲۶﴾

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

''اور اگر (یوسف علیہ السلام) کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے، تو یہ (عورت زلیخا) جھوٹی ہے، اور (یوسف) سچے ہیں''۔﴿۲۷﴾

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

''پھر جب (عزیز مصر) نے دیکھا کہ ان کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے، تو (یہ دیکھ کر اپنی بیوی زلیخا سے) کہا: یہ تم عورتوں کی ''چالبازی'' ہے، بیشک تم عورتوں کی ''چالبازی'' بڑی خطرناک ہے (تم عورتوں کی ''مکاری'' بڑی عجیب ہے)''۔﴿۲۸﴾

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

''(عزیز مصر نے کہا: اے) یوسف! تم اس بات کو جانے دو، اور (اپنی بیوی سے کہا: اے عورت!) تو اپنے گناہ کی معافی مانگ لے، بیشک تو ہی غلطی پر ہے''۔﴿۲۹﴾

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

''اور شہر کی کچھ عورتوں نے کہا کہ عزیز کی بیوی اپنے نوکر (غلام) کو ''گناہ'' پر ابھارتی ہے، وہ اس کی محبت میں ''گرفتار'' ہوگئی ہے (نوکر کی محبت اس کے دل میں گھر کرگئی ہے)، بیشک ہم اسے کھلی گمراہی میں دیکھ رہے ہیں''۔﴿۳۰﴾

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۫ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

''جب (عزیز مصر کی بیوی زلیخا) کو ان عورتوں کی ''سازش'' کا پتہ چلا، تو اس نے ان عورتوں کو دعوت دی، اور ایک گاؤ تکیے والی ''مجلس'' ان کی مہمان نوازی کے لیے تیار کیا، (دسترخوان سجائے گئے، پھل وغیرہ رکھے گئے اور ساتھ ہی پھل چھیلنے اور کاٹنے کے لیے) ان عورتوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک ''چھری'' دے دی، اور یوسف (علیہ السلام) سے کہا: ذرا باہر نکل کر ان کے سامنے آجاؤ، پھر جب ان عورتوں نے یوسف (علیہ السلام) کو دیکھا تو (بہت ہی زیادہ خوبصورت پایا، ان کی خوبصورتی دیکھ کر) دنگ رہ گئیں، اور اپنے ہاتھ (کی انگلیاں) ''کاٹ'' لیں، اور کہنے لگیں: ''حَاشَ لِلّٰهِ'' (اللہ کی پناہ! اللہ کی ذات بے عیب ہے) یہ کوئی (معمولی) انسان نہیں ہے، بلکہ یہ تو کوئی اونچے مرتبہ کا فرشتہ ہے (عزت کے لائق

فرشتہ ہے)''۔ ۳۱

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۳۲

''(عزیز مصر کی بیوی زلیخا) نے کہا: تو یہی ہے وہ نوجوان! جس کے بارے میں تم مجھے ''برا بھلا'' کہہ رہی تھیں، اور میں نے اسے اپنی طرف کرنا چاہا تھا (اس کو ابھارنا چاہا تھا)، لیکن اس نے اپنے آپ کو بچا لیا، اور اگر اس نے میرا حکم نہیں مانا، تو ضرور جیل جائے گا، اور ذلیل ہوگا''۔ ۳۲

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۳۳

''(یوسف علیہ السلام) نے دعا مانگی: میرے رب! جیل میرے نزدیک اس گناہ سے زیادہ آسان ہے، جس کی یہ لوگ مجھے دعوت دے رہے ہیں، اور اگر تو نے میرے خلاف ان کی سازش کو ناکام نہیں بنایا (مجھے ان کی چالوں سے نہیں بچایا)، تو میں بھی ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا، اور ''جاہلوں'' (نادانوں) میں سے ہو جاؤں گا''۔ ۳۳

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۳۴

''تو (یوسف علیہ السلام کے) رب نے ان کی دعا قبول کر لی، اور ان کے خلاف ان (عورتوں) کی ''سازش'' (چال) کو ناکام بنا دیا، بیشک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔ ۳۴

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۳۵ ع

''پھر (یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کی) تمام نشانیاں دیکھ لینے کے بعد بھی ان لوگوں نے یہی مناسب سمجھا کہ انھیں کچھ دنوں کے لیے جیل میں ڈال دیں''۔ ۳۵

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۳۶

''اور (یوسف علیہ السلام) کے ساتھ ''دو نوجوان'' بھی جیل میں آئے، ان میں سے ایک نے (ایک دن یوسف سے) کہا: میں (نے خواب) دیکھا ہے کہ میں ''شراب نچوڑ'' رہا ہوں (شراب پلا رہا ہوں)، اور دوسرے نے کہا: (میں نے خواب میں) دیکھا ہے: اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوا ہوں، جس میں سے ''چڑیا'' کھا رہی ہیں، آپ ہمیں اس کی تعبیر (حقیقت) بتا دیجیے، ہم آپ کو نیک آدمی سمجھتے ہیں''۔ ۳۶

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۳۷

''یوسف (علیہ السلام) نے کہا: جو کھانا تمھیں (جیل میں) دیا جاتا ہے، اسے تمہارے پاس آنے سے پہلے میں تمھیں اس کی تفصیل بتا دوں گا، (اس کی حقیقت بتاؤں گا)، یہ اس علم کا ایک حصہ ہے جو میرے رب نے مجھے دیا ہے، (مگر اس سے پہلے میری ایک بات سنو!) وہ یہ ہے کہ میں نے اس قوم کا دین چھوڑ دیا ہے، جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، اور آخرت

کا بھی انکار کرتے ہیں''۔ ۳۷

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۳۸

''اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے دین کو اختیار کیا ہے (چن لیا ہے)، ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک بنائیں، (یہ توحید) ہم پر اور (تمام) لوگوں پر اللہ کا فضل ہے، لیکن اکثر لوگ (اللہ کا) شکر ادا نہیں کرتے''۔ ۳۸

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۳۹

''اے میرے جیل کے ساتھیو! کیا بہت سارے معبود اچھے ہیں، یا اکیلا اللہ، جو سب پر غالب ہے؟ (بڑا زبردست ہے؟)''۔ ۳۹

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۴۰

''اس (اللہ) کو چھوڑ کر تم جن کی عبادت کرتے ہو، وہ صرف نام ہیں جنھیں تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے رکھ لیا ہے، اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری ہے، ہر حکم اور فیصلے کا مالک (اکیلا) اللہ ہے، اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہی صحیح دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ ۴۰

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ۴۱

''اے میرے جیل کے ساتھیو! (اپنے خواب کی تعبیر اور حقیقت) سنو! تم دونوں میں سے ایک اپنے بادشاہ کو ''شراب'' پلائے گا۔ لیکن دوسرے کو ''پھانسی'' دے کر سولی پر لٹکا دیا جائے گا، پرندے اس کے سر کو (نوچ) کھائیں گے، جس بارے میں تم دونوں پوچھ رہے ہو، اس میں اللہ کا فیصلہ (اسی طرح) ہو چکا ہے''۔ ۴۱

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ۴۲ ع

''اور ان دونوں میں سے جس کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ وہ (جیل سے) چھوٹ جائے گا، اس سے یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اپنے ''بادشاہ'' سے میرے بارے میں بات کرنا، لیکن شیطان نے اس کے دماغ سے یہ بات بھلا دی کہ بادشاہ کے سامنے اس کا ذکر کرتا، (اس لیے) یوسف (علیہ السلام) کو کئی سال تک جیل میں رہنا پڑا''۔ ۴۲۔ (تقریباً یوسف علیہ السلام ۳ سے ۹ سال تک جیل میں رہے)۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ

''اور (مصر کے) بادشاہ نے (اپنے درباریوں سے) کہا: میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ سات دبلی گائیں سات موٹی گایوں کو کھا رہی

سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِىۡ فِىۡ رُءۡيَاىَ اِنۡ كُنۡتُمۡ لِلرُّءۡيَا تَعۡبُرُوۡنَ ﴿۴۳﴾

ہیں، اور سات ہری بالیوں کو اور دوسری سات سوکھی بالیوں کو دیکھا ہے، اے حاضرینِ مجلس! (اے درباریو!) اگر تم خواب کی ''تعبیر'' (حقیقت) بتا سکتے ہو تو میرے خواب کی تعبیر (حقیقت) بتاؤ''۔ ﴿۴۳﴾

قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ ۚ وَمَا نَحۡنُ بِتَاۡوِيۡلِ الۡاَحۡلَامِ بِعٰلِمِيۡنَ ﴿۴۴﴾

''درباریوں نے کہا کہ یہ پریشان قسم کے خیالات ہیں (اس خواب کی کوئی حقیقت نہیں ہے، صرف شیطانی وسوسہ ہے)، اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر (حقیقت) نہیں جانتے''۔ ﴿۴۴﴾

وَقَالَ الَّذِىۡ نَجَا مِنۡهُمَا وَادَّكَرَ بَعۡدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ بِتَاۡوِيۡلِهٖ فَاَرۡسِلُوۡنِ ﴿۴۵﴾

''اور دونوں (قیدی نوجوانوں) میں سے جو جیل سے رہا ہوا تھا (چھوٹ کر آیا تھا)، اس کو ایک زمانے کے بعد یوسف (علیہ السلام) کی بات یاد آئی، اس نے کہا: میں آپ لوگوں کو اس خواب کی تعبیر (حقیقت) بتاؤں گا، آپ لوگ (مجھے جیل میں یوسف کے پاس) جانے دیجیے''۔

يُوۡسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيۡقُ اَفۡتِنَا فِىۡ سَبۡعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعِ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّىۡۤ اَرۡجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۶﴾

''(وہ جیل جا کر یوسف علیہ السلام سے کہا:) اے سچے یوسف! آپ ہمیں (اس خواب کی) تعبیر (حقیقت) بتلایئے کہ سات دبلی گائیں سات موٹی گایوں کو کھا رہی ہیں، اور سات ہری بالیاں ہیں اور دوسری سات سوکھی بالیاں ہیں، تاکہ میں واپس جا کر لوگوں کو بتاؤں، تاکہ وہ بھی حقیقت جان لیں''۔ ﴿۴۶﴾

قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِيۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡهُ فِىۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۴۷﴾

''یوسف علیہ السلام نے کہا: تم لوگ مسلسل ''سات سال'' تک ''غلہ'' زمین میں اگاؤ گے (کاشت کرو گے)، اور فصل کاٹنے کے بعد اسے ''بالیوں'' ہی میں رہنے دو گے، ہاں! تھوڑا سا غلہ جو تمہارے کھانے کے کام آئے (نکال لیا کرو گے)''۔ ﴿۴۷﴾

ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ سَبۡعٌ شِدَادٌ يَّاۡكُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ﴿۴۸﴾

''پھر اس کے بعد ''سات'' مشکل سال آئیں گے، جو پہلے سے ان سالوں کے لیے تمہارے جمع کیے ہوئے ''غلوں'' کو کھا جائیں گے، ہاں! تھوڑا سا ''غلہ'' جو تم نے (بیج کے لیے) بچا کر کے رکھا ہوگا، (وہی صرف بچ پائے گا)''۔ ﴿۴۸﴾

ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيۡهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيۡهِ يَعۡصِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾ ع

''پھر (اس قحط سالی اور سوکھا پڑنے کے بعد) ایک سال ایسا آئے گا، جس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی، اور جس میں لوگ خوب ''رس'' نکالیں گے (انگور شیرہ نچوڑیں گے، شراب بنائیں گے)''۔ ﴿۴۹﴾

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ

''اور بادشاہ نے کہا: یوسف (علیہ السلام) کو میرے پاس لاؤ، تو جب یوسف

الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ۝۵۰

(علیہ السلام) کے پاس قاصد (ایلچی) آیا، تو یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اپنے ''بادشاہ'' کے پاس واپس جاؤ، اوران سے پوچھو کہ ان عورتوں کی کیا خبر ہے، جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟ بیشک میرا رب ان عورتوں کے ''مکروفریب'' (چالاکیوں اور سازشوں) کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔۵۰۔ (یوسف علیہ السلام کا مقصد تھا کہ ان کی ''پاک دامنی'' کا اعلان ہوجائے پھر جیل سے باعزت باہر آئیں)۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۵۱

''بادشاہ نے (ان عورتوں سے) پوچھا: تم عورتوں کا کیا واقعہ ہے؟ جب تم نے یوسف کو گناہ پر اکسایا تھا؟ (یوسف کو بہلانے پھسلانے کی کوشش کی تھی)، ان عورتوں نے کہا: ''حاشاللہ'' اللہ کی پناہ، (اللہ کی ذات بے عیب ہے) ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں پائی، عزیز (مصر) کی بیوی (زلیخا) نے کہا کہ اب ''حق'' کھل کر سامنے آگیا، میں نے ہی اسے ''گناہ'' پر اکسایا تھا، اور وہ بالکل سچے ہیں''۔۵۱۔ (عزیز مصر کی بیوی نے اپنی غلطی مان لی اور یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کا اعتراف کرلیا)۔

ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۝۵۲

''(اس وقت یوسف علیہ السلام نے کہا) اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ میرے مالک (عزیز مصر) کو یقین ہوجائے کہ میں نے اس کی غیر موجودگی میں اس کی عزت میں کوئی خیانت نہیں کی ہے، اور بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کی ''چال'' کو ''چلنے'' نہیں دیتا (کامیاب ہونے نہیں دیتا)''۔۵۲۔ (دوسرا ترجمہ: اس وقت زلیخا نے کہا: اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ تاکہ میرا شوہر جان لے کہ میں نے اس کی غیر موجودگی میں اس کے ساتھ خیانت نہیں کی، اور بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کی ''چال'' کو ''چلنے'' نہیں دیتا، کامیاب ہونے نہیں دیتا)۔

(تیرھواں پارہ)

(تیرھویں پارے میں ٹوٹل (19) رکوع ہیں۔ اور (154) آیتیں ہیں)

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِىۡ‌ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىۡ‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۵۳﴾

''اور (یوسف علیہ السلام نے کہا:) میں اپنے نفس کی ''پاکی'' بیان نہیں کرتا، بیشک نفس تو ''گناہ'' پر بہت زیادہ اُبھارتا ہے، مگر جس پر میرا رب رحم کرے، بیشک میرا رب بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۵۳﴾۔ (دوسرا ترجمہ: زلیخا نے کہا: میں اپنے نفس کی ''پاکی'' کا دعوی نہیں کرتی، بیشک ''نفس'' تو گناہ پر بہت زیادہ اُبھارتا ہے، مگر جس پر میرا رب رحم کرے، بیشک میرا رب بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے)۔

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِىۡ‌ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ ﴿۵۴﴾

''اور بادشاہ نے (اپنے قاصد سے) کہا: (یوسف) کو میرے پاس لے آو، میں اسے خالص اپنا ''مددگار'' بناوں گا (جب یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس آ گئے) تو بادشاہ نے اُن سے بات چیت کی اور کہا: آج سے ہمارے پاس آپ کا بڑا مرتبہ ہوگا، اور آپ کی امانت پر پورا بھروسہ ہے''۔﴿۵۴﴾۔ (کہا جاتا ہے کہ۔ بادشاہ کا نام ''ریان بن ولید'' تھا)۔

قَالَ اجۡعَلۡنِىۡ عَلٰى خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ‌ۚ اِنِّىۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ ﴿۵۵﴾

''یوسف (علیہ السلام) نے کہا: آپ مجھے ملک کے خزانوں کا ذمہ دار بنا دیجئے (وزیر خزانہ بنا دیجئے)، بیشک میں ان ''خزانوں'' کی پوری حفاظت کروں گا (غیر ضروری چیز میں خرچ نہیں کروں گا)، اور (مال کو حفاظت سے رکھنے کی) مجھے پوری جانکاری ہے''۔﴿۵۵﴾

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِى الۡاَرۡضِ‌ۚ يَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَيۡثُ يَشَآءُ‌ ؕ نُصِيۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ‌ وَلَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾

''اور اس طرح ہم نے یوسف کو ''مصر'' کا مالک بنا دیا، تاکہ اس میں جہاں چاہیں رہیں، ہم اپنی رحمت جسے چاہتے ہیں دے دیتے ہیں، اور ہم نیک عمل کرنے والوں کا اجر و ثواب ضائع (اور برباد) نہیں کرتے''۔﴿۵۶﴾

وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ ع ۸

''اور جو لوگ ایمان لائے، اور اللہ سے ڈرتے رہے، ان کے لیے آخرت کا اجر (وثواب) بہت ہی اچھا ہے''۔﴿۵۷﴾

وَجَآءَ اِخۡوَةُ يُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾

''اور (جب قحط پڑا تو ''پہلی بار'') یوسف (علیہ السلام) کے بھائی (اناج لینے کے لئے کنعان سے مصر) آئے، اور یوسف (علیہ السلام) کے دربار میں داخل ہوئے، تو انہوں نے سب کو پہچان لیا، اور وہ سب لوگ (یوسف علیہ السلام کو)

نہیں پہچان سکے''۔﴿۵۸﴾

وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَ اَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾

''اور جب یوسف (علیہ السلام) نے (ان بھائیوں کی واپسی کا) سامان تیار کر دیا تو ان سے کہا: (اب آنا تو) اپنے سوتیلے بھائی (بنیامین) کو بھی میرے پاس لانا، تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں ''ناپ'' بھی پورا دیتا ہوں، اور سب سے اچھا ''مہمان نواز'' بھی ہوں؟ (مہمانوں کی خوب خاطر تواضع بھی کرتا ہوں)''۔﴿۵۹﴾

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾

''تو اگر تم لوگ اُس بھائی (بنیامین) کو نہیں لائے، تو تمہیں ''اناج'' نہیں دوں گا، اور میرے نزدیک بھی مت آنا''۔﴿۶۰﴾

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

''(بھائیوں نے) کہا: پہنچتے ہی ہم لوگ اپنی طرف سے اس کے باپ کو اسے ہمارے ساتھ بھیجنے پر راضی کریں گے، اور ہم ضرور ایسا کریں گے''۔﴿۶۱﴾

وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾

''اور یوسف (علیہ السلام) نے اپنے نوکروں سے کہا کہ (اناج خریدنے کے لیے) ان سب (بھائیوں) کا لایا ہوا مال ان ہی کے سامانوں میں واپس رکھ دو، جب اپنے گھر والوں کے پاس واپس پہنچنے کے بعد اپنے مال کو پہچان لیں گے، تو امید ہے کہ (اس احسان کی وجہ سے) وہ لوگ دوبارہ آئیں گے''۔﴿۶۲﴾

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾

''جب وہ لوگ اپنے باپ کے پاس پہنچے، تو کہا: ابا جان! (آئندہ) ہمیں ''اناج'' (غلہ) نہیں ملے گا، اس لیے آپ ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ جانے دیجیے، تاکہ ہمیں (پھر) ''اناج'' ملے، اور بیشک ہم (بنیامین) کی پوری حفاظت کریں گے''۔﴿۶۳﴾

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

''(یعقوب علیہ السلام) نے (بیٹوں سے) کہا: (بنیامین) کے بارے میں تم پر میرا بھروسہ کرنا ویسا ہی ہوگا جیسا میں نے اس سے پہلے اس کے بھائی (یوسف) کے بارے میں تم پر بھروسہ کیا تھا، اس لیے اللہ ہی سب سے اچھا حفاظت کرنے والا ہے، اور وہی سب سے زیادہ رحم والا ہے''۔﴿۶۴﴾

وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ

''اور جب (بھائیوں) نے اپنا سامان کھولا، تو دیکھا کہ ان کی ''رقم'' بھی اُن کو واپس کر دی گئی ہے، (تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور) کہنے لگے: ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیے؟ ہماری تو ''پونجی'' بھی ہمیں واپس کر دی گئی

وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾

ہے، اورہم جلد ہی اپنے گھر والوں کے لیے اور ''اناج'' (غلہ) لائیں گے، اوراپنے بھائی (بنیامین) کی حفاظت بھی کریں گے، اوراس بار ایک اونٹ کا ''غلہ'' (اناج) بھی زیادہ لائیں گے، اوراب کی بار ''غلہ'' (اناج) لانا تو بالکل آسان ہے''۔﴿۶۵﴾۔ (بھائی بنیامین کی وجہ سے ایک اوراونٹ پر ''اناج'' زیادہ ملے گا، بادشاہ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے، اس لیے ہمیں دوبارہ غلہ لانے کے موقع کو کھونا نہیں چاہیے)۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۶۶﴾

''(یعقوب علیہ السلام) نے کہا: میں (بنیامین) کو تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جانے دوں گا، یہاں تک کہ تم مجھ سے اللہ کے نام پر ''پکا وعدہ'' (قول وقرار) کرو کہ اُسے ضرور میرے پاس واپس لاؤ گے، ہاں اگر تم لوگ خود ہی گھیر لئے جاؤ (گرفتار کر لئے جاؤ تو یہ الگ بات ہے)، تو جب سب نے اپنے باپ سے ''پکا وعدہ'' (قول وقرار) کر لیا، تو یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: جو ''پکا وعدہ'' (قول وقرار) ہم کر رہے ہیں، اس پر اللہ ''گواہ'' ہے''۔﴿۶۶﴾

وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

''اور (یعقوب علیہ السلام نے کہا): میرے بیٹو! تم سب (مصر میں یا بادشاہ کے دربار میں) ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا، بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا، اوراللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو میں تم سے ٹال نہیں سکتا، ہر حکم اورفیصلہ صرف اللہ ہی کا ہے، اُسی پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے، اور بھروسہ کرنے والوں کو صرف اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے''۔﴿۶۷﴾۔ (یعقوب علیہ السلام کے سبھی بیٹے صحت منداورخوبصورت تھے اس لیے یعقوب علیہ السلام کو ڈر ہوا کہ اگر سبھی ایک ہی دروازے سے داخل ہوں گے تو کہیں کسی کی ''بری نظر'' نہ لگ جائے، بری نظر حق ہے۔ مگر جب اللہ چاہے گا تبھی کچھ ہوگا)۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ ع

''اور جب وہ (بھائی ''مصر'' میں) اُسی طرح داخل ہوئے، جس طرح اُن کے باپ (یعقوب علیہ السلام) نے کہا تھا، تو یہ ''تدبیر'' اللہ کی کسی ''تدبیر'' کو ان سے نہیں ٹال سکتی تھی، یہ تو یعقوب (علیہ السلام) کے دل میں ایک بات تھی جو انہوں نے پوری کی تھی، اورہم نے انھیں جو علم دیا تھا اس کی وجہ سے وہ (''تدبیر'' اور ''تقدیر'' کے مسئلے) کو خوب اچھی طرح جانتے تھے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں''۔﴿۶۸﴾

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۶۹

’’اور جب یہ (بھائی ’’دوسری بار‘‘) یوسف (علیہ السلام) کے پاس گئے، تو انہوں نے اپنے (سگے) بھائی (بنیامین) کو اپنے سے نزدیک کیا، اور کہا: میں تمہارا بھائی ہوں، یہ (سوتیلے بھائی) لوگ جو کچھ اب تک کر رہے ہیں اس کا ’’غم‘‘ نہ کرو‘‘۔۶۹

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝۷۰

’’پھر جب یوسف (علیہ السلام) نے ان بھائیوں کو ’’غلہ‘‘ (اناج) دے دیا، تو اپنے (سگے) بھائی (بنیامین) کے سامان میں ’’پینے کا پیالہ‘‘ رکھوا دیا، پھر ایک آواز لگانے والے نے اعلان کیا: اے قافلہ والو! تم لوگ چور ہو‘‘۔۷۰

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝۷۱

’’وہ لوگ اعلان کرنے والوں کی طرف مڑ کر پوچھا: تمہاری کون سی چیز ’’کھو‘‘ گئی ہے؟‘‘۔۷۱

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝۷۲

’’بادشاہ کے لوگوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا ’’پیالہ‘‘ نہیں مل رہا ہے، اور جو اسے لا کر دے گا اسے ایک اونٹ کا غلہ (اناج) زیادہ ملے گا، اور میں اس کا ذمہ دار ہوں (انعام دلوانے کی گارنٹی لیتا ہوں)‘‘۔۷۲

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۝۷۳

’’بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمھیں معلوم ہے کہ ہم لوگ اس ملک ’’مصر‘‘ میں فساد پھیلانے کے لیے نہیں آئے ہیں، اور ہم نے کبھی چوری نہیں کی ہے‘‘۔۷۳۔ (ہم کنعان سے مصر چوری کرنے یا کسی بری نیت سے نہیں آئے تھے ہم تو اناج لینے آئے تھے)۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝۷۴

’’بادشاہ کے لوگوں نے کہا: اگر تم لوگ جھوٹے (ثابت) ہوئے، تو چور کی کیا سزا ہوگی؟‘‘۔۷۴

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۷۵

’’بھائیوں نے کہا: جس کے سامان میں ’’پیالہ‘‘ نکلے گا وہی اس کے بدلے میں رکھ لیا جائے گا، ہم ظلم کرنے والوں کو ایسی ہی ’’سزا‘‘ دیتے ہیں‘‘۔۷۵

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝۷۶

’’یوسف (علیہ السلام) نے اپنے سگے بھائی (بنیامین) کے ’’تھیلے‘‘ سے پہلے ان دوسرے بھائیوں کے تھیلوں میں تلاش کرنا شروع کیا، پھر اپنے (سگے) بھائی کے تھیلے سے ’’پیالہ‘‘ نکال لیا، اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کے لیے ’’تدبیر‘‘ کی، اگر اللہ کی مرضی نہ ہوتی تو یوسف (علیہ السلام) بادشاہ مصر کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو اپنے پاس روک نہیں سکتے تھے، اور ہم جسے چاہتے ہیں اس کے کئی درجے بلند کر دیتے تھے، اور ہر جاننے والے کے اوپر اس سے بڑا جاننے والا ہے‘‘۔۷۶

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

''بھائیوں نے کہا: اگر (بنیامین) نے چوری کی ہے، تو اس کے پہلے اس کے ایک بھائی (یوسف) نے بھی چوری کی تھی، اس جھوٹی بات کو یوسف (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی میں چھپالیا، اور اس کا اثر اپنے اوپر ظاہر نہیں ہونے دیا، اور دل میں کہا: تم کتنے برے لوگ ہو، اور جو جھوٹ تم بول رہے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۷۷﴾

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

''بھائیوں نے (رحم کی اپیل کرتے ہوئے) کہا: اے عزیز! اس کے ''ابا'' بڑے بوڑھے ہیں، آپ (بنیامین) کے بدلے ہم بھائیوں میں سے کسی ایک کو اپنے پاس روک لیجیے، ہم سمجھتے ہیں کہ آپ نیک دل انسان ہیں (آپ بڑے اچھے ہیں)''۔﴿۷۸﴾

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع

''عزیز مصر (یوسف علیہ السلام) نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ! ہم تو اسے ہی پکڑیں گے جس کے سامان میں اپنا سامان (پانی کا پیالہ) پایا ہے، (گنہگار کے بدلے بے گناہ کو پکڑ لیں گے)، تب تو ہم بیشک ظلم کرنے والے ہوں گے''۔﴿۷۹﴾

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾

''جب بھائی لوگ (بنیامین کے بارے میں) یوسف (علیہ السلام) سے بالکل ناامید ہو گئے، تو ایک ساتھ الگ جمع ہو کر (آپس میں چپکے چپکے) مشورہ کرنے لگے، بڑے بھائی (غالباً ''روبین'') نے کہا: کیا تمھیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کے نام پر ''پکا وعدہ'' لیا تھا؟ اور اس سے پہلے تم یوسف کے معاملے میں جو غلطی کر چکے ہو (وہ بھی تمھیں اچھی طرح معلوم ہے)، میں اب باپ کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوں)، اس لیے میں اس ملک (مصر) سے ہرگز واپس نہیں جاؤں گا، یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دے دیں، یا اللہ میرے حق میں کوئی فیصلہ کر دے (میری موت آجائے یا میرا بھائی بنیامین آزاد کر دیا جائے)، اور وہ اللہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے''۔﴿۸۰﴾

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾

''(بڑے بھائی ''روبین'' نے کہا:) تم لوگ اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ، اور کہو: ابا جان! آپ کے بیٹے (بنیامین) نے چوری کی تھی، اور ہم نے جو جانا اسی کی گواہی دی ہے (ہم نے دیکھا ہے کہ بادشاہ کا پیالہ بنیامین کے سامان سے نکالا گیا)، اور غیب کی باتوں کی ہمیں کچھ بھی خبر نہیں

ہے (حقیقت کیا ہے؟ بنیامین نے چوری کی یا کوئی اور بات ہے؟)"۔﴿۸۱﴾

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

"اور (اباجان!) آپ اس بستی والوں (مصروالوں) سے پوچھ لیجیے جہاں ہم گئے تھے، اوراس قافلہ والوں سے بھی پوچھ لیجیے جن کے ساتھ ہم واپس آئے ہیں، یقین کیجیے! بیشک ہم سچے ہیں"۔﴿۸۲﴾

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾

"(جب بھائیوں نے بڑے بھائی "روبین" کی سکھائی ہوئی بات باپ یعقوب علیہ السلام سے کہی) توانہوں نے کہا: (حقیقت یہ نہیں ہے) بلکہ تمہارے دلوں نے اپنی طرف سے ایک بات بنالی ہے (سازش گھڑلی ہے)، اب تو میرے لیے "صبر" ہی بہتر ہے، امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس پہنچادے گا، بیشک وہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔﴿۸۳﴾

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

"اور (یہ کہہ کر) یعقوب (علیہ السلام) نے ان لوگوں کی طرف سے منہ پھیرلیا، اور کہنے لگے: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر! اور "غم" سے ان کی دونوں آنکھیں (روتے روتے) سفید ہوگئیں، اوراپنا "غم" دل میں چھپائے رکھتے تھے (غم کے مارے اندر سے ٹوٹے جارہے تھے)"۔﴿۸۴﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

"بیٹوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ یوسف کواسی طرح یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ "گھل" کر موت کے قریب ہوجائیں گے، یاہلاک وبرباد ہوجائیں گے (کہیں یہ غم آپ کی زندگی ختم نہ کردے)"۔﴿۸۵﴾

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾

"(یعقوب علیہ السلام نے) کہا: میں اپنی "پریشانی" اوراپنا "غم" صرف اللہ سے کہتا ہوں، اوراللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جوتم لوگ نہیں جانتے"۔﴿۸۶﴾

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْــــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

"اے میرے بیٹو! جاؤ! یوسف اوراس کے بھائی کوتلاش کرو، اوراللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں"۔﴿۸۷﴾

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

"(بھائی لوگ "تیسری بار" مصر پہنچے) توجب وہ لوگ یوسف (علیہ السلام) کے پاس گئے، توکہا: اے عزیز! ہم اور ہمارے گھروالے بہت ہی "تکلیف" میں ہیں، اورہم "پونجی" بھی معمولی سی لائے ہیں، لیکن آپ ہمیں (پہلے کی طرح) پوراغلہ (اناج) دیجیے، اورہم پر صدقہ وخیرات

کیجیے، (ہم پر احسان کیجیے)، بیشک اللہ ''صدقہ'' کرنے والوں (احسان کرنے والوں) کو بڑا اچھا بدلہ دیتا ہے''۔﴿۸۸﴾

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

''(غم کی داستان سن کر یوسف علیہ السلام کا دل بھر آیا تو بھائیوں سے) پوچھا: تم لوگوں نے نادانی میں یوسف اور اس کے بھائی (بنیامین) کے ساتھ جو کچھ بھی کیا تھا کیا وہ تمھیں یاد ہے؟''۔﴿۸۹﴾

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

''اس پر (بے حد حیرت اور تعجب سے بھائیوں نے) کہا: اچھا! کیا واقعی آپ ہی یوسف ہیں؟ یوسف (علیہ السلام) نے جواب دیا: (ہاں) میں یوسف ہوں، اور یہ میرا (سگا) بھائی (بنیامین) ہے، اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے، بیشک جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، اور صبر کرتا ہے تو بیشک اللہ اچھے لوگوں کا اجر و ثواب کبھی بھی ضائع (اور برباد) نہیں کرتا''۔﴿۹۰﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾

''بھائیوں نے (یوسف علیہ السلام سے) کہا: اللہ کی قسم! بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر ''فضیلت'' دی ہے، اور ہم لوگ غلطی پر تھے''۔﴿۹۱﴾

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

''یوسف (علیہ السلام) نے کہا: جاؤ! آج تم پر کوئی ''ملامت'' نہیں ہے (پہلے کی غلطیوں پر تم سے کچھ بھی سوال و جواب نہیں)، اللہ تمھیں معاف کرے، وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے''۔﴿۹۲﴾

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَ اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع

''جاؤ! میری یہ قمیص (کُرتا) لے جاؤ، اور اُسے ''ابا'' کے چہرے پر ڈال دینا، ان کی ''بینائی'' لوٹ آئے گی، اور تم لوگ اپنے سارے گھر والوں کے ساتھ میرے پاس آجاؤ''۔﴿۹۳﴾

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

''اور جب قافلہ (مصر سے کنعان کی طرف) روانہ ہوا، تو ان کے باپ یعقوب (علیہ السلام) نے (اپنے بال بچوں سے) کہا: اگر تم مجھے یہ نہ کہو کہ بوڑھا ''سٹھیا'' گیا ہے، تو میں تمھیں بتاتا ہوں کہ مجھے یوسف کی ''خوشبو'' آرہی ہے (لیکن تم لوگ یہی کہو گے کہ بڑھاپے کی وجہ سے میری عقل خراب ہوگئی ہے)''۔﴿۹۴﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

''(گھر والوں نے) کہا: اللہ کی قسم! آپ ابھی تک پرانی بھول میں پڑے ہوئے ہیں (کہ یوسف ابھی زندہ ہیں جب کہ وہ مر چکے ہیں اس لیے آپ کو ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیے)''۔﴿۹۵﴾

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ

''پھر جب ''خوش خبری'' دینے والا (یہودا) آیا، اور (یوسف کی) قمیص

فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

(کُرتا) یعقوب (علیہ السلام) کے چہرے پر ڈالا، تو فوراً ہی ان کی ''بینائی'' لوٹ آئی، یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے تم لوگوں سے کہا نہیں تھا کہ مجھے اللہ کی طرف سے وہ سب کچھ معلوم ہے جو تم لوگ نہیں جانتے ہو''۔﴿۹۶﴾

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

''(بھائیوں نے اپنے باپ سے) کہا: ابا جان! (یوسف اور آپ کے حق میں جو ''غلطیاں'' کی ہیں) آپ اللہ سے ہمارے گناہوں کی معافی مانگیئے، بیشک ہم ہی گنہگار تھے''۔﴿۹۷﴾

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

''یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: میں جلد ہی اپنے رب سے تمہارے گناہوں کی معافی مانگوں گا، بیشک وہی بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۹۸﴾

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ۭ

''پھر جب یہ سب لوگ (''چوتھی بار'' کنعان سے مصر) یوسف (علیہ السلام) کے پاس آگئے، تو یوسف (علیہ السلام) نے اپنے ''ماں باپ'' کو اپنے سے نزدیک کیا، اور سب سے کہا کہ آپ سب لوگ مصر میں داخل ہو جاؤ، ''ان شاء اللہ'' (اگر اللہ چاہے گا تو) ہم سب چین (وسکون) سے رہیں گے''۔﴿۹۹﴾ۭ

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

''اور یوسف (علیہ السلام) نے اپنے ''ماں باپ'' کو ''شاہی تخت'' پر بٹھایا، اور سب بھائیوں نے (یوسف علیہ السلام) کو سجدہ کیا، یوسف (علیہ السلام) نے کہا: ابا جان! یہ میرے پرانے خواب کی ''تعبیر'' ہے (حقیقت ہے)، جسے میرے رب نے سچ کر دکھایا ہے، اور اس نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ مجھے جیل سے نکالا، اور آپ لوگوں کو ''دیہات'' سے یہاں (مصر) لے آیا، اس کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا تھا (حسد کی آگ اب بجھ گئی ہے، ہم سب ایک ہو گئے ہیں)، بیشک میرا رب جو چاہتا ہے بڑی اچھی ''تدبیر'' کرتا ہے، (بڑا ''باریک بین'' ہے)، بیشک وہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۱۰۰﴾

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

''میرے رب! تو نے مجھے ''بادشاہت'' عطا کی، اور خوابوں کی ''تعبیر'' (خوابوں کی حقیقت) کا علم دیا، آسمانوں و زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ''ولی'' (دوست) ہے، اسلام پر میرا خاتمہ کر (مجھے اسلام پر ہی موت دینا)، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر لے''۔﴿۱۰۱﴾

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ ''قصہ'' بھی ''غیب کی خبروں'' میں سے ہے،

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝۱۰۲

جنھیں ہم آپ کو وحی کے ذریعے بتارہے ہیں، اور جب یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں نے اس بات پر ''پکا ارادہ'' کرلیا تھا (کہ یوسف کو کنویں میں ڈال دیں گے) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوسف علیہ السلام کے بھائیوں) کے پاس موجود نہیں تھے''۔۱۰۲

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۳

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ''خواہش'' کے باوجود (لاکھ چاہنے کے باوجود) اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں''۔۱۰۳

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۴ ع

''اور ''دعوت وتبلیغ'' کے کام پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے کوئی ''بدلہ'' (معاوضہ) نہیں مانگتے ہیں، یہ قرآن تو دنیا جہان کے لیے ایک ''نصیحت'' ہے''۔۱۰۴

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۱۰۵

''اور آسمانوں وزمین میں بہت سی نشانیاں ہیں، جن کے پاس سے (حق کا انکار کرنے والے) منہ موڑ کر گزر جاتے ہیں''۔۱۰۵۔ (یہ آسمان بغیر ستون کے کیسے کھڑا ہے؟ ستارے، سورج اور چاند سب ایک اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، یہ زمین، پہاڑ، ندی، نالے، چٹیل میدان، سمندر، پودے اور حیوانات سب ایک اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں)۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝۱۰۶

''اور ان میں سے اکثر لوگ ایسے ہیں، جو اللہ پر ایمان رکھنے کے باوجود مشرک ہی ہیں''۔۱۰۶۔ (اپنی زبان سے ایک اللہ کا اقرار کرتے ہیں، لیکن دوسروں کی پوجا کرتے ہیں، ایسا کرنے والے شرک ''اکبر'' کررہے ہیں، اور دکھلاوے کے لیے کام کرتے ہیں، ایسا کرنے والے شرک ''اصغر'' کررہے ہیں)۔

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۰۷

''کیا (انکار کرنے والے) اس بات سے مطمئن ہیں کہ ان پر اللہ کا کوئی ایسا عذاب آجائے تو انھیں لپیٹ میں لے لے، یا قیامت ہی ان پر اچانک آجائے اور انھیں اس کا احساس بھی نہ ہو؟''۔۱۰۷

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۸

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کہہ دیجیے: یہی (دین اسلام) میرا راستہ ہے، میں اور میرے ماننے والے ''سمجھ بوجھ'' کر (کھلی دلیل کی روشنی میں) لوگوں کو ایک اللہ کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں''۔۱۰۸

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے بھی رسول

اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّىَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

بھیجے ہیں، سب مرد ہی تھے، جن پر ہم وحی بھیجتے تھے، کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے حق کا انکار کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟ اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے بیشک آخرت کا گھر (جنت) بہت ہی اچھا ہے، کیا تمہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی؟"۔﴿۱۰۹﴾ "(پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوتا رہا ہے) یہاں تک کہ جب "انبیاء علیہم السلام" جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے "ناامید" (مایوس) ہو گئے، اور لوگوں کو بھی یقین ہو گیا کہ ان کے ساتھ (عذاب کے بارے میں) جھوٹ بولا گیا ہے، اس وقت اللہ کی مدد ان کے پاس آ گئی، پھر ہم نے جسے چاہا بچا لیا، اور مجرم لوگوں سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا"۔﴿۱۱۰﴾

لَقَدْ كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

"بیشک قوموں کے "قصوں" میں عقل والوں کے لیے بڑی "عبرت" ہے، (یہ قرآن) گھڑی ہوئی بات نہیں ہے، بلکہ یہ قرآن تو پچھلی آسمانی کتابوں کو سچ مانتا ہے، اور اس قرآن میں ہر بات کی "وضاحت" (اور تفصیل) ہے، اور ایمان والوں کے لیے "ہدایت" اور "رحمت" ہے"۔﴿۱۱۱﴾

آیات: 43 | (13) سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 6

سورہ "رَعْد" کے بارے میں:

سورہ "رَعْد" نمبر (13)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (96)۔ الرَّعْدُ: بجلی کی کڑک۔ آیت نمبر (13) میں ہے۔ سورہ "رَعْد" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (43) آیتیں ہیں اور (6) رکوع ہیں۔

سورہ "رعد" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "رَعْد" کے شروع میں اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے، آسمان بغیر کھمبے کے کھڑا ہے، زمین کو اللہ نے بچھا دیا ہے، زمین میں کئی ٹکڑے ہیں۔ (۲) ماں کے پیٹ میں کیا ہے اللہ کو معلوم ہے۔ (۳) بجلی کی کڑک بھی اللہ کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔ (۴) نیک لوگوں کے بارے میں ہے کہ اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرتے ہیں، رشتے ناطے کو نبھاتے ہیں، اللہ کے لیے خرچ کرتے ہیں ایسے ہی نیک لوگوں کے لیے جنت ہے۔ (۵) جو لوگ اللہ سے کیے گئے وعدے کو توڑ دیتے ہیں، رشتے ناطے کو توڑ دیتے ہیں، زمین میں فساد مچاتے ہیں تو ایسے ہی لوگوں کے لیے جہنم ہے۔ (۶) اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ (۷) نبیوں کا ذکر ہے کہ ان کے پاس بیویاں اور بچے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ①

''الف۔لام۔میم۔را۔یہ اللہ کی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں، اور جو قرآن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے، وہ ''حق'' (سچ) ہے، لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں''۔①۔ (الٓمّٓرٰ:۔الف۔لام۔میم۔را۔یہ حروف مُقَطَّعَات میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے، اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ②

''وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر کسی ''ستون'' (کھمبے) کے بلند کیا ہے، جنھیں تم دیکھ رہے ہو، پھر وہ عرش پر مُستوی ہو گیا، اور اسی نے سورج اور چاند کو ''ڈیوٹی'' کا پابند بنا دیا ہے، ہر ایک ''متعین وقت'' کے لیے ''رواں دواں'' ہیں (سب چل رہے ہیں، سب حرکت کر رہے ہیں)، وہی اللہ ہر کام کی دیکھ بھال کرتا ہے (تمام معاملے کا انتظام کرتا ہے)، وہی اللہ اپنی ''نشانیاں'' کھول کھول کر تفصیل سے بیان کرتا ہے، تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو''۔②۔ (اللہ عرش پر ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، نہ اس کا ''انکار'' کیا جا سکتا ہے، نہ اسے ''تشبیہ'' دی جا سکتی ہے، اور نہ ہی اس کی ''کیفیت'' ہی بیان کی جا سکتی ہے۔عرش کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان اور اوپر کی ہر چیز پر محیط ہے، ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ''تشبیہ'' دی وہ کافر ہے۔اور جس نے کسی ایسی صفت کا ''انکار'' کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے)۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ

''اور اسی اللہ نے زمین کو بچھا دیا ہے، اور اس میں پہاڑ گاڑ دیئے، اور نہریں جاری کر دی، اور اس میں تمام پھلوں کے جوڑے پیدا کئے، وہ دن کو رات سے ڈھانپ دیتا ہے، بیشک ان ساری باتوں میں ''غور و فکر''

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۴

کرنے والوں (سوچنے سمجھنے والوں) کے لیے نشانیاں ہیں"۔ ۝۳
"اور زمین میں ایک دوسرے سے ملے جلے "ٹکڑے" ہیں، اور "انگوروں" کے باغات ہیں، اور کھیتیاں ہیں، اور کھجوروں کے درخت ہیں، کچھ درختوں کی "شاخیں" ہوتی ہیں، اور کچھ کی شاخیں نہیں ہوتیں، سب ایک ہی پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں (سب کو ایک ہی جیسا پانی ملتا ہے)، اور ہم ایک کو دوسرے پر "ذائقہ" (مزہ) میں فضیلت دیتے ہیں، بیشک ان سب باتوں میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں"۔ ۝۴ (مٹی ایک ہے پانی ایک ہے لیکن ان میں پیدا ہونے والے دانے اور پھل مختلف ہوتے ہیں، کوئی میٹھا، تو کوئی کھٹا، تو کوئی کڑوا تو کوئی کسیلا، تو کوئی عمدہ، تو کوئی بدمزہ ہوتا ہے، یہ سب ایک اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں)۔

وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵

"اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تعجب ہے، تو ان کا کہنا (واقعی) تعجب والا ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے، تو کیا سچ مچ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ان ہی لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ہے، اور ان ہی کی گردنوں میں "بیڑیاں" ڈالی جائیں گی، اور یہی لوگ جہنمی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے"۔ ۝۵

وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۶

"اور (انکار کرنے والے) لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے "اچھائی" سے پہلے "برائی" مانگنے میں جلدی مچا رہے ہیں، جب کہ ان سے پہلے (عبرت والی) مثالیں گزر چکی ہیں، اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب لوگوں کے ظلم کے باوجود معاف کرنے والا ہے، اور بیشک آپ کا رب سخت سزا دینے والا بھی ہے"۔ ۝۶

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ ع

"اور (انکار کرنے والے) لوگ کہتے ہیں کہ (محمد پر) ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی؟ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں، اور ہر قوم کے لیے ایک "ہادی" (سیدھا راستہ دکھانے والا) ہے"۔ ۝۷ ع

اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸

"اللہ ہی جانتا ہے جو کچھ ہر "مادہ" اپنے پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے، اور ماؤں کے "رحموں" (پیٹوں) میں جو کوئی کمی بیشی ہوتی ہے، اس کو بھی (جانتا ہے)، اور اس کے یہاں ہر چیز ایک خاص اندازے کے حساب

سے ہوتی ہے''۔⑧۔ (لڑکا ہے یا لڑکی، خوبصورت ہے یا بدصورت، نیک ہے یا برا، سب اللہ کو معلوم ہے)۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ⑨

''وہی اللہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے، سب سے بڑا ہے، اس کی شان سب سے بلند ہے (اس کی شان نرالی ہے)''۔⑨

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ⑩

''تم میں سے کوئی چپکے سے بات کرے، یا زور سے بات کرے، کوئی رات (کے اندھیرے) میں چھپے، یا دن (کے اجالے) میں چلے، اس کے نزدیک سب برابر ہے''۔⑩

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑪

''(ہر) ایک کے لیے آگے اور پیچھے فرشتے (مقرر) ہیں، جو اللہ کے حکم سے باری باری اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، بیشک اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت نہ بدل لے، اور جب اللہ کسی قوم کو عذاب دینے کا فیصلہ کرلیتا ہے، تو پھر وہ ٹل نہیں سکتا، اور اللہ کے علاوہ کوئی ان کا رکھوالا (مددکرنے والا) نہیں ہے''۔⑪۔ (کسی قوم کی نعمت اللہ اس وقت تک نہیں چھینتا جب تک وہ قوم اپنی نیکی کی حالت کو برائی میں بدل نہیں لیتی)۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ⑫

''وہی اللہ ہے جو تمھیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے، جس سے تم ڈرتے ہو (کہ کہیں تم پر گر نہ جائے) اور (بارش) کی امید بھی کرتے ہو، اور وہی (پانی) سے بھرے ہوئے بادلوں کو پیدا کرتا ہے''۔⑫

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ⑬

''اور بجلی کی کڑک اور فرشتے اسی کے ڈر سے (اس کی تسبیح میں لگے رہتے ہیں)، اور وہ جلا دینے والی بجلیوں کو بھیجتا ہے، جسے جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے، اور وہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں (بحث کرتے ہیں)، جب کہ اللہ ہی بڑا زبردست، خوب پکڑنے والا ہے''۔⑬

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ⑭

''صرف اسی (اللہ) کو پکارنا ہی ''سچ'' ہے، اور جو لوگ ایک اللہ کو چھوڑ کر دوسرے (بناوٹی معبودوں) کو پکارتے ہیں، وہ ان کی ضرورت پوری نہیں کرتے ہیں، ان کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے، تاکہ اس کے منہ میں پانی خود ہی پہنچ جائے، جب کہ وہ پانی کبھی بھی منہ تک نہیں پہنچ سکتا، اور کافروں (انکار کرنے والوں) کا اپنے معبودوں کو پکارنا بیکار ہی جاتا ہے''۔⑭۔ (بناوٹی

معبودوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی عبادت کرنے والوں کی معمولی سی مانگ بھی پوری نہیں کر سکتے)۔

وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة

''اور آسمان وزمین میں رہنے والے (فرشتے اور انسان وجنات) صرف اللہ کو سجدہ کرتے ہیں، چاہے خوشی سے کریں، یا مجبور ہوکر کریں، اور سب کے ''سائے'' بھی صبح وشام (اللہ کو سجدہ کرتے ہیں)''۔﴿۱۵﴾۔ (۱) آسمان وزمین میں جتنی چیزیں ہیں سب اللہ کے حکم، اس کی مرضی اور اس کے ارادے کے ماتحت ہیں، جو کافر لوگ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے وہ بھی اس کی مرضی کے حساب سے کبھی بیمار پڑتے ہیں کبھی اچھے رہتے ہیں، ان میں سے کوئی مالدار ہے، تو کوئی غریب ہے۔ ایمان والے اللہ کے سامنے خوشی سے جھکتے ہیں اور کافر اللہ کے حکموں کو قبول کرنے پر مجبور ہیں۔ (۲) سورہ رعد کی یہ آیت نمبر ۱۵ پر ''تلاوت کا سجدہ'' ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۲) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ''سجدہ تلاوت'' کی دعا: ''سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ'' (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔(سنن الترمذی۔ كِتَابُ الدَّعْوَاتِ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر:3425۔(صحیح))۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ پوچھئے: آسمانوں وزمین کا رب کون ہے؟ آپ خود ہی کہہ دیجیے: اللہ ہے! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: کیا تم لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا ''ولی'' (مدد کرنے والا) بنالیا ہے، جو خود اپنے لئے بھی کسی ''فائدہ'' یا ''نقصان'' کے مالک نہیں ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: کیا ''اندھا'' اور ''دیکھنے والا'' (نابینا اور بینا) برابر ہے؟ یا کیا ''اندھیرا'' اور ''روشنی'' برابر ہے؟۔ یا کیا ان کے (بناوٹی) معبودوں نے بھی اللہ کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ اور اس وجہ سے ان کو ''دونوں'' کی پیدائش ایک جیسی معلوم ہو رہی ہے؟ (کیا اللہ کی بنائی ہوئی چیز اور جھوٹے معبودوں کی بنائی ہوئی چیز آپس میں گڈمڈ ہوگئی ہے؟)، تو آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی ہر چیز کا ''خالق'' ہے (پیدا کرنے والا

ہے)، وہی اکیلا ہے، سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)"۔⑯

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ﴿۱۷﴾

"("حق" اور "باطل" کی مثال اس "بارش" کی سی ہے جسے) اسی (اللہ) نے آسمان سے برسایا ہے، جس سے "ندی نالے" اپنے اپنے اندازے کے مطابق بہہ پڑے، پھر سیلاب نے پانی کی سطح پر تیرتے ہوئے "جھاگ" کو اٹھالیا۔ اور ("حق" اور "باطل" کی مثال زیور، برتن وغیرہ بنانے والے "دھات" کی طرح ہے) جن "دھاتوں" کو "زیور" یا کوئی اور چیز بنانے کے لیے آگ میں تپاتے ہیں، ان پر پانی کے جھاگ کے مانند جھاگ ہوتا ہے۔ اللہ اسی طرح "حق" اور "باطل" کی مثال بیان کرتا ہے، (سیلاب اور دھات والا) "جھاگ" باہر "گر" کر ختم ہوجاتا ہے، اور جو چیز لوگوں کے لیے فائدہ والی ہوتی ہے، وہ زمین میں ٹھہرجاتی ہے، اللہ اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے"۔⑰۔ ("پانی" اور زیور، برتن وغیرہ بنانے والے "دھات" حق ہے، جو بچ جاتا ہے۔ اور "جھاگ" اور "زنگ" باطل ہے جو باہر گر کر ختم ہوجاتا ہے)۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۬ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

وقف النبی ﷺ — ع ۲ — النصف

"جن لوگوں نے اپنے رب کی بات مانی ان کے لیے اچھا بدلہ (جنت) ہے، اور جنھوں نے اللہ کی بات نہیں مانی، اوران کے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں اوران کے برابر اور بھی ہوں، تو وہ اپنی جان بچانے کے لیے انھیں "بدلہ" کے طور پر سب کچھ دینے کو تیار ہوجائیں گے (تو اس سے کوئی بھی مال قبول نہیں کیا جائے گا)، ان کا بہت برا حساب ہوگا، اوران کا ٹھکانا جہنم ہے، اوروہ بہت برا ٹھکانہ ہے"۔⑱

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿۱۹﴾

"کیا جس شخص کو معلوم ہے کہ آپ (ﷺ) پر آپ کے رب کی طرف سے جو (قرآن) اتارا گیا ہے، وہ "حق" ہے (یہ مومن ہے)، اس شخص کی طرح کیسے ہوسکتا ہے جو بالکل اندھا ہے؟ (یہ کافر ہے)، بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں"۔⑲

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾

"(ایمان والے وہ لوگ ہیں) جو اللہ سے کیے گئے "وعدے" کو پورا کرتے ہیں، اور (اللہ اور بندوں سے کیے گئے) "معاہدے" (وعدے) کو نہیں توڑتے ہیں"۔⑳

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

"اور (ایمان والے وہ لوگ ہیں کہ) جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے

يُوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

رکھنے کا حکم دیا ہے، انھیں جوڑے رکھتے ہیں، اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں، اور حساب کے برے انجام سے گھبراتے ہیں"۔﴿٢١﴾

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

"اور (ایمان والے وہ لوگ ہیں) جو اپنے رب کی "رضا" (خوشی) کے لیے صبر کرتے ہیں، اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور ہم نے انھیں جو روزی دی ہے اس میں سے "چھپے" اور "کھلے" خرچ کرتے ہیں، اور وہ برائی کا جواب اچھائی سے دیتے ہیں، ان ہی لوگوں کے لیے آخرت کا سب سے اچھا گھر (جنت) ہے"۔﴿٢٢﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾

"(یعنی) ہمیشہ رہنے کی "جنتیں" ہیں، جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے، اور ان کے باپ دادوں، بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے، وہ بھی (داخل ہوں گے)، اور فرشتے جنت کے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے"۔﴿٢٣﴾

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

"(اور فرشتے کہیں گے:) صبر کی وجہ سے آپ لوگوں پر "سلامتی ہی سلامتی" ہے، اور (آپ لوگوں کے لئے) آخرت کا وہ "گھر" (جنت) کیا ہی اچھا گھر ہے!"۔﴿٢٤﴾

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾

"اور جو لوگ اللہ سے کیا ہوا "پکا وعدہ" توڑ دیتے ہیں (اسلام قبول نہیں کرتے ہیں)، اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا تھا، انھیں توڑ دیتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت (پھٹکار) ہے، اور ان کے لیے آخرت کا برا گھر (جہنم) ہے"۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾

"اللہ جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو "کھول" دیتا ہے، اور (جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو) "تنگ" کر دیتا ہے، اور یہ (انکار کرنے والے) دنیاوی زندگی ہی میں "مگن" (خوش) ہیں، جب کہ دنیا کی زندگی آخرت (کی نعمتوں کے مقابلے) میں ایک عارضی سامان ہے (معمولی سا فائدہ ہے)"۔﴿٢٦﴾

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾

"اور کافر (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ محمد پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے، اور جو اس کی طرف آتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے"۔﴿٢٧﴾

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَٮِٕنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ‌ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَٮِٕنُّ الۡقُلُوۡبُ ؕ‏ ﴿۲۸﴾

''(یعنی) جو لوگ ایمان لاتے ہیں، اور ان کے دل اللہ کی یاد سے ''مطمئن'' ہو جاتے ہیں، یاد رکھو! اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے''۔ ﴿۲۸﴾

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰى لَهُمۡ وَحُسۡنُ مَاٰبٍ‏ ﴿۲۹﴾

''جو لوگ (اس دنیا میں) ایمان والے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں، ان کے لیے (آخرت میں) خوشحالی (خوشی) بھی ہے، اور بہترین ٹھہرنے کی جگہ (جنت) بھی ہے''۔ ﴿۲۹﴾

كَذٰلِكَ اَرۡسَلۡنٰكَ فِىۡۤ اُمَّةٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّـتَتۡلُوَا۟ عَلَيۡهِمُ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَهُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ‌ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ مَتَابِ‏ ﴿۳۰﴾

''(اے نبی ﷺ! جس طرح دوسرے رسول بھیجے گئے تھے) اسی طرح ہم نے آپ کو ایک ایسی قوم کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے، جس کے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں، تا کہ آپ (ﷺ) انھیں وہ (قرآن) پڑھ کر سنائیں، جو ہم نے آپ کو ''وحی'' کے ذریعہ دیا ہے، اور وہ لوگ رب کی ناشکری کرتے ہیں، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: وہی میرا رب ہے، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے''۔ ﴿۳۰﴾

وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُيِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ اَوۡ كُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰى‌ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِيۡعًا‌ ؕ اَفَلَمۡ يَايۡـَٔسِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيۡعًا‌ ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا تُصِيۡبُهُمۡ بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِيۡبًا مِّنۡ دَارِهِمۡ حَتّٰى يَاۡتِىَ وَعۡدُ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ؒ‏ ﴿۳۱﴾ ع۵

''اور اگر کسی قرآن کے ذریعے ''پہاڑوں'' کو چلا دیا جاتا، یا ''زمین'' کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے (اور اس سے دریا نکل پڑتے)، یا مردوں سے بات کر لی جاتی، (تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے)، بلکہ تمام فیصلے صرف اللہ کے پاس ہیں، کیا پھر بھی ایمان والے یہ بات نہیں سمجھتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا، تو سب لوگوں کو ضرور ہدایت دے دیتا؟ اور کافروں (انکار کرنے والوں) پر ہمیشہ ان کے برے اعمال (کالے کرتوت) کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہے گی، یا ان کے گھروں (بستیوں) کے قریب رہنے والوں پر کوئی نہ کوئی ''آفت'' (مصیبت) آتی رہے گی، یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ (قیامت کا دن) آجائے گا، بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا''۔ ﴿۳۱﴾

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَمۡلَيۡتُ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ‌ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ‏ ﴿۳۲﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) بیشک آپ سے پہلے بھی ''رسولوں'' کا مذاق اڑایا گیا ہے، تو میں نے بھی کافروں (انکار کرنے والوں) کو چھوٹ دے دی (کہ وہ لوگ خوب چین وسکون کے ساتھ رہیں)، پھر انھیں اچانک پکڑ لیا، تو میرا عذاب کیسا تھا؟''۔ ﴿۳۲﴾

اَفَمَنۡ هُوَ قَآٮِٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفۡسٍۢ بِمَا

''بھلا بتاؤ کہ ایک طرف وہ اللہ ہے جو ہر ہر شخص کے ہر ہر کام کی

كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

''نگرانی'' (دیکھ بھال) کر رہا ہے، اور دوسری طرف ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ شریک مانے ہوئے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے! ذرا ان (بناوٹی معبودوں) کے نام تو بتاؤ، (اگر کوئی نام لو گے) تو کیا تم اللہ کو ایسی بات بتاؤ گے جس کا دنیا بھر میں اللہ کو بھی پتہ نہیں ہے؟ یا خالی زبان سے ایسے نام لو گے جن کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں؟ سچی بات تو یہ ہے کہ ان کافروں کو ان کے ''فریب'' خوبصورت لگتے ہیں، اور وہ لوگ سیدھے راستے سے روک دیئے گئے ہیں، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا ہے''۔﴿۳۳﴾

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

''(بناوٹی معبودوں کو پکارنے والوں) کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی عذاب ہے، اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہوگا، اور ان لوگوں کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا''۔﴿۳۴﴾

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

''جس جنت کا نیک لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، اس کی شان یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس جنت کے پھل بھی سدا بہار ہیں، اور اس جنت کا ''سایہ'' بھی (سدا بہار ہے)، یہ تو ان لوگوں کا انجام ہے جو (دنیا میں) اللہ سے ڈرتے رہے، اور کافروں (انکار کرنے والوں) کا انجام جہنم ہے''۔﴿۳۵﴾

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾

''اور جن لوگوں کو ہم نے (اس سے پہلے) کتاب دی تھی، وہ اس ''کتاب'' (قرآن) سے خوش ہوتے ہیں، جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیا گیا ہے، اور (یہود و نصاریٰ) کے ''گروہوں'' میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو قرآن کی کچھ باتوں کو ''نہیں'' مانتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں، اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں، میں لوگوں کو اسی کی طرف بلاتا ہوں، اور اُسی (اللہ) کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۳۶﴾۔ (''خوش'' ہونے والے وہ ''خاص'' یہودی اور عیسائی ہیں جو مسلمان ہو گئے تھے۔ یا ''خوش'' ہونے والے وہ ''عام'' یہودی اور عیسائی ہیں جو قرآن کی ان آیتوں کو سن کر خوش ہوتے تھے جن سے تورات اور انجیل کی تائید ہوتی تھی)۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ

''اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو فیصلہ کرنے والا، اور عربی زبان میں

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾

اتارا ہے، اور اگر آپ نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد ان لوگوں کے دل کی باتیں مان لیں، تو اللہ کے علاوہ آپ کا کوئی ''ولی'' (مدد کرنے والا) نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی (اللہ کی پکڑ سے) بچانے والا ہوگا''۔﴿۳۷﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾

''اور ہم نے (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ سے پہلے بھی کئی ''پیغمبر'' بھیجے ہیں، اور ان کے پاس ''بیویاں'' اور ''بچے'' بھی تھے، اور کسی بھی رسول کے اندر یہ طاقت نہیں تھی کہ وہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی ''معجزہ'' (نشانی) لا سکے، ہر زمانے کے لیے الگ الگ ''کتاب'' ہے (ہر کام کا وقت لکھا ہوا ہے)''۔﴿۳۸﴾

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾

''اللہ (لوح محفوظ سے) جو چاہتا ہے ''مٹا'' دیتا ہے، اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے، اور اسی کے پاس ''اصل کتاب'' (لوح محفوظ) ہے''۔﴿۳۹﴾۔ (کسی چیز کو ''مٹا دینا'' اور کوئی چیز ''لکھ دینا'' یہ بھی ''تقدیر'' میں سے ہے)۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جس ''عذاب'' کی ہم ان کافروں (انکار کرنے والوں) کو دھمکی دے رہے ہیں، اس کا کچھ حصہ چاہے آپ کے جیتے جی آپ کو دکھا دیں، یا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ''وفات'' کے بعد انھیں ''عذاب'' دیں، پیغام پہنچا دینا آپ کا کام ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے''۔﴿۴۰﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

''کیا (انکار کرنے والے) دیکھ نہیں رہے ہیں کہ ہم زمین کو ''چاروں طرف'' سے گھٹاتے جا رہے ہیں؟ اور اللہ ہی فیصلہ کرتا ہے، کوئی اس کے حکم کو ٹالنے والا نہیں ہے، اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے''۔﴿۴۱﴾۔ (زمین گھٹانے کا مقصد:۔ دنیا میں اسلام چاروں طرف پھیلتا جا رہا ہے، اور انکار کرنے والوں کی زمین ''سمٹتی'' اور ''کم'' ہوتی جا رہی ہے)۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾

''جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی (اپنے رسولوں کے خلاف) بڑی چالیں چل چکے ہیں، مگر چال تو پوری کی پوری اللہ کے پاس ہے، کوئی بھی شخص جو کچھ کرتا ہے سب اللہ کو معلوم ہے، اور جلد ہی کافروں کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کا گھر (جنت) کس کے لیے ہے''۔﴿۴۲﴾

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾

''اور کافر (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ''رسول'' نہیں ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی ''گواہی'' کافی ہے، اور ہر اس شخص (کی گواہی کافی ہے) جس کے پاس کتاب (تورات اور انجیل) کا علم ہے''۔﴿۴۳﴾

رکوع: 7 | (14) سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ | آیات: 52

سورہ "اِبْرَاهِيْمَ" کے بارے میں:

سورہ "اِبْرَاهِيْمَ" نمبر (14)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (72)۔اِبْرَاهِيْمَ: ابراہیم علیہ السلام۔آیت نمبر (35) میں ہے۔

سورہ "اِبْرَاهِيْمَ" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (52) آیتیں ہیں اور (7) رکوع ہیں۔

سورہ "اِبْرَاهِيْمَ" کا خلاصہ:

(١) سورہ ''ابراہیم'' کے شروع میں ہے کہ روشنی اللہ کی دینِ اسلام ہے۔(٢) نبیوں کو اللہ نے اپنی ہی قوم کی زبان میں بھیجا ہے۔(٣) یہودیوں پر اللہ کے انعامات کا ذکر ہے۔(٤) لوگوں کے بارے میں ہے کہ انسان ہونے کی وجہ سے رسولوں کی بات نہیں مانی اور نکالنے کی دھمکی دی۔(٥) کل قیامت کے دن شیطان ہاتھ اٹھا دے گا کہ اس نے کسی کو بہکایا نہیں تھا۔ (٦) اچھے کلمہ کی مثال بیان کی گئی ہے، لا الہ الا اللہ ایک درخت کی طرح ہے جس کا جڑ زمین میں ہے اور آسمان کی طرف درخت کی شاخیں ہیں اور اسی طرح بری بات کی مثال ایسے درخت کی طرح ہے کہ جس کا جڑ زمین میں گڑا ہوا نہیں ہے۔(٧) ایمان والوں کو اللہ دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔(٨) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے، آسمان وزمین سورج چاند ستارے سب اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔(٩) ابراہیم علیہ السلام کی کئی دعائیں ہیں، امن وشانتی کی دعا، بتوں کی پوجا سے دور رہنے کی دعا، مکہ شہر کیسے آباد ہوا؟ نمازی بنے رہنے کی دعا، ماں باپ اور ایمان والوں کے لیے دعا ہے۔ (١٠) اللہ ظالموں سے غافل نہیں ہے۔(١١) اس سورہ کے اخیر میں ہے کہ قرآن سب کے لیے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝

''الف، لام، را۔ یہ ''قرآن'' ایک ایسی کتاب ہے، جسے ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا ہے، تاکہ آپ لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے (کفر وشرک کے) اندھیروں سے نکال کر (اسلام کی) روشنی کی طرف لے آئیں، ان لوگوں کو اس اللہ کے راستے (اسلام) کی طرف لے آئیں جو اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، تعریف کے لائق ہے (خوبیوں والا ہے)''۔①۔ (الٓرٰ: الف، لام، را۔ یہ حروف۔ مُقَطَّعَات میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح

معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ۝۲

''وہی اللہ آسمانوں وزمین کی ہر چیز کا مالک ہے، اور کافروں (انکار کرنے والوں) کے لیے ''سخت عذاب'' کی وجہ سے ہلاکت و بربادی ہے''۔۲

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝۳

''جو (انکار کرنے والے) آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں، اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے (اسلام) سے روکتے ہیں، اوراللہ کے راستے میں (اپنی خواہشوں کے حساب سے) ''ٹیڑھ'' (کمی) پیدا کرتے ہیں، ایسے ہی لوگ گمراہی میں بہت دور تک نکل گئے ہیں''۔۳

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴

''اور ہم نے ہر رسول کو ان کی ''قوم کی زبان'' میں بھیجا، تاکہ وہ (دین کی باتیں) ان کے لیے اچھی طرح کھول کر بیان کردے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور وہی اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔۴

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی ''نشانیوں'' کے ساتھ بھیجا، اور کہا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر ''روشنی'' کی طرف لے آؤ، اور انھیں اللہ کا احسان یاد دلاؤ (یا عذاب کے واقعات سنا کر انھیں نصیحت کرتے رہو)، بیشک ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے، اور ہر شکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔۵

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ ع

''اور (یاد کرو!) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، جب اس نے تمھیں فرعونیوں سے نجات دی، جو تمھیں بڑی تکلیف دیتے تھے، اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے، اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتے تھے، اور اس میں تمہارے رب کی جانب سے تمہاری بڑی آزمائش تھی (بڑا امتحان تھا)''۔۶

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷

''اور (یاد کرو!) جب تمہارے رب نے یہ خبر دی کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا، اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یاد رکھو! بیشک میرا عذاب بہت سخت ہے''۔۷

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸

''اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اگر تم اور زمین پر بسنے والے سب لوگ بھی ناشکرے ہوجائیں (سب لوگ بھی کافر ہوجائیں،

تو اللہ کا کوئی نقصان نہیں ہے، کیونکہ) اللہ بڑا بے نیاز (بے پرواہ)، تعریف کے لائق ہے (بڑی خوبیوں والا ہے)'' ۔⑧

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ⑨

ربع عند المتقدمین

الثلثة

''کیا تمھیں ان قوموں کی ''خبریں'' نہیں پہنچی ہیں، جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں، (یعنی) نوح (علیہ السلام) کی قوم، اور (ہود علیہ السلام کی قوم) عاد، اور (صالح علیہ السلام کی قوم) ثمود کی خبریں، اور ان کے بعد آنے والی قوموں کی خبریں جنھیں صرف اللہ جانتا ہے، ان سب کے پاس ان کے ''رسول'' کھلی نشانیاں لے کر آئے، تو انہوں نے بات کرنے سے انھیں روک دیا (انہوں نے اپنے منہ پر اپنے ہاتھ رکھ لیے)، اور کہا کہ تم جو دین دے کر بھیجے گئے ہو اس کا ہم انکار کرتے ہیں، اور جو دعوت تم ہمارے سامنے پیش کر رہے ہو، اس کے بارے میں ہم ''بھاری اور گہرے شک'' میں ہیں'' ۔⑨

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ⑩

''ان کے رسولوں نے کہا: کیا تمھیں اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے؟ وہ تمھیں اپنی طرف اس لیے بلاتا ہے تا کہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے، اور ایک ''مقرر وقت'' تک تمھیں چھوٹ دے، انہوں نے کہا: تم تو ہمارے ہی جیسے انسان ہو، چاہتے ہو کہ ہمیں ان معبودوں سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے، اس لیے تم ہمارے سامنے (اپنی سچائی) کی کوئی کھلی دلیل پیش کرو'' ۔⑩ (کافروں نے ''انسان'' ہونے کی وجہ سے ''رسالت'' کا انکار کر دیا، اور اندھی محبت کرنے والوں نے ''رسالت'' کی وجہ سے ''انسان'' ہونے کا انکار کر دیا)۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪

''ان کے رسولوں نے اپنی قوم سے کہا: بیشک ہم تمہاری ہی طرح انسان ہیں، لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے، اور ہم اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی ''دلیل'' (کوئی نشانی) نہیں لا سکتے، اور ایمان والوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے'' ۔⑪

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ

''(رسولوں نے اپنی قوم سے کہا:) اور ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں، جب کہ اسی نے ہمیں سیدھا راستہ دکھایا ہے؟ اور تم جو

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾

تکلیفیں دے رہے ہو اس پر ہم ضرور صبر کریں گے، اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے''۔﴿۱۲﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

''اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا: اگر تم ہمارے دین میں واپس نہیں آئے تو ہم بیشک تمھیں اپنی زمین سے نکال باہر کردیں گے، تو ان کے رب نے ان کو ''وحی'' کے ذریعہ بتایا کہ بیشک ہم ظلم کرنے والوں کو ضرور ہلاک و برباد کردیں گے''۔﴿۱۳﴾

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

''(اللہ نے کہا:) اور ان (ظالموں) کے بعد زمین میں ضرور تم لوگوں کو آباد کردیں گے، یہ (انعام) اس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں، اور میری ''دھمکی'' سے ''خوف'' کھاتے ہیں (ڈرتے رہتے ہیں)''۔﴿۱۴﴾

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾

''اور (کافروں) نے چاہا کہ اللہ ان کے اور ان کے رسولوں کے درمیان فیصلہ کردے (تو جب فیصلہ ہوگیا) تو ہر ''سرکش'' ''ضدی'' ناکام و نامراد ہوگیا''۔﴿۱۵﴾۔ (دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ: اور ان رسولوں نے فتح کی دعا مانگی تھی، تو جب دعا قبول ہوئی تو ہر ''سرکش'' ''ضدی'' ناکام و نامراد ہوگیا)۔

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

''اس کے آگے جہنم ہے، اور وہاں جہنمی کو ''پیپ کا پانی'' پلایا جائے گا''۔﴿۱۶﴾

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

''(وہ جہنمی جس پیپ کو) بڑی مشکل سے گھونٹ گھونٹ پیے گا، اور حلق سے نیچے اُتار نہیں سکے گا، اسے چاروں طرف سے موت آتی دکھائی دے گی، مگر وہ نہیں مرے گا، اور اس کے آگے ہمیشہ سخت عذاب لگا رہے گا''۔﴿۱۷﴾

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

''جن لوگوں نے کفر کیا ہے (رب کا انکار کردیا ہے) ان کے کاموں کی مثال اُس راکھ کی طرح ہیں، جسے ایک ''تیز آندھی'' والے دن ہوا اڑا کر لے جائے، اپنی کمائی کا کچھ بھی حصہ نہیں بچا سکیں گے، یہی سب سے بڑی گمراہی ہے''۔﴿۱۸﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان و زمین کو ''حق'' کے ساتھ (مقصد کے لیے) پیدا کیا ہے؟ اگر وہ چاہے گا تو تمہیں ''ختم'' کردے گا اور ایک ''نئی مخلوق'' (تمہاری جگہ) لے آئے گا''۔﴿۱۹﴾

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

''اور یہ اللہ کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے (مشکل نہیں ہے)''۔﴿۲۰﴾

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع ۱۵

''اور (قیامت کے دن جب) سب لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے، تو ''کمزور لوگ'' دنیا میں ''بڑے بننے والوں'' سے کہیں گے: ہم تو تمہارے پیچھے چلا کرتے تھے، تو کیا آج تم اللہ کے عذاب کا کوئی حصہ ہم سے ٹال دو گے؟ تو (دنیا میں بڑے بننے والے) کہیں گے: اگر دنیا میں اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہوتی تو ہم نے بھی تمھیں سیدھا راستہ دکھایا ہوتا، چاہے ہم چیخیں چلائیں، یا صبر کریں، دونوں برابر ہے، ہمارے لیے ''چھٹکارے'' (بھاگنے) کا کوئی راستہ نہیں ہے''۔﴿۲۱﴾

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

''اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان (اپنے ماننے والوں سے) کہے گا: بیشک اللہ نے تم سے ''سچا وعدہ'' کیا تھا، اور میں نے تم سے (جھوٹا) وعدہ کیا تھا، جس کی آج میں تم سے خلاف ورزی کر رہا ہوں، اور میرا تم پر کوئی ''زور'' تھا ہی نہیں، میں نے تو صرف تمھیں اپنی طرف بلایا تھا تو تم نے میری بات مان لی، اس لیے تم لوگ مجھے ملامت نہ کرو، بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو (اپنے آپ کو برا بھلا کہو)، میں تمہارے کام نہیں آ سکتا اور نہ تم لوگ میرے کام آؤ گے، تم نے اس سے پہلے (دنیا میں) مجھے جو اللہ کا شریک مان لیا تھا، تو (آج) اس کا انکار کرتا ہوں، بیشک ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔﴿۲۲﴾

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

''اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، وہ ایسے ''باغات'' (جنتوں) میں داخل ہوں گے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ہمیش رہیں گے، وہ آپس میں ایک دوسرے کا استقبال ''سلام'' سے کریں گے''۔﴿۲۳﴾

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۲۴﴾

''(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے ''کلمہ طیبہ'' (توحید، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی کیسی اچھی مثال بیان کی ہے؟ جیسے وہ ''کلمہ طیبہ'' ایک ''پاک درخت'' (عمدہ پیڑ) ہو، جس کی ''جڑ'' (زمین میں خوب) جمی ہوئی ہے، اور جس کی ''شاخ'' آسمان میں ہو''۔﴿۲۴﴾ (کلمہ طیبہ: اچھی بات، ''لا الہ الا اللہ''، زمین میں ''جڑ

والا درخت'' ہے، جس میں فائدہ ہی فائدہ ہے)۔

تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝۲۵

''(کلمہ طیبہ، اچھی بات، لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت ''پھل'' دیتا رہتا ہے، اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت (سبق) حاصل کریں''۔۲۵

وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝۲۶

''اور ''کلمہ خبیثہ'' (ناپاک بات، کفر وشرک) کی مثال ایک ''خراب درخت'' کی طرح ہے، جسے زمین کے ''اوپر'' ہی سے اکھاڑ لیا گیا ہے، جس کی جڑ مضبوط نہ ہو''۔۲۶۔ (اور کفر وشرک: زمین سے ''اکھاڑا ہوا درخت'' ہے، جس میں کوئی بھلائی نہیں ہے)۔

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ۫ وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ۝۲۷ ع

''اللہ ایمان والوں کو ''پکی بات'' (کلمہ توحید، لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ) پر ''دنیا'' اور ''آخرت'' کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے، اور ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے، اور اللہ (اپنی حکمت سے) جو چاہتا ہے کرتا ہے''۔۲۷۔ (''لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ'' یعنی پکی بات کی برکت سے دنیا میں بھی آزمائشوں کے وقت آدمی جما رہتا ہے، اسی طرح اس کی برکت سے ''قبر'' اور ''میدان محشر'' میں بھی جما رہے گا، ان شاء اللہ)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝۲۸

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا، جنھوں نے اللہ کی نعمت (ایمان) کو ''کفر'' سے بدل ڈالا، (شکر کو ناشکری سے بدل ڈالا اور) اپنی قوم کو ہلاکت و بربادی کے گھر تک پہنچا دیا؟''۔۲۸

جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ؕ وَ بِئْسَ الْقَرَارُ ۝۲۹

''یعنی جہنم تک، جس میں وہ لوگ داخل ہوں گے، اور وہ بڑا برا ٹھکانا ہے''۔۲۹

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَكُمْ اِلَی النَّارِ ۝۳۰

''اور انہوں نے (بناوٹی معبودوں کو) اللہ کا ''شریک'' (حصہ دار) بنا لیا، تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: تم لوگ (کچھ دنوں کے لیے) مزے کر لو، اس کے بعد بیشک تمہارا ٹھکانہ جہنم ہی ہے''۔۳۰

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خِلٰلٌ ۝۳۱

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کریں، اور ہم نے انھیں جو روزی دی ہے اس میں سے ''کھلے'' اور ''چھپے'' اس (قیامت کے) دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کر لیں، جس دن نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی، اور نہ

کوئی دوستی کام آئے گی"۔ ﴿۳۱﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

"اسی اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اور آسمان سے پانی برساتا ہے، جس (پانی) کے ذریعے تمہاری روزی کے لیے الگ الگ قسم کے "پھل" اُگائے، اور کشتیوں (جہازوں) کو تمہارے "بس" میں کر دیا ہے، تاکہ وہ سمندر میں اسی اللہ کے حکم سے چلیں، اور اسی اللہ نے "دریاؤں" کو بھی تمہاری خدمت پر لگا دیا ہے"۔ ﴿۳۲﴾

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾

"اور اسی اللہ نے تمہارے لیے سورج اور چاند کو "کام" پر لگا دیا ہے، جو پابندی سے چلتے رہتے ہیں، اور تمہارے لیے رات اور دن کو بھی "کام" پر لگا دیا"۔ ﴿۳۳﴾

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾

"اور تم نے اللہ سے جو کچھ بھی مانگا، اس نے (تمہارے لیے جو مناسب تھا) سب کچھ تمہیں دے دیا ہے، اور اگر تم لوگ اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو گے تو گن نہیں سکو گے، بیشک انسان بڑا "ظالم"، بڑا "ناشکرا" ہے"۔ ﴿۳۴﴾

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾

"اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے (دعا کرتے ہوئے) کہا تھا: اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو امن (وشانتی) والا بنا دے، اور مجھے اور میری "اولاد" کو بت پوجنے سے دور رکھ"۔ ﴿۳۵﴾

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾

"(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) اے میرے رب! بیشک "بتوں" نے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، اس لیے (ان میں سے) جو میری "پیروی" کرے گا (میرے راستے پر چلے گا) تو وہ میرا ہے، اور جو میری نافرمانی کرے گا (اس کا معاملہ تیرے پاس ہے) تو بیشک بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۳۶﴾

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

"(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) اے ہمارے رب! میں نے اپنی "بعض اولاد" (اسماعیل علیہ السلام) کو تیرے حرمت والے گھر (کعبہ) کے پاس لا کر بسا دیا ہے، جہاں کوئی کھیتی نہیں ہے (بے آب وگیاہ میدان ہے)، اے ہمارے رب! (میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ) یہ لوگ وہاں نماز کی پابندی کریں، اس لیے تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے (تاکہ لوگ ان کے پاس مکہ آئیں)، اور ان (مکہ والوں) کو پھلوں کی "روزی" عطا فرما، تاکہ وہ لوگ شکر ادا کریں"۔ ﴿۳۷﴾ (اس

لیے ہر موسم کا پھل اور بے موسم کا بھی پھل مکہ میں ہر وقت ملتا ہے)۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝۳۸

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) اے ہمارے رب! ہم جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تو انھیں خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور آسمان وزمین میں کوئی بھی چیز اللہ سے پوشیدہ (چھپی ہوئی) نہیں ہے''۔۳۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝۳۹

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (جیسے بیٹے) عطا فرمائے، بیشک میرا رب دعائیں سننے والا ہے''۔۳۹

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝۴۰

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) اے میرے رب! تو مجھے اور میری اولاد کو نماز کا ''پابند'' بنادے، اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کرلے''۔۴۰

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝۴۱ ع ۱۸

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) اے ہمارے رب! تو مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو اس دن معاف کردے، جس دن حساب ہوگا''۔۴۱

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝۴۲

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کو ظلم کرنے والوں کے برے اعمال (کالے کرتوت) سے غافل (انجان) نہ سمجھیں، وہ تو انھیں اس دن تک کے لیے چھوٹ دے رہا ہے جب آنکھیں پتھرا جائیں گی (آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی)''۔۴۲

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـــِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ۝۴۳

''(ظلم کرنے والے) اپنے سر اٹھائے اور سامنے نظریں جمائے دوڑے جارہے ہوں گے، کہ ان کے دل گھبراہٹ کی وجہ سے ''اُڑے'' جارہے ہوں گے''۔۴۳۔ (آنکھیں کھلی ہوں گی، ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہوں گے، پلکوں میں حرکت بھی نہیں ہوگی، اور مارے گھبراہٹ کے ان کے دل اُڑے جارہے ہوں گے)۔

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝۴۴

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرایئے جب عذاب ان کے سامنے ہوگا، تو ظلم کرنے والے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں کچھ دنوں کے لیے چھوٹ دے دے، تاکہ تیری دعوت کو قبول کرلیں، اور (تیرے) رسولوں کی بات مان لیں، (تو ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم لوگوں نے اس سے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تم کبھی بھی ختم نہ ہوگے؟ (یعنی تم دنیا میں ہمیشہ رہوگے)''۔۴۴

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا

''اور (اے انکار کرنے والو!) تم ان لوگوں کے گھروں (بستیوں)

اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾

میں رہ چکے ہو (ان کی بستیوں کو دیکھ چکے ہو)، جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا (جیسے عاد وثمود کی بستیاں ہیں)، اور تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا (سلوک) کیا تھا؟ اور ہم نے تمہارے لیے مثالیں بھی بیان کردی تھیں''۔﴿۴۵﴾

وَ قَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

''اور (انکار کرنے والوں) نے (حق کے خلاف) خوب چالیں چلیں، جب کہ اللہ کو ان کی ساری چالوں کا پتہ تھا (ان کی ساری چالوں کا توڑ اللہ کے پاس موجود تھا)، اور گرچہ ان کی چالیں ایسی خطرناک تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں (لیکن اللہ اپنے نبی ﷺ اور دین اسلام کی مدد کرتا رہا ہے اسی لیے کافروں کی چالیں دھری کی دھری رہ گئیں)''۔﴿۴۶﴾

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾

''(اے نبی ﷺ!) تو آپ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا (وعدہ پورا نہیں کرے گا)، بیشک اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، انتقام (بدلہ) لینے والا ہے''۔﴿۴۷﴾

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾

''(قیامت کے) دن جب یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل جائے گی، اور آسمان بھی (بدل جائیں گے)، اور تمام لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے جو ایک ''اکیلا'' ہے، سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)''۔﴿۴۸﴾

وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾

''اور (قیامت کے) دن آپ (ﷺ) مجرموں (انکار کرنے والوں) کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھیں گے''۔﴿۴۹﴾۔ (ان گنہگاروں کے ہاتھوں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر ان کی گردنوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا)۔

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾

''ان کے ''کُرتے'' (لباس) ''گندھک'' (تارکول) کے ہوں گے، اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانکے ہوئے ہوگی''۔﴿۵۰﴾

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

''تاکہ اللہ ہر ایک کو اس کے ''کئے'' ہوئے کاموں کا بدلہ دے، بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے''۔﴿۵۱﴾

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

''یہ (قرآن) ''لوگوں'' کے لیے اللہ کا ''پیغام'' ہے، اور (یہ اس لیے اتارا گیا ہے) تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے، اور تاکہ وہ لوگ جان لیں کہ بیشک ایک اللہ ہی (حقیقی اور سچا) معبود ہے، اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں''۔﴿۵۲﴾

ع ۱۱ | ۱۹

آیات: 99 — (15) سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ — رکوع: 6

سورہ "حِجْرْ" کے بارے میں:

سورہ نمبر(15)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر(54)۔ اَلْحِجْرْ: حجر والے، صالح علیہ السلام کی قوم، ثمود۔آیت نمبر (80) میں ہے۔

سورۃ "حِجْرْ" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں(99) آیتیں ہیں۔اور(6) رکوع ہیں۔

سورہ "حِجْرْ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "حجر" کے شروع میں قرآن کے بارے میں ہے۔(۲) قیامت کے دن انکار کرنے والے ایمان نہ لانے کی وجہ سے افسوس کریں گے۔(۳) قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے لی ہے۔(۴) آسمان برجوں والا ہے، زمین کو اللہ نے بچھادیا ہے، پانی کو جمع کر کے اللہ ہی رکھتا ہے۔(۵) آدم علیہ السلام اور ابلیس کا ذکر ہے۔(۶) ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنے والے مہمانوں کا ذکر ہے، فرشتوں نے بیٹے کی خوش خبری دی اور اس کے بعد لوط علیہ السلام کے پاس گئے اور بدفعلی کرنے والی قوم کو ہلاک و برباد کردیا۔(۷) صالح علیہ السلام کی قوم ثمود اور شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے۔(۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی نصیحتیں کی گئی ہیں، مومنوں کے لیے اپنے بازو جھکائے رکھیں۔(۷) مذاق کرنے والوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اکیلا اللہ کافی ہے۔(۸) اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہیں اور مرتے دم تک اللہ کی عبادت کرتے رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ①

"الف۔لام۔را۔یہ اللہ کی کتاب اور "روشن" قرآن کی آیتیں ہیں"۔①۔ (الٓرٰ: الف۔لام۔را۔یہ حروف۔ مُقَطَّعَات۔ میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے، اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

(چودھواں پارہ)

(چودھویں پارے میں ٹوٹل (22) رکوع ہیں۔اور (227) آیتیں ہیں)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٢

''ایک وقت آئے گا جب کافر تمنا کریں گے کہ کاش! وہ (دنیا میں) مسلمان ہوتے''۔۝٢۔ (روح نکلتے وقت یا قیامت کے دن تمنا کریں گے کہ کاش! وہ دنیا ہی میں اسلام لے آتے)۔

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣

''(اے نبی ﷺ!) آپ (کافروں کو) کھاتے پیتے، فائدہ اٹھاتے، اور جھوٹی امیدوں میں ''مگن'' چھوڑ دیجیے، پھر جلد ہی انھیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا''۔۝٣

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤

''اور ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک و برباد کیا، اُس (کی ہلاکت و بربادی) کا ''مقرر وقت'' لکھا ہوا تھا (شاید بستی والے توبہ کرلیں)''۔۝٤

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥

''کوئی بھی قوم اپنے وقت سے پہلے ہلاک و برباد نہیں ہو سکتی، اور وقت آنے کے بعد بچ بھی نہیں سکتی''۔۝٥

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦

''اور کافروں نے (مذاق اڑاتے ہوئے نبی ﷺ سے) کہا: اے وہ شخص جس پر یہ ذکر (قرآن) اتارا گیا ہے! بیشک تو ''پاگل'' ہے''۔۝٦

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧

''(اور کافروں نے مذاق اڑاتے ہوئے نبی ﷺ سے کہا:) اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتے؟''۔۝٧

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝٨

''فرشتوں کو ہم ''عذاب'' دینے کے لیے اتارتے ہیں، اور اس وقت ان (کافروں) کو چھوٹ نہیں دی جاتی ہے''۔۝٨

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩

''بیشک ''ذکر'' (قرآن) کو ہم ہی نے اتارا ہے، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔۝٩

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠

''اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ سے پہلے بھی پچھلی قوموں میں بہت سے رسول بھیجے ہیں''۔۝١٠

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١

''اور جب ان کے پاس کوئی رسول آتا تھا، تو (انکار کرنے والے) لوگ اس کا مذاق اڑاتے تھے''۔۝١١

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٢

''اسی طرح ہم مجرموں (انکار کرنے والوں) کے دلوں میں ''ہنسی مذاق'' کی باتیں داخل کردیتے ہیں''۔۝١٢۔ (ان کے دلوں میں گمراہی کو

"رچا بسا" دیتے ہیں)۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬

"(اے نبی ﷺ! انکار کرنے والے) اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے، اور پچھلی قوموں کا بھی یہی طریقہ گزر چکا ہے"۔⑬

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭

"اور اگر ہم (کافروں) کے لیے آسمان کا کوئی ایک دروازہ کھول دیں، اور وہ اس میں چڑھتے چلے جائیں"۔⑭۔ (آسمان میں اللہ کی نشانیاں بھی دیکھیں تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے)۔

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮ ع

"پھر بھی یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھوں کی "نظر بندی" کر دی گئی ہے (ہماری نظر کا "دھوکہ" ہے)، بلکہ ہم پر تو جادو ہی کر دیا گیا ہے"۔⑮

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ⑯

"اور ہم نے آسمان میں (سورج، چاند اور ستاروں کے لیے) بہت سے "بُرج" بنائے ہیں (منزلیں بنائی ہیں)، اور اس آسمان کو دیکھنے والوں کے لیے ستاروں سے سجا دیا ہے"۔⑯۔ (آسمان میں "بارہ بروج" ہیں، بُروج سے ستارے مراد ہیں جو رات کے وقت آسمان کو خوبصورت بنا دیتے ہیں)۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ⑰

"اور ہر "مردود اور ذلیل" شیطان سے (آسمانی نظام کو) محفوظ کر رکھا ہے"۔⑰

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ⑱

"ہاں اگر کوئی شیطان چوری چھپے کوئی بات سننا چاہے، تو ایک چمکتا ہوا "شعلہ" (ستارہ) اس کے پیچھے لگ جاتا ہے"۔⑱۔ (آسمان سے ستارے کو تیزی سے نیچے آتے دیکھا جاتا ہے)۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ⑲

"اور ہم نے زمین کو "پھیلا" دیا ہے، اور اس میں بڑے بڑے پہاڑ گاڑ دیئے ہیں، اور اس میں مناسب مقدار میں ہر قسم کی چیزیں اُگائی ہیں"۔⑲۔ (پودے کا اگنا "علاقے" اور "لوگوں" کے حساب سے بھی ہے، کہیں سیب ہے تو کہیں آلو ہے تو کہیں پیاز ہے، تو کہیں چاول ہے تو کہیں گیہوں ہے، تو کہیں کھجور ہے تو کہیں انگور ہے، ایک ہی جگہ ہر چیز نہیں ملتی تا کہ لوگ ایک دوسرے سے جڑے رہیں)۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ⑳

"اور اسی زمین میں ہم نے تمہارے لیے "روزی کے سامان" پیدا کئے ہیں، اور (مخلوقات) کے لیے بھی (روزی کے سامان پیدا کئے ہیں) جنھیں تم روزی نہیں دیتے"۔⑳۔ (چرند پرند اور درندے سب کی

روزی روٹی کا انتظام اسی زمین میں ہے)۔

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآىِٕنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾

"اور ہر چیز کے خزانے ہمارے پاس موجود ہیں، اور ہم انھیں "مناسب مقدار" میں ہی اتارتے ہیں"۔﴿۲۱﴾۔ (ہوا، پانی، آکسیجن، سردی، گرمی، سب مقرر حد سے بڑھ جائے، یا کم ہوجائے تو زندگی جینا مشکل ہوجائے)۔

وَ اَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُۚ وَ مَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ ﴿۲۲﴾

"اور ہم ہی "ہوائیں" چلاتے ہیں (جو بادلوں کے پانی سے) بھری ہوئی ہوتی ہیں، پھر آسمان سے پانی برساتے ہیں، اور اسے تمھیں پلاتے ہیں، اور زمین میں تم اسے جمع نہیں کرتے ہو"۔﴿۲۲﴾۔ (اللہ ہی بارش کے پانی کو وادیوں، پہاڑوں، ندی، نالوں، چشموں اور تالابوں اور ڈیموں تک پہنچا کر جمع کر کے رکھتا ہے)۔

وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾

"اور ہم ہی زندگی دیتے ہیں، اور ہم ہی موت دیتے ہیں، اور ہم ہی ہر چیز کے وارث (مالک) ہیں"۔﴿۲۳﴾

وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾

"اور (یاد کرو!) تم میں سے جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں، ہم انھیں جانتے ہیں، اور جو لوگ بعد میں (قیامت تک) آنے والے ہیں، ہم انھیں بھی جانتے ہیں"۔﴿۲۴﴾

وَ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ۠ ﴿۲۵﴾ ع

"اور بیشک آپ (ﷺ) کا رب ان سب کو جمع کرے گا، بیشک وہ بڑی حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔﴿۲۵﴾

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍۚ ﴿۲۶﴾

"اور ہم نے "انسان" کو کالی، سڑی ہوئی کھنکھناتی (بجنے والی) مٹی سے پیدا کیا ہے"۔﴿۲۶﴾

وَ الْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

"اور ہم نے اس سے پہلے "جنوں" کو "گرم ہوا کی آگ" سے پیدا کیا ہے"۔﴿۲۷﴾

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

"اور (یاد کرو) جب آپ (ﷺ) کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک انسان (آدم علیہ السلام) کو کالی، سڑی ہوئی کھنکھناتی (بجنے والی) مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں"۔﴿۲۸﴾

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾

"تو جب میں (آدم علیہ السلام کو) بنالوں، اور اُس میں اپنی روح پھونک دوں، توتم سب اس کے آگے سجدے میں گر جانا"۔﴿۲۹﴾

فَسَجَدَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَۙ ﴿۳۰﴾

"سارے فرشتوں نے (آدم علیہ السلام کو) سجدہ کیا"۔﴿۳۰﴾۔ (فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا "سجدہ تعظیمی" (عزت والا سجدہ) تھا، مگر اب قیامت

تک کسی کے لیے بھی ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا) سجدہ بھی جائز نہیں ہے، آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنانے، اس میں اپنی روح پھونکنے، فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کی حقیقت اور اس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرنے کی تفصیل قرآن میں کئی جگہ پر ہے: (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 39 تک (چوتھا رکوع)۔ (۲) سورا اعراف آیت نمبر 11 سے 18 تک۔ (۳) سورہ حجر آیت نمبر 26 سے 44 تک۔ (۴) سور بنی اسرائیل آیت نمبر 61 سے 65 تک۔ (۵) سورہ کہف آیت نمبر 50۔ (۶) سورہ طہٰ آیت نمبر 116 سے 123 تک۔ (۷) سورہ ص آیت نمبر 71 سے 85 تک)۔

اِلَّآ اِبۡلِيۡسَؕ اَبٰۤى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۱﴾	''لیکن ابلیس نے انکار کیا اور سجدہ نہیں کیا''۔ ﴿۳۱﴾
قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾	''اللہ نے کہا: اے ابلیس! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟''۔ ﴿۳۲﴾
قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾	''ابلیس نے کہا: میں اس انسان کو سجدہ نہیں کر سکتا جسے تو نے کالی، سڑی ہوئی کھنکھناتی (بجنے والی) مٹی سے پیدا کیا ہے''۔ ﴿۳۳﴾
قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۙ﴿۳۴﴾	''اللہ نے کہا: اچھا! تو یہاں سے نکل جا، بیشک تو (میری رحمت سے) محروم ہے (تو ذلیل اور مردود ہے)''۔ ﴿۳۴﴾
وَّاِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾	''اور (اے ابلیس!) بیشک قیامت تک کے لیے تجھ پر لعنت (پھٹکار) ہے''۔ ﴿۳۵﴾
قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۳۶﴾	''ابلیس نے کہا: میرے رب! لوگوں کے دوبارہ زندہ کیے جانے کے دن (قیامت) تک کے لیے مجھے چھوٹ دے دے''۔ ﴿۳۶﴾
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ۙ﴿۳۷﴾	''اللہ نے فرمایا کہ جا تجھے چھوٹ ہے''۔ ﴿۳۷﴾
اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۳۸﴾	''معلوم گھڑی (قیامت کے دن) تک''۔ ﴿۳۸﴾
قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَلَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ﴿۳۹﴾	''ابلیس نے کہا: میرے رب! تو نے مجھے گمراہ کر ہی دیا ہے، اس لیے میں بھی اب دنیا میں (لوگوں کو) ان کے ''گناہوں'' کو اچھا بنا کر کے دکھاؤں گا، اور ان سب کو گمراہ کر کے ہی چھوڑوں گا''۔ ﴿۳۹﴾
اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۴۰﴾	''ہاں تیرے چنے ہوئے بندے (بچ جائیں تو اور بات ہے)''۔ ﴿۴۰﴾
قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَىَّ مُسۡتَقِيۡمٌ ﴿۴۱﴾	''اللہ نے کہا: یہی (توحید) وہ راستہ ہے جو مجھ تک سیدھا پہنچتا ہے''۔ ﴿۴۱﴾
اِنَّ عِبَادِىۡ لَيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ﴿۴۲﴾	''بیشک میرے نیک بندوں پر تیری ایک نہیں چلے گی، ہاں (ان پر تیری چلے گی) جو تیری بات مانیں گے''۔ ﴿۴۲﴾

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۟ۙ

''اور بیشک (حق کو جھٹلانے والوں) سے ''جہنم'' کا وعدہ ہے''۔ ﴿۴۳﴾

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۟۠

''جہنم کے سات دروازے ہیں، اور جہنم کے ہر دروازے کے لیے ''بانٹا ہوا'' ''گروہ'' ہوگا''۔ ﴿۴۴﴾ (یعنی ایک گناہ کے سب مجرم ایک دروازے سے داخل ہوں گے، جیسے سب ''دہریہ'' (ایتھسٹ، اللہ کا انکار کرنے والے) ایک دروازے سے۔ اور سب مشرک اور کافر ایک دروازے سے، اور سب منافق ایک دروازے سے جہنم میں داخل ہوں گے۔ اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں)۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۟ؕ

''بیشک متقی (نیک) لوگ ''باغوں'' اور ''چشموں'' میں ہوں گے''۔ ﴿۴۵﴾

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ۟

''(جنتیوں سے کہا جائے گا کہ) تم لوگ ان ''باغوں'' میں سلامتی اور پورے اطمینان کے ساتھ داخل ہوجاؤ''۔ ﴿۴۶﴾

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۟

''اور ہم (جنتیوں) کے ''سینوں'' سے ''کینے'' کو بالکل ہی نکال دیں گے، پھر آپس میں وہ لوگ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے''۔ ﴿۴۷﴾

لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ۟

''جنتیوں کو جنت میں نہ کوئی تکلیف ہوگی، اور نہ ہی وہاں سے نکالے جائیں گے''۔ ﴿۴۸﴾

نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۟ۙ

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ میرے بندوں کو بتا دیجیے کہ میں بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہوں''۔ ﴿۴۹﴾

وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ۟

''اور بیشک میرا عذاب بھی بڑا دردناک (بہت تکلیف والا) ہے''۔ ﴿۵۰﴾

وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ ۟ۘ

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کافروں کو ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کے بارے میں بتا دیجیے''۔ ﴿۵۱﴾

اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۟

''جب ''فرشتے'' ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئے تو ''سلام'' کیا، (ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا اور بھنا ہوا بچھڑا کھانے کے لیے لے آئے جب وہ نہیں کھائے تو ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: ہمیں تم لوگوں سے ڈر لگ رہا ہے''۔ ﴿۵۲﴾

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ۟

''فرشتوں نے (ابراہیم علیہ السلام) سے کہا: آپ ڈریئے نہیں، ہم آپ کو ایک علم (جانکاری) والے لڑکے (اسحاق علیہ السلام) کی خوش خبری دے رہے ہیں''۔ ﴿۵۳﴾

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤی اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ

''(ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: بڑھاپے کے باوجود تم لوگ مجھے (بچہ کی) خوش

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝٥٤

خبری دے رہے ہو؟ کس وجہ سے تم لوگ مجھے خوش خبری دے رہے ہو؟''۔۵۴

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝٥٥

''فرشتوں نے کہا: ہم آپ کو سچی خوش خبری دے رہے ہیں، اس لیے آپ مایوس (ناامید) ہونے والوں میں سے نہ ہوجائیں''۔۵۵

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝٥٦

''(ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: اپنے رب کی رحمت سے گمراہ لوگ ہی ناامید (مایوس) ہوتے ہیں''۔۵۶

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٧

''(پھر ابراہیم علیہ السلام نے) پوچھا: تو اے فرشتو! تم لوگ کہاں جارہے ہو؟''۔۵۷

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝٥٨ لا

''فرشتوں نے کہا: ہم ایک مجرم قوم (لوط علیہ السلام کی قوم) کو ہلاک وبرباد کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں''۔۵۸ لا

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٥٩ لا

''مگر لوط (علیہ السلام) کے گھر والے اس سے الگ ہیں، بیشک ہم ان کو بچالیں گے''۔۵۹ لا

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝٦٠ ع

''سوائے (لوط علیہ السلام کی) بیوی کے، جس کے بارے میں ہمارا فیصلہ ہے کہ وہ ضرور مجرموں (گنہگاروں) کے ساتھ پیچھے رہ جائے گی''۔۶۰ ع

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ۝٦١ لا

''تو جب یہ فرشتے لوط (علیہ السلام) کے گھر والوں کے پاس پہنچے''۔۶۱ لا

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝٦٢

''تو لوط (علیہ السلام) نے کہا: آپ لوگ ''اجنبی'' (انجان) معلوم ہوتے ہو''۔۶۲

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝٦٣

''فرشتوں نے کہا: ہم آپ کے پاس وہ عذاب لے کر آئے ہیں، جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے''۔۶۳

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝٦٤

''اور آپ کے پاس حق بات لے کر آئے ہیں، اور ہم بالکل سچے ہیں''۔۶۴

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٥

''اس لیے آپ رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر والوں کو (ایمان والوں کو) لے کر نکل جائیے، اور آپ ان سب کے پیچھے پیچھے چلئے، اور آپ لوگوں میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، اور جہاں جانے کا آپ لوگوں کو حکم دیا جائے، چلے جائیے''۔۶۵

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝٦٦

''اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو یہ ''فیصلہ'' سنا دیا کہ صبح ہوتے ہی ان مجرموں کی جڑ کاٹ دی جائے گی (ان کو ہلاک وبرباد کردیا جائے گا)''۔۶۶

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝٦٧

''اور شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے (لوط علیہ السلام) کے پاس آگئے (تاکہ ان نوجوان خوبصورت مہمانوں سے بدفعلی کریں)''۔۶۷

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾

''لوط (علیہ السلام) نے (لوگوں سے) کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں، (اللہ کے لیے) مجھے رسوا نہ کرو''۔ ﴿۶۸﴾

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾

''اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور مجھے ذلیل نہ کرو''۔ ﴿۶۹﴾

قَالُوْٓا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾

''لوگوں نے کہا: کیا ہم نے تمھیں دنیا والوں کی مدد کرنے سے نہیں روکا تھا؟''۔ ﴿۷۰﴾۔ (دنیا جہان کے لوگوں کو مہمان بنانے سے منع نہیں کیا تھا؟)۔

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾

''لوط (علیہ السلام) نے کہا: یہ میری بیٹیاں ہیں (میری قوم کی بیٹیاں ہیں) تم ان سے ''شادی'' کر سکتے ہو''۔ ﴿۷۱﴾

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کے جان کی قسم! (آپ کے عمر کی قسم!) بیشک وہ لوگ اپنے گناہوں کے ''نشے'' میں دیوانے تھے (گناہوں میں اندھے بنے ہوئے تھے)''۔ ﴿۷۲﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

''تو سورج نکلتے ہی (لوط علیہ السلام کی) قوم کو ''چیخ'' نے پکڑ لیا''۔ ﴿۷۳﴾

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾

''پھر ہم نے (سدوم بستی) کو اوپر نیچے کر کے رکھ دیا، اور ان پر ''کنکر'' کے پتھروں کی بارش کر دی (کنکر یلے پتھر برسائے)''۔ ﴿۷۴﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾

''بیشک اس واقعہ میں عبرت (سبق) حاصل کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں''۔ ﴿۷۵﴾

وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾

''اور (لوط علیہ السلام کی بستی ''سدوم'') سیدھے راستے پر موجود ہے''۔ ﴿۷۶﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

''بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے ایک نشانی ہے''۔ ﴿۷۷﴾

وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

''اور ''اَیکہ'' (بن) والے (یعنی شعیب علیہ السلام کی قوم ''مدین'' والے) بھی بڑے ظالم تھے (شرک کرتے تھے، ناپ تول میں کمی کرتے تھے، مسافروں کو لوٹ لیتے تھے)''۔ ﴿۷۸﴾۔ (شعیب علیہ السلام کی قوم، فلسطین کے جنوب میں ''بحر احمر'' اور ''خلیج عقبہ'' کے کنارے ''مدین'' میں آباد تھی، جہاں کثرت سے درخت پائے جاتے تھے، اس لیے ان لوگوں کو ''بن'' یعنی درخت والے کہا جاتا ہے)۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾

''تو ہم نے (مدین والوں) سے بھی بدلہ لے لیا، اور وہ دونوں (بستیاں، سدوم اور مدین) کھلے راستے پر موجود ہیں''۔ ﴿۷۹﴾

وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ

''اور ''حِجْر'' والے (صالح علیہ السلام کی قوم ثمود) نے بھی رسولوں کو جھٹلایا

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾

"تھا"۔﴿۸۰﴾۔ (مدینہ اور شام کے درمیان "وادی قریٰ" میں صالح علیہ السلام کی قومِ ثمود آباد تھی)۔

وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾

"اور ہم نے ان "ثمودیوں" کو بھی اپنی نشانیاں دی تھیں، مگر وہ بھی ان سے منہ موڑے ہی رہے"۔﴿۸۱﴾

وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾

"اور وہ (ثمودی) لوگ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے تھے، جن میں آرام کے ساتھ رہتے تھے"۔﴿۸۲﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾

"تو صبح صبح ایک زبردست "چیخ" نے ان "ثمودیوں" کو پکڑ لیا"۔﴿۸۳﴾

فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

"پھر اُن "ثمودیوں" کے (بنائے ہوئے پتھروں کے مکانات اور ان کے) مال واسباب ان کے کچھ کام نہ آئے"۔﴿۸۴﴾

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾

"اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو، اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو بیکار پیدا نہیں کیا ہے، اور قیامت تو ضرور آکر رہے گی، تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ لوگوں سے) اچھے طرح سے درگزر کیجیے (معاف کرتے رہیے)"۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾

"بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا رب ہی سب کچھ پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔﴿۸۶﴾

وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾

"اور بیشک ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو بار بار پڑھی جانے والی "سات آیتیں" (سورہ فاتحہ) دی ہیں، اور عظمت والا قرآن دیا ہے"۔﴿۸۷﴾

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ ان چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیے، جو ہم نے "کافروں" کو دے رکھا ہے، اور ان کے ایمان نہ لانے کا "غم" نہ کیجیے، اور ایمان والوں کے ساتھ محبت سے پیش آیئے"۔﴿۸۸﴾

وَ قُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں"۔﴿۸۹﴾

كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾

"اور ہم ان کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) پر اسی طرح عذاب اتاریں گے جس طرح ان لوگوں پر عذاب اتارا تھا جو نبیوں کو جھٹلانے، ان کی مخالفت کرنے اور نبیوں کو تکلیف دینے میں آپس میں قسم کھاتے تھے"۔﴿۹۰﴾۔ (دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ جس طرح کا عذاب ہم نے ان لوگوں پر اتارا جنھوں نے انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے مکہ کے راستے بانٹ رکھے تھے)۔

الَّذِيۡنَ جَعَلُوا الۡقُرۡاٰنَ عِضِيۡنَ ﴿۹۱﴾

’’جن کافروں نے (نبی ﷺ پر اتارے گئے) ’’قرآن‘‘ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا‘‘۔﴿۹۱﴾۔ (دوسرا ترجمہ یہ ہے :حق کا انکار کرنے والے قرآن پر ایمان نہیں لائے۔تیسرا ترجمہ یہ ہے:۔جن ’’آسمانی کتاب‘‘ کو قوم ثمود نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور صالح علیہ السلام کی بات نہیں مانی)۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـَٔلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۹۲﴾

’’تو آپ (ﷺ) کے رب کی قسم! ہم ایک ایک کر کے ان سب سے پوچھیں گے‘‘۔﴿۹۲﴾

عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾

’’اُن کاموں کے بارے میں جو وہ کرتے تھے‘‘۔﴿۹۳﴾

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۴﴾

’’تو (اے نبی! ﷺ) آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے، اسے کھول کھول کر بیان کر دیجیے، اور شرک کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کی پرواہ نہ کیجیے (مشرکوں سے منہ موڑ لیجیے)‘‘۔﴿۹۴﴾

اِنَّا كَفَيۡنٰكَ الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَ ﴿۹۵﴾

’’(اے نبی ﷺ!) بیشک ’’مذاق اڑانے والوں‘‘ سے نمٹنے کے لیے آپ کی طرف سے ہم اکیلے ’’کافی‘‘ ہیں‘‘۔﴿۹۵﴾

الَّذِيۡنَ يَجۡعَلُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ‌ ۚ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾

’’جو (انکار کرنے والے) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو ’’شریک‘‘ (حصہ دار) بناتے ہیں، تو انھیں جلد ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا‘‘۔﴿۹۶﴾

وَلَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّكَ يَضِيۡقُ صَدۡرُكَ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ ﴿۹۷﴾

’’اور ہم یہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان (کافروں) کی باتوں سے آپ (ﷺ) ’’پریشان‘‘ ہیں‘‘۔﴿۹۷﴾

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَكُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۹۸﴾

’’تو اس لیے (اے نبی ﷺ!) آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجیے، اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیے‘‘۔﴿۹۸﴾

وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ ﴿۹۹﴾

’’اور (اے نبی ﷺ!) ’’یقین‘‘ (موت) آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے‘‘۔﴿۹۹﴾

رکوع: 16 | (16) سُوۡرَةُ النَّحۡلِ مَكِّيَّةٌ | آیات: 128

سورہ ’’نَحۡل‘‘ کے بارے میں:

سورہ نمبر (16)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (70)۔ النَّحۡل: شہد کی مکھی۔آیت نمبر (68) میں ہے۔
سُوۡرَةُ النَّحۡل مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (128) آیتیں ہیں اور (16) رکوع ہیں۔

سورہ "نَحْل" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "نَحْل" کے شروع میں ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے، (۲) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے کہ جانور اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، اللہ آسمان سے بارش برساتا ہے، دن رات سورج چاند ستارے اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، سمندر بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، (۳) اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں جس کو کوئی گن نہیں سکتا، (۴) کافروں اور مومنوں کی روح کیسے نکالی جاتی ہے؟ (۵) ذکر ہے کہ "دو اللہ" نہیں ہے، بلکہ ایک ہی اللہ ہے، (۶) جانوروں کے اندر بھی اللہ کی نشانی ہے دودھ کیسے بنتا ہے؟ (۷) شہد کی مکھی کا ذکر ہے شہد کیسے بنتا ہے؟ (۸) گھر سکون کا ذریعہ ہے، (۹) اللہ انصاف، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے، (۱۰) جو بھی نیک عمل کرے اس کی دنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیابی ہے۔ (۱۱) اگر مجبوری میں کفریہ کلمہ بولنا پڑے تو گنجائش ہے، (۱۲) کچھ حرام چیزوں کا ذکر ہے، جیسے: مردار، خون، سور کا گوشت اور جو غیر اللہ کے نام پر دیا جائے۔ (۱۳) ابراہیم علیہ السلام بڑے شکر گزار تھے، (۱۴) دعوت و تبلیغ میں حکمت کا ذکر ہے، (۱۵) اور اخیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر سے کام لینے کی بات کہی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

"(اے لوگو!) اللہ کا حکم آچکا ہے، اس لیے تم لوگ جلدی نہ مچاؤ، اس کی ذات پاک ہے، اور اللہ شرک کرنے والوں کے شرک سے بہت "بلند و بالا" ہے"۔ ﴿۱﴾

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾

"وہی اللہ اپنے حکم سے فرشتوں کو اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے، روح (یعنی وحی) کے ساتھ بھیجتا ہے، اور انھیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کو آگاہ کردو کہ میرے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اسی لیے تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو (کسی اور سے نہ ڈرو)"۔ ﴿۲﴾

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾

"اسی اللہ نے آسمانوں اور زمین کو "حق" کے ساتھ (مقصد کے لیے) پیدا کیا ہے، اور اللہ شرک کرنے والوں کے شرک سے بہت "بلند و بالا" ہے"۔ ﴿۳﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾

"اسی اللہ نے انسان کو نطفہ (منی، حقیر پانی) سے پیدا کیا ہے، پھر وہ اچانک کھلم کھلا جھگڑالو بن جاتا ہے"۔ ﴿۴﴾

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾

"اور اسی اللہ نے "چوپائے" (جانوروں) کو پیدا کیا ہے، جن میں تمہارے لیے گرمی حاصل کرنے کا سامان ہے، اور اس کے علاوہ

دوسرے بھی بہت سے فائدے ہیں، اوران میں سے کچھ جانوروں کا گوشت تم کھاتے ہو"۔⑤

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ⑥

"اور (جانوروں میں سے) تمہارے لیے "زینت" (خوبصورتی) کا سامان بھی ہے جب شام کو انھیں (چرانے والی جگہوں سے گھر) واپس لاتے ہو، اور جب صبح کو (چرانے والی جگہوں کی طرف) لے جاتے ہو"۔⑥

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ⑦

"اور کچھ جانور (گھوڑا، گدھا، خچر وغیرہ) تمہارے بوجھ اٹھا کر ان شہروں تک لے جاتے ہیں، جہاں تم اپنی جانوں کو سخت پریشانی میں ڈالے بغیر پہنچ ہی نہیں سکتے تھے، بیشک تمہارا رب بہت مہربان (بہت ہی شفقت والا، بہت نرمی والا) بہت رحم والا ہے"۔⑦

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ⑧

"اور اسی اللہ نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا ہے) تاکہ تم ان پر سواری کرو، اور تمہاری "زینت" (خوبصورتی) کا سامان بنیں، اور وہ ایسی چیزیں بھی پیدا کرتا ہے، جنھیں تم نہیں جانتے ہو"۔⑧

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۧ⑨

"اور سیدھا راستہ بتا دینا اللہ پر واجب ہے، اور کچھ راستے ٹیڑھے ہیں، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو سیدھا راستہ دکھا دیتا"۔⑨۔ (سب کو اسلام کی ہدایت دے دیتا، مگر دنیا امتحان گاہ ہے، انسان کو اختیار حاصل ہے)۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ⑩

"اسی اللہ نے تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا، اس سے (تم خود بھی) پیتے ہو، اور اسی سے وہ درخت (بھی اُگتے) ہیں جنھیں تم (جانوروں کو) چراتے ہو"۔⑩

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ⑪

"اسی پانی سے اللہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور اور ہر قسم کے "پھل" اُگاتا ہے، بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں (سوچنے سمجھنے والوں) کے لیے نشانیاں ہیں"۔⑪

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ⑫

"اور اسی اللہ نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے، اور ستارے بھی اسی اللہ کے حکم سے کام پر لگے ہوئے ہیں، بیشک ان سب میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں"۔⑫

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ⑬

"اور اسی طرح اسی اللہ نے رنگ برنگ کی ساری چیزیں تمہارے لیے زمین میں پھیلا رکھی ہیں (زمین کی ساری چیزیں بھی اسی کے حکم سے کام پر لگی ہوئی ہیں)، بیشک اس میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے

نشانیاں ہیں“۔ ﴿۱۳﴾

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾

”اور اسی اللہ نے سمندر کو کام پر لگا دیا ہے، تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت (مچھلی) کھاؤ، اور اس سمندر میں سے وہ زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو، اور آپ (ﷺ) کشتیوں (جہازوں) کو دیکھتے ہیں کہ وہ سمندر کا پانی چیرتے ہوئے چلتے ہیں، اور تا کہ تم اللہ کی پیدا کی ہوئی روزی تلاش کرو، اور تا کہ تم لوگ اسی اللہ کا شکر ادا کرتے رہو“۔ ﴿۱۴﴾

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ﴿۱۵﴾

”اور اسی اللہ نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیے، تا کہ وہ زمین تمھیں لے کر نہ ہلے، اور اسی اللہ نے دریا اور بہت سارے راستے (بنائے ہیں) تا کہ تم اپنی ”منزل“ تک پہنچ جاؤ“۔ ﴿۱۵﴾

وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

”اور اسی اللہ نے (راستوں کی پہچان کے لیے) بہت سی نشانیاں بھی بنائیں ہیں، اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں“۔ ﴿۱۶﴾

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾

”(غور کرو!) کیا وہ اللہ جو پیدا کرتا ہے، اس جیسا ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا، پھر بھی تمھیں اتنی بھی سمجھ نہیں ہے؟ (پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو؟)“۔ ﴿۱۷﴾

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

”اور اگر تم لوگ اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو گے تو گن نہیں سکو گے، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے“۔ ﴿۱۸﴾

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾

”اور اللہ ان سب باتوں کو (خوب اچھی طرح) جانتا ہے، جو کچھ تم چھپاتے ہو، اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو“۔ ﴿۱۹﴾

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۭ﴿۲۰﴾

”اور (حق کا انکار کرنے والے) اللہ کو چھوڑ کر جن (بناوٹی معبودوں) کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے، وہ تو خود ہی پیدا کیے گئے ہیں“۔ ﴿۲۰﴾

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ؑ﴿۲۱﴾

”(وہ بناوٹی معبود) مردے ہیں، زندہ نہیں ہیں، اور انھیں یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے؟“۔ ﴿۲۱﴾

ع ۱۴ ۸

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

”تم سب کا معبود بس ایک ہی معبود ہے، پھر جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، (حق سے) انکار ان کے دلوں میں ”رچ بس“ گیا ہے، اور وہ لوگ گھمنڈی ہیں“۔ ﴿۲۲﴾

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

”بیشک اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ وہ لوگ چھپاتے ہیں، اور جو کچھ

يُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾

وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں، وہ بیشک ''تکبر'' (گھمنڈ) کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (گھمنڈ کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا)''۔﴿۲۳﴾

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ﴿۲۴﴾

''اور جب (انکار کرنے والوں) سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا اتارا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو گزرے ہوئے لوگوں کے افسانے ہیں (قصے کہانیاں ہیں)''۔﴿۲۴﴾

لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ ع

''تاکہ (وہ انکار کرنے والے) قیامت کے دن اپنے سارے گناہوں کا بوجھ اٹھائیں، اور ان لوگوں کے کچھ گناہوں کا بھی بوجھ اٹھائیں جنھیں بغیر علم کے وہ گمراہ کر رہے تھے، خبردار! وہ لوگ سب سے بُرا بوجھ اٹھائیں گے''۔﴿۲۵﴾

قَدۡ مَكَرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتَى اللّٰهُ بُنۡيَانَهُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيۡهِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

''جو لوگ (انکار کرنے والوں) سے پہلے گزر چکے ہیں انہوں نے ''سازش'' کی (چالیں چلی)، تو اللہ نے ان کے (غلط منصوبوں کی) عمارتوں کو جڑوں سے گرا دیا، (جڑوں سے اکھاڑ پھینکا)، اور پھر چھت ان کے اوپر آ گری، اور اُن کے پاس عذاب وہاں سے آ گیا جہاں سے انھیں احساس تک بھی نہیں تھا''۔﴿۲۶﴾

ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُخۡزِيۡهِمۡ وَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِيۡهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡىَ الۡيَوۡمَ وَالسُّوۡۤءَ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۙ﴿۲۷﴾

''پھر قیامت کے دن اللہ انھیں ''رسوا'' کرے گا، اور کہے گا کہ میرے ''شریک'' کہاں ہیں جن کے بارے میں تم (ایمان والوں سے) جھگڑا کرتے تھے؟ اس وقت علم والے کہیں گے: بیشک آج کافروں کے لیے بڑی ''رسوائی'' اور بڑی ''برائی'' ہے''۔﴿۲۷﴾

الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۖ فَاَلۡقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعۡمَلُ مِنۡ سُوۡٓءٍ ؕ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾

''وہ کافر جنھوں نے (ایمان نہ لا کر اپنے آپ پر) ظلم کیا ہے، جب فرشتے ان کی روحیں نکالتے ہیں، تو اس وقت وہ جھک جاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم برائی نہیں کرتے تھے، (تو فرشتے کہتے ہیں:) کیسے نہیں کرتے تھے؟ جو کچھ تم کرتے تھے اسے اللہ خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۲۸﴾

فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ فَلَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۲۹﴾

''اس لیے اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کے دروازوں میں سے جہنم میں داخل ہو جاؤ، جو جہنم تکبر (گھمنڈ) کرنے والوں کے لیے بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے''۔﴿۲۹﴾

وَقِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوۡا خَيۡرًا ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ

''اور جب نیک لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا اتارا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: بہترین چیز (قرآن اتارا ہے)، تو ایسے ہی نیک

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٠

لوگوں کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے، اور بیشک آخرت کا گھر (جنت) تو سب سے بہتر ہے، اللہ سے ڈرنے والوں کا گھر بہت ہی اچھا ہے''۔ ۝٣٠

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۚ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣١

''ہمیشہ کے باغات ہیں، جن میں وہ لوگ داخل ہوں گے، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان جنتوں میں ان کی خواہش کے مطابق ہر چیز ملے گی، اللہ نیک لوگوں کو ایسا ہی ''بدلہ'' دیتا ہے''۔ ۝٣١

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٣٢

''(نیک لوگوں) کی روحیں فرشتے اس حالت میں نکالتے ہیں کہ وہ (کفر وشرک سے) پاک وصاف ہوتے ہیں، وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں: تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے! جو نیک عمل تم کرتے رہے ہو اس کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ''۔ ۝٣٢

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٣٣

''یہ (کافر لوگ) اس بات کے انتظار میں ہیں کہ فرشتے ان کی جان نکالنے کے لیے آجائیں، یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کا حکم (عذاب) آجائے، ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا، لیکن وہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے''۔ ۝٣٣

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٤ ع

''(کافروں) کے برے اعمال (کالے کرتوت) نے ان لوگوں کو پکڑلیا، اور جس عذاب کا وہ لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے اُسی نے ان لوگوں کو پکڑلیا ہے''۔ ۝٣٤

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝٣٥

''اور مشرکین (انکار کرنے والے) کہتے ہیں: اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرتے، اور بغیر اس کے حکم کے کسی چیز کو حرام نہیں کرتے، ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، رسولوں کی ذمہ داری تو صرف صاف صاف (پیغام) پہنچا دینا ہے''۔ ۝٣٥

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۚ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٦

''اور بیشک ہم نے ہر ''امت'' میں ایک رسول بھیجا ہے کہ لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اور شیطان (اور بتوں کی پوجا) سے بچتے رہو، ان میں سے کچھ لوگوں کو اللہ نے سیدھا راستہ دکھا دیا، اور کچھ لوگوں کے لیے گمراہی واجب ہوگئی، تو تم لوگ زمین میں گھوم پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا؟''۔ ۝٣٦

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اگر آپ (لوگوں) کی ہدایت کی بڑی خواہش رکھتے ہیں، تو جان لیجیے! کہ اللہ اس کو ہدایت نہیں دیتا جس کے لیے (انکار کی وجہ سے) گمراہی لکھ دیتا ہے، اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہے''۔ ﴿۳۷﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

''اور (کافر) لوگ اللہ کی پکی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جائے گا اللہ اسے زندہ نہیں کرے گا، کیوں نہیں (بیشک وہ زندہ کرے گا!) یہ اللہ کا وعدہ ''حق'' ہے، (دوبارہ زندہ کرنا ایک ایسا سچا وعدہ ہے جسے سچ کر دکھانے کی ذمہ داری اللہ کی ہے)، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ ﴿۳۸﴾

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾

''(دوبارہ زندہ کرنے کا وعدہ خود اللہ نے لیا ہے) تاکہ وہ لوگوں کے سامنے اُن باتوں کو اچھی طرح کھول کھول کر بیان کر دے، جس میں وہ اختلاف کرتے تھے، اور تاکہ کافر جان لیں کہ (وہ اپنی قسم میں) جھوٹے تھے''۔ ﴿۳۹﴾

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ ع

''بیشک جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں، تو اس کے لیے صرف یہ کہہ دیتے ہیں کہ ''ہو جا'' بس وہ چیز ''ہو جاتی'' ہے''۔ ﴿۴۰﴾

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

''اور جن لوگوں نے ظلم (سہنے) کے بعد اللہ کے لیے ہجرت کی (اپنا وطن چھوڑا)، ہم انھیں دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے، اور آخرت کا ''بدلہ'' تو بہت بڑا ہے، کاش کہ یہ لوگ جان لیتے!''۔ ﴿۴۱﴾

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾

''جو لوگ (اللہ کے راستے میں تکلیفوں پر) صبر کرتے ہیں، اور (ہر حال میں) اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں''۔ ﴿۴۲﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے آپ سے پہلے صرف ''مردوں'' ہی کو ''پیغمبر'' بنا کر بھیجا تھا، جن پر ہم وحی اتارتے تھے، اگر تم لوگ نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھ لو''۔ ﴿۴۳﴾

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

''(ہم نے ان پیغمبروں کو) ''کھلی نشانیاں'' اور کتابیں دے کر بھیجا تھا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہم نے ''ذکر'' (قرآن) اتارا ہے، تاکہ لوگوں کے لیے جو کچھ اتارا گیا ہے اسے آپ کھول کھول کر بیان کر دیں، اور تاکہ لوگ غور و فکر کریں (سوچیں اور سمجھیں)''۔ ﴿۴۴﴾

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

''کیا برے منصوبے بنانے والے (بری چال چلنے والے) اس بات سے بالکل بے خوف (نڈر) ہو گئے ہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾

دے، یا ایسی جگہ سے ان پر عذاب آجائے جہاں سے آنے کا انھیں احساس تک بھی نہ ہو؟''۔﴿۴۵﴾

اَوْ يَأْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾

''یا (بری چال چلنے والوں کو اچانک) چلتے پھرتے ہی عذاب پکڑ لے، یہ لوگ کسی بھی صورت میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے''۔﴿۴۶﴾

اَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾

''یا (بری چال چلنے والوں کو) اس وقت پکڑ لے جب وہ (عذاب کے ڈر سے) ڈرے ہوئے ہوں، بیشک تمہارا رب بہت مہربان (بہت ہی شفقت والا، بہت نرمی والا) بہت رحم والا ہے''۔﴿۴۷﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

''کیا (کافروں نے) اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا؟ جن کے ''سائے'' اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں جھکتے ہیں، اور وہ سب (اللہ کے سامنے) اپنی عاجزی (بے بسی) کا اظہار کرتے ہیں''۔﴿۴۸﴾

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

''اور آسمانوں اور زمین کے تمام جاندار، اور سارے فرشتے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں، اور وہ فرشتے ذرہ برابر تکبر (اور گھمنڈ) نہیں کرتے ہیں''۔﴿۴۹﴾

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة ۳ ع ۱۴

''وہ فرشتے اپنے رب سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے، اور ان کو جو حکم دیا جاتا ہے اسی پر عمل کرتے ہیں''۔﴿۵۰﴾۔ (سورہ نحل کی یہ آیت (۵۰) پر ''تلاوت کا سجدہ'' ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۳) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کر لیا جائے۔ ''سجدہ تلاوت'' کی دعا۔ ''سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ'' (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت و قوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔(سنن الترمذی ۔كِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ حدیث نمبر 3425) ۔ ((صحیح))۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾

''اور اللہ کہتا ہے کہ تم لوگ ''دو'' معبود مت بناؤ، وہ تو بس ایک ہی معبود ہے، اس لیے صرف مجھ ہی سے ڈرو''۔﴿۵۱﴾۔ (آگ پوجنے والے ''مجوسیوں'' کے نزدیک ''دو اللہ'' کا تصور ہے۔ (۱) ایک ''خیر اور بھلائی'' اور ''نور اور روشنی'' کا اللہ، جسے وہ لوگ ''یزدان'' کہتے تھے۔ (۲) اور دوسرا ''بدی اور برائی'' اور ''تاریکی، اندھیرے'' کا اللہ، جسے وہ

لوگ "اہرمن" کہتے تھے)۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾

"اور آسمانوں وزمین میں جو کچھ ہے سب اسی ایک اللہ کا ہے، اور اسی ایک اللہ کی عبادت ہر حال میں لازم (اور واجب) ہے، کیا تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو؟"۔﴿٥٢﴾

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔــرُوْنَ ﴿٥٣﴾

"اور تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں اسی ایک اللہ کی طرف سے ہے، پھر جب تمھیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسی اللہ کے آگے گڑگڑاتے ہو (اسی ایک اللہ سے تکلیف دور کرنے کی فریاد کرتے ہو)"۔﴿٥٣﴾

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾

"جب وہ تمہاری تکلیف دور کردیتا ہے تو تم میں سے "کچھ لوگ" اپنے رب کے ساتھ (بناوٹی معبودوں) کو شریک (حصہ دار) بنالیتے ہیں"۔﴿٥٤﴾

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾

"تاکہ ہم نے انھیں جو نعمتیں دی ہیں ان نعمتوں کی وہ لوگ ناشکری کریں، اچھا! کچھ دن اور مزے کرلو، پھر جلد ہی تمھیں اپنا انجام معلوم ہوجائے گا"۔﴿٥٥﴾

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾

"اور ہم نے (انکار کرنے والوں) کو جو "روزی" دی ہے، اُس میں سے اُن (بناوٹی) "معبودوں" کے لیے "حصہ" نکالتے ہیں، جن کے معبود ہونے کے بارے میں وہ جانتے تک نہیں ہیں، اللہ کی قسم! تم اللہ پر جو "بہتان" (جھوٹ) باندھتے ہو، اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا؟"۔﴿٥٦﴾

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾

"اور وہ (انکار کرنے والے) اللہ کے لیے بیٹیاں "گھڑ" لیتے ہیں، اللہ سب عیبوں سے پاک ہے (اس کے پاس ماں باپ، بیٹا بیٹی، اور بیوی نہیں ہے)، اور اپنے لیے وہ چیز بنالیتے ہیں جس کی وہ خواہش کرتے ہیں (اور خود اپنے لیے اپنی خواہش کے مطابق بیٹے چاہتے ہیں)"۔﴿٥٧﴾

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾

"اور ان میں سے کسی کو جب "لڑکی" پیدا ہونے کی "خوش خبری" دی جاتی ہے، تو اُس کا چہرہ (غم سے) "سیاہ" (کالا) ہوجاتا ہے، اور وہ دل ہی دل میں (غصہ سے) "بھر" جاتا ہے (غم سے نڈھال ہوجاتا ہے)"۔﴿٥٨﴾

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾

"(بیٹی پیدا ہونے کی) جو بری خبر اسے دی گئی ہے اس کی وجہ سے لوگوں سے منہ چھپائے پھرتا، (اور سوچتا کہ) ذلت ورسوائی کے باوجود اس بیٹی کو اپنے پاس رہنے دے، یا اُسے مٹی میں ملادے، آگاہ رہو! یہ لوگ

کتنا برا فیصلہ کرتے ہیں!''۔ ﴿۵۹﴾

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾

''آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے لیے ہی ''بری مثال'' ہے (اتنی ذلیل حرکت تو یہی لوگ کر سکتے ہیں انھیں جس کی سزا ملے گی)، اور اللہ کے لیے تو سب سے ''عمدہ (اچھی) مثال ہے (اللہ کسی کا محتاج نہیں ہے، سب لوگ اسی کے محتاج ہیں)، اور وہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۶۰﴾

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

''اور اگر اللہ لوگوں کو ظلم کی وجہ سے (انکار کرنے کی وجہ سے) پکڑنے لگے، تو زمین میں کسی ''جاندار'' کو نہ چھوڑے، لیکن وہ تو اُن لوگوں کو ایک ''مقرر وقت'' تک چھوٹ دیتا ہے، پھر جب ان کا وقت آ جاتا ہے، تو وہ ایک ''گھڑی'' بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے''۔ ﴿۶۱﴾

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾

''اور وہ اللہ کی طرف ایسی چیزوں کی نسبت کرتے ہیں (ایسی چیزیں ''گھڑ'' لیتے ہیں)، جنھیں وہ اپنے لیے ''برا'' سمجھتے ہیں، اور اپنی جھوٹی تعریف کرتے رہتے ہیں کہ (قیامت کے دن کی) ساری بھلائی اُن ہی کے لیے ہوگی، بیشک ان ہی لوگوں کے لیے جہنم کی آگ ہے اور ایسے ہی لوگ (جہنم میں) سب سے آگے آگے ہوں گے''۔ ﴿۶۲﴾

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

''اللہ کی قسم! ہم آپ سے پہلے بہت سی ''امتوں'' کی طرف ''رسول'' بھیج چکے ہیں، تو (یہی ہوتا رہا ہے کہ) شیطان اُن کے برے اعمال (کالے کرتوت) کو ان کی نگاہوں میں خوبصورت بنا کر پیش کرتا رہا، اور آج بھی شیطان ہی (ان کافروں) کا ''ولی'' (دوست) ہے، اور ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔ ﴿۶۳﴾

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾

''اور ہم نے (اے نبی ﷺ!) آپ پر یہ ''قرآن'' اس لیے اتارا ہے، تاکہ جس بات میں وہ لوگ آپس میں اختلاف کرتے ہیں، اسے آپ (ﷺ) ان کے لیے کھول کھول کر بیان کر دیں، اور یہ ''کتاب'' (قرآن) ایمان والوں کے لیے ''ہدایت'' اور ''رحمت'' ہے''۔ ﴿۶۴﴾

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾

''اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا ہے، جس پانی کے ذریعہ مردہ زمین میں ''جان'' ڈالی ہے، بیشک اس میں سننے والوں کے لیے نشانی ہے''۔ ﴿۶۵﴾

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً‌ ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۝٦٦

''اور (اے لوگو!) بیشک تمہارے لیے چوپایوں (جانوروں، اونٹ گائے بکری اور بھیڑ وغیرہ) میں بھی ''عبرت'' (نشانی) ہے، اُن کے پیٹ میں سے جو ''گوبر'' اور ''خون'' ہے، اس کے درمیان (بیچ) سے ''اصلی دودھ'' نکال کر ہم تمھیں پلاتے ہیں، جو پینے والوں کے لیے آسان ہے (دودھ حلق میں اٹکتا نہیں ہے)''۔۝٦٦

وَمِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝٦٧

''اور (اسی طرح) کھجوروں اور انگوروں کے ''پھلوں'' سے تم لوگ ''نشہ والی چیز'' (شراب) بناتے ہو، اور کھانے کی اچھی چیزیں بھی تیار کرتے ہو (جیسے کشمش اور چھوہارے وغیرہ)، بیشک اس میں عقل والوں کے لیے نشانی ہے''۔۝٦٧۔ (شراب سے ''عقل'' چلی جاتی ہے، شراب برائیوں کی ماں ہے، اس لیے ہر طرح کی شراب حرام ہے۔ یہ بات ''عقل والے'' ہی سمجھ پاتے ہیں)۔

وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِىۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعۡرِشُوۡنَ ۝٦٨

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب نے ''شہد کی مکھی'' کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں اور درختوں پر اور لوگوں کے بنائے ہوئے ''چھپروں'' پر اپنا گھر (چھتہ) بنا''۔۝٦٨

ثُمَّ كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا‌ ؕ يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝٦٩

''(اللہ نے شہد کی مکھی سے کہا:) پھر ہر قسم کے ''پھل'' سے اس کا ''رس'' چوس لے، پھر (لوٹ کر) اپنے رب کے آسان راستوں پر چلتی رہ، ان مکھیوں کے پیٹ سے رنگ برنگ کا ''شہد'' نکلتا ہے، جس شہد میں لوگوں کے لیے (سب بیماریوں سے) ''شفا'' ہے، بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں (سوچ سمجھ رکھنے والوں) کے لیے نشانی ہے''۔۝٦٩۔ (شہد پیلا، سفید، لال، کالا اور رنگ برنگ کا ہوتا ہے)۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ يَتَوَفّٰٮكُمۡ‌ ۙ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَىۡ لَا يَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٍ شَيۡـئًا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ ۝٧٠

''اور اسی اللہ نے تمام لوگوں کو پیدا کیا ہے، پھر تمہاری روح نکال لیتا ہے (موت دے دیتا ہے)، اور تم میں سے کچھ کو انتہائی بڑھاپے کی عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے، تا کہ بہت کچھ جاننے کے بعد ایسا ہو جائے کہ اسے کچھ بھی یاد نہ رہے، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی قدرت والا ہے''۔۝٧٠

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ فِى الرِّزۡقِ‌ ۚ فَمَا الَّذِيۡنَ فُضِّلُوۡا بِرَآدِّىۡ رِزۡقِهِمۡ عَلٰى مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَهُمۡ

''اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر ''روزی'' میں فضیلت دے رکھی ہے (کوئی فقیر ہے تو کوئی مالدار ہے، کوئی مالک ہے تو کوئی نوکر ہے)، تو جنھیں ''روزی'' میں (دولت میں) فضیلت دی گئی ہے، وہ اپنی

فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾

روزی (دولت) اپنے غلاموں (نوکروں) کو نہیں دیتے ہیں، تاکہ (مالک اور نوکر دولت میں) سب برابر ہو جائیں، تو کیا وہ لوگ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟''۔﴿۷۱﴾۔(جب تم اپنے ہی جیسے انسان نوکروں کو اپنے برابر دیکھنا نہیں چاہتے ہو، تو اللہ کے بندوں کو اللہ کے برابر کیسے بناتے ہو؟ اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پوجا کیوں کرتے ہو؟)۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ۙ

''اور اسی اللہ نے تمہارے لیے تم ہی میں سے ''بیویاں'' بنائی ہیں، اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے ''لڑکے'' اور ''پوتے'' پیدا کئے ہیں، اور تمہیں پاک چیزوں میں سے روزی دی ہے، کیا وہ لوگ جھوٹے معبودوں پر (بے بنیاد باتوں پر) ایمان رکھتے ہیں، اور اللہ کی نعمت کی ''ناشکری'' کرتے ہیں؟''۔﴿۷۲﴾ۙ

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ۚ

''اور یہ (انکار کرنے والے) لوگ اللہ کو چھوڑ کر اُن (بناوٹی معبودوں) کی عبادت کرتے ہیں، جو آسمانوں اور زمین میں ان کی ''روزی'' کے کچھ بھی ''مالک'' نہیں ہیں، اور وہ لوگ (کسی کو کچھ بھی روزی دینے کی) طاقت نہیں رکھتے ہیں''۔﴿۷۳﴾ۚ۔(بناوٹی معبودوں کو نہ کل طاقت تھی، اور نہ آج ہے، اور نہ آئندہ کبھی بھی طاقت رہے گی)۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

''اس لیے تم لوگ اللہ کے لیے ''مثالیں'' بیان نہ کرو، بیشک اللہ (سب کچھ) جانتا ہے، اور تم لوگ (کچھ بھی) نہیں جانتے''۔﴿۷۴﴾۔(اللہ کے لیے کسی بھی طرح کی کوئی بھی مثال صحیح نہیں ہے۔(۱) چھت پر جانے کے لیے سیڑھی کی ضرورت ہے اللہ کے پاس جانے کے لیے سیڑھی کی ضرورت نہیں ہے۔(۲) جج کے پاس جانے کے لیے وکیل کی ضرورت ہے اللہ کے پاس جانے کے لیے وکیل کی ضرورت نہیں ہے۔(۳) بادشاہ کے پاس جانے کے لیے وزیر کی ضرورت ہے اللہ کے پاس جانے کے لیے وزیر کی ضرورت نہیں ہے۔اللہ سب کچھ جانتا تھا، سب کچھ جانتا ہے اور سب کچھ جانتا رہے گا)۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ

''اللہ ایک ''خریدے ہوئے غلام'' کی ''مثال'' دیتا ہے جس کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے (کسی چیز پر کوئی اختیار نہیں ہے)، اور دوسری طرف وہ شخص ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے اچھی (اور عمدہ) روزی

هَلۡ يَسۡتَوٗنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾

دے رکھی ہے، اور وہ اس میں سے ''کھلے اور چھپے'' خوب خرچ کرتا ہے، کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔﴿۷۵﴾

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيۡنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبۡكَمُ لَا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوۡلٰٮهُ ۙ اَيۡنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَاۡتِ بِخَيۡرٍ ؕ هَلۡ يَسۡتَوِىۡ هُوَ ۙ وَمَنۡ يَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۷۶﴾

''اور اللہ ''دو آدمی'' کی مثال بیان کرتا ہے، ان میں سے ایک ''گونگا'' ہے، جو کوئی کام نہیں کر سکتا، اور وہ اپنے آقا (اپنے مالک) کے لیے ''بوجھ'' بنا ہوا ہے، جہاں کہیں بھی اس کا مالک اسے بھیجتا ہے کوئی بھلائی لے کر نہیں آتا (کوئی ڈھنگ کا کام کر کے نہیں لاتا)، کیا وہ اس ''آدمی'' کے برابر ہو سکتا ہے جو ''انصاف'' کا حکم دیتا ہے۔ اور خود بھی سیدھے راستے پر ہے؟''۔﴿۷۶﴾۔ (دونوں بالکل برابر نہیں ہے، ایک اللہ کو ماننے والا کامیاب ہے، اور کئی جھوٹے معبودوں کو ماننے والا ناکام اور نامراد ہے، کئی بناوٹی معبودوں کو ماننے والے گونگے ہیں)۔

وَلِلّٰهِ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَاۤ اَمۡرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۷۷﴾

''اور آسمانوں و زمین کا غیب (سارے بھید) اللہ ہی کے پاس ہے، اور قیامت کا آنا تو بس پلک جھپکنے کی طرح ہوگا، یا اس سے بھی جلدی ہوگا، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۷۷﴾

وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔـا ۙ وَّجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾

''اور اسی اللہ نے تمھیں تمہارے ''ماؤں'' کے ''پیٹ'' سے جب نکالا، تو تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے، اور اس نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنایا، تاکہ تم شکر ادا کرو''۔﴿۷۸﴾

اَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِىۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷۹﴾

''کیا (انکار کرنے والوں) نے ''پرندوں'' (چڑیوں) کو نہیں دیکھا؟: جو ''آسمانی فضا'' میں اللہ کے حکم کے پابند ہیں، اللہ ہی انھیں (گرنے سے) روکے رکھتا ہے، بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے ''نشانیاں'' ہیں''۔﴿۷۹﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُيُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا يَوۡمَ ظَعۡنِكُمۡ وَيَوۡمَ اِقَامَتِكُمۡ ۙ وَمِنۡ اَصۡوَافِهَا وَاَوۡبَارِهَا وَاَشۡعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۸۰﴾

''اور اللہ ہی نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے ''سکون'' کی جگہ بنایا ہے، اور چوپایوں (جانوروں) کے چمڑوں سے تمہارے لیے ایسے ''گھر'' (خیمے، ٹینٹ) بنائے، جنھیں تم اپنے سفر میں اور کسی جگہ ٹھہرتے وقت دونوں حالتوں میں ہلکا پھلکا پاتے ہو، اور (بھیڑوں) کی اُون اور (اونٹوں) کی رووئں اور (بکریوں) کے بالوں سے بھی اس نے بہت سے سامان اور ایک مقرر وقت تک کے لیے فائدہ کی چیزیں بنائی ہیں''۔﴿۸۰﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَكۡنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ سَرَابِيۡلَ تَقِيۡكُمُ الۡحَرَّ وَ سَرَابِيۡلَ تَقِيۡكُمۡ بَاۡسَكُمۡ‌ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾

''اور اللہ ہی نے تمہارے لیے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے ''سائے'' بنائے، اور پہاڑوں میں تمہارے لیے ''غار'' بنائے، اور تمہارے لیے ایسے ''لباس'' بنائے جو تمھیں گرمی سے بچاتے ہیں، اور ایسے لباس (زرہیں) بنائے جو جنگ میں تمھیں بچاتے ہیں، وہ اللہ اپنی نعمتوں کو تمہارے اوپر اسی طرح پورا کرتا ہے، تاکہ تم مسلمان ہو جاؤ''۔﴿۸۱﴾

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۸۲﴾

''پھر بھی اگر وہ (انکار کرنے والے) منہ موڑ لیں، تو (اے نبی ﷺ!) آپ کی ذمہ داری کھلم کھلا (پیغام) پہنچا دینا ہے''۔﴿۸۲﴾

يَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنۡكِرُوۡنَهَا وَ اَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾ ع

''وہ (انکار کرنے والے) لوگ جانتے بوجھتے اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں، اور ان میں سے اکثر لوگ ناشکرے ہیں''۔﴿۸۳﴾

وَ يَوۡمَ نَبۡعَثُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا ثُمَّ لَا يُؤۡذَنُ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۸۴﴾

''اور (یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ''گواہ'' کھڑا کریں گے، پھر کافروں کو (بولنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی، اور نہ ہی ''عذر'' پیش کرنے کو کہا جائے گا''۔﴿۸۴﴾ (''معافی'' مانگ کر رب کو راضی کرنے کو نہیں کہا جائے گا، توبہ کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا)۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الۡعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۸۵﴾

''اور جب ظلم کرنے والے (انکار کرنے والے) اپنی آنکھوں سے عذاب دیکھ لیں گے، تو ان سے وہ عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی انھیں چھوٹ دی جائے گی''۔﴿۸۵﴾

وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا شُرَكَآءَهُمۡ قَالُوۡا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيۡنَ كُنَّا نَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِكَ‌ۚ فَاَلۡقَوۡا اِلَيۡهِمُ الۡقَوۡلَ اِنَّكُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۸۶﴾ النّصف

''اور جب مشرک (اپنے بنائے ہوئے) شریکوں (معبودوں) کو دیکھیں گے، تو کہیں گے کہ ہمارے رب! وہی ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے۔ اس پر ان کے (بنائے ہوئے) معبود انھیں صاف صاف جواب دیں گے کہ تم لوگ جھوٹے ہو''۔﴿۸۶﴾ (اس لیے جھوٹا نہیں کہیں گے کہ وہ انھیں پکارا نہیں کرتے تھے بلکہ اس لحاظ سے کہیں گے کہ ہم تو خود اللہ کو پکارتے تھے، ہم نے کب کہا تھا کہ تم لوگ ہماری عبادت کرو؟ اور اگر تم لوگ ایسا کرتے رہے تو تم خود اس کے ذمہ دار ہو)۔

وَ اَلۡقَوۡا اِلَى اللّٰهِ يَوۡمَئِذِ اِلسَّلَمَ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۸۷﴾

''اور اس دن وہ (انکار کرنے والے) اللہ کے سامنے سر جھکائے ہوں گے، اور وہ سارے کے سارے (بنائے ہوئے) معبود غائب ہو جائیں گے (بناوٹی معبود کچھ بھی کام نہیں آئیں گے)''۔﴿۸۷﴾

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

''جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

سے روکا، ہم انھیں ڈبل (دوگنا) عذاب دیں گے، اس لیے کہ وہ لوگ (زمین میں) فساد پھیلاتے تھے‘‘۔﴿٨٨﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ ع

’’اور (یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ’’گواہ‘‘ کھڑا کریں گے، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کو ان سب پر گواہی دینے کے لیے لائیں گے، اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایسی کتاب اتاری ہے، جس میں ہر چیز کا ’’بیان‘‘ ہے، (جو کتاب ہر بات کو کھول کھول کر بیان کرنے والی ہے)، اور مسلمانوں کے لیے ’’ہدایت‘‘ اور ’’رحمت‘‘ اور ’’خوش خبری‘‘ ہے‘‘۔﴿٨٩﴾

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

’’بیشک اللہ ’’انصاف‘‘ اور ’’احسان‘‘ اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور ’’بے حیائی‘‘ اور ’’برائی‘‘ اور ’’ظلم‘‘ سے روکتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم اسے قبول کرلو‘‘۔﴿٩٠﴾

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾

’’اور جب تم لوگ اللہ سے ’’پکا وعدہ‘‘ کرو، تو اسے ضرور پورا کرو، اور اپنی قسموں کو ’’پکا‘‘ کرنے کے بعد نہ توڑو، جبکہ تم اپنے اوپر اللہ کو ’’گواہ‘‘ بنا چکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے‘‘۔﴿٩١﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾

’’اور تم لوگ اس عورت کی طرح نہ ہوجانا جس نے بڑی محنت سے ’’سوت‘‘ کاتا، پھر خود ہی اُسے ٹکڑے ٹکڑے کردیا، (ایسا نہ ہو) کہ تم لوگ اپنی قسموں کو اپنے درمیان (دھوکہ دینے کا ذریعہ) بناؤ، اس لیے کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے ناجائز فائدہ حاصل کرلے، اللہ تو (قسموں اور پکے وعدوں) کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے، اور قیامت کے دن وہ بیشک تمہارے سامنے وہ ساری بات کھول کر رکھ دے گا، جس میں تم آپس میں اختلاف کرتے تھے‘‘۔﴿٩٢﴾ (عقل والے لوگ: اپنے وعدوں کو نہیں توڑتے ہیں۔ بیوقوف لوگ: اپنے وعدوں کو توڑتے ہیں، تو ایسے لوگ ناسمجھ عورت کی طرح ہیں)۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

’’اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی ’’امت‘‘ بنا دیتا (سب کو دین اسلام پر چلنے والا بنا دیتا)، لیکن وہ جسے چاہتا ہے (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کردیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے، اور تم جو بھی عمل

وَلَا تَتَّخِذُوٓا اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعۡدَ ثُبُوۡتِهَا وَتَذُوۡقُوا السُّوۡٓءَ بِمَا صَدَدۡتُّمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۹۴﴾

کرتے تھے اُس کے بارے میں ضرور تم سے پوچھا جائے گا''۔﴿۹۳﴾

''اور تم لوگ اپنی قسموں کو آپس میں ''دھوکہ'' دینے کا ذریعہ نہ بناؤ، کہیں ایسا نہ ہو کسی کا قدم اسلام پر جمنے کے بعد (تمہاری) وجہ سے پھسل جائے، اور اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے تمھیں سزا ''بھگتنی'' پڑے، اور (آخرت میں) تم کو بڑا عذاب دیا جائے گا''۔﴿۹۴﴾

وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۵﴾

''اور اللہ کے عہد و پیمان (پکے وعدہ) کو تھوڑی قیمت کے بدلے نہ بیچو، اس لیے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ''اجر و ثواب'' ہے وہ تمہارے لیے بہت اچھا ہے اگر تم جانتے ہو''۔﴿۹۵﴾

مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡٓا اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾

''تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب ختم ہو جائے گا، اور اللہ کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ ''باقی'' رہے گا، اور جو لوگ صبر کرتے ہیں، ہم انھیں (دنیا اور آخرت میں) ان کے (نیک) کاموں کا سب سے اچھا بدلہ (جنت) ضرور دیں گے''۔﴿۹۶﴾

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۷﴾

''جو بھی ایمان کی حالت میں نیک عمل کرے، چاہے مرد ہو یا عورت، ہم اسے ضرور اچھی زندگی دیں گے، اور (آخرت میں) ان کے (نیک) کاموں کا سب سے اچھا بدلہ (جنت) ضرور دیں گے''۔﴿۹۷﴾

فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ﴿۹۸﴾

''تو جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن کی تلاوت کریں، تو (تلاوت شروع کرنے سے) پہلے (أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ) میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) پڑھ لیا کریں''۔﴿۹۸﴾

اِنَّهٗ لَيۡسَ لَهٗ سُلۡطٰنٌ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ﴿۹۹﴾

''بیشک ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں پر شیطان کا ''بس'' (زور) نہیں چلتا ہے''۔﴿۹۹﴾

اِنَّمَا سُلۡطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ يَتَوَلَّوۡنَهٗ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِهٖ مُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ ع

''بیشک شیطان کا ''بس'' (زور) تو صرف ان لوگوں پر چلتا ہے، جو اسے اپنا دوست بناتے ہیں، اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں''۔﴿۱۰۰﴾

وَاِذَا بَدَّلۡنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُفۡتَرٍ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

''اور جب ہم ایک ''آیت'' کی جگہ دوسری ''آیت'' بدل کر لاتے ہیں اور اللہ جو کچھ اتارتا ہے اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے، تو (کافر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہتے ہیں: (اے محمد!) تم خود اپنی طرف سے بنا لاتے ہو (ایسی بات نہیں ہے)، بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے''۔﴿۱۰۱﴾

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: اس ''قرآن'' کوتو ''روح القدس'' (جبریل علیہ السلام) آپ کے رب کی طرف سے ٹھیک لے کر آئے ہیں، تا کہ (یہ قرآن) ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے، اور (یہ) تو مسلمانوں کے لیے ''ہدایت'' اور ''خوش خبری'' ہے''۔﴿۱۰۲﴾

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) بیشک ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ کافر کہتے ہیں: کوئی انسان ہے جو (محمد) کو یہ قرآن سکھاتا ہے، جس آدمی کے بارے میں ان کا گمان ہے، تو اس کی زبان ''عجمی'' ہے، اور اس قرآن کی زبان خالص ''عربی'' ہے''۔﴿۱۰۳﴾ (کافروں نے کہا کہ ''جبر'' نامی آدمی نے نبی ﷺ کو قرآن سکھایا ہے)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

''جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے، اللہ انھیں ہدایت نہیں دیتا، اور ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔﴿۱۰۴﴾

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

''(نبی ﷺ نے اللہ پر جھوٹ نہیں گڑھا بلکہ جھوٹ تو) وہ لوگ گڑھتے ہیں، جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے، اور وہی لوگ جھوٹے ہیں''۔﴿۱۰۵﴾

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

''جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ ''کفر'' کرے گا، سوائے اس کے (جو مصیبتوں سے گھبرا کر، یا جان کے خطرہ کے وقت منہ سے ''کفر'' کی کوئی بات کہنے پر) مجبور کر دیا جائے، اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (دل سے کفر کو قبول نہ کرے، تو کوئی حرج کی بات نہیں، یہ معاف ہے) مگر جس نے خوشی خوشی دل سے ''کفر'' کو قبول کر لیا، تو ایسے لوگوں پر اللہ کا ''غضب'' (غصہ) ہے اور ان ہی لوگوں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے''۔﴿۱۰۶﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

''ایسا اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں ''پسند'' کر لیا ہے، اور بیشک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا (ناشکروں کو ہدایت نہیں دیتا)''۔﴿۱۰۷﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

''(کافر) یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے، اور یہی لوگ (اپنے انجام سے بالکل) غافل (انجان) ہیں''۔﴿۱۰۸﴾

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

''بیشک یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے''۔﴿۱۰۹﴾

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا

''پھر آپ (ﷺ) کا رب ان پر (بڑا مہربان ہے) جن لوگوں نے

فُتِنُوۡا ثُمَّ جٰهَدُوۡا وَصَبَرُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ؑ ﴿۱۱۰﴾

ستائے جانے کے بعد ہجرت کی ہے، پھر (اللہ کے لیے) جہاد کیا، اور صبر سے کام لیا، بیشک آپ کا رب ان (آزمائشوں) کے بعد بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔ ﴿۱۱۰﴾

يَوۡمَ تَاۡتِىۡ كُلُّ نَفۡسٍ تُجَادِلُ عَنۡ نَّفۡسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

''جس دن ہر شخص اپنے آپ کے لیے لڑتا جھگڑتا آئے گا، اور ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کاموں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان لوگوں کے ساتھ کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا''۔ ﴿۱۱۱﴾

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرۡيَةً كَانَتۡ اٰمِنَةً مُّطۡمَٮِٕنَّةً يَّاۡتِيۡهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا مِّنۡ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتۡ بِاَنۡعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الۡجُوۡعِ وَالۡخَوۡفِ بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

''اور اللہ نے ایک بستی (مکہ) کی مثال بیان کی ہے، جو پورے امن وسکون کے ساتھ تھی (بڑی خوش حال تھی)، اس کی روزی بڑی ''آسانی'' کے ساتھ ہر جگہ سے آتی تھی، پھر اس بستی (کے رہنے والوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی، تو اللہ نے ان کے کرتوتوں کی وجہ سے اسے سخت بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا''۔ ﴿۱۱۲﴾۔ (بھوک کی وجہ سے:۔ مکہ والے مردہ جانوروں کے چمڑے اور ہڈیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے اور بھوک کی وجہ سے کچھ لوگ تو مر گئے اور بچ جانے والے بھوک سے مر جانے کے ڈر سے گھبراہٹ میں رہے)۔

وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡهُمۡ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ وَهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

''اور (انکار کرنے والوں) کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول (محمد ﷺ) آئے، مگر انہوں نے ان کو جھٹلا دیا، تو جب انہوں نے ظلم کیا (حق کا انکار کیا) تو ان کو عذاب نے پکڑ لیا''۔ ﴿۱۱۳﴾

فَكُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾

''تو (اے لوگو!) اللہ نے جو حلال اور پاک روزی تمہیں دی ہے، اس میں سے کھاؤ، اور اگر تم لوگ صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر ادا کرو''۔ ﴿۱۱۴﴾

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾

''بیشک اللہ نے تم پر مردہ جانور، خون، سور کا گوشت، اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس پر اللہ کو چھوڑ کر ''غیر اللہ'' کا نام لیا جائے (ذبح کیا جائے یا دیا جائے)، اگر کوئی شخص ایسی (حرام) چیز کھانے پر مجبور ہو جائے، جب کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرنے والا، اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو (تو وہ جان بچانے کے لیے حرام چیز استعمال کر لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے)، بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔ ﴿۱۱۵﴾۔ (اس آیت میں (۴) حرام چیزوں کا ذکر ہے۔ (۱) اَلۡمَيۡتَةُ (مردہ جانور حرام ہے): ہر

وہ جانور ہے جو ذبح کیے بغیر یا شکار کئے بغیر خود سے مرگیا ہو۔ ''دو مردے'' حلال ہیں: ''مچھلی'' اور ''ٹڈی''۔ حدیث میں ہے۔(سُنَن ابنِ مَاجَةْ ۔كِتَاب الأَطْعِمَةْ۔حدیث نمبر 3314 (صحیح)۔(۲) اَلدَّمُ (خون حرام ہے): ہر وہ خون جو جانور کو ذبح کرتے وقت تیزی سے اس کے جسم سے نکلتا ہے۔ ''دو خون'' حلال ہیں: ''کلیجی'' اور ''تلی''۔ حدیث میں ہے۔(سُنَن ابنِ مَاجَه۔ كِتَاب الأَطْعِمَةِ۔حدیث نمبر 3314 (صحیح)۔(۳) لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ (سور حرام ہے): چاہے ''سور'' پالتو ہو یا جنگلی ہو، اس کا گوشت بھی حرام ہے اس کی چربی بھی حرام ہے۔(۴) مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ (ہر وہ چیز جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر کیا جائے): کسی کے نام پر ذبح کیا جائے، یا کسی کے نام پر دیا جائے، یا کسی بزرگ کسی دیوی دیوتا سے قریب ہونے کے لیے اس کے نام پر دیا جائے، ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی کیوں نہ لیا جائے پھر بھی حرام ہے۔ یہاں ان جانوروں کا حکم ہے جنھیں انبیاء، اولیاء اور بزرگوں اور نیک لوگوں کے لیے بھی ذبح کیا جائے۔ حرام چیزوں کو استعمال کرنے کی تین شرطیں ہیں: (۱) بھوک یا بیماری کی وجہ سے جان جانے کا خطرہ ہو تو کھا سکتا ہے۔(۲) وہ کھانے والا اللہ کا باغی نہ ہو یا قانون توڑنے والا نہ ہو، حرام چیز کو حرام سمجھ کر جان بچانے کے لیے کھالے، حلال نہ سمجھے۔ (۳) ''جان بچانے'' کے لیے کھائے، ''جان بنانے'' کے لیے نہ کھائے، بس اتنا ہی کھائے جس سے اس کی جان بچ جائے۔ ایسی آیت قرآن میں ''چار'' جگہ ہے: (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر: 173۔(۲) سورہ مائدہ آیت نمبر: 3۔(۳) سورہ انعام آیت نمبر: 145۔(۴) اور سورہ نحل آیت نمبر: 115)۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ﴿۱۱۶﴾

''(اے انکار کرنے والو!) اور جن چیزوں کے بارے میں تم اپنی زبانوں سے جھوٹ کہتے ہو، کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، تو ایسا نہ کہو تا کہ اللہ پر بہتان (جھوٹ) باندھ لو، بیشک جو لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے''۔﴿۱۱۶﴾

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

''(دنیا میں) ان کے لیے بہت تھوڑا سا فائدہ ہے، (اور آخرت میں) ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔﴿۱۱۷﴾

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

''اور یہودیوں کے لیے ہم نے وہ چیزیں حرام کردی تھیں، جو ہم آپ کے لیے بیان کر چکے ہیں، اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا، بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے''۔﴿۱۱۸﴾

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع ۱۵

''پھر آپ (ﷺ) کا رب ایسا ہے کہ جن لوگوں نے نادانی میں گناہ کرلیا، پھر اس کے بعد توبہ کر کے (اپنی) اصلاح کرلی، تو بیشک آپ (ﷺ) کا رب اس توبہ کے بعد بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۱۹﴾

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۱۲۰﴾

''بیشک ابراہیم (علیہ السلام) اکیلے امت تھے، اللہ کے فرمانبردار تھے، سب سے کٹ کر ایک اللہ کے ہوگئے تھے، اور مشرکوں میں سے نہیں تھے''۔﴿۱۲۰﴾

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾

"(ابراہیم علیہ السلام) اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے، اور اللہ نے انھیں چن لیا تھا، اور ان کو سیدھا راستہ دکھایا تھا"۔ ﴿۱۲۱﴾

وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

"اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو دنیا میں بھی بھلائی دی تھی، اور بیشک وہ آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوں گے"۔ ﴿۱۲۲﴾

ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

"پھر (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے آپ پر وحی کی ہے کہ آپ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کیجیے، جو سب سے کٹ کر ایک اللہ کے ہو گئے تھے، اور مشرکوں میں سے نہیں تھے"۔ ﴿۱۲۳﴾

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

"بیشک ہفتے (سنیچر) کے دن کی "تعظیم" ان (یہودی) لوگوں پر واجب تھی، جنھوں نے اس سنیچر کے بارے میں اختلاف کیا تھا، اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا، جن میں وہ اختلاف کرتے تھے"۔ ﴿۱۲۴﴾

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ اپنے رب کے راستے کی طرف "حکمت" اور "اچھی نصیحت" کے ساتھ بلایئے، اور ان سے اچھے طریقے سے "بحث" کیجیے، بیشک آپ کا رب ان لوگوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے، جو اس کے راستے سے بھٹک گئے ہیں، اور انھیں بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے جو سیدھے راستے پر ہیں"۔ ﴿۱۲۵﴾

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

"اور اگر تم لوگ (کسی سے ظلم کا) بدلہ لو، تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمھیں تکلیف دی گئی ہے، لیکن اگر تم صبر کر لو تو بیشک یہ صبر کرنے والوں ہی کے حق میں بہت بہتر ہے"۔ ﴿۱۲۶﴾

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ صبر کریں، اور اللہ کی توفیق سے ہی آپ صبر کریں گے، اور (کافروں کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے) آپ ان پر غم نہ کریں، اور ان کی سازشوں (چالوں) کی وجہ سے آپ تنگی میں نہ پڑیں (پریشان نہ ہوں)"۔ ﴿۱۲۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

"بیشک اللہ "ڈرنے والوں" اور "نیک کام کرنے والوں" کے ساتھ ہے"۔ ﴿۱۲۸﴾۔ (بیشک اللہ ڈرنے والوں اور نیک کام اچھے طریقے سے کرنے والوں کے ساتھ ہے)۔

(پندرھواں پارہ)

(پندرھویں پارے میں ٹوٹل (21) رکوع ہیں۔اور (185) آیتیں ہیں)

آیات: 111 | (17) سُوۡرَۃُ بَنِیۡٓ اِسۡرَآءِیۡلَ مَکِّیَّۃٌ | رکوع: 12

سورہ "بَنِیٓ اِسۡرَآئِیۡلَ" کے بارے میں:

سورہ نمبر (17)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (50)۔ بَنِیٓ اِسۡرَآءِیۡلَ: یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔آیت نمبر (2) میں ہے۔اسے "سورہ اِسۡرَاءٖ" بھی کہتے ہیں: رات میں چلنا۔معراج میں "مکہ" سے "فلسطین" تک کا سفر۔

سُوۡرَۃُ "بَنِیٓ اِسۡرَآئِیۡلَ" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (111) آیتیں ہیں اور (12) رکوع ہیں۔

سورہ "بَنِیٓ اِسۡرَآئِیۡلَ" کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں "سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل" پڑھ کر سویا کرتے تھے:

(سنن ترمذی۔کتاب الدعوات-حدیث نمبر 3405 (صحیح) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرَ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ". ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "سورۃ الزمر" اور "سورۃ بنی اسرائیل" جب تک پڑھ نہ لیتے سوتے نہ تھے۔

سورہ "بَنِیٓ اِسۡرَآئِیۡلَ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "بنی اسرائیل" کے شروع میں معراج کے واقعے میں مکہ سے فلسطین تک کے سفر کا ذکر ہے۔(۲) نوح علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ بڑے شکر گزار تھے۔(۳) یہودیوں کے بارے میں ہے کہ دو مرتبہ ان لوگوں پر سخت عذاب آیا ہے۔(۴) قرآن کے بارے میں ہے۔(۵) قیامت کا منظر ہے انسان سے کہا جائے گا کہ اپنا نامہ اعمال خود ہی پڑھ لو۔(۶) ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کا ذکر ہے۔(۷) فضول خرچی اور بخیلی، بچوں کو مارنے، زنا کے قریب جانے اور بغیر جانکاری کے بولنے سے منع کیا گیا ہے۔(۸) آسمان وزمین کی سب چیزیں تسبیح بیان کر رہی ہیں۔(۹) آدم علیہ السلام اور ابلیس کا ذکر ہے۔(۱۰) کل قیامت کے دن ہر امت اپنے امام (نبی) کے ساتھ آئے گی۔(۱۱) نمازوں کی پابندی کی تلقین کی گئی ہے۔(۱۲) قرآن کے بارے میں ہے کہ سب لوگ جمع ہو جائیں پھر بھی اس جیسا قرآن نہیں لا سکتے۔(۱۳) کافروں کے مطالبے کا ذکر ہے کہ ہم ایمان اس وقت تک نہیں لائیں گے جب تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زمین سے نہر جاری نہ ہو جائے۔(۱۴) کہا گیا ہے کہ میں انسان رسول ہوں۔(۱۵) موسیٰ علیہ السلام

نونشانیاں لے کر فرعون کے پاس گئے مگر وہ ایمان نہیں لا یا۔ (۱۶) اخیر میں ہے کہ اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں۔ (۱۷) سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ①

''وہ اللہ پاک ہے، جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) کوراتوں رات ''مسجد حرام'' سے ''مسجد اقصیٰ'' تک لے گیا (خانہ کعبہ، مکہ سے بیت المقدس، فلسطین تک لے گیا)، جس کے آس پاس ہم نے ''برکتیں'' رکھی ہیں، تاکہ ہم انھیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔ ①

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۭ ②

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی تھی، اور اُس تورات کو بنی اسرائیل (یعقوب علیہ السلام کی اولاد) کے لیے ''ہدایت'' کا ذریعہ بنایا (اور ان سے کہا:) تم سب میرے سوا کسی کو اپنا ''کارساز'' نہ بناؤ (کسی کو بھی کام بنانے والا نہ بناؤ)''۔ ②

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③

''(اے بنی اسرائیل! تم لوگ) ان کی اولاد ہو، جنھیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، بیشک نوح (علیہ السلام) ایک شکر گزار بندے تھے''۔ ③۔ (نوح علیہ السلام کو ''آدم ثانی'' کہا جاتا ہے، آج کی انسانی نسل نوح علیہ السلام کے تینوں بیٹوں حام، سام، اور یافث ہی کی اولاد نہیں ہیں، بلکہ آج کی نسل ان تمام لوگوں کی اولاد ہے جو نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار تھے)۔

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ④

''اور ہم نے ''بنی اسرائیل'' کو ''تورات'' میں اپنا فیصلہ سنا دیا تھا کہ تم لوگ ''زمین'' میں دو مرتبہ ضرور فساد پھیلاؤ گے، اور ''سرکشی'' (ظلم وزیادتی) میں تم لوگ بہت دور چلے جاؤ گے''۔ ④

فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤

''پھر جب ہمارا پہلا وعدہ آیا (پہلا فساد ہوا) تو (اے بنی اسرائیل!) ہم نے تم پر سخت لڑنے والے بندے بھیج دیئے، جو تمہارے شہروں میں گھس گئے، یہ اللہ کا وعدہ تھا جسے پورا ہونا ہی تھا''۔ ⑤۔ (جب یہودیوں میں شرک، بے حیائی اور بدکاری عام ہوگئی تو (587) قبل از مسیح ''بخت نصر''

نے بیت المقدس پر حملہ کر کے تمام چھوٹے بڑے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجادی، یروشلم اور ہیکل سلیمانی کو مٹی میں ملا دیا، بہت سے قیدیوں کو اپنے ساتھ "بابل" لے گیا، یہ پہلی سزا تھی جو یہودیوں کو ملی تھی)۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝

"پھر (ایک مدت کے بعد اے بنی اسرائیل!) ہم نے اُن (جیتے ہوئے) لوگوں پر تمھیں دوبارہ جیت دے دی، اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی، اور تمہاری تعداد (پہلے سے) بہت زیادہ بڑھا دی"۔۶

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝

"(اے لوگو!) اگر تم لوگ اچھے کام کرو گے تو اپنے لیے کرو گے، اور بُرے کام کرو گے تو تمہارا ہی بُرا ہوگا، تو جب "دوسرے وعدے" کا وقت آ گیا (تو ہم نے دوسرے بندوں کو بھیج دیا) تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں، اور تاکہ جس طرح وہ پہلی بار "مسجد اقصیٰ" میں داخل ہو گئے تھے دوبارہ اس میں داخل ہو جائیں، اور جس جس چیز پر اُن کا زور چلے اُس کو تباہ و برباد کر دیں"۔۷۔ (جب یہودیوں میں شرک، بے حیائی بدکاری عام ہو گئی، بغاوت عام ہو گئی تو (70ء) میں رومی بادشاہ (قیطوس، ٹیٹس) نے یروشلم پر حملہ کیا، قتل عام کیا، لاکھوں لوگ مارے گئے، بہت سارے غلام بنا لئے گئے، یروشلم اور ہیکل سلیمانی کو زمین میں ملا دیا گیا اور فلسطین سے یہودیوں کی حکومت ختم ہو گئی، یہ دوسری سزا تھی جو اللہ سے یہودیوں کو ملی تھی)۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝ (وقف لازم)

"(اے بنی اسرائیل!) ہو سکتا ہے کہ اب تمہارا رب تم پر رحم فرمائے، لیکن اگر تم پھر "سرکشی" کرو گے، تو ہم بھی دوبارہ تمھیں "سزا" دیں گے، اور ہم نے جہنم کو کافروں (انکار کرنے والوں) کے لیے "جیل" بنا دیا ہے"۔۸۔ (دوبارہ کی سرکشی اور اس کی سزا پانے کے بعد بھی یہودی لوگ نہیں سدھرے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں "مدینہ" میں یہودیوں نے سرکشی کی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے بجائے شرارتیں کیں، فتنہ پھیلایا، کافروں کا ساتھ دیا، جس کے نتیجہ میں یہودیوں کو "مدینہ" سے "خیبر" کی طرف جلاوطن کر دیا گیا، اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں "خیبر" سے بھی یہودیوں کو نکال دیا گیا، اور اس طرح پورا "خطہ عرب" یہودیوں سے خالی کرا لیا گیا)۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا ۙ﴿۹﴾

”بیشک یہ قرآن سب سے سیدھا (اسلام کا) راستہ دکھاتا ہے، اور نیک عمل کرنے والے ایمان والوں کو یہ خوش خبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا بدلہ (جنت) ہے“۔ ﴿۹﴾

وَّ اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۰﴾ ع

”اور (قرآن یہ بھی بتاتا ہے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے لیے ہم نے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب تیار کر رکھا ہے“۔ ﴿۱۰﴾

وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

”اور انسان اپنے لیے ”برائی کی دعا“ اسی طرح کرنے لگتا ہے، جس طرح ”بھلائی کی دعا“ کرتا ہے، اور انسان بڑا جلد باز ہے“۔ ﴿۱۱﴾

وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ﴿۱۲﴾

”اور (دیکھو) ہم نے رات اور دن کو ”دو نشانیاں“ بنایا ہے، پھر رات کی نشانی کو تو ”اندھیری“ بنا دیا، اور دن کی نشانی کو ”روشن“ (اجالا) بنا دیا، تاکہ تم اپنے رب کا فضل (روزی) تلاش کرو، اور تاکہ تمھیں سالوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم ہو سکے، اور ہر ہر چیز کو ہم نے کھول کھول کر بیان کر دیا ہے“۔ ﴿۱۲﴾

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾

”اور ہم نے ہر انسان کا ”نامہ اعمال“ اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے، جسے ہم قیامت کے دن ایک ”کتاب“ کی شکل میں نکالیں گے، جسے وہ اپنے سامنے کھلی ہوئی پائے گا“۔ ﴿۱۳﴾

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ؕ﴿۱۴﴾

”(اس سے کہا جائے گا) لو! اپنا ”نامہ اعمال“ پڑھ لو! آج تم خود اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہو“۔ ﴿۱۴﴾

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

”جو سیدھے راستے پر چلتا ہے تو اپنے فائدے کے لیے ایسا کرتا ہے، اور جو گمراہی کے راستے پر چلتا ہے تو اس میں خود اس کا نقصان ہے، اور کوئی بھی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں ڈھوئے گا، اور ہم جب تک (لوگوں کو سمجھانے کے لیے) اپنا رسول نہیں بھیج دیتے ہیں (کسی قوم کو) عذاب نہیں دیتے ہیں“۔ ﴿۱۵﴾

وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾

”اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے ”خوشحال“ (مالدار) لوگوں کو حکم دیتے ہیں، پھر وہ اس میں ”نافرمانی“ کرنے لگتے ہیں، تو ان پر ”عذاب“ ثابت ہو جاتا ہے، پھر ہم اس (بستی) کو پوری طرح تباہ و برباد کر دیتے ہیں“۔ ﴿۱۶﴾

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ

”اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کے بعد بہت سی قوموں کو ”ہلاک و برباد“

نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

کر دیا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے والا، سب کچھ دیکھنے والا ''کافی'' ہے''۔ ﴿۱۷﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

''جو کوئی دنیا چاہتا ہے، تو ہم ان میں سے جس کو جتنا چاہتے ہیں اس دنیا میں سے دے دیتے ہیں، پھر اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، جس میں وہ ''ذلیل'' اور ''رسوا'' ہوکر داخل ہوگا''۔ ﴿۱۸﴾

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

''اور جو کوئی آخرت چاہتا ہے، اور اُس کے لیے پوری کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے، اور وہ ایمان والا بھی ہو، تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا''۔ ﴿۱۹﴾

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ کے رب کی بخششوں سے ہم ہر ایک کو دیتے ہیں، (دنیا چاہنے والوں) کو بھی، اور (آخرت چاہنے والوں کو بھی)، اور (دنیا میں) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے رب کی ''بخشش'' کسی کے لیے بند نہیں ہے''۔ ﴿۲۰﴾۔ (اللہ کی رحمت دنیا میں عام ہے جس سے مومن اور کافر دونوں فائدہ اٹھا رہے ہیں، مگر آخرت میں مومن کے لیے جنت اور کافر کے لیے جہنم ہے)۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾

''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) دیکھ لیجیے! کس طرح ہم نے (لوگوں) میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے، اور بیشک آخرت میں (آخرت چاہنے والوں کے) درجات زیادہ ہیں اور فضیلت بھی بڑی ہے''۔ ﴿۲۱﴾۔ (آخرت میں اعمال کی فضیلت ہے، مال کی فضیلت نہیں ہے، آخرت میں نیک اعمال کام آئیں گے، مال کام نہیں آئے گا)۔

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنائیں، ورنہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ''ذلیل و رسوا'' اور بے یار و مددگار ہوکر رہ جائیں گے''۔ ﴿۲۲﴾

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ (لوگو!) تم سب لوگ اس اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہاری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں ''اُف'' تک نہ کہو، اور انھیں ڈانٹو نہیں، اور ان سے ''ادب'' سے بات کرو''۔ ﴿۲۳﴾

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ

''اور ان پر رحم کھاتے ہوئے ''نرمی'' سے ان کے سامنے اپنے آپ کو

الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیۡ صَغِيۡرًا ؕ﴿۲۴﴾

جھکا دو، اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو: اے میرے رب! ان پر ویسا ہی رحم فرما جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے (مجھے پالا پوسا ہے)''۔﴿۲۴﴾

رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِیۡ نُفُوۡسِكُمۡ ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا صٰلِحِيۡنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلۡاَوَّابِيۡنَ غَفُوۡرًا ﴿۲۵﴾

''(لوگو!) تمہارا رب تمہارے دلوں کی باتوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے، اگر تم نیک رہو گے، تو وہ اپنی طرف لوٹ کر آنے والوں کو (بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کو) بڑا معاف کرنے والا ہے''۔﴿۲۵﴾

وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِيۡرًا ﴿۲۶﴾

''(اے لوگو!) اور رشتہ دار کو اس کا حق دو، اور مسکین اور مسافر کو بھی (اس کا حق دو)، اور ''فضول خرچی'' نہ کرو''۔﴿۲۶﴾

اِنَّ الۡمُبَذِّرِيۡنَ كَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّيٰطِيۡنِ ؕ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوۡرًا ﴿۲۷﴾

''کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے''۔﴿۲۷﴾

وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمُ ابۡتِغَآءَ رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ تَرۡجُوۡهَا فَقُلۡ لَّهُمۡ قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا ﴿۲۸﴾

''اور اگر آپ کو (مانگنے والوں سے) منہ پھیرنا پڑے (کہ ابھی دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے لیکن) آپ اپنے رب کی رحمت سے ایسی امید ضرور رکھتے ہیں (کہ حالات اچھے ہوں گے) اور اس کی تلاش میں (بھی لگے ہوئے) ہیں، تو انھیں نرمی سے جواب دے دیں''۔﴿۲۸﴾۔ (نرمی سے کہہ دیں، ابھی ذرا پریشانی ہے ان شاء اللہ آسانی کے بعد آپ کے لیے کچھ کریں گے)۔

وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُوۡلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ﴿۲۹﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ہاتھ کو (بخیلی اور کنجوسی کی وجہ سے) اپنی گردن سے باندھے نہ رکھیں، اور نہ ہی اپنے ہاتھ کو بالکل ہی کھول دیں، (کہ پورا مال ہی خرچ کر دیں اور خود تکلیف میں پڑ جائیں)، ورنہ آپ لوگوں کی ''ملامت کے لائق'' اور محتاجی سے تھکے ہارے ہو جائیں گے''۔﴿۲۹﴾۔ (بخیلی میں: لوگ ملامت کریں گے کہ مال رہتے ہوئے ان کی مدد نہیں کی۔ اور فضول خرچی:۔ کی وجہ سے سارا مال برباد ہو جائے گا، اور دوسرے کے محتاج ہو جاؤ گے، دوسروں سے مانگتے مانگتے تھک ہار کر بیٹھ جاؤ گے)۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ﴿۳۰﴾ ع

''بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو ''کھول'' دیتا ہے، اور (جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو) ''تنگ'' کر دیتا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔﴿۳۰﴾ ع

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ ؕ

''اور تم لوگ اپنی اولاد کو ''غریبی'' کے ڈر سے قتل نہ کرو، انھیں اور خود تمہیں

نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾

بھی ہم ہی روزی دیتے ہیں، بیشک (بچوں کا) قتل بہت بڑا گناہ ہے"۔﴿۳۱﴾

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾

"اور تم لوگ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بیشک وہ بڑی "بےشرمی" کا کام ہے، اور بہت ہی "بُرا راستہ" ہے"۔﴿۳۲﴾۔ (زنا کرنا تو دور کی بات، زنا کے قریب بھی جانا منع ہے، زنا سے قریب لے جانے والی چیزیں ہیں: اجنبی عورتوں سے بات کرنا، نظر بازی، ننگی تصویریں دیکھنا، فلمیں دیکھنا، گندی گالیاں دینا، عورتوں اور مردوں کا ایک ساتھ جمع ہونا، شہوت کو ابھارنے والے ڈرامے، موبائل اور سوشل میڈیا، فیس بک، ٹوئیٹر، انسٹا گرام وغیرہ کا غلط استعمال، اور تنہائی کے گناہ زنا سے قریب لے جانے کا سبب ہیں)۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾

"اور تم لوگ کسی بے گناہ کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے، مگر شرعی طور پر قتل کرنا ضروری ہو جائے، اور جو شخص ناحق قتل کیا جائے، تو ہم نے اس کے "وارث" (ذمہ دار) کو "بدلہ" لینے کا اختیار دیا ہے، اس لیے وہ "ولی" قتل (کے بدلہ) میں زیادتی نہ کرے، بیشک (قصاص اور بدلہ کے ذریعہ) اُس کی مدد کر دی گئی ہے"۔﴿۳۳﴾۔ (شرعی طور پر قتل کب جائز ہے؟ جیسے کوئی مرتد ہو جائے، یا شادی کے بعد زنا کر لے، یا کسی کو ناحق قتل کر دے تو شرعی عدالت اسے قتل کرے گی)۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾

"اور تم لوگ یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ، مگر ایسے طریقے سے جو (اُس کے حق میں) سب سے بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ اور وعدہ پورا کرو، بیشک عہد (وعدے) کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا، (قول و قرار کی باز پرس ہوگی)"۔﴿۳۴﴾

وَاَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾

"اور جب تم ناپو، تو پورا پورا ناپو، اور "تولو" تو سیدھی ترازو سے تولو، یہ اچھا طریقہ ہے، اور اسی کا انجام بہترین ہے"۔﴿۳۵﴾

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

"اور جس بات کو آپ کی جانکاری نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑیں، بیشک کان اور آنکھ اور دل سب کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا"۔﴿۳۶﴾

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ

"اور زمین میں اکڑ کر نہ چلیں، بیشک آپ زمین کو نہیں پھاڑ سکتے،

تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝٣٧

اور پہاڑوں کی بلندی (اونچائی) تک بھی نہیں پہنچ سکتے“۔ ۝٣٧

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝٣٨

”یہ سارے بُرے کام آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کے پاس ناپسندیدہ ہیں“۔ ۝٣٨

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝٣٩

”(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) یہ سب حکمت کی باتیں ہیں جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب نے آپ کی طرف وحی کی ہیں، اور آپ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنائیں، ورنہ ملامت کیے ہوئے، دھتکارے ہوئے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے“۔ ۝٣٩

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ۝٤٠ ع

”کیا (عجیب بات ہے کہ) تمہارے رب نے تمہارے لیے ”بیٹے“ خاص کردیئے ہیں، اور فرشتوں کو اللہ نے اپنی بیٹیاں بنالی ہیں؟، بیشک تم لوگ بہت بڑی (سنگین) بات کہہ رہے ہو“۔ ۝٤٠

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝٤١

”اور ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی باتیں صاف صاف بیان کردی ہیں، تاکہ لوگ سمجھ جائیں، مگر یہ چیز ان کی نفرت کو اور بڑھادیتی ہے (انکار کرنے والے قرآن سن کر بھاگتے ہیں)“۔ ۝٤١

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ۝٤٢

”(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: اگر اللہ کے ساتھ دوسرے بھی معبود ہوتے، جیسا کہ مشرکین (انکار کرنے والے) کہتے ہیں: تو وہ (بناوٹی معبود ایک ساتھ مل کر) عرش والے ”اللہ“ (سے مقابلہ کرنے اور عرش) تک پہنچنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکال لیتے“۔ ۝٤٢۔ (اگر ایک اللہ کے علاوہ کئی معبود ہوتے اور سب اپنے اپنے اختیارات استعمال کرتے تو کائنات کا سارا نظام بگڑ جاتا)۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝٤٣

”وہ اللہ پاک ہے، اور ان باتوں سے بہت بلند ہے جو یہ (انکار کرنے والے) کہتے ہیں“۔ ۝٤٣

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝٤٤

”ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب اسی اللہ کی تسبیح (حمد و ثنا) بیان کرتے ہیں، اور ہر چیز اسی اللہ کی تسبیح (حمد و ثنا) بیان کررہی ہے، لیکن تم لوگ اُن کی تسبیح (حمد و ثنا) کو سمجھ نہیں سکتے ہو، بیشک وہ اللہ بڑا بُردبار (نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا)، بہت معاف کرنے والا ہے“۔ ۝٤٤

وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) جب آپ قرآن پڑھتے ہیں، تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ایک پردہ کی ''آڑ'' کر دیتے ہیں''۔﴿۴۵﴾

وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

''اور ہم نے (انکار کرنے والوں کے کالے کرتوت کی وجہ سے) ان کے دلوں پر ''پردہ'' ڈال دیا ہے، تاکہ وہ اس قرآن کو سمجھ ہی نہ سکیں، اور ان کے کانوں میں ''بوجھ'' ہے (ڈھکن ہے، ڈاٹ ہے)، اور جب آپ (ﷺ) قرآن میں صرف اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں، تو وہ (انکار کرنے والے) لوگ نفرت سے پیچھے مڑ کر بھاگ جاتے ہیں''۔﴿۴۶﴾

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

''یہ (انکار کرنے والے) لوگ جب آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو جو بات سننا چاہتے ہیں اسے ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں، اور جب یہ ظلم کرنے والے (انکار کرنے والے) آپس میں سرگوشی کرتے ہیں (کانا پھوسی کرتے ہیں) تو کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک جادو کیے ہوئے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو''۔﴿۴۷﴾

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾ ع

''آپ (ﷺ) ذرا دیکھئے تو سہی کہ! وہ (انکار کرنے والے) آپ (ﷺ) کے لیے کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں، یہ لوگ ایسے بھٹکے ہوئے ہیں کہ اب وہ سیدھا راستہ نہیں پا سکتے''۔﴿۴۸﴾۔ (کبھی آپ ﷺ کو جادوگر کہتے ہیں، کبھی جادو کیا ہوا کہتے ہیں، کبھی کاہن (ہاتھ دیکھ کر حال بتانے والا) کہتے ہیں، کبھی شاعر کہتے ہیں، یہ لوگ خود بھی کسی ایک بات پر اتفاق نہیں کر سکتے، ایک بات کہتے ہیں اور پھر خود ہی اس کا انکار کر دیتے ہیں)۔

وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾

''اور (انکار کرنے والے) کہتے ہیں: جب ہم مر کر ''گلی سڑی'' اور بوسیدہ ''ہڈی'' ہو کر ''مٹی'' میں مل جائیں گے، تو کیا پھر بھی ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟''۔﴿۴۹﴾

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: (ہاں ایسا ہی ہوگا تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا چاہے) تم ''پتھر'' بن جاؤ یا ''لوہا'' بن جاؤ''۔﴿۵۰﴾

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ

''یا کوئی اور ''مخلوق'' بن جاؤ جو تمہارے جی میں آئے (پھر بھی اللہ دوبارہ پیدا کر دے گا)، پھر پوچھتے ہیں کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے

فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۗ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾

گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: وہی "اللہ" پیدا کرے گا جس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا ہے، پھر وہ (حیرت سے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے اپنے "سر" ہلائیں گے، اور پوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: شاید وہ (قیامت کا) وقت قریب ہو"۔ ﴿۵۱﴾

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ ع

"جس (قیامت کے) دن وہ تمھیں بلائے گا، تو تم سب اُس کی "تعریف" کرتے ہوئے اس "پکار" کے جواب میں حاضر ہو جاؤ گے، اور یہ سوچ رہے ہوگے کہ تم (دنیا میں) تھوڑے ہی دن ٹھہرے تھے"۔ ﴿۵۲﴾

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۗ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۗ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ لوگوں سے جب بھی بات کریں تو سب سے اچھی بات کریں، بیشک شیطان لوگوں کے درمیان فساد پیدا کرتا ہے، بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے"۔ ﴿۵۳﴾

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۗ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۗ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾

"تمہارا رب تمھیں خوب اچھی طرح جانتا ہے، وہ چاہے تو تم پر رحم کرے، یا چاہے تو تمھیں عذاب دے، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے"۔ ﴿۵۴﴾

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

"اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب ان سب کو خوب اچھی طرح جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور بیشک ہم نے کچھ نبیوں کو دوسرے نبیوں پر فضیلت دی ہے، اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور دی تھی"۔ ﴿۵۵﴾

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾

"(بناوٹی معبودوں کو پوجنے والوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اللہ کو چھوڑ کر جنھیں تم معبود سمجھ رہے ہو، انھیں پکار کر دیکھو، لیکن وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں، اور نہ ہی اُس تکلیف کو بدل سکتے ہیں (فائدہ اور نقصان کا مالک اکیلا اللہ ہے)"۔ ﴿۵۶﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾

"یہ (انکار کرنے والے) جن کی عبادت کرتے ہیں (جیسے فرشتے، جنات، عیسیٰ علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام وغیرہ کے "بت" اور "تصویر" بنا کر پوجتے ہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ نیک لوگ تو) خود اپنے رب تک پہنچنے کا "وسیلہ" (ذریعہ) تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے کون اللہ سے زیادہ قریب ہو جائے، اور وہ اللہ کی رحمت کی امید میں ہیں، اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں، (اب تم خود ہی بتاؤ وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں؟ وہ تو خود ایک اللہ کے ماننے والے ہیں) بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کا

عذاب واقعی ڈرنے کی چیز ہے''۔ ۵۷

وَ اِنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا نَحۡنُ مُہۡلِکُوۡہَا قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡہَا عَذَابًا شَدِیۡدًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾

''اور قیامت سے پہلے ہم ہر بستی کو یا تو ہلاک کردیں گے، یا (گناہوں کی وجہ سے) سخت عذاب دیں گے، یہ بات ''لوح محفوظ'' میں لکھی ہوئی ہے''۔ ۵۸

وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ کَذَّبَ بِہَا الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَ اٰتَیۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَۃَ مُبۡصِرَۃً فَظَلَمُوۡا بِہَا ؕ وَ مَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّا تَخۡوِیۡفًا ﴿۵۹﴾

''اور (کافروں کی طرف سے مانگی ہوئی) نشانیاں بھیجنے سے ہمیں اس بات نے روک دیا ہے کہ پچھلے لوگ ایسی نشانیوں کو جھٹلا چکے ہیں، اور ہم نے (صالح علیہ السلام کی قوم) ''ثمود'' کو ''کھلی نشانی'' کے طور پر اونٹنی دی تھی، تو انھوں نے اُس اونٹنی پر ظلم کیا (اس کی کونچیں کاٹ کر ان لوگوں نے اونٹنی کو مار ڈالا)، اور ہم ایسی نشانیاں لوگوں کو ڈرانے ہی کے لیے بھیجتے ہیں''۔ ۵۹

وَ اِذۡ قُلۡنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا جَعَلۡنَا الرُّءۡیَا الَّتِیۡۤ اَرَیۡنٰکَ اِلَّا فِتۡنَۃً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَۃَ الۡمَلۡعُوۡنَۃَ فِی الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُہُمۡ ۙ فَمَا یَزِیۡدُہُمۡ اِلَّا طُغۡیَانًا کَبِیۡرًا ﴿۶۰﴾ ع ۶

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یاد کیجیے) جب ہم نے آپ سے کہا: بیشک آپ کا رب تمام لوگوں کو گھیرے ہوئے ہے، اور ہم نے جو ''نظارہ'' (شب معراج میں) آپ کو دکھایا ہے، اور وہ (زقوم کا) درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے، انھیں ہم نے (انکار کرنے والے) لوگوں کے لیے ایک ''آزمائش'' بنا رکھا ہے، ہم (انکار کرنے والوں کو) ڈراتے رہتے ہیں، لیکن یہ (ڈرانا) ان کی ''سرکشی'' کو بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے''۔ ۶۰ ۔ (مکہ سے بیت المقدس، اور بیت المقدس سے آسمان کا سفر اور آسمان میں جنت اور جہنم کا نظارہ یہ سب رات کے کچھ حصے ہی میں ہوا ہے، جسے اسراء اور معراج کہتے ہیں، اس وقت مکہ سے فلسطین تک کا سفر اونٹ سے لگ بھگ چالیس دن میں طے ہوتا تھا، تو اس سے کمزور عقیدے کے لوگ شک میں پڑ گئے اور کافر لوگ معراج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات ملنے کے بعد بھی ایمان نہیں لائے)۔

وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ قَالَ ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِیۡنًا ﴿۶۱﴾

''اور (یاد کرو!) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو، تو ابلیس کو چھوڑ کر سب نے سجدہ کیا، ابلیس کہنے لگا: کیا میں اُسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟''۔ ۶۱ ۔ (فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا سجدہ) تھا، مگر اب قیامت تک کسی کے لیے بھی ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا) سجدہ بھی جائز نہیں ہے، آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنانے،

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾

اس میں اپنی روح پھونکنے، فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کی حقیقت اور اس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرنے کی تفصیل قرآن میں کئی جگہ پر ہے۔ (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 39 تک (چوتھا رکوع)۔ (۲) سوراعراف آیت نمبر 11 سے 18 تک۔ (۳) سورہ حجر آیت نمبر 26 سے 44 تک۔ (۴) سور بنی اسرائیل آیت نمبر 61 سے 65 تک۔ (۵) سورہ کہف آیت نمبر 50۔ (۶) سورہ طٰہٰ آیت نمبر 116 سے 123 تک۔ (۷) سورہ صٓ آیت نمبر 71 سے 85 تک)۔

''ابلیس نے کہا: دیکھا تو نے! یہ آدم جسے تو نے میرے مقابلے میں عزت دی ہے اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک کی چھوٹ دی تو کچھ کے سوا اس کی پوری ''نسل'' کو ہلاک و برباد کردوں گا (گمراہ کردوں گا)''۔﴿۶۲﴾

''اللہ نے کہا: جا! (تجھے چھوٹ ہے مگر یاد رکھنا!) کہ آدم (علیہ السلام) کی ''اولاد'' میں سے جو بھی تیرے پیچھے چلے گا، تو بیشک ''جہنم'' ہی تم سب کی پوری پوری ''سزا'' ہے''۔﴿۶۳﴾

''اللہ نے کہا: اور (آدم کی اولاد) میں سے جس جس پر تیرا بس چلے، تو اپنی ''آواز'' سے اسے بہکالے، اور ان پر اپنے ''سواروں کی فوج'' اور ''پیدل چلنے والی فوج'' سے چڑھائی کرتا رہ، اور ان کے مال اور اولاد میں شریک (حصہ دار) بن جا، اور ان سے اچھے اچھے وعدے کرتا رہ، اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے''۔﴿۶۴﴾۔ (شیطانی آواز کا معنیٰ: اللہ کی نافرمانی والے کام، جیسے کفر و شرک، نفاق، لڑائی جھگڑا، گانا بجانا وغیرہ، یعنی ہر وہ کام جو انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کردے شیطانی آواز ہے۔ اور شیطانی فوج کا معنیٰ: یہ ہے کہ ڈاکوؤں کی طرح تو بھی انسانوں جناتوں اور شیطانوں میں سے پورے لشکر کے ساتھ آدم کی اولاد پر حملہ کر کے اسے گمراہی میں ڈال دے۔ اور مال میں شیطان کی حصہ داری: یہ ہے کہ مال کمانے کے تمام ناجائز طریقے شیطانی کام ہیں، سودی کاروبار، چوری، ڈکیتی، رشوت لینا دینا، فلمی کاروبار، شراب کا کاروبار وغیرہ، یا ''غیر اللہ'' کے لیے ''نذر و نیاز'' یہ سب کام میں شیطان شریک ہے۔ اور اولاد میں شیطان کی حصہ داری: یہ ہے کہ اولاد کے لیے

دوسرے کے ''دربار'' میں حاضری دینا، نذر و نیاز کرنا، اور اولاد کے شرکیہ نام رکھنا، جیسے، غوث پیر، مدار بخش، عبدالنبی، وغیرہ)۔

اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا ﴿۶۵﴾

''بیشک میرے (نیک) بندوں پر تیرا کوئی بس نہیں چلے گا، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کا رب ''رکھوالی'' کے لیے کافی ہے''۔﴿۶۵﴾

رَبُّکُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَکُمُ الۡفُلۡکَ فِی الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا ﴿۶۶﴾

''(اے لوگو!) تمہارا رب وہ ہے جو سمندروں میں کشتیوں (جہازوں) کو چلاتا ہے، تاکہ تم اس کی پیدا کی ہوئی ''روزی'' حاصل کرو، بیشک وہ تم پر بڑا مہربان ہے''۔﴿۶۶﴾

وَ اِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاہُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىکُمۡ اِلَی الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ کَفُوۡرًا ﴿۶۷﴾

''اور جب سمندر میں تمھیں کوئی مصیبت آتی ہے، تو اللہ کے سوا جن (بناوٹی معبودوں) کو پکارتے ہو، وہ تمھیں بھول جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تمھیں بچا کر زمین تک پہنچا دیتا ہے، تو تم (اسی ایک اللہ سے) منہ موڑ لیتے ہو، اور انسان بڑا ہی ''ناشکرا'' ہے''۔﴿۶۷﴾

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا ﴿ۙ۶۸﴾

''کیا تمھیں اس بات سے اطمینان ہو گیا ہے کہ وہ اللہ خشکی (زمین) ہی کے ایک حصے (زمین) میں تمھیں دھنسا دے، یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے، اور پھر تمھیں کوئی کارساز نہ ملے؟ (کوئی رکھوالا، کوئی بچانے والا نہ ملے؟)''۔﴿ۙ۶۸﴾

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡہِ تَارَۃً اُخۡرٰی فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا کَفَرۡتُمۡ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِہٖ تَبِیۡعًا ﴿۶۹﴾

''اور کیا تم اس بات سے بھی بے فکر ہو گئے ہو کہ وہ اللہ تمھیں دوبارہ اسی (سمندر) میں لے جائے، اور تمہاری ناشکری کی وجہ سے (کفر کی وجہ سے) تم پر سخت طوفانی ہوا بھیج کر تمہیں ڈبو دے، پھر تمھیں ہمارے خلاف کوئی پیچھا کرنے والا بھی نہ ملے؟ (کوئی پوچھنے والا بھی نہ ملے)''۔﴿۶۹﴾

وَ لَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَ حَمَلۡنٰہُمۡ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا ﴿٪۷۰﴾ ع

''اور بیشک ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو عزت دی ہے، اور انھیں خشکی (زمین) اور سمندر دونوں میں سفر کے لیے سواری دی ہے، اور انھیں پاکیزہ چیزوں کی روزی دی ہے، اور اپنی بہت سی مخلوقات پر اُن کو فضیلت دی ہے''۔﴿٪۷۰﴾

یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِہِمۡ ۚ فَمَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقۡرَءُوۡنَ کِتٰبَہُمۡ وَ لَا یُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا ﴿۷۱﴾

''(یاد کرو!) جس دن ہم تمام ''لوگوں'' کو اُن کے ''امام'' (ان کے رسول۔ ان کی کتاب۔ اور ان کے دین) کے ساتھ بلائیں گے، اس دن جن لوگوں کو اُن کا ''نامہ اعمال'' ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ انھیں پڑھیں گے، اور کھجور کی ''گٹھلی کے دھاگے'' کے برابر بھی ان پر

ظلم نہیں ہوگا''۔(۷۱)

وَمَنۡ کَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا ﴿۷۲﴾

''اور جو اس دنیا میں اندھا ہوگا، وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا، اور راستے سے اور زیادہ بھٹکا ہوا ہوگا''۔(۷۲)

وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَكَ عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡكَ خَلِیۡلًا ﴿۷۳﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) قریب تھا کہ یہ کافر (انکار کرنے والے) آپ کو اس توحید کی دعوت سے بہکا دیتے جو ہم نے آپ کو وحی کے ذریعہ بتایا ہے، تاکہ اس کے بجائے اور دوسری بات ہماری طرف کوئی جھوٹ بنا کر پیش کر دیں، پھر وہ کافر (انکار کرنے والے) لوگ ضرور آپ کو (اپنا) جگری دوست بنا لیتے''۔(۷۳)

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ لَقَدۡ کِدۡتَّ تَرۡکَنُ اِلَیۡهِمۡ شَیۡـًٔا قَلِیۡلًا ﴿۷۴﴾

''اور اگر ہم آپ (ﷺ) کو ثابت قدم نہ رکھتے، تو قریب تھا کہ آپ بھی اُن کی طرف تھوڑا بہت جھک جاتے''۔(۷۴)۔ (کفار مکہ نے دیکھا کہ اسلام دن بدن پھیلتا جا رہا ہے تو نبی ﷺ کے پاس آئے اور حکومت، دولت اور عورت کی پیش کش کی، مگر نبی ﷺ نے اللہ کی توفیق سے اس آفر کو ٹھکرا دیا)۔

اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾

''(اور اگر آپ ان کافروں کی بات مان لیتے) تو ہم آپ کو دنیا میں بھی ''دوگنا'' (ڈبل) عذاب دیتے، اور مرنے کے بعد بھی (دوگنا عذاب دیتے)، پھر آپ (ﷺ) ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پاتے''۔(۷۵)

وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِیُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا وَاِذًا لَّا یَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۷۶﴾

''یہ (انکار کرنے والے لوگ) تو آپ کے قدم اس زمین (مکہ) سے اکھاڑنے ہی میں لگے تھے کہ آپ (ﷺ) کو اس سے نکال دیں۔ پھر یہ بھی آپ کے بعد (مکہ میں) بہت ہی کم ٹھہر پاتے''۔(۷۶)۔ (مگر نبی ﷺ خود ہی اللہ کے حکم سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے)۔

سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِیۡلًا ﴿۷۷﴾ ع ۸

''ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ہیں ان میں ہمارا یہی قانون رہا ہے، اور ہمارے اس قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے''۔(۷۷)۔ (اللہ کا دستور یہ ہے کہ جب تک کسی نافرمان قوم میں اللہ کا نبی موجود ہے اس وقت تک اس پر عذاب نہیں آتا اور جب عذاب آنے کا وقت ہوتا ہے تو نبی کو وہاں سے نکال لیا جاتا ہے)۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ

''(اے نبی ﷺ!) سورج ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز کی پابندی کیجیے، اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھئے، بیشک فجر میں

كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾

قرآن پڑھنے کا وقت فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے''۔﴿۷۸﴾۔(پانچوں نمازوں ظہر،عصر مغرب،عشاء اور فجر کی خوب پابندی کیجیے)۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾

''اور رات کے کچھ حصے میں ''تہجد کی نماز'' میں قرآن پڑھئے، یہ آپ کے لیے زائد نماز ہے، امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو ''مقام محمود'' پر پہنچا دے گا''۔﴿۷۹﴾۔(''مقام محمود'' وہ جگہ جہاں کھڑے ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش کریں گے، یا جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ''بلند مقام'' کا نام ''مقام محمود'' ہے)۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہیے! اے میرے رب: جہاں بھی تو مجھے لے جا، سچائی کے ساتھ لے جا، اور جہاں سے نکالے تو سچائی کے ساتھ نکال، اور اپنے پاس سے مجھے خاص طاقت عطا کردے''۔﴿۸۰﴾۔(دوسرا ترجمہ: مجھے اچھے طریقے سے ''مدینہ'' پہنچا دے، اور مجھے اچھے طریقے سے ''مکہ سے'' رخصت کردے، اور تو میرے لیے اپنے پاس سے مدد کرنے والی طاقت دے دے)۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: ''حق'' آ گیا اور ''باطل'' مٹ گیا، بیشک باطل کو ''مٹنا'' ہی تھا''۔﴿۸۱﴾

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

''اور ہم وہ قرآن اُتار رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے (جسمانی و روحانی) ''شفا'' اور ''رحمت'' ہے، اور یہ قرآن ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کے لیے نقصان (گھاٹے) میں زیادتی کا ''ذریعہ'' ہے''۔﴿۸۲﴾

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ﴿۸۳﴾

''اور جب ہم انسان کو ''نعمت'' دیتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے، اور بندگی سے دور چلا جاتا ہے (کروٹ بدل لیتا ہے)، اور جب اسے ''تکلیف'' پہنچتی ہے تو وہ ناامید (مایوس) ہوجاتا ہے''۔﴿۸۳﴾

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع ۹

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: ہر ایک اپنے اپنے طریقہ سے عمل کرتا ہے، تو تمہارا رب ہی خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون زیادہ صحیح راستے پر ہے؟''۔﴿۸۴﴾

وَيَسْـَٔــلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) یہ لوگ آپ سے (جسمانی) ''روح'' کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: (جسمانی) ''روح'' تو میرے رب کے حکم سے ہے، اور تمھیں تو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے''۔﴿۸۵﴾

وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾

''اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر وحی کی ہے، اسے واپس لے لیں، پھر اس پر آپ ہمارے خلاف اپنا کوئی مددگار نہیں پائیں گے''۔﴿۸۶﴾

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

''مگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے ''رحمت'' ہے (کہ وحی کا سلسلہ جاری ہے)، بیشک آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل (وکرم) ہے''۔﴿۸۷﴾

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: اگر سب انسان اور جنات مل کر بھی اس قرآن جیسا لانے کی کوشش کریں گے، تو اس جیسا نہیں لا سکیں گے، چاہے وہ (سب آپس میں) ایک دوسرے کی مدد کرنے والے بن جائیں''۔﴿۸۸﴾

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰٓی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

''اور ہم نے انسانوں کی بھلائی کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی باتوں کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے، لیکن اکثر لوگ ''انکار'' ہی پر اڑے ہوئے ہیں''۔﴿۸۹﴾

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾

''اور کافروں (انکار کرنے والوں) نے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) کہا: ہم اس وقت تک آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمارے لیے زمین سے ''پانی کا چشمہ'' جاری نہ کر دیں''۔﴿۹۰﴾

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾

''یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا ''باغ'' ہو، اور آپ اس (باغ) میں زمین پھاڑ کر پانی کی نہریں بہا دیں''۔﴿۹۱﴾

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾

''یا آپ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دعویٰ ہے، یا اللہ اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آئیں''۔﴿۹۲﴾

اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع ۱۰

''یا آپ کے لیے سونے کا کوئی گھر ہو، یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں، اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک آپ ہم پر ایسی کتاب اتار نہ لائیں جس کو ہم پڑھ لیں، (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: میرا رب پاک ہے، میں تو صرف ایک انسان ہوں اور اللہ کا پیغام پہنچانے والا ایک رسول ہوں''۔﴿۹۳﴾

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

''لوگوں کے پاس ہدایت آ جانے کے بعد انھیں ایمان لانے سے صرف یہ بات روکتی ہے جو وہ کہتے ہیں کہ کیا اللہ نے ''انسان'' کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟''۔﴿۹۴﴾۔ (کافروں نے ''انسان'' ہونے کی وجہ سے ''رسالت''

کا انکار کر دیا، اور اندھی محبت کرنے والوں نے ''رسالت'' کی وجہ سے ''انسان'' ہونے کا انکار کر دیا)۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے (یعنی بستے) تو ہم ضرور آسمان سے کسی فرشتے ہی کو اُن کے لیے رسول بنا کر بھیجتے''۔﴿۹۵﴾

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: بیشک میرے اور تمہارے درمیان بس ایک اللہ کی ''گواہی'' کافی ہے، بیشک وہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔﴿۹۶﴾

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

النصف

''اور جسے اللہ ہدایت دے، وہی صحیح راستے پر ہوتا ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسے لوگوں کے لیے اللہ کے سوا ہرگز کوئی دوسرا دوست (مدد کرنے والا) نہیں پائیں گے، اور ہم انھیں قیامت کے دن منہ کے بل اس طرح اٹھائیں گے کہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا، جب بھی اس کی آگ بجھنے لگے گی، تو ہم اسے اور زیادہ بھڑکا دیں گے''۔﴿۹۷﴾

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾

''یہ ان کی سزا ہے، کیونکہ انہوں نے ہماری آیتوں (نشانیوں) کا انکار کیا تھا، ۔ اور کہتے ہیں: جب ہم مر کر ''گلی سڑی'' اور بوسیدہ ''ہڈی'' ہو کر ''مٹی'' میں مل جائیں گے، تو کیا پھر بھی ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟''۔﴿۹۸﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

''کیا (وہ انکار کرنے والے) اتنی سی بات نہیں سمجھتے کہ: وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، وہ بیشک اس بات پر پوری طرح قادر ہے کہ ان جیسے (لوگوں) کو پھر سے پیدا کر دے؟ اور اس نے ان کے لیے ایک ایسا وقت مقرر کر دیا ہے جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے، لیکن ظلم کرنے والے (حق کے) انکار ہی پر ''اڑے'' ہوئے ہیں''۔﴿۹۹﴾

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے، تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم اپنا ہاتھ ضرور روک لیتے، بیشک انسان بڑا ''بخیل'' ہے (بڑا کنجوس، بڑا تنگ دل ہے)''۔﴿۱۰۰﴾

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسٰی تِسۡعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسۡـَٔلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِذۡ جَآءَهُمۡ فَقَالَ لَهٗ فِرۡعَوۡنُ اِنِّیۡ لَاَظُنُّكَ یٰمُوۡسٰی مَسۡحُوۡرًا ﴿۱۰۱﴾

''اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ''نو'' کھلی نشانیاں دی تھیں، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنی اسرائیل سے پوچھ لیجیے کہ جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس (اللہ کا پیغام لے کر) آئے، تو فرعون نے ان سے کہا کہ اے موسیٰ! مجھے پکا یقین ہے کہ تم پر جادو کر دیا گیا ہے''۔﴿۱۰۱﴾۔ (۹ نشانیاں یہ ہیں:۔ ۱۔ ہاتھ، ۲۔ لاٹھی، ۳۔ خون، ۴۔ پھلوں کی کمی، ۵۔ قحط سالی، ۶۔ طوفان، ۷۔ ٹڈی دل، ۸۔ جوئیں (کھٹمل)، ۹۔ مینڈک)۔

قَالَ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَاۤ اَنۡزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّیۡ لَاَظُنُّكَ یٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿۱۰۲﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کسی اور نے نہیں بلکہ آسمان و زمین کے رب نے ہی ان ''کھلی نشانیوں'' کو لوگوں کو سمجھانے کے لیے اتارا ہے، اور اے فرعون! تیرے بارے میں مجھے پکا یقین ہے کہ تو ہلاک و برباد ہو کر رہے گا''۔﴿۱۰۲﴾

فَاَرَادَ اَنۡ یَّسۡتَفِزَّهُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰهُ وَ مَنۡ مَّعَهٗ جَمِیۡعًا ۙ﴿۱۰۳﴾

''تو جب فرعون نے ''بنی اسرائیل'' کو سرزمین (مصر) سے نکال دینا چاہا، ہم نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو دریا میں ڈبو دیا''۔﴿۱۰۳﴾

وَّ قُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اسۡكُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِیۡفًا ﴿۱۰۴﴾ؕ

''اور اس کے بعد ہم نے ''بنی اسرائیل'' سے کہا: تم لوگ اب زمین میں رہو، پھر جب آخرت کا وقت آجائے گا، تو ہم تم سب کو جمع کر کے حاضر کر دیں گے''۔﴿۱۰۴﴾

وَ بِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَ بِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾

''اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اتارا ہے، اور یہ حق کے ساتھ نازل ہوا ہے، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ کو خوش خبری دینے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے''۔﴿۱۰۵﴾

وَ قُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُكۡثٍ وَّ نَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِیۡلًا ﴿۱۰۶﴾

''اور ہم نے اس قرآن کے الگ الگ حصے بنائے ہیں، تا کہ آپ اسے ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کے سامنے پڑھیں، اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے''۔﴿۱۰۶﴾

قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ۙ

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والوں سے) کہہ دیجیے: چاہے تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا تھا جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے، تو وہ اپنی ''ٹھوڑیوں'' (ٹھڈیوں) کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں (بہت سے یہودی اور دوسرے لوگ اسلام لا چکے ہیں)''۔﴿۱۰۷﴾

وَّ یَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ وَعۡدُ

''اور کہتے ہیں: ہمارا رب ہر عیب سے پاک ہے، بیشک ہمارے رب کا

رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۸﴾

وعدہ پورا ہو کر ہی رہتا ہے“۔﴿۱۰۸﴾

وَ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ یَبۡکُوۡنَ وَ یَزِیۡدُہُمۡ خُشُوۡعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ

”اور وہ ”ٹھوڑیوں“ کے بل سجدے میں گر کر روتے ہیں، اور یہ قرآن ان کے ”خشوع“ کو (دلوں کی عاجزی کو) اور بڑھا دیتا ہے“۔﴿۱۰۹﴾ السجدۃ

(سورہ بنی اسرائیل/سورہ اسراء کی یہ آیت (۱۰۹) پر ”تلاوت کا سجدہ“ ہے۔یہ سجدہ نمبر (۴) ہے۔قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔”سجدہ تلاوت“ کی دعا: ”سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ“ (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں) ۔ (سنن الترمذی۔ كِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔حدیث نمبر:3425)۔(صحیح))۔

قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۚ وَ لَا تَجۡہَرۡ بِصَلَاتِکَ وَ لَا تُخَافِتۡ بِہَا وَ ابۡتَغِ بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ﴿۱۱۰﴾

”(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ان سے کہہ دیجیے: تم لوگ ”اللہ“ کو اللہ کے نام سے پکارو، یا ”رحمٰن“ کے نام سے پکارو، جس نام سے بھی چاہو اسے پکارو، سب اچھے اچھے نام اسی اللہ کے لیے ہیں، اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ اونچی آواز سے پڑھیں اور نہ ہی بالکل دھیمی آواز سے، بلکہ ان دونوں کے بیچ کا راستہ اختیار کریں“۔﴿۱۱۰﴾

وَ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرۡہُ تَکۡبِیۡرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

”اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے، نہ (آسمان وزمین کی) بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے (حصہ دار اور پارٹنر ہے)، اور نہ ہی وہ کمزور ہے کہ اسے کسی مددکرنے والے کی ضرورت پڑے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس اللہ کی خوب بڑائی بیان کرتے رہیں“۔﴿۱۱۱﴾

آیات:110 | (18) سُوۡرَۃُ الۡکَہۡفِ مَکِّیَّۃٌ | رکوع:12

سورہ ”کَہۡف“ کے بارے میں:

سورہ نمبر (18)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (69)۔ الۡکَہۡفُ: غار۔آیت نمبر (9) میں ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡکَہۡفِ مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (110) آیتیں ہیں اور (12) رکوع ہیں۔

سورہ "کَھۡفْ" کی فضیلت:

☆ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سورہ کہف'' کی تلاوت سے سکون حاصل ہوتا ہے:

(صحیح بخاری۔کِتَابُ فَضَائِلِ القُرْآنِ۔بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الكَهْفِ حدیث نمبر۔5011۔عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الكَهْفِ، وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالقُرْآنِ»

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: ایک صحابی (اسید بن حضیر) سورۃ الکہف پڑھ رہے تھے۔ان کے ایک طرف ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔اس وقت ایک ''بدلی'' اوپر سے آئی اور نزدیک سے نزدیک تر ہونے لگی۔ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔پھر صبح کے وقت وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔کہ وہ (بدلی)(سَكِينَةُ) سکون ہے۔جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اتر رہی تھی''۔

☆ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سورہ کہف'' کی شروع کی ''دس آیتیں'' یا آخری کی ''دس آیتیں'' یاد کرنے والا اور پڑھنے والا ''دجال'' کے فتنے سے محفوظ رہے گا:

(صحیح مسلم۔ كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا۔بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ حدیث نمبر 809۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ۔ (قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ)۔ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ"

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔"جو سورہ کہف کی شروع کی دس آتیں (شعبہ نے کہا:۔آخری کی دس آیتیں) یاد کرلے گا (پڑھ لے گا) وہ دجال کے فتنہ سے بچ جائے گا"۔

☆ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سورہ کہف'' کی تلاوت ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک روشنی کا ذریعہ ہے:

(صحیح الجامع الصغير جلد نمبر 2۔صفحہ نمبر 1104۔حدیث نمبر۔6470۔(صحیح)۔عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَومِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ»

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔''جس نے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کی تو اس کے لیے دوسرے جمعہ تک روشنی رہے گی''۔

☆ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سورہ کہف'' کی تلاوت کرنے والے اور بیت اللہ کے درمیان تک ''روشنی'' ہے:

(صحیح الجامع الصغير جلد نمبر ۲۔صفحہ نمبر ۱۱۰۴۔حدیث نمبر۔6471۔(صحیح)۔عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ»

"ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کی تو اس کے درمیان اور خانہ کعبہ کے درمیان تک روشنی رہے گی''۔

سورہ ''کَہۡفۡ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''کہف'' کے شروع میں ہے نیک عمل کرنے والوں کے لیے جنت ہے۔

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوت و تبلیغ کے جذبے کا ذکر ہے۔

(۳) اس کے بعد اس سورہ میں تین سوالوں کے جوابات دیئے گئے ہیں: (۱) پہلا سوال یہ تھا کہ ''اصحاب کہف۔ غار والے کون ہیں؟'' جواب دیا گیا ہے کہ چند نوجوان تھے، کہا جاتا ہے کہ ''سات نوجوان'' تھے، جو اللہ پر ایمان لائے تھے، اس وقت کے بادشاہ سے اپنے ایمان کو بچانے کے لیے ''غار'' میں جا کر چھپ گئے، اور ''تین سونو سال'' تک کے لیے اللہ نے ان لوگوں کو سلا دیا، پھر اللہ نے زندہ کیا اس کے بعد دوبارہ ہمیشہ کے لیے موت دے دی۔ اس کے بعد دو لوگوں کی مثال دی گئی کہ ایک مالدار کافر ہے اور ایک غریب مومن ہے، مالدار کافر کا باغ اجڑ گیا، اس کے بعد آدم اور ابلیس کا ذکر ہے، ابلیس جناتوں میں سے ہے۔ (۲) دوسرا سوال یہ تھا کہ ''موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا واقعہ'' کیا ہے؟ جواب دیا گیا موسیٰ علیہ السلام اپنے نوجوان یوشع بن نون کے ساتھ نکلے اللہ کے بندے ''خضر'' سے ملنے کے لیے ایک جگہ رکے اور آرام کیا تو ''مچھلی'' دریا میں سرنگ بنا کر بھاگ گئی، موسیٰ علیہ السلام کی خضر سے ملاقات ہوئی، خضر نے سوال نہ کرنے کی بات کی، موسیٰ علیہ السلام مان گئے، اور چلے، دونوں ایک کشتی پر سوار ہوئے تو خضر نے کشتی میں سوراخ کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے ٹوک دیا، اس کے بعد خضر نے ایک بچے کا قتل کر دیا، پھر موسیٰ علیہ السلام نے ٹوک دیا۔ سولھویں پارے کے شروع میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور خضر دونوں ایک گاؤں والوں سے کہا کہ مہمان رکھ لے مگر گاؤں والوں نے مہمان نہیں بنایا، اس کے بعد ایک گرنے والی دیوار کو سیدھا کر دیا ایسا کرنے پر موسیٰ علیہ السلام نے پھر ٹوک دیا۔ اس کے بعد دونوں میں جدائی ہوگئی، غریب لوگوں کی کشتی تھی اگر عیب دار نہ ہوتی تو بادشاہ چھین لیتا، اس بچے کے ماں باپ نیک تھے اس بچے کی وجہ سے ماں باپ گمراہ ہوجاتے اس لیے مار دیا، دیوار گری جارہی تھی اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا خزانہ تھا، اگر گر جاتی تو دوسرے لوگ لے لیتے، اور یہ سب اللہ کی رحمت سے خضر نے بتا دیا۔ (۳) تیسرا سوال یہ تھا کہ ''ذوالقرنین'' کون ہے؟ جواب دیا گیا ''ذوالقرنین'' نیک آدمی تھے اللہ والے تھے، انھوں نے مشرق اور مغرب اور شمال کی طرف سفر کیا اور یاجوج اور ماجوج کی دیوار بنا دی ہے، کل قیامت کے دن یہ دیوار ٹوٹ جائے گی۔

(۴) اس سورہ کے اخیر میں نیک لوگوں کے لیے جنت الفردوس کا ذکر ہے، برے لوگوں کے لیے جہنم ہے۔

(۵) اللہ کی تعریف لکھتے لکھتے سمندر سیاہی بن جائے سمندر ختم ہوجائے اور رب کی تعریف ختم نہ ہو۔

(۶) اخیر میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○
''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ؕ﴿۱﴾

''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر قرآن اتارا ہے، اور اس قرآن میں کوئی ''کمی'' نہیں رہنے دی''۔﴿۱﴾

قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَ یُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾

''یہ قرآن (اسلام کا سب سے) سیدھا راستہ بتانے والا ہے، تاکہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے، اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو خوش خبری سنائے، کہ ان کے لیے سب سے اچھا بدلہ (جنت) ہے''۔﴿۲﴾

مّٰکِثِیۡنَ فِیۡہِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

''جس جنت میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے''۔﴿۳﴾

وَّ یُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ٭﴿۴﴾

''اور یہ قرآن ان لوگوں کو بھی ڈرائے، جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے (کسی کو) بیٹا بنالیا ہے''۔﴿۴﴾۔(عیسائیوں کا کہنا ہے:۔کہ عیسائی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور یہودیوں کا کہنا ہے کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، اور مشرکین مکہ کا کہنا تھا:۔کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، جب کہ اللہ کے پاس نہ بیٹا ہے اور نہ بیٹی اور نہ بیوی اور نہ ماں باپ، وہ اللہ پاک ہے)۔

مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِہِمۡ ؕ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ؕ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا ﴿۵﴾

''(کسی کو اللہ کا بیٹا یا بیٹی کہنے) کے بارے میں خود (انکار کرنے والوں) کے پاس کچھ بھی علم نہیں ہے، نہ ان کے باپ دادوں کو تھا، یہ بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے، وہ تو صرف جھوٹ بول رہے ہیں''۔﴿۵﴾

فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ اِنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَسَفًا ﴿۶﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اگر (انکار کرنے والے) لوگ قرآن پر ایمان نہیں لائیں، تو کیا آپ ان کے پیچھے ''غم'' کے مارے اپنے آپ کو ہلاک کرلیں گے؟''۔﴿۶﴾

اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَی الۡاَرۡضِ زِیۡنَۃً لَّہَا لِنَبۡلُوَہُمۡ اَیُّہُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾

''جو کچھ بھی زمین میں ہے، ہم نے اسے زمین کی زینت (سجاوٹ) بنادیا ہے، تاکہ ہم ''لوگوں'' کو آزمائیں کہ ان میں سے کون زیادہ اچھے عمل والا ہے''۔﴿۷﴾۔(دنیا ''دارالامتحان'' امتحان دینے کی جگہ ہے۔''دارالقرار'' ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے۔جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا)۔

وَ اِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَیۡہَا صَعِیۡدًا جُرُزًا ؕ﴿۸﴾

''اور جو کچھ اس زمین پر ہے، ہم اسے ایک نہ ایک دن ''چٹیل'' میدان

بنادیں گے''۔⑧۔(دنیا ختم ہوجائے گی، قیامت آجائے گی)۔

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ⑨

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ''غار'' اور ''تختی والے'' ہماری نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے؟''۔⑨۔ (نہیں، غار والے چند نوجوانوں کا واقعہ بڑی نشانی نہیں ہے، بلکہ اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں)۔

اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑩

''(سنو) جب کچھ ''نوجوانوں'' نے غار میں پناہ لے لی (اور دعا کرتے ہوئے) کہا: اے ہمارے رب! تو ہمیں اپنی رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملے میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ آسان کردے''۔⑩

فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ⑪

''تو ہم نے غار میں ان نوجوانوں کو ''گہری نیند'' میں سلا دیا''۔⑪

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ⑫

''پھر ہم نے ان نوجوانوں کو جگا دیا، تا کہ ہم معلوم کریں کہ ان نوجوانوں کے ''دونوں گروہوں'' میں سے کون سے گروہ نے (غار میں) سوئے رہنے کی مدت کو زیادہ اچھی طرح یاد رکھا ہے؟''۔⑫

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ⑬

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم آپ کو ان (غار والوں) کا صحیح واقعہ سناتے ہیں، بیشک وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے، اور ہم نے ان کو سیدھے راستے پر اور زیادہ جما دیا تھا''۔⑬۔ (عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ''دقیانوس'' بادشاہ کے زمانے کا واقعہ ہے، وہ بادشاہ توحید والوں کا دشمن تھا، چند نوجوان توحید والے ہوگئے، تو بادشاہ ''دقیانوس'' نے اپنے دربار میں ان نوجوانوں کو بلایا)۔

وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ⑭

''اور ہم نے (ایمان والے نوجوانوں) کے دلوں کو اس وقت خوب مضبوط کردیا، جب انہوں نے (حق کی دعوت کے لیے) کھڑے ہوکر کہا تھا: ہمارا رب تو آسمانوں و زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا کسی دوسرے معبود کی ہرگز عبادت نہیں کریں گے، (اگر ہم ایسا کریں) تو بالکل ''بیکار بات'' کریں گے''۔⑭

هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ⑮

''(ایمان والے نوجوانوں نے کہا) ہماری اس قوم نے اللہ کے سوا دوسروں کو ''معبود'' بنالیا ہے، تو ان کے معبود ہونے کی کوئی کھلی نشانی کیوں نہیں پیش کرتے؟ بھلا اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے

بارے میں جھوٹ بولتا ہے؟''۔⑮۔ (اللہ کے بارے میں جھوٹ بولنے والا سب سے بڑا ظالم ہے)۔

وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ⑯

''اور (نوجوانوں نے آپس میں کہا: ساتھیو!) جب تم لوگ اپنی قوم سے اور ان کے معبودوں سے الگ تھلگ ہو گئے ہو جن (معبودوں) کی یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں، تو چلو غار میں پناہ لے لو، تمہارا رب تمھیں اپنی رحمت میں لے لے گا، اور تمہارے معاملے میں آسانی کرے گا''۔⑯

وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ⑰ ع

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ غار ایسا تھا کہ) آپ دیکھتے کہ جب ''سورج'' نکلتا تھا تو ان کے غار سے دائیں طرف جھک جاتا تھا، اور جب ڈوبتا تھا تو ان سے بچ کر بائیں طرف ہو جاتا تھا، اور وہ نوجوان اس غار کی کھلی جگہ میں (سوئے ہوئے) تھے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی، جسے اللہ ہدایت دے دے وہی ہدایت پاتا ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا آپ کوئی راستہ دکھانے والا نہیں پائیں گے''۔⑰۔ (دھوپ صبح وشام اس غار میں داخل ہوتی تھی لیکن ان نوجوانوں کے جسموں پر نہیں پڑتی تھی، تاکہ گرمی سے جسم جل نہ جائے، اللہ نے ان کے جسموں اور رنگوں کو سردی اور گرمی سے بچا لیا اور ان کو دشمنوں سے بھی بچا لیا)۔

وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ⑱

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ انھیں ''جاگا ہوا'' سمجھتے ہیں، جب کہ وہ ''سوئے'' ہوئے تھے، اور ہم ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے تھے، اور ان کا کتا غار کے منہ پر اپنے دونوں ہاتھ (بازو) پھیلائے ہوئے (بیٹھا) تھا، اگر آپ ان کی طرف جھانک لیتے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے پڑتے، اور آپ ان کی حالت دیکھ لیں تو ڈر کے مارے بھاگ جائیں''۔⑱۔ (سونے والے نوجوانوں کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں جس سے دیکھنے والے کو شک ہوتا تھا وہ جاگ رہے ہیں اور رکھوالی کرنے والے کتے کی آنکھ بھی کھلی رہتی تھی، ایسا لگتا تھا کہ یہ کتا پھاڑ کھائے گا اور کاٹنے کو آئے گا)۔

وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ

''اور (جس طرح ہم نے انھیں سلا دیا تھا) اسی طرح ہم نے انھیں اٹھا دیا (نیند سے جگا دیا)، تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ تاچھ کریں، ان میں سے ایک نے کہا: تم اس حال میں کتنے دن رہے ہو؟ دوسروں نے

اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ۝۱۹

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بلا التاء بعد الیاء من النصف الأول واللام الثانیة من النصف الأخیر ۱۲

جواب دیا: ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ (نیند) میں رہے، اور بعض نے کہا: یہ تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے کہ تم کتنے دن اس حال میں رہے، اب اپنے میں سے کسی کو چاندی کا یہ سکہ (روپیہ) دے کر شہر بھیجو، تا کہ وہ جا کر دیکھے کہ اس (شہر) میں سب سے زیادہ صاف ستھرا (اور حلال) کھانا کہاں ملتا ہے؟ تو وہاں سے تم لوگوں کے لیے کچھ کھانا (خرید کر) لے آئے، اور خاموشی سے کام کرے (ہوشیاری سے کام لے)، اور کسی کو تم لوگوں کی خبر نہ ہونے دے"۔۱۹۔ (اس آیت (وَلۡيَتَلَطَّفۡ) میں "ت" حروف کے "عدد" کے حساب سے قرآن کا آدھا ہے)۔

اِنَّهُمۡ اِنۡ يَّظۡهَرُوۡا عَلَيۡكُمۡ يَرۡجُمُوۡكُمۡ اَوۡ يُعِيۡدُوۡكُمۡ فِىۡ مِلَّتِهِمۡ وَلَنۡ تُفۡلِحُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ۝۲۰

"اگر لوگوں کو تمہاری خبر مل گئی تو یہ لوگ تمھیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے، یا تمھیں اپنے دین میں واپس آنے کے لیے مجبور کر دیں گے، اور اگر ایسا ہوا تو تم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے (جنت میں داخل نہیں ہو سکتے)"۔۲۰

وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا ۚ اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا ؕ رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤى اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا ۝۲۱

"اور اس طرح ہم نے ان (غار والوں) کے بارے میں لوگوں کو بتا دیا، تا کہ وہ اچھی طرح جان لیں کہ بیشک اللہ کا وعدہ "سچا" ہے، اور بیشک قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے، (پھر وہ وقت بھی آیا) جب لوگ ان غار والوں کے بارے میں آپس میں جھگڑ رہے تھے، کچھ لوگوں نے کہا: ان (کے غار) پر ایک "بلڈنگ" بنا دو، ان کا معاملہ ان کا رب ہی خوب اچھی طرح جانتا ہے، مگر جو لوگ ان جھگڑوں میں جیت گئے (غالب رہے)، انھوں نے کہا کہ ہم تو یہاں ایک مسجد بنائیں گے"۔۲۱۔ (اس زمانے میں (Theodosius) "قیصر تھیوڈوسیس" کی حکومت تھی، کھانا لانے والا جب واپس آ گیا تو ساتھ میں شہر والوں نے غار کے نوجوانوں سے ملاقات کی، دیکھا کہ ان کے جسموں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، تو ان کو یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ کل قیامت کے دن اللہ تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا، یہ غار والے پھر سے لیٹ گئے اور اللہ نے ان لوگوں کو موت دے دی، غار والے نوجوان اولیاء اللہ تھے، اسی لیے وہ لوگ یادگار کے طور پر مسجد بنانا چاہتے تھے، مگر اسلام میں قبر پر مسجد بنانا اور پکی عمارت بنانا بھی حرام ہے)۔

سَیَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَۃٌ رَّابِعُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ ۚ وَ یَقُوۡلُوۡنَ خَمۡسَۃٌ سَادِسُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ رَجۡمًۢا بِالۡغَیۡبِ ۚ وَ یَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَۃٌ وَّ ثَامِنُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ ؕ قُلۡ رَّبِّیۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِہِمۡ مَّا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا قَلِیۡلٌ ۬۟ فَلَا تُمَارِ فِیۡہِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاہِرًا ۪ وَّ لَا تَسۡتَفۡتِ فِیۡہِمۡ مِّنۡہُمۡ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع ۳ ۱۵

''کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ غار والے نوجوان ''تین'' تھے، اور ''چوتھا'' ان کا کتا تھا، اور کچھ کہیں گے کہ وہ ''پانچ'' تھے اور ''چھٹا'' ان کا کتا تھا، یہ سب ''بے تکی'' باتیں کرتے ہیں (اندازہ لگاتے ہیں)، اور کچھ کہیں گے کہ وہ ''سات'' تھے اور ''آٹھواں'' ان کا کتا تھا، (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کہہ دیجیے: میرا رب ان کی صحیح تعداد زیادہ جانتا ہے، بہت کم لوگ انھیں جانتے ہیں، اس لیے ان غار والوں کی تعداد کے بارے میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف سرسری بحث کیجیے، اور کسی سے ان کے بارے میں کوئی بات نہ پوچھیے (کہ ان کی صحیح تعداد کتنی تھی؟ اس میں اپنا وقت برباد نہ کیجیے)''۔ ﴿۲۲﴾

وَ لَا تَقُوۡلَنَّ لِشَایۡءٍ اِنِّیۡ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ﴿ۙ۲۳﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کسی کام کے بارے میں نہ کہیں کہ: میں اس کام کو کل کرلوں گا''۔ ﴿۲۳﴾

اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ۫ وَ اذۡکُرۡ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیۡتَ وَ قُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّہۡدِیَنِ رَبِّیۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ ہٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾

''ہاں اس طرح کہیں ''ان شاءاللہ'' (اللہ چاہے گا تو کروں گا)، اور اگر ''ان شاءاللہ'' کہنا بھول جائیں تو (یاد آنے کے بعد) اپنے رب کو یاد کیجیے، اور کہیے: مجھے امید ہے کہ میرا رب اس معاملے میں بھلائی سے قریب والا راستہ دکھا دے گا''۔ ﴿۲۴﴾

وَ لَبِثُوۡا فِیۡ کَہۡفِہِمۡ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیۡنَ وَ ازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ﴿۲۵﴾

''اور وہ (غار والے نوجوان) اپنے غار میں ''تین سو نو سال'' تک (سوتے) رہے''۔ ﴿۲۵﴾

قُلِ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَہٗ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اَبۡصِرۡ بِہٖ وَ اَسۡمِعۡ ؕ مَا لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ ۫ وَّ لَا یُشۡرِکُ فِیۡ حُکۡمِہٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اللہ ہی ''غار'' میں رہنے کی مدت کو اچھی طرح جانتا ہے، آسمانوں و زمین کی چھپی ہوئی باتوں کو صرف وہی اللہ جانتا ہے، وہی اللہ کیا ہی خوب دیکھنے والا، اور کیا ہی خوب سننے والا ہے! اللہ کے سوا بندوں کا کوئی کارساز (کام بنانے والا) نہیں ہے، وہ اللہ اپنے حکم میں (اپنی حکومت میں) کسی کو بھی شریک نہیں کرتا ہے''۔ ﴿۲۶﴾

وَ اتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ کِتَابِ رَبِّکَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ۚ۟ وَ لَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِہٖ مُلۡتَحَدًا ﴿۲۷﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے، اسے لوگوں کو پڑھ کر سنا دیجیے، اللہ کے فیصلوں کو کوئی بدل نہیں سکتا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور ''جائے پناہ'' (پناہ لینے کی جگہ) نہیں پائیں گے''۔ ﴿۲۷﴾

وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَ الۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مطمئن رکھیے جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا (خوشی) کے لیے پکارتے رہتے ہیں،

وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آنکھیں دنیاوی زندگی کی تلاش میں ایسے لوگوں سے ہٹنے نہ پائے، اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے، اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے، اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے، اس کا کہنا نہ مانیں'' ۔﴿۲۸﴾

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: (یہ قرآن) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے، اب جو چاہے ایمان لے آئے، اور جو چاہے انکار کر دے، بیشک ہم نے ظلم کرنے والوں کے لیے ایسی ''جہنم'' تیار کر رکھی ہے، جس جہنم کی ''قناتیں'' (جو جہنم چاروں طرف سے) ان کو گھیرے ہوئے ہے، اور اگر وہ پانی مانگیں گے، تو انھیں پینے کے لیے جو دیا جائے گا وہ ''پگھلے ہوئے تانبے'' کی طرح گرم ہوگا جو ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا، بہت ہی برا پانی ہے، اور بہت بری رہنے کی جگہ ہے'' ۔﴿۲۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ ۚ

''بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، تو ہم کسی نیک عمل کرنے والوں کا اجر (وثواب) ضائع (اور برباد) نہیں کرتے'' ۔﴿۳۰﴾

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع

''(نیک) لوگوں ہی کے لیے ''ہمیشہ رہنے والے باغات'' ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہاں انھیں سونے کے زیورات پہنائے جائیں گے، اور وہ باریک اور موٹے ریشم کے ''ہرے ہرے'' کپڑے پہنیں گے، اور آرام والی کرسیوں پر ٹیک لگائے ہوں گے، کتنا اچھا بدلہ ہے! اور جنت بہت اچھی آرام کی جگہ ہے'' ۔﴿۳۱﴾

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ ۭ

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ان لوگوں کے سامنے ان ''دو آدمیوں'' (مالدار کافر اور غریب مومن) کی مثال بیان کیجیے، دونوں میں سے ایک (مالدار کافر) کو ہم نے ''انگوروں کے دو باغ'' دیئے تھے، اور ان دونوں باغوں کو کھجوروں کے گھنے درختوں سے گھیر دیا تھا، اور دونوں باغوں کے بیچ میں کھیتی بھی اُگا رکھی تھی'' ۔﴿۳۲﴾

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ ۙ

''دونوں باغوں نے پھل دیئے، اور کسی باغ نے پھل دینے میں کمی نہیں کی، اور دونوں باغوں کے درمیان ہم نے ایک نہر بھی جاری کر رکھی تھی'' ۔﴿۳۳﴾

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ

''اور اس (مالدار کافر) کو ان درختوں کا پھل ملتا رہا، تو (ایک دن) اپنے (غریب مومن) ساتھی سے کہنے لگا: میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں،

نَفَرًا ﴿۳۴﴾

اور میرا قبیلہ اور خاندان تجھ سے زیادہ طاقت والا اور عزت والا ہے“۔﴿۳۴﴾

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ﴿۳۵﴾

”اور وہ (مالدار کافر) اپنے باغ میں اس حال میں داخل ہوا کہ وہ اپنے حق میں ظلم کر رہا تھا، کہا: میں تو نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی اجڑ بھی سکتا ہے“۔﴿۳۵﴾

وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ﴿۳۶﴾

”اور (مالدار کافر نے کہا) مجھے یقین نہیں ہے کہ قیامت کبھی آئے گی، مان لیں اگر میں اپنے رب کے پاس لوٹ کر گیا بھی تو میں اس باغ سے زیادہ اچھا بدلہ پاؤں گا“۔﴿۳۶﴾

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ؕ﴿۳۷﴾

”(غریب مومن) نے اپنے (مالدار کافر) ساتھی سے بات کرتے ہوئے کہا: کیا تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو؟، جس نے تجھے مٹی سے، پھر نطفہ (معمولی پانی منی) سے پیدا کیا، پھر تمھیں پورا آدمی بنا دیا (اچھا انسان بنا دیا)“۔﴿۳۷﴾

لٰـكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

”(غریب مومن نے اپنے مالدار کافر ساتھی سے کہا: لیکن میرا عقیدہ یہ ہے کہ) اللہ ہی میرا رب ہے، اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا“۔﴿۳۸﴾

وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ﴿۳۹﴾

”اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو یہ کیوں نہیں کہا؟: ”ماشاء اللہ، لا قوۃ الا باللہ“ (وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اللہ کی توفیق کے بغیر کسی کے اندر کوئی طاقت نہیں ہے)، اگر تو اس وقت مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم دیکھتا ہے (تو کیا ہوا)“۔﴿۳۹﴾

فَعَسٰى رَبِّىۡۤ اَنۡ يُّؤۡتِيَنِ خَيۡرًا مِّنۡ جَنَّتِكَ وَيُرۡسِلَ عَلَيۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِيۡدًا زَلَقًا ۙ﴿۴۰﴾

”مگر مجھے امید ہے کہ میرا رب تیرے باغ سے اچھا باغ دے گا، اور تمہارے اس باغ پر کوئی آسمانی ”آفت“ بھیج دے گا، تو وہ بے پودے والا صاف اور چکنا میدان ہو جائے گا (تیرا باغ جل کر راکھ ہو جائے گا)“۔﴿۴۰﴾

اَوۡ يُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

”یا اس باغ (کے نہر) کا پانی بالکل ”گہرا“ چلا جائے (پانی کا لیول بالکل ہی ڈاؤن ہو جائے) اور تو پانی نکال بھی نہ سکے گا“۔﴿۴۱﴾

وَاُحِيۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

”اور (ایسا ہی ہوا) اس (مالدار کافر) کے باغ کو ”آفت“ نے گھیر لیا، اور ان پھلوں پر جتنا مال خرچ کیا تھا اس پر ”افسوس“ کرتا رہ گیا (دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا)، وہ باغ اپنی چھتوں (ٹیٹوں) پر گرا پڑا تھا، اب وہ کہنے لگا: کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا“۔﴿۴۲﴾

وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ

”اس وقت اللہ کے سوا کوئی بھی جماعت (انکار کرنے والے) کی مدد

دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾

نہیں کر سکی اور نہ ہی وہ بدلہ لے سکا (اور وہ خود بھی اس آفت کا مقابلہ نہ کر سکا)"۔﴿۴۳﴾

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع

"(اب اس انکار کرنے والے کو معلوم ہوا کہ) سارا اختیار تو اللہ "برحق" کو ہے، وہی اللہ بدلہ دینے والا اور اچھا انجام دکھانے والا ہے"۔﴿۴۴﴾

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

"اور (اے نبی ﷺ!) آپ ان کے لیے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کیجیے: جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین کا "پودا" خوب گھنا ہوجاتا ہے، پھر وہی پودا ریزہ ریزہ (چورہ چورہ) ہوکر "بھوسا" ہوجاتا ہے جسے ہوا اڑا کر لے جاتی ہے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔﴿۴۵﴾

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

"یہ مال یہ اولاد تو دنیاوی زندگی کی "زیب وزینت" (خوبصورتی) ہیں، اور "باقی رہنے والی نیکیاں" ہی آپ کے رب کے پاس ثواب کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں، اور اچھی امید (لگانے) کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہیں"۔﴿۴۶﴾۔ (مرنے کے بعد کام آنے والی نیکیاں: نیک اولاد، صدقہ جاریہ، مسجد، مدرسے، مسافر خانے، پانی کا انتظام، اسپتال، علم، قرآن کی تقسیم، کتابیں، ذکر و اذکار اور صدقہ و خیرات وغیرہ ہیں)۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ۚ

"اور (یاد کرو) جس (قیامت کے) دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے، اور آپ (ﷺ) زمین کو "صاف اور چٹیل" میدان پائیں گے، اور ہم سب لوگوں کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے"۔﴿۴۷﴾

وَعُرِضُوْا عَلٰي رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۡ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾

"اور سب کے سب آپ (ﷺ) کے رب کے سامنے صف باندھے پیش کیے جائیں گے، (تو ہم کہیں گے کہ) تم لوگ ہمارے پاس اسی طرح آ گئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ تم تو سمجھ رہے تھے کہ تمہارے زندہ کیے جانے کا ہم نے کوئی وقت مقرر (طے) نہیں کر رکھا ہے"۔﴿۴۸﴾۔ (جس طرح "ماں کے پیٹ" سے ننگے بدن پیدا ہوئے اسی طرح دوبارہ "زمین کے پیٹ" سے پیدا ہونا ہے)۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا

"اور (یاد کرو) "نامہ اعمال" ہر ایک کے سامنے رکھ دیا جائے گا، تو آپ جرم کرنے والوں کو (انکار کرنے والوں کو) دیکھیں گے کہ وہ نامہ اعمال میں موجود "تحریر" سے (موجود چیزوں سے) ڈرے ہوئے ہوں گے، اور کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! (یہ نامہ اعمال! ہائے ہماری بدنصیبی!) اس کتاب

عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝۴۹ ع۵ ۱۸

کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے چھوٹے بڑے سب گناہ کو ''ریکارڈ'' کر رکھا ہے، اور انھوں نے دنیا میں جو کچھ بھی کیا ہوگا اسے اپنے سامنے پائیں گے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب کسی پر بھی (ذرہ برابر) ظلم نہیں کرتا''۔ ۝۴۹

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝۵۰

''اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو، تو ابلیس کو چھوڑ کر سب نے سجدہ کیا، (ابلیس نے سجدہ نہیں کیا)، وہ جنوں میں سے تھا، تو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم لوگ اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناؤ گے، جب کہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں؟ شیطان ظلم کرنے والوں کے لیے (انکار کرنے والوں کے لیے اللہ کا) بڑا برا بدل ہے''۔ ۝۵۰۔ (فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا سجدہ) تھا، مگر اب قیامت تک کسی کے لیے بھی ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا) سجدہ بھی جائز نہیں ہے، آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنانے، اس میں اپنی روح پھونکنے، فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کی حقیقت اور اس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرنے کی تفصیل قرآن میں کئی جگہ پر ہے۔ (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 39 تک (چوتھا رکوع)۔ (۲) سورہ اعراف آیت نمبر 11 سے 18 تک۔ (۳) سورہ حجر آیت نمبر 26 سے 44 تک۔ (۴) سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 61 سے 65 تک۔ (۵) سورہ کہف آیت نمبر 50۔ (۶) سورہ طٰہٰ آیت نمبر 116 سے 123 تک۔ (۷) سورہ صٓ آیت نمبر 71 سے 85 تک)۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝۵۱

''میں نے تو شیطان کو اس وقت بھی گواہ نہیں بنایا تھا (مدد کے لیے نہیں بلایا تھا) جس وقت آسمانوں و زمین کو پیدا کیا تھا، اور اس وقت بھی گواہ نہیں بنایا تھا (مدد کے لیے نہیں بلایا تھا) جس وقت خود (ان شیطانوں کو اور انکار کرنے والوں کو) پیدا کیا تھا، اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنی مدد کرنے والا نہیں بناتا''۔ ۝۵۱

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝۵۲

''اور (یاد کرو) جس دن اللہ (انکار کرنے والوں سے) کہے گا: ان (بناوٹی) معبودوں کو تو بلاؤ جنھیں تم میرا شریک سمجھتے تھے، وہ انھیں پکاریں گے لیکن وہ (بناوٹی معبود) انھیں کوئی جواب نہیں دیں گے، اور ہم ان (مشرکوں اور ان کے معبودوں) کے درمیان ہلاکت و بربادی

کا گڑھا (آڑ) بنادیں گے (مشرکوں اور ان کے معبودوں کے درمیان دشمنی پیدا کردیں گے)"۔ ﴿۵۲﴾

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾

"اور مجرمین (انکار کرنے والے) اس قیامت کے دن آگ کو دیکھیں گے، تو انھیں پکا یقین ہوجائے گا کہ: بیشک وہ اس میں گرنے والے ہیں، اور اس سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پائیں گے"۔ ﴿۵۳﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

"اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی باتیں صاف صاف بیان کردی ہیں، مگر انسان سب سے بڑا "جھگڑالو" ہے"۔ ﴿۵۴﴾

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

"اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی، تو انھیں ایمان لانے اور اپنے رب سے معافی مانگنے سے صرف اس بات نے روکا کہ (وہ انتظار میں ہیں کہ) ان کے ساتھ بھی پچھلے لوگوں جیسا معاملہ ہو، (یعنی انھیں ہلاک وبرباد کردیا جائے)، یا قیامت کا عذاب بالکل ان کی آنکھوں کے سامنے آجائے"۔ ﴿۵۵﴾

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

"اور ہم رسولوں کو اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ (ایمان والوں کو جنت کی) خوش خبری سنائیں، اور (انکار کرنے والوں کو عذاب سے) ڈرائیں، اور کافر لوگ "باطل" کا سہارا لیکر "حق" کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں، اور انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے اسے مذاق بناڈالا ہے"۔ ﴿۵۶﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

"اور اُس سے بڑا (اپنے حق میں) ظالم کون ہوگا، جس کو اس کے رب کی آیتوں (نشانیوں) کے ذریعہ نصیحت کی جائے، تو ان سے منہ موڑ لے، اور اپنے ہاتھوں کے گناہوں کو بھول جائے؟، اور بیشک ہم نے (ان کے کالے کرتوت کی وجہ سے) ان کے دلوں پر "پردہ" ڈال دیا ہے، تاکہ وہ اس قرآن کو سمجھ ہی نہ سکیں، اور ان کے کانوں میں "بوجھ" ہے (ڈھکن ہے، ڈاٹ ہے)، اور اگر آپ (ﷺ) انھیں سیدھے راستے کی طرف بلائیں گے، تب بھی وہ سیدھے راستے پر ہرگز نہیں آئیں گے"۔ ﴿۵۷﴾

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ

"اور آپ (ﷺ) کا رب بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے، اگر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے پکڑنے پر آجاتا، تو جلد ہی ان پر عذاب بھیج

الۡعَذَابَ ؕ بَلۡ لَّهُمۡ مَّوۡعِدٌ لَّنۡ يَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖ مَوۡئِلًا ﴿۵۸﴾

دیتا، لیکن ان کے عذاب کا ایک وقت مقرر (طے) ہے، وہ لوگ (عذاب) سے بچنے کے لیے اللہ کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے"۔﴿۵۸﴾

وَتِلۡكَ الۡقُرٰٓى اَهۡلَكۡنٰهُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا وَجَعَلۡنَا لِمَهۡلِكِهِمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۵۹﴾ ع

"اور ان بستیوں والوں نے جب ظلم کیا تو ہم نے انھیں ہلاک و برباد کر دیا، اور ہم نے ان کی ہلاکت و بربادی کے لیے ایک وقت مقرر (طے) کر دیا تھا"۔﴿۵۹﴾

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِفَتٰٮهُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤى اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ اَوۡ اَمۡضِىَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

"اور (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے نوجوان (شاگرد یوشع بن نون) سے کہا: میں اس وقت تک اپنا سفر جاری رکھوں گا جب تک "دوسمندروں" کے "سنگم" (دریائے نیل کی دو شاخیں، "بحر ابیض" اور "بحر ازرق" کے ملنے کی جگہ) پر پہنچ نہ جاؤں، ورنہ برسوں (مدتوں) چلتا رہوں گا"۔﴿۶۰﴾

فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَيۡنِهِمَا نَسِيَا حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

"تو جب وہ دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون) "دوسمندروں" کے سنگم پر پہنچ گئے، تو وہاں اپنی مچھلی بھول گئے، اور مچھلی نے سمندر میں ایک "سُرنگ" کی طرح اپنا راستہ بنا لیا"۔﴿۶۱﴾

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰٮهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

"پھر جب دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون) آگے بڑھ گئے، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے نوجوان (یوشع بن نون) سے کہا: ہمارا کھانا لاؤ، ہم تو اپنے اس سفر سے بہت زیادہ تھک گئے ہیں"۔﴿۶۲﴾

قَالَ اَرَءَيۡتَ اِذۡ اَوَيۡنَاۤ اِلَى الصَّخۡرَةِ فَاِنِّىۡ نَسِيۡتُ الۡحُوۡتَ وَمَاۤ اَنۡسٰنِيۡهُ اِلَّا الشَّيۡطٰنُ اَنۡ اَذۡكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

"(یوشع بن نون) نے جواب دیا: آپ کو ایک عجیب بات بتاتا ہوں کہ جب ہم دونوں چٹانوں پر ٹیک لگائے آرام کر رہے تھے، تو میں آپ سے مچھلی کی بات کرنا بھول گیا، اور یہ شیطان ہی تھا جس نے مجھے آپ سے مچھلی کے بارے میں بتانا بھلا دیا، وہ مچھلی عجیب انداز میں سمندر میں اپنا راستہ بنا کر چلی گئی"۔﴿۶۳﴾

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۙ﴿۶۴﴾

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: یہی تو وہ (جگہ) ہے جسے ہم تلاش کر رہے ہیں، تو دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹ آئے"۔﴿۶۴﴾

فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۵﴾

"تو (دونوں موسیٰ علیہ السلام اور یوشع بن نون نے) ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضر) کو پایا، جن کو ہم نے اپنی خصوصی رحمت سے نوازا تھا، اور جسے اپنی طرف سے ایک (خاص) علم سکھایا تھا"۔﴿۶۵﴾

قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ

"موسیٰ (علیہ السلام) نے (خضر) سے کہا: اگر میں آپ کے ساتھ رہوں

تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۶﴾

تو کیا اس بھلائی کا کچھ حصہ مجھے بھی سکھا دیں گے جو آپ کو سکھائی گئی ہے؟''۔﴿۶۶﴾۔ (کبھی کوئی بڑے علم و حکمت والا آدمی بھی کسی چھوٹے سے کوئی خاص علم حاصل کر سکتا ہے۔ ولی نبی سے افضل نہیں ہے)۔

قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۶۷﴾

''(خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے''۔﴿۶۷﴾

وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿۶۸﴾

''اور جن باتوں کی آپ کو خبر ہی نہیں ہے، ان پر آپ کیسے صبر کر پائیں گے؟''۔﴿۶۸﴾

قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿۶۹﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ''ان شاء اللہ'' (اگر اللہ نے چاہا) تو آپ ضرور مجھے صبر کرنے والا پائیں گے، اور میں آپ کی کسی بات کی نافرمانی (خلاف ورزی) نہیں کروں گا''۔﴿۶۹﴾

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۰﴾ ع ۱۱/۲۱

''(خضر) نے کہا: اچھا! اگر آپ کو میرے ساتھ چلنا ہی ہے تو آپ مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں اس وقت تک نہیں پوچھیں گے جب تک میں خود ہی آپ کو اس کے بارے میں نہ بتا دوں''۔﴿۷۰﴾

فَانۡطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔـا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾

''پھر دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور خضر) چل پڑے، اور دونوں ایک ''کشتی'' میں سوار ہوئے، تو (خضر نے) اس کشتی میں ''سوراخ'' (چھید) کر دیا، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کیا آپ نے اس میں سوراخ اس لیے کر دیا ہے تاکہ اس میں سوار لوگوں کو ڈبو دیں؟ آپ نے ایک خطرناک (اور انوکھا) کام کیا ہے''۔﴿۷۱﴾

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾

''(خضر نے) کہا: میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر پائیں گے؟''۔﴿۷۲﴾

قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میری بھول چوک پر آپ میری ''پکڑ'' نہ کیجیے، اور میرے لیے میرے کام کو مشکل نہ بنائیے''۔﴿۷۳﴾

فَانۡطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَـقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔـا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾

''پھر دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہما السلام) آگے چل پڑے، یہاں تک کہ دونوں کی ایک لڑکے سے ملاقات ہوئی، تو (خضر نے) اس لڑکے کو مار ڈالا، موسیٰ (علیہ السلام) بول اٹھے: آپ نے ایک بے گناہ کو مار ڈالا ہے، جب کہ اس نے کسی کی جان بھی نہیں لی تھی کہ جس کا بدلہ اس سے لیا جائے؟ یہ تو آپ نے بہت ہی بُرا کام کیا ہے!''۔﴿۷۴﴾

(سولھواں پارہ)

(سولھویں پارے میں ٹوٹل (17) رکوع ہیں۔اور (269) آیتیں ہیں)

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾

''(خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر پائیں گے؟''۔﴿۷۵﴾

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا:۔اگر اب میں آپ سے کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا، اب میرے لیے آپ کے پاس کوئی ''عذر'' باقی نہیں رہے گا''۔﴿۷۶﴾

فَانۡطَلَقَا ٙ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ اۨسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّـنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ﴿۷۷﴾

''پھر دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور خضر) چلے۔یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے، ان سے کھانا مانگا۔لیکن ان لوگوں نے دونوں کی ''ضیافت'' نہیں کی (مہمان بنانے سے انکار کردیا)۔ پھر اس بستی میں دونوں کو ایک دیوار ملی جو ''گری'' جارہی تھی، تو (خضر) نے اس دیوار کو ''سیدھا'' کردیا، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اگر آپ چاہتے تو (ان سے) اس کام کی مزدوری لے لیتے (تاکہ کھانے کا انتظام ہوجاتا)''۔﴿۷۷﴾۔ (بستی والے کتنے گئے گزرے تھے، اللہ کے ''نبی'' اور اللہ کے ''ولی'' دونوں کو کھانا نہیں کھلایا)۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ ۚ سَاُنَـبِّـئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾

''(خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: اب میرا اور آپ کا ساتھ ختم ہوگیا (میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت آگیا)، اب میں آپ کو ان باتوں کی ''حقیقت'' بتاتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکے''۔﴿۷۸﴾

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾

''وہ ''کشتی'' کچھ غریب لوگوں کی تھی جو سمندر میں محنت مزدوری کرتے تھے، میں نے اسے (اللہ کی طرف سے دیئے گئے علم کی وجہ سے) عیب دار بنادیا (اس میں سوراخ کردیا)، اس لیے کہ اس علاقے کے بعد ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا''۔﴿۷۹﴾۔(سوراخ والی کشتی کو وہ ظالم بادشاہ نہ لے، ورنہ ان غریب بے چاروں کا روزگار بند ہوجاتا، کشتی میں سوراخ کرکے کشتی والوں کے ساتھ ''اچھا'' کیا ''برا'' نہیں کیا)۔

وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ

''اور وہ ''لڑکا''، تو اس کے ماں باپ ایمان والے تھے، اور مجھے (اللہ کی

فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّ كُفۡرًا ۚ﴿۸۰﴾

طرف سے دیئے گئے علم کی وجہ سے) اس بات کا ڈر تھا کہ وہ کہیں اپنے ماں باپ کو "سرکشی" اور "کفر" میں نہ پھنسا لے"۔﴿۸۰﴾۔ (وہ لڑکا زندہ رہا تو اپنے ماں باپ کو بھی کافر بنا دے گا، ماں باپ کو گمراہ کر دے گا اس لیے کہ ماں باپ کو اس سے بڑی محبت تھی)۔

فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّ اَقۡرَبَ رُحۡمًا ﴿۸۱﴾

"تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس لڑکے کے بدلے انھیں اس سے اچھا لڑکا عطا کرے جو اچھے اخلاق والا اور (سب کے ساتھ) اچھا سلوک کرنے والا ہو"۔﴿۸۱﴾۔ (وہی ہوا دوسرا لڑکا اللہ سے اور ماں باپ سے بہت محبت کرنے والا تھا، ماں باپ بھی اس سے بہت محبت کرتے تھے، میں نے نیک ماں باپ کو گمراہ ہونے سے بچا لیا تو اچھا ہی کیا ہے)۔

وَ اَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَكَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ ؕ ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ؕ﴿۸۲﴾ ع

"اور وہ "دیوار"، تو اس شہر میں رہنے والے دو یتیم بچوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان دونوں کا "خزانہ" تھا، اور ان دونوں کا باپ "نیک" تھا، تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں لڑکے جوان ہو جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں (اگر اس وقت دیوار گر جاتی تو دوسرے لوگ خزانہ لے لیتے)، یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت تھی (جس کی مہربانی سے یہ سب کام ہوا ہے)، اور یہ سارے کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا ہے، یہ ہے ان باتوں کی "حقیقت" جن پر آپ صبر نہ کر سکے"۔﴿۸۲﴾

وَيَسۡـئَلُوۡنَكَ عَنۡ ذِى الۡقَرۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ سَاَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ مِّنۡهُ ذِكۡرًا ؕ﴿۸۳﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) لوگ آپ سے "ذوالقرنین" (بادشاہ) کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے: جلد ہی میں ان کا حال تمھیں سناؤں گا"۔﴿۸۳﴾۔ ("ذوالقرنین" نیک صالح اور ایمان والا بادشاہ تھا، عرب والے ذوالقرنین کو "خسرو"، ایرانی اسے "خورس" (کورش)، اور کچھ لوگ اسے "سائرس" کہتے ہیں۔ اور "سکندر رومی" ذوالقرنین نہیں ہے، کیونکہ "سکندر رومی" مشرک اور کافر تھا، ایمان والا نہیں تھا۔ ذوالقرنین کیوں کہا گیا؟: اس لیے کہ وہ "فارس و روم" دونوں کا بادشاہ تھا، یا اس کے سر پر بال کی "دو چوٹیاں" تھیں، یا اس لیے کہ اس نے "مشرق و مغرب" پر حکمرانی کی تھی)۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الۡاَرۡضِ وَاٰتَيۡنٰهُ مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ سَبَبًا ۙ﴿۸۴﴾

"بیشک ہم نے "ذوالقرنین" کو زمین میں مضبوط حکومت دے رکھی تھی، اور ہر چیز کے لیے اسے سامان بھی دیا تھا"۔﴿۸۴﴾

فَاَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾

''تو ذوالقرنین سامان لیکر ایک راستے پر نکل پڑا''۔﴿۸۵﴾۔ (مغرب (West) میں دنیا کے آخری کنارے تک ''ایک مہم'' پر نکل پڑا)۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِىۡ عَيۡنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا ؕ قُلۡنَا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِيۡهِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۶﴾

''یہاں تک کہ (مغرب میں) ''سورج ڈوبنے'' کی جگہ تک پہنچ گیا، اسے یوں معلوم ہوا جیسے سورج ''کیچڑ والے چشمہ'' میں ڈوب رہا ہے (سیاہی مائل گدلے پانی میں ڈوب رہا ہے)، وہاں اس نے ایک (جاہل) قوم دیکھی، ہم نے کہا: اے ذوالقرنین! (تمہارے پاس دو راستے ہیں) یا تو (ان لوگوں کو) سزا دے، یا ان سے اچھا معاملہ کرے''۔﴿۸۶﴾۔ (West) میں دنیا کے آخری کنارے تک پہنچ گیا جس کے آگے سمندر ہے، مغربی ساحل کے زیادہ تر حصے چھوٹی چھوٹی خلیجوں میں بٹے ہوئے ہیں، وہاں خلیج ایک ''چشمہ'' کی صورت میں دکھائی دیتا ہے)۔

قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكۡرًا ﴿۸۷﴾

''ذوالقرنین نے کہا: جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی سزا دیں گے، پھر جب وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اور بھی سخت عذاب دے گا''۔﴿۸۷﴾۔ (ذوالقرنین نے مغرب میں رہنے والی قوم کو اچھی طرح سمجھایا، انھیں اسلام کی دعوت دی، نہ ماننے والوں کو ڈرایا)۔

وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالۡحُسۡنٰى ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا يُسۡرًا ﴿۸۸﴾ؕ

''مگر جو ایمان لے آئے گا، اور نیک عمل کرتا رہے گا، تو اسے اچھا بدلہ ملے گا، اور اسے اپنا حکم دیتے وقت ہم آسان بات کہیں گے''۔﴿۸۸﴾

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾

''پھر ذوالقرنین سامان لیکر ایک اور راستے پر نکل پڑا''۔﴿۸۹﴾۔ (مشرق (East) میں دنیا کے آخری کنارے تک ''دوسری مہم'' پر نکل پڑا)۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَطۡلُعُ عَلٰى قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلۡ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ﴿۹۰﴾ۙ

''یہاں تک کہ (مشرق میں) ''سورج نکلنے'' کی جگہ تک پہنچ گیا، تو اسے ایک ایسی قوم پر نکلتے ہوئے پایا جن کے واسطے اس (کی دھوپ) سے بچنے کے لیے ہم نے کوئی ''آڑ'' نہیں بنایا تھا''۔﴿۹۰﴾۔ (East میں دنیا کے آخری کنارے تک پہنچ گیا، جہاں ایک ایسی قوم تھی جو اپنا گھر تک بنانا نہیں جانتی تھی، سورج کی گرمی سے بچنے کے لیے ان کے پاس نہ خیمے تھے اور نہ مکان تھے، اور وہ پہاڑوں اور غاروں میں اپنا گزر اوقات کرتے تھے، یا پھر وہ سورج کی گرمی اور بارش وغیرہ کو برداشت کرنے کے عادی ہو گئے تھے)۔

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدۡ اَحَطۡنَا بِمَا لَدَيۡهِ خُبۡرًا ﴿۹۱﴾

''واقعہ ایسا ہی ہے، اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ ساز و سامان تھا، ہمیں

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

اس کی پوری خبر ہے''۔﴿۹۱﴾۔(ذوالقرنین کے سازوسامان کا صحیح علم صرف اللہ کو ہے)۔

''پھر ذوالقرنین سامان لیکر ایک اور راستے پر نکل پڑا''۔﴿۹۲﴾۔(شمال (South) میں دنیا کے آخری کنارے تک ''تیسری مہم'' پر نکل پڑا)۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾

''یہاں تک کہ جب وہ ''دو پہاڑوں'' کے درمیان پہنچا، وہاں ایسے لوگوں کو پایا جو کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے''۔﴿۹۳﴾

قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾

''انہوں نے کہا: اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج وماجوج نے اس زمین میں فساد مچا رکھا ہے، اگر ہم آپ کو کچھ ''چندہ'' اکٹھا کر کے دے دیں، تو کیا آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں گے؟''۔﴿۹۴﴾

قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾

''ذوالقرنین نے کہا: میرے رب نے مجھے جو (مالی) طاقت دے رکھی ہے وہ بہت ہے، تم لوگ بس جسمانی طاقت (محنت) سے میری مدد کرو، تو میں ان کے اور تمہارے درمیان ایک موٹی اور ''مضبوط دیوار'' بنا دوں گا''۔﴿۹۵﴾

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾

''مجھے لوہے کی اینٹیں دو، (لوہے کی چادریں دو، لوہے کے تختے لاؤ)، یہاں تک کہ ذوالقرنین نے جب دونوں پہاڑوں کے درمیان کا حصہ اوپر تک برابر کر دیا، تو کہا: اب اس میں آگ جلاؤ، اور جب وہ لوہے کی چادریں آگ (کی طرح لال) ہوگئیں تو اس نے کہا: اب مجھے پگھلا ہوا ''تانبا'' دو تا کہ میں اس پر ڈال دوں''۔﴿۹۶﴾

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾

''تو (وہ دیوار ایسی بن گئی کہ) یاجوج اور ماجوج نہ تو اس کے اوپر چڑھ سکتے تھے، اور نہ ہی اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے''۔﴿۹۷﴾

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾

''ذوالقرنین نے کہا: یہ دیوار میرے رب کی رحمت ہے، جب میرے رب کا وعدہ (قیامت کا دن) آجائے گا تو وہ اس (دیوار) کو ''گرا'' کر زمین کے برابر کر دے گا، اور میرے رب کا وعدہ ''سچا'' ہے''۔﴿۹۸﴾

وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾

''(دجال کی موت کے بعد) یاجوج اور ماجوج کی حالت ہم ایسی کر دیں گے، کہ وہ (بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے) ایک دوسرے سے مل جائیں گے (اور ہر طرف مار دھاڑ اور ظلم وستم کرنے لگیں گے)، اور صور پھونک

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۝١٠٠

دیا جائے گا، پھر ہم ان سب کو ایک ساتھ جمع کریں گے"۔ ۝٩٩
"اور (قیامت کے) دن ہم جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لائیں گے"۔ ۝١٠٠

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝١٠١ ع ١٩

"(انکار کرنے والے تو وہ ہیں) جن کی آنکھوں پر (دنیا میں) میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا، اور جو (حق سے دشمنی کی وجہ سے حق) سننے کو تیار ہی نہیں تھے"۔ ۝١٠١

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝١٠٢

"کیا کافروں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (قیامت کے دن) وہ لوگ مجھے چھوڑ کر میرے ہی بندوں کو اپنا کارساز (کام بنانے والا اور مدد کرنے والا) بنالیں گے؟ بیشک ہم نے جہنم کو کافروں کی میزبانی (مہمانی) کے لیے تیار کر رکھا ہے"۔ ۝١٠٢۔ (جہنم کی آگ سے انکار کرنے والوں کی مہمانی کریں گے)۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝١٠٣

"آپ (ﷺ انکار کرنے والوں سے) کہہ دیجیے: کہ (قیامت کے دن) اپنے کاموں کے حساب سے سب سے زیادہ گھاٹے (نقصان) میں کون ہے؟"۔ ۝١٠٣

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝١٠٤

"(قیامت کے دن نقصان میں وہ لوگ ہیں) جن کی پوری کوشش دنیا کی زندگی ہی میں بے کار چلی گئی، اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں"۔ ۝١٠٤

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝١٠٥

"یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کا اور اس کے سامنے پیش ہونے کا انکار کر دیا تھا، تو ان کے سارے کام بیکار ہو گئے، اور ہم قیامت کے دن ان کا کوئی "وزن" نہیں کریں گے"۔ ۝١٠٥

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝١٠٦

"(انکار کرنے والوں کا بدلہ) جہنم ہے، اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا تھا (حق کا انکار کیا تھا)، اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا تھا"۔ ۝١٠٦

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝١٠٧

"بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ان کی "مہمانی" کے لیے (جنت) الفردوس کے "باغات" ہوں گے"۔ ۝١٠٧

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝١٠٨

"جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، وہاں سے بالکل نکلنا نہیں چاہیں گے (کہیں اور جانا نہیں چاہیں گے)"۔ ۝١٠٨

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سارا سمندر ''روشنائی'' (سیاہی) بن جائے، تو سمندر ''سوکھ'' جائے گا، مگر میرے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی، چاہے مدد کے لئے اسی جیسا اور سمندر لے آئیں (پھر بھی میرے رب کی بات ختم نہیں ہوگی)''۔ ﴿۱۰۹﴾

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: میں تو تمہارے ہی جیسا ایک ''انسان'' ہوں (فرق صرف اتنا ہے کہ) میرے پاس ''وحی'' آتی ہے کہ: تم سب کا (حقیقی اور سچا) معبود صرف ایک ہی (اللہ) ہے، تو جو شخص اپنے رب سے ملنے کا ''یقین'' رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے، اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے''۔ ﴿۱۱۰﴾

آیات: 98 | (19) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 6

سورہ "مَرْيَمَ" کے بارے میں:

سورہ نمبر (19)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (44)۔ مَرْيَمَ: عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم علیہا السلام۔ آیت نمبر (16) میں ہے۔ مریم علیہا السلام اکیلی خاتون ہیں جن کا نام کم سے کم (۳۰) بار قرآن میں آیا ہے۔

یہ سورہ ''حبشہ'' کی طرف ہجرت کے موقع پر نازل ہوئی۔ عیسائی بادشاہ ''نجاشی'' کے دربار میں ''جعفر طیار رضی اللہ عنہ'' نے اس سورہ کی تلاوت کی تو پورا دربار رونے لگا۔

سورہ "مَرْيَمَ'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس سورہ میں (98) آیتیں ہیں اور (6) رکوع ہیں۔

سورہ "مَرْيَمَ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''مریم'' کے شروع میں ذکر ہے کہ زکریا علیہ السلام نے اللہ سے کیسے اولاد مانگی؟ اللہ نے کیسے یحییٰ علیہ السلام عطا کیا، (۲) مریم علیہا السلام کا تفصیل سے ذکر ہے کہ وہ کیسے حمل سے ہوئی؟ عیسیٰ علیہ السلام کیسے پیدا ہوئے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں بات کی، سب کو عیسیٰ علیہ السلام نے ایک اللہ کی طرف بلایا، (۳) ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے کہ انھوں نے اپنے باپ آذر کو کیسے سمجھایا؟ ان کے باپ نے کیا کہا؟ ابراہیم علیہ السلام نے اپنا گھر بار کیوں چھوڑ دیا؟ (۴) موسیٰ علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام کا ذکر ہے، (۵) انسانوں کے بارے میں ہے کہ وہ کیسے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ اللہ ہی زندہ کرے گا، (۶) سورہ کے اخیر میں ہے کہ اللہ کے لیے اولاد نہیں ہے جس نے اللہ کے لئے اولاد بنائی اس نے سب سے غلط کام کیا ہے، جس سے آسمان و زمین پھٹ جائے۔ (۷) اخیر میں ہے کہ سب اکیلے اللہ کے پاس آئیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے“

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝١

”کاف ۔ہا۔ یا۔ عین ۔صاد۔ ۝١۔ (یہ حروف مُقَطَّعَاتْ میں سے ہیں، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

ذِكۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّكَ عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا ۝٢

”یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی ”رحمت“ کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) پر کی تھی“۔ ۝٢

اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣

”یہ اس وقت کی بات ہے جب زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا“۔ ۝٣

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝٤

”(زکریا علیہ السلام نے) کہا: میرے رب! میری ہڈی کمزور ہو گئی ہے، اور میرے سر کے بال سفید ہو گئے (میں بوڑھا ہو چکا ہوں)، اور میرے رب! میں تجھ سے دعا کر کے کبھی ”محروم“ نہیں رہا“۔ ۝٤

وَاِنِّىۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِىَ مِنۡ وَّرَآءِىۡ وَكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۝٥

”(زکریا علیہ السلام نے کہا) اور میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے مطمئن نہیں ہوں (کہ وہ دعوت کا کام جاری رکھیں گے)، اور میری بیوی بانجھ ہے، اس لیے تو مجھے اپنے پاس سے ایک ”لڑکا“ عطا فرما“۔ ۝٥

يَّرِثُنِىۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦

”جو (دعوتی کاموں میں) میرا اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا بھی وارث بنے، اور میرے رب! اس کو تو سب کا محبوب بنا دے“۔ ۝٦۔ (اسے اپنا محبوب بندہ بنا لے)۔

يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسۡمُهٗ يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ۝٧

”(اللہ نے کہا:) اے زکریا! بیشک ہم تمھیں ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام ”یحییٰ“ ہے، اس سے پہلے اس نام کا کوئی دوسرا ہم نے پیدا نہیں کیا“۔ ۝٧۔ (یحییٰ: دعائیہ نام ہے، اللہ کرے دیر تک زندہ رہے)۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا وَّقَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡكِبَرِ عِتِيًّا ۝٨

”زکریا (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! میرے یہاں لڑکا کیسے پیدا ہو گا؟ میری بیوی بانجھ ہے، اور میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں!“۔ ۝٨

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدۡ خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ تَكُ شَيۡـًٔا ۝٩

”اللہ نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہو گا، آپ کے رب کا ”فرمان“ ہے: یہ تو میرے لیے بہت ”آسان“ ہے، اور اس سے پہلے میں نے آپ کو پیدا

کیا تھا جب آپ کچھ بھی نہیں تھے''۔⑨

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ⑩

''(زکریا علیہ السلام نے) کہا: میرے رب! مجھے اس کی کوئی نشانی بتادے، اللہ نے کہا: آپ کے لیے نشانی یہ ہوگی کہ آپ تین دن تک تندرست ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے بات نہیں کریں گے''۔⑩

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ⑪

''(جب وہ وقت آ گیا) تو زکریا (علیہ السلام) اپنی ''عبادت گاہ'' (کمرے) سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے، تو انھیں اشارے سے کہا: صبح وشام (اللہ کی) تسبیح کرو (حمد وثنا بیان کرو)''۔⑪

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ⑫

''(جب یحییٰ علیہ السلام پیدا ہو کر بڑے ہو گئے تو اللہ نے فرمایا) اے یحییٰ! آپ ''کتاب'' کو مضبوطی سے تھام لیں، اور ہم نے بچپن ہی سے ان کو فیصلہ کرنے کی صلاحیت دی تھی''۔ؕ⑫

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ⑬

''اور (یحییٰ علیہ السلام کو) خاص اپنے پاس سے ''نرم دلی'' اور ''پاکیزگی'' بھی عطا کی تھی، اور وہ واقعی بڑے نیک تھے''۔ؕ⑬

وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ⑭

''اور (یحییٰ علیہ السلام) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے (بڑی خدمت کرنے والے تھے) اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے''۔⑭

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۠⑮

ع

''اور (اللہ کی طرف سے یحییٰ علیہ السلام) پر ''سلام'' ہے جس دن وہ پیدا ہوئے، اور جس دن وہ مریں گے، اور جس دن وہ (دوبارہ) زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے''۔ؑ⑮۔ (انسان کے لیے پیدائش، موت اور دوبارہ زندہ ہونا یہ تینوں مراحل بہت ہی مشکل والا ہے)۔

وقف لازم

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ⑯

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اس کتاب میں (عیسیٰ علیہ السلام کی ماں) مریم (بنت عمران علیہا السلام) کا بھی قصہ بیان کیجیے، جب وہ اپنے گھر والوں سے دور مشرق کی جانب چلی گئی''۔ؕ⑯۔ (جب اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرنا چاہا تو مریم علیہا السلام مسجد اقصیٰ سے ذرا ہٹ کر مشرقی جانب چلی گئیں۔ یا عبادت کے لیے تنہائی میں چلی گئیں)۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ⑰

''اور پردہ ڈال کر ان سے چھپ گئی تھی، اس وقت ہم نے ان کے پاس روح (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کو بھیجا، جو ایک تندرست انسانی شکل میں مریم (علیہا السلام) کے سامنے ظاہر ہوئے''۔⑰

قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ

''مریم (علیہا السلام) بولی: میں آپ سے ''رحمٰن'' (اللہ) کی پناہ مانگتی ہوں،

كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾

اگر آپ اللہ سے ڈرنے والے ہیں (تو یہاں سے چلے جائیں)"۔ ﴿۱۸﴾

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

"جبریل (علیہ السلام نے) کہا: میں تو آپ کے رب کا بھیجا ہوا ایک فرشتہ ہوں، (اور اس لیے آیا ہوں) تا کہ آپ کو ایک پاکیزہ (نیک) لڑکا عطا کروں"۔ ﴿۱۹﴾

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

"مریم (علیہا السلام) کہنے لگیں: مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ جبکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں ہے، اور میں بدکار بھی نہیں ہوں"۔ ﴿۲۰﴾

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾

"جبریل (علیہ السلام نے) کہا: ایسے ہی (ہوگا)، آپ کے رب کا "فرمان" ہے: یہ تو میرے لیے بہت "آسان" ہے، تا کہ ہم اس لڑکے (عیسیٰ علیہ السلام) کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) ایک "نشانی" اور "رحمت" بنائیں، یہ ایسی بات ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے"۔ ﴿۲۱﴾

فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾

"تو مریم (علیہا السلام اللہ کے حکم سے) "حاملہ" ہوگئیں، اور (نو مہینے کے بعد جب بچے کی پیدائش کا وقت قریب آیا) تو اسے لیے ہوئے لوگوں سے الگ ہو کر ایک دور جگہ چلی گئیں"۔ ﴿۲۲﴾

فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾

"پھر زچگی (پیدائش) کی تکلیف نے (مریم علیہا السلام کو) کھجور کے درخت کے پاس پہنچا دیا، کہنے لگیں: کاش! میں اس سے پہلے ہی مر چکی ہوتی، اور ایک "بھولی بسری" کہانی بن گئی ہوتی"۔ ﴿۲۳﴾۔ (مریم علیہا السلام "بیت المقدس" سے آٹھ میل دور "بیت لحم" بستی چلی گئیں، جہاں لوگوں کی نظروں سے دور ہوگئیں، تا کہ ان کے طعنوں سے بچی رہیں)۔

فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

"تو (جبریل علیہ السلام) نے ان کی نچلی جانب سے پکارا کہ تم غم نہ کرو، تمہارے رب نے تمہارے نیچے کی جانب سے ایک (پانی کا) چشمہ جاری کر دیا ہے"۔ ﴿۲۴﴾۔ (مریم علیہا السلام ایک ٹیلے پر تھیں اور جبریل علیہ السلام ٹیلے کے نیچے تھے)۔

وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾

"اور (جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام سے کہا:) کھجور کے درخت کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، اس میں سے پکی ہوئی تازہ کھجوریں تمہارے پاس گریں گی"۔ ﴿۲۵﴾

فَكُلِىۡ وَاشۡرَبِىۡ وَقَرِّىۡ عَيۡنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِىۡۤ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ

"تو کھاؤ، پیو (تازہ کھجور کھاؤ، اور نہر کا تازہ پانی پیو) اور اپنی آنکھ (بچے کو دیکھ کر) ٹھنڈی کرو، پھر اگر کوئی انسان کو دیکھو تو (اشارہ سے) کہہ

لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ﴿۲۶﴾

دو: میں نے ''رحمن'' (اللہ) کے لیے روزے کی (خاموش رہنے کی) ''نذر'' (منت) مانی ہے، اس لیے آج میں کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی''۔﴿۲۶﴾

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـــًٔـا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾

''پھر وہ اس (بچے عیسیٰ علیہ السلام) کو اٹھائے ہوئے اپنے لوگوں کے پاس آئیں، تو لوگ کہنے لگے: اے مریم! تم نے بہت ہی برا کام کیا ہے (کہ ناجائز بچہ اٹھائے چلی آ رہی ہو)''۔﴿۲۷﴾

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۚ﴿۲۸﴾

''اے ہارون کی بہن! تمہارا باپ کوئی برا آدمی نہیں تھا، اور تمہاری ماں بدکار نہیں تھی''۔﴿۲۸﴾۔ (ہارون علیہ السلام کے نسل سے تھیں، یا ہارون علیہ السلام کی طرح عبادت گزار اور نیک تھیں اسی لیے ہارون کی بہن کہا گیا ہے، یا مریم علیہا السلام کے بھائی کا نام ہارون تھا)۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾

''تو مریم (علیہا السلام) نے (بچے عیسیٰ علیہ السلام) کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے کہا: ہم کیسے بات کریں اس سے جو ابھی ''گود'' کا بچہ ہے؟''۔﴿۲۹﴾

قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ۙ

''بچے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب (انجیل) دی ہے، اور مجھے نبی بنایا ہے''۔﴿۳۰﴾

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾

''(عیسیٰ علیہ السلام نے کہا) اور میں جہاں بھی رہوں مجھے برکت والا بنایا ہے، اور میں جب تک زندہ رہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کی ''وصیت'' کی ہے''۔﴿۳۱﴾

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾

''(عیسیٰ علیہ السلام نے کہا) اور مجھے اپنی ماں کا فرمانبردار بنایا ہے، اور مجھے سرکش اور بدبخت (سنگ دل) نہیں بنایا ہے''۔﴿۳۲﴾

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

''(عیسیٰ علیہ السلام نے کہا) اور مجھ پر اللہ کی سلامتی رہی جس دن میں پیدا ہوا، اور اس دن بھی رہے گی جس دن میں مروں گا، اور اس دن بھی رہے گی جس دن (دوبارہ) زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا''۔﴿۳۳﴾۔ ((۱) انسان کے لیے پیدائش، موت اور دوبارہ زندہ ہونا یہ تینوں مراحل بہت ہی مشکل والا ہے۔ (۲) کچھ لوگ اس آیت سے عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ثابت کرتے ہیں، مگر (اَمُوْتُ) عربی میں حال (Present) اور مستقبل (Future) کے لیے آتا ہے، ماضی (Past) کے لیے نہیں آتا۔ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہیں، ابھی مرے نہیں ہیں، آسمان میں زندہ ہیں، قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی شریعت پر عمل کریں گے، وقت پورا ہونے پر ان کی موت آئے گی اور زمین میں دفن کیے جائیں گے)۔

ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ‌ ۚ قَوۡلَ الۡحَـقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ۝٣٤

''عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کی یہی حقیقت ہے۔یہی وہ ''حق'' ہے جس میں تم لوگ شک کر رہے ہو (جھگڑا کر رہے ہو)''۔۳۴

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ‌ ۙ سُبۡحٰنَهٗ‌ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۝٣٥ؕ

''اللہ کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے، اس کی ذات پاک ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے، تو اس کے لیے بس کہہ دیتا ہے کہ ''ہوجا''، تو وہ ''ہوجاتی ہے''۔۳۵

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝٣٦

''اور (عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:) بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے، اس لیے تم اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے''۔۳۶

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ‌ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝٣٧

''پھر جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا، تو ایسے کافروں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے جو بڑے دن (قیامت) کی حاضری کا انکار کر رہے ہیں''۔۳۷۔(یہودیوں نے:۔عیسیٰ علیہ السلام کو جادوگر کہا، اور ان کی ماں مریم علیہا السلام کو ''زانیہ'' (بدکار) عورت کہا۔اور عیسائیوں نے:۔عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کہا، اللہ کا بیٹا کہا، سیدھے راستے سے ہٹ گئے)۔

اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا‌ لٰكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝٣٨

''جس دن (انکار کرنے والے لوگ) ہمارے پاس آئیں گے، اس روز خوب اچھی طرح ''سن'' رہے ہوں گے اور خوب اچھی طرح ''دیکھ'' رہے ہوں گے، لیکن یہ ظلم کرنے والے (انکار کرنے والے) آج کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں''۔۳۸۔(آج دنیا میں دیکھنے اور سننے کا فائدہ ہے مگر ''آنکھ'' اور ''کان'' سے فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں۔ اور قیامت کے دن خوب دیکھ رہے ہوں گے اور خوب سن رہے ہوں گے مگر اس دن دیکھنے اور سننے کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا)۔

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ‌ ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝٣٩

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انکار کرنے والوں) کو ''پچھتاوے کے دن'' (قیامت) سے ڈرایئے، جب کہ ہر کام کا آخری فیصلہ کر دیا جائے گا، اور لوگ ابھی غفلت میں ہیں، اور ایمان نہیں لاتے ہیں''۔۳۹

اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ۝٤٠ع

''بیشک ہم ہی زمین اور اس پر موجود سب چیزوں کے ''وارث'' ہیں، اور ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے''۔۴۰

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ اس قرآن میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ

صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾
يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾
يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾
يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾
قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾
وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

بیان کیجیے، بیشک وہ بڑے سچے (اور ایک) نبی تھے"۔ ﴿٤١﴾

"جب (ابراہیم علیہ السلام) نے اپنے باپ (آزر) سے کہا: ابا جان! آپ ایسے کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ جو نہ سنتا ہے، اور نہ دیکھتا ہے، اور نہ آپ کے کسی کام آسکتا ہے"۔ ﴿٤٢﴾

"(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) ابا جان! میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے، اس لیے آپ میری بات مان لیجیے، تاکہ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں"۔ ﴿٤٣﴾

"(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) ابا جان! شیطان کی عبادت (پوجا) نہ کیجیے، بیشک شیطان "رحمٰن" کا بڑا نافرمان ہے"۔ ﴿٤٤﴾

"(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) ابا جان! مجھے ڈر ہے کہ "رحمٰن" کی طرف سے کوئی عذاب آپ کو پکڑ لے، پھر آپ شیطان کے دوست (ساتھی) بن جائیں گے"۔

"آزر نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم میرے معبودوں سے منہ پھیر رہے ہو؟، اگر تم باز نہ آئے تو میں تمھیں سنگسار کردوں گا، (پتھر مار مار کر ہلاک کردوں گا) ، اور (بہتر یہ ہے کہ) تم لمبی مدت کے لیے مجھ سے دور جاؤ (ہمیشہ کے لیے میری آنکھوں سے دور چلے جاؤ)"۔ ﴿٤٦﴾

"ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: ابا جان! آپ پر "سلام" ہو، میں اپنے رب سے آپ کے لیے بخشش کی دعا کروں گا، بیشک میرا رب مجھ پر بڑا مہربان ہے"۔ ﴿٤٧﴾

"(ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) اور میں تم لوگوں کو بھی چھوڑے جا رہا ہوں، اور ان کو بھی جنھیں تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، اور میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا رہوں گا، مجھے پورا یقین ہے کہ میں اپنے رب سے دعا کر کے محروم نہیں رہوں گا"۔ ﴿٤٨﴾

"تو جب ابراہیم (علیہ السلام) ان لوگوں سے الگ ہو گئے اور ان کے معبودوں سے بھی الگ ہو گئے جنھیں وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے تھے، تو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (بیٹا) اسحاق (علیہ السلام) اور (پوتا) یعقوب (علیہ السلام) عطا کیا، اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا"۔ ﴿٤٩﴾

وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾

''اور ہم نے انھیں رحمت سے نوازا، اوران کی نیک نامی کو اونچا کیا (ان کے درجے کو بلند کردیا)''۔﴿۵۰﴾

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ اس قرآن میں موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ بیان کیجیے، بیشک وہ (اللہ کے) چنے ہوئے بندے تھے اور ''رسول'' اور ''نبی'' تھے''۔﴿۵۱﴾

وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ''طور پہاڑ'' کے دائیں جانب سے آواز دی، اور سرگوشی (بات چیت) کے لیے انھیں قریب کیا''۔﴿۵۲﴾

وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

''اور اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو ''نبی'' بنا کر (ان کو ایک مدد کرنے والا) عطا کیا''۔﴿۵۳﴾

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ اس قرآن میں اسماعیل (علیہ السلام) کا قصہ بیان کیجیے، بیشک وہ وعدے کے بڑے سچے تھے، اور ''رسول'' اور ''نبی'' تھے''۔﴿۵۴﴾

وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا ﴿۵۵﴾

''اور اسماعیل (علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے، اور اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے''۔﴿۵۵﴾

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ اس قرآن میں ادریس (علیہ السلام) کا قصہ بیان کیجیے، بیشک وہ بڑے ''سچے نبی'' تھے''۔﴿۵۶﴾

وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾

''اور ہم نے ادریس (علیہ السلام) کو بہت اونچا مقام عطا کیا تھا''۔﴿۵۷﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنۡ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ وَّمِنۡ ذُرِّيَّةِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡرَآءِيۡلَ وَمِمَّنۡ هَدَيۡنَا وَاجۡتَبَيۡنَا اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾ السجدۃ

''یہی وہ انبیاء (علیہم السلام) ہیں جن پر اللہ نے خاص انعام کیا تھا، جو آدم (علیہ السلام) کی اولاد، اور ان کی اولاد سے تھے جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، اور جو ابراہیم (علیہ السلام) اور اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے تھے، اور وہ ان میں سے تھے جنھیں ہم نے ہدایت دی تھی، اور جنھیں (اپنے دین کے لیے) چن لیا تھا، جب ان کے سامنے ''رحمٰن'' (اللہ) کی آیتوں کی تلاوت ہوتی تھی، تو سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے زمین پر گر جاتے تھے''۔﴿۵۸﴾ (سورہ مریم کی اس آیت نمبر (۵۸) پر ''تلاوت کا سجدہ'' ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۵) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ''سجدہ تلاوت'' کی دعا۔ ''سَجَدَ وَجۡهِى لِلَّذِى خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمۡعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوۡلِهٖ وَقُوَّتِهٖ''

(میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت و قوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔(سنن الترمذی ۔كِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔حدیث نمبر۔3425)۔(صحیح))۔

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۟ۙ

''پھر ان (نبیوں) کے بعد ان کی اولاد میں سے ایسے (نالائق) لوگ آئے، جنھوں نے نمازوں کو ضائع اور برباد کر دیا، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، تو وہ بہت جلد گمراہی کا انجام (عذاب کی شکل میں) ان کے سامنے آ جائے گا (وہ قیامت کے دن جہنم کی وادی ''غی'' میں جگہ پائیں گے)''۔۟ۙ

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۟ۙ

''لیکن جن لوگوں نے توبہ کر لی، اور ایمان لے آئے، اور نیک عمل کرتے رہے، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔۟ۙ

جَنّٰتِ عَدۡنِ ۨالَّتِىۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَيۡبِ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا ۟

''وہ ہمیشہ باقی رہنے والے ''باغات'' میں ہوں گے (وہ ''عدن'' نامی جنتوں میں ہوں گے)، جن کا ''رحمٰن'' نے اپنے بندوں سے ''غائبانہ'' (بن دیکھے) وعدہ کر رکھا ہے، بیشک اللہ کا وعدہ (ہر حال میں) پورا ہو کر رہے گا''۔۟

لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا‌ ؕ وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ۟

''اس (جنت) میں وہ لوگ ''لغو'' (بیکار کی) باتیں نہیں سنیں گے، صرف ایک دوسرے کا ''سلام'' سنیں گے، اور اس جنت میں ان کو صبح و شام روزی ملتی رہے گی''۔۟

تِلۡكَ الۡجَـنَّةُ الَّتِىۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا ۟

''یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس کو بنائیں گے جو اللہ سے ڈرنے والا ہو گا''۔۟

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ‌ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَيۡنَ ذٰلِكَ‌ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۟ۚ

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم (فرشتے) آپ کے رب کی مرضی کے بغیر (زمین پر) نہیں اترتے ہیں، جو کچھ ہمارے آگے ہے، اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے، اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں، سب اسی اللہ کا ہے، اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے''۔۟ۚ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ‌ ؕ هَلۡ تَعۡلَمُ

''وہ آسمانوں اور زمین اور اُن دونوں کے درمیان پائی جانے والی سب چیز کا رب ہے، اسی لیے آپ اسی (اللہ) کی عبادت کیجیے، اور اسی اللہ کی

لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾

عبادت پر جمے رہیے، کیا آپ (اللہ جیسی خوبیوں والے) کسی اور کو جانتے ہیں؟''۔﴿۶۵﴾

وَ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾

''اور انسان کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا، تو کیا پھر سے زندہ کرکے (دوبارہ) اٹھایا جاؤں گا؟''۔﴿۶۶﴾

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿۶۷﴾

''کیا انسان اتنا بھی نہیں جانتا ہے کہ ہم نے اس کو پہلے بھی پیدا کیا تھا جب وہ کچھ بھی نہیں تھا؟''۔﴿۶۷﴾

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾

''تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی قسم! ہم انھیں اور شیطانوں کو ضرور جمع کریں گے، پھر ان سب کو ''گھٹنوں کے بل'' جہنم کے آس پاس (اردگرد) ضرور حاضر کریں گے''۔﴿۶۸﴾

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾

''پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو ''کھینچ'' کر الگ کرلیں گے، جو ''رحمٰن'' کے ساتھ سرکشی کرنے میں (انکار کرنے میں) زیادہ سخت تھے''۔﴿۶۹﴾

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾

''پھر ہم ان لوگوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں، جو جہنم میں پہلے داخل ہونے کے زیادہ مستحق (حقدار) ہیں''۔﴿۷۰﴾

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾

''اور تم میں سے ہر کوئی اس (جہنم) پر سے ضرور گزرے گا، یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کا ''آخری'' فیصلہ ہے (یہ فائنل بات ہے)''۔﴿۷۱﴾

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾

''پھر ہم نیک لوگوں کو بچالیں گے، اور ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کو اسی (جہنم) میں (گھٹنوں کے بل گرا ہوا) چھوڑ دیں گے''۔﴿۷۲﴾

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾

''اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں، تو کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں: (بتاؤ) ہم دونوں میں سے کس کا مقام ومرتبہ زیادہ اچھا ہے؟، اور کس کی مجلس زیادہ اچھی ہے؟''۔﴿۷۳﴾

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿۷۴﴾

''اور ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک وبرباد کردیا ہے، جو ساز وسامان اور ظاہری آن بان (شان وشوکت) میں ان لوگوں سے بہتر تھیں''۔﴿۷۴﴾

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: جو گمراہ ہوجاتا ہے اسے ''رحمٰن'' خوب ڈھیل دے دیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے، یا دنیاوی عذاب یا قیامت تو انھیں ضرور پتہ چل جائے گا کہ سب سے بری جگہ کس کی ہے؟ اور گروہ کے حساب سے

کون سب سے زیادہ کمزور ہے؟''۔⑮

وَ يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ⑯

''اللہ سیدھے راستے پر چلنے والوں کو ہدایت میں اور زیادہ بڑھا دیتا ہے، اور ''باقی رہنے والی نیکیاں'' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کے نزدیک ثواب کے حساب سے اور انجام کے حساب سے بہت ہی بہترین ہیں (اچھی ہیں)''۔⑯۔ (قرآن کی تلاوت سے ایمان بڑھ جاتا ہے اور ہدایت کا راستہ اور زیادہ تیز ہوجاتا ہے)۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ؕ⑰

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا، اور یہ کہا: مجھے (آخرت میں بھی) مال اور اولاد ضرور دیا جائے گا''۔⑰۔ (خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے جب قریشی سردار ''عاص بن وائل سہمی'' سے اپنی مزدوری مانگی تو اس نے کہا: جب اللہ مجھے زندہ کرے گا، مجھے مال دے گا تو میں تمہاری مزدوری چکا دوں گا)۔

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ؕ⑱

''کیا (انکار کرنے والے عاص بن وائل سہمی) کو غیب کا پتہ چل گیا ہے؟ یا اس نے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے؟''۔⑱

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ؕ⑲

''ہرگز نہیں (دونوں میں سے کوئی بات نہیں ہے، نہ غیب کا اسے علم ہے، اور نہ ہی اس سے اللہ کا وعدہ ہے)، جو کچھ وہ (انکار کرنے والا عاص بن وائل سہمی) کہہ رہا ہے، اسے ہم لکھ رہے ہیں، اور اس کے لیے عذاب کو ہم اور خوب بڑھائیں گے''۔⑲

وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ⑳

''اور وہ (عاص بن وائل سہمی) جس مال اور اولاد کی بات کر رہا ہے اسے ہم اس سے واپس لے لیں گے، اور یہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا''۔⑳

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ؕ㉑

''اور (انکار کرنے والے) لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے بہت سے معبود بنا لئے ہیں، تاکہ وہ (قیامت کے دن) ان لوگوں کی عزت کا ذریعہ بنیں (تاکہ ان لوگوں کی مدد کرنے والے بنیں)''۔㉑

كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ؑ㉒

''یہ سب غلط بات ہے! وہ (بناوٹی معبود) تو ان کی عبادت ہی کا انکار کر دیں گے، اور الٹے ان کے دشمن ہوجائیں گے''۔㉒

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ؕ㉓

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہیں دیکھا کہ بیشک ہم نے شیطانوں کو کافروں کے پیچھے لگا رکھا ہے؟، جو شیطان کافروں کو (گناہ کرنے پر) خوب ابھارتے رہتے ہیں (حق کی مخالفت پر برابر اُکساتے رہتے ہیں)''۔㉓

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ۚ

''اس لیے آپ (ﷺ) ان کے معاملے میں (عذاب کے لیے) جلدی نہ کیجیے۔ ہم تو بس ان لوگوں کے دن گن رہے ہیں''۔﴿۸۴﴾

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ۙ

''(یادکرو) جس دن ہم سارے نیک لوگوں کو''مہمان'' بنا کر''رحمٰن'' کے پاس جمع کریں گے''۔﴿۸۵﴾

وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ۘ وقف لازم

''اور ہم مجرموں (انکار کرنے والوں) کو''پیاسے''(جانوروں کی طرح) جہنم کی طرف''ہانک'' کرلے جائیں گے''۔﴿۸۶﴾

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ۘ وقف لازم

''لوگوں کو کسی کی سفارش کرنے کا کوئی بھی اختیار نہیں ہوگا، مگر جس کو''رحمٰن'' سے سفارش کرنے کی اجازت ملے''۔﴿۸۷﴾۔(دوسرا ترجمہ: لوگ کسی کی سفارش کے حقدار نہیں ہوں گے مگر وہ جس نے دنیا میں رحمن کے لیے''کلمہ توحید'' کا اقرار کیا ہوگا)۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ؕ

''اور یہ (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ''رحمٰن'' نے کسی کو''اولاد'' بنالیا ہے''۔﴿۸۸﴾۔ (یہودیوں نے کہا: عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، عیسائیوں نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور کچھ عرب:۔فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے)۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ۙ

''بیشک تم لوگوں نے (اللہ کے لیے بیٹا یا بیٹی کی بات کہہ کر) بہت بھاری گناہ کیا ہے (جھوٹ بولا ہے)''۔﴿۸۹﴾

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ۚ

''قریب ہے کہ اس (جھوٹ) کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں، اور زمین میں''شگاف'' پڑ جائے، (پھٹ جائے)، اور پہاڑ''ریزے ریزے'' ہوجائے''۔﴿۹۰﴾

''اس لیے کہ (انکار کرنے والوں نے)''رحمٰن'' کے لیے''اولاد'' ہونے کا دعویٰ کیا ہے''۔﴿۹۱﴾۔(یہودیوں نے کہا: عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، عیسائیوں نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور کچھ عرب:۔فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے)۔

وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ؕ

''اور''رحمٰن'' کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کو''اولاد'' بنائے''۔﴿۹۲﴾

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ؕ

''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، وہ سب رحمٰن کے سامنے بندہ (غلام) بن کر حاضر ہوں گے''۔﴿۹۳﴾۔(جو غلام یا بندہ ہو، وہ اولاد نہیں ہے۔سارے لوگ اللہ کے بندے اور اسی کے غلام ہیں)۔

لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ﴿۹۴﴾

''اللہ نے ان سب چیزوں کا ''ریکارڈ'' رکھا ہے، اوران کی پوری گنتی کررکھی ہے''۔﴿۹۴﴾

وَكُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾

''اور قیامت کے دن ہر شخص اللہ کے سامنے ''اکیلا'' ہی آئے گا''۔﴿۹۵﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

''بیشک جولوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، جلد ہی ''رحمٰن'' ان کے لیے (لوگوں کے دلوں میں) محبت پیدا کردیں گے''۔﴿۹۶﴾۔ (نیک لوگوں سے لوگ محبت کیوں کرتے ہیں؟ اور برے لوگوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟)۔

فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِيۡنَ وَتُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾

''تو (اے نبی ﷺ!) ہم نے اس ''قرآن'' کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان بنادیا ہے، تاکہ آپ اس سے نیک لوگوں کو جنت کی خوش خبری سنائیں، اور جھگڑنے والوں کو جہنم سے ڈرائیں''۔﴿۹۷﴾

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾ ع

''اور (اے نبی ﷺ!) ہم ان (کافروں) سے پہلے بھی بہت سی قوموں کو ہلاک و برباد کرچکے ہیں، کیا آپ (ﷺ) ان میں سے کسی کا کوئی نشان پاتے ہیں؟ یا ان میں سے کسی کی ''بھنک'' (آواز اور آہٹ) سنائی دیتی ہے؟''۔﴿۹۸﴾

آیات: 135 | (20) سُوۡرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 8

سورہ ''طٰهٰ'' کے بارے میں:

سورہ نمبر (20)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (45)۔ طٰه: اللہ کا نام ہے۔ یا نبی ﷺ کا نام ہے۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔ اس میں (135) آیتیں ہیں اور (8) رکوع ہیں۔

سُوۡرَةُ طٰهٰ مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ یہ سورت ''سورہ مریم'' کے بعد بلکہ ہجرت حبشہ کے بعد نازل ہوئی تھی، اور حبشہ کی طرف ہجرت سن ''۵ نبوی'' میں ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے یہ سورت اتری ہے۔ عام روایت کے حساب سے یہی سورت سن کر عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی، اور سن ''۶ نبوی'' میں اسلام لے آئے۔

سورہ ''طٰهٰ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''طٰہٰ'' کے شروع میں ''قرآن'' کے بارے میں ہے۔ (۲) ''رحمٰن'' کے بارے میں ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے، (۳) تفصیل سے موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا میں ہی اللہ ہوں میری یاد کے لیے نماز

پڑھیں، اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس جانے کے لیے نشانیاں دی، موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی ہے، (۴) موسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا واقعہ ہے، (۵) فرعون کے پاس جا کر نرمی سے بات کرنے کی بات اللہ نے کہی ہے، فرعون اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے درمیان گفتگو کیسے ہوئی اس کا ذکر ہے، (۶) اس کے بعد جادگروں اور موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے، سب جادوگر حق دیکھ کر سجدے میں گر گئے اور اللہ پر ایمان لے آئے تو فرعون نے الٹے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنے کی دھمکی دی، مگر جادوگر نہیں گھبرائے، (۷) بنی اسرائیل کا ذکر ہے، موسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ پر گئے تو سامری نے ان لوگوں کو بچھڑے کی پوجا پر لگا دیا، (۸) اللہ کے اسم اعظم "الحَیّ" اور "القَیُّوۡمُ" (زندہ جاوید) نام کا ذکر ہے۔ (۹) اس کے بعد علم میں زیادتی کی دعا ہے، (۱۰) اللہ کے یاد سے اعراض کرنے کی سزا اندھا ہو جانا ہے، (۱۱) اخیر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا جا رہا ہے کہ گھر والوں کو نماز کے بارے میں کہتے رہیں اور خود اس کی پابندی کریں۔ (۱۲) روزی کا مالک اللہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

طٰهٰ ①

"طٰهٰ"۔ ①۔ (اللہ کے ناموں میں سے ہے۔ یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں میں سے ہے۔ یا یہ اس طرح ہے۔ یَارَجُلُ:۔ اے شخص کے معنی میں ہے۔ اور اس سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں)۔

مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی ②

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نہیں اتارا ہے کہ آپ تکلیف میں پڑ جائیں"۔ ②۔ (آپ کا کام اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے، اگر کوئی نہیں مانتا ہے تو آپ پریشان نہ ہوں)۔

اِلَّا تَذۡکِرَۃً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی ③

"بیشک یہ قرآن اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے "نصیحت" ہے"۔ ③

تَنۡزِیۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی ④

"(یہ قرآن) اس اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے، جس نے زمین اور اونچے آسمانوں کو پیدا کیا ہے"۔ ④

اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی ⑤

"رحمٰن (اللہ) "عرش" پر مستوی ہے"۔ ⑤۔ (اللہ عرش پر ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، نہ اس کا "انکار" کیا جا سکتا ہے، نہ اسے "تشبیہ" دی جا سکتی ہے، اور نہ ہی اس کی "کیفیت" بیان کی جا سکتی ہے۔ عرش کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان اور اوپر کی ہر چیز پر محیط ہے، ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ "تشبیہ" دیا وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا "انکار" کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے تو وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح

ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے)۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦

''جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور جو ان دونوں کے درمیان ہے، اور جو مٹی کے اندر میں ہے سب اسی اللہ کا ہے''۔⑥

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝٧

''اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اونچی آواز سے بات کریں گے، تو بیشک وہ چپکے سے کہی ہوئی بات (راز)، بلکہ چھپی ہوئی بات کو (دل کے خیال تک کو) بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔⑦

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝٨

''(وہی) اللہ ہے، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اسی اللہ کے بہت اچھے اچھے نام ہیں''۔⑧

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝٩

''اور کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر آئی ہے؟''۔⑨

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠

''(یہ اس وقت کی بات ہے) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں (بیوی) سے کہا: تم لوگ ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے، (میں وہاں جاتا ہوں) شاید تمہارے لیے اس میں سے ایک ''چنگاری'' لے آؤں، یا آگ کے پاس راستے کا صحیح پتہ پا جاؤں''۔⑩

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝١١

''جب موسیٰ (علیہ السلام) آگ کے پاس پہنچے، تو انھیں آواز دی گئی: اے موسیٰ''۔⑪

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢

''(اے موسیٰ!) بیشک میں آپ کا رب ہوں، اپنے جوتے اتار دیجیے، آپ ''طویٰ'' نام کے پاک میدان میں ہیں''۔⑫

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝١٣

''(اللہ نے کہا) اور میں نے آپ کو (نبوت کے لیے) چن لیا ہے، آپ پر جو وحی کی جاتی ہے اسے خوب غور سے سنئے''۔⑬

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝١٤

''(اللہ نے کہا) بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اس لیے آپ میری ہی عبادت کیجیے، اور مجھے یاد کرنے کے لیے نماز کی پابندی کیجیے''۔⑭

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝١٥

''بیشک قیامت آنے والی ہے، جس (کے آنے کے وقت) کو میں نے چھپا رکھا ہے، تاکہ ہر ایک کو اس کے کاموں کا بدلہ دیا جائے''۔⑮

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝١٦

''تو آپ کو قیامت کی فکر سے وہ شخص غافل نہ کر دے، جو اس پر ایمان نہیں رکھتا ہے، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتا ہے، ورنہ آپ بھی ہلاک

ہو جائیں گے"۔ ۝١٦

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝١٧

"اور اے موسیٰ! یہ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟"۔ ۝١٧

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝١٨

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: یہ میری لاٹھی ہے، اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں، اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے (درخت سے پتے) جھاڑتا ہوں، اور اس لاٹھی سے دوسرے کام بھی کرتا ہوں"۔ ۝١٨

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝١٩

"اللہ نے کہا: اے موسیٰ! آپ اس (لاٹھی) کو زمین پر ڈال دیجیے"۔ ۝١٩

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝٢٠

"تو انھوں نے نیچے ڈال دیا تو وہ لاٹھی اچانک سانپ بن کر دوڑنے لگی"۔ ۝٢٠

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ٙ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝٢١

"اللہ نے کہا: اسے پکڑ لیجیے، اور ڈریے نہیں، ہم اسے اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے"۔ ۝٢١

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۙ۝٢٢

"اور (اللہ نے کہا) آپ اپنا ہاتھ اپنے "بغل" میں دبا لیجیے، وہ بے عیب ہو کر چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ دوسری نشانی ہے"۔ ۝٢٢

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۚ۝٢٣

"(یہ اس لیے کہ) تاکہ ہم آپ کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھلا دیں"۔ ۝٢٣

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٢٤ ع

"آپ میرا پیغام لے کر فرعون کے پاس جائیے، بیشک وہ حد سے گزر گیا ہے"۔ ۝٢٤

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ۝٢٥

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! میرا "سینہ" میرے لیے کھول دے"۔ ۝٢٥

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ۝٢٦

"اور میرا کام آسان کر دے"۔ ۝٢٦

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ۝٢٧

"اور میری زبان کی "گرہ" کھول دے، (میری زبان صاف کر دے، میری زبان کی "لکنت" کو ختم کر دے)"۔ ۝٢٧

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۪۝٢٨

"تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں"۔ ۝٢٨

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۙ۝٢٩

"اور میرے خاندان میں سے میرے لیے ایک مددگار بنا دے"۔ ۝٢٩

هٰرُوْنَ اَخِي ۙ۝٣٠

"میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو (میرا مددگار) بنا دے"۔ ۝٣٠

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۙ۝٣١

"(ہارون علیہ السلام) کے ذریعہ میری طاقت مضبوط کر دے"۔ ۝٣١

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۙ۝٣٢

"اور ان کو میرے کام میں شریک کر دے"۔ ۝٣٢

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۙ۝٣٣

"تاکہ ہم دونوں تیری خوب تسبیح (پاکی) بیان کریں"۔ ۝٣٣

وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۭ۝٣٤

"اور تجھے خوب یاد کریں"۔ ۝٣٤

اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِيۡرًا ۝٣٥

"تو میرے حالات کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے"۔ ۝٣٥

قَالَ قَدۡ اُوۡتِيۡتَ سُؤۡلَكَ يٰمُوۡسٰى ۝٣٦

"اللہ نے کہا: اے موسیٰ! آپ کی "مانگ" پوری کردی گئی"۔ ۝٣٦۔ (موسیٰ علیہ السلام کے دل کو اللہ نے کھول دیا، مدد کرنے کا وعدہ کیا، زبان کی لکنت ختم کردی، ان کے بھائی ہارون کو جوان سے عمر میں بڑے تھے، نبی بنا کر فرعون کے سامنے دعوت پیش کرنے کی ذمہ داری میں ان کا شریک ومددگار بنادیا)۔

وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلَيۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰٓى ۝٣٧

"اور (اے موسیٰ!) بیشک ہم نے آپ پر (اس سے پہلے بھی) ایک بار اور احسان کیا تھا"۔ ۝٣٧

اِذۡ اَوۡحَيۡنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوۡحٰٓى ۝٣٨

"(یاد کیجیے اے موسیٰ!) جب ہم نے آپ کی ماں کے دل میں ایک بات ڈال دی، جو آپ کو اب بتایا جارہا ہے"۔ ۝٣٨

اَنِ اقۡذِفِيۡهِ فِى التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِيۡهِ فِى الۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ الۡيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّىۡ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلۡقَيۡتُ عَلَيۡكَ مَحَبَّةً مِّنِّىۡ ۚ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰى عَيۡنِىۡ ۝٣٩

"(وہ یہ تھا) کہ تم اس بچہ (موسیٰ علیہ السلام) کو صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈال دو، تاکہ دریا اسے ساحل (کنارے) تک پہنچادے، وہاں اسے وہ (فرعون) لے لے گا جو میرا دشمن ہے، اور ان کا بھی دشمن ہے، اور (اے موسیٰ!) میں نے آپ پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی (کہ جو کوئی دیکھے پیار کرنے لگے)، اور یہ اس لیے کہ میری "نگرانی" میں آپ کی پرورش ہو"۔ ۝٣٩

اِذۡ تَمۡشِىۡۤ اُخۡتُكَ فَتَقُوۡلُ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى مَنۡ يَّكۡفُلُهٗ ؕ فَرَجَعۡنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ ؕ وَقَتَلۡتَ نَفۡسًا فَنَجَّيۡنٰكَ مِنَ الۡغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوۡنًا ۚ فَلَبِثۡتَ سِنِيۡنَ فِىۡۤ اَهۡلِ مَدۡيَنَ ۙ ثُمَّ جِئۡتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوۡسٰى ۝٤٠

"(یاد کیجیے اے موسیٰ!) جب آپ کی بہن (آپ کی خبر لینے کے لیے) چلتی ہوئی وہاں پہنچی، (اور جب فرعون نے صندوق کو اٹھالیا) تو ان سے کہنے لگیں: کیا میں آپ لوگوں کو ایسی (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس بچے کی دیکھ بھال کرسکتی ہے؟ (اس طرح) ہم نے آپ کو آپ کی ماں کے پاس لوٹادیا، تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو، اور غم نہ کرے، اور (اے موسیٰ!) آپ نے ایک آدمی کو جان سے ماردیا تھا، تو ہم نے آپ کو "غم" سے نجات دی، اور ہم نے آپ کو خوب آزمایا، پھر آپ کئی سال تک "مدین والوں" کے پاس رہے، پھر اے موسیٰ! آپ یہاں میرے مقرر (طے) ہوئے وقت پر آئے ہیں"۔ ۝٤٠

وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِىۡ ۝٤١

"اور میں نے آپ کو اپنے لیے "خاص" کرلیا ہے"۔ ۝٤١

اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡكَ بِاٰيٰتِىۡ وَلَا تَنِيَا فِىۡ

"(اے موسیٰ!) آپ اور آپ کے بھائی دونوں میری نشانیاں لے

ذِكْرِيْ ۝۴۲

جایئے، اور مجھے یاد کرنے میں سستی نہ کیجیے"۔ ۝۴۲

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۴۳

"(اے موسیٰ!) آپ دونوں (میرا پیغام لے کر) فرعون کے پاس جائیں، بیشک وہ حد سے گزر گیا ہے"۔ ۝۴۳

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝۴۴

"(اے موسیٰ!) آپ دونوں اس (فرعون) سے نرمی سے بات کریں، شاید وہ نصیحت قبول کرلے، یا اس کے دل میں اللہ کا ڈر آجائے"۔ ۝۴۴

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝۴۵

"(موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) نے کہا: ہمارے رب! ہمیں ڈر ہے کہ وہ (فرعون) ہم پر زیادتی کرے گا، یا زیادہ سرکش ہو جائے گا"۔ ۝۴۵

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ۝۴۶

"اللہ نے فرمایا: تم دونوں ڈرو نہیں، بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں، سب کچھ سن بھی رہا ہوں، اور سب کچھ دیکھ بھی رہا ہوں"۔ ۝۴۶

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝۴۷

"(اے موسیٰ اور ہارون!) تم دونوں اب اس (فرعون) کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تمہارے رب کے "پیغمبر" ہیں، اس لیے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو، اور انھیں عذاب نہ دو، ہم تمہارے پاس تمہارے رب کی "نشانی" لے کر آئے ہیں، اور سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے (سیدھے راستے پر چلے)"۔ ۝۴۷

اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۴۸

"بیشک ہمارے پاس وحی آئی ہے کہ اللہ کا عذاب اس پر آئے گا جو "حق" کو جھٹلائے گا، اور منہ موڑ لے گا"۔ ۝۴۸

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝۴۹

"(یہ ساری باتیں سن کر) فرعون نے پوچھا: اے موسیٰ! پھر تم دونوں کا رب کون ہے؟"۔ ۝۴۹

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝۵۰

"(موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب شکل وصورت میں پیدا کیا ہے، پھر (دنیا میں رہنے کے لیے) اس کو راستہ دکھایا ہے"۔ ۝۵۰

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝۵۱

"فرعون بولا: (اچھا یہ بتاؤ) پچھلی قوموں کا کیا انجام ہوگا؟"۔ ۝۵۱

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝۵۲

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان کے انجام کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب (لوحِ محفوظ) میں موجود ہے، میرا رب نہ تو "غلطی" کرتا ہے، اور نہ ہی "بھولتا" ہے"۔ ۝۵۲

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

"اسی اللہ نے تمہارے لیے زمین کو فرش (بچھونا) بنایا، اور اس زمین میں تمہارے چلنے کے راستے بنائے ہیں، اور آسمان سے پانی برسایا ہے،

مَآءً ؕ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾

پھر اس پانی سے رنگ برنگ کے ''پودے'' (نباتات) اگائے''۔﴿۵۳﴾

كُلُوۡا وَارۡعَوۡا اَنۡعَامَكُمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ع

''(اے لوگو!) تم خود بھی کھاؤ، اور اپنے ''جانوروں'' کو بھی کھلاؤ (چراؤ)، بیشک اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔﴿۵۴﴾

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ﴿۵۵﴾

''(اے لوگو!) ہم نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے، اور اسی میں تم کو لوٹا دیں گے، اور دوسری بار اسی زمین سے تمھیں نکالیں گے''۔﴿۵۵﴾۔ (مردے کو مٹی دیتے وقت یہ آیت پڑھنے والی حدیث ''ضعیف'' ہے۔ (مُسْنَدْاَحْمَدْ۔ مُسْنَدُ الْاَنْصَارْ۔ حدیث نمبر ۲۲۱۸۷) ۔ (ضَعِیْفٌ جِدًّا۔ اس حدیث میں ''عبید اللہ بن زحر'' ہے، جو گھڑی ہوئی روایت بیان کرتا تھا)۔ (اَلْمَجْرُوْحِیْنْ لِاِبْنِ حِبَّانْ۔ (جلد نمبر:۲۔صفحہ نمبر:۶۳) اور یہ آیت پڑھے بغیر قبر پر مٹی دینے والی حدیث صحیح ہے۔(سنن ابن ماجة كتاب الجنائز۔ حدیث نمبر ۱۵۶۵ (صحیح))۔

وَلَقَدۡ اَرَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾

''اور ہم نے ''فرعون'' کو اپنی ساری ''نشانیاں'' دکھائیں، لیکن اس نے ان سب کو جھٹلا دیا، اور حق بات کو (ماننے سے) انکار کر دیا''۔﴿۵۶﴾

قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا بِسِحۡرِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۵۷﴾

''فرعون نے کہا: اے موسیٰ! کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ اپنے جادو کے زور سے ہمیں اپنی ہی زمین (مصر) سے نکال باہر کر دو؟''۔﴿۵۷﴾

فَلَنَاۡتِيَنَّكَ بِسِحۡرٍ مِّثۡلِهٖ فَاجۡعَلۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكَ مَوۡعِدًا لَّا نُخۡلِفُهٗ نَحۡنُ وَلَاۤ اَنۡتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾

''اچھا! ہم بھی اس قسم کا جادو لاتے ہیں، اس لیے تم اپنے اور ہمارے درمیان (مقابلہ کے لیے) ایک وقت طے کر لو، جس کی ہم میں سے کوئی خلاف ورزی نہیں کرے گا''۔﴿۵۸﴾

قَالَ مَوۡعِدُكُمۡ يَوۡمُ الزِّيۡنَةِ وَاَنۡ يُّحۡشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا: تو یہ وعدہ ''میلے کے دن'' (سالانہ چھٹی کے دن) طے ہے، اور لوگ (صاف روشنی میں) چاشت کے وقت (دن چڑھے) جمع ہو جائیں''۔﴿۵۹﴾۔ (سالانہ چھٹی رہے گی تو لوگ زیادہ سے زیادہ جمع ہو سکیں گے، اور مقابلہ کا دن صاف روشنی میں ہو، تاکہ لوگوں کو اچھی طرح دکھائی دے)۔

فَتَوَلّٰى فِرۡعَوۡنُ فَجَمَعَ كَيۡدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾

''پھر فرعون اٹھ کر چلا گیا، اور اپنے تمام داؤ پیچ (چالیں) جمع کر کے دوبارہ آیا''۔﴿۶۰﴾

قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰى وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى

''موسیٰ (علیہ السلام) نے (جادوگروں) سے کہا: تم پر افسوس ہے! اللہ کے

اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

بارے میں جھوٹ نہ بولو، ورنہ وہ تمھیں کسی عذاب کے ذریعہ ہلاک کردے گا، اور جس نے بھی اللہ پر جھوٹ بولا، وہ نقصان (گھاٹے) میں رہا''۔﴿٦١﴾

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾

''(یہ سننے کے بعد) فرعون کے لوگ آپس ہی میں جھگڑنے لگے، اور چپکے چپکے سرگوشی (کاناپھوسی) کر کے مشورہ کرنے لگے''۔﴿٦٢﴾

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾

''(فرعون کے لوگوں نے) کہا: بیشک یہ دونوں (موسیٰ اور ہارون) جادوگر ہیں، چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمھیں تمہاری زمین (مصر) سے نکال باہر کردیں، اور تمہارے بہترین مذہب کو ختم کردیں''۔﴿٦٣﴾

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾

''(فرعونیوں نے آپس میں کہا:) اس لیے تم سب اپنے ''داؤ پیچ'' کو (اپنی چالوں اور تدبیروں کو) جمع کرو پھر صف باندھ کر آگے بڑھو، اور آج کے دن جو غالب رہے گا وہ کامیاب رہے گا (جو غالب رہا وہ جیت گیا)''۔﴿٦٤﴾

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾

''جادوگر (موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگے: اے موسیٰ! تم ڈالتے ہو یا پہلے ہم ڈالیں؟''۔﴿٦٥﴾

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: تم ہی پہلے ڈالو، تو (ان کے جادو کے اثر سے موسیٰ علیہ السلام کو ایسا دکھائی دینے لگا کہ) جیسے ان کی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر دوڑ رہی ہیں''۔﴿٦٦﴾

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

''تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنے ''جی'' میں ڈرنے لگے''۔﴿٦٧﴾

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

''ہم نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: آپ ڈریئے نہیں، بیشک آپ ہی سربلند رہیں گے (بیشک آپ ہی کی جیت ہوگی)''۔﴿٦٨﴾

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

''اور (اللہ نے کہا) آپ کے دائیں ہاتھ میں جو لاٹھی ہے، اسے زمین پر ڈال دیجیے، وہ ان کے تمام بناوٹی سانپوں کو ہڑپ جائے گی، انہوں نے جو بنایا ہے وہ ایک جادوگر کا کرتب (فریب) ہے، اور جادوگر جدھر سے (بھی حقیقت کے مقابلہ کے لیے) آئے، کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا''۔﴿٦٩﴾

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾

''(حق سامنے آنے کے بعد) سب جادوگر سجدے میں گر پڑے، پکار اٹھے: ہم ہارون (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے رب پر ایمان لے آئے''۔﴿٧٠﴾

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ۝۷۱

''(فرعون نے ایمان لانے والے جادوگروں سے کہا): تم میری اجازت کے بغیر ہی اس پر ایمان لے آئے، بیشک موسیٰ تمہارا بڑا ''جادوگر'' ہے (تمہارا استاد ہے)، بیشک میں تم سب کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا، اور کھجور کے تنوں پر تم سب کو سولی دے دوں گا، (اس وقت) تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم دونوں (یعنی میں اور موسیٰ) میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر تک رہنے والا ہے (یعنی میں تمہیں زیادہ سخت سزا دے سکتا ہوں یا موسیٰ؟)''۔۷۱

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۷۲

''جادوگروں نے کہا: جس ذات نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جو کچھ ہمارے پاس ''روشن دلیلیں'' آچکی ہیں، ان پر ہم تجھے کبھی بھی ترجیح نہیں دیں گے، اس لیے تجھے جو کرنا ہے، کر لے، تو تو بس اسی دنیا کی زندگی ہی میں کر سکتا ہے''۔۷۲

اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝۷۳

''(ایمان لانے والے جادوگروں نے کہا) بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں، تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے، اور جادو کے ان کرتبوں کو بھی (معاف کر دے) جن پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا، اور اللہ سب سے اچھا اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے''۔۷۳

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۷۴

''بیشک جو اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا (انکار کرنے والا بن کر آئے گا)، تو اس کے لیے جہنم ہے، جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ ہی زندہ رہے گا''۔۷۴

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝۷۵

''اور جو اللہ کے پاس ایمان والے بن کر آئیں گے، نیک عمل کیے ہوں گے، تو ایسے ہی لوگوں کو بلند درجے ملیں گے (جنت ملے گی)''۔۷۵

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝۷۶

''(نیک لوگوں کے لیے) ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں (نیک لوگوں کے لیے ''عدن'' نام کی جنت ہے)، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور جو گناہوں سے پاک ہوتا ہے اسے ایسا ہی بدلہ ملتا ہے''۔۷۶

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ، پھر ان کے لیے سمندر میں (لاٹھی مار کر) سوکھا راستہ بنا دو، پھر تمہیں نہ تو (فرعون کے) آپکڑنے کا ڈر ہو، اور نہ ہی (ڈوبنے

تَخْشٰى ﴿۷۷﴾

کا) ڈر ہو“۔ ﴿۷۷﴾

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾

”پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ (موسیٰ علیہ السلام اوران کے ماننے والوں) کا پیچھا کیا، توسمندر کی موجوں نے انھیں اپنی لپیٹ میں لے لیا“۔ ﴿۷۸﴾

وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

”اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا، اور انھیں صحیح راستہ نہیں دکھایا“۔ ﴿۷۹﴾

يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿۸۰﴾

”اے بنی اسرائیل! بیشک ہم نے تمھیں تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دی، اور تم سے طور پہاڑ کے داہنے طرف آنے کا وعدہ کیا، اور تمہارے لیے ”من“ اور ”سلویٰ“ اتارا“۔ ﴿۸۰﴾۔ (”من“: شہد یا میٹھا پانی، اور ”سلویٰ“: تیتر، بیٹر یا چڑیا کی طرح ایک پرندہ ہے)۔

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَ مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾

”(اللہ نے بنی اسرائیل سے کہا) ہم نے تمھیں جو اچھی (پاکیزہ) روزی دی ہے اس میں سے کھاؤ، اور اس بارے میں حد سے آگے نہ بڑھو، ورنہ تم پر میرا غضب (غصہ) اترے گا، اور جس پر بھی میرا غضب (غصہ) اُتر جاتا ہے، وہ ہلاک و برباد ہو جاتا ہے“۔ ﴿۸۱﴾

وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾

”(اللہ نے کہا) بیشک میں اسے بہت معاف کرنے والا ہوں جو توبہ کرے، اور ایمان لائے، اور نیک عمل کرتا رہے، پھر سیدھے راستے پر جما رہے“۔ ﴿۸۲﴾

وَ مَاۤ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾

”(اور جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اپنے لوگوں سے پہلے چلے آئے تو اللہ نے ان سے کہا) اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے پہلے آجانے میں کتنی جلدی کی؟ (بہت جلدی کی)“۔ ﴿۸۳﴾

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِيْ وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾

”موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وہ لوگ میرے پیچھے ہی آرہے ہیں، اور میرے رب! میں نے تجھ تک آنے میں جلدی کی تاکہ تو خوش ہو جائے“۔ ﴿۸۴﴾

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾

”اللہ نے کہا: ہم نے تمہارے آنے کے بعد تمہاری قوم کو فتنہ (آزمائش) میں ڈال دیا ہے، اور ”سامری“ نے انھیں گمراہ کر دیا ہے“۔ ﴿۸۵﴾۔ (بنی اسرائیل سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کی پوجا پاٹ کرنے لگے)۔

فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ

”تو موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کے پاس غصہ کی حالت میں افسوس کرتے ہوئے لوٹے، کہا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا وعدے کی مدت لمبی ہو گئی تھی؟ یا تم نے خود ہی چاہا کہ تمہارے رب کا غضب (غصہ) تم پر اتر جائے، اسی لیے تم لوگوں

رَبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾

نے مجھ سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی کی (مجھ سے کیا ہوا وعدہ توڑ دیا)''۔﴿۸۶﴾

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾

''(بنی اسرائیل) کہنے لگے: ہم نے اپنی مرضی سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی، بلکہ (قبطی) قوم کے زیورات ہم پر لاد دیئے گئے تھے، جنھیں ہم نے (آگ میں) ڈال دیا ہے، پھر اسی طرح سامری نے بھی زیور کو (آگ میں) ڈال دیا ہے''۔﴿۸۷﴾۔(بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ: اس لمبے سفر میں ''زیورات'' کا بوجھ ہم لیکر نہیں جاسکتے اس لیے پگھلا کر اس کی اینٹیں بنالی جائیں، تاکہ دوسرے سامانوں کے ساتھ گدھوں اور بیلوں پر لاد دیا جائے، اس طرح ہم لوگوں نے اپنے زیورات پھینکے، سامری نے بھی پھینکا، سونے کو پگھلانے کا کام ''سامری'' کا تھا، اس نے اینٹیں نہ بنا کر بچھڑے کی شکل دے دی، اور ایسا کرتب دکھایا کہ اس میں سے آواز بھی نکلتی تھی، اور کہنے لگا یہی اللہ ہے جو ''اوتار'' بن کر بچھڑے کی شکل میں ''پرکٹ'' ہوگیا ہے۔خود بخود بن گیا ہے)۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾

''پھر سامری نے ان (زیورات سے) ایک ''بچھڑے'' کا جسم بنا کر نکالا، جس سے (گائے یا بیل جیسی) ''آواز'' نکلتی تھی، تو سامری کے ماننے والوں نے (بنی اسرائیل سے) کہا: یہی تمہارا معبود ہے، اور موسیٰ کا بھی معبود ہے، لیکن موسیٰ بھول گئے ہیں (اس لیے ''طور پہاڑ'' پر چلے گئے ہیں)''۔﴿۸۸﴾

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾

''(اللہ نے کہا) کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ''بچھڑا۔گائے کا بچہ'' ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا ہے، اور وہ بچھڑا ان لوگوں کو فائدہ یا نقصان پہنچانے کی طاقت بھی نہیں رکھتا ہے''۔﴿۸۹﴾

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾

''اور اس سے پہلے ہارون (علیہ السلام) ان لوگوں سے کہہ چکے تھے کہ اے میری قوم! اس (''بچھڑے کے جسم'') کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی جارہی ہے، اور بیشک تمہارا رب تو ''رحمٰن'' (بہت رحم والا) ہے، اس لیے تم لوگ میرے پیچھے چلو، اور میری بات مانو''۔﴿۹۰﴾

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾

''(سامری کی بات مان کر بچھڑے کی پوجا کرنے والے ''لوگوں'' نے) کہا: ہم تو اسی بچھڑے کی عبادت میں لگے رہیں گے (اسی بچھڑے کی

پوجا کرتے رہیں گے) یہاں تک کہ موسیٰ (لوٹ کر) ہمارے پاس واپس آجائیں''۔۝۹۱

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝۹۲

''(جب موسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ سے واپس آئے تو اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے) کہا: اے ہارون! جب آپ نے ان لوگوں کو گمراہ ہوتے دیکھا تو انھیں منع کرنے سے آپ کو کس بات نے روکے رکھا؟''۔۝۹۲

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝۹۳

''کہ آپ (اے ہارون) میرے پیچھے چلے آتے؟ کیا آپ بھی میرے ''فرمان'' کے ''نافرمان'' بن بیٹھے؟ (آپ نے بھی میری بات نہیں مانی)''۔۝۹۳۔(اے ہارون! کیا آپ میری اس تاکید کو بالکل بھول گئے کہ اس بگڑی ہوئی قوم پر کڑی نظر رکھنا اور ان کی اصلاح کی پوری کوشش کرتے رہنا)۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝۹۴

''ہارون (علیہ السلام) نے جواب دیا: اے میری ماں کے بیٹے (میرے بھائی)! میری داڑھی اور میرے سر کے بال کو نہ پکڑیئے، مجھے ڈر ہوا کہ تم کہو گے کہ میں نے بنی اسرائیل کے درمیان جدائی پیدا کر دی، اور تم کہو گے کہ: تم نے میرے حکم کا انتظار نہیں کیا''۔۝۹۴

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ۝۹۵

''(پھر سامری سے) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے سامری! تمہارا کیا معاملہ ہے؟''۔۝۹۵۔(سامری حقیقت میں منافق تھا، اور ظاہری طور پر اسلام قبول کرنے سے پہلے ''گائے کی پوجا'' کرتا تھا، اس لیے اسے جیسے ہی موقع ملا اپنے کفر کی طرف لوٹ آیا، اور لوگوں کو بچھڑے کی پوجا کی دعوت دینے لگا)۔

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝۹۶

''سامری نے کہا: میں نے وہ چیز دیکھ لی تھی جو دوسروں نے نہیں دیکھی تھی، تو میں نے جبریل (علیہ السلام) کے پاؤں کے نیچے کی مٹھی بھر مٹی لی (جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے پاؤں رکھنے کی جگہ سے ایک مٹھی مٹی لی)، پھر اسے اس (بچھڑے کے جسم) میں ڈال دیا (بچھڑے کی شکل دے دی)، اور میرے ''جی'' نے مجھے ایسا ہی سمجھایا تھا''۔۝۹۶۔(سامری نے کہا: فرعون کی موت کے وقت جبریل علیہ السلام آئے تھے تو میں نے ان کی آنے کو محسوس کر لیا تھا، اور ان کے پاؤں کے نیچے سے مٹھی بھر مٹی اٹھا لی تھی، جب میں نے بچھڑے کی شکل بنائی تو اس میں یہ مٹی بھر دی تھی، تو

اسی ''مٹی'' کی کرامت تھی جس سے بچھڑے کی آواز آنے لگی)۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾

''موسیٰ (علیہ السلام نے سامری سے) کہا: تم دور ہو جاؤ تمھارے لیے یقیناً زندگی بھر یہی سزا (چھوت کی بیماری) ہے کہ (دوسروں سے) کہتے رہو گے کہ ''مجھے کوئی نہ چھوئے''، اور قیامت میں تیرے لیے عذاب کا ایک اور وعدہ ہے، جس کی تمھارے ساتھ خلاف ورزی نہیں ہوگی، اور اپنے معبود کو دیکھو جس کی عبادت پر تم جمے رہے تھے، ہم اسے بیشک جلادیں گے، پھر اس کی (راکھ کو) دریا میں بہادیں گے''۔﴿۹۷﴾۔ (اللہ نے سامری پر لوگوں سے نزدیک ہونا حرام کردیا، وہ جب بھی کسی کو چھوتا تو دونوں کو تیز ''بخار'' لگ جاتا، اس لیے اپنے سے کسی کو نزدیک آتے دیکھتا تو بھاگ جاتا، اور چیخنے چلانے لگتا: میرے نزدیک نہ آؤ، سامری جنگل میں چلا گیا جہاں اس کی اسی حالت میں موت ہوگئی)۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾

''(موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا) بیشک تم سب کا معبود صرف ''اللہ'' ہی ہے جس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اسی اللہ نے (اپنے) علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے''۔﴿۹۸﴾۔ (اللہ کے علاوہ کسی کو بھی ہر چیز کا علم نہیں ہے، اس لیے اس کے سوا کوئی دوسرا معبود کیسے ہوسکتا ہے؟)۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم اسی طرح آپ کو گزری ہوئی قوموں کی خبریں سناتے رہتے ہیں، اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے پاس سے ''ذکر'' (قرآن) دیا ہے''۔﴿۹۹﴾

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾

''جو اس (قرآن) سے منہ موڑے گا، وہ قیامت کے دن (گناہوں کا) بوجھ اٹھائے گا''۔﴿۱۰۰﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾

''ایسے لوگ ان گناہوں کو ہمیشہ اٹھائے پھریں گے، اور قیامت کے دن ان کے لیے وہ بڑا بھاری بوجھ ہوگا''۔﴿۱۰۱﴾

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾

''جس دن صور پھونک دیا جائے گا، اور ہم مجرموں (انکار کرنے والوں) کو اس دن میدان محشر میں اس حال میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں (مارے ڈر کے) ''نیلی پیلی'' پتھرائی ہوئی ہوں گی''۔﴿۱۰۲﴾

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾

''چپکے چپکے ایک دوسرے سے کہیں گے کہ: تم لوگ (دنیا میں یا قبر میں) صرف ''دس دن'' رہے تھے''۔﴿۱۰۳﴾

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ اِذۡ يَقُوۡلُ اَمۡثَلُهُمۡ طَرِيۡقَةً اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا يَوۡمًا ؏ ﴿۱۰۴﴾

''وہ لوگ جو بھی کہیں گے اسے ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں، جب کہ ان میں سے اچھی رائے والا کہے گا کہ تم لوگ (دنیا میں یا قبر میں) صرف ایک دن ٹھہرے تھے''۔ ﴿۱۰۴﴾

وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡجِبَالِ فَقُلۡ يَنۡسِفُهَا رَبِّىۡ نَسۡفًا ۙ﴿۱۰۵﴾

''(اے نبی ﷺ!) اور وہ لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں (قیامت کے دن ان پہاڑوں کا کیا ہوگا؟) تو آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: میرا رب ان کو 'دھول بنا کر' (ریزہ ریزہ کرکے) اڑا دے گا''۔ ﴿۱۰۵﴾

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفۡصَفًا ۙ﴿۱۰۶﴾

''اور زمین کو صاف (چٹیل) میدان بنا کر چھوڑ دے گا''۔ ﴿۱۰۶﴾

لَّا تَرٰى فِيۡهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمۡتًا ؕ﴿۱۰۷﴾

''اس میں آپ (ﷺ) نہ کوئی ''پستی'' (سوراخ) دیکھیں گے، اور نہ کوئی ''بلندی'' (ٹیلا، بلکہ زمین بالکل برابر ہوگی)''۔ ﴿۱۰۷﴾

يَوۡمَئِذٍ يَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا ﴿۱۰۸﴾

''اس دن سب لوگ بلانے والے کے پیچھے چلیں گے: کوئی ذرا سا بھی اِدھر اُدھر نہیں دیکھے گا، اور رحمٰن (بڑے مہربان) کے سامنے تمام آوازیں بند ہو جائیں گی (سب کی بولتی بند ہو جائے گی)، آپ (ﷺ) ''کھُسر پھُسر'' (ہلکی آہٹ) کے سوا کچھ بھی نہیں سنیں گے''۔ ﴿۱۰۸﴾

يَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِىَ لَهٗ قَوۡلًا ﴿۱۰۹﴾

''اُس (قیامت کے) دن کسی کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آئے گی، مگر جسے ''رحمٰن'' (اللہ) اجازت دے دے، اور اس کی بات سننا پسند کرے''۔ ﴿۱۰۹﴾

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا ﴿۱۱۰﴾

''انسانوں کا اگلا پچھلا سب کچھ وہی اللہ خوب اچھی طرح جانتا ہے، دوسرے لوگ (کسی دوسرے کے بارے میں) بالکل جانتے ہی نہیں ہیں''۔ ﴿۱۱۰﴾

وَعَنَتِ الۡوُجُوۡهُ لِلۡحَىِّ الۡقَيُّوۡمِ ؕ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ حَمَلَ ظُلۡمًا ﴿۱۱۱﴾

''اور اس (قیامت کے) دن سارے چہرے اللہ کے سامنے جھکے ہوں گے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (زندہ جاوید ہے)، اور جس کے ذریعہ آسمان و زمین کی ہر چیز قائم ہے، اور جس نے ظلم کیا (کفر و شرک کیا)، وہ ناکام (و نامراد) ہوگا''۔ ﴿۱۱۱﴾

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلۡمًا وَّلَا هَضۡمًا ﴿۱۱۲﴾

''اور جو نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہوگا تو اس کو کسی ''ظلم'' اور کسی ''نقصان'' کا ڈر نہیں ہوگا''۔ ﴿۱۱۲﴾

وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفۡنَا فِيۡهِ مِنَ الۡوَعِيۡدِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ اَوۡ يُحۡدِثُ لَهُمۡ ذِكۡرًا ﴿۱۱۳﴾

''اور اسی طرح ہم نے قرآن کو ''عربی'' میں اتارا ہے، اور ہم نے اس میں طرح طرح کی ''وعیدیں'' (ڈرانے والی چیزیں) بیان کی ہیں، تاکہ لوگ ڈر جائیں، یا یہ قرآن لوگوں کے دلوں میں کچھ نصیحت (سوچ سمجھ)

پیدا کردے''۔ ﴿۱۱۳﴾

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

''اللہ اونچی شان والا ہے، وہی سارے جہان کا بادشاہ ہے، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) قرآن کی وحی پوری ہونے سے پہلے اسے یاد کرنے میں جلدی نہ کیجیے، اور دعا کیجیے: میرے رب! مجھے اور زیادہ علم دے (میرے رب! میرے علم میں زیادتی عطا فرما)''۔ ﴿۱۱۴﴾

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع

''اور (یاد کرو!) جب ہم نے اس سے پہلے آدم (علیہ السلام) سے پکا وعدہ لیا تھا، مگر ان سے بھول ہوگئی، اور ہم نے ان میں ''پختگی'' نہیں پائی (عزم نہیں پایا)''۔ ﴿۱۱۵﴾

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾

''اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو، تو ابلیس کو چھوڑ کر سب نے سجدہ کیا، ابلیس نے (سجدہ کرنے سے) انکار کر دیا۔ ﴿۱۱۶﴾ (فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا سجدہ) تھا، مگر اب قیامت تک کسی کے لیے بھی ''سجدہ تعظیمی'' (عزت والا) سجدہ بھی جائز نہیں ہے، آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنانے، اس میں اپنی روح پھونکنے، فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کی حقیقت اور اس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرنے کی تفصیل قرآن میں کئی جگہ پر ہے۔ (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 39 تک (چوتھا رکوع)۔ (۲) سورہ اعراف آیت نمبر 11 سے 18 تک۔ (۳) سورہ حجر آیت نمبر 26 سے 44 تک۔ (۴) سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 61 سے 65 تک۔ (۵) سورہ کہف آیت نمبر 50۔ (۶) سورہ طہ آیت نمبر 116 سے 123 تک۔ (۷) سورہ ص آیت نمبر 71 سے 85 تک)۔

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾

''تو ہم نے کہا: اے آدم! بیشک یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے، ایسا نہ ہو کہ یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے، پھر تم مصیبت میں پڑ جاؤ''۔ ﴿۱۱۷﴾

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾

''(اے آدم) جنت میں تمھیں نہ بھوک لگے گی، اور نہ تم ننگے ہوگے''۔ ﴿۱۱۸﴾

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾

''اور نہ جنت میں تمھیں پیاس لگے گی، اور نہ تم دھوپ میں رہوگے''۔ ﴿۱۱۹﴾

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ

''پھر شیطان نے (آدم علیہ السلام) کے دل میں وسوسہ ڈالا، اور کہا: اے آدم! کیا

اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

میں تمھیں وہ ''درخت'' بتادوں جسے کھا کرتم جنت میں ہمیشہ رہوگے، اور کبھی پرانی نہ ہونے والی حکومت پالوگے؟ (کبھی ختم نہ ہونے والی بادشاہی تم کو مل جائے گی)''۔﴿۱۲۰﴾۔ (وہ کون سا درخت تھا؟ کسی نے کہا: گیہوں کا، کسی نے کہا: انگور کا، کسی نے کہا: انجیر کا۔ قرآن وحدیث ''درخت کے نام'' کے بارے میں خاموش ہے اس لیے ہم بھی خاموش رہیں)۔

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾

''تو دونوں (آدم اور حوا علیہما السلام) نے اس درخت کا پھل کھالیا، (کھاتے ہی) دونوں کی شرمگاہیں کھل گئیں، اور دونوں جنت کے پتوں کو اپنے جسموں پر چپکانے لگے (شرمگاہ کو چھپانے لگے)، اور آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی، تو وہ بھٹک گئے''۔﴿۱۲۱﴾

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ هَدٰى ﴿۱۲۲﴾

''پھر (آدم علیہ السلام) کو ان کے رب نے چن لیا، اور ان کی توبہ قبول کرلی، اور انھیں سیدھا راستہ دکھادیا''۔﴿۱۲۲﴾

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾

''اللہ نے فرمایا: تم دونوں (یعنی انسان اور شیطان) یا (آدم وحوا علیہما السلام) یہاں سے نیچے (زمین پر) چلے جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہوگے، پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے، تو جو کوئی میرے راستے پر چلے گا، وہ دنیا میں گمراہ نہیں ہوگا، اور نہ ہی دنیا اور آخرت میں تکلیف میں رہے گا''۔﴿۱۲۳﴾

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

''اور جو میری یاد سے منہ موڑے گا تو اس کی زندگی بڑی تنگ ہوجائے گی، اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے''۔﴿۱۲۴﴾۔ (''زندگی تنگ'' ہوجانے سے مراد: انھیں قناعت اور دلی سکون نہیں ملے گا، اور اگر مالدار ہوگا تو اور اور کے چکر میں رہے گا، نہ رات کو سکون ملے گا اور نہ ہی دن میں چین نصیب ہوگا، پریشانی کی شکایت ہی کرتا رہے گا، اسی طرح کافر کے پاس چاہے جتنا مال ہوجائے چند دن کی زندگی ہے اس کے بعد یہی مال ''وبال'' بن جائے گا، قبر کی زندگی میں بھی تکلیف میں رہے گا، قبر کی زمین بھی ان پر تنگ ہوجائے گی)۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾

''(اللہ کو بھول جانے والا) کہے گا: میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا، دنیا میں تو میں خوب دیکھنے والا تھا؟''۔﴿۱۲۵﴾۔ (دنیا میں اللہ کی نشانیاں دیکھنے سے اندھا بنا رہا، اسی لیے تجھے اندھا کرکے اٹھایا گیا ہے)۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾

''اللہ کہے گا: اسی طرح تمہارے پاس میری آیتیں (نشانیاں) آئی تھیں، تو تم نے انھیں بھلا دیا تھا، اور اسی طرح آج تم بھلا دیئے جاؤ گے''۔﴿۱۲۶﴾

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾

''اور جو حد سے گزر جاتا ہے، اور اپنے رب کی آیتوں (نشانیوں) پر ایمان نہیں لاتا ہے، اسے ہم ایسا ہی ''بدلہ'' دیتے ہیں، اور بیشک آخرت کا عذاب واقعی زیادہ سخت اور زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے''۔﴿۱۲۷﴾

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع

''کیا ان لوگوں کو اس بات سے سبق نہیں ملا کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک و برباد کر دیا ہے، جن کے گھروں (اور بستیوں) میں اب یہ لوگ چل رہے ہیں؟ بیشک اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔﴿۱۲۸﴾

وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ؕ

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی جانب سے پہلے ہی (برے اعمال کے بدلے آخرت میں عذاب دیئے جانے کا) فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا، اور قیامت کا ایک وقت طے نہ ہوتا، تو لازمی طور پر (ان سے عذاب) چمٹا ہی رہتا''۔﴿۱۲۹﴾

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انکار کرنے والوں کی) باتوں پر صبر کیجیے، اور سورج نکلنے سے پہلے (فجر کی نماز میں) اور سورج ڈوبنے سے پہلے (عصر کی نماز میں) اپنے رب کی ''حمد و ثنا'' بیان کرنے کے لیے تسبیح پڑھتے رہیے، اور رات کے شروع کے حصوں میں (مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح پڑھتے رہیے، اور دن کے کناروں پر بھی (دوپہر کے قریب ''ظہر کی نماز'' میں بھی تسبیح پڑھتے رہیے)، یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ) تا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خوش ہو جائیں''۔﴿۱۳۰﴾۔ (پانچوں نمازوں کی پابندی کیجیے)۔

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ دنیاوی زندگی کی وقتی ''شان و شوکت'' کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیے، جو ہم نے کافروں میں سے بہت سارے لوگوں کو مزے کرنے کے لیے دے رکھا ہے، تا کہ ہم انھیں آزمائیں، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے آپ کے رب کی دی ہوئی روزی بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے''۔﴿۱۳۱﴾۔ (اللہ نے آپ کو قرآن دیا ہے، آخری رسول بنایا ہے، اور مرنے کے بعد جنت ہے، تو دنیا کی یہ چند دن کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے، یہ چند دن کا سامان ہے۔ جسمانی

اور مالی اعتبار سے چاہے ان کافروں کو جتنا بھی مل جائے آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے)۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔـلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے، اور خود بھی (نماز کی) پابندی کیجیے، ہم آپ سے روزی نہیں مانگتے ہیں، ہم آپ کو روزی دیتے ہیں، اور اچھا انجام (جنت) نیک لوگوں کے لیے ہے''۔﴿١٣٢﴾۔ (پوری امت مراد ہے، سب لوگ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں)۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾

''اور (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ یہ (پیغمبر محمد) اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کی نشانی نہیں آئی؟ (کیا آسمانی کتابوں میں نبی ﷺ کے بارے میں کھلی دلیل موجود نہیں ہے؟)''۔﴿١٣٣﴾۔ (نبی ﷺ کی نشانیاں آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں پہلے سے موجود ہیں اور انصاف والوں نے بھی گواہی دی ہے، جن قوموں نے نشانیاں مانگیں اور ایمان نہ لائے تو انھیں ہلاک و برباد کر دیا گیا۔ مانگی ہوئی نشانیاں آجانے کے بعد اگر یہ لوگ بھی ایمان نہیں لائیں گے تو انھیں اللہ کے عذاب سے کون بچائے گا؟)۔

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾

''اور اگر ہم (انکار کرنے والوں کو قرآن اور رسول کے آنے) سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے، تو یہ لوگ کہتے: اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا؟ تاکہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے تیری آیتوں کی پیروی کر لیتے؟ (تیری بات مان لیتے اور اسلام قبول کر لیتے)''۔﴿١٣٤﴾

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ١٧

''(اے نبی ﷺ! ان سے) کہہ دیجیے: ہر ایک (اپنے انجام کے) انتظار میں ہے، تو تم بھی انتظار کرو، جلد ہی تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستے پر چلنے والے کون ہیں؟ اور کون ہیں جو ہدایت پا چکے ہیں؟''۔﴿١٣٥﴾

(سترہواں پارہ)

(سترہویں پارے میں ٹوٹل (17) رکوع ہیں۔اور (190) آیتیں ہیں)

آیات: 112 | (21) سُوْرَةُ الْاَنْۢبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 7

سورہ "اَنْبِيَاء" کے بارے میں:

سورہ نمبر (21)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (73)۔ اَلْاَ نْبِيَاءُ: انبیاء علیہم السلام۔اس سورہ میں نبیوں کے واقعات بیان کیے گئے ہیں، اس لیے اس سورہ کا نام "انبیاء" ہے۔

سورہ "انبیاء" سورہ نمبر (21) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (112) آیتیں ہیں اور (7) رکوع ہیں۔

سورہ "اَنْبِيَاء" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "اَنْبِيَاء" کے شروع میں قیامت کے قریب ہونے کی بات ہے، اور لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، (۲) اہل علم سے پوچھنے کی بات کہی گئی ہے، (۳) یہ ذکر ہے کہ انبیاء علیہم السلام انسان تھے، (۴) سب کا ذکر قرآن میں ہے، (۵) آسمان و زمین کا نظام اکیلے اللہ چلا رہا ہے، (۶) فرشتے اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کی بھی سفارش نہیں کر پائیں گے، (۷) آسمان و زمین ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے تو اللہ نے الگ الگ کر دیا ہے، اور ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے، آسمان و زمین سورج اور چاند اور دن رات اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، مدار میں ہر ایک تیر رہے ہیں، (۸) کل قیامت کے دن ذرہ برابر کسی پر ظلم نہیں ہوگا، (۹) نبیوں کے واقعات بیان کیے جا رہے ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیسے سمجھایا اس کا ذکر ہے، قوم نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا مگر قوم کی جلائی ہوئی آگ نے ابراہیم علیہ السلام کو نہیں جلایا، (۱۰) داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا ذکر ہے، سلیمان علیہ السلام کی حکومت ہواؤں پر تھی، (۱۱) ایوب علیہ السلام اور ان کی بیماری کا ذکر ہے، (۱۲) مچھلی والے یونس علیہ السلام کا ذکر ہے، (۱۳) زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام کا ذکر ہے، (۱۴) مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے، (۱۵) سورہ کے اخیر میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

"لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ چکا ہے، اور لوگ غفلت میں پڑے، (دین حق سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں"۔ ①

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ

"جب بھی ان (لوگوں) کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی

اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ۙ﴿۲﴾

نصیحت آتی ہے، تو وہ اسے مذاق بنا کر ہی سنتے ہیں (اس میں غور نہیں کرتے)''۔﴿۲﴾

لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجۡوَى ۖ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۖ هَلۡ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۳﴾

''ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ظالم لوگ (آپس میں) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں کہ یہ (شخص محمد بھی) تمہارے جیسا انسان ہے۔ تو تم جانتے بوجھتے جادو کی بات سننے جاؤ گے؟''۔﴿۳﴾۔ (کافروں نے ''انسان'' ہونے کی وجہ سے ''رسالت'' کا انکار کر دیا، اور اندھی محبت کرنے والوں نے ''رسالت'' کی وجہ سے ''انسان'' ہونے کا انکار کر دیا)۔

قٰلَ رَبِّيۡ يَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِى السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۴﴾

''رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا: میرا رب آسمان و زمین میں ہونے والی بات کو جانتا ہے، اور وہی (اللہ) سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۴﴾

بَلۡ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۢ بَلِ افۡتَرٰٮهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ ۖ فَلۡيَاۡتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۵﴾

''بلکہ (انکار کرنے والے) کہنے لگے: کہ (یہ قرآن) پریشان (کرنے والی باتیں ہیں جو) خواب (میں دیکھ لی گئی) ہیں۔ (نہیں) بلکہ (محمد) نے اس کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ بلکہ وہ ایک شاعر ہے، تو یہ ہمارے لیے کوئی (ایسی) نشانی تو لے آئے، جیسے پہلے کے رسول (نشانیوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے''۔﴿۵﴾

مَاۤ اٰمَنَتۡ قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا ۚ اَفَهُمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾

''ان سے پہلے جس بستی کو بھی ہم نے (ان کے گناہوں کی وجہ سے) ہلاک کیا وہ ایمان نہیں لائی تھی، تو کیا اب یہ لوگ ایمان لے آئیں گے؟''۔﴿۶﴾

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ سے پہلے ''مردوں'' ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا، جن پر ہم وحی نازل کرتے تھے، اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے پوچھ لو''۔﴿۷﴾

وَمَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا يَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوۡا خٰلِدِيۡنَ ﴿۸﴾

''اور ہم نے ان (پیغمبروں) کے لیے ایسے ''جسم'' نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں، اور نہ وہ (انبیاء) ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے''۔﴿۸﴾۔ (انبیاء علیہم السلام کے پاس انسانی جسم تھا، وہ بھی کھانا کھاتے تھے، پانی پیتے تھے، ان کے بھی بال بچے تھے۔ اور وہ لوگ دنیا میں ہمیشہ نہیں رہے بلکہ ان کو بھی موت آئی ہے)۔

ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَيۡنٰهُمۡ وَمَنۡ

''پھر ہم نے ان رسولوں سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دیا، اور ان

نَّشَآءُ وَ اَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩

رسولوں کو اور (ان کے علاوہ) جس جس کو ہم نے چاہا، بچالیا، اور حد سے آگے بڑھنے والوں کو ہلاک (وبرباد) کر دیا"۔⑨

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ ع

"(لوگو!) ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب اتاری ہے، جس میں تمہارا ہی "ذکر" ہے (تمہارے لیے نصیحت کی باتیں ہیں)، کیا تم سمجھتے نہیں؟"۔⑩

وَ كَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝١١

"اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک و برباد کر دیا جن کے رہنے والے ظلم کرنے والے تھے، اور ان کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو پیدا کیا"۔⑪

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢

"تو جب ان لوگوں کو ہمارے عذاب کا احساس ہوا، تو فوراً ان بستیوں سے بھاگنے لگے"۔⑫

لَا تَرْكُضُوْا وَ ارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝١٣

"(بھاگنے والوں سے کہا گیا) مت بھاگو، اور جن نعمتوں میں تم عیش و آرام کرتے تھے، ان کی اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ، شاید تم سے اس بارے میں کچھ پوچھا جائے"۔⑬

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤

"وہ کہنے لگے: ہائے ہماری بربادی! بیشک ہم لوگ ہی ظلم کرنے والے تھے"۔⑭

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥

"(ظلم کرنے والے) لوگ یہی کہتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی ہوئی کھیتی، اور بجھی ہوئی آگ بنا کر رکھ دیا"۔⑮

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦

"اور ہم نے آسمان و زمین، اور ان کے درمیان کی چیزوں کو "کھیل تماشہ" کے لیے پیدا نہیں کیا ہے"۔⑯

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٧

"اگر ہم دل بہلانے کے لیے (بیوی اور بچے) بنانا چاہتے، تو ہم اپنے پاس سے ہی بنا لیتے، اگر ہم کو یہ کرنا ہوتا"۔⑰

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَ لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝١٨

"بلکہ ہم تو "حق" کو "باطل" پر دے مارتے ہیں، تو حق باطل کا سر پھوڑ دیتا ہے، اور باطل ہار کر بھاگ جاتا ہے، اور تمہارے لیے ان باتوں کی وجہ سے ہلاکت و بربادی ہے جو تم بیان کرتے ہو"۔⑱۔ (حق آتا ہے تو باطل مٹ جاتا ہے، باطل زمانے کے حساب سے کئی روپ میں ہمارے سامنے آتا ہے، اور حق اسلام تو ایک ہی ہے جو قیامت تک رہے گا)۔

وَ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۭ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا

"اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی اللہ کا ہے، اور جو (فرشتے) اللہ کے پاس ہیں، وہ اللہ کی عبادت سے تکبر (گھمنڈ) نہیں

يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ﴿۱۹﴾

کرتے، اور نہ ہی وہ فرشتے تھکتے ہیں'' ۔﴿۱۹﴾

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

''وہ (فرشتے) رات دن اسی اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور کبھی بھی سستی نہیں کرتے'' ۔﴿۲۰﴾

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

''کیا ان (کافروں) نے زمین میں (کچھ) ایسے معبود بنا رکھے ہیں، جو (مردوں) کو زندہ کرتے ہیں؟'' ۔﴿۲۱﴾۔ (کیا ان کے بنائے ہوئے معبودوں میں وہ طاقت ہے کہ وہ کسی بھی بے جان چیز میں جان ڈال دیں؟ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر وہ ''معبود'' کیسے بن سکتے ہیں؟)۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

''اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتے، تو آسمان وزمین کا نظام درہم برہم ہو جاتا (ٹوٹ جاتا)، تو عرش والا اللہ سب عیبوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں'' ۔﴿۲۲﴾

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾

''اللہ سے کسی کام کے بارے میں پوچھا نہیں جا سکتا، مگر لوگوں سے ان کے کام کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا'' ۔﴿۲۳﴾

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

''کیا لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر کئی معبود بنا لیے ہیں؟ (آپ ﷺ!) کہہ دیجیے: لاؤ اپنی دلیل! ۔ یہ (قرآن) بھی موجود ہے جس میں میرے ساتھ والوں کے لیے ''نصیحت'' ہے، اور وہ (کتابیں) بھی موجود ہیں جن میں مجھ سے پہلے لوگوں کے لیے نصیحت تھی (سب میں صرف ایک ہی اللہ کے بارے میں ہے)، لیکن ان میں سے اکثر لوگ حق کو جانتے ہی نہیں ہے، اسی لیے (اس سے) منہ موڑے ہوئے ہیں'' ۔﴿۲۴﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا، اس کی طرف یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اس لیے تم سب میری ہی عبادت کرو'' ۔﴿۲۵﴾

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ﴿۲۶﴾

''اور (مشرکین) کہتے ہیں کہ ''رحمٰن'' کی ''اولاد'' ہے، وہ اللہ اس عیب سے پاک ہے، بلکہ (فرشتے) تو اللہ کے معزز (نیک) بندے ہیں'' ۔﴿۲۶﴾۔ (یہودیوں نے کہا: عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، عیسائیوں نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور کچھ عرب: ۔ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے)۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ

''وہ (فرشتے) اللہ سے آگے بڑھ کر کوئی بات نہیں کرتے، اور وہ (بس)

يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

اسی اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں''۔﴿٢٧﴾

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾

''وہی اللہ ان سب کی اگلی پچھلی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور وہ (فرشتے) صرف اسی کی سفارش کریں گے، جس کے لیے اللہ (سفارش) کو پسند کرے گا، اور وہ (فرشتے) اللہ کے ڈر سے کانپتے رہتے ہیں''۔﴿٢٨﴾

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع ١٩

''اور اگر ان (فرشتوں) میں سے جو کوئی بھی کہے گا کہ اللہ کے علاوہ میں ہی معبود ہوں، تو اسے ہم اس کا بدلہ جہنم دیں گے، ہم ظلم کرنے والوں (کفر و شرک کرنے والوں) کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں''۔﴿٢٩﴾

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾

''کیا کافروں نے (انکار کرنے والوں نے) غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے، تو ہم نے دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا، اور ہر چیز کو ہم نے ''پانی'' سے پیدا کیا ہے، کیا وہ لوگ (پھر بھی) ایمان نہیں لائیں گے؟''۔﴿٣٠﴾

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾

''اور ہم نے زمین میں جمے ہوئے پہاڑ گاڑ دیئے، تاکہ وہ (لوگوں) کو لے کر ''ہلنے'' نہ پائے، اور اس میں ہم نے چوڑے چوڑے راستے بنائے ہیں، تاکہ لوگ (اپنی منزل تک) پہنچ جائیں''۔﴿٣١﴾

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾

''اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا ہے، پھر بھی یہ لوگ اس (کائنات) کی نشانیوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں''۔﴿٣٢﴾

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾

''اور اسی (اللہ) نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے، یہ سب (اپنے اپنے) ''مدار'' (دائرے) میں تیر رہے ہیں''۔﴿٣٣﴾۔(آسمان و زمین سورج چاند ستارے سب اپنے اپنے دائرے میں گھوم رہے ہیں)۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) آپ سے پہلے بھی ہم نے کسی انسان کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی، اگر آپ (ﷺ) مر جائیں تو کیا وہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے؟''۔﴿٣٤﴾

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾

''ہر جان (نفس) کو موت کا مزہ ''چکھنا'' ہے، اور ہم تو تمہیں اچھے اور برے حالات (دونوں طرح) سے آزماتے ہیں، اور تم سب کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے''۔﴿٣٥﴾

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ

''اور جب کافر (انکار کرنے والے) آپ کو دیکھتے ہیں، تو آپ

يَتَّخِذُوۡنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىۡ يَذۡكُرُ اٰلِهَتَكُمۡ ۚ وَهُمۡ بِذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مذاق اڑاتے ہیں، (اور کہتے ہیں:) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کرتا ہے؟ (حقیقت یہ نہیں)، بلکہ وہ (کافر لوگ) خود ہی ''رحمٰن'' کی یاد سے انکار کیے بیٹھے ہیں''۔ ﴿۳۶﴾

خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۳۷﴾

''انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے، میں تم لوگوں کو جلد ہی اپنی نشانیاں دکھاؤں گا تو تم جلدی نہ کرو''۔ ﴿۳۷﴾

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾

''اور (انکار کرنے والے مسلمانوں سے) کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو، تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟''۔ ﴿۳۸﴾

لَوۡ يَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا حِيۡنَ لَا يَكُفُّوۡنَ عَنۡ وُّجُوۡهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۳۹﴾

''کاش! یہ کافر (انکار کرنے والے) یہ جان لیتے کہ اس وقت وہ آگ کو نہ اپنے چہروں سے دور کر سکیں گے، اور نہ اپنی پیٹھوں سے (جہنم کی آگ کو ہٹا سکیں گے) اور نہ ان کی مدد کی جائے گی''۔ ﴿۳۹﴾

بَلۡ تَاۡتِيۡهِمۡ بَغۡتَةً فَتَبۡهَتُهُمۡ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ رَدَّهَا وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۴۰﴾

''بلکہ وہ (آگ) ''اچانک'' ان کے پاس آجائے گی، اور انھیں ''حیرت'' میں ڈال دے گی، تو وہ اسے ٹال نہیں سکیں گے، اور نہ انھیں ''چھوٹ'' دی جائے گی''۔ ﴿۴۰﴾

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۴۱﴾ ع

''اے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تھا، تو ان مذاق اڑانے والوں کو اسی (عذاب) نے آگھیرا، جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے''۔ ﴿۴۱﴾

قُلۡ مَنۡ يَّكۡلَؤُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحۡمٰنِ ؕ بَلۡ هُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۴۲﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں سے) پوچھ لیجیے کہ رات اور دن میں رحمٰن کے سوا تمہاری حفاظت کون کر سکتا ہے؟ بلکہ وہ لوگ اپنے رب کی یاد سے منہ موڑے ہوئے ہیں''۔ ﴿۴۲﴾

اَمۡ لَهُمۡ اٰلِهَةٌ تَمۡنَعُهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِنَا ؕ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَ اَنۡفُسِهِمۡ وَلَا هُمۡ مِّنَّا يُصۡحَبُوۡنَ ﴿۴۳﴾

''(اللہ نے کہا) کیا ہمارے علاوہ ان (کافروں) کے اور معبود ہیں، جو ان کی مدد کرتے ہوں؟ وہ نہ تو خود اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں، اور نہ ہی ہم سے بچانے کے لیے کوئی ان کی مدد کر سکتا ہے''۔ ﴿۴۳﴾

بَلۡ مَتَّعۡنَا هٰٓؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى طَالَ عَلَيۡهِمُ الۡعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوۡنَ اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۴﴾

''بلکہ (بات یہ ہے کہ) ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو دنیاوی عیش (وعشرت) کا سامان دیا تھا، یہاں تک کہ اسی حالت میں انہوں نے ایک لمبی عمر گزار دی (تو اپنی حقیقت بھول گئے)، کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم ان کی زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے جا رہے ہیں، کیا پھر بھی وہی لوگ غالب آجائیں گے؟ (جیت جائیں گے؟)''۔ ﴿۴۴﴾

(زمین گھٹانے کا مطلب: دنیا میں اسلام چاروں طرف پھیلتا جا رہا ہے، اور انکار کرنے والوں کی زمین "سمٹتی" اور "کم" ہوتی جا رہی ہے)۔

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کافروں سے) کہہ دیجیے: میں تمھیں اللہ کی وحی (قرآن) کے ذریعے ڈراتا ہوں، مگر جنھیں ڈرایا جائے وہ بہرے ہوں تو وہ پکار کو نہیں سن سکتے"۔ ﴿٤٥﴾ (یہ دنیا میں اندھے اور بہرے بنے ہوئے ہیں۔ اور قیامت کے دن عذاب کو دیکھنے کے بعد ایمان لانے کی خواہش کریں گے تو اس وقت کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا)۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٤٦﴾

"اور اگر انھیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کے عذاب کی ایک "لپٹ" بھی چھو جائے تو فوراً بول اٹھیں گے: ہائے افسوس! بیشک ہم ہی ظلم کرنے والے تھے"۔ ﴿٤٦﴾

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿٤٧﴾

"اور قیامت کے دن ہم "عدل و انصاف کا ترازو" رکھ دیں گے، تو کسی پر بھی کچھ بھی ظلم نہیں ہوگا، اور اگر ایک "رائی کے دانے کے برابر" بھی کوئی عمل ہوگا، تو اسے ہم سامنے لائیں گے، اور ہم حساب لینے کے لیے "کافی" ہیں"۔ ﴿٤٧﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب (تورات) دی، اور وہ (کتاب) اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے روشنی تھی اور نصیحت کا ذریعہ تھی"۔ ﴿٤٨﴾

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

"(وہ کتاب ان نیک لوگوں) کے لیے تھی جو "بن دیکھے" اپنے رب سے ڈرتے تھے، اور جو (ہر وقت) قیامت سے ڈرتے رہتے تھے"۔ ﴿٤٩﴾

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٠﴾

"اور اب یہ برکتوں والا (قرآن) بھی ہم نے ہی اتارا ہے، تو کیا پھر بھی تم لوگ اسے ماننے سے انکار کرتے ہو؟"۔ ﴿٥٠﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾

"اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اس سے پہلے اچھی سمجھ دی تھی، اور ہم انھیں خوب اچھی طرح جانتے تھے"۔ ﴿٥١﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾

"(یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی تم عبادت کر رہے ہو؟ (جن کے تم پجاری بنے بیٹھے ہو؟)"۔ ﴿٥٢﴾

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾

"لوگوں نے (جواب) دیا: ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ان کی عبادت

کرتے پایا ہے“۔ ﴿۵۳﴾

قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۴﴾

”ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: تم اور تمہارے باپ دادا کھلی ہوئی گمراہی میں تھے“۔ ﴿۵۴﴾

قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَـقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِيۡنَ ﴿۵۵﴾

”لوگوں نے کہا: کیا تم واقعی ہمارے پاس ”سچ“ لے کر آئے ہو، یا مذاق میں یہ بات کہہ رہے ہو؟“۔ ﴿۵۵﴾

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الَّذِىۡ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۵۶﴾

”ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے، جس نے سب کچھ پیدا کیا ہے، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں“۔ ﴿۵۶﴾

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيۡدَنَّ اَصۡنَامَكُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۵۷﴾

”اور اللہ کی قسم! جب تم لوگ پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے، تو میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک ایسا کام کروں گا (جس سے اس کی حقیقت سامنے آجائے گی)“۔ ﴿۵۷﴾

فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيۡرًا لَّهُمۡ لَعَلَّهُمۡ اِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۵۸﴾

”تو ابراہیم (علیہ السلام) نے ان کے بڑے بت کو چھوڑ کر سارے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، تاکہ وہ لوگ اس (بت) کے پاس واپس جائیں“۔ ﴿۵۸﴾۔ (اور سوچیں کہ جو بت اپنی مدد نہیں کر سکتے وہ دوسروں کی کیا مدد کریں گے؟)۔

قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۹﴾

”(وہ لوگ جب واپس آئے تو) کہا: جس نے ہمارے معبودوں (بتوں) کے ساتھ یہ حرکت کی ہے وہ بیشک بڑا ظالم آدمی ہے“۔ ﴿۵۹﴾

قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًى يَّذۡكُرُهُمۡ يُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِيۡمُ ﴿۶۰﴾

”وہ کہنے لگے: ہم نے ایک نوجوان کو ان بتوں کے بارے میں بات کرتے سنا تھا، جس کا نام ابراہیم ہے“۔ ﴿۶۰﴾

قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ عَلٰٓى اَعۡيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡهَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾

”وہ کہنے لگے: پھر اس (ابراہیم) کو لوگوں کے سامنے لاؤ، تاکہ سب لوگ اسے دیکھ لیں (کہ ہم اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟)“۔ ﴿۶۱﴾

قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ﴿۶۲﴾

”(جب ابراہیم علیہ السلام آ گئے تو) ان لوگوں نے پوچھا: اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ (کیا تم نے توڑ پھوڑ کیا ہے؟)“۔ ﴿۶۲﴾

قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـئَلُوۡهُمۡ اِنۡ كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

”ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: بلکہ اس بڑے بت نے یہ کیا ہے، اس لیے (ٹوٹے ہوئے بتوں) سے ہی پوچھ لو اگر یہ بت بولتے ہوں؟“۔ ﴿۶۳﴾

فَرَجَعُوۡۤا اِلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ

”پھر انہوں نے اپنے دل میں سوچا اور آپس میں ایک دوسرے سے

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾

کہنے لگے: بیشک تم لوگ خود ہی ظالم ہو''۔ ﴿۶۴﴾

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾

''پھر لاجواب ہو کر شرم کے مارے اپنے سر جھکا لیے اور کہنے لگے: (اے ابراہیم!) یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ یہ (بت) بولتے نہیں ہیں؟''۔ ﴿۶۵﴾

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾

''ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: تو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کر رہے ہو، جو تمھیں نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی نقصان؟''۔ ﴿۶۶﴾

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

''افسوس ہے تم پر! اور تمہارے ان (بناوٹی) معبودوں پر، جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو، کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں ہے؟''۔ ﴿۶۷﴾

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾

''(لوگ ایک دوسرے سے) کہنے لگے: اس (ابراہیم) کو آگ میں ڈال دو، اور اگر اپنے معبودوں کی مدد کر سکتے ہو تو کرو''۔ ﴿۶۸﴾

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾

''(جب لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تو) ہم نے کہا: اے آگ! تو ٹھنڈی ہو جا، اور ابراہیم کے لیے سلامتی والی بن جا''۔ ﴿۶۹﴾

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾

''اور لوگوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کے خلاف سازش کرنی چاہی، تو ہم نے ان ہی لوگوں کو گھاٹے (نقصان) میں ڈال دیا''۔ ﴿۷۰﴾

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

''اور ہم نے (ابراہیم علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کو بچا کر اس زمین (شام اور فلسطین) کی طرف لے گئے جس میں جہان والوں کے لیے برکتیں ہی برکتیں رکھی ہیں''۔ ﴿۷۱﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾

''اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (بیٹا) اسحاق (علیہ السلام) عطا کیا، اور یعقوب (علیہ السلام) کی شکل میں الگ سے (پوتا) بھی دیا، اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے نیک بنایا تھا''۔ ﴿۷۲﴾

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

''اور ہم نے ان سب (نیک لوگوں) کو ''پیشوا'' (امام) بنایا، جو ہمارے حکم سے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتے تھے، اور ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی تھی کہ وہ نیک کام کریں، اور نماز کی پابندی کریں، اور زکوٰۃ دیں، اور وہ سب ہماری ہی عبادت کرتے تھے''۔ ﴿۷۳﴾

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾

''اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو ''حکمت'' اور ''علم'' عطا کیا، اور اُس بستی (سدوم) سے بچا لیا جس کے رہنے والے گندے کام کرتے تھے (مرد مرد سے خواہش پوی کرتے تھے)، بیشک وہ لوگ بڑے ہی برے اور گنہگار تھے''۔ ﴿۷۴﴾

وَ اَدْخَلْنٰهُ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾

''اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کر دیا تھا، اور وہ بیشک نیک آدمی تھے''۔﴿۷۵﴾

وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾

''اور نوح (علیہ السلام کو یاد کرو) جب انہوں نے اس سے پہلے ہمیں پکارا، تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی، اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو (ان کی بیوی کے سوا ان کے گھر والوں کو) بڑے غم (بھاری مصیبت) سے بچا لیا''۔﴿۷۶﴾

وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۷۷﴾

''اور جس قوم نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا ان کے مقابلے میں ہم نے (نوح علیہ السلام کی) مدد کی، اور وہ لوگ بڑے ہی برے لوگ تھے اس لیے ہم نے ان سب کو ڈبو دیا''۔﴿۷۷﴾

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ﴿۷۸﴾

''اور داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام کو یاد کرو!) جب دونوں ایک کھیتی کے جھگڑے میں فیصلہ کر رہے تھے، جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں گھس کر چر گئی تھیں، اور ہم ان کے فیصلے کے گواہ تھے (فیصلے کو خود دیکھ رہے تھے)''۔﴿۷۸﴾

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؗ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۷۹﴾

''تو ہم نے اس کا (صحیح فیصلہ) سلیمان (علیہ السلام) کو سمجھا دیا، اور دونوں میں سے ہر ایک کو ہم نے ''حکمت'' اور ''علم'' عطا کیا تھا، اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو بھی اس کام پر لگا دیا تھا کہ وہ تسبیح (اللہ کی پاکی) بیان کریں، اور یہ سارے کام کرنے والے ہم ہی تھے''۔﴿۷۹﴾

وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

''اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو تمہارے فائدے کے لیے ''زِرَہ'' (جنگی لباس) بنانا سکھایا، تاکہ وہ ''زِرَہ'' لڑائی کے نقصانات سے تم کو بچائے، تو کیا تم لوگ اللہ کا شکر ادا کرو گے؟''۔﴿۸۰﴾ (اللہ کا شکر ضرور ادا کرو)

وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ ﴿۸۱﴾

''اور ہم نے تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے ماتحت کر دیا (انڈر میں کر دیا)، جو ان کے حکم سے ایسی زمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں، اور ہم ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں''۔﴿۸۱﴾

وَ مِنَ الشَّیٰطِیْنِ مَنْ یَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ یَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۸۲﴾

''اور کچھ (شرارتی) شیطانوں کو بھی ان کے ماتحت کر دیا (ان کے انڈر کر دیا)، جو ان کے لیے (پانی میں ہیرے جواہرات نکالنے کے لیے) غوطہ لگاتے تھے، اور اس کے علاوہ دوسرے کام بھی کرتے تھے، اور ہم ہی ان کی دیکھ بھال کرتے تھے''۔﴿۸۲﴾

وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ

''اور ایوب (علیہ السلام کو یاد کرو!) جب انہوں نے اپنے رب کو پکار کر کہا کہ:

وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٨٣ۚۖ

میں بیمار ہوں، اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے"۔ ۝٨٣

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝٨٤

"تو ہم نے ایوب (علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی، اور جو بیماری ان کو لگی تھی اسے دور کر دیا، اور ان کو صرف گھر والے ہی نہیں دیئے، بلکہ ان کے ساتھ ساتھ اتنے ہی اور بھی دیئے، اور یہ ہماری طرف سے خاص رحمت تھی، اور (اس میں بھی) عبادت کرنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے"۔ ۝٨٤

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٨٥ۚۖ

"اور اسماعیل (علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام کو یاد کرو!)، یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے"۔ ۝٨٥

وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٨٦

"اور ان سب کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کر لیا تھا، بیشک وہ سبھی نیک لوگ تھے"۔ ۝٨٦

وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٧ۚۖ

"اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام کو بھی یاد کرو!) جب وہ غصے میں (اپنی قوم سے ناراض ہو کر بستی چھوڑ کر) چلے گئے تھے، اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم ان کی کوئی پکڑ نہیں کریں گے، پھر انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں سے ہوں (میں ہی قصوروار ہوں)"۔ ۝٨٧

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٨٨

"تو ہم نے یونس (علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی، اور انھیں غم (گھٹن) سے نجات دے دی، اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں"۔ ۝٨٨

وَ زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝٨٩ۚۖ

"اور زکریا (علیہ السلام کو بھی یاد کرو!) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا تھا: میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا، اور تو ہی سب سے بہترین وارث ہے"۔ ۝٨٩

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝٩٠

"تو ہم نے زکریا (علیہ السلام) کی دعا قبول کی، اور انھیں یحییٰ (علیہ السلام جیسا بیٹا) عطا کیا، اور ان کی بیوی کو اولاد پیدا کرنے کے لائق بنا دیا، بیشک یہ لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے، اور ہمیں "شوق" اور "ڈر" کی حالت میں پکارتے تھے، اور یہ سب ہمارے آگے جھک جانے والے تھے"۔ ۝٩٠

وَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٩١

"اور (عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم کو یاد کرو!) جس نے اپنی شرمگاہ (عزت) کی حفاظت کی، تو ہم نے ان کے اندر اپنی (طرف سے) روح پھونک دی، اور (مریم علیہا السلام) اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کو جہان والوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا"۔ ۝٩١

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّ اَنَا

"بیشک (یہ نبیوں کی جماعت) ہی تمہاری امت ہے، جو ایک ہی امت ہے،

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۸

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ

اور میں ہی تمہارا رب ہوں، اس لیے تم لوگ میری ہی عبادت کرو"۔ ﴿۹۲﴾

"اور لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ لیا، مگر ہر ایک کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے"۔ ﴿۹۳﴾

"پھر جو بھی نیک عمل کرے، اور وہ ایمان والے بھی ہوں، تو اس کی کوشش بیکار نہیں جائے گی، اور ہم اس (کے ہر عمل) کو لکھتے جا رہے ہیں"۔ ﴿۹۴﴾

"اور جس بستی (کے لوگوں) کو ہم نے ہلاک و برباد کر دیا ہے، ان کے لیے ناممکن ہے کہ وہ دوبارہ لوٹ کر (دنیا میں) آ جائیں"۔ ﴿۹۵﴾

"یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا، اور وہ لوگ ہر اونچی جگہ سے دوڑتے (آ رہے) ہوں گے"۔ ﴿۹۶﴾

"اور سچا وعدہ (یعنی قیامت) کا وقت قریب آ جائے گا، تو اچانک کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی، (اور کہیں گے:) ہائے ہماری بدنصیبی! ہم تو اس (قیامت کے) دن سے بالکل ہی غافل (انجان) تھے، بلکہ ہم تو (اپنے حق میں) ظلم کرنے والے تھے"۔ ﴿۹۷﴾

"(اے انکار کرنے والو!) بیشک تم لوگ اور تمہارے وہ معبود جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے، سب جہنم کے ایندھن ہیں، تم (سب) کو اسی جہنم میں جانا ہے"۔ ﴿۹۸﴾

"اگر یہ سچے (معبود) ہوتے، تو کبھی بھی (جہنم) میں نہیں جاتے، اور وہ سب ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے"۔ ﴿۹۹﴾

"وہ (جہنمی) لوگ جہنم میں (گدھے جیسی آواز نکال کر) چیخیں گے، چلّائیں گے، اور اس میں کچھ بھی نہیں سن پائیں گے"۔ ﴿۱۰۰﴾

"بیشک جن لوگوں کے لیے ہماری جانب سے بھلائی (جنت) کا فیصلہ ہو چکے گا، انھیں جہنم سے بالکل دور رکھا جائے گا"۔ ﴿۱۰۱﴾

"(جنتی لوگ) جہنم کی آہٹ بھی نہیں سن پائیں گے، اور وہ لوگ ہمیشہ ہمیش اپنی من پسند چیزوں کے درمیان رہیں گے (جنت میں ہمیشگی کی زندگی گزاریں گے)"۔ ﴿۱۰۲﴾

"ان (جنتیوں) کو سب سے بڑی گھبراہٹ (جو دوسری بار صور پھونکے جانے کے بعد لوگوں کو لاحق ہوگی) غمگین نہیں بنائے گی، اور فرشتے ان

تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

کا استقبال کریں گے (اور ان سے کہیں گے) یہی ہے تم لوگوں کا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا''۔ ﴿۱۰۳﴾

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

''(وہ دن کو یاد کرو!) جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے، جس طرح ''رجسٹر'' لکھی ہوئی چیز کو لپیٹ (بند کر) دیتا ہے، جس طرح ہم نے مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ پیدا کریں گے، یہ ہمارا وعدہ ہے، ہم بیشک ایسا کر کے رہیں گے''۔ ﴿۱۰۴﴾

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

''اور بیشک ہم نے لوح محفوظ میں لکھنے کے بعد سب آسمانی کتابوں میں لکھ دیا ہے کہ: بیشک میرے نیک بندے ہی زمین کے وارث (مالک) ہوں گے''۔ ﴿۱۰۵﴾

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ ۭ

''بیشک اس (قرآن) میں میری عبادت کرنے والوں کے لیے ایک بڑا پیغام ہے''۔ ﴿۱۰۶﴾ ۭ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ کو سارے جہان والوں کے لیے ''سراپا رحمت'' (رحمت ہی رحمت) بنا کر بھیجا ہے''۔ ﴿۱۰۷﴾

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: میرے پاس وحی آتی ہے کہ: تمہارا (حقیقی اور سچا) معبود صرف ایک ہی ہے، تو کیا تم لوگ مسلمان ہوتے ہو؟''۔ ﴿۱۰۸﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

''پھر بھی اگر یہ لوگ منہ موڑ لیں، تو (ان سے) کہہ دیجیے کہ میں نے تمھیں ''کھلم کھلا'' (پورے طور پر) خبردار کر دیا ہے، اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، وہ نزدیک ہے یا دور''۔ ﴿۱۰۹﴾

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

''بیشک وہی اللہ کھلی بات کو بھی اچھی طرح جانتا ہے، اور جسے تم چھپاتے ہوا سے بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ﴿۱۱۰﴾

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

''اور میں نہیں جانتا شاید یہ (عذاب آنے میں دیری) تمہارے لیے ایک آزمائش ہو، اور تمہیں ایک خاص وقت تک کے لیے مزے کرنے کا موقع دیا جاتا ہو''۔ ﴿۱۱۱﴾

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

''رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا: میرے رب! تو حق کے حساب سے فیصلہ کر دے، اور تم لوگ جو کچھ (اللہ کے بارے میں یا میرے بارے میں) بیان کرتے ہو، اس پر ہم اپنے رب سے مدد مانگتے ہیں، جو رحمٰن ہے''۔ ﴿۱۱۲﴾ ع

ع ۱۹ ۷ النصف

آیات: 78 (22) سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ رکوع: 10

سورہ ''حج'' کے بارے میں:

سورہ نمبر (22)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (103)۔ الْحَج: حج۔ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ آیت نمبر (27) میں ہے۔

سورہ ''حج'' سورہ نمبر (22) مدنی سورہ ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (78) آیتیں ہیں اور (10) رکوع ہیں۔

سورہ ''حج'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''حج'' کے شروع میں قیامت کا ذکر ہے، اس دن سب لوگ نشے میں نظر آئیں گے، (۲) انسان کی پیدائش کا مرحلہ ہے، زمین کی مثال دی گئی ہے کہ بارش کے ذریعے اللہ زندہ کرتا ہے اسی طرح کل قیامت کے دن سب کو زندہ کرے گا، کئی لوگوں کا ذکر ہے، (۳) کہا گیا ہے کہ آسمان وزمین سورج چاند ستارے پہاڑ جانور اور بہت سارے لوگ ایک ہی اللہ کی عبادت کرتے ہیں، (۴) اللہ جس کو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، (۵) جہنمیوں اور جنتیوں کا ذکر ہے، (۶) ابراہیم علیہ السلام اور خانہ کعبہ کا ذکر ہے، حج کے بارے میں بلانے کا ذکر ہے، قربانی کا گوشت اور خون اللہ کو نہیں پہنچتا ہے مگر تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، (۷) مظلوموں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی ہے، (۸) اللہ زمین نماز پڑھنے والوں اور زکوۃ ادا کرنے والوں اور بھلائی کا حکم دینے والوں اور برائی سے روکنے والوں کو دیتا ہے، (۹) ہلاک و برباد ہونے والی قوموں کا ذکر ہے، (۱۰) آسمان وزمین کی سب چیز اللہ کی ہے، (۱۱) سورہ کے اخیر میں ہے سب لوگوں کے لیے مثال ہے کہ غیر اللہ کو ماننا ایسا ہے، جو ایک مکھی کو نہیں بھگا سکتے تو دوسروں کی تکلیف کیا دور کریں گے؟ (۱۲) اخیر میں ایمان والوں سے خطاب ہے کہ نماز روزے کی پابندی کرو اور ایمان لانے والوں کا نام ''مسلمان'' رکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ①

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی ہولناک چیز ہے''۔ ①

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ

''(اس قیامت کے) دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی (ڈر کے مارے) اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، اور جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہوگا اس کا حمل گر جائے گا، اور اس دن آپ لوگوں کو دیکھیں

بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾

گے کہ لوگ نشے میں ہیں، جب کہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی بڑا سخت ہوگا''۔﴿۲﴾

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾

''اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر جانکاری کے جھگڑتے رہتے ہیں، اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چلنے لگتے ہیں''۔﴿۳﴾

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾

''جس کے بارے میں (تقدیر میں) یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ جو اس شیطان کو اپنا دوست بنائے گا، وہ اسے گمراہ کردے گا، اور اسے جہنم کے عذاب تک پہنچا دے گا''۔﴿۴﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ﴿۵﴾

''اے لوگو! اگر تمھیں دوبارہ زندہ کیے جانے میں کچھ بھی شک ہے تو (ذرا سوچو کہ) ہم نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا (تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا)، پھر نطفے (معمولی اور حقیر پانی) سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو کبھی مکمل شکل وصورت کا ہوتا ہے، (یعنی صورت تیار ہوجاتی ہے)، اور (کبھی) پورا نہیں بنتا (یعنی صورت تیار نہیں ہوتی)، تاکہ ہم تمہارے لیے (تمہاری) حقیقت کھول کر بتادیں، اور ہم (تمھیں) ماؤں کے پیٹ میں جب تک چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر تمھیں بچے کی شکل میں باہر لاتے ہیں، پھر (تمھیں پالتے ہیں) تاکہ تم اپنی بھرپور جوانی کو پہنچ جاؤ، اور تم میں سے بعض (اس کے بعد) وفات پاجاتے ہیں، اور تم میں سے بعض بدترین عمر (بڑھاپے) تک پہنچا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتا۔ اور آپ زمین کو ''خشک'' (سوکھی) دیکھتے ہیں، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں، تو اس میں جان آجاتی ہے، وہ لہلہا اٹھتی ہے، اور ہر قسم کے خوبصورت پودے اُگاتی ہے''۔﴿۵﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾

''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ہی ''حق'' ہے، اور وہ بیشک مردوں کو زندہ کرے گا، اور وہ بیشک ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۶﴾

وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾

''اور بیشک قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، اور بیشک اللہ اُن سب کو دوبارہ زندہ کرے گا جو قبروں میں ہیں''۔﴿۷﴾

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾

''اور کچھ لوگ بغیر جانکاری کے، بغیر آسمانی ہدایت کے، اور بغیر کسی روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں (بحث کرتے ہیں)''۔﴿۸﴾

ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ نُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ ⑨

''وہ تکبر (گھمنڈ) سے اپنا پہلو موڑتے ہیں، تاکہ (دوسروں کو بھی) اللہ کے راستے سے بہکادیں، ایسے ہی شخص کیلئے دنیا میں رسوائی ہے، اور قیامت کے دن ہم اسے جلتی آگ کا مزہ چکھائیں گے''۔⑨

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ یَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۠⑩

''(اور کہیں گے) یہ (جہنم) ان کاموں (کالے کرتوتوں) کا بدلہ ہے جنھیں تم نے آگے بھیجا تھا، اور بیشک اللہ اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا''۔⑩

ع 8

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِۨنْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ۚ۫ خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ⑪

''اور لوگوں میں سے وہ (منافق) شخص بھی ہے، جو ایک کنارے پر رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے، اگر اُسے کوئی فائدہ ہوتا ہے تو (اسلام سے) مطمئن ہوجاتا ہے، اور اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو منہ موڑ کر (کفر کی طرف) واپس چلا جاتا ہے، اُس کا دنیا میں بھی نقصان ہے، اور آخرت میں بھی (اُس کا نقصان ہے)، یہی تو کھلا ہوا نقصان ہے''۔⑪

یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ وَ مَا لَا یَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۚ⑫

''وہ (منافق تو) اللہ کو چھوڑ کر اُسے پکارتا ہے، جو نہ اسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے، اور نہ کوئی فائدہ دے سکتا ہے، یہ گمراہی کی انتہا ہے، (گھٹیا درجے کی گمراہی ہے)''۔⑫

یَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَ لَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ⑬

''وہ (منافق) اس کو پکارتا ہے، جس کا نقصان اس کے فائدے سے زیادہ نزدیک ہے، بہت بُرا ہے اس کی مدد کرنے والا، اور بہت بُرا ہے اس کا ساتھی''۔⑬۔ (بہت بُرا ہے اس کی مدد کرنے والا، اور بہت بُرا ہے اس کا ساتھی: تو اس جملے کے دو مطلب ہوسکتے ہیں: (۱) ایک یہ کہ جس نے بھی اس کو اس راستہ (شرک و نفاق) پر ڈالا چاہے وہ کوئی انسان تھا یا شیطان تھا وہ سب سے برا ساتھی ہے۔ (۲) دوسرا اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ شرک کرنے والے اپنے معبودوں کو بھی جہنم میں پڑے دیکھیں گے تو کہیں گے: جن سے ہم نے امیدیں لگا رکھی تھیں وہ تو خود برے ساتھی ہیں خود جہنم میں ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ⑭

''بیشک اللہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسی ''جنتوں'' میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے''۔⑭۔ (مگر کسی پر ظلم نہیں کرتا)۔

مَنْ كَانَ یَظُنُّ اَنْ لَّنْ یَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِی

''جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی کوئی مدد نہیں کرے گا

الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ﴿۱۵﴾

تو اس کو چاہیے کہ اوپر کی طرف (یعنی اپنے گھر کی چھت میں) ایک رسی باندھے پھر (اس سے اپنا) گلا گھونٹ لے۔ پھر دیکھے کہ کیا یہ ترکیب اس کے غصے کو ختم کر سکتی ہے؟''۔﴿۱۵﴾۔ (دوسرا ترجمہ: جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی کوئی مدد نہیں کرے گا، تو اسے چاہیے کہ چھت سے ایک رسی لٹکا کر اپنا گلہ گھونٹ لے، آسمان تک ایک رسّی لٹکائے پھر اسے کاٹ لے، پھر دیکھے کیا اس کی یہ ترکیب اس کے غصے کو ختم کر سکتی ہے؟)۔

وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّرِيۡدُ ﴿۱۶﴾

''اور ہم نے اس (قرآن) کو کھلی کھلی نشانیوں (کی شکل) میں اتارا ہے، اور اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے''۔﴿۱۶﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـِٕيۡنَ وَالنَّصٰرٰى وَالۡمَجُوۡسَ وَالَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۱۷﴾

''بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور جو یہودی ہو گئے، اور جو بے دین (ستارہ پوجنے والے، سورج پوجنے والے) ہو گئے، اور جو عیسائی ہو گئے، اور جو مجوسی (آگ پوجنے والے) ہو گئے، اور جنھوں نے اللہ کے ساتھ ''شرک'' کیا ہے، بیشک اللہ قیامت کے دن ان (سب) کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے''۔﴿۱۷﴾۔ ((الصّٰبِـِٕيۡنَ) سے مراد: ستارہ پوجنے والے، اور سورج پوجنے والے یہی وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے معبودوں کی حمایت میں ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تھا، یہ لوگ اپنے آپ کو نوح علیہ السلام کی پیروی کرنے والے بتلاتے ہیں، بعد میں آنے والے سب نبیوں کا انکار کرتے ہیں۔ بعد میں ''صابی۔ بے دین'' کے لیے استعمال ہونے لگا، اس لیے مشرکین مکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں کو ''صابی۔ بے دین'' کہا کرتے تھے۔ (الۡمَجُوۡسَ) سے مراد: آگ پوجنے والے، سورج پوجنے والے ہیں۔ ان کے نزدیک ''نیکی'' اور ''برائی'' کے پیدا کرنے والے الگ الگ ہیں۔ نیکی کا پیدا کرنے والا ''یزدان'' ہے، اور برائی کا پیدا کرنے والا ''اہرمن'' ہے۔ یہ لوگ اپنی کتابوں کا نام ''ژند اوستا'' بتلاتے ہیں، ان کے یہاں سگی بہن سے بھی نکاح جائز ہے)۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسۡجُدُ لَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ وَالشَّمۡسُ

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے دیکھا نہیں کہ اللہ کے آگے وہ سب سجدہ کرتے ہیں، جو آسمانوں میں ہیں، اور زمین میں ہیں، اور سورج اور

وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾

چانداور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان (بھی اللہ کے لیے سجدہ کر رہے ہیں)، اور بہت سے انسانوں کے لیے اللہ کا عذاب لازم ہوگیا ہے، اور جسے اللہ ذلیل (اور رسوا) کردے، اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، بیشک اللہ جو چاہتا ہے، کرگزرتا ہے"۔﴿۱۸﴾۔ (سورہ حج کی یہ آیت (۱۸) پر "تلاوت کا سجدہ" ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۶) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ "سجدۂ تلاوت" کی دعا: "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ" (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت و قوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن ترمذی ۔کِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔ باب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر۔3425)۔ (صحیح))۔

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ؗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾

"یہ (مومن اور کافر دو گروہ ہیں) جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ہے۔ اب (اس کا فیصلہ اس طرح ہوگا کہ) جو کافر ہیں، ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے (آگ ہی ان لوگوں کا لباس ہوگا)، ان کے سروں پر اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا"۔﴿۱۹﴾

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾

"جس (گرم پانی) سے (جہنمیوں) کے پیٹ کے اندر کی چیزیں، اور (ان کی) کھالیں گل جائیں گی"۔﴿۲۰﴾

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾

"اور (جہنمیوں کو مارنے) کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے"۔﴿۲۱﴾

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾

"جب (جہنمی تکلیف سے) تنگ آکر جہنم سے نکلنا چاہیں گے، تو پھر اسی جہنم میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور (کہا جائے گا کہ) جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو"۔﴿۲۲﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

"بیشک اللہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسی "جنتوں" میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جہاں انھیں سونے کے کنگن اور موتی کے زیور پہنائے جائیں گے، اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا"۔﴿۲۳﴾

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا

"اور (دنیا میں ان جنتیوں کو) پاکیزہ بات (کلمہ طیبہ۔ لا الہ الا اللہ

اِلٰی صِرَاطِ الۡحَمِیۡدِ ﴿۲۴﴾

محمد رسول اللہ) کی توفیق مل گئی، اور وہ جنتی لوگ تعریف کے لائق (بڑی خوبیوں والے اللہ) کے راستے تک پہنچ گئے تھے"۔﴿۲۴﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ الَّذِیۡ جَعَلۡنٰہُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالۡعَاکِفُ فِیۡہِ وَ الۡبَادِ ؕ وَ مَنۡ یُّرِدۡ فِیۡہِ بِاِلۡحَادٍۭ بِظُلۡمٍ نُّذِقۡہُ مِنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۲۵﴾ ع

"بیشک وہ لوگ (سزا کے لائق ہیں) جن لوگوں نے کفر کیا ہے (اسلام قبول نہیں کیا ہے)، اور جو (دوسروں کو) اللہ کے راستے سے اور اس مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے روکتے ہیں، جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے بنایا ہے، جس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر سے آنے والے سب لوگ "برابر" ہیں۔ اور جو کوئی بھی اس (مسجد حرام اور اس کے آس پاس) کے سیدھے راستے سے ہٹ کر "ظلم" (کفر و شرک اور بدعت) کا راستہ نکالے گا، تو ہم اسے دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کا مزہ چکھائیں گے"۔﴿۲۵﴾

وَ اِذۡ بَوَّاۡنَا لِاِبۡرٰہِیۡمَ مَکَانَ الۡبَیۡتِ اَنۡ لَّا تُشۡرِکۡ بِیۡ شَیۡئًا وَّ طَہِّرۡ بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَ الۡقَآئِمِیۡنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۲۶﴾

"اور (یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے بیت اللہ (خانہ کعبہ) کی جگہ بتا دی، اور (ان سے کہا کہ) میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بنائیں، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں، رکوع اور سجدے کرنے والوں کے لیے (کفر و شرک اور تمام گندگیوں سے) پاک و صاف رکھیں"۔﴿۲۶﴾

وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ﴿ۙ۲۷﴾

"اور (اے ابراہیم! آپ) لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں، تاکہ وہ آپ کے پاس پیدل چل کر، اور دبلی پتلی اونٹنیوں پر (سوار ہو کر) ہر دور دراز علاقے سے چلے آئیں"۔﴿۲۷﴾

لِّیَشۡہَدُوۡا مَنَافِعَ لَہُمۡ وَ یَذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰہِ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَہُمۡ مِّنۡۢ بَہِیۡمَۃِ الۡاَنۡعَامِ ۚ فَکُلُوۡا مِنۡہَا وَ اَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِیۡرَ ﴿۫۲۸﴾

"تاکہ وہ (حج کرنے والے) اپنے لیے دینی اور دنیاوی فائدے حاصل کریں، اور چند (قربانی) کے دنوں میں اُن جانوروں کو "بسم اللہ" کہہ کر اللہ کے نام سے "ذبح" کریں، جو اللہ نے انھیں دے رکھے ہیں، تو (اے مسلمانو!) تم لوگ ان جانوروں کا گوشت کھاؤ، اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ"۔﴿۲۸﴾

ثُمَّ لۡیَقۡضُوۡا تَفَثَہُمۡ وَ لۡیُوۡفُوۡا نُذُوۡرَہُمۡ وَ لۡیَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَیۡتِ الۡعَتِیۡقِ ﴿۲۹﴾

"پھر (حج کرنے والوں) کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم کا میل کچیل صاف کریں، اور اپنی نذریں (منتیں) پوری کریں، اور "بیت عتیق" (پرانے گھر یعنی خانہ کعبہ) کا طواف کریں"۔﴿۲۹﴾۔ (قربانی کرنے کے بعد حاجی لوگ احرام کے کپڑے اتار دیں، بال منڈوا لیں، ناخن بڑھے

ہوں تو انھیں تراش لیں، اور صاف ستھرے کپڑے پہن لیں، اور مسجد حرام جا کر بیت اللہ کا طواف افاضہ (طواف زیارت) کریں جو حج کا رکن ہے، اور جو وقوف عرفہ اور دس تاریخ کو جمرہ عقبہ کو رمی کے بعد کیا جاتا ہے)۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾

''یہ (ساری باتیں خوب اچھی طرح یاد رکھو!) اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں (حرام کی ہوئی چیزوں) کی عزت (واحترام) کرے گا، تو اس کا یہ ''نیک عمل'' اس کے رب کے نزدیک بہت اچھا ہے۔ اور تمہارے لیے ''چوپایوں'' (جانوروں) کو حلال کر دیا گیا ہے سوائے ان جانوروں کے، جن کی تفصیل تمھیں پڑھ کر سنا دی گئی ہے، تو تم لوگ بتوں کی گندگی (بتوں کی پوجا) سے بچو، اور جھوٹی بات (حق سے ہٹی ہوئی بات) سے بھی بچو''۔ ﴿٣٠﴾

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾

''(اے لوگو! تم) سب سے کٹ کر ایک اکیلے اللہ کے لیے ہو جاؤ، اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ۔ اور جس نے بھی اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک بنایا تو وہ ایسا ہے جو آسمان سے گرا، پھر یا تو اسے پرندہ اُچک لیتا ہے، یا ''تیز ہوا'' اسے کسی ''دور دراز'' جگہ پر پھینک دیتی ہے''۔ ﴿٣١﴾

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾

''یہ (ساری باتیں یاد رکھو)، اور جو بھی اللہ (کے دین) کی ''نشانیوں'' کی عزت کرتا ہے، تو یہ بات دلوں کے ''تقویٰ'' (نیکی) سے حاصل ہوتی ہے''۔ ﴿٣٢﴾

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ ع

''(اے لوگو!) تمہارے لیے ان (قربانی کے جانوروں) سے ایک مقررہ وقت تک فائدہ اٹھانا جائز ہے، پھر ان (کے ذبح کرنے کی) جگہ پرانے گھر (خانۂ کعبہ) کے آس پاس ہے''۔ ﴿٣٣﴾

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾

''اور ہم نے ہر امت کے لیے ''قربانی'' کا دن مقرر کیا ہے، تاکہ اللہ نے انھیں جو جانور روزی کے لیے دیا ہے، انھیں ''بسم اللہ'' اللہ کا نام لے کر ذبح کریں، تو تمہارا ایک اللہ ہی (سچا) معبود ہے، اس لیے تم لوگ اسی کے سامنے جھکو، (اسی کی بات مانو)، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) عاجزی کرنے والوں (اللہ کے آگے جھکنے والوں) کو خوش خبری سنا دیجیے''۔ ﴿٣٤﴾

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

''(اللہ کے آگے جھکنے والے تو) وہ ہیں کہ جن کے سامنے جب اللہ کا ''نام''

وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣٥

آتا ہے، تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں، اور وہ مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں، اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور ہم نے انھیں جو روزی دی ہے، اس میں سے (اللہ کے لیے) خرچ کرتے ہیں''۔ ۝٣٥

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٣٦

''اور ہم نے (قربانی کے) اونٹوں کو تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں بنائی ہیں، تمہارے لیے ان میں (دین ودنیا کی) بھلائی ہے، تو جب وہ اونٹ ایک ''لائن'' میں پاؤں بندھے ہوئے کھڑے ہوں تو (کھڑے کھڑے) ہی ''بسم اللہ'' پڑھ کر ذبح کرلو، پھر جب (ذبح ہوکر) وہ پہلو کے بل گر جائیں تو ان (کا گوشت) کھاؤ، اور نہ مانگنے والے اور مانگنے والے دونوں کو کھلاؤ، ہم نے ان جانوروں کو اس طرح تمہارے لیے بنادیئے ہیں، تاکہ تم (اللہ کا) شکر ادا کرو''۔ ۝٣٦ (اونٹ کا بایاں پیر باندھ کر ان کی گردن پر چھری پھیرنے سے پہلے ''بسم اللہ واللہ اکبر'' کہہ لیا جائے، اور جب وہ اونٹ زمین پر گر کر ٹھنڈا ہوجائے تو اس کا گوشت نکالا جائے)۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٧

''اللہ کو قربانی کا نہ تو گوشت پہنچتا ہے، اور نہ ہی خون (پہنچتا ہے)، صرف تمہارا ''تقویٰ'' پہنچتا ہے (خلوص اور محبت کے ساتھ اللہ کے لیے قربانی کا جذبہ پہنچتا ہے)، اسی اللہ نے (جانوروں) کو اسی طرح تمہارے لیے بنادیا ہے (مقرر کردیا ہے)، تاکہ اللہ نے تمھیں جو سیدھا راستہ دکھایا ہے اس پر تم اللہ کا شکر ادا کرتے رہو، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نیکی کرنے والوں کو خوش خبری سنادیجیے''۔ ۝٣٧

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝٣٨ ع

''بیشک اللہ ایمان والوں کا ''دفاع'' کرتا رہتا ہے، بیشک اللہ کسی خیانت کرنے والے (دغاباز) (اور) کسی ناشکرے کو پسند نہیں کرتا''۔ ۝٣٨

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝٣٩

''جن ایمان والوں پر ظلم ہوا ہے، اب انھیں لڑائی (جہاد کی) اجازت دے دی گئی ہے، اور بیشک اللہ ان (مسلمانوں) کی مدد پر پوری طرح قادر ہے''۔ ۝٣٩

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ

''جو (ایمان والے) اپنے گھروں سے ناحق اس لیے نکالے گئے کہ انہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کے ایک ''گروہ'' (کے ظلم) کو دوسرے ''گروہ'' کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا، تو خانقاہیں

وَّمَسٰجِدُ يُذۡكَرُ فِيۡهَا اسۡمُ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ؕ وَلَيَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۴۰﴾

(راہب قسم کے لوگوں کے عبادت خانے)، گرجے (عیسائیوں کی عبادت گاہیں)، یہودیوں کی عبادت گاہیں، اور وہ مسجدیں (مسلمانوں کی عبادت گاہیں) جن میں کثرت سے اللہ کو یاد کیا جاتا ہے، سب کے سب "منہدم" کردیئے جاتے (گرادیئے جاتے)، اور اللہ بیشک ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس (کے دین) کی مدد کرتے ہیں، بیشک اللہ بڑی (طاقت و) قوت والا، سب پر غالب (بڑا زبردست) ہے"۔﴿۴۰﴾

اَلَّذِيۡنَ اِنۡ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۱﴾

"جنھیں ہم زمین کا حاکم بناتے ہیں، تو وہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور زکوۃ دیتے ہیں، اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں، اور برائی سے روکتے ہیں، اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے"۔﴿۴۱﴾

وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوۡدُ ۙ﴿۴۲﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اگر یہ (کافر لوگ) آپ کو جھٹلاتے ہیں، تو ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم، اور (ہود علیہ السلام کی قوم) عاد اور (صالح علیہ السلام کی قوم) ثمود نے بھی (اپنے اپنے رسولوں کو) جھٹلایا تھا"۔﴿۴۲﴾

وَقَوۡمُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ ۙ﴿۴۳﴾

"اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے بھی (جھٹلایا تھا)"۔﴿۴۳﴾

وَّاَصۡحٰبُ مَدۡيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوۡسٰى فَاَمۡلَيۡتُ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ ۚ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۴۴﴾

"اور مدین" والوں نے بھی (شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا تھا)، اور موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے گئے تھے، تو میں نے کافروں کو تھوڑی "چھوٹ" دی، پھر میں نے ان لوگوں کو پکڑ لیا، تو اب دیکھ لو! میری پکڑ کیسی تھی؟"۔﴿۴۴﴾

فَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَبِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ ﴿۴۵﴾

"تو کتنی ہی ظلم کرنے والی (انکار کرنے والی) بستیاں ہیں، جنھیں ہم نے ہلاک و برباد کردیا ہے، تو اب وہ اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں، اور (بہت سے) کنویں "بیکار" پڑے ہیں، اور (بہت سے) اونچے اونچے مضبوط محل خالی اور ویران ہیں"۔﴿۴۵﴾

اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ ﴿۴۶﴾

"تو کیا یہ (انکار کرنے والے) لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں ہیں، جس سے ان کے دل ایسے ہوتے کہ سمجھتے، یا کان (ایسے) ہوتے کہ سنتے؟ بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں"۔﴿۴۶﴾

وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ وَلَنۡ يُّخۡلِفَ

"اور یہ (انکار کرنے والے) لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عذاب جلدی

اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

لانے کی مانگ کرتے ہیں، اور اللہ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا، اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کے نزدیک ''ایک دن''، تمھاری گنتی کے حساب سے ''ایک ہزار سال'' کے برابر ہے''۔﴿۴۷﴾

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾

''اور بہت سی ظلم کرنے والی بستیوں کو میں نے پہلے ''چھوٹ'' دی، پھر انھیں پکڑلیا، اور میری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے''۔﴿۴۸﴾

ع

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ﴿۴۹﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: اے لوگو! میں تو تمھیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں''۔﴿۴۹﴾

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾

''تو جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے لیے بخشش (گناہوں کی معافی) ہے، اور عزت والی روزی ہے''۔﴿۵۰﴾

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

''اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (نشانیوں) کو نیچا دکھانے کی کوشش کی ہے، تو وہی لوگ جہنمی ہیں''۔﴿۵۱﴾

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ﴿۵۲﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ سے پہلے کوئی بھی رسول اور نبی بھیجا، اور اس نے خواہش کی کہ لوگ اس کی دعوت کو قبول کرلیں، تو شیطان نے اس کی خواہش میں رکاوٹ پیدا کی، تو اللہ نے شیطان کی رکاوٹ کو دور کردیا، اور اللہ نے اپنے رسول کی دعوت کے پاؤں جمادیئے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۵۲﴾ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی جارہی ہے کہ اگر یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نہیں مانتے ہیں تو سب نبیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہا ہے، آپ اپنا مشن جاری رکھیں، غمگین نہ ہوں، اور اگر قرآن میں شیطان کچھ ملاوٹ کرکے مشرکوں کے کانوں میں ڈالنا چاہتا ہے تو اللہ ان شیطانوں کی چال کو چلنے نہیں دے گا، قرآن کے اندر کچھ بھی ملانے کی ہمت کسی کے اندر نہیں ہے)۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۳﴾

''تاکہ شیطان کے ''وسوسں'' (رکاوٹوں) کو اللہ ان لوگوں کے لیے آزمائش بنادے جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے، یا جن کے دل (ایمان لانے کے بارے میں) سخت ہوچکے ہیں، اور بیشک یہ ظلم کرنے والے (انکار کرنے والے) مخالفت میں بہت دور تک چلے گئے ہیں''۔﴿۵۳﴾

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

''اور (اس شیطانی وسوسے کو اللہ نے اس لیے بھی دور کردیا ہے) تاکہ علم والے جان لیں، کہ یہ (قرآن) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

''حق'' (سچ) ہے، اور وہ ایمان لے آئیں، اور ان کے دل حق کے آگے جھک جائیں، بیشک اللہ ایمان والوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے''۔﴿۵۴﴾

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

''اور کافر تو اس (قرآن) کے بارے میں برابر شک میں ہیں، یہاں تک کہ قیامت ان کے پاس اچانک آجائے گی، یا کسی منحوس دن (یعنی بھلائی سے خالی دن) کا عذاب آجائے گا''۔﴿۵۵﴾

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

''(قیامت کے) دن ''بادشاہی'' صرف اللہ کی ہوگی، وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، تو جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، وہ نعمتوں والے باغات میں ہوں گے''۔﴿۵۶﴾

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع

''اور جن لوگوں نے کفر کیا، اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، تو ایسے ہی لوگوں کے لیے رُسوا کرنے والا (ذلیل کرنے والا) عذاب ہے''۔﴿۵۷﴾

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

''اور جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی، پھر شہید کر دیے گئے، یا مر گئے، تو انھیں اللہ ضرور اچھی روزی دے گا، اور بیشک اللہ ہی سب سے اچھا روزی دینے والا ہے''۔﴿۵۸﴾

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

''وہ (نیک لوگوں کو) ضرور ایسی جگہ (جنت میں) داخل کرے گا، جس سے وہ خوش ہو جائیں گے، اور بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑا بردبار ہے (نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا ہے)''۔﴿۵۹﴾

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾

''بات یہی ہے، (اور یہ بھی سن لو!) جس نے بدلے میں کسی کو اتنی ہی تکلیف دی جتنی تکلیف اس کو دی گئی تھی، پھر اگر اس سے زیادتی کی جائے، تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے''۔﴿۶۰﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾

''یہ اس لیے کہ اللہ ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔﴿۶۱﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾

''اور یہ اس لیے کہ اللہ ہی ''حق'' (سچ) ہے، اور اللہ کو چھوڑ کر جن کی وہ لوگ عبادت کرتے ہیں، وہ ''باطل'' (بیکار) ہے، اور بیشک اللہ ہی سب سے اونچا (سب سے بلند)، سب سے بڑا ہے''۔﴿۶۲﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؗ

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے بارش برساتا

فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿63﴾

ہے، تو زمین سرسبز (ہری بھری) ہوجاتی ہے؟ بیشک اللہ بڑا مہربان (بہت ہی باریک بین)، سب کی خبر رکھنے والا ہے''۔﴿63﴾

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿64﴾ ع 15

''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے (سب) اسی اللہ کا ہے، اور بیشک اللہ سب سے بے نیاز (بے پرواہ ہے، سب اسی کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے)، تعریف کے لائق ہے، (بڑی خوبیوں والا ہے)''۔﴿64﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿65﴾

''کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے تم سب کے لیے زمین کی ہر چیز کو ''کام'' میں لگا رکھا ہے، اور کشتیوں (جہازوں) کو بھی ''کام'' میں لگا رکھا ہے جو اللہ کے حکم سے سمندر میں چلتے رہتے ہیں، اور اسی اللہ نے آسمان کو (اس طرح) تھام رکھا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر وہ زمین پر گر نہیں سکتا، بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان (بہت شفقت والا، بہت نرمی کرنے والا)، بہت رحم والا ہے''۔﴿65﴾

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿66﴾

''اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمھیں زندگی دی، پھر وہ تمھیں موت دے گا، پھر تمھیں (دوبارہ) زندہ کرے گا، بیشک انسان بڑا ہی ''ناشکرا'' ہے''۔﴿66﴾

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿67﴾

''ہم نے ہر ایک اُمت کے لیے ایک ''شریعت'' (دین) مقرر کردیا ہے جس پر وہ لوگ چلتے ہیں، اس لیے (انکار کرنے والے یہود ونصاریٰ اور مشرکین وغیرہ) اس معاملے میں آپ (ﷺ) سے ہرگز جھگڑا نہ کریں، اور آپ اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہیں، بیشک آپ سیدھے راستے پر ہیں''۔﴿67﴾

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿68﴾

''اور اگر وہ (انکار کرنے والے) آپ (ﷺ) سے دین کے معاملے میں جھگڑا کریں، تو آپ کہہ دیجیے: جو کچھ تم کررہے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿68﴾

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿69﴾

''اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا، جن میں تم لوگ اختلاف کیا کرتے تھے''۔﴿69﴾

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿70﴾

''کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ آسمان اور زمین کی ہر بات کو اچھی طرح جانتا ہے؟ بیشک یہ بات ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے، بیشک یہ سارے کام اللہ کے لیے بہت ہی آسان ہے''۔﴿70﴾

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ

''اور یہ (حق کا انکار کرنے والے) لوگ اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت

بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾

کرتے ہیں، جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری ہے، اور خود ان لوگوں کو بھی اس کے بارے میں کچھ بھی جانکاری نہیں ہے، اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں ہے"۔﴿٧١﴾

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع

ع ٨ ١٤

"اور جب (انکار کرنے والوں) کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو آپ (ﷺ) دیکھتے ہیں کہ کافروں (انکار کرنے والوں) کے چہروں پر "ناگواری" (ناپسندیدگی کے نشان) صاف صاف نظر آتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ ان لوگوں پر حملہ کر دیں گے جو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: (لوگو!) کیا میں تمھیں ان باتوں سے بھی زیادہ تکلیف دینے والی چیز کی خبر دوں؟ (سنو! بیشک وہ جہنم کی) آگ ہے! جس کا اللہ نے کافروں (انکار کرنے والوں) سے وعدہ کر رکھا ہے، اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے"۔﴿٧٢﴾ ع

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾

"اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے جسے ذرا غور سے سنو! اللہ کو چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، چاہے اس کے لیے سبھی جمع ہو جائیں، اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے، تو اس سے وہ چیز چھین نہیں سکتے ہیں، (مدد) مانگنے والا بھی کمزور ہے! اور جس سے (مدد) مانگی جا رہی ہے وہ بھی کمزور ہے!"۔﴿٧٣﴾

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾

"(انکار کرنے والوں نے) اللہ کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا (ٹھیک ٹھیک قدر نہیں کی)، بیشک اللہ قوت (وطاقت) والا، بڑی عزت والا ہے (سب پر غالب ہے)"۔﴿٧٤﴾

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٥﴾

"اللہ فرشتوں میں سے، اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو چن لیتا ہے، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے"۔﴿٧٥﴾

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٧٦﴾

"جو (اللہ) ان سب (فرشتوں اور انسانوں) کے آگے اور پیچھے کی ساری باتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں"۔﴿٧٦﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۩ ﴿٧٧﴾

السجدة عند الشافعي

"اے ایمان والو! رکوع کرو، اور سجدہ کرو، اور اپنے رب کی عبادت کرو، اور نیکی کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ"۔ ۩﴿٧٧﴾۔ (سورہ حج کی یہ آیت (٧٧) پر "تلاوت کا سجدہ" ہے۔ (امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک)۔

یہ سجدہ نمبر (۷) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ''سجدۂ تلاوت'' کی دعا: ''سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ'' (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن الترمذی ۔كِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔حدیث نمبر۔3425)۔((صحیح))۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ ع ۱۰

''اور اللہ (کے راستے) میں جیسی کوشش ہونی چاہیے ویسی کوشش کرتے رہو، اس نے تم مسلمانوں کو (اپنے دین کے لیے) چن لیا ہے، اور تمہارے لیے دین اسلام میں کوئی تنگی (پریشانی) نہیں رکھی ہے، یہ تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے، اس نے تمہارا نام ''مسلمان'' رکھا ہے، ان کتابوں میں جو پہلے نازل ہوئی ہیں اور اس قرآن میں بھی (مسلمان ہی رکھا ہے)، تاکہ قیامت کے دن رسول تمہارے بارے میں گواہی دیں، اور تم لوگوں کے بارے میں گواہی دو، (تو اے مسلمانو!) تم لوگ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ دو، اور اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہی (اللہ) تمہارا مالک ہے (دوست ہے)، تو وہ سب سے اچھا مالک (دوست) ہے، اور سب سے اچھا مدد کرنے والا ہے''۔ ﴿۷۸﴾

(اٹھارہواں پارہ)

(اٹھارہویں پارے میں ٹوٹل (17) رکوع ہیں۔ اور (202) آیتیں ہیں)

آیات: 118 | (23) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 6

سورہ "مُؤْمِنُوْن" کے بارے میں:

سورہ نمبر (23)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (74)۔ اَلْمُؤْمِنُون: ایمان والے۔ اس سورہ کی پہلی ہی آیت میں ہے۔

سورہ "مُؤْمِنُوْن" سورہ نمبر (23) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (118) آیتیں ہیں اور (6) رکوع ہیں۔

سورہ "مُؤْمِنُوْن" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "مؤمنون" کے شروع میں ایمان والوں کی نشانیوں کے بارے میں ہے، (۲) انسان کی پیدائش کے مرحلوں کا ذکر ہے، (۳) نوح علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے، (۴) نیک لوگوں کی نشانیوں کا ذکر ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں، اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اللہ کے لئے خرچ کرتے ہیں پھر بھی ڈرتے ہیں، (۵) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے کہ کان آنکھ دل اللہ نے بنائے ہیں، (۶) کافروں کا کہنا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا پرانے زمانے کی کہانیاں ہیں، (۷) روح نکلتے وقت کافروں کی خواہش ہوتی ہے کہ نیک عمل کر لیں، (۸) قیامت کا منظر ہے، (۹) اللہ نے کسی چیز کو بیکار پیدا نہیں کیا ہے، (۱۰) اخیر میں دعا ہے، میرے رب مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما تو ہی سب سے بہترین رحم والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾
"بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے"۔﴿۱﴾

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾
"جو اپنی نماز میں "خشوع وخضوع" اختیار کرتے ہیں (جو اپنی نماز دل سے ادا کرتے ہیں)"۔﴿۲﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾
"اور جو بیکار باتوں سے دور رہتے ہیں"۔﴿۳﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾
"اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں"۔﴿۴﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾
"اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں"۔﴿۵﴾

اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾

”مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے (خواہش پوری کرتے ہیں)، تو ایسے لوگوں پر کوئی ”ملامت“ (افسوس) نہیں ہے“۔﴿۶﴾

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾

”تو جو کوئی (بیوی اور لونڈی) کے علاوہ اپنی خواہش پوری کرنے کا کوئی راستہ تلاش کرے گا تو وہی لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں“۔﴿۷﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾

”اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں“۔﴿۸﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾

”اور جو اپنی نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں“۔﴿۹﴾۔ (نبی ﷺ جیسی نماز کی پابندی کرتے ہیں)۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾

”یہی لوگ وارث ہیں“۔﴿۱۰﴾

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

”جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے“۔﴿۱۱﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾

”اور ہم نے انسان کو مٹی کے ”جوہر“ سے پیدا کیا ہے“۔﴿۱۲﴾۔ (اس کے دو مطلب ہیں: ایک مطلب تو یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ نے بجتی ہوئی مٹی سے بنایا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ: انسان سے جو حقیر پانی کا نطفہ نکلتا ہے وہ زمین سے حاصل ہونے والی غذاؤں سے بنتا ہے، اس طرح نطفہ بھی زمین ہی کا جوہر ہے)۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪﴿۱۳﴾

”پھر ہم نے انسان کو ایک ”نطفہ“ (بوند) کی شکل میں ایک محفوظ جگہ (ماں کے پیٹ) میں رکھا“۔﴿۱۳﴾

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾

”پھر ہم نے اس ”نطفہ“ (بوند) کو جما ہوا خون بنایا، پھر جمے ہوئے خون کو گوشت کا ایک ”لوتھڑا“ (ٹکڑا) بنایا، پھر لوتھڑے کو ہڈیوں میں بدل دیا، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا، پھر اسے ایک دوسری ہی صورت میں پیدا کر دیا، تو اللہ برکت والا ہے (بڑی شان والا ہے)، اور سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے (سارے کاریگروں سے بڑا کاریگر ہے)“۔﴿۱۴﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾

”پھر بیشک تمھیں اس زندگی کے بعد مر جانا ہے“۔﴿۱۵﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

”پھر بیشک تم لوگ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے“۔﴿۱۶﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا

”اور بیشک ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے ہیں اور ہم مخلوق

كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

سے غافل (انجان) نہیں ہیں''۔﴿۱۷﴾۔(عام طور پر انسان کی پیدائش کے بعد آسمان کی پیدائش کا ذکر آتا ہے، یہ بتانا ہے کہ انسان کی پیدائش سے زیادہ مشکل کام آسمان وزمین کی پیدائش ہے)۔

وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖۗ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ۚ

''اور ہم نے آسمان سے ٹھیک اندازے کے حساب سے پانی برسایا ہے، جسے ہم نے زمین میں ٹھہرا دیا، اور بیشک ہم اس (پانی) کو غائب کر دینے پر بھی پوری طرح قادر ہیں''۔﴿۱۸﴾۔(خاص مقدار میں اللہ نے پانی کب اتارا ہے؟ تو اس کا دو مطلب ہے: (۱) جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو اس وقت ہی ایک مناسب مقدار میں اتار دیا اس لیے سمندروں نالوں تالابوں میں پانی جمع ہیں، اسی طرح زمین کے اندر پانی جمع ہیں کھودنے کے بعد پانی نکل آتا ہے۔(۲) اللہ اپنی مخلوق کی ضروریات کے حساب سے آسمان سے پانی برساتا ہے نہ اتنا زیادہ کے ڈوب کر مرجائے اور نہ اتنا کم کہ پیاس سے مرجائے، عذاب کے لیے ہو تو الگ بات ہے)۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ۙ

''پھر ہم نے (اسی آسمان کے پانی سے) تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے ہیں، جن سے تمھیں بہت سے پھل حاصل ہوتے ہیں، اور اُن ہی میں سے تم کھاتے ہو''۔﴿۱۹﴾

وقف لازم

وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

''اور (اسی آسمان کے پانی سے) ''طور سینا'' سے ایک (زیتون کا) درخت اگتا ہے، جو ''تیل'' لیے اگتا ہے اور کھانے والوں کو ''سالن'' کا کام دیتا ہے''۔﴿۲۰﴾

وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ۙ

''اور بیشک تمہارے لیے ''چوپایوں'' (جانوروں) میں بھی بڑی عبرت (نصیحت) ہے، جو (دودھ) ان کے پیٹ میں ہے، اُسے ہم تمھیں پلاتے ہیں، اور اُن (جانوروں) میں تمہارے لیے بہت سے (دوسرے) فائدے بھی ہیں، اور ان (جانوروں) میں سے کچھ کو تم کھاتے بھی ہو''۔﴿۲۱﴾

وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ؑ

''اور اُن (جانوروں) پر، اور کشتیوں (جہازوں) پر تم سواری بھی کرتے ہو''۔﴿۲۲﴾

ع

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

''اور بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس بھیجا، تو انہوں نے (قوم سے) کہا: اے میری قوم! تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، اس کے

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾

علاوہ تمہارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تو کیا تم اس سے ڈرتے نہیں ہو؟''۔﴿۳۲﴾

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾

''اس پر نوح (علیہ السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے (ایک دوسرے سے) کہا: یہ تم ہی جیسا ایک انسان ہے، جو تم پر اپنی ''برتری'' (سرداری) حاصل کرنا چاہتا ہے، اور اگر اللہ (ہدایت کے لیے کسی رسول کو بھیجنا) چاہتا تو فرشتے کو (رسول بنا کر) بھیج دیتا، ہم نے تو یہ بات (کہ ہمارے ہی جیسا ایک شخص ہمارا رسول بنا دیا جائے) اپنے پچھلے باپ داداؤں میں کبھی نہیں سنی''۔﴿۲۴﴾۔ (کافروں نے ''انسان'' ہونے کی وجہ سے ''رسالت'' کا انکار کر دیا، اور اندھی محبت کرنے والوں نے ''رسالت۔رسول بنائے جانے'' کی وجہ سے ''انسان'' ہونے کا انکار کر دیا)۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

''یہ (نوح) تو بس ایک ایسا آدمی ہے جسے ''دیوانگی'' (پاگل پن کی بیماری) ہو گئی ہے، تو اس کے بارے میں کچھ وقت تک انتظار کر لو (شاید وہ ٹھیک ہو جائے)''۔﴿۲۵﴾

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

''نوح (علیہ السلام) نے دعا کی: میرے رب! ان لوگوں نے مجھے جس طرح جھٹلایا ہے، اس پر تو ہی میری مدد فرما''۔﴿۲۶﴾

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

''تب ہم نے نوح (علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے (ہماری نگرانی میں) اور ہماری وحی کے حساب سے ایک کشتی بنائیں، پھر جب (عذاب کے لیے) ہمارا حکم آ جائے، اور ''تنور'' ابلنے لگے (ہر طرف سے پانی آ جائے) تو ہر قسم کے جوڑے سے دو (نر اور مادہ۔ Male اور Female) اُس کشتی میں سوار کر لیں، اور اپنے گھر والوں کو بھی (سوار کر لیں)، مگر ان کو سوار نہ کریں جن کے خلاف پہلے ہی ہمارا فیصلہ ہو چکا ہے (کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے اور ہلاک ہوں گے)، اور ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کریں، یہ بات پکی ہے کہ یہ سب لوگ ڈبو دیئے جائیں گے''۔﴿۲۷﴾۔ (نوح علیہ السلام کی بیوی اور ان کا بیٹا کنعان بھی ایمان نہ لانے کی وجہ سے ڈوبنے والوں میں سے تھے)۔

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى

''تو (اے نوح) جب آپ اور آپ کے ساتھی کشتی میں سوار ہو جائیں تو

الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾

کہیں: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) سے نجات دے دی''۔﴿۲۸﴾

وَ قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾

''اور (اے نوح) آپ کہیے: اے میرے رب! مجھے برکت والی جگہ پر اتار دے، اور تو بہترین اتارنے والا ہے''۔﴿۲۹﴾۔(تو سب سے اچھا مہمانوں کی خدمت کرنے والا ہے)۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾

''بیشک اس (قصے) میں کئی نشانیاں ہیں، اور بیشک ہم ہی آزمانے والے ہیں''۔﴿۳۰﴾

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾

''نوح (علیہ السلام) کی قوم کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو پیدا کیا''۔﴿۳۱﴾۔(دوسرے لوگوں سے مراد کون لوگ ہیں؟:۔(۱) اکثر مفسرین کے نزدیک نوح علیہ السلام کے بعد جس قوم کو اللہ نے پیدا کیا اور ان میں رسول بھیجا وہ قوم عاد ہے، جس کی طرف ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔(۲) بعض لوگوں کے نزدیک یہاں قوم ثمود ہے جس کی طرف صالح علیہ السلام بھیجے گئے، کیونکہ اسی سورہ کی آیت نمبر (۴۱) میں ان کی ہلاکت کے لیے (الصَّیْحَةُ) ''تیز چیخ'' کا لفظ آیا ہے کہ ان لوگوں کو ''تیز چیخ'' نے پکڑ لیا۔(۳) اور بعض کے نزدیک یہاں شعیب علیہ السلام کی قوم ''مدین والے'' اور ''ایکہ والے'' مراد ہیں کہ ان کی ہلاکت بھی ''تیز چیخ'' کے ذریعے ہوئی تھی)۔

فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

''اور (پھر ان لوگوں) کی طرف اُن ہی میں سے ایک رسول کو بھیجا (تو انہوں نے کہا:) اس اللہ کی عبادت کرو جس کے علاوہ تمہارا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟''۔﴿۳۲﴾

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

''اور ان کے قوم کے کافر سرداروں نے (دعوت کو ماننے سے) انکار کر دیا، اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور جنھیں ہم نے دنیا کی زندگی میں خوب عیش و آرام دے رکھا تھا، (ایک دوسرے سے) کہنے لگے: یہ تم ہی جیسا ایک انسان ہے، وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو، اور وہی پیتا ہے جو کچھ تم پیتے ہو''۔﴿۳۳﴾۔(کافروں نے ''انسان'' ہونے کی وجہ سے ''رسالت'' کا انکار کر دیا، اور اندھی محبت کرنے والوں نے ''رسالت'' کی وجہ سے ''انسان'' ہونے کا انکار کر دیا)۔

وَ لَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

"(قوم کے کافر سرداروں نے کہا:) اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک انسان کی بات مان لی، تو بیشک تم لوگ بڑے گھاٹے (نقصان) میں رہو گے"۔ ﴿۳۴﴾

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾

"(قوم کے کافر سرداروں نے کہا:) کیا وہ (رسول) تم سے اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے، اور "مٹی" اور "بوسیدہ ہڈی" ہو جاؤ گے، تو تم (قبروں سے دوبارہ) زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے؟"۔ ﴿۳۵﴾

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

"تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ بڑی "انہونی" بات ہے (سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے)"۔ ﴿۳۶﴾

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾

"(قوم کے کافر سرداروں نے کہا) ہماری زندگی تو بس دنیا کی زندگی ہے، (اسی دنیا کی زندگی میں) ہم "مرتے" اور "جیتے" ہیں، اور ہم ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے"۔ ﴿۳۷﴾

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ اِۨفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾

"(یہ رسول) ایسا آدمی ہے، جو اللہ کے خلاف جھوٹ بول رہا ہے، اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں"۔ ﴿۳۸﴾

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾

"(رسول نے) دعا کی: میرے رب! ان لوگوں نے مجھے جس طرح جھٹلایا ہے، اس پر تو ہی میری مدد فرما"۔ ﴿۳۹﴾

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

"اللہ نے فرمایا: اب تھوڑی ہی دیر کی بات ہے کہ یہ لوگ (اپنے کیے پر) پچھتائیں گے"۔ ﴿۴۰﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

"تو اس سچے وعدے کے مطابق اُن کو ایک "تیز چیخ" نے پکڑ لیا، اور ہم نے ان لوگوں کو "کوڑا کرکٹ" بنا کر رکھ دیا، ایسے ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کے لیے پھٹکار ہے (دوری ہے!)"۔ ﴿۴۱﴾۔ (اسی آیت کی وجہ سے بعض لوگوں کے نزدیک یہاں قوم ثمود مراد ہے جس کی طرف صالح علیہ السلام بھیجے گئے، کیونکہ ان کی ہلاکت (الصَّيْحَةُ) "تیز چیخ" کے ذریعے ہوئی۔ اور بعض کے نزدیک اسی آیت کی وجہ سے شعیب علیہ السلام کی قوم "مدین والے" اور "ایکہ والے" مراد ہیں کیونکہ ان کی ہلاکت بھی "تیز چیخ" کے ذریعے ہوئی تھی۔ اور کچھ لوگوں نے کہا: اس سے مراد قوم عاد کے بعد قوم ثمود، قوم لوط اور شعیب علیہ السلام وغیرہ کی قومیں ہیں۔ اور کچھ لوگوں نے کہا: اس سے مراد بنی اسرائیل ہیں)۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾

''پھران کے بعد ہم نے کئی اور قومیں پیدا کیں''۔﴿۴۲﴾

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

''کوئی بھی امت نہ اپنے وقت سے پہلے جاسکتی ہے، اور نہ ہی وقت کے بعد ٹھہر سکتی ہے''۔﴿۴۳﴾۔(سب کو اپنے وقت پر دنیا سے جانا ہے)۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

''پھر ہم لگا تار ایک کے بعد ایک رسول بھیجتے رہے، جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آتا تو وہ اُسے جھٹلاتے، تو ہم بھی ایک قوم کے بعد دوسری قوم کو ہلاک وبرباد کرتے رہے، اور انھیں ''افسانے'' (قصے کہانیاں) بناڈالا، تو ایمان نہ لانے والوں کے لیے پھٹکار ہے (دوری ہے)''۔﴿۴۴﴾

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ڏ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾

''پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں اور کھلی دلیلوں کے ساتھ بھیجا''۔﴿۴۵﴾

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾

''فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس، (تو) انہوں نے ''تکبر'' (گھمنڈ) کیا، اور وہ بڑے ''سرکش'' لوگ تھے''۔﴿۴۶﴾

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾

''تو فرعون کے لوگ کہنے لگے: کیا ہم اپنے ہی جیسے دو انسانوں (موسیٰ اور ہارون) پر ایمان لے آئیں؟ جب کہ اُن کی پوری قوم ہماری غلام ہے''۔﴿۴۷﴾

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾

''تو فرعون کے لوگوں نے دونوں (موسیٰ اور ہارون) کو جھٹلا دیا، تو وہ بھی ہلاک وبرباد ہونے والوں میں سے ہو گئے''۔﴿۴۸﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) اس لیے دی تھی کہ بنی اسرائیل ہدایت حاصل کریں''۔﴿۴۹﴾

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع ۱۸

''اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام)، اور ان کی ماں کو ایک نشانی بنائی تھی، اور ہم نے ان دونوں (مریم علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام) کو ایک اونچی زمین میں پناہ دی جو ایک سکون والی جگہ تھی، اور جہاں صاف ستھرا پانی بہتا تھا''۔﴿۵۰﴾۔(اونچی زمین سے مراد:۔وہ جگہ جہاں عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے، اور اللہ نے وہاں ایک پانی کا چشمہ بھی جاری کر دیا تھا اور کھجور کے درخت سے تازہ کھجوریں وہاں گرنے لگیں)۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾

''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں''۔﴿۵۱﴾

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا

''بیشک یہی (اسلام ہی) تم سب کا دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں،

رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾

اس لیے تم لوگ مجھ سے ہی ڈرتے رہو''۔﴿۵۲﴾

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾

''پھر لوگوں نے اپنے (دین کے) کام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی میں خوش ہے (مگن ہے)''۔﴿۵۳﴾

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ ان لوگوں کو ایک خاص وقت تک اپنی غفلت (جہالت) ہی میں پڑے رہنے دیجیے''۔﴿۵۴﴾

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۵۵﴾

''کیا (انکار کرنے والے) یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم جو دنیا میں ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دیتے ہیں''۔﴿۵۵﴾

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

''تو ہم (انکار کرنے والوں) کو اچھائیاں (مال واولاد) دینے میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں''۔﴿۵۶﴾۔ (دنیادار لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مالداری اللہ کی رضامندی کی نشانی ہے اور پریشانی اللہ کی ناراضگی کی نشانی ہے، جب کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ کسی کو دے کر آزماتا ہے اور کسی کو نہ دے کر آزماتا ہے)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾

''بیشک (اچھائیاں پانے والے اصل میں وہ لوگ ہیں) جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں''۔﴿۵۷﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾

''اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں''۔﴿۵۸﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

''اور جو اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں ٹھہراتے ہیں''۔﴿۵۹﴾

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾

''اور جو کچھ (اللہ کے لیے) دے سکتے ہیں وہ دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان کو اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۶۰﴾

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾

''ایسے ہی (ایمان والے) نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں، اور (نیکی میں) ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی پوری کوشش کرتے ہیں''۔﴿۶۱﴾

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

''اور ہم کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور ہمارے پاس کتاب ہے جو سچ سچ کہہ دیتی ہے اور ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔﴿۶۲﴾۔ (سب کا نامہ اعمال سب کا حال ٹھیک ٹھیک بیان کر دے گا)۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

''لیکن کافروں (انکار کرنے والوں) کے دل اس حقیقت سے غفلت میں (پڑے ہوئے) ہیں، اور اس کے علاوہ اُن کے اور بھی دوسرے (بُرے) کام ہیں، جنھیں وہ کرتے رہتے ہیں''۔﴿۶۳﴾

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾

''یہاں تک کہ جب ہم اُن کے خوشحال (دولت مند) لوگوں کو عذاب میں پکڑلیں گے، تو وہ ایک دم بلبلا اُٹھیں گے (چیخنے چلانے لگیں گے)''۔﴿۶۴﴾

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

''(ہم کہیں گے) آج چیخو چلاؤ نہیں، بیشک ہماری طرف سے تمھیں کوئی مدد نہیں ملے گی''۔﴿۶۵﴾

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾

''(اے انکار کرنے والو!) جب میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں، تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے''۔﴿۶۶﴾

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

''(انکار کرنے والے) گھمنڈ کرتے ہوئے اپنی رات کی مجلسوں میں اس (قرآن) کے بارے میں بے ہودہ (بکواس) باتیں کرتے تھے''۔﴿۶۷﴾

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

''تو کیا (انکار کرنے والوں) نے کبھی قرآن میں غور نہیں کیا؟ یا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آ گئی ہے، جو ان کے اگلے باپ داداؤں کے پاس نہیں آئی تھی؟''۔﴿۶۸﴾

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

''یا (انکار کرنے والوں) نے اپنے رسول (ﷺ) کو پہلے سے نہیں جانا ہے، اسی لیے وہ لوگ ان کا انکار کر رہے ہیں؟''۔﴿۶۹﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

''یا وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ وہ رسول (ﷺ) مجنون (پاگل) ہیں؟ بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) یہ رسول (ﷺ) ان کے پاس حق (قرآن اور اسلام) لے کر آئے ہیں، اور ان میں سے اکثر لوگ حق کو پسند نہیں کرتے''۔﴿۷۰﴾

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾

''اور اگر ''حق'' (قرآن اور اسلام ان کافروں) کی خواہشوں کے حساب سے ہو جاتا تو آسمان اور زمین اور اُس میں پائی جانے والی ہر چیز برباد ہو جاتی، ہم ان لوگوں کے پاس خود ان کے لیے نصیحت (قرآن) لے کر آئے ہیں، لیکن وہ خود اپنی نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں''۔﴿۷۱﴾

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

''یا (کافروں کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ) آپ (ﷺ) ان سے کوئی مال (بدلہ) مانگتے ہیں؟ تو (یہ بات بھی غلط ہے، اس لیے کہ) آپ کے رب کا دیا ہوا بدلہ آپ کے لیے بہت ہی اچھا ہے، اور وہ اللہ سب سے اچھی روزی دینے والا ہے''۔﴿۷۲﴾

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾

''اور (اے نبی ﷺ) بیشک آپ تو ان لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں''۔﴿۷۳﴾

وَ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾

''اور جولوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، تو وہ سیدھے راستے سے بالکل ہٹے ہوئے ہیں''۔﴿۷۴﴾

وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾

''اور اگر ہم ان (کافروں) پر رحم کریں، اور ان کی تکلیف دور کردیں، تب بھی یہ لوگ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں گے''۔﴿۷۵﴾

وَ لَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَ مَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾

''اور ہم نے ان (کافروں) کو عذاب میں بھی پکڑا تھا، لیکن وہ اپنے رب کے سامنے نہیں جھکے، اور نہ ہی گڑگڑائے''۔﴿۷۶﴾۔ (جب کفار مکہ نے شروع شروع میں مسلمانوں کو ستایا تو کفار مکہ پر بارش نہ ہونے کا عذاب آیا، حالت ایسی ہوگئی کہ وہ لوگ مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوگئے، لوگ بھوک سے مرنے لگے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے عذاب ٹل گیا)۔

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ ع

''یہاں تک کہ جب ہم نے ان (کافروں) پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا، تو وہ لوگ غم کے مارے مایوس (ناامید) ہونے لگے''۔﴿۷۷﴾۔ (ان کافروں پر سخت عذاب کی شروعات غزوہ بدر سے ہوگئی)۔

وَ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾

''اور اسی (اللہ) نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے ہیں (تاکہ سنو، دیکھو اور غور کرو)، مگر تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو''۔﴿۷۸﴾

وَ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾

''اور اسی (اللہ) نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا، اور اُسی کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے''۔﴿۷۹﴾

وَ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ لَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾

''اور وہی (اللہ) زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور رات اور دن کا آنا جانا اسی (اللہ) کے اختیار میں ہے، کیا تم کچھ بھی نہیں سمجھتے؟''۔﴿۸۰﴾

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾

''بلکہ یہ (کافر) لوگ بھی ویسی ہی باتیں کرتے ہیں، جیسی (باتیں) پہلے کے لوگوں نے کی تھی''۔﴿۸۱﴾

قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾

''کہ جب ہم مر جائیں گے، اور ''مٹی'' اور ''ہڈیاں'' بن جائیں گے، تو کیا ہم (دوبارہ) زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟''۔﴿۸۲﴾

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾

''ایسا ہی وعدہ ہم سے، اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے بھی کیا جاتا رہا ہے، یہ تو پرانے افسانے ہیں''۔﴿۸۳﴾

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ان سے پوچھئے کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ کس کا ہے؟''۔﴿۸۴﴾

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

''وہ یہی جواب دیں گے: یہ سب کچھ اللہ کا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ

دیجیے: پھر تم نصیحت (سبق) کیوں نہیں لیتے؟''۔ ۸۵

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝۸۶

''(اے نبی ﷺ!) آپ ان سے پوچھیے کہ سات آسمانوں اور عرشِ عظیم (بڑے عرش) کا مالک کون ہے؟''۔ ۸۶

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۸۷

''وہ یہی جواب دیں گے: یہ سب کچھ اللہ کا ہے، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: پھر تم اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں؟''۔ ۸۷

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۸۸

''(اے نبی ﷺ!) آپ ان سے پوچھیے کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ ہر چیز کی بادشاہی کس کے ہاتھ میں ہے؟ اور وہ (کون ہے) جو سب کو پناہ دیتا ہے، اور اس کی مرضی کے خلاف کسی کو پناہ نہیں دی جا سکتی؟''۔ ۸۸

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝۸۹

''وہ یہی جواب دیں گے: ہر چیز کا بادشاہ صرف اللہ ہے، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: پھر کہاں سے تم پر کوئی جادو چل جاتا ہے؟''۔ ۸۹

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۹۰

''بلکہ ہم ان کے پاس سچی بات (قرآن) لے کر آئے ہیں، اور وہ بیشک جھوٹے ہیں (کہ اسے اگلے لوگوں کی کہانیاں کہتے ہیں)''۔ ۹۰

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۹۱

''اللہ نے کوئی اولاد نہیں بنائی ہے، اور نہ ہی اس اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے، (اگر ایسا ہوتا) تو ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا، اور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے، جو وہ بیان کرتے ہیں''۔ ۹۱

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۹۲

''وہی اللہ غیب اور حاضر (چھپے اور کھلے) کا جاننے والا ہے، اور وہ (اللہ) ان کے شرک سے بہت بلند و بالا ہے''۔ ۹۲

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝۹۳

''(اے نبی ﷺ!) دعا کیجیے: میرے رب! جس (عذاب) کا وعدہ ان (کافروں) سے کیا جا رہا ہے، اگر وہ عذاب (میری زندگی میں) آ جائے''۔ ۹۳

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۹۴

''تو میرے رب! مجھے (ان) ظالموں (انکار کرنے والوں) میں شامل نہ کرنا''۔ ۹۴

وَاِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝۹۵

''اور جس عذاب کا ہم ان کافروں سے وعدہ کر رہے ہیں وہ عذاب آپ کو دکھانے پر ہم پوری طرح قادر ہیں''۔ ۹۵

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝۹۶

''(اے نبی ﷺ!) آپ ''برائی'' کو ''بھلائی'' سے دور کیجیے، ہم ان باتوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں جو کافر لوگ کہتے ہیں''۔ ۹۶

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ

''اور (اے نبی ﷺ) آپ دعا کرتے رہیں: میرے رب! میں

الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾	شیطانوں کے ''وسوسے'' سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔﴿۹۷﴾
وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾	''اور میرے رب! میں اُن (شیطانوں) کے اپنے قریب آنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں''۔﴿۹۸﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾	''(یہ کافر لوگ غفلت میں ہیں) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے گی تو کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے پھر (دنیا میں) واپس بھیج دے''۔﴿۹۹﴾
لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	''تاکہ جس دنیا کو میں چھوڑ آیا ہوں، اُس میں جا کر نیک عمل کروں، (اللہ کا فرمان ہے) ایسا ہرگز نہیں! یہ تو ایک بات ہے جسے وہ اپنی زبان سے کہہ رہا ہے (اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہوگا)، اور (مرنے والوں کے سامنے) قیامت تک کے لیے ''برزخ'' کا ''پردہ'' ہے، جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے''۔﴿۱۰۰﴾
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	''پھر جب (دوسری بار) ''صور'' پھونک دیا جائے گا، تو اس دن ان کے درمیان نہ کوئی رشتہ داری رہے گی، اور نہ وہ ایک دوسرے کا حال پوچھیں گے''۔﴿۱۰۱﴾
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	''تو جس کی نیکیوں کا ''پلڑا'' (ترازو) بھاری ہوگا، تو وہی لوگ کامیاب ہوں گے''۔﴿۱۰۲﴾
وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	''اور جس کی نیکیوں کا ''پلڑا'' (ترازو) ہلکا ہوگا، تو ان ہی لوگوں نے (ایمان وعمل کے حساب سے) اپنا نقصان کرلیا ہے، اور ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم میں رہیں گے''۔﴿۱۰۳﴾
تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾	''آگ ان (جہنمیوں) کے چہروں کو جھلسا دے گی، اور وہ لوگ اس جہنم میں بہت ہی بری شکل اور ڈراؤنی صورت والے ہوں گے''۔﴿۱۰۴﴾
اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	''(اللہ جہنمیوں سے پوچھے گا:) کیا میری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی نہیں جاتی تھیں، تو تم لوگ انھیں جھٹلاتے تھے؟''۔﴿۱۰۵﴾
قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾	''وہ (جہنمی) کہیں گے: ہمارے رب! ہماری ''بدبختی'' (بدنصیبی) ہم پر چھا گئی تھی، اور بیشک ہم ہی گمراہ تھے''۔﴿۱۰۶﴾
رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾	''(جہنمی کہیں گے) ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال دے، اگر ہم دوبارہ (کفر وشرک) کریں گے، تو بیشک ہم ہی ظالم ہوں گے''۔﴿۱۰۷﴾

قَالَ اخۡسَـُٔوۡا فِيۡهَا وَلَا تُكَلِّمُوۡنِ ﴿۱۰۸﴾

''اللہ فرمائے گا: اسی (جہنم میں) ذلیل ہوکر پڑے رہو، اور مجھ سے بات بھی نہ کرو''۔﴿۱۰۸﴾

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡ عِبَادِىۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ۚ ﴿۱۰۹﴾

''(بات یہ ہے کہ) میرے کچھ بندے یہ دعا کرتے تھے: ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں، تو ہمیں معاف کردے، اور ہم پر رحم فرما، اور تو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے''۔﴿۱۰۹﴾

فَاتَّخَذۡتُمُوۡهُمۡ سِخۡرِيًّا حَتّٰۤى اَنۡسَوۡكُمۡ ذِكۡرِىۡ وَكُنۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ تَضۡحَكُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾

''(اے جہنم والو!) تو تم لوگ ان (ایمان والوں) کا ''مذاق'' اڑاتے تھے، یہاں تک کہ تمہاری اس حرکت نے تمھیں میری یاد سے غافل کردیا، اور تم اُن (ایمان والوں) پر ''ہنسا'' کرتے تھے''۔﴿۱۱۰﴾

اِنِّىۡ جَزَيۡتُهُمُ الۡيَوۡمَ بِمَا صَبَرُوۡۤا ۙ اَنَّهُمۡ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

''بیشک آج میں نے (ایمان والوں) کو ان کے صبر کا بہترین بدلہ (جنت) دے دیا ہے، بیشک وہی لوگ کامیاب ہیں''۔﴿۱۱۱﴾

قٰلَ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾

''اللہ (مذاق اڑانے والوں اور جہنم میں جانے والوں سے) پوچھے گا: بتاؤ تم کتنے سال زمین میں رہے؟''۔﴿۱۱۲﴾

قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّيۡنَ ﴿۱۱۳﴾

''(جہنمی لوگ) کہیں گے: ہم لوگ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہیں (ہمیں اچھی طرح یاد نہیں ہے)، اور آپ حساب رکھنے والے فرشتوں سے پوچھ لیجیے''۔﴿۱۱۳﴾

قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا لَّوۡ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾

''اللہ فرمائے گا: بیشک تم تھوڑی ہی مدت رہے؟ کاش! تم (دنیا ہی میں) یہ جان لیتے! (تو تم جہنم میں نہیں جاتے)''۔﴿۱۱۴﴾

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰكُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّكُمۡ اِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱۵﴾

''(لوگوں سے کہا جائے گا) کیا تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم نے تمھیں بیکار ہی پیدا کردیا ہے، اور تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤگے؟''۔﴿۱۱۵﴾

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَـقُّ‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ ﴿۱۱۶﴾

''تو اللہ بلند وبالا ہے (بڑی شان والا ہے)، سچا بادشاہ، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، (وہی) عزت والے عرش کا رب ہے''۔﴿۱۱۶﴾

وَمَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ‌ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾

''اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے، بیشک کافر ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے''۔﴿۱۱۷﴾

وَقُلْ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

''اور (اے نبی ﷺ!) آپ دعا کیجیے: میرے رب! مجھے معاف کردے، اور مجھ پر رحم فرما، اور تو سب سے بہترین رحم کرنے والا ہے''۔﴿۱۱۸﴾

آیات: 64 | (24) سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 9

سورہ "نُوْر" کے بارے میں:

سورہ نمبر (24)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (102)۔ اَلنُّوْرُ: روشنی۔ اس کا ذکر آیت نمبر (35) میں ہے۔

سورہ "نور" سورہ نمبر (24) مدنی سورہ ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (64) آیتیں ہیں اور (9) رکوع ہیں۔ تین سورتوں میں عورتوں کے مسائل زیادہ بیان کیے گئے ہیں، سورہ نساء سورہ نمبر ۴، سورہ نور سورہ نمبر ۲۴ اور سورہ احزاب سورہ نمبر ۳۳ ہے۔

سورہ "نُوْر" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "نور" کے شروع میں غیر شادی شدہ کے لیے زنا کرنے کے بعد "سو" کوڑے لگانے کا حکم ہے، (۲) زنا کرنے والے زنا کرنے والی سے اور شرک کرنے والے شرک کرنے والی سے نکاح کرتے ہیں، (۳) پاک دامن عورت پر کسی نے زنا کا الزام لگایا اور اس نے چار گواہ پیش نہیں کیے تو اسے "اسی" کوڑے لگائے جائیں، توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی، (۴) "لعان" کا ذکر ہے کہ شوہر نے بیوی کو زنا کرتے دیکھا ہے مگر چار گواہ نہیں ہے تو شوہر چار مرتبہ قسم کھائے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے، تو اس کی گواہی صحیح ہوگی اور بیوی چار مرتبہ قسم کھائے گی کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں بار قسم کھائے گی کہ اگر وہ سچا ہے تو عورت پر اللہ کا غضب نازل ہو، اور اس طرح میاں بیوی الگ ہو جائیں گے، (۵) "واقعہ اِفک۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا" پر منافقوں کی طرف سے لگایا گیا الزام ہے، اللہ نے آسمان سے اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سچائی بتادی کہ وہ پاک دامن ہیں، (۶) کسی کے گھر جا کر سلام کرنے کی بات ہے، (۷) مردوں اور عورتوں دونوں سے کہا گیا ہے کہ نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں، (۸) ان لوگوں کی لسٹ ہے جس سے پردہ نہ کیا جائے تو چلے گا، (۹) نکاح کی برکتوں کا ذکر ہے، (۱۰) آسمان و زمین کا "نور" اللہ ہے، (۱۱) اللہ حکومت کس کو دیتا ہے؟ (۱۲) گھر کے اندر اجازت لے کر داخل ہونے کی بات ہے، (۱۳) کس کے گھر کھا سکتے ہیں اس کا ذکر ہے۔ (۱۴) سورہ کے اخیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کا انجام عذاب کی شکل میں آتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

"یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے اتارا ہے، اور جس (کے احکام) کو ہم نے فرض کیا ہے، اور اس میں صاف صاف آیتیں اتاری ہیں، تا کہ تم نصیحت حاصل کرو"۔ ①

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ

"(غیر شادی شدہ) زنا کرنے والی عورت، اور (غیر شادی شدہ)

مِّنۡهُمَا مِائَةَ جَلۡدَةٍ ۪ وَّلَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا رَاۡفَةٌ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَلۡیَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝۲

زنا کرنے والے مرد (چاہے دونوں اقرار کرلیں، یا چار لوگ گواہی دیں تو دونوں) کو "سوسو" کوڑے مارو، (کیونکہ شادی شدہ کی سزا "رجم" یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کرنا ہے)، اور اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، تو تمہیں اللہ کے دین کے معاملے میں دونوں (زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت) پر کوئی ترس نہیں کھانا چاہیے، اور ان دونوں کو سزا دیتے وقت ایمان والوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیے (تا کہ دیکھنے والے عبرت حاصل کریں)"۔ ۝۲

اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً ۫ وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنۡكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝۳

"زنا کرنے والا مرد تو زنا کرنے والی اور (کفرو) شرک کرنے والی عورت سے نکاح کرتا ہے، اور زنا کرنے والی عورت تو زنا کرنے والے اور (کفرو) شرک کرنے والے مرد سے نکاح کرتی ہے، اور یہ (زنا کار سے نکاح) تو ایمان والوں پر حرام ہے"۔ ۝۳

وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡهُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَةً وَّلَا تَقۡبَلُوۡا لَهُمۡ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝۴

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کا) الزام لگاتے ہیں، پھر چار گواہ نہیں لاتے، تو ان کو "اسّی" کوڑے مارو، اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو، اور یہی لوگ فاسق (نافرمان) ہیں"۔ ۝۴

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝۵

"ہاں (الزام لگانے والے) اس (حرکت) کے بعد اگر توبہ کرلیں، اور (اپنی) اصلاح کرلیں، تو اللہ بہت بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے"۔ ۝۵

وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَهُمۡ وَلَمۡ یَكُنۡ لَّهُمۡ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُهُمۡ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمۡ اَرۡبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ۝۶

"اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کا الزام لگائیں، اور ان کے پاس اپنے علاوہ کوئی دوسرا گواہ نہ ہوں، تو ان (دونوں میاں بیوی میں سے شوہر) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ (بیوی پر زنا کا الزام لگانے میں) بالکل سچا ہے"۔ ۝۶

وَالۡخَامِسَةُ اَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَیۡهِ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ۝۷

"اور پانچویں مرتبہ (شوہر) یہ کہے کہ اگر وہ (اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگانے میں) جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ کی لعنت (پھٹکار) ہو"۔ ۝۷

وَیَدۡرَؤُا عَنۡهَا الۡعَذَابَ اَنۡ تَشۡهَدَ اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ۝۸

"اور (بیوی) سے (زنا کی) سزا دور ہونے کا راستہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس کا شوہر (اس پر زنا کا الزام لگانے میں) جھوٹا ہے"۔ ۝۸

وَالۡخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیۡهَاۤ اِنۡ

"اور پانچویں مرتبہ (بیوی) یہ کہے کہ اگر وہ (شوہر) سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا

كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝٩
وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيۡمٌ ۝١٠ ع

اِنَّ الَّذِيۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡكِ عُصۡبَةٌ مِّنۡكُمۡ‌ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡهُ شَرًّا لَّكُمۡ‌ ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ‌ ؕ لِكُلِّ امۡرِىٴٍ مِّنۡهُمۡ مَّا اكۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ‌ ۚ وَالَّذِىۡ تَوَلّٰى كِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝١١

غضب (غصہ) نازل ہو"۔ ⑨

"اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، (تو تم پریشانیوں میں پڑ جاتے)، اور بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔ ⑩

"بیشک جن لوگوں نے (ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر) جھوٹا "الزام" لگایا ہے، وہ تم ہی کا ایک چھوٹا گروہ ہے، تم لوگ اس کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے، جس نے (الزام لگانے میں) جتنا حصہ لیا ہے اتنا ہی گناہ کمایا، اور ان میں سے جس شخص نے (یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے) الزام لگانے کا بڑا بوجھ جو اپنے سر لیا ہے، اس کے لیے تو بہت بڑا عذاب (جہنم) ہے"۔ ⑪۔ (آیت نمبر ۱۱ سے آیت نمبر ۲۰ تک (دس آیتوں میں) "واقعۂ اِفک" (الزام وتہمت والا واقعہ) ہے جس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کا الزام لگانے والوں کا ذکر ہے۔ زنا کا الزام لگانے والوں کا کیا حکم ہے؟ اور اس کے بعد سزا بتلائی گئی ہے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق الزام لگانے میں آگے آگے تھا، غزوہ بنی مصطلق میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اپنا ہار تلاش کرنے گئی تھی اتنے میں قافلہ نکل گیا، ایک صحابی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کا کام تھا کہ جب سب نکل جائے تو جو کچھ بچ جائے اسے لے کر آجائے، انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور اپنی اونٹنی پر بیٹھا کر مدینہ لے آئے، تو عبداللہ بن ابی بن سلول نے گناہ کا الزام لگادیا کہ وہ کیوں پیچھے رہ گئیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ پریشان ہوئے، لگ بھگ ایک مہینے کے بعد یہ دس آیتیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کے بارے میں اتری۔ الزام لگانے میں تین سیدھے سادھے مسلمانوں کا نام بھی آیا ہے جو منافقوں کے جھانسے میں آگئے تھے، انھیں پاک دامن عورت پر الزام لگانے کی سزا ملی، اور انھیں "۸۰" کوڑے لگائے گئے۔ (۱) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ (۲) مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ۔ (۳) حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ حدیث نمبر 4750)۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾

”(اے مسلمانو!) جب تم لوگوں نے یہ (زنا کے الزام والی) بات سنی تھی، تو مسلمان مردوں اور عورتوں نے اپنے ہی جیسے مسلمان مردوں اور عورتوں کے بارے میں اچھا گمان کیوں نہیں کیا؟ اور کیوں نہیں کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا بہتان (جھوٹ) ہے“۔ ﴿۱۲﴾

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

”(زنا کا لزام لگانے والے) اپنی سچائی پر چار گواہ کیوں نہیں لے آئے؟ تو جب وہ چار گواہ نہیں لا سکے تو وہی لوگ اللہ کے نزدیک پکے جھوٹے ہیں“۔ ﴿۱۳﴾

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ ۚ

”(اے مسلمانو!) اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے، ان کی وجہ سے تم پر اس وقت بہت بڑا عذاب آ جاتا“۔ ﴿۱۴﴾

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

”جب تم لوگ (زنا کے جھوٹے الزام) کو ایک دوسرے سے ”نقل“ کر رہے تھے، اور تم اپنی زبان پر ایسی بات لاتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تھا، اور تم لوگ اس بات کو ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے، جب کہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی (سنگین) بات تھی“۔ ﴿۱۵﴾

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

”اور (اے مسلمانو!) جب تم لوگوں نے یہ جھوٹی خبر سنی تو کیوں نہیں کہا: ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم ایسی بات کریں، (اے اللہ!) تو ہر عیب سے پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان (الزام) ہے“۔ ﴿۱۶﴾

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ ۚ

”(اے مسلمانو!) اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم ایمان والے ہو تو دوبارہ کبھی ایسی غلطی نہ کرنا“۔ ﴿۱۷﴾

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

”اور اللہ تمھیں (سمجھانے کے) لیے ہدایت کی باتیں صاف صاف بیان کرتا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے“۔ ﴿۱۸﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

”بیشک جو لوگ ایمان والوں میں بدکاری (برائی) پھیلانا چاہتے ہیں، اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے، اور اللہ کو سب کچھ معلوم ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے ہو“۔ ﴿۱۹﴾

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ۚ

”اور (اے مسلمانو!) اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، اور یہ بات نہ ہوتی کہ بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان (بہت ہی شفقت والا،

ع ۲ / ۸ النصف

بہت نرمی والا) بہت رحم والا ہے (تو تمھیں سخت عذاب دیتا)''۔﴿۲۰﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

''اے ایمان والو! تم شیطان کے پیچھے نہ چلو، اور جو شیطان کے پیچھے چلتا ہے، تو (وہ یاد رکھے کہ) شیطان تو ہمیشہ بے حیائی اور برائی کا ہی حکم دیتا ہے، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، تو تم میں سے کوئی بھی گناہوں سے پاک نہ ہوتا، لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک (وصاف) کر دیتا ہے، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۲۱﴾

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

''اور تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور مالدار ہیں، وہ یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ (صدقہ وخیرات وغیرہ) نہیں دیں گے، انھیں چاہیے کہ وہ ان کو ''معاف'' کر دیں اور ان سے 'درگزر' کریں، کیا تمھیں یہ پسند نہیں کہ اللہ تمھیں معاف کر دے؟ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۲۲﴾۔ (یہ آیت سننے کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خالہ زاد بھائی مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ پر مال خرچ کرنے لگے، اور قسم کا کفارہ ادا کر دیا، واقعہ یہ ہے کہ مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگانے والوں میں سے تھے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مال خرچ نہ کرنے کی قسم کھالی تھی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ ۙ

''بیشک جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی (گناہوں سے بے خبر)، ایمان والی عورتوں پر (زنا کا) الزام لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت (پھٹکار) ہے، اور ان کے لیے (قیامت کے دن) بہت بڑا عذاب ہے''۔﴿۲۳﴾

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

''(یاد رکھو) جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے کاموں (کالے کرتوتوں) کی گواہی دیں گے''۔﴿۲۴﴾

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

''اس (قیامت کے) دن اللہ انہیں ان (کے کاموں) کا پورا پورا بدلہ انصاف کے ساتھ دے گا، اور وہ جان لیں گے کہ بیشک اللہ ہی حق ہے، (اور حق کو) بیان کرنے والا ہے''۔﴿۲۵﴾

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ

''خبیث (گندی) عورتیں خبیث (گندے) مردوں کے لیے ہیں، اور

وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ وَالطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓٮِٕكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۠﴿۲۶﴾ ع

خبیث (گندے) مرد خبیث (گندی) عورتوں کے لیے ہیں، اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں، اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں، ان (پاک) لوگوں کا دامن ان باتوں سے پاک ہے جو وہ (الزام لگانے والے) کہتے ہیں، اُن (پاک لوگوں) کے لیے گناہوں سے معافی بھی ہے، اور عزت کی روزی بھی"۔﴿۲۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ بُيُوۡتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو، اور گھر والوں کو سلام کرلو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو"۔﴿۲۷﴾

فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِيۡهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا حَتّٰى يُؤۡذَنَ لَـكُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ قِيۡلَ لَـكُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا‌ هُوَ اَزۡكٰى لَـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ﴿۲۸﴾

"(اے ایمان والو!) اگر ان (گھروں) میں کسی کو نہ پاؤ، تب بھی ان میں داخل نہ ہو جب تک تمھیں اجازت نہ دی جائے، اور اگر تم سے واپس جانے کو کہا جائے، تو واپس چلے جاؤ، یہی تمہارے لیے بہت پاکیزہ (بہتر) راستہ ہے، اور جو کام بھی تم کرتے ہو، اسے اللہ خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔﴿۲۸﴾

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ مَسۡكُوۡنَةٍ فِيۡهَا مَتَاعٌ لَّـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۲۹﴾

"(اے مسلمانو!) بے آباد گھروں میں (بغیر اجازت) داخل ہونے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، جہاں تمہارے فائدے کی کوئی چیز ہو، اور اللہ خوب اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کھلے عام کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو"۔﴿۲۹﴾

قُلْ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَيَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۳۰﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ایمان والے مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، ایسا کرنا ان کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور بیشک اللہ کو پوری خبر ہے جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں"۔﴿۳۰﴾

وَقُلْ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ يَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِهِنَّ وَيَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَهُنَّ وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا‌ وَلۡيَـضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوۡبِهِنَّ‌ ۖ وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنے بناؤ سنگھار کو ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے، اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں (گریبانوں) پر ڈالے رکھیں، اور اپنے بناؤ سنگھار کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے شوہروں کے، یا اپنے باپ

اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

کے، یا اپنے شوہروں کے باپ (سسر) کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے شوہروں کے بیٹوں (سوتیلے بیٹوں) کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں (بھتیجوں) کے، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں (بھانجوں) کے، یا اپنی عورتوں کے، یا اپنے غلاموں (اور لونڈیوں) کے، یا گھر میں رہنے والے ان لوگوں کے جو عورت کی خواہش نہیں رکھتے، یا ان بچوں کے جو ابھی عورتوں کی چھپی ہوئی باتوں کو نہیں جانتے ہیں، اور (ایمان والی عورتیں) اپنے پاؤں زمین پر مار کر نہ چلیں، تاکہ ان کی چھپی ہوئی (زیب و) زینت لوگوں کو معلوم ہو جائے، اور اے ایمان والو! تم سب مل کر اللہ کے سامنے توبہ کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ'' ۔﴿۳۱﴾۔ (قرآن میں اس جگہ اور دوسرے مقامات پر ''12'' قسم کے لوگوں کا ذکر ہے جن سے ''حجاب'' کی ضرورت نہیں ہے، ان بارہ قسم کے لوگوں یا رشتہ داروں کے سامنے عورتیں اپنی زیب و زینت (بناؤ سنگھار) کر سکتی ہیں ۔ اس آیت میں ''8'' رشتہ داروں کا ذکر ہے: شوہر، باپ، سسر، سگے بیٹے، سوتیلے بیٹے، بھائی، بھتیجے، اور بھانجے پھر ان میں وہ رشتہ دار بھی شامل ہیں جو رضاعت کی وجہ سے حرام ہوں، جیسے: رضاعی باپ، رضاعی بھائی، رضاعی بیٹے اور چچے وغیرہ)۔

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىِٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۲﴾

''اور تم میں سے جو مرد بغیر بیوی کے اور جو عورتیں بغیر شوہر کے ہوں ان کی شادی کر دو، اور اپنے نیک ایمان والے غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کر دو، اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انھیں مالدار بنا دے گا، اور اللہ بڑی کشادگی والا (خوب دینے والا)، سب کچھ جاننے والا ہے'' ۔﴿۳۲﴾

وَ لْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا ۖۗ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ

''اور جو لوگ نکاح (کی طاقت) نہیں رکھتے، وہ (زنا وغیرہ) سے بچے رہیں، یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انھیں مالدار بنا دے، اور تمہارے غلاموں میں سے جو مال کے بدلے اپنی آزادی کی تحریر لکھوانا چاہیں، اور تمھیں ان میں اس کی صلاحیت معلوم ہو، تو انھیں لکھ کر دے دو، اور اللہ نے تمھیں جو مال دیا ہے ان میں سے ان (غلاموں، لونڈیوں کو) کچھ دے کر ان کی مدد کرو، اور تمہاری لونڈیاں اگر پاک دامن رہنا چاہ

اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

رہی ہیں (زنا سے بچنا چاہ رہی ہیں) توتم دنیاوی زندگی کے فائدے کے لیے انھیں بدکاری (زنا کاری) پر مجبور نہ کرو، اور جو کوئی انھیں مجبور کرے گا، تو ان کو مجبور کرنے کے بعد اللہ (ان لونڈیوں کو) بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۳۳﴾۔ (زنا اسلام میں حرام ہے، چاہے کوئی مجبوری میں کرے یا خوشی میں کرے۔ آج کل کچھ عورتیں مجبوری میں یہ کام کرتی ہیں، پھر بھی یہ زنا حرام ہے، اسے دوسرے حلال کام کرکے اپنا پیٹ پالنا چاہیے۔ اس آیت کو اس معنی میں سمجھیں کہ عربوں کے یہاں غلام اور لونڈیوں کا رواج تھا، جس کے پاس جتنے زیادہ غلام اور لونڈی تھے اتنے زیادہ مالدار تھا، کچھ برے لوگ اپنی لونڈیوں سے زنا وغیرہ کا کام کرواتے تھے تا کہ دولت خوب جمع ہو جائے۔ منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول اپنی لونڈیوں کو زنا کرنے پر مجبور کرتا تھا اس کی کچھ لونڈیاں مسلمان ہوگئیں تو انہوں نے یہ غلط کام کرنے سے انکار کردیا جس پر وہ ملعون انھیں مارتا تھا۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ صحیح مسلم۔ کتاب التفسیر۔ عن جابر (3029)۔ عَنْ جَابِرٍ، "أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ يُقَالُ لَهَا: مُسَيْكَةُ، وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا: أُمَيْمَةُ، فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزِّنَا، فَشَكَتَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: {وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ} [النور: 33]) ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس ''مُسَيْكَةُ'' اور ''أُمَيْمَةُ'' دو لونڈیاں تھیں، وہ انھیں زنا کے کام کرنے پر مجبور کرتا تھا، تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی)۔

وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۸

''اور بیشک ہم نے تمہارے لیے (قرآن میں) کھلی نشانیاں اتاری ہیں، اور تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کی مثالیں بھی (اتاری ہیں)، اور متقی (نیک لوگوں) کے لیے نصیحت (بھی) نازل کردی ہے''۔﴿۳۴﴾۔ (قرآن کی خوبیاں بیان کی جارہی ہیں: (۱) قرآن میں سب احکام کھول کھول کر بیان کردیئے گئے ہیں، چاہے عبادات ہوں معاملات

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۳۵﴾

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ

ہوں یا زندگی کے آداب ہوں۔ (۲) اسی طرح اس قرآن میں پچھلی امتوں کے عبرت ناک واقعات بیان کیے گئے ہیں، اس سورہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کا واقعہ ہے اسی طرح قرآن میں یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کا واقعہ بھی ہے، مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کا واقعہ بھی ہے، یہ واقعات بھی عبرت کے لیے ہیں۔ (۳) قرآن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ پورا قرآن ڈرنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے)۔

''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے (اللہ پوری کائنات کو روشن کرنے والا ہے)، اس کے نور (روشنی) کی مثال ایک طاق کی طرح ہے جس میں ایک چراغ ہو، یہ چراغ ایک فانوس (قندیل) میں ہو، وہ ''فانوس'' (قندیل) ایسا صاف ستھرا ہو جیسے چمکتا ہوا ستارہ، وہ چراغ ''زیتون'' کے ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو، جس درخت پر مشرقی اور مغربی رخ کے سائے نہیں پڑتے (بلکہ ہر وقت اس درخت پر دھوپ ہی دھوپ رہتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا تیل سب سے اچھا ہے)، ایسا لگتا ہو کہ اُس (زیتون) کا تیل خود ہی روشنی دے دے گا، چاہے اسے آگ بھی نہ لگے، نور ہی نور ہے (روشنی ہی روشنی ہے)، اللہ اپنے نور سے فائدہ اٹھانے کے لیے جس کو چاہتا ہے راستہ دکھا دیتا ہے، اور اللہ لوگوں کے (فائدے کے) لیے مثالیں بیان کرتا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۳۵﴾ (یہ آیت ان آیتوں میں سے ہے جن پر علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، اللہ آسمان و زمین کا ''نور'' ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اَلْجُيُوْشُ الْاِسْلَامِيَّه" میں کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ''نور (روشنی) والا'' اللہ ہے، یعنی اللہ کی ذات سے پوری کائنات روشن ہے)۔

''(اللہ کے نور کی طرف ہدایت پانے والے) ان گھروں (مساجد وغیرہ) میں پائے جاتے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان میں اللہ کا نام بلند کیا جائے اور صرف اسی اللہ کا ذکر کیا جائے، ان گھروں (مساجد وغیرہ) میں صبح وشام لوگ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں''۔﴿۳۶﴾

''(اللہ کے نور کی طرف ہدایت پانے والے) وہ لوگ ہیں جنھیں کوئی

ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ ۙ﴿۳۷﴾

تجارت اور کوئی خرید وفروخت اللہ کی یاد سے، اور نماز کی پابندی سے، اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی ہے، وہ لوگ اس (قیامت کے) دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (ڈر اور گھبراہٹ کی وجہ سے) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر کو چڑھ جائیں گی)''۔﴿۳۷﴾

لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَيَزِيۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

''(اللہ کے نور کی طرف ہدایت پانے والے لوگ نیک عمل اس لیے کرتے ہیں) تاکہ اللہ ان کے اچھے کاموں کا ان کو بہترین بدلہ دے، اور انھیں اپنے فضل سے کچھ اور بھی زیادہ دے، اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے''۔﴿۳۸﴾

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَعۡمَالُهُمۡ كَسَرَابٍۭ بِقِيۡعَةٍ يَّحۡسَبُهُ الظَّمۡاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمۡ يَجِدۡهُ شَيۡـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۙ﴿۳۹﴾

''اور کافروں (انکار کرنے والوں) کے کاموں (کی مثال) کسی چٹیل میدان میں ''سَراب'' (چمکتی ریت) کی طرح ہے، جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو وہ کچھ بھی نہیں پاتا، اور وہاں اللہ کو پاتا ہے جو اس کے کاموں کا پورا حساب اسے چکا دیتا ہے، اور اللہ بڑا تیز حساب لینے والا ہے''۔﴿۳۹﴾ (یہ مثال ان کافروں اور منافقوں کی ہے جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ نیک کام بھی کرتے ہیں، چاہے ریا کاری اور دکھاوے کے لیے نیک کام کیے ہوں، انھیں آخرت میں ان کاموں کا بدلہ ملنے کی امید بھی ہو، مگر ان کے کام اللہ کی مرضی کے حساب سے نہیں ہے اسی لیے وہ ایسے آدمی کی طرح ہے جو ریگستان میں پیاسا ہے، دور سے چمکتی ریت کو پانی سمجھ لیتا ہے وہاں جاتا ہے تو کچھ بھی نہیں ملتا، یہی حال کافروں اور منافقوں کا ہے، موت کا وقت ان کے لیے ''سَراب'' چمکتی ریت کی طرح ہے، امید لگائے بیٹھے ہیں کہ انھیں نیک کاموں کا بدلہ ملے گا، مگر انکار اور نفاق کی وجہ سے کچھ بھی بدلہ نہیں ملے گا، جس طرح پیاسے کو چمکتی ریت تک پہنچنے میں تھکاوٹ اور گرمی کی شدت بھی جھیلنی پڑی تھی، اسی طرح ان لوگوں کو ان کے برے اعمال کا بدلہ جہنم کے عذاب کی صورت میں دیا جائے گا)۔

اَوۡ كَظُلُمٰتٍ فِىۡ بَحۡرٍ لُّـجِّىٍّ يَّغۡشٰهُ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ مَوۡجٌ مِّنۡ فَوۡقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ اِذَاۤ اَخۡرَجَ

''یا (پھر کافروں کے کاموں کی مثال ایسی ہے) جیسے کسی گہرے سمندر میں اندھیرے ہوں، جسے ''موج'' (لہر) نے ڈھانپ لیا ہو، پھر اس کے اوپر ایک اور موج (لہر) ہو (موجوں پر موجیں اٹھ رہی ہوں)،

يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع

اور اُس کے اُوپر (گہرے) بادل ہو، اوپر نیچے اندھیرے ہی اندھیرے ہوں! اگر کوئی اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے، اور اللہ جس کو نور (روشنی) نہ دے، تو اس کو کہیں بھی روشنی نہیں مل سکتی''۔﴿۴۰﴾۔ (اس آیت میں چار اندھیروں کا ذکر ہے:۔(۱) رات کا اندھیرا، (۲) سمندر کا اندھیرا، (۳) موجوں کا اندھیرا، (۴) گہرے بادل کا اندھیرا۔ یہ پکے اور ہٹ دھرم کافروں کی مثال ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار ہی نہیں کرتے بلکہ ایمان والوں کو تکلیف بھی دیتے ہیں، اور اللہ کی طرف آنے والوں کو روکتے بھی ہیں، اس طرح ان کے انکار کی کئی تہیں چڑھتی جاتی ہیں۔ تو کیا ایسا شخص سیدھے راستے پر سفر جاری رکھ سکتا ہے؟ بالکل نہیں، اللہ نے کفر (انکار) کو ہمیشہ ''اندھیرا'' کہا ہے اور ہدایت کو ''روشنی'' کہا ہے، اور ان لوگوں کی ہٹ دھرمی کا تو یہ حال ہے کہ اس پر ایسے اندھیروں کے کئی پردے چڑھے ہوئے ہیں پھر اسے بھلا سیدھا راستہ کیسے مل سکتا ہے؟)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

''(اے نبی ﷺ!) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ کی تسبیح میں لگے ہوئے ہیں، اور (آسمان میں) ''پر'' پھیلائے ہوئے اڑنے والے سب پرندے بھی اللہ کی تسبیح کررہے ہیں، ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح (کا طریقہ) معلوم ہے، اور اللہ ان کے سارے کاموں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۴۱﴾

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

''اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، اور سب کو اللہ ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۴۲﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِىْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾

''(اے نبی ﷺ!) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ بادلوں کو (ایک دوسرے کی طرف) چلاتا ہے، پھر ان (کے ٹکڑوں) کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے، پھر انھیں تہ بہ تہ بادل میں بدل دیتا ہے، پھر آپ ''بارش'' کو اس کے بیچ سے نکلتا دیکھتے ہیں، اور اللہ آسمان میں موجود ''اولوں'' کے پہاڑوں سے ''اولے'' برساتا ہے (یا پہاڑ جیسے بادلوں سے اولے برساتا ہے)، پھر جس کے لیے چاہتا ہے اسے گرا دیتا، اور جس سے چاہتا ہے اسے ہٹا دیتا ہے، اور بجلی کی چمک اتنی تیز ہوتی ہے کہ

جیسے وہ آنکھوں کی روشنی ختم کر دے گی''۔ ۴۳

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۴۴

''اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کے لیے سبق ہے''۔ ۴۴

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۴۵

''اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے، ان میں سے کچھ اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، اور کچھ دو پاؤں پر اور کچھ چار پاؤں پر چلتے ہیں، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔ ۴۵

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۴۶

''بیشک ہم نے صاف صاف آیتیں اتاری ہیں، اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے''۔ ۴۶

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۴۷

''اور (منافقین) کہتے ہیں: ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے ہیں، اور ہم نے اطاعت (فرمانبرداری) قبول کر لی ہے، پھر ان میں سے ایک گروہ (بات ماننے سے) منہ پھیر لیتا ہے، اور (حقیقت میں) یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں''۔ ۴۷

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۴۸

''اور جب ان (منافقوں) کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے، تاکہ (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے درمیان فیصلہ کر دیں، تو اچانک ان میں سے ایک گروہ منہ موڑ لیتا ہے''۔ ۴۸

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۴۹

''اور اگر ''حق'' ان (منافقوں) کے ساتھ ہو تو بات ماننے والے بن کر (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس چلے آتے ہیں''۔ ۴۹

اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۵۰ ع

''کیا ان (منافقوں) کے دلوں میں کوئی (نفاق کی) بیماری ہے؟ یا ان منافقوں کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نبوت میں کوئی شک ہے، یا انھیں ڈر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان پر ظلم کریں گے؟ نہیں، بلکہ وہ لوگ خود ہی ظلم کرنے والے ہیں''۔ ۵۰

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵۱

''ایمان والوں کو جب اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف بلایا جاتا ہے، تاکہ (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے درمیان فیصلہ کر دیں، تو وہ کہتے ہیں: ہم نے یہ بات سن لی اور اسے مان لیا، وہی لوگ کامیاب ہیں''۔ ۵۱

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ

''اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت (فرمانبرداری)

وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾

کریں گے، اور اللہ سے ڈریں گے، اور (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچیں گے، تو وہی لوگ کامیاب ہیں"۔ ﴿۵۲﴾

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾

"اور منافقین اللہ کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر آپ (ﷺ) ان کو حکم دیں گے، تو وہ جہاد کے لیے ضرور نکلیں گے، (آپ ﷺ ان سے) کہہ دیجیے: تم لوگ قسمیں نہ کھاؤ، فرمانبرداری (بات ماننا) تو سب کو معلوم ہو جاتا ہے، بیشک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔ ﴿۵۳﴾

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾

"آپ (ﷺ لوگوں سے) کہہ دیجیے کہ تم اللہ کی بات مانو، اور رسول (ﷺ) کی بات مانو، اگر منہ موڑو گے تو رسول (ﷺ) پر (پہنچا دینا ہے) جو ان کے ذمے ہے، اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو تمہارے ذمے ہے، اور اگر تم رسول (ﷺ) کی بات مانو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول کا کام تو صاف صاف (اللہ کا) پیغام (اللہ کے بندوں تک) پہنچا دینا ہے"۔ ﴿۵۴﴾

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

"(اے لوگو!) تم میں سے جو ایمان لے آئے ہیں، اور نیک عمل کرتے رہے ہیں، اُن سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں ضرور زمین میں خلافت (حکومت) دے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلافت (حکومت) دی تھی، اور اُن کے لیے اُس دین کو ضرور مضبوط کر دے گا جسے اُن کے لیے پسند کیا ہے، اور جو ڈر انھیں لگا ہوا ہے اُس کے بدلے انھیں ضرور امن (وشانتی) دے گا، (بس) وہ میری عبادت کریں، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور جو لوگ اس کے بعد بھی کفر (انکار) کریں گے (ناشکری کریں گے)، تو ایسے ہی لوگ فاسق (نافرمان) ہیں"۔ ﴿۵۵﴾

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

"اور (اے ایمان والو! نبی ﷺ جیسی) نماز کی پابندی کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رسول کی اطاعت کرو (بات مانو اور عمل کرو)، تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔ ﴿۵۶﴾

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع

"(اے نبی ﷺ!) آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ کافر (انکار کرنے والے) لوگ زمین میں (کہیں بھاگ کر ہمیں) بے بس کر دیں گے، ان لوگوں کا ٹھکانا آگ (جہنم) ہے، اور بیشک وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے"۔ ﴿۵۷﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

''اے ایمان والو! تمہارے غلام اور لونڈیاں، اور تمہارے نابالغ بچے (جو ابھی جوان نہیں ہوئے ہیں)، تین وقتوں میں تمہارے پاس آنے کی اجازت لے لیں: (ایک تو) فجر کی نماز سے پہلے۔ اور (دوسرے) دوپہر کے وقت جب تم کپڑے اتار کر آرام کرتے ہو، (یعنی ''قیلولہ'' کرتے ہو)۔ اور (تیسرے) عشاء کی نماز کے بعد، یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں، ان کے (آگے) پیچھے (یعنی دوسرے وقتوں میں) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر۔ (کیونکہ) تم لوگوں کا ایک دوسرے کے پاس آنا جانا لگا رہتا ہے، اللہ اسی طرح آیتوں کو کھول کھول کر تمہارے سامنے بیان کرتا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۵۸﴾

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

''اور جب تمہارے بچے بالغ (جوان) ہو جائیں، تو وہ بھی (گھر میں آنے سے پہلے اُسی طرح) اجازت لے لیں، جیسا کہ ان سے پہلے (ان کے بڑے) اجازت لیتے رہے ہیں، اللہ اسی طرح تمہارے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۵۹﴾

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

''اور (گھروں میں) بیٹھی رہنے والی (بوڑھی) عورتیں، جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں، تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے (اوپر سے اوڑھنے والے زائد کپڑے جیسے چادریں وغیرہ نامحرموں کے سامنے) اتار کر رہیں، شرط یہ ہے کہ وہ اپنی زیب و زینت کی نمائش نہ کریں، اور اگر وہ احتیاط ہی کریں (یعنی زائد اوڑھنے والے کپڑے بھی نہ اتاریں، بلکہ باپردہ رہیں) تو یہ ان کے لیے اور زیادہ بہتر ہے، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۶۰﴾

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ

''کوئی حرج (گناہ) کی بات نہیں نہ کسی اندھے (نابینا) کے لیے، اور نہ کسی ''لنگڑے'' کے لیے، اور نہ کسی بیمار کے لیے، اور نہ خود تمہارے لیے (کوئی گناہ کی بات ہے) کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ، یا اپنے باپ کے گھروں سے، یا اپنی ماؤں کے گھروں سے، یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے، یا اپنی بہنوں کے گھروں سے، یا اپنے چچا کے گھروں سے، یا اپنی

بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

پھوپھیوں کے گھروں سے، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے، یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے، یا ان گھروں سے جن کی "چابیاں" (کنجیاں) تمہارے ہاتھ میں ہو، یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔کوئی حرج (گناہ) نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ، جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو، جو اللہ کی طرف سے "برکت والا" اور "پاکیزہ" دعا (تحفہ) ہے، اللہ تمہارے لیے آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم سمجھ جاؤ"۔﴿۶۱﴾

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾

"ایمان والے تو وہ ہیں جو (سچے دل سے) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان رکھتے ہیں، اور جب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کسی اجتماعی کام میں شریک ہوتے ہیں، تو اُن سے اجازت لیے بغیر (وہاں سے) کہیں نہیں جاتے، (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو لوگ آپ سے اجازت لیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (سچے دل سے) مانتے ہیں، تو جب وہ اپنے کسی کام سے اجازت مانگیں تو جسے آپ چاہیں اجازت دے دیا کریں، اور ان کے لیے اللہ سے بخشش (گناہوں کی معافی) مانگیں، بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"۔﴿۶۲﴾

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

"(مسلمانو!) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بلانے کو ایسا نہ سمجھو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو، اللہ ان لوگوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے جو تم میں سے نظر بچا کر چپکے سے "کھسک" جاتے ہیں (چلے جاتے ہیں)، تو جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی "مصیبت" نہ آجائے، یا انھیں کوئی دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب نہ پکڑ لے"۔﴿۶۳﴾

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

"سنو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، سب اسی اللہ کا ہے، (نیت اور عمل کے حساب سے) تمہارا جو حال ہے وہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور جس دن لوگ اللہ کے پاس لوٹائے جائیں گے، تو وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ دنیا میں کرتے تھے، اور اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے"۔﴿۶۴﴾

رکوع: 6 (25) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ آیات: 77

سورہ "فُرْقَان" کے بارے میں:

سورہ نمبر (25)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (42)۔اَلْفُرْقَانْ: حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب (قرآن)۔اس کا ذکر پہلی آیت میں ہے۔

سورہ "فُرْقَان" سورہ نمبر (25) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (77) آیتیں ہیں اور (6) رکوع ہیں۔

سورہ "فُرْقَان" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "فُرْقَان" کے شروع میں قرآن کے بارے میں ہے کہ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب قرآن ہے، (۲) اللہ کے لیے آسمان وزمین ہے، اللہ کے علاوہ جن کی پوجا یہ لوگ کررہے ہیں وہ کچھ بھی فائدے اور نقصان کے مالک نہیں ہیں، (۳) کافروں کے بارے میں ہے کہ قرآن کو قصے اور کہانیاں کہتے ہیں، (۴) جنت اور جہنم کا ذکر ہے، جہنمی لوگ موت کو یاد کریں گے مگر موت بھی نہیں آئے گی، (۵) رسولوں کے بارے میں ہے کہ وہ کھانا کھاتے تھے اور ضرورت کے لیے بازار جاتے تھے۔ (۶) "انیسواں پارہ" شروع ہورہا ہے، کافروں کے بارے میں ہے کہ وہ نشانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں، کل قیامت کے دن ان کے اعمال برباد ہوجائیں گے، قیامت کے دن وہ لوگ افسوس کریں گے، (۷) کل قیامت کے دن رسول ﷺ قرآن کو چھوڑ دینے والوں کے خلاف رب کی عدالت میں شکایت کریں گے، (۸) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے کہ سائے اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، اللہ ہی نے نیند کو آرام وسکون کا ذریعہ بنایا ہے، وہی اللہ ہوائیں بھیجتا ہے، سمندر کھارے اور میٹھے پانی کا ہے، اللہ زندہ ہے، اللہ نے برجوں والا آسمان بنایا ہے، رات اور دن اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، (۹) سورہ کے اخیر میں رحمان کے بندوں کی لگ بھگ دس سے زیادہ نشانیاں بیان کی گئی ہیں، جن کی راتیں اللہ کی عبادت میں گزرتی ہیں، جہنم سے ڈرتے ہیں، کسی کو قتل نہیں کرتے، زنا نہیں کرتے، مال خرچ کرتے ہیں، جھوٹی گواہی نہیں دیتے، ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ①

"بڑی برکت والا اللہ ہے جس نے اپنے بندے (نبی ﷺ) پر فرقان (حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب قرآن) اتارا ہے، تاکہ وہ دنیا جہان کے لوگوں کو ڈرائیں"۔①

تَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ②

''اسی اللہ کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اور جس نے (اپنے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی، اور (جس کی) بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، پھر اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگایا''۔②

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ③

''اور لوگوں نے اس (اللہ) کو چھوڑ کر ایسے معبود بنا لئے ہیں، جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے ہیں، (بلکہ) وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، اور وہ خود اپنے لیے کسی فائدے اور نقصان کے مالک نہیں ہیں، اور نہ موت اور نہ زندگی اور نہ دوبارہ زندہ کرنا ان کے اختیار میں ہے (سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے)''۔③

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۣافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ④ۚ

معانقة ١٠ عند المتأخرين ١٢

''اور کافروں نے کہا: یہ قرآن تو بس ایک ''جھوٹ'' (من گھڑت) بات ہے، جسے اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود ہی بنا لیا ہے، اور اس کام میں کچھ دوسرے لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے، تو یہ کافر لوگ (ایسا کہنے سے) ظلم اور کھلے جھوٹ پر اتر آئے ہیں''۔④ۚ

وَقَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰی عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ⑤

''اور ان کافروں نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن تو پچھلے لوگوں کی ''کہانیاں'' ہیں، جو اس (شخص محمد) نے اپنے لیے لکھوا لیا ہے، اور صبح و شام وہی (کہانیاں) اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں''۔⑤

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ⑥

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: یہ قرآن تو اُس (اللہ) نے اتارا ہے، جو آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ (چھپی ہوئی) باتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، بیشک وہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔⑥

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا ⑦ۙ

''اور کافروں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے، اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا جو اس کے ساتھ رہ کر وہ بھی لوگوں کو ڈراتا؟''۔⑦ۙ

اَوْ یُلْقٰۤی اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ⑧

''یا اس کے پاس (آسمان سے) کوئی خزانہ اتار دیا جاتا، یا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس سے وہ (پھل) کھاتا، اور ظالموں (انکار کرنے والوں) نے (ایمان والوں سے) کہا: تم لوگ تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل رہے ہو، جس پر جادو کر دیا گیا ہے''۔⑧

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ دیکھ لیجیے یہ کافر لوگ آپ کے بارے میں

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ ع

کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں؟ (کبھی جادوگر، کبھی مجنون، کبھی پاگل اور دیوانہ کہتے ہیں) جس کی وجہ سے وہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں، اوراب وہ لوگ سیدھے راستے پر آ ہی نہیں سکتے''۔ ۝۹

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰

''بڑی شان والا اللہ ہے، وہ چاہے تو آپ کو ان چیزوں سے بہتر چیزیں دے سکتا ہے (ایک نہیں) کئی باغ جن میں نہریں بہتی ہوں، اور کئی عالیشان محل دے سکتا ہے''۔ ۝۱۰

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱

''بلکہ کافروں (انکار کرنے والوں) نے تو قیامت ہی کو جھٹلا دیا ہے، اور قیامت کو جھٹلانے والوں کے لیے ہم نے آگ (جہنم) تیار کر رکھی ہے''۔ ۝۱۱

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲

''جب جہنم (جھٹلانے والوں) کو دور سے دیکھے گی، تو وہ لوگ (آگ کے) غصے اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنیں گے''۔ ۝۱۲

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳

''اور جب (جہنمی لوگ) زنجیروں سے باندھے ہوئے جہنم کی ایک ''تنگ جگہ'' میں پھینک دیئے جائیں گے، تو اس وقت وہ لوگ موت (ہلاکت) کو پکاریں گے''۔ ۝۱۳

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝۱۴

''(اُس وقت انھیں کہا جائے گا) آج تم صرف ایک موت کو نہیں بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو (پھر بھی موت نہیں آئے گی)''۔ ۝۱۴

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۵

''(آپ ﷺ ان سے) پوچھ لیجیے کہ جہنم کا یہ دردناک (بہت تکلیف والا عذاب) اچھا ہے یا ہمیشہ رہنے والی وہ جنت جس کا اللہ نے ڈرنے والوں سے وعدہ کیا ہے جو ان کا بدلہ اور ٹھکانہ ہوگا''۔ ۝۱۵

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْــــُٔوْلًا ۝۱۶

''(جنت) میں لوگوں کو وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے، وہ ہمیشہ اسی جنت میں رہیں گے، یہ آپ (ﷺ) کے رب کا ایسا وعدہ ہے جس کو اللہ پورا کر کے ہی رہے گا''۔ ۝۱۶

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝۱۷

''اور جس دن (آپ ﷺ کا رب) ان کافروں اور ان (بناوٹی) معبودوں کو بھی جمع کرے گا جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے، تو اللہ (ان بناوٹی معبودوں سے) پوچھے گا: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا خود ہی یہ لوگ سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے؟''۔ ۝۱۷

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنْ

''وہ (بناوٹی معبود) کہیں گے: میرے رب! تیری ذات سب عیب سے پاک ہے، ہمارے لیے ہرگز یہ مناسب نہیں تھا کہ ہم تجھے چھوڑ کر

مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾

دوسروں کو اپنا دوست بناتے ؟ لیکن تو نے انھیں اور ان کے باپ دادوں کو عیش و آرام کی زندگی دی، یہاں تک کہ تجھے یاد کرنا بھول گئے، اور یہ خود ہی ہلاک و برباد ہونے والے لوگ تھے"۔ ﴿۱۸﴾

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾

"تو (اللہ کافروں سے کہے گا) ان معبودوں نے تو تمہاری بات کو جھٹلا دیا (کہ وہ عبادت کے لائق ہیں) اب نہ تم عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہو، اور تم میں سے جو کوئی ظلم (شرک) کرے گا، اسے ہم بڑا عذاب دیں گے"۔ ﴿۱۹﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ سب کھانا کھاتے تھے، اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے، اور ہم نے تمھیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے، (تاکہ دیکھیں) کیا تم صبر کرتے ہو؟ اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب سب کچھ دیکھ رہا ہے"۔ ﴿۲۰﴾

(انیسواں پارہ)

(انیسویں پارے میں ٹوٹل (19) رکوع ہیں۔اور (343) آیتیں ہیں)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَ عَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

''اور جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے، انہوں نے کہا: ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں بھیجے گئے؟ (تا کہ ہم محمد کی نبوت کی گواہی دیں)، یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے؟ بیشک ان لوگوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے، اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی ہے''۔ ﴿۲۱﴾

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

''جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن مجرموں (انکار کرنے والوں) کے لیے خوشی کی بات نہیں ہوگی اور کہیں گے: (یہ فرشتے ہم سے) دور ہی رہیں''۔ ﴿۲۲﴾

وَ قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

''اور ان کافروں نے جو اچھا عمل کیا ہوگا ہم ان کے کاموں پر فیصلہ کرنے آئیں گے تو انھیں اڑتا ہوا گرد و غبار (یعنی بے قیمت) بنا دیں گے (کیونکہ وہ لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے)''۔ ﴿۲۳﴾۔ (کافر لوگوں کے اچھے کاموں کا بدلہ اللہ دنیا ہی میں دے دیتا ہے، اسلام قبول نہ کرنے کی وجہ سے آخرت میں ان کے نیک اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی اور ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے)۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

''قیامت کے دن جنت والوں کا ٹھکانا اور ان کے آرام کرنے کی جگہ بہت اچھی ہوگی''۔ ﴿۲۴﴾

وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

''اور جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جائے گا، اور لگاتار فرشتے اتارے جائیں گے''۔ ﴿۲۵﴾

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

''اس دن سچی بادشاہی رحمٰن (اللہ) ہی کی ہوگی، اور کافروں (انکار کرنے والوں) کے لیے وہ بڑا ہی سخت دن ہوگا''۔ ﴿۲۶﴾

وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾

''اور جس دن ظلم کرنے والا (انکار کرنے والا افسوس کے مارے) اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا: اے کاش! میں رسول (ﷺ) کے راستے پر چلا ہوتا''۔ ﴿۲۷﴾

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

''ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا''۔ ﴿۲۸﴾

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ

''جس (دوست) نے میرے پاس ''قرآن'' آجانے کے بعد اسے

وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾

قبول کرنے سے مجھے بہکا دیا، اور شیطان انسان کو مصیبت کے وقت (بے یارومددگار) چھوڑ دیتا ہے''۔﴿۲۹﴾

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

''اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیں گے: اے میرے رب! بیشک میری قوم نے اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ دیا تھا''۔﴿۳۰﴾

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا ﴿۳۱﴾

''اسی طرح (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) مجرموں (انکار کرنے والوں) میں سے ہر نبی کے لیے ہم نے ایک دشمن بنا دیا تھا، اور آپ کا رب ہدایت دینے، اور مدد کرنے کے لیے اکیلا ہی کافی ہے''۔﴿۳۱﴾۔ (سماج میں جن کا اثر ہوتا ہے وہ نبی کو اور اصلاح کرنے والوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں کیونکہ ان کی چودھراہٹ پر اثر پڑتا ہے، ہر زمانے میں ایسا ہی رہا ہے، مالدار اور نام ونمود والے لوگ اصلاحی کام کرنے والوں کے خلاف اٹھتے رہے ہیں)۔

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

''اور کافروں نے کہا: (محمد) پر پورا قرآن ایک ہی بار کیوں نہیں اتار دیا گیا؟ (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے قرآن تھوڑا تھوڑا اس لیے اتارا ہے، تاکہ اس کے ذریعے ہم آپ کا دل مضبوط رکھیں، اور اسے ہم نے آپ کو تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سنایا ہے''۔﴿۳۲﴾

وَ لَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾ؕ

''اور کافر لوگ جب بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے (قرآن پر) کوئی نیا اعتراض لاتے ہیں، تو ہم آپ کو اس کا صحیح جواب بتا دیتے ہیں، اور بات کو خوب اچھی طرح سے بیان کر دیتے ہیں''۔﴿۳۳﴾ؕ

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ع

''کافر لوگ اپنے ''اوندھے منہ'' گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیے جائیں گے، ان کا ٹھکانہ بہت برا ہے، اور یہی لوگ سب سے زیادہ گمراہ ہیں''۔﴿۳۴﴾ع

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾ۚ

''اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی تھی، اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو ان کی مدد کرنے والا بنا دیا تھا''۔﴿۳۵﴾ۚ

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾ؕ

''تو ہم نے کہا: (اے موسیٰ اور ہارون!) تم دونوں اس قوم (فرعونیوں) کے پاس جاؤ، جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا دیا ہے، (جب وہ لوگ جھٹلانے ہی پر اڑے رہے) تو ہم نے ان کو پوری طرح سے ہلاک وبرباد کر دیا''۔﴿۳۶﴾ؕ

وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚۖ ﴿۳۷﴾

''اور نوح (علیہ السلام) کی قوم نے جب رسولوں کو جھٹلایا، تو ہم نے انھیں ڈبو دیا، اور انھیں سب لوگوں کے لیے ایک نشانی بنادی، اور ہم نے ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کے لیے ایک دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔﴿۳۷﴾

وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَا۠ وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾

''اور (اسی طرح) ہم نے عاد، ثمود، اور کنویں والوں (انطا کیہ والوں) کو، اور ان کے درمیان بہت سی قوموں کو بھی (ہلاک و برباد کردیا)''۔﴿۳۸﴾

وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾

''اور ہم نے ہر ایک کے لیے (پہلے کی ہلاک و برباد کی ہوئی قوموں کی) مثالیں بیان کر کے سمجھایا (تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کرلیں)، اور (نہ ماننے پر) ہم نے ہر ایک کو ہلاک و برباد کردیا''۔﴿۳۹﴾

وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

''اور یہ (کافر) لوگ (لوط علیہ السلام) کی بستی (سدوم) سے ہو کر گزرتے رہے ہیں، جس پر بری طرح (پتھروں کی) بارش برسائی گئی تھی، کیا ان لوگوں نے اس بستی (سدوم) کو نہیں دیکھا ہے؟ (اصل معاملہ یہ ہے کہ یہ لوگ (مرنے کے بعد) کی زندگی کی امید ہی نہیں رکھتے''۔﴿۴۰﴾

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب یہ (کافر) لوگ آپ کو دیکھتے ہیں، تو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں (کہتے ہیں): کیا یہی ہے وہ آدمی (محمد) جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟''۔﴿۴۱﴾

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَ سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

''(کافر لوگ کہتے ہیں) اگر ہم اپنے معبودوں کی پوجا پر جمے نہ رہتے، تو قریب تھا کہ یہ آدمی (محمد) ہمیں ہمارے معبودوں سے دور کردیتا، اور جب وہ لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے، تو انھیں معلوم ہوجائے گا کہ کون سب سے زیادہ گمراہ تھا؟''۔﴿۴۲﴾

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ ﴿۴۳﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی ''خواہش'' ہی کو اپنا رب بنا رکھا ہے؟ کیا آپ ایسے شخص کو (سیدھے راستے پر لانے) کی ذمہ داری لیتے ہیں؟''۔﴿۴۳﴾

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ ع

''یا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خیال یہ ہے کہ ان میں اکثر لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ لوگ تو چوپایوں (جانوروں) کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں''۔﴿۴۴﴾۔ (ہر جانور اپنے پالنے والے کو خوب اچھی طرح جانتا ہے اس کا وفادار ہوتا ہے اس کے سامنے اپنی گردن جھکا

دیتا ہے، اگر انھیں چھوڑ دیا جائے تو اپنے مالک کے گھر واپس آ جاتے ہیں، مگر انسان تو جانور سے بھی گیا گزرا ہے وہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کے پاس چلا جاتا ہے، جانور اپنی آنکھ اور اپنے کان سے اپنے مالک کو دیکھتا ہے اس کی بات سنتا ہے مگر انسان اپنی آنکھ اور اپنے کان کا صحیح استعمال نہیں کرتا)۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہیں دیکھا؟ آپ کا رب کس طرح ''سائے'' کو (لمبا کرکے) پھیلاتا ہے؟ اور اگر وہ چاہتا تو اسے ایک جگہ ٹھہرا ہوا بنا دیتا، پھر ہم نے سورج کو اس ''سائے'' کی پہچان بنادی ہے (اگر سورج نہ ہوتا تو سایہ بھی نہ ہوتا)''۔ ﴿٤٥﴾

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾

''پھر (جیسے جیسے سورج بلند ہوتا جاتا ہے) ہم اس ''سائے'' کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹتے جاتے ہیں''۔ ﴿٤٦﴾

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾

''اور اسی اللہ نے تمہارے لیے رات کو لباس بنایا، اور نیند کو آرام (وسکون کا ذریعہ) بنایا، اور دن کو اٹھنے کا وقت (کام کے لیے) بنایا''۔ ﴿٤٧﴾

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾

''اور وہی اللہ اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے، اور ہم نے ہی آسمان سے صاف ستھرا پانی اتارا ہے''۔ ﴿٤٨﴾

لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾

''تاکہ ہم اس پانی سے مردہ بستی (زمین) کو زندہ کردیں، اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو پانی پلائیں''۔ ﴿٤٩﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾

''اور بیشک ہم نے اس (قرآن) کو لوگوں کے لیے صاف صاف بیان کردیا ہے، تاکہ سمجھ جائیں، پھر بھی اکثر لوگ ناشکرے ہیں''۔ ﴿٥٠﴾

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾

''اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ڈرانے والا (رسول) ضرور بھیج دیتے''۔ ﴿٥١﴾

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾

''اس لیے (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کافروں کی ''بات'' نہ مانیں، اور (قرآن کے ذریعے) ان سے پوری طاقت سے جہاد کرتے رہیں''۔ ﴿٥٢﴾

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾

''اور اسی اللہ نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے، جن میں ایک کا پانی میٹھا اور پیاس بجھانے والا ہے، اور (دوسرے کا پانی) نمکین اور بہت کڑوا ہے، اور پھر ان دونوں کے درمیان ایک پردہ (آڑ)، اور مضبوط رکاوٹ بنا رکھی ہے''۔ ﴿٥٣﴾

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾

''اور اسی اللہ نے پانی سے انسان کو پیدا کیا ہے، پھر اسے ''نسب والا'' اور ''سسرال والا'' بنا دیا، اور بیشک آپ (ﷺ) کا رب ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۵۴﴾

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾

''اور یہ (کافر لوگ) اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہیں، جو نہ انھیں کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہیں، اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچا سکتی ہیں، اور کافر (انکار کرنے والا) تو ہمیشہ ہی اپنے رب کے خلاف (شیطان کی) مدد کرنے والا ہے''۔﴿۵۵﴾

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۵۶﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ کو خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے''۔﴿۵۶﴾

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: میں اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ بس یہی ہے کہ جس کا جی چاہے اپنے رب کا راستہ پالے''۔﴿۵۷﴾

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿ۚۛ۵۸﴾

''اور (اے نبی ﷺ) آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے (اللہ) پر بھروسہ کیجیے جسے کبھی موت نہیں آئے گی، وراسی کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہیں، اور وہ اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے والا ''کافی'' ہے''۔﴿۵۸﴾

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾

''جس اللہ نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو پیدا کیا، پھر وہ عرش پر ''مستویٰ'' ہو گیا، وہی رحمن ہے، اس لیے آپ (ﷺ) اُس (اللہ) کی شان کسی جاننے والے سے پوچھ لیجیے''۔﴿۵۹﴾۔ (اللہ عرش پر ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، نہ اس کا ''انکار'' کیا جا سکتا ہے، نہ اسے ''تشبیہ'' دی جا سکتی ہے، اور نہ ہی اس کی ''کیفیت'' ہی بیان کی جا سکتی ہے۔ عرش کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان اور اوپر کی ہر چیز پر محیط ہے، ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ''تشبیہ'' دی، وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا ''انکار'' کیا جس کو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے)۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ ۚ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ۩ ﴿۶۰﴾

السجدة 8 ع 5

''اور جب کافروں (انکار کرنے والوں) سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو، تو کہتے ہیں: رحمٰن کون ہے؟ کیا ہم اس کو سجدہ کریں جس کے سجدہ کا تم ہمیں حکم دیتے ہو؟ اوراس بات سے وہ لوگ اور زیادہ ''بدکنے'' لگتے ہیں (توحید کی دعوت سے ان کافروں کی نفرت اورزیادہ بڑھتی ہے)''۔ ۩ ﴿۶۰﴾ ۔ (سورہ فرقان کی یہ آیت (۶۰) پر ''تلاوت کا سجدہ'' ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۸) ہے۔قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ''سجدۂ تلاوت'' کی دعا: ''سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ'' (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن الترمذی۔ كِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر۔3425)۔ ((صحیح))۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾

''بڑی برکت والا (بڑی شان والا) ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں کئی ''برج'' بنائے ہیں (ستاروں کی منزلیں بنائی ہیں)، اور آسمان میں ایک چراغ (سورج) اور ایک روشن چاند بنایا ہے''۔ ﴿۶۱﴾

وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾

''اور اسی اللہ نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا ہے۔ (یہ ساری باتیں سوچنے اور سمجھنے کی ہیں) اس کے لیے ہے جو غور کرے یا شکر ادا کرے''۔ ﴿۶۲﴾

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾

''اور رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں، جو زمین پر نرمی (عاجزی) سے چلتے ہیں، اور جب جاہل (نادان) لوگ ان کے منہ لگتے ہیں تو نیک لوگ سلام کرکے گزر جاتے ہیں (جاہلوں سے بحث نہیں کرتے)''۔ ﴿۶۳﴾

وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿۶۴﴾

''اور (رحمٰن کے سچے بندے وہ ہیں) جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں''۔ ﴿۶۴﴾

وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾

''اور (رحمٰن کے سچے بندے وہ ہیں) جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو دور کردے، بیشک اس کا عذاب (ہمیشہ کے لیے) چمٹ جانے والا ہے''۔ ﴿۶۵﴾

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾

''بیشک وہ (جہنم) ''ٹھہرنے'' اور ''رُکنے'' کی سب سے بری جگہ ہے''۔ ﴿۶۶﴾

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

’’اور (رحمٰن کے سچے بندے وہ ہیں) جو خرچ کرتے ہیں، تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں، اور نہ ہی ’’بخیلی‘‘ (کنجوسی) کرتے ہیں، بلکہ بیچ والا راستہ اپناتے ہیں۔ نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم (خرچ کرتے ہیں)‘‘۔ ﴿٦٧﴾

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾

’’اور (رحمٰن کے سچے بندے وہ ہیں) جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے ہیں، اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور وہ زنا بھی نہیں کرتے ہیں، اور جو کوئی ایسا کام کرے گا، وہ اپنے گناہوں کی سزا پائے گا‘‘۔ ﴿٦٨﴾

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

’’قیامت کے دن اسے دوگنا (ڈبل) عذاب دیا جائے گا، اور ذلیل ہوکر اسی عذاب میں ہمیشہ ہمیش کے لیے پڑا رہے گا‘‘۔ ﴿٦٩﴾

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾

’’مگر جو شخص توبہ کرے گا، اور ایمان لے آئے گا، اور نیک عمل کرے گا، تو اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے‘‘۔ ﴿٧٠﴾

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

’’اور جو شخص توبہ کرلیتا ہے، اور نیک عمل کرتا ہے، تو وہ اللہ کی طرف پورے طریقے سے لوٹ آتا ہے‘‘۔ ﴿٧١﴾

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

’’اور (رحمٰن کے سچے بندے وہ ہیں) جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے، اور جب کسی بیکار کام کے پاس سے گزرتے ہیں تو (شریف آدمی کی طرح) عزت سے گزر جاتے ہیں‘‘۔ ﴿٧٢﴾

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾

’’اور (رحمٰن کے سچے بندے وہ ہیں) کہ جب انھیں ان کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے، تو بہرے اور اندھے نہیں بنتے (بلکہ نصیحت کو شوق سے سنتے ہیں اور اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں)‘‘۔ ﴿٧٣﴾

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾

’’اور (رحمٰن کے سچے بندے وہ ہیں) جو دعا کرتے ہیں: ہمارے رب! ہماری بیویوں (ہمارے شوہروں) اور ہماری اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں نیک لوگوں کا امام بنادے‘‘۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾

’’اور (رحمٰن کے سچے بندوں کو) ان کے صبر کی وجہ سے (جنت) میں اونچا مقام ملے گا، اور جنت میں ’’دعا‘‘ اور ’’سلام‘‘ سے ان کا استقبال کیا

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

جائے گا''۔﴿۷۵﴾

''نیک لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، وہ جنت ''ٹھہرنے'' اور ''رُکنے'' کی سب سے بہترین جگہ ہے''۔﴿۷۶﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ (لوگوں سے) کہہ دیجیے: اگر تم میرے رب کی عبادت نہیں کرو گے تو وہ تمہاری پرواہ نہیں کرے گا، (اے کافرو!) تم نے توحق کو جھٹلا دیا ہے، تو اس کی سزا تمھیں ضرور ملے گی''۔﴿۷۷﴾

آیات: 227 (26) سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ رکوع: 11

سورہ "شُعَرَاء" کے بارے میں:

سورہ نمبر (26)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (47)۔ اَلشُّعَرَاءُ: شعر و شاعری کرنے والے۔ اس کا ذکر آیت نمبر (224) میں ہے۔

سورہ "شُعَرَاء" سورہ نمبر (26) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (227) آیتیں ہیں اور (11) رکوع ہیں۔

سورہ "شُعَرَاء" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "شُعَرَاء" کے شروع میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوت و تبلیغ کے جذبے کا ذکر ہے، (۲) زمین کا ذکر ہے کہ اس میں بڑی نشانی ہے مگر اکثر لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔ (۳) نبیوں کے واقعات ہیں، اور تمام واقعات کے بعد یہ ہے کہ اس میں بڑی نشانی ہے، مگر اکثر لوگ ایمان والے نہیں ہیں، بیشک رب بڑا غالب اور بڑا مہربان ہے۔ سب سے پہلے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل اور فرعون اور جادوگروں کا لمبا واقعہ ہے۔ (۴) ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ (۵) نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ (۶) ہود علیہ السلام اور ان کی قوم ''عاد'' کا ذکر ہے۔ (۷) صالح علیہ السلام اور ان کی قوم ''ثمود'' کا ذکر ہے۔ (۸) لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ (۹) شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم ''ایکہ والوں'' کا ذکر ہے۔ (۱۰) قرآن کے بارے میں ہے کہ اللہ کی طرف سے عربی زبان میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتارا گیا ہے۔ (۱۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چند نصیحتیں کی گئی ہیں کہ آپ اپنے رشتہ داروں کو ڈرائیں۔ (۱۲) شاعروں کے بارے میں ہے کہ زیادہ تر ''شاعر لوگ'' گمراہ ہیں شیطان ان کے پاس آتا ہے اور کچھ اچھے شاعر بھی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

طٰسٓمٓ ﴿١﴾	''طا۔سین۔میم'' ﴿١﴾۔ (''طا۔سین۔میم''۔یہ ''حُرُوْفِ مُقَطَّعَات'' میں سے ہیں، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔
تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾	''یہ وضاحت کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں''۔﴿٢﴾
لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾	''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اگر یہ کافرلوگ ایمان نہیں لاتے تو اس غم میں شاید آپ اپنے آپ کو ہلاک کرلیں گے!''۔﴿٣﴾۔ (آپ کا کام تبلیغ کرنا ہے، ہدایت دینا اللہ کا کام ہے)۔
اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾	''اگر ہم چاہیں تو ان (انکار کرنے والوں) کے سامنے آسمان سے ایک ایسی نشانی اتار دیں، جس کے آگے ان کی گردنیں جھک پڑیں''۔﴿٤﴾۔ (اللہ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرسکتا تھا، مگر اللہ کی حکمت ہے کہ دنیا میں کسی پر زبردستی نہ کی جائے۔اللہ نے دونوں راستے بتادیئے ہیں، جو ایمان لائے گا اس کا فائدہ ہے جو نہیں لائے گا اس کا اپنا نقصان ہے)۔
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾	''ان (کافروں) کے پاس رحمٰن کی طرف سے جب بھی کوئی نئی نصیحت آتی ہے، تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں''۔﴿٥﴾
فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾	''پھر یہ کافرلوگ ''حق'' کو جھٹلا چکے ہیں، اب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہوجائے گی جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے''۔﴿٦﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾	''کیا (انکار کرنے والے) زمین کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اُگائی ہیں؟''۔﴿٧﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾	''بیشک اس میں ایک ''نشانی'' ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے''۔﴿٨﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ ع ٥	''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)، بڑا مہربان ہے''۔﴿٩﴾
وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾	''اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ''۔﴿١٠﴾

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾

''(یعنی) فرعون کی قوم کے پاس، کیا وہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں؟''۔﴿۱۱﴾

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ؕ﴿۱۲﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلا دیں گے''۔﴿۱۲﴾

وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾

''(موسیٰ علیہ السلام نے کہا) اور میرا سینہ ''تنگ'' ہونے لگتا ہے (میرا دم گھٹتا ہے)، اور میری زبان بھی نہیں چلتی، اس لیے تو ہارون (علیہ السلام) کو بھی رسول بنادے (تاکہ وہ میرے ساتھ چلیں)''۔﴿۱۳﴾

وَ لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۚ﴿۱۴﴾

''(موسیٰ علیہ السلام نے کہا) اور میرے خلاف فرعونیوں کا ایک ''جرم'' بھی ہے (کہ مظلوم کی مدد کرتے وقت ظالم کو گھونسہ مارا تو وہ مر گیا تھا)، جس کی وجہ سے مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے مار ڈالیں گے''۔﴿۱۴﴾

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾

''اللہ نے کہا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا! (اے موسیٰ اور ہارون!) تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ، بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں، (ساری باتیں) سنتے رہیں گے''۔﴿۱۵﴾

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱۶﴾

''اب تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، اور اس سے کہو کہ بیشک ہم ''رب العالمین'' (جہان کے پالنے والے) کے ''رسول'' ہیں''۔﴿۱۶﴾

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ﴿۱۷﴾

''(اور اس لیے آئے ہیں کہ) تو بنی اسرائیل کو (آزاد کر کے) ہمارے ساتھ جانے دے''۔﴿۱۷﴾

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۙ﴿۱۸﴾

''فرعون (موسیٰ علیہ السلام سے) کہنے لگا: کیا ہم نے بچپن میں تمہاری پرورش نہیں کی تھی؟ اور تم ہمارے پاس کئی سال تک نہیں رہے؟''۔﴿۱۸﴾

وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

''(فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا) اور تم وہ کام کر گئے تھے جو تم نے کیا تھا (ایک آدمی کو قتل کر دیا اور بھاگ گئے تھے) اور تم بڑے ناشکرے ہو''۔﴿۱۹﴾

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ؕ﴿۲۰﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وہ کام تو اس وقت مجھ سے بھول چوک سے ہو گیا تھا (کہ وہ آدمی ایک گھونسہ مارنے سے مر گیا)''۔﴿۲۰﴾

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾

''تو میں تم لوگوں کے ڈر سے بھاگ گیا، پھر میرے رب نے مجھے حکمت (نبوت) عطا کی اور مجھے ''رسول'' بنایا ہے''۔﴿۲۱﴾

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ﴿۲۲﴾

''اور (اے فرعون!) جو احسان تو مجھ پر جتلا رہا ہے، (تو اس کی وجہ یہی تھی) کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے''۔﴿۲۲﴾

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾

''فرعون کہنے لگا: اور وہ رب العالمین (سارے جہان کا پالنے والا)

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿۲۴﴾

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾

قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۶﴾

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ﴿۲۹﴾

قَالَ اَوَ لَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾

قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۳۲﴾

وَّ نَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۳۳﴾ ع

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾

یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَا ذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِی الْمَدَآىِٕنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۳۶﴾

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۳۷﴾

کون ہے؟“۔ ﴿۲۳﴾

”موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وہ آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے، اگر تم یقین رکھو!“۔ ﴿۲۴﴾

”فرعون نے اپنے آس پاس کے لوگوں سے کہا: کیا تم لوگ اس (موسیٰ) کی بات کچھ سن نہیں رہے ہو؟“۔ ﴿۲۵﴾

”موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وہ (اللہ) تمہارا رب ہے، اور تمہارے گزرے ہوئے باپ دادوں کا بھی رب ہے“۔ ﴿۲۶﴾

”فرعون (اپنے درباریوں سے) کہنے لگا: یہ رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے، یہ تو واقعی دیوانہ (پاگل) ہے“۔ ﴿۲۷﴾

”موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وہی اللہ مشرق ومغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا رب ہے، اگر تم (تھوڑی سی) سمجھ رکھو“۔ ﴿۲۸﴾

”فرعون بولا: (اے موسیٰ!) اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا، تو میں تجھے جیل میں ڈال دوں گا“۔ ﴿۲۹﴾

”موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اگر میں تمہارے سامنے (اپنی سچائی کی) کھلی نشانی بھی پیش کردوں؟ (تو پھر کیا ہوگا)؟“۔ ﴿۳۰﴾

”فرعون کہنے لگا: اگر تم سچے ہو تو اسے پیش کرو“۔ ﴿۳۱﴾

”تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی، تو وہ سچ مچ ایک کھلا ہوا ”اژدہا“ بن گئی“۔ ﴿۳۲﴾

”اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا ہاتھ (بغل سے) باہر نکالا، تو وہ اچانک دیکھنے والوں کے سامنے سفید اور چمکدار ہو گیا“۔ ﴿۳۳﴾

”فرعون نے اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہا: بیشک یہ کوئی ماہر (بھاری) جادوگر ہے“۔ ﴿۳۴﴾

”(جو) اپنے جادو کے زور سے تمھیں تمہاری زمین (مصر) سے نکال دینا چاہتا ہے، تو اب تم لوگ مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟“۔ ﴿۳۵﴾

”سرداروں نے کہا: آپ موسیٰ اور اس کے بھائی (ہارون) کو کچھ دنوں کے لیے چھوٹ دیجیے، اور شہروں میں ”نمائندے“ بھیج دیجیے“۔ ﴿۳۶﴾

”جو (نمائندے) ہر ماہر جادوگر کو آپ کے پاس لے آئیں (اور موسیٰ

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ ﴿٣٨﴾

وَّ قِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۙ ﴿٣٩﴾

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾

قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِيَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚۖ ﴿٤٥﴾

فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۙ ﴿٤٦﴾

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ ﴿٤٧﴾

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۚ ﴿٤٩﴾

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۚ ﴿٥٠﴾

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ

سے مقابلہ کریں)"۔ ﴿٣٧﴾

"تو ایک دن مقررہ وقت پر سارے جادوگر جمع کر لئے گئے"۔ ﴿٣٨﴾

"اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا: کیا تم سب جمع ہو رہے ہو؟"۔ ﴿٣٩﴾

"اگر یہ جادوگر غالب رہے (جیت گئے) تو شاید ہمیں ان ہی کی بات ماننی پڑے"۔ ﴿٤٠﴾

"پھر جب جادوگر (میدان میں) آ گئے، تو انہوں نے فرعون سے کہا: اگر ہم جیت گئے تو کیا ہمیں اس کا کوئی بدلہ (انعام) ملے گا؟"۔ ﴿٤١﴾

"فرعون نے کہا: ہاں، اور تم سب میرے خاص درباریوں میں سے ہو جاؤ گے"۔ ﴿٤٢﴾۔ (انعام بھی ملے گا اور ہمارے یہاں عہدہ بھی ملے گا)۔

"موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگروں) سے کہا: تمھیں جو کچھ پیش کرنا ہے، پیش کرو (جو دکھانا ہے دکھاؤ)"۔ ﴿٤٣﴾

"تو جادوگروں نے اپنی رسّیاں اور لاٹھیاں زمین پر ڈال دیں، اور کہا: فرعون کی عزت کی قسم! ہم ہی جیتیں گے"۔ ﴿٤٤﴾

"تب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی لاٹھی ڈالی، تو دیکھتے ہی دیکھتے (اژدہا بن کر) ان (چیزوں) کو نگل گئی، جو وہ جھوٹ موٹ کرتب دکھا رہے تھے"۔ ﴿٤٥﴾

"(یہ دیکھ کر) سارے جادوگر سجدے میں گر گئے"۔ ﴿٤٦﴾

"جادوگر کہنے لگے: ہم سب "رب العالمین" (سارے جہان کے پالنے والے) پر ایمان لے آئے"۔ ﴿٤٧﴾

"موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کے رب پر (ایمان لے آئے)"۔ ﴿٤٨﴾

"فرعون نے (جادوگروں سے) کہا: تم لوگ مجھ سے اجازت لینے سے پہلے ہی موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو؟ بیشک یہ موسیٰ تمہارا بڑا جادوگر ہے (تم سب کا استاد ہے)، جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، ابھی تمھیں پتہ چل جائے گا، میں تم سب کے ایک طرف کے ایک ایک ہاتھ اور دوسری طرف کے ایک ایک پاؤں کاٹ دوں گا، اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا"۔ ﴿٤٩﴾

"جادوگروں نے کہا: ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا، ہمیں ہر حال میں اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جانا ہے"۔ ﴿٥٠﴾

"(جادوگروں نے کہا) ہمیں پوری امید ہے کہ ہمارا رب ہمارے گناہ

ع ۳ ۱۸ ۷

كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ﴿۵۱﴾
"معاف کردے گا، اس لیے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ہیں"۔﴿۵۱﴾

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾
"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ آپ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ، اس لیے کہ آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا"۔﴿۵۲﴾

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۚ﴿۵۳﴾
"اس پر فرعون نے (فوج جمع کرنے کے لیے) شہروں میں "آدمی" بھیج دیئے"۔﴿۵۳﴾

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۙ﴿۵۴﴾
"(اور ان سے کہلا بھیجا کہ) بنی اسرائیل (ہمارے مقابلے میں) مٹھی بھر لوگ ہیں"۔﴿۵۴﴾

وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۙ﴿۵۵﴾
"جو ہمیں غصہ دلا رہے ہیں (ہمارے دل جلائے ہوئے ہیں)"۔﴿۵۵﴾

وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ؕ﴿۵۶﴾
"اور بیشک ہم سب "چوکنا" ہیں اور دشمن سے مقابلے کے لیے بالکل تیار ہیں (اس لیے سب مل کر بنی اسرائیل کا پیچھا کرو)"۔﴿۵۶﴾

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ﴿۵۷﴾
"(اس طرح) ہم نے "فرعونیوں" کو ان کے باغات اور (پانی کے) چشموں سے نکال دیا"۔﴿۵۷﴾

وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿۵۸﴾
"اور خزانوں اور عالیشان مکانات سے بھی نکال باہر کر دیا"۔﴿۵۸﴾

كَذٰلِكَ ؕ وَ اَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ﴿۵۹﴾
"اور اس طرح ہم نے "بنی اسرائیل" کو ان (نعمتوں) کا وارث بنا دیا"۔﴿۵۹﴾

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾
"تو (فرعون اور اس کے لوگوں) نے سورج نکلتے ہی (موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان والوں) کا پیچھا کیا"۔﴿۶۰﴾

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۚ﴿۶۱﴾
"جب دونوں جماعتوں (فرعون کی جماعت اور ایمان والوں کی جماعت) نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا، تو موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے کہا کہ بیشک اب تو ہم پکڑ لئے گئے"۔﴿۶۱﴾

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾
"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا! بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے، وہ ضرور مجھے راستہ بتائے گا"۔﴿۶۲﴾ (اللہ عرش پر ہے مگر اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے سب کے ساتھ ہے، یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے)

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۚ﴿۶۳﴾
"تو ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مارو، (انہوں نے ایسا ہی کیا) اور سمندر (دو حصوں میں) پھٹ گیا، اور ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا"۔﴿۶۳﴾

وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۚ﴿۶۴﴾
"اور دوسرے لوگوں (فرعونیوں) کو بھی ہم اس (سمندر) کے نزدیک لے آئے"۔﴿۶۴﴾

وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾
''اور موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے تمام ساتھیوں کو تو ہم نے بچا لیا''۔ ﴿۶۵﴾

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾
''پھر دوسرے لوگوں (فرعونیوں) کو ہم نے ڈبو دیا''۔ ﴿۶۶﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾
''بیشک اس میں ایک ''نشانی'' ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے''۔ ﴿۶۷﴾

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾
''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)، بڑا مہربان ہے''۔ ﴿۶۸﴾

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾
''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ لوگوں کو ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بھی سنا دیجیے''۔ ﴿۶۹﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾
''جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ (آزر) اور اپنی قوم سے کہا تھا: تم کس کی پوجا کرتے ہو؟''۔ ﴿۷۰﴾

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾
''(ابراہیم علیہ السلام کی) قوم نے جواب دیا: ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں، اور انھیں کے پاس ''مجاور'' بنے بیٹھے رہتے ہیں''۔ ﴿۷۱﴾

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾
''ابراہیم (علیہ السلام) نے پوچھا: جب تم انھیں پکارتے ہو تو کیا یہ (تمہاری بات) سنتے ہیں؟''۔ ﴿۷۲﴾

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾
''یا تمھیں کوئی فائدہ یا نقصان پہنچاتے ہیں؟''۔ ﴿۷۳﴾

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾
''(ابراہیم علیہ السلام کی قوم) نے جواب دیا: نہیں، بلکہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا ہی کرتے ہوئے پایا ہے''۔ ﴿۷۴﴾

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾
''ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: دیکھو تو سہی! تم جن کو پوجتے ہو؟''۔ ﴿۷۵﴾

اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾
''تم اور تمہارے گزرے ہوئے باپ دادا بھی پوجتے رہے ہیں!''۔ ﴿۷۶﴾

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾
''بیشک یہ سب میرے دشمن ہیں (جو جہنم میں لے جائیں گے)، رب العالمین (جہان کے پالنے والے اللہ) کو چھوڑ کر (وہ میرا دوست ہے جو جنت میں داخل کرے گا)''۔ ﴿۷۷﴾

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾
''جس اللہ نے مجھے پیدا کیا ہے، پھر وہی مجھے سیدھا راستہ دکھاتا ہے''۔ ﴿۷۸﴾

وَ الَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾
''وہی اللہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے''۔ ﴿۷۹﴾

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾
''اور میں جب بیمار ہوتا ہوں تو مجھے وہی اللہ شفا دیتا ہے''۔ ﴿۸۰﴾

وَ الَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾
''اور جو مجھے موت دے گا، پھر وہی اللہ زندہ کرے گا''۔ ﴿۸۱﴾

وَ الَّذِيْۤ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ
''اور اسی اللہ سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن میرے گناہ

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾

معاف کردے گا''۔ ﴿۸۲﴾

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی) اے میرے رب! مجھے فیصلے کی ''حکمت'' عطا فرما، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کردے''۔ ﴿۸۳﴾

وَ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾

''اور آنے والے لوگوں میں میرا ''ذِکرِ خیر'' (اچھا نام) باقی رکھ''۔ ﴿۸۴﴾

وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾

''اور مجھے نعمتوں والی جنت کے لوگوں میں شامل کرلے''۔ ﴿۸۵﴾

وَ اغْفِرْ لِاَبِيْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾

''اور میرے باپ (آزر) کو معاف کردے، بیشک وہ گمراہوں میں سے تھا''۔ ﴿۸۶﴾

وَ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾

''اور اُس دن مجھے رسوا نہ کرنا جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔ ﴿۸۷﴾

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾

''جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا، نہ اولاد (کام آئے گی)''۔ ﴿۸۸﴾

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾

''ہاں جو اللہ کے پاس ''قلب سلیم'' (پاک دل) لے کر آئے گا (وہ کامیاب ہونے والا ہے)''۔ ﴿۸۹﴾

وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾

''اور نیک لوگوں کے لیے جنت بالکل نزدیک کردی جائے گی''۔ ﴿۹۰﴾

وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾

''اور جہنم گمراہوں (انکار کرنے والوں) کے سامنے لائی جائے گی''۔ ﴿۹۱﴾

وَ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾

''اور (انکار کرنے والوں) سے کہا جائے گا: تمہارے وہ (بناوٹی) معبود کہاں ہیں جن کی تم (اللہ کو چھوڑ کر) پوجا کرتے تھے؟''۔ ﴿۹۲﴾

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

''(اللہ کو چھوڑ کر) پوجے جانے والے معبود کیا (آج) تمہاری مدد کریں گے؟ یا وہ خود اپنی مدد کرسکیں گے؟''۔ ﴿۹۳﴾

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾

''ان (بناوٹی) معبودوں کو اور ان گمراہوں (انکار کرنے والوں) کو جہنم میں ''منہ کے بل'' پھینک دیا جائے گا''۔ ﴿۹۴﴾

وَ جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾

''اور ابلیس کے لشکر کو بھی (جہنم میں پھینک دیا جائے گا)''۔ ﴿۹۵﴾

قَالُوْا وَ هُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾

''جہنم میں یہ سب آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے، گمراہ لوگ (اپنے بناوٹی معبودوں سے) کہیں گے''۔ ﴿۹۶﴾

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾

''اللہ کی قسم! ہم تو کھلی گمراہی میں تھے''۔ ﴿۹۷﴾

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾

''جب کہ تمھیں ''رَبّ العالمین'' (جہان کے پالنے والے) کے ''برابر'' سمجھ رکھا تھا''۔ ﴿۹۸﴾

وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾

''ہمیں تو ان بڑے بڑے مجرموں (سرداروں) نے ہی گمراہ کیا تھا''۔ ﴿۹۹﴾

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

''آج تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں ہے''۔ ﴿۱۰۰﴾

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

''اور نہ ہی کوئی جگری دوست ہے''۔ ﴿۱۰۱﴾

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

''کاش! ہم دوبارہ دنیا میں واپس بھیج دیئے جاتے تو ہم ایمان لے آتے!''۔ ﴿۱۰۲﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

''بیشک اس میں ایک ''نشانی'' ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے''۔ ﴿۱۰۳﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ ع

''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)، بڑا مہربان ہے''۔ ﴿۱۰۴﴾

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

''نوح (علیہ السلام) کی قوم نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا''۔ ﴿۱۰۵﴾۔ (نوح علیہ السلام کو ان کی قوم نے جھٹلایا تھا، تو ایک کو جھٹلا دینا سب رسولوں کو جھٹلا دینا ہے، اس لیے کہ سب رسولوں کا توحید والا پیغام ایک ہی تھا)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

''جب کہ ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے ان سے کہا تھا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟''۔ ﴿۱۰۶﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾

''بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں''۔ ﴿۱۰۷﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾

''تو تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو''۔ ﴿۱۰۸﴾

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

''اور میں دعوت و تبلیغ کا تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو رب العالمین (سارے جہان کے پالنے والے اللہ) کے ذمہ ہے''۔ ﴿۱۰۹﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾

''تو تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو''۔ ﴿۱۱۰﴾

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

''نوح (علیہ السلام) کی قوم نے کہا: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں، جب کہ تمہارے ماننے والے بڑے ذلیل (گھٹیا) لوگ ہیں''۔ ﴿۱۱۱﴾

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

''نوح (علیہ السلام) نے کہا: مجھے کیا معلوم ہے کہ (میرے ماننے والے) لوگ پہلے کیا کام کرتے تھے؟''۔ ﴿۱۱۲﴾

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

''ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے، کاش! تم اتنی بات سمجھ جاتے!''۔ ﴿۱۱۳﴾

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

''اور میں (اپنے ماننے والے) مومنوں کو بھگا نہیں سکتا''۔ ﴿۱۱۴﴾

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾

''میں تو صرف (اللہ کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں''۔ ﴿۱۱۵﴾

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

''نوح (علیہ السلام) کی قوم نے کہا: اے نوح! اگر تم (دعوت و تبلیغ سے) باز نہ آئے، تو تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے گا''۔ ﴿۱۱۶﴾

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾

''نوح (علیہ السلام) نے دعا کی: اے میرے رب! بیشک میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے''۔﴿۱۱۷﴾

فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾

''اب تو میرے اور میری قوم کے درمیان فیصلہ کر دے، اور مجھے اور میرے ساتھ ایمان لانے والوں کو بچا لے''۔﴿۱۱۸﴾

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾

''تو ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اور ان لوگوں کو بچا لیا جو ان کے ساتھ بھری کشتی میں سوار تھے''۔﴿۱۱۹﴾

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿۱۲۰﴾

''پھر اس کے بعد باقی دوسروں (نہ ماننے والوں) کو ہم نے ڈبو دیا''۔﴿۱۲۰﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾

''بیشک اس میں ایک ''نشانی'' ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے''۔﴿۱۲۱﴾

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۲﴾

''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۲۲﴾

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾

''(قومِ) عاد نے بھی رسولوں کو جھٹلایا''۔﴿۱۲۳﴾ (قوم عاد نے تو صرف ایک رسول ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تھا، تو ایک کو جھٹلا دینا سب رسولوں کو جھٹلا دینا ہے، اس لیے کہ سب رسولوں کا توحید والا پیغام ایک ہی تھا۔ ہود علیہ السلام کی قوم ''عاد'' حجاز اور یمن کے درمیان ''احقاف'' کے ریگستانی علاقے میں رہتی تھی)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

''جب قوم عاد کے بھائی ہود (علیہ السلام) نے ان سے کہا تھا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟''۔﴿۱۲۴﴾

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾

''بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں''۔﴿۱۲۵﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾

''تو تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو''۔﴿۱۲۶﴾

وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾

''اور میں دعوت وتبلیغ کا تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو رب العالمین (سارے جہان کے پالنے والے اللہ) کے ذمہ ہے''۔﴿۱۲۷﴾

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

''یہ کیا بات ہے کہ تم ہر بلند جگہ پر بیکار میں کوئی یادگار بنا لیتے ہو؟''۔﴿۱۲۸﴾

وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

''اور عالی شان محل بناتے ہو جیسے تم (دنیا میں) ہمیشہ کے لیے رہو گے؟''۔﴿۱۲۹﴾

وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

''اور جب تم کسی کو پکڑتے ہو، تو بڑے سخت اور بے رحم بن کر (ظالموں کی طرح) پکڑتے ہو''۔﴿۱۳۰﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۳۱﴾

''تو تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو''۔﴿۱۳۱﴾

وَ اتَّقُوا الَّذِيْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ﴿۱۳۲﴾

''اور اس اللہ سے ڈرو، جس نے تمھیں وہ سب کچھ دیا ہے جو تم جانتے ہو''۔﴿۱۳۲﴾

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ۚۙ﴿۱۳۳﴾

''اسی اللہ نے تمھیں جانور دیئے ہیں، اور اولاد بھی دی ہے''۔﴿۱۳۳﴾

وَ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۚ﴿۱۳۴﴾

''اور اسی اللہ نے باغات اور (پانی کے) چشمے دیئے ہیں''۔﴿۱۳۴﴾

اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؕ﴿۱۳۵﴾

''بیشک میں تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں''۔﴿۱۳۵﴾

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ﴿۱۳۶﴾

''قوم عاد نے (ہود علیہ السلام سے) کہا: چاہے تم نصیحت کرو یا نہ کرو، ہمارے لئے سب برابر ہے''۔﴿۱۳۶﴾

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۳۷﴾

''یہ تو پہلے لوگوں کی عادت ہے (پرانے زمانے سے لوگ یہی کرتے آرہے ہیں)''۔﴿۱۳۷﴾

وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۚ﴿۱۳۸﴾

''اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا''۔﴿۱۳۸﴾

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

''تو قوم عاد نے ہود (علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، تو ہم نے ان لوگوں کو ہلاک (و برباد) کر دیا، بیشک اس میں ایک ''نشانی'' ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے''۔﴿۱۳۹﴾

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۠﴿۱۴۰﴾ ع ۱۸

''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۴۰﴾

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۚۖ﴿۱۴۱﴾

''(قوم) ثمود نے بھی رسولوں کو جھٹلایا''۔﴿۱۴۱﴾۔ (قوم ثمود نے تو صرف ایک رسول صالح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا، تو ایک کو جھٹلا دینا سب رسولوں کو جھٹلا دینا ہے، اس لیے کہ سب رسولوں کا توحید والا پیغام ایک ہی تھا۔ صالح علیہ السلام کی قوم ''ثمود'' مدینہ سے تبوک کے راستے میں حجاز اور شام کے درمیان ''وادی قرٰی'' میں رہتی تھی)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ﴿۱۴۲﴾

''جب کہ قوم ثمود کے بھائی صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا تھا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟''۔﴿۱۴۲﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ﴿۱۴۳﴾

''بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں''۔﴿۱۴۳﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۴۴﴾

''تو تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو''۔﴿۱۴۴﴾

وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

''اور میں دعوت و تبلیغ کا تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو رب

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

العالمین (سارے جہان کے پالنے والے اللہ) کے ذمہ ہے"۔ ﴿۱۴۵﴾

اَتُتْرَكُوْنَ فِىْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

"کیا تمھیں سکون کے ساتھ یہاں کی سب نعمتوں میں ہمیشہ رہنے دیا جائے گا؟"۔ ﴿۱۴۶﴾

فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾

"باغوں اور (پانی کے) چشموں میں؟"۔ ﴿۱۴۷﴾

وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾

"اور کھیتوں اور کھجوروں (کے باغوں) میں، جن کے "خوشے" رس بھرے پھلوں سے لدے ہوئے ہوں؟"۔ ﴿۱۴۸﴾۔ (جن کے خوشے بہت ملائم ہیں)

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

"اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر (فخر کے لیے) ان میں گھر بناتے ہو؟"۔ ﴿۱۴۹﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾

"تو تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو"۔ ﴿۱۵۰﴾

وَلَا تُطِيْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

"اور (ان) حد سے گزرنے والوں کی بات مت مانو"۔ ﴿۱۵۱﴾

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

"جو لوگ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، اور اصلاح (سدھار) کا کوئی کام نہیں کرتے"۔ ﴿۱۵۲﴾

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

"قوم ثمود نے کہا: (اے صالح) تم پر جادو کر دیا گیا ہے"۔ ﴿۱۵۳﴾

مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾

"تم ہم جیسے ہی ایک انسان ہو، اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی لے آؤ"۔ ﴿۱۵۴﴾۔ (کافروں نے "انسان" ہونے کی وجہ سے "رسالت" کا انکار کر دیا، اور اندھی محبت کرنے والوں نے "رسالت" کی وجہ سے "انسان" ہونے کا انکار کر دیا)۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾

"صالح (علیہ السلام) نے کہا: یہ اونٹنی ہے، ایک دن اس اونٹنی کے پانی پینے کی باری ہے، اور ایک دن تمہارے پانی پینے کی باری ہے"۔ ﴿۱۵۵﴾

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾

"اور تم لوگ اس (اونٹنی) کو کوئی نقصان نہ پہنچاؤ، ورنہ ایک بڑے (سخت) دن کا عذاب تمھیں پکڑ لے گا"۔ ﴿۱۵۶﴾

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

"لیکن قوم ثمود نے اس اونٹنی کی "کونچیں" کاٹ کر اسے مار ڈالا، اور (پھر اللہ کا عذاب دیکھ کر) اپنی حرکت پر افسوس کرتے رہ گئے"۔ ﴿۱۵۷﴾

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾

"تو عذاب نے قوم ثمود کو پکڑ لیا، بیشک اس میں ایک "نشانی" ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے"۔ ﴿۱۵۸﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ ع ۸ ۱۹ ۱۲

"اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب سب پر غالب ہے (بڑا زبردست

ہے)، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۱۵۹﴾

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

"لوط (علیہ السلام) کی قوم نے بھی رسولوں کو جھٹلایا"۔ ﴿۱۶۰﴾۔ (لوط علیہ السلام کی قوم نے تو صرف ایک رسول لوط علیہ السلام کو جھٹلایا تھا، تو ایک کو جھٹلا دینا سب رسولوں کو جھٹلا دینا ہے، اس لیے کہ سب رسولوں کا توحید والا پیغام ایک ہی تھا۔ لوط علیہ السلام اردن کی بستی "سَدّوم" کی طرف بھیجے گئے تھے)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

"جب کہ ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے ان سے کہا تھا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟"۔ ﴿۱۶۱﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾

"بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں"۔ ﴿۱۶۲﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾

"تو تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو"۔ ﴿۱۶۳﴾

وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾

"اور میں دعوت وتبلیغ کا تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو رب العالمین (سارے جہان کے پالنے والے اللہ) کے ذمہ ہے"۔ ﴿۱۶۴﴾

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾

"کیا تم (اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے) دنیا (جہاں) کے مردوں کے پاس جاتے ہو؟"۔ ﴿۱۶۵﴾

وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

"اور اللہ نے تمہارے لیے جو تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں انھیں چھوڑ دیتے ہو، بیشک تم لوگ بالکل ہی گئے گزرے ہو"۔ ﴿۱۶۶﴾

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾

"لوط علیہ السلام کی قوم نے کہا: اے لوط! اگر تم (ہمیں سمجھانے سے) باز نہیں آئے، تو تم بستی سے نکال دیئے جاؤ گے"۔ ﴿۱۶۷﴾

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

"لوط (علیہ السلام) نے کہا: بیشک مجھے تمہارے اس غلط کام (مرد کا مرد سے خواہش پوری کرنے) سے سخت نفرت ہے"۔ ﴿۱۶۸﴾

رَبِّ نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

"(لوط علیہ السلام نے دعا کی) اے میرے رب! جو غلط کام یہ لوگ کر رہے ہیں اس سے مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دے دے"۔ ﴿۱۶۹﴾

فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

"تو ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دے دی"۔ ﴿۱۷۰﴾

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

"سوائے ایک بڑھیا (لوط علیہ السلام کی بیوی) کے، جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی"۔ ﴿۱۷۱﴾

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

"پھر ہم نے دوسروں (سب غلط کام کرنے والوں) کو ہلاک وبرباد کر دیا"۔ ﴿۱۷۲﴾

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ

"اور ہم نے ان (غلط کام کرنے والوں) پر پتھروں کی بارش کردی، وہ

الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾

بہت بُری بارش تھی جوان ڈرائے گئے لوگوں پر ہوئی"۔ ﴿۱۷۳﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾

"بیشک اس میں ایک "نشانی" ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے"۔ ﴿۱۷۴﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾

"اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)، بڑا مہربان ہے"۔ ﴿۱۷۵﴾

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾

"ایکہ والوں (گھنے درخت والوں) نے بھی رسولوں کو جھٹلایا"۔ ﴿۱۷۶﴾ (ایکہ والوں اور مدین والوں نے تو صرف ایک رسول شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا تھا، تو ایک کو جھٹلا دینا سب رسولوں کو جھٹلا دینا ہے، اس لیے کہ سب رسولوں کا توحید والا پیغام ایک ہی تھا۔ شعیب علیہ السلام فلسطین کے جنوب میں "بحر احمر" اور "خلیج عقبہ" کے کنارے واقع "مدین" اور "ایکہ" کی طرف بھیجے گئے تھے)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

"جب شعیب (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟"۔ ﴿۱۷۷﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

"بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں"۔ ﴿۱۷۸﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾

"تو تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری بات مانو"۔ ﴿۱۷۹﴾

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

"اور میں دعوت وتبلیغ کا تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا، میرا بدلہ تو رب العالمین (سارے جہان کے پالنے والے اللہ) کے ذمہ ہے"۔ ﴿۱۸۰﴾

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾

"پورا پورا ناپ دیا کرو، اور کسی کو گھاٹے میں نہ ڈالو"۔ ﴿۱۸۱﴾

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾

"اور صحیح ترازو سے وزن کرو"۔ ﴿۱۸۲﴾

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

"اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ"۔ ﴿۱۸۳﴾

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

"اور اس اللہ سے ڈرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے اور گزرے ہوئے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے"۔ ﴿۱۸۴﴾

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾

"(شعیب علیہ السلام کی) قوم نے کہا: (اے شعیب!) تم پر جادو کر دیا گیا ہے"۔ ﴿۱۸۵﴾

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾

"اور تم ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو، اور ہم تمھیں ایک جھوٹا آدمی سمجھتے ہیں"۔ ﴿۱۸۶﴾۔ (کافروں نے "انسان" ہونے کی وجہ سے "رسالت" کا

انکار کردیا، اور اندھی محبت کرنے والوں نے ''رسالت'' کی وجہ سے ''انسان'' ہونے کا انکار کردیا)۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾

''اگر تم سچے ہو تو آسمان کا کوئی ٹکڑا ہم پر گرادو''۔﴿۱۸۷﴾

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

''شعیب (علیہ السلام) نے کہا: میرا رب تمہارے کاموں (کالے کرتوت) کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۱۸۸﴾

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾

''اس طرح ان لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، تو سائے والے دن کے عذاب نے ان لوگوں کو پکڑ لیا، بیشک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا''۔﴿۱۸۹﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

''بیشک اس میں ایک ''نشانی'' ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے''۔﴿۱۹۰﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ ع

''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۹۱﴾

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾

''اور بیشک یہ (قرآن) رب العالمین (جہان کے پالنے والے) کی طرف سے اتارا ہوا ہے''۔﴿۱۹۲﴾

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾

''جسے امانت دار فرشتے (جبریل علیہ السلام) لے کر آئے ہیں''۔﴿۱۹۳﴾

عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

''(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کے دل پر یہ قرآن اتارا ہے، تاکہ آپ ڈرانے والے (رسولوں) میں سے ہوجائیں''۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾

''جو فصیح (خاص اور صاف) عربی زبان میں ہے''۔﴿۱۹۵﴾

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

''اور بیشک (قرآن کا ذکر) پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے''۔﴿۱۹۶﴾۔ (دوسرا ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پچھلی آسمانی کتابوں میں موجود ہے)۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰۗؤُا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾

''کیا کافروں (انکار کرنے والوں) کے لیے یہ نشانی کافی نہیں ہے کہ اس (قرآن) کو بنی اسرائیل کے ''علماء'' خوب اچھی طرح جانتے ہیں؟''۔﴿۱۹۷﴾

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰي بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾

''اور اگر ہم یہ (قرآن) ''عجمی'' (غیر عربی آدمی) پر اتار دیتے''۔﴿۱۹۸﴾

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

''جو ان لوگوں کو (یہ قرآن) پڑھ کر سنا دیتا، تب بھی اس پر ایمان نہیں لاتے''۔﴿۱۹۹﴾

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾

''اسی طرح ہم نے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کے) انکار کو گنہگاروں کے

دلوں میں (ان کے ضد کی وجہ سے) داخل کر دیا ہے (بیہودہ اعتراض کرنا ہی ان کے دلوں میں ڈال دیا ہے)''۔ ﴿۲۰۰﴾

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾

''وہ لوگ جب تک دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب نہ دیکھ لیں اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے''۔ ﴿۲۰۱﴾

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

''جو (عذاب) ان کے پاس اچانک آجائے گا، اور وہ لوگ اس کا احساس بھی نہیں کر پائیں گے''۔ ﴿۲۰۲﴾

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

''(عذاب دیکھنے کے بعد انکار کرنے والے) کہیں گے: کیا ہمیں چھوٹ مل سکتی ہے؟''۔ ﴿۲۰۳﴾

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

''کیا وہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں؟''۔ ﴿۲۰۴﴾

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا آپ نے غور کیا کہ اگر ہم (انکار کرنے والوں) کو برسوں تک (چھوٹ دے کر) دنیا میں عیش کرنے دیں''۔ ﴿۲۰۵﴾

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

''پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے''۔ ﴿۲۰۶﴾

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾

''تو (انکار کرنے والوں کا) عیش و آرام انھیں عذاب سے نہیں بچا سکے گا''۔ ﴿۲۰۷﴾

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾

''اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک و برباد نہیں کیا مگر اس کے لیے نصیحت کرنے والے (رسول پہلے ہی بھیج دیتے) تھے''۔ ﴿۲۰۸﴾

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾

''تاکہ نصیحت کر دیں، اور ہم ظلم کرنے والے نہیں تھے''۔ ﴿۲۰۹﴾

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾

''اور اس (قرآن) کو ''شیطانوں'' کے ذریعہ نہیں اتارا گیا''۔ ﴿۲۱۰﴾

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾

''اور نہ یہ قرآن ان شیطانوں کے لیے مناسب ہے، اور نہ ہی وہ ایسا کر سکتے ہیں''۔ ﴿۲۱۱﴾

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾

''بیشک وہ (شیطان) تو قرآن سننے سے روک دیے گئے ہیں''۔ ﴿۲۱۲﴾

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنائیں، ورنہ آپ بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔ ﴿۲۱۳﴾

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (برے انجام سے) ڈرائیں''۔ ﴿۲۱۴﴾

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ایمان والوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، جنھوں نے آپ کی پیروی کی ہے''۔ ﴿۲۱۵﴾

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

''اور اگر (قریبی رشتہ داروں میں سے) جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾

نافرمانی کریں، تو آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہارے کاموں سے بری ہوں (تمہارے کاموں سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے)''۔﴿۲۱۶﴾

وَ تَوَكَّلۡ عَلَى الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ ﴿۲۱۷﴾

''اورآپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس اللہ پر بھروسہ کیجیے، جو سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے)، بڑا مہربان ہے''۔﴿۲۱۷﴾

الَّذِيۡ يَرٰىكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ﴿۲۱۸﴾

''جو اللہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس وقت بھی دیکھتا ہے، جب آپ (عبادت کے لیے یا تبلیغ کے لیے) کھڑے ہوتے ہیں''۔﴿۲۱۸﴾

وَ تَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيۡنَ ﴿۲۱۹﴾

''اور سجدہ کرنے والوں کے ساتھ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے (رکوع اور سجدے) میں اٹھنے بیٹھنے کو بھی (اللہ دیکھ رہا ہے)''۔﴿۲۱۹﴾

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۲۲۰﴾

''بیشک وہ اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۲۲۰﴾

هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ عَلٰى مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿۲۲۱﴾

''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے) کہیے کہ کیا میں تمھیں بتاؤں کہ ''شیطان'' کس پر اترتے ہیں؟''۔﴿۲۲۱﴾

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ﴿۲۲۲﴾

''وہ شیطان ہر بڑے ''جھوٹے'' اور بڑے ''گنہگار'' پر اترتے ہیں''۔﴿۲۲۲﴾

يُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَ اَكۡثَرُهُمۡ كٰذِبُوۡنَ ﴿۲۲۳﴾

''جو گنہگار لوگ (شیطانوں کی طرف) اپنے کان لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں''۔﴿۲۲۳﴾۔(دوسرا ترجمہ: وہ شیطان فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے کان لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔ تیسرا ترجمہ: جو شیطان آسمان سے سنی سنائی بات ان بدبخت گنہگاروں کے کان میں ڈالتے ہیں جن میں سے اکثر جھوٹے ہیں)۔

وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾

''اور گمراہ لوگ ہی شاعروں کے پیچھے چلتے ہیں''۔﴿۲۲۴﴾۔(کافروں کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک الزام یہ بھی تھا کہ آپ شاعر ہیں، شاعروں کے پیروکاروں کے اوصاف کیسے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کے اوصاف کیسے ہیں؟ شاعروں کے پیچھے کون چلتے ہیں؟ گمراہ لوگ ہی چلتے ہیں)۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّهُمۡ فِىۡ كُلِّ وَادٍ يَّهِيۡمُوۡنَ ﴿۲۲۵﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہیں دیکھا کہ وہ شاعر لوگ (خیالوں کی) دنیا میں بھٹکتے پھرتے ہیں؟''۔﴿۲۲۵﴾۔(آیت نمبر (۲۲۵) اور (۲۲۶) میں شاعروں کی دو بری عادتیں اور دوبری خصوصیت بیان کی گئی ہیں: (۱) شاعر لوگ زیادہ تر خیالی باتیں کرتے ہیں، غلو کی حد تک پہونچ جاتے ہیں، کسی کی تعریف کرنے بیٹھتے ہیں تو آسمان پر چڑھا دیتے ہیں، اور کسی کی برائی کرنے پر آتے ہیں تو سب سے برا بنا دیتے ہیں، عشق اور عاشقی کے

وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

بغیر ان لوگوں کی شاعری مکمل ہی نہیں ہوتی۔(۲) شاعروں کے قول وفعل میں (کہنے اور کرنے میں) بہت فرق ہوتا ہے)۔

''اور وہ لوگ (شعراء) ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں'' ۔﴿۲۲۶﴾۔ (آیت نمبر (۲۲۵) اور (۲۲۶) میں شاعروں کی دو بری عادتیں اوردو بری خصوصیت بیان کی گئی ہیں: (۱) شاعر لوگ زیادہ تر خیالی باتیں کرتے ہیں، غلو کی حد تک پہونچ جاتے ہیں، کسی کی تعریف کرنے بیٹھتے ہیں تو آسمان پر چڑھادیتے ہیں، اور کسی کی برائی کرنے پر آتے ہیں تو سب سے برا بنادیتے ہیں، عشق اور عاشقی کے بغیر ان لوگوں کی شاعری مکمل ہی نہیں ہوتی۔ (۲) شاعروں کے قول وفعل میں (کہنی اور کرنی میں) بہت فرق ہوتا ہے)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع ۱۵

''ہاں مگر (شاعروں میں سے کچھ لوگ ہیں) جو ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور اللہ کو خوب یاد کرتے رہے، اور ان پر ظلم ہوا تو اتنا ہی صرف بدلہ لے لیا، اور جلد ہی ظلم کرنے والے (انکار کرنے والے) جان لیں گے کہ وہ کس انجام کو پہنچنے والے ہیں؟ (کون سی جگہ لوٹ کر جانے والے ہیں؟)'' ۔﴿۲۲۷﴾۔ (اس آیت میں ہے کہ اچھے شاعروں سے متعلق چار خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے: (۱) ایمان۔ (۲) نیک عمل۔ (۳) اللہ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنا۔ (۴) ظلم کرنے والوں کے مقابلے میں حق اور سچ کے لیے شاعری کرنا)۔

آیات: 93 | (27) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 7

سورہ "نَمل" کے بارے میں:

سورہ نمبر (27)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (48)۔ اَلنَّمْلُ: چیونٹی۔ اس کا ذکر آیت نمبر (18) میں ہے۔

سورہ ''نمل'' سورہ نمبر (27) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (93) آیتیں ہیں اور (7) رکوع ہیں۔

سورہ "نَمل" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "نَمل" کے شروع میں قرآن کے بارے میں ہے۔ (۲) موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر ہے، (۳) داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا واقعہ ہے، اور سلیمان علیہ السلام کے واقعے میں چیونٹی کا بھی ذکر ہے کہ چیونٹی کی بولی سلیمان علیہ السلام سمجھتے تھے، اسی

طرح ہدہد پرندہ کا بھی ذکر ہے جس نے یمن میں حکومت کرنے والی ملکہ سبا کے بارے میں بتایا کہ وہ لوگ سورج کی پوجا کررہے ہیں، ہدہد سلیمان علیہ السلام کا خط لے کر ملکہ سبا کے پاس یمن گیا تھا، اور سلیمان علیہ السلام کے دربار میں کتاب کے علم رکھنے والے ایک جن نے پلک جھپکتے ہی تخت کو حاضر کردیا، ملکہ سبا خود ہی ایمان لے آئی۔ (۴) قوم ثمود اور قوم لوط کا ذکر ہے۔ (۵) بیسویں پارے کے شروع کی کئی آیتوں میں اللہ کی کئی نشانیوں کا ذکر ہے، تکلیف دور کرنے والا اللہ ہے۔ (۶) کافروں کے بارے میں ہے کہ وہ لوگ قرآن کو پرانے زمانے کے افسانے بتارہے ہیں۔ (۷) اخیر میں ہے کہ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ ایک جانور لوگوں سے بات کرے گا۔ (۸) قیامت کا منظر ہے کہ "صور" پھونکا جائے گا، پہاڑ بادلوں کی طرح چلنے لگیں گے۔ (۹) جو نیکی کرے گا اس کا فائدہ ہے اور جو برائی کرے گا اس کا اپنا نقصان ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کام صرف پہنچا دینا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ ۝۱

"طٰسٓ۔ یہ قرآن اور ایک کھلی کتاب کی آیتیں ہیں"۔ ۝۱ ("طا۔سین"۔ یہ "حُرُوْفِ مُقَطَّعَات" میں سے ہیں، وہ حروف جن کو الگ الگ کرکے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ۝۲

"ایمان والوں کے لیے "ہدایت" اور "خوش خبری" ہیں"۔ ۝۲

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۳

"(ایمان والے وہ ہیں) جو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں"۔ ۝۳

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۴

"بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ہم نے ان کے (برے) کاموں کو ان کی نگاہوں میں خوبصورت بنا دیا ہے، اس لیے وہ لوگ اندھے بنے پھرتے ہیں"۔ ۝۴

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَ هُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝۵

"یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے بُرا عذاب ہے، اور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے (نقصان) میں ہیں"۔ ۝۵

وَ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝۶

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) بیشک یہ قرآن آپ کو حکمت والے، علم والے (اللہ) کی طرف سے دیا جارہا ہے"۔ ۝۶

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۷

"(یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں (بیوی) سے کہا تھا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے، ابھی میں تمہارے پاس وہاں سے (راستے کی) کوئی خبر لاتا ہوں، یا تمہارے پاس جلتا ہوا "انگارہ" لاتا

ہوں، تا کہ تم آگ سے گرمی حاصل کرسکو، (آگ تاپ سکو)''۔ ﴿٧﴾

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨﴾

''تو جب موسیٰ (علیہ السلام) اس آگ کے پاس پہنچے، تو آواز آئی: برکت والا ہے وہ جو اس آگ میں ہے، اور جو اس کے آس پاس ہے، اور وہ اللہ پاک ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے''۔ ﴿٨﴾

يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾

''اے موسیٰ (علیہ السلام)! بے شک میں ہی اللہ ہوں، جو سب پر غالب ہے، (بڑا زبردست ہے) بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿٩﴾

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٠﴾

''اور (اے موسیٰ!) آپ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دیجیے، پھر جب انہوں نے لاٹھی کو سانپ کی طرح حرکت کرتے ہوئے دیکھا، تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، اور پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا، (اللہ نے فرمایا) اے موسیٰ! آپ ڈریئے نہیں! بیشک میرے پاس رسول ڈرا نہیں کرتے''۔ ﴿١٠﴾

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾

''مگر جس نے ظلم (وزیادتی) کی، پھر اس برائی کے بعد (توبہ کرکے) اچھا کام کیا، تو بیشک میں بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہوں''۔ ﴿١١﴾

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۣ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٢﴾

''(اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا) اور اپنا ہاتھ ذرا اپنے گریبان (بغل) میں ڈالیے، وہ کسی بیماری کے بغیر سفید چمکدار ہو کر نکلے گا، یہ دونوں نشانیاں اُن ''نو'' نشانیوں میں سے ہیں جنھیں لے کر آپ کو فرعون اور اس کی قوم کے پاس جانا ہے، اس لیے کہ وہ لوگ نافرمان ہو چکے ہیں''۔ ﴿١٢﴾

فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾

''پھر جب (فرعون اور اس کے ماننے والوں) کے پاس ہماری طرف سے آنکھ کھول دینے والی نشانیاں آئیں، تو انھوں نے کہا: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے''۔ ﴿١٣﴾

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾

''اور ان نشانیوں کا (فرعون اور فرعون کے ماننے والوں) نے ظلم وسرکشی کی وجہ سے انکار کردیا، گرچہ ان کے دلوں کو (موسیٰ علیہ السلام اور نشانیوں کی سچائی) کا پورا یقین ہو چکا تھا، تو آپ دیکھ لیجیے! کہ زمین میں فساد پھیلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟''۔ ﴿١٤﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾

''اور ہم نے داود (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) کو علم عطا کیا، اور انہوں نے کہا: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی ہے''۔ ﴿١٥﴾

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا

''اور سلیمان (علیہ السلام) داود (علیہ السلام) کے وارث بنے، اور انھوں (سلیمان

النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

علیہ السلام) نے کہا: اے لوگو! ہمیں (اللہ کی طرف سے) پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے، اور ہر چیز بھی دی گئی ہے، بیشک یہ اللہ کا کھلا ہوا فضل ہے''۔ ﴿۱۶﴾

''اور سلیمان (علیہ السلام) کے (کسی سفر کے لیے) جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے، پھر وہ سب الگ الگ تقسیم کیے گئے تھے''۔ ﴿۱۷﴾۔ (جنات کا لشکر الگ، اور انسانوں کا لشکر الگ اور پرندوں کا الگ لشکر تھا اور سب سے الگ الگ کام لیا جاتا تھا)۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾

''یہاں تک کہ ایک دن جب یہ سب (سلیمان علیہ السلام کے لشکر) چیونٹیوں کی وادی میں آئے، تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! تم سب اپنے ''بلوں'' میں گھس جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان (علیہ السلام) اور اس کا لشکر تمھیں کچل ڈالے (پیس دے)، اور انھیں کچھ پتہ بھی نہ چلے''۔ ﴿۱۸﴾

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

''تو چیونٹی کی اس بات پر سلیمان (علیہ السلام) مسکرا کر ہنسے، اور کہنے لگے: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں، جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے، اور ایسا نیک کام کروں جسے تو پسند کرتا ہے، اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے''۔ ﴿۱۹﴾

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾

''اور (سلیمان علیہ السلام) نے (ایک دن) پرندوں کی حاضری لی، تو کہا کہ کیا بات ہے میں ''ہدہد'' کو نہیں دیکھ رہا ہوں؟ کیا وہ غائب ہے؟''۔ ﴿۲۰﴾

''میں (ہدہد کو) سخت سزا دوں گا، یا اسے ذبح کر دوں گا، یا (پھر) وہ میرے پاس (غیر حاضری کی) کوئی صحیح ''وجہ'' پیش کرے''۔ ﴿۲۱﴾

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ ۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾

''تھوڑی ہی دیر میں ''ہدہد'' آ گیا اور (سلیمان علیہ السلام سے) کہنے لگا: میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں جو آپ کو بھی معلوم نہیں ہے، میں ''سبا'' کے شہر کی ایک سچی خبر آپ کے پاس لایا ہوں''۔ ﴿۲۲﴾

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

''(ہدہد نے کہا) میں نے (سبا کے شہر میں) ایک عورت (بلقیس) کو حکومت کرتے پایا ہے، اور اسے (اللہ کی طرف سے) ہر چیز دی گئی ہے، اور اس کے پاس ایک شاندار ''تخت'' بھی ہے''۔ ﴿۲۳﴾

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

''(ہدہد نے کہا) میں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ عورت (بلقیس) اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتی ہے، اور شیطان نے ان کے

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾

(برے) کاموں کو ان کے لیے سنوار دیا ہے، اور انھیں حق کے راستے سے روک دیا ہے، اس لیے وہ لوگ حق کا راستہ نہیں پا رہے ہیں"۔ ﴿۲۴﴾

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾

"وہ (سبا شہر کے) لوگ اس اللہ کو سجدہ نہیں کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو باہر نکالتا ہے، اور وہ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے جسے تم چھپاتے ہو اور جسے ظاہر کرتے ہو"۔ ﴿۲۵﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ السجدة

"اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہی اللہ عرشِ عظیم (بڑے عرش) کا مالک ہے"۔ ﴿۲۶﴾ (سورہ نمل کی یہ آیت (۲۶) پر "تلاوت کا سجدہ" ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۹) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کر لیا جائے۔ "سجدۂ تلاوت" کی دعا: "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ" (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن الترمذی۔ كِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر۔3425)۔ (صحیح))۔ ان آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ پرندوں میں "توحید" کس طرح سے ہے؟ وہ صرف ایک اللہ کو مانتے ہیں)۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

"سلیمان (علیہ السلام) نے (ہدہد سے) کہا: ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ بول رہا ہے یا جھوٹ"۔ ﴿۲۷﴾

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

"(سلیمان علیہ السلام نے ہدہد سے کہا) یہ میرا خط لے جا، اور (سبا والوں) کے پاس ڈال دے، ، پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟"۔ ﴿۲۸﴾

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾

"(تو ہدہد نے ایسا ہی کیا، اور ملکہ سبا بلقیس، سلیمان علیہ السلام کا خط پڑھ کر اپنے درباریوں سے) کہنے لگی: اے سردارو! میرے پاس ایک اہم خط (لیٹر) آیا ہے"۔ ﴿۲۹﴾

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

"وہ سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے آیا ہے، اور یہ اللہ کے نام سے ہے، جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"۔ ﴿۳۰﴾

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع

"(اس خط میں لکھا ہے) کہ تم لوگ مجھ سے اونچے نہ بنو (میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو)، اور میرے پاس میری بات مان کر آ جاؤ"۔ ﴿۳۱﴾

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾

”(سلیمان علیہ السلام کا خط سنا کر) ملکہ (رانی) کہنے لگی: اے درباریو! میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو، جب تک تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو میں کسی کام کا ”آخری فیصلہ“ کرنے والی نہیں“۔ ﴿۳۲﴾

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾

”(درباری) کہنے لگے: ہم بڑے طاقت والے اور زبردست لڑنے والے ہیں، اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ خود ہی غور کر لیں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں؟“۔ ﴿۳۳﴾

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

”(ملکہ سبا بلقیس) کہنے لگی: بادشاہ جب کسی ”ملک“ میں (حملہ کرنے کے لیے) داخل ہوتے ہیں، تو اسے پوری طرح تباہ و برباد کر دیتے ہیں، اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل (ورسوا) کر دیتے ہیں، اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے“۔ ﴿۳۴﴾

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

”اور میں ”تحفہ“ (گفٹ) بھیج کر دیکھتی ہوں کہ میرے ”ایلچی“ (میرے بھیجے ہوئے لوگ) کیا جواب لاتے ہیں؟“۔ ﴿۳۵﴾

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾

”جب ”قاصد“ (تحفہ لے کر) سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا تو سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم مجھے مال کا لالچ دیتے ہو؟ وہ تو اللہ نے مجھے (پہلے ہی) تم سے زیادہ دے رکھا ہے، تمہارا یہ ”تحفہ“ (گفٹ) تمھیں ہی مبارک ہو جس پر تم خوش ہو رہے ہو“۔ ﴿۳۶﴾

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

”(سلیمان علیہ السلام نے کہا) ان کے پاس واپس چلے جاؤ، ہم ان پر ایسی فوج لے کر حملہ کریں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے، اور انھیں ”ذلیل“ اور ”پست“ کر کے وہاں سے نکال باہر کر دیں گے“۔ ﴿۳۷﴾

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾

”اب سلیمان (علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے) کہا: اے درباریو! تم میں سے کون ہے جو ”ملکہ سبا“ کا تخت ان کے مسلمان ہو کر آنے سے پہلے ہی میرے پاس لے آئے؟“۔ ﴿۳۸﴾

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾

”ایک بڑے طاقت ور جن (عفریت) نے کہا: آپ کے اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ہی (مجلس ختم کرنے سے پہلے ہی) میں وہ تخت آپ کے پاس لے آؤں گا، اور بیشک میں اس کام کی پوری طاقت رکھتا ہوں، اور امانت دار بھی ہوں“۔ ﴿۳۹﴾

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا

”جس کے پاس ”کتاب“ کا علم تھا، اس نے کہا: آپ کے ”پلک جھپکنے“

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾

سے پہلے ہی وہ ''تخت'' میں آپ کے پاس لے آتا ہوں، پھر جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا، تو کہنے لگے: یہ میرے رب کا ''فضل'' ہے، تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری؟، اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے فائدے ہی کے لیے شکر کرتا ہے، اور جو ناشکری کرتا ہے، تو بیشک میرا رب (اس کے شکر سے) بڑا بے نیاز (ساری کائنات سے بے پرواہ)، کرم والا ہے (اپنی ذات میں بزرگ ہے)''۔﴿۴۰﴾

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾

''سلیمان (علیہ السلام) نے (اپنے نوکروں سے) کہا: اس ملکہ کے تخت (کی ظاہری شکل) بدل دو، ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ اسے پہچانتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہو جاتی ہے جو سیدھے راستے تک نہیں پہنچ سکتے؟''۔﴿۴۱﴾

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾

''پھر جب (ملکہ سبا بلقیس سلیمان علیہ السلام کے پاس) آئی تو اس سے پوچھا گیا: کیا آپ کا تخت ایسا ہی ہے؟ کہنے لگی: یہ تو (ہوبہو) وہی لگتا ہے، اور ہمیں تو اس سے پہلے ہی (سچائی کا) علم ہو گیا تھا، اور ہم مسلمان ہو چکے تھے''۔﴿۴۲﴾

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾

''اس عورت (ملکہ سبا بلقیس) کو (ایمان لانے سے) اُن چیزوں نے روک رکھا تھا جنھیں وہ اللہ کو چھوڑ کر پوجتی تھی، کیونکہ وہ ایک کافر (انکار کرنے والی) قوم سے تھی''۔﴿۴۳﴾

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

''(ملکہ سبا بلقیس) سے کہا گیا کہ محل میں چلو، جب اس نے (فرش) کو دیکھا، تو گہرا پانی سمجھا، اور اپنی دونوں پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا (اپنے پائینچے چڑھا لیے)، سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: یہ تو شیشے کا بنا ہوا ایک محل ہے (یہ ''شیش محل'' ہے)، تب وہ بول اٹھی: میرے رب! بیشک میں نے (سورج کی پوجا کر کے آج تک) اپنے آپ پر ظلم کیا، اور اب میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ اللہ رب العالمین (جہان کے پالنے والے) کے لیے اسلام کا اعلان کرتی ہوں''۔﴿۴۴﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

''اور ہم نے (قومِ) ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو پھر بھی وہ دو فریق (مومن اور کافر) بن کر آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے''۔﴿۴۵﴾

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

''صالح (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! ''بھلائی'' سے پہلے ''بُرائی'' (عذاب) کو کیوں جلدی مانگتے ہو؟ تم اللہ سے معافی کیوں نہیں مانگتے ؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔﴿۴۶﴾

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾

''(صالح علیہ السلام کی) قوم نے کہا: ہم تو تمھیں اور تمہارے ساتھیوں کو ''منحوس'' سمجھتے ہیں، صالح (علیہ السلام) نے کہا: تمہاری ''نحوست'' تو اللہ کی طرف سے ہے، بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) تم لوگوں کو آزمایا جارہا ہے''۔﴿۴۷﴾

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾

''اور (قوم ثمود کے) شہر (حجر یا وادی قریٰ) میں ''نو'' ایسے آدمی تھے، جو زمین میں فساد پھیلاتے تھے، اور اصلاح کا کوئی کام نہیں کرتے تھے''۔﴿۴۸﴾

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

''ثمودیوں (میں سے ''نو'' بدمعاشوں) نے (آپس میں ایک دوسرے سے) کہا: سب مل کر اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم صالح اور اس کے گھر والوں کو رات کے وقت حملہ کرکے قتل کردیں گے، پھر اس کے وارث سے کہہ دیں گے کہ ہم ان گھر والوں کو قتل کرنے میں شریک نہیں تھے، اور بیشک ہم سچے ہیں''۔﴿۴۹﴾

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾

''اور ثمودیوں (میں سے ''نو'' بدمعاشوں) نے یہ ایک چال چلی، اور ہم نے بھی ایک چال چلی، اور انھیں اس کا احساس تک نہیں ہونے دیا''۔﴿۵۰﴾۔ (صالح علیہ السلام اور ان کے گھر والوں اور ایمان والوں کو اللہ نے بچالیا، وہ لوگ ''حجر'' یا ''وادی قریٰ'' بستی سے فوراً نکل گئے)۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾

''تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھ لیجیے! کہ ان کی سازش کا کیا انجام ہوا؟ ہم نے ان (نو بدمعاشوں) کو اور ان کی پوری قوم کو ہلاک و برباد کردیا''۔﴿۵۱﴾

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾

''تو یہ ہیں ان لوگوں کے گھر، جو ان کے ظلم کی وجہ سے ''خالی'' (ویران) پڑے ہوئے ہیں، بیشک اس واقعے میں علم والوں کے لیے نشانی ہے''۔﴿۵۲﴾

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾

''اور ہم نے ایمان والوں کو بچالیا اور وہ لوگ میرے عذاب سے ڈرتے تھے''۔﴿۵۳﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

''اور لوط (علیہ السلام) کو (یاد کرو)، جنھوں نے (سدوم میں رہنے والی) اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ جان بوجھ کر ''بدکاری'' کرتے ہو (مرد مرد سے خواہش پوری کرتے ہو)''۔﴿۵۴﴾

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

''تم اپنی جنسی خواہش کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے

النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

ہو؟ بیشک تم لوگ بڑے جاہل (نادان) ہو''۔﴿۵۵﴾

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾

''تو (آپس میں مشورہ کے بعد) لوط (علیہ السلام) کی قوم کا جواب تھا کہ تم لوگ لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ بڑے پاکباز (نیک) بنتے ہیں''۔﴿۵۶﴾

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

''تو ہم نے لوط (علیہ السلام) اور ان کے گھر والوں کو بچالیا، سوائے ان کی بیوی کے، جس کے بارے میں ہم نے یہ طے کر دیا تھا کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے رہے گی''۔﴿۵۷﴾

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع

''اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش برسا دی، اور ڈرائے جانے والوں کے لیے وہ بہت بُری بارش تھی''۔﴿۵۸﴾

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہیں، اور اس کے چنے ہوئے بندوں (رسولوں) پر سلام ہو، (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پوچھئے) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ بنائے گئے معبود جنھیں کافر (انکار کرنے والے) اللہ کا شریک بناتے ہیں؟''۔﴿۵۹﴾

(بیسواں پارہ)

(بیسویں پارے میں ٹوٹل (16) رکوع ہیں۔ اور (166) آیتیں ہیں)

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾

"(کیا وہ بناوٹی معبود اچھے ہیں) یا وہ (اللہ) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس پانی سے "ہرے بھرے" باغات اُگائے، جن کے درختوں کو تم نہیں اُگا سکتے تھے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سیدھے راستے سے دور ہو گئے ہیں"۔ ﴿۶۰﴾

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

"(کیا وہ بناوٹی معبود اچھے ہیں) یا وہ (اللہ) جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے بیچ بیچ میں نہریں بنا دیں، اور اس میں مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے، اور دو سمندروں کے درمیان "رکاوٹ" (آڑ) بنا دی؟ کیا (پھر بھی کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں) بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے"۔ ﴿۶۱﴾

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

"(کیا وہ بناوٹی معبود اچھے ہیں) یا وہ (اللہ) جو "مجبور" (پریشان حال) کی پکار کا جواب دیتا ہے، اس کی دعا قبول کرتا ہے، اور اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے، اور تمھیں زمین میں خلیفہ (جانشین) بناتا ہے؟ کیا (پھر بھی کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں! بلکہ) تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو"۔ ﴿۶۲﴾ (سب کی فریاد سننے والا، سب سے بڑا فریاد سننے والا "غوث اعظم" اللہ ہے)۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾

"(کیا وہ بناوٹی معبود اچھے ہیں) یا وہ (اللہ) جو "خشکی" (زمین) اور سمندر کے اندھیروں میں تمھیں راستہ دکھاتا ہے، اور جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے؟ کیا (پھر بھی کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں!) بلکہ اللہ ان کے بناوٹی معبودوں سے بہت بلند و بالا ہے"۔ ﴿۶۳﴾

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

"(کیا وہ بناوٹی معبود اچھے ہیں) یا وہ (اللہ) جس نے مخلوق کو "پہلی بار" پیدا کیا، پھر اسے دوبارہ زندہ کرے گا، اور جو (اللہ) تمھیں آسمان اور زمین سے "روزی" دیتا ہے؟ کیا (پھر بھی کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود

صٰدِقِيْنَ ۝٦٤

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝٦٥

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝٦٦ ع ۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝٦٧

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٦٨

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٦٩

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝٧٠

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٧١

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝٧٢

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٧٣

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٤

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٧٥

ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو''۔ ۝٦٤

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے، اور لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے؟''۔ ۝٦٥

''بلکہ آخرت کے بارے میں ان (کافروں) کا علم ختم ہو گیا ہے (بے بس ہو گئے ہیں)، بلکہ وہ آخرت کے بارے میں شک میں ہیں، بلکہ اُس سے اندھے ہیں''۔ ۝٦٦

''اور کافروں نے کہا: جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے، تو کیا ہم دوبارہ اپنی (قبروں سے) نکالے جائیں گے؟''۔ ۝٦٧

''(کافروں نے کہا) ایسا وعدہ تو ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے بھی کیا گیا تھا، یہ باتیں گزرے ہوئے لوگوں کے افسانے ہیں''۔ ۝٦٨

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: (اے انکار کرنے والو!) تم زمین میں ذرا چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں (انکار کرنے والوں) کا کیسا انجام ہوا؟''۔ ۝٦٩

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ان (انکار کرنے والوں) پر غم نہ کریں، اور ان لوگوں کی سازش سے آپ پریشان نہ ہوں (دل میں تنگی محسوس نہ کریں)''۔ ۝٧٠

''اور (انکار کرنے والے ایمان والوں سے) کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہو گا؟''۔ ۝٧١

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: جس عذاب کی تم جلدی مچا رہے ہو، ہو سکتا ہے اس کا کچھ حصہ تمہارے نزدیک آ گیا ہو''۔ ۝٧٢

''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب لوگوں پر بڑے فضل والا ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ناشکرے ہیں''۔ ۝٧٣

''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب (وہ سب کچھ اچھی طرح) جانتا ہے، جو (لوگوں) کے سینے (دل) چھپائے ہوئے ہیں، اور جن کا وہ لوگ اعلان کرتے ہیں''۔ ۝٧٤

''اور آسمان و زمین میں جو بھی چیز چھپی ہوئی ہے، وہ ایک روشن کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے''۔ ۝٧٥

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾

''بیشک یہ ''قرآن'' بنی اسرائیل کے لیے اکثر اُن باتوں کو بیان کرتا ہے، جن میں وہ آپس میں اختلاف کرتے ہیں''۔﴿۷۶﴾

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

''اور بیشک یہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ''ہدایت اور رحمت'' ہے''۔﴿۷۷﴾

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾

''بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا رب (قیامت کے دن) ان (لوگوں) کے درمیان اپنا فیصلہ کرے گا، اور وہ (اللہ) سب پر غالب (بڑا زبردست)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۷۸﴾

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ اللہ پر بھروسہ کریں، بیشک آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں''۔﴿۷۹﴾

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾

''بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مُردوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے ہیں، اور نہ ایسے بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہیں، جو پیٹھ پھیر کر بھاگے چلے جا رہے ہیں''۔﴿۸۰﴾

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) اور نہ ہی آپ اندھوں کو اُن کی گمراہی سے بچا کر (سیدھے) راستے پر لا سکتے ہیں، آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو اپنی بات سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اور مسلمان ہیں''۔﴿۸۱﴾

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

''اور جب ان (لوگوں) پر (عذاب کی) بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا (قیامت آجائے گی)، تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک ''جانور'' نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا (کہ فلاں فلاں) بیشک لوگ ہماری آیتوں (نشانیوں) پر یقین نہیں رکھتے تھے''۔﴿۸۲﴾۔ (جانور کا انسانوں سے بات کرنا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے)۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

''(اور یاد رکھو!) جس دن ہر امت میں سے ہم ''ایک گروہ'' ایسے لوگوں کا اکٹھا کریں گے، جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے، پھر وہ لوگ صفوں میں کھڑے کیے جائیں گے''۔﴿۸۳﴾۔ (کافروں کی الگ جماعت ہوگی، مشرکوں کی الگ جماعت ہوگی، منافقوں کی الگ جماعت ہوگی، مجرموں کو ان کے جرم کے حساب سے الگ کر دیا جائے گا)۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

''یہاں تک کہ جب سب آجائیں گے، تو وہ (اللہ) کہے گا کہ تم لوگوں نے میری آیتوں کو پوری طرح سمجھے بغیر ہی جھٹلا دیا تھا، یا پھر تم کیا کر رہے تھے؟''۔﴿۸۴﴾

وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

''اوران کے ظلم کی وجہ سے ان پر (عذاب کی) بات پوری ہوجائے گی، تو وہ کچھ بھی بول نہیں سکیں گے''۔ ﴿۸۵﴾

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾

''کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے رات اس لیے بنائی ہے کہ وہ اس میں آرام کریں، اور دن کو روشن (بنایا، تاکہ کام کریں)، بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے ''نشانیاں'' ہیں''۔ ﴿۸۶﴾

وَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

''اور جس دن ''صور'' پھونکا جائے گا، تو آسمانوں اور زمین کے (سب) رہنے والے گھبرا جائیں گے، سوائے ان کے جنھیں اللہ گھبراہٹ سے بچالے گا، اور سب کے سب اللہ کے سامنے (عاجز ہوکر) جھکے ہوئے حاضر ہوں گے''۔ ﴿۸۷﴾ (**پہلی بات:** ''صور'': ایک سینگ (بھوپو) ہے جس میں پھونکا جائے گا، اس میں پھونکنے سے آواز گونجتی ہے اور دور تک جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام ''صور'' پھونکیں گے۔ **دوسری بات:** کتنی مرتبہ صور پھونکا جائے گا؟ کچھ لوگوں نے کہا: دوبار صور پھونکا جائے گا۔ (۱) جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو قیامت آجائے گی۔ (۲) اور جب دوسری بار پھونکا جائے گا تو سب لوگ قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور کچھ لوگوں نے کہا: تین بار صور پھونکا جائے گا: (۱) پہلی پھونک میں ساری دنیا گھبرا کر بے ہوش ہو جائے گی۔ (۲) دوسرے پھونک میں سب کی موت ہوجائے گی۔ (۳) تیسری پھونک میں سب لوگ قبر سے زندہ ہوکر میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ **تیسری بات:** کچھ لوگ نہیں گھبرائیں گے۔ بعض کے نزدیک: انبیاء، شہدا ہیں۔ بعض کے نزدیک: فرشتے ہیں، اور بعض کے نزدیک: سب ایمان والے ہیں جو حقیقی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے)۔

وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ پہاڑوں کو جمے ہوئے دیکھ رہے ہیں، تو وہ (قیامت کے دن) بادلوں کی طرح تیزی سے چل رہے ہوں گے، یہ سب اس اللہ کی کاریگری ہے، جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے، بیشک وہ (اللہ) تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ﴿۸۸﴾

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

''جو کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اچھا بدلہ (جنت) ہے، اور ایسے لوگ اُس دن (ہر قسم کی) گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے''۔ ﴿۸۹﴾

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾

’’اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ ’’چہروں کے بل‘‘ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے، (ان سے کہا جائے گا:) تمھیں تمہارے کاموں (کالے کرتوت) کی سزا ملی ہے‘‘۔﴿۹۰﴾

اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ۙ

’’(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجیے!) مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کروں، جس نے اس شہر کو حرمت والا (عزت والا) بنا دیا ہے، اور ہر چیز کا مالک وہی اللہ ہے، اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمان (فرمانبردار) بن کر رہوں‘‘۔﴿۹۱﴾

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

’’(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجیے! اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ) میں قرآن کی تلاوت کروں، (اب) جو سیدھے راستے پر چلے گا تو بس اپنے ہی (فائدے کے) لیے چلے گا، اور جو گمراہی کے راستے پر چلے گا، تو آپ کہہ دیجیے: میں تو صرف ڈرانے والا ہوں‘‘۔﴿۹۲﴾

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ؑ

’’اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجیے! سب تعریف صرف اللہ ہی کے لیے ہے، جلد ہی وہ اللہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انھیں پہچان لوگے، اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو اس سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب غافل (انجان) نہیں ہے‘‘۔﴿۹۳﴾

رکوع: 9 (28) سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ آیات: 88

سورہ ”قَصَص“ کے بارے میں:

سورہ نمبر (28)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (49)۔ اَلْقَصَص: قصے۔ اس کا ذکر آیت نمبر (25) میں ہے۔ سورہ ”قَصَص“ ’’سورہ نمبر (28) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے، اس میں (88) آیتیں ہیں اور (9) رکوع ہیں۔

سورہ ”قَصَص“ کا خلاصہ:

(۱) سورہ ”قَصَص“ کے شروع میں فرعون اور بنی اسرائیل کا واقعہ ہے۔ (۲) کئی آیتوں تک موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہے، موسیٰ علیہ السلام کا بچپن، موسیٰ علیہ السلام کی جوانی، اور موسیٰ علیہ السلام کے گھونسہ کا ذکر ہے۔ (۳) موسیٰ علیہ السلام کا مصر چھوڑ کر مدین چلے جانے کا واقعہ ہے، مدین میں ’’دو بہنوں‘‘ کی بکریوں کو پانی پلانے کا واقعہ ہے، شعیب نامی نیک آدمی کا ذکر ہے جن کے گھر موسیٰ علیہ السلام رہے، موسیٰ علیہ السلام کو گھر ملا اور گھر والی بھی مل گئی۔ (۴) موسیٰ علیہ السلام کی مصر واپسی کا واقعہ ہے، گئے تھے آگ لانے اور

نبوت مل گئی، اور کئی نشانیوں کے ساتھ فرعون کے پاس گئے، مگر فرعون نے اللہ کا بھی مذاق اڑایا، تو اللہ نے اس سے بدلہ لے لیا۔(۵) یہ ذکر ہے کہ ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔(۶) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے کہ دن اور رات اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔(۷) اسرائیلی سیٹھ قارون کا واقعہ ہے، اللہ نے زمین میں اس کو دولت سمیت ہی دھنسا دیا۔(۸) نبی ﷺ کو چند نصیحتیں کی گئی ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

طٰسٓمّٓ ۝١

''طٰسٓمّٓ''۔①۔(''طا۔سین۔میم''۔ یہ ''حُرُوۡفِ مُقَطّعَات'' میں سے ہیں، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۝٢

''یہ واضح کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں''۔②

نَتۡلُوۡا عَلَیۡکَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰی وَ فِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۝٣

''(اے نبی ﷺ) ہم آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کے کچھ حالات ایمان والوں کے فائدے کے لیے صحیح صحیح سناتے ہیں''۔③

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَ جَعَلَ اَهۡلَهَا شِیَعًا یَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ یُذَبِّحُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَ یَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ کَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ۝٤

''بیشک فرعون زمین (مصر) میں بہت ''سرکش'' ہو گیا ہے، اور اُس نے وہاں کے لوگوں کو الگ الگ گروہوں میں ''بانٹ'' دیا تھا، ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو بہت ہی دبا کر رکھا تھا (کمزور بنا دیا تھا)، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتا تھا، بیشک وہ بڑا ہی فسادی تھا''۔④۔(''فرعون'' یہ مصر کے بادشاہ کا لقب ہے، موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ''ولید بن ریان'' تھا۔ یا ''رعمیس'' یا ''رعماسیس'' تھا۔اسی طرح ایران کے بادشاہ کا لقب ''کسریٰ'' اور روم کے بادشاہ کا لقب ''قیصر'' تھا)۔

وَ نُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّ نَجۡعَلَهُمُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۝٥

''اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جن لوگوں (یعنی بنی اسرائیل) کو زمین (مصر) میں کمزور بنا دیا گیا تھا اُن پر احسان کریں، اُن ہی کو (دین کا) رہنما بنا دیں، اور اُن ہی کو (مصر کا) وارث بنا دیں''۔⑤

وَ نُمَکِّنَ لَهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ نُرِیَ فِرۡعَوۡنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوۡدَهُمَا مِنۡهُمۡ مَّا کَانُوۡا یَحۡذَرُوۡنَ ۝٦

''اور اُنھیں ''زمین'' (مصر) میں ''حکومت'' دے دیں، اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو وہی کچھ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے (کہ کوئی بچہ پیدا ہوگا اور اُن کی حکومت چلی جائے گی)''۔⑥

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم اس (بچے) کو دودھ پلاتی رہو، اور جب تمھیں اس کی زندگی کا ڈر ہوجائے تو اسے سمندر میں ڈال دو، اور نہ ڈرو، اور غم نہ کرو، بیشک ہم اسے تمہارے پاس لوٹادیں گے اور اسے اپنے رسولوں میں سے بنائیں گے''۔ ۝۷

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝۸

''توانھیں (موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے سمندر میں ڈال دیا) فرعون کے لوگوں نے اُس بچے (موسیٰ علیہ السلام) کو (سمندر سے) نکال لیا، تاکہ وہ ان کے دشمن اور ان کے رنج وغم کا سبب بنے، بیشک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر بڑے گنہگار تھے''۔ ۝۸

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹

''اور فرعون کی بیوی (آسیہ) نے کہا: (یہ بچہ) میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے تم قتل نہ کرو، امید ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے گا، یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں گے، اور وہ لوگ (اس کے انجام سے) بے خبر تھے''۔ ۝۹

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰

''اور ادھر موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کا دل ''بے قرار'' تھا، اور اگر ہم اسے ''تسلی'' نہ دیتے تو قریب تھا کہ وہ سارا راز کھول دیتی (اور تسلی دینے کا دوسرا فائدہ یہ تھا) کہ وہ (موسیٰ کو واپس لوٹانے کے ہمارے وعدہ پر) یقین کرنے والوں میں سے ہوجائے''۔ ۝۱۰

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱

''اور (موسیٰ علیہ السلام کی ماں) نے ان کی بہن (مریم بنت عمران) سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے جاؤ، تو وہ انھیں دور سے ہی دیکھتی رہی اور (فرعون) کے لوگوں کو پتہ نہیں چلا''۔ ۝۱۱۔ (موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا نام مریم بنت عمران تھا اس طرح موسیٰ علیہ السلام کے والد اور عیسیٰ علیہ السلام کے نانا کا نام عمران تھا، عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم بنت عمران ہے)۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝۱۲

''اور ہم نے پہلے سے ہی ان (موسیٰ علیہ السلام) پر دودھ پلانے والیوں (دائیوں) کا دودھ حرام کردیا تھا، اُس وقت (موسیٰ علیہ السلام) کی بہن (مریم بنت عمران) نے کہا: کیا میں تمھیں ایسے گھر کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس (بچہ) کی پرورش کریں، اور وہ لوگ اس (بچہ) کے خیر خواہ بھی ہوں؟ (بھلائی چاہنے والے ہوں)''۔ ۝۱۲

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

''اس طرح ہم نے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو اُن کی ماں کے پاس لوٹادیا، تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو، اور وہ غمگین نہ رہے، اور تاکہ انھیں اچھی طرح

وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾

معلوم ہو جائے کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے ہیں"۔﴿۱۳﴾

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسۡتَوٰٓى اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا‌ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۴﴾

"اور جب (موسیٰ علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے، اور پوری طرح مضبوط ہو گئے، تو ہم نے انھیں حکمت اور علم دیا، اور ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح اچھا بدلہ دیتے ہیں"۔﴿۱۴﴾

وَدَخَلَ الۡمَدِيۡنَةَ عَلٰى حِيۡنِ غَفۡلَةٍ مِّنۡ اَهۡلِهَا فَوَجَدَ فِيۡهَا رَجُلَيۡنِ يَقۡتَتِلٰنِ هٰذَا مِنۡ شِيۡعَتِهٖ وَهٰذَا مِنۡ عَدُوِّهٖ‌ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِىۡ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ عَلَى الَّذِىۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوۡسٰى فَقَضٰى عَلَيۡهِ قَالَ هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾

"اور (ایک دن) وہ (موسیٰ علیہ السلام) شہر میں ایسے وقت میں داخل ہوئے، جب کہ وہاں کے لوگ غفلت میں تھے، وہاں انھوں نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے دیکھا ہے، ایک تو ان کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا، اور دوسرا ان کی دشمن قوم (قبطیوں) میں سے تھا، اب جو ان کی قوم کا تھا اُس نے موسیٰ (علیہ السلام) سے دشمن قوم کے آدمی (قبطی) کے خلاف مدد مانگی، اس پر موسیٰ (علیہ السلام) نے اس (دشمن آدمی) کو ایک "گھونسا" مارا، تو وہ آدمی مر گیا، اس پر (موسیٰ علیہ السلام نے افسوس کرتے ہوئے) کہا: یہ تو شیطان کا کام ہے، بیشک شیطان (انسان کو) گمراہ کرنے والا کھلا دشمن ہے"۔﴿۱۵﴾

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ فَاغۡفِرۡ لِىۡ فَغَفَرَ لَهٗ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶﴾

"(موسیٰ علیہ السلام) نے دعا کی: میرے رب! بیشک میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، تو مجھے معاف کر دے، تو اللہ نے اُنہیں معاف کر دیا، بیشک وہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔﴿۱۶﴾

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ فَلَنۡ اَكُوۡنَ ظَهِيۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۷﴾

"(موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! تو نے مجھ پر جو انعام (احسان) کیا ہے، تو اب میں کبھی بھی "مجرموں" کی مدد نہیں کروں گا"۔﴿۱۷﴾

فَاَصۡبَحَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسۡتَنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَسۡتَصۡرِخُهٗ‌ؕ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۸﴾

"پھر دوسرے دن صبح سویرے، ڈرتے ڈرتے اور خطرے کو دیکھتے ہوئے (موسیٰ علیہ السلام) شہر میں داخل ہوئے، تو اچانک وہی (اسرائیلی) آدمی جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی، (آج پھر) ان کو مدد کے لیے پکار رہا ہے، موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے کہا: بیشک تو تو کھلم کھلا گمراہ (بدمعاش) آدمی ہے"۔﴿۱۸﴾

فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ يَّبۡطِشَ بِالَّذِىۡ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اَتُرِيۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِىۡ كَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ‌ۖ اِنۡ

"تو جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اُس آدمی کو پکڑنے کا ارادہ کیا جو ان دونوں کا دشمن تھا، تو (مدد کے لیے بلانے والے اسرائیلی) نے کہا: اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی اسی طرح قتل کر دینا چاہتے ہو جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو

تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

قتل کر دیا تھا؟ تم تو زمین میں ظلم کرنے والے بننا چاہتے ہو، اصلاح کرنے والے نہیں بننا چاہتے ہو''۔﴿۱۹﴾

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

''اور (اس واقعہ کے بعد) ایک آدمی شہر کے دور دراز علاقے (آخری حصے) سے دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا: اے موسیٰ! بیشک (فرعون کے) درباری لوگ (پولس کے لوگ) تمہارے خلاف مشورہ کر رہے ہیں کہ تمھیں قتل کر ڈالیں، اس لیے تم یہاں سے نکل جاؤ، بیشک میں تمہارا خیرخواہ ہوں (تمہاری بھلائی چاہنے والا ہوں)''۔﴿۲۰﴾

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۸ ۵

''تو (موسیٰ علیہ السلام) وہاں سے ڈرے سہمے (خوب چوکنے ہوکر) نکل پڑے اور (دعا کرتے ہوئے) کہا: میرے رب! مجھے ظلم کرنے والوں سے بچا لے''۔﴿۲۱﴾

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے ''مدین'' کی طرف رخ کیا، تو کہنے لگے: مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا''۔﴿۲۲﴾

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

''اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) ''مدین'' کے (پانی کے) کنویں پر پہنچے، تو دیکھا کہ بہت سے لوگ (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں، اور ان سے کچھ دوری پر دو عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی (اپنی باری کا انتظار کر رہی ہیں)، موسیٰ (علیہ السلام) نے (ان دونوں عورتوں سے) کہا: تم کیا چاہتی ہو؟ اُن دونوں نے کہا: ہم اپنی بکریوں کو اُس وقت تک پانی نہیں پلا سکیں گے جب تک سب چرواہے (اپنے جانوروں) کو پانی پلا کر نکل نہیں جاتے، اور ہمارے ''ابا'' بہت بوڑھے آدمی ہیں''۔﴿۲۳﴾۔ (مدین: مصر سے آٹھ دن کی مسافت پر تھا اور فرعون کی حکومت سے باہر تھا)۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

''یہ سن کر موسیٰ (علیہ السلام) نے اُن (دونوں عورتوں) کی بکریوں کو پانی پلا دیا، پھر مڑ کر ایک ''سائے'' (چھاؤں) میں چلے گئے اور دعا کی: میرے رب! تو جو کچھ بھلائی ہے میرے پاس بھیج دے، میں اس کا محتاج ہوں''۔﴿۲۴﴾۔ (یہ بہترین دعا ہے: رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ)۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ

''(تھوڑی دیر بعد) اُن دونوں عورتوں میں سے ایک ''شرماتی'' ہوئی (موسیٰ علیہ السلام) کے پاس آئی، کہنے لگی: میرے ''ابا'' آپ کو بلا رہے ہیں، تا کہ آپ نے ہماری بکریوں کو جو پانی پلایا ہے اس کا ''انعام'' دیں، تو

الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ ٝ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۵﴾

جب موسیٰ (علیہ السلام) ان (دونوں لڑکیوں کے باپ، شعیب علیہ السلام یا شعیب نامی نیک آدمی) کے پاس آئے، اور ان سے اپنا سارا حال سنایا، تو انہوں نے کہا: (اے موسیٰ!) اب آپ نہ ڈریں، آپ ظالموں سے بچ کر آ گئے ہیں"۔﴿۲۵﴾۔ (کچھ لوگوں نے کہا: یہ دونوں شعیب علیہ السلام کی لڑکیاں تھیں، یا شعیب نامی نیک آدمی کی لڑکیاں تھیں، قرآن نے اس لڑکی کی "شرم وحیا" کی تعریف کی ہے، عورت کا اصل زیور شرم وحیا ہے، عورت کی اصلی خوبصورتی شرم وحیا ہے)۔

قَالَتۡ اِحۡدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ ۖ اِنَّ خَيۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِىُّ الۡاَمِيۡنُ ﴿۲۶﴾

"ان دونوں (لڑکیوں) میں سے ایک لڑکی نے کہا: ابا جان! آپ موسیٰ (علیہ السلام) کو "مزدور" (نوکر) رکھ لیجیے، بہترین جسے آپ نوکر رکھنا چاہیں، وہی ہو سکتا ہے جو طاقت ور اور امانت دار آدمی ہو"۔﴿۲۶﴾۔ (موسیٰ علیہ السلام کی طاقت کا اندازہ تو اس وقت ہو گیا کہ کنویں کے پتھر کو اکیلے ہٹا دیا یا کنویں کا ڈول اکیلے ہی کھینچ لیا جسے دو آدمی مشکل سے کھینچ پاتے تھے، اور موسیٰ علیہ السلام کی امانت داری کا اندازہ اس وقت ہو گیا جب موسیٰ علیہ السلام گھر آئے تو راستے ہی میں امانت داری کا پتہ چل گیا، کسی مزدور میں دو چیزیں طاقت اور امانت داری ہونا بہت ضروری ہے)۔

قَالَ اِنِّىۡۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَى ابۡنَتَىَّ هٰتَيۡنِ عَلٰٓى اَنۡ تَاۡجُرَنِىۡ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَيۡكَ ؕ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾

"(شعیب علیہ السلام یا شعیب نامی نیک آدمی نے) کہا: (موسیٰ!) میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا آپ کے ساتھ اس شرط پر نکاح کر دوں، کہ آپ میرے یہاں "آٹھ سال" تک مزدوری کریں گے، اگر آپ دس سال پورے کریں گے تو یہ آپ کی طرف سے "احسان" ہے، اور میں آپ پر سختی نہیں کرنا چاہتا، "ان شاء اللہ" (اگر اللہ نے چاہا تو) آپ مجھے نیک لوگوں میں سے پائیں گے"۔﴿۲۷﴾۔ (موسیٰ علیہ السلام کی شادی جس لڑکی سے ہوئی، کہا جاتا ہے کہ اس کا نام "صفورہ" تھا)۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ ؕ اَيَّمَا الۡاَجَلَيۡنِ قَضَيۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَىَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوۡلُ وَكِيۡلٌ ﴿۲۸﴾ ع

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان یہ بات پکی ہو گئی، دونوں مدتوں (آٹھ سال یا دس سال) میں سے جو بھی میں پوری کر دوں مجھ پر کوئی دباؤ نہیں ہو گا، اور جو بات ہم کر رہے ہیں اس پر اللہ نگہبان (گواہ) ہے"۔﴿۲۸﴾ع

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

''جب موسیٰ (علیہ السلام) نے (دس سال کی) مدت پوری کر لی، اور اپنے بال بچوں کو لیکر (مدین سے اپنے ملک مصر کی طرف) چلے، تو انہوں نے طور پہاڑ کی طرف ایک آگ دیکھی، انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: ٹھہرو!، میں نے ایک آگ دیکھی ہے، ہوسکتا ہے کہ میں تمہارے لیے (راستہ کی) کوئی خبر لاؤں، یا آگ کا ''انگارہ'' اٹھالاؤں، تاکہ تم آگ سے گرمی حاصل کرو (آگ تاپ لو)''۔﴿۲۹﴾

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾

''پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) آگ کے پاس پہنچے، تو ''وادی'' کے دائیں کنارے سے اس مبارک زمین میں موجود درخت سے انھیں پکارا: اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں، سارے جہان کا رب ہوں!''۔﴿۳۰﴾

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

''اور (اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ) آپ اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دیجیے، پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اس لاٹھی کو سانپ کی طرح حرکت کرتے ہوئے دیکھا، تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، اور پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا، (اللہ نے کہا) موسیٰ! سامنے آیئے، اور ڈریئے نہیں، آپ کو کچھ نہیں ہوگا (بیشک آپ بالکل ''محفوظ'' ہیں)''۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

''(اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا) کہ آپ اپنا ہاتھ اپنے ''گریبان'' (بغل) میں ڈالیئے، وہ کسی بیماری کے بغیر سفید چمکتا ہوا نکلے گا، اور جب آپ کو ڈر لگے تو اپنا بازو اپنے جسم سے ملا لیجیے، یہ آپ کے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے لئے (لاٹھی اور چمکتا ہوا ہاتھ) ''دو نشانیاں'' ہیں، بیشک وہ لوگ بڑے نافرمان ہیں''۔﴿۳۲﴾

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! بیشک میں نے تو (فرعونیوں) کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا، اس لیے میں ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے''۔﴿۳۳﴾

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

''(موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کہا) اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ ''صاف'' ہے، اسے میرے ساتھ مدد کرنے والا بنا کر بھیج دے کہ وہ مجھے سچا مانے (میرا سپوٹ کریں)، مجھے ڈر ہے کہ (فرعون اور اس کے درباری لوگ) مجھے جھٹلا دیں گے''۔﴿۳۴﴾

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ

''(اللہ نے) کہا: (اے موسیٰ!) میں آپ کے بھائی (ہارون) کے ذریعے

وَ نَجۡعَلُ لَكُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا يَصِلُوۡنَ اِلَيۡكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَاۤ ۚ اَنۡتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۳۵﴾

آپ کے ہاتھ (بازو) مضبوط کروں گا، اور آپ دونوں کو ایسا "غلبہ" (جیت) دیں گے کہ فرعون کے لوگ آپ تک پہنچ ہی نہیں سکیں گے، ہماری نشانیوں کی برکت سے آپ دونوں اور آپ دونوں کے ماننے والے ہی غالب رہیں گے (جیت جائیں گے)"۔۳۵۔(بھائی جیسا کوئی نہیں)۔

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّفۡتَرًى وَّمَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِىۡۤ اٰبَآئِنَا الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۶﴾

"تو جب موسیٰ (علیہ السلام) ان (فرعونیوں) کے پاس ہماری کھلی نشانیاں لے کر گئے تو انھوں نے کہا: یہ تو ایک بنایا ہوا جادو ہے، اور ہم نے یہ بات اپنے گزرے ہوئے باپ دادوں میں کبھی نہیں سنی"۔۳۶

وَقَالَ مُوۡسٰى رَبِّىۡۤ اَعۡلَمُ بِمَنۡ جَآءَ بِالۡهُدٰى مِنۡ عِنۡدِهٖ وَمَنۡ تَكُوۡنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۳۷﴾

"اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میرا رب خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے پاس ہدایت لے کر آیا ہے؟ اور اسے بھی (خوب اچھی طرح جانتا ہے) جس کے لیے آخرت کا گھر (جنت) ہوگا، بیشک ظلم کرنے والے (کبھی بھی) کامیاب نہیں ہو سکتے"۔۳۷

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ مَا عَلِمۡتُ لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرِىۡ ۚ فَاَوۡقِدۡ لِىۡ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيۡنِ فَاجۡعَلۡ لِّىۡ صَرۡحًا لَّعَلِّىۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوۡسٰى ۙ وَاِنِّىۡ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۳۸﴾

"اور فرعون نے کہا: اے درباریو! میں تو اپنے سوا تم لوگوں کا اور کوئی معبود نہیں جانتا، تو اے ہامان! مٹی کی "اینٹوں" کو آگ سے پکا کر میرے لیے ایک اونچی بلڈنگ بنادو، تا کہ میں (اس پر چڑھ کر) موسیٰ (علیہ السلام) کے معبود کو جھانک کر دیکھ سکوں، اور میں تو (موسیٰ علیہ السلام) کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں"۔۳۸

وَاسۡتَكۡبَرَ هُوَ وَجُنُوۡدُهٗ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اِلَيۡنَا لَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۹﴾

"اس طرح وہ (فرعون) اور اس کے فوجیوں نے ناحق ملک میں تکبر (گھمنڈ) کیا اور سمجھ لیا کہ وہ ہمارے پاس لوٹائے ہی نہیں جائیں گے"۔۳۹

فَاَخَذۡنٰهُ وَجُنُوۡدَهٗ فَنَبَذۡنٰهُمۡ فِى الۡيَمِّ ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾

"تو ہم نے اس (فرعون) کو اس کے فوجیوں سمیت پکڑ لیا، اور انھیں سمندر میں پھینک دیا، اب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھئے! کہ ظلم کرنے والوں (حق کا انکار کرنے والوں) کا انجام کیسا ہوا؟"۔۴۰

وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّدۡعُوۡنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾

"اور ہم نے ان فرعونیوں کو جہنم کی طرف بلانے والے "سردار" بنادیا، اور قیامت کے دن ان فرعونیوں کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی"۔۴۱۔ (دنیا میں انکار کرنے والوں کا سردار فرعون ہے، اور اس کے درباری لوگ ہیں، کس طرح ان لوگوں نے بہانہ بنا بنا کر حق کو ٹھکرا دیا، فرعون اور اس کے درباریوں نے حق ماننے والوں پر کس کس طرح کا ظلم کیا؟ حق کو دبانے کی کتنی کوشش کی؟ یہ سب طریقے فرعون ایجاد کر کے دنیا سے

چلا گیا اور قیامت تک حق کا انکار کرنے والے اسی کے طور طریقے پر چلتے رہیں گے، اس طرح وہ انکار کرنے والوں کا "سردار" بن گیا)۔

وَ اَتۡبَعۡنٰهُمۡ فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا لَعۡنَةً ۚ وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ هُمۡ مِّنَ الۡمَقۡبُوۡحِیۡنَ ﴿۴۲﴾ ع

"اس دنیا میں (ان فرعونیوں کے پیچھے) ہم نے لعنت (پھٹکار) لگا دی ہے (فرعون اور فرعونیوں پر دنیا لعنت بھیجتی رہے گی)، اور قیامت کے دن (فرعون اور فرعونی لوگ) سب سے برے لوگوں میں سے ہوں گے"۔ ﴿۴۲﴾

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَهۡلَکۡنَا الۡقُرُوۡنَ الۡاُوۡلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًی وَّ رَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴۳﴾

"اور ہم نے پچھلی امتوں کو ہلاک و برباد کر کے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی تھی، جو لوگوں کے لیے "بصیرت" (دلیل) اور "ہدایت" اور "رحمت" ہے تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں"۔ ﴿۴۳﴾

وَ مَا کُنۡتَ بِجَانِبِ الۡغَرۡبِیِّ اِذۡ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسَی الۡاَمۡرَ وَ مَا کُنۡتَ مِنَ الشّٰهِدِیۡنَ ﴿۴۴﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ "طور" پہاڑ کے مغربی جانب اس وقت موجود نہیں تھے، جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو (رسول بنانے) کا فیصلہ کیا تھا، اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس واقعہ کو دیکھنے والوں میں سے تھے"۔ ﴿۴۴﴾

وَ لٰکِنَّاۤ اَنۡشَاۡنَا قُرُوۡنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیۡهِمُ الۡعُمُرُ ۚ وَ مَا کُنۡتَ ثَاوِیًا فِیۡۤ اَهۡلِ مَدۡیَنَ تَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا ۙ وَ لٰکِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ﴿۴۵﴾

"اور لیکن (اس کے بعد) ہم نے بہت سی امتیں پیدا کیں، تو ان پر بہت زمانہ بیت چکا ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "مدین" والوں میں سے نہیں تھے کہ ان لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے، مگر ہم ہی نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رسول بنا کر بھیجا ہے"۔ ﴿۴۵﴾

وَ مَا کُنۡتَ بِجَانِبِ الطُّوۡرِ اِذۡ نَادَیۡنَا وَ لٰکِنۡ رَّحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰهُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّهُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴۶﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ "طور" پہاڑ کے کنارے بھی اس وقت موجود نہیں تھے، جب ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) آواز دی تھی، اور لیکن یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی رحمت ہے (کہ اسی نے آپ کو یہ سچی خبریں بتا دی ہیں) تاکہ آپ ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کر لیں"۔ ﴿۴۶﴾

وَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ تُصِیۡبَهُمۡ مُّصِیۡبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡهِمۡ فَیَقُوۡلُوۡا رَبَّنَا لَوۡ لَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَیۡنَا رَسُوۡلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ وَ نَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۷﴾

"اور (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لیے بھی بھیجا گیا ہے تاکہ) جب لوگوں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے کوئی مصیبت آئے، تو یہ نہ کہنے لگیں کہ ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے؟"۔ ﴿۴۷﴾

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡا لَوۡ لَاۤ اُوۡتِیَ مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی ؕ اَوَ لَمۡ یَکۡفُرُوۡا بِمَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی مِنۡ قَبۡلُ ۚ قَالُوۡا

"پھر جب ان (کافروں) کے پاس ہماری طرف سے "حق" آ گیا، تو وہ کہنے لگے کہ اس رسول (محمد) کو ویسی نشانیاں کیوں نہیں دی گئی جیسی (نشانیاں) موسیٰ کو دی گئی تھیں؟ کیا وہ لوگ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام)

سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝٤٨

کو دی گئی نشانیوں کا انکار نہیں کر چکے ہیں؟ کیا انہوں نے نہیں کہا تھا کہ یہ دونوں (موسیٰ اور ہارون اور موسیٰ اور محمد) ایک جیسے ''جادوگر'' ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں (یا تورات اور قرآن دونوں کھلا ہوا جادو ہیں، کیونکہ یہ دونوں کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں)، اور ان لوگوں نے کہا: ہم سب کا انکار کرتے ہیں (نہ تورات پر ایمان لاتے ہیں۔ نہ انجیل پر اور نہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں)''۔ ۝٤٨

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٩

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو) جواب دیجیے: اگر تم سچے ہو تو اللہ کی طرف سے تم ہی کوئی ''کتاب'' لے آؤ، جو (تورات اور قرآن) دونوں سے زیادہ ''ہدایت'' دینے والی ہو (سیدھا راستہ دکھانے والی ہو)، تاکہ میں اسی کتاب کی پیروی کروں (اسی کتاب کے حساب سے چلوں)''۔ ۝٤٩۔ (تورات اور قرآن دونوں اللہ کی طرف سے ہے، اگر یہ دونوں جادو ہیں تو اس کا توڑ لاؤ، اس سے بہتر کتاب پیش کرو، مگر اب قیامت تک قرآن پر عمل ہوگا)۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٠

''پھر اگر یہ (انکار کرنے والے لوگ) کوئی جواب نہ دے سکیں تو جان لیجیے کہ وہ صرف اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہیں، اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا؟ جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر صرف اپنی خواہش کے پیچھے چلے؟ بیشک اللہ ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔ ۝٥٠

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٥١

''اور بیشک ہم لوگوں کے فائدے کے لیے لگاتار (ہدایت اور نصیحت کی باتیں) بھیجتے رہے، تاکہ لوگ نصیحت قبول کرلیں''۔ ۝٥١

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٢

''جن لوگوں کو اس سے پہلے ہم نے کتاب (تورات) دی تھی وہی لوگ اس (قرآن) پر بھی ایمان لاتے ہیں''۔ ۝٥٢

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝٥٣

''اور جب ایمان والوں کو (قرآن) پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ بیشک یہ (قرآن) ہمارے رب کی طرف سے سچی کتاب ہے، اور ہم تو پہلے سے ہی مسلمان تھے''۔ ۝٥٣

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٥٤

''ایمان والوں کے صبر کی وجہ سے انھیں دوگنا (ڈبل) ثواب دیا جائے گا، یہ لوگ ''برائی'' کا جواب ''بھلائی'' سے دیتے ہیں، اور جو روزی ہم نے انھیں دی ہے اس میں سے (اللہ کے لئے) خرچ کرتے ہیں''۔ ۝٥٤

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾

''اور ایمان والے جب کوئی ''بیکار'' بات سنتے ہیں، تو اس سے الگ ہوجاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ہمارے اعمال (کام) ہیں، اور تمہارے لیے تمہارے اعمال (کام) ہیں، تم پر سلام ہے، ہم جاہل (نادانوں) سے بحث نہیں کرتے''۔﴿۵۵﴾

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

''(اے نبی! ﷺ) بیشک آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے ہیں، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور وہی اللہ ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۵۶﴾

وَ قَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

''(اے نبی ﷺ!) اور کافر لوگ (مشرکین مکہ آپ سے) کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ دین اسلام پر چلنے لگیں تو ہم اپنی ہی زمین (مکہ) سے اُچک لیے جائیں گے، کیا ہم نے ان لوگوں کو امن والے حرم میں رہنے کی جگہ نہیں دی ہے؟ جہاں ہر قسم کے پھل ہماری طرف سے ''روزی'' کے طور پر پہنچائے جاتے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے''۔﴿۵۷﴾

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

''اور ہم نے بہت سی بستیوں کو تباہ و برباد کردیا ہے، جن کے رہنے والے خوب عیش و عشرت (خوب موج اور مستی) میں تھے، تو یہ ہیں ان کے گھر (ویران پڑے ہوئے ہیں)، ان لوگوں کے بعد کچھ ہی گھر آباد ہوئے، اور ہم ہی (ان سب کے) وارث ہیں''۔﴿۵۸﴾

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

''اور آپ (ﷺ) کا رب بستیوں کو (اس وقت تک) ہلاک و برباد نہیں کرتا، جب تک ان بستیوں کے مرکزی (بڑے) شہر میں کوئی رسول نہ بھیج دے، جو انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے، اور ہم ان ہی بستیوں کو ہلاک و برباد کرتے ہیں جن کے رہنے والے ظالم ہوں (انکار کرنے والے ہوں)''۔﴿۵۹﴾

وَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

''اور (اے لوگو!) تمھیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے، وہ تو دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت (سجاوٹ) ہے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے، کیا تمھیں اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی؟''۔﴿۶۰﴾ ع

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ

''جس سے ہم نے اچھا وعدہ (جنت کا) کر رکھا ہے اور جو اسے مل کر رہے گا، کیا وہ اس جیسا ہوسکتا ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی کا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝٦١

سازوسامان دیا ہے، پھر وہ قیامت کے دن (سزا کے لیے یا جواب دینے کے لیے) حاضر کیا جائے گا؟''۔۶۱

وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝٦٢

''اور جس (قیامت کے) دن اللہ انھیں (انکار کرنے والوں کو) پکارے گا، اور ان سے پوچھے گا: کہاں ہیں (وہ بناوٹی معبود) جنھیں تم میرا شریک (پارٹنر) سمجھتے تھے؟''۔۶۲۔ (توحید کے بارے میں کافروں، مشرکوں اور منافقوں سے سوال ہوگا)۔

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝٦٣

''(تو جن جنات، شیطان اور انسانوں میں سے بناوٹی معبودوں پر عذاب کا) حکم ثابت ہو چکا ہوگا تو وہ (اپنے پوجنے والوں کے بارے میں) کہیں گے کہ ہمارے رب: یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے (دنیا میں) گمراہ کیا تھا۔ اور جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح اُن کو گمراہ کیا تھا، اب ہم تیرے سامنے ان سے ''دست بردار'' ہوتے ہیں (الگ ہوتے ہیں)، یہ لوگ ہماری عبادت اور پوجا نہیں کرتے تھے''۔۶۳

وَ قِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝٦٤

''اور (ان پوجنے والوں سے) کہا جائے گا کہ: اب تم لوگ اپنے ''شریکوں'' (بناوٹی معبودوں) کو (مدد کے لیے) پکارو، تو وہ پکاریں گے لیکن یہ شریک (بناوٹی معبود) ان کی پکار کا کوئی جواب نہیں دیں گے، اور سب کے سب جب عذاب دیکھ لیں گے (تو تمنا کریں گے) کاش! وہ (دنیا میں) ہدایت قبول کیے ہوتے! (تو آج یہ دن دیکھنا نہیں پڑتا)''۔۶۴

وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦٥

''اور (قیامت کے) دن اللہ ان (کافروں) کو پکارے گا، اور ان سے پوچھے گا کہ تم نے ''رسولوں'' کو کیا جواب دیا تھا؟''۔۶۵۔ (رسالت کے بارے میں کافروں، مشرکوں اور منافقوں سے سوال ہوگا)۔

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝٦٦

''تو اس دن (کافروں) کو جواب دینے کے لیے کوئی بات سمجھ میں نہیں آئے گی، تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے کچھ پوچھ بھی نہیں سکیں گے''۔۶۶

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝٦٧

''مگر جس نے (شرک سے) توبہ کر لیا، اور ایمان لے آیا، اور نیک عمل کرتا رہا، تو امید ہے کہ ''کامیابی'' پانے والوں میں سے ہوگا''۔۶۷

وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٨

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے اپنی رسالت کے لیے) چن لیتا ہے، ان (کافروں) کو کوئی ''حق'' نہیں ہے (کہ اللہ کا اختیار دوسروں بناوٹی معبودوں کو دے

دیں)، اللہ ان لوگوں کے ''شرک'' سے پاک، اور بہت بلند ہے''۔ ﴿۶۸﴾

وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب ان باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے، جو ان کے سینے چھپاتے ہیں، اور جو وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں''۔ ﴿۶۹﴾

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

''اور وہی اللہ ہے، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، سب تعریف اسی (اللہ) کے لیے ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اور اسی (ایک اللہ) کا حکم چلتا ہے، اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے''۔ ﴿۷۰﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾

''آپ (انکار کرنے والوں سے) پوچھ لیجیے: تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ قیامت تک کے لیے ''رات'' بنا دے، تو اللہ کے سوا کون تمہارے لیے روشنی لائے گا؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟''۔ ﴿۷۱﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾

''آپ (انکار کرنے والوں سے) پوچھ لیجیے: تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ قیامت تک کے لیے ''دن'' بنا دے، تو اللہ کے سوا کون تمہارے لیے رات لائے گا، جس میں تم آرام کرتے ہو؟ کیا تم دیکھتے نہیں؟''۔ ﴿۷۲﴾

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

''یہ تو اسی (اللہ) کی مہربانی ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات اور دن بنائے، تاکہ تم رات میں ''آرام'' کرو، اور دن میں اللہ کا فضل تلاش کرو (کام کرو) اور تاکہ تم اس اللہ کا شکر ادا کرو''۔ ﴿۷۳﴾

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾

''اور جس (قیامت کے) دن اللہ انھیں (انکار کرنے والوں کو) پکارے گا، اور ان سے پوچھے گا: کہاں ہیں (وہ بناوٹی معبود) جنھیں تم میرا شریک (پارٹنر) سمجھتے تھے؟''۔ ﴿۷۴﴾۔ (توحید کے بارے میں کافروں، مشرکوں اور منافقوں سے سوال ہوگا)۔

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع ۱۵/۱۰

''اور ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہی دینے والا نکال لائیں گے، تو کہیں گے کہ تم لوگ اپنی دلیل لاؤ، اس وقت انھیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کی ہی بات ''سچی'' تھی، اور ان کے سارے کے سارے (بناوٹی) معبود ''گم'' ہو جائیں گے (بناوٹی معبود کچھ بھی کام نہیں آئیں گے)''۔ ﴿۷۵﴾

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْۗاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي

''بیشک قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا، پھر وہ اپنی قوم کے خلاف ہو گیا، (اور دشمن قوم سے مل گیا)، اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے تھے جن کی ''چابیاں'' (کنجیاں) ایک طاقت ور

الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿76﴾

جماعت مشکل سے اُٹھا سکتی تھی، ایک مرتبہ اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا: اِتراؤ نہیں (پھولو مت)، بیشک اللہ اِترانے (پھولنے) والوں کو پسند نہیں کرتا"۔﴿76﴾

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿77﴾

"(قوم نے قارون سے کہا) جو مال و دولت اللہ نے تجھے دے رکھا ہے اس سے آخرت کا گھر (جنت) بنانے کی فکر کر، اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ مت بھول، اور لوگوں کے ساتھ ایسے ہی احسان کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے، اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش مت کر، بیشک اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔﴿77﴾

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْــَٔـلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿78﴾

"قارون کہنے لگا: یہ سب کچھ مجھے اپنے علم کی وجہ سے ملا ہے، کیا قارون کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ اس سے پہلے ایسے ایسے لوگوں کو ہلاک و برباد کر چکا ہے جو اس سے زیادہ "طاقت وقوت" والے اور زیادہ "مال وجائیداد" والے تھے، اور مجرموں (حق کا انکار کرنے والوں) سے ان کے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا"۔﴿78﴾

فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿79﴾

"پھر (ایک دن) قارون اپنی قوم کے سامنے بڑی "آن، بان، شان" (بڑے ٹھاٹھ باٹ) سے نکلا، تو جو لوگ دنیاوی زندگی چاہتے تھے اسے دیکھ کر کہنے لگے: اے کاش! ہمارے پاس بھی ویسا ہی مال ہوتا جیسا قارون کے پاس ہے، بیشک وہ بڑی قسمت والا ہے"۔﴿79﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿80﴾

"مگر (بنی اسرائیل کے) عالموں نے (دنیادار لوگوں سے) کہا کہ تم پر افسوس ہے! اللہ کا "ثواب" (جنت) اس آدمی کے لیے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لائے، اور نیک عمل کرتا رہے، اور یہ "ثواب" (جنت) تو صبر کرنے والوں ہی کے لیے ہے"۔﴿80﴾

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿81﴾

"پھر ہم نے (قارون) کو اس کے "گھر" سمیت زمین میں دھنسا دیا، پھر کوئی جماعت ایسی نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی، اور نہ ہی وہ قارون خود اپنا بچاؤ کر سکا"۔﴿81﴾

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ

"اب وہی لوگ جو "کل" تک قارون کے "رتبہ" کی تمنا کر رہے تھے، کہنے لگے: ہماری حالت پر افسوس! اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے روزی "بڑھا" دیتا ہے، اور جس کی چاہتا ہے "تنگ" کر دیتا ہے،

اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ افسوس! ہم بھول گئے تھے کہ کافر لوگ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتے ہیں"۔ ﴿۸۲﴾

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾

"وہ آخرت کا گھر (جنت) ہم انھیں دیں گے جو زمین میں "بڑائی" اور "فساد" نہیں چاہتے، اور آخرت میں اچھا انجام اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہوگا"۔ ﴿۸۳﴾

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

"جو بھی نیکی کرے گا اسے بہتر چیز (جنت) ملے گی، اور جو "برائی" کرے گا تو برا کرنے والوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں ہی کی سزا دی جائے گی"۔ ﴿۸۴﴾ (اللہ کی رحمت ہے کہ نیکی کرنے والوں کو دس گنا سے سات سو گنا اور اس سے زیادہ ثواب دیتا ہے، اور گناہ کرنے والوں کا ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے)۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک جس اللہ نے آپ پر قرآن (پر عمل اور اس کی تبلیغ) کی ذمہ داری ڈالی ہے، وہ آپ کو (اچھے) انجام کی طرف پہنچانے والا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے) کہہ دیجیے: میرا رب زیادہ جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے، اور (اسے بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے) جو کھلی گمراہی میں ہے"۔ ﴿۸۵﴾

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اور آپ کو پہلے سے یہ امید نہیں تھی کہ آپ پر یہ "قرآن" اتارا جائے گا، یہ تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی رحمت (مہربانی) ہے، اس لیے آپ کافروں کی مدد کرنے والے نہ بنیں"۔ ﴿۸۶﴾

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جب اللہ کی آیتیں آپ پر اتاری گئی ہیں، تو اس کے بعد کوئی کافر (انکار کرنے والا) ان آیتوں کی تبلیغ سے آپ کو روکنے نہ پائے، اور آپ اپنے رب کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہیں، اور مشرکوں میں سے نہ ہو جائیں"۔ ﴿۸۷﴾

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں، اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اس اللہ کے چہرے کے سوا (اس کی ذات کے سوا) ہر چیز "فنا" (ختم) ہونے والی ہے، ہر چیز پر حکومت اسی (اللہ) کی ہے، اور اسی (اللہ) کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے"۔ ﴿۸۸﴾

آیات: 69 (29) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ رکوع: 7

سورہ "عَنْكَبُوْت" کے بارے میں:

سورہ نمبر (29)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (85)۔ اَلْعَنْكَبُوْت: مکڑی۔ اس کا ذکر آیت نمبر (41) میں ہے۔
سورہ "عَنْكَبُوْت" سورہ نمبر (29) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے، اس میں (69) آیتیں ہیں اور (7) رکوع ہیں۔ یہ سورت اس وقت اتری جب مکہ میں مسلمانوں پر ظلم وستم کا دور تھا، کچھ لوگ تو مشکلوں سے گھبرا گئے تھے، ایمان والوں پر آزمائش آنی ہی آنی ہے۔

سورہ "عَنْكَبُوْت" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "عَنْكَبُوْت" کے شروع میں ایمان اور آزمائش کا ذکر ہے۔ (۲) ماں باپ کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنے کی بات ہے۔ (۳) کل قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (۴) نوح علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ "ساڑھے نوسو سال" تک قوم کے درمیان رہے۔ (۵) ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے کہ روزی کا مالک اللہ ہے۔ (۶) لوط علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے کہ دنیا کی یہ پہلی قوم ہے جس نے یہ برائی شروع کی کہ مرد مرد سے خواہش پوری کرے تو اللہ نے ان لوگوں کو پکڑ لیا، فرشتے انسانی شکل میں لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو پہلے گھبرائے پھر حقیقت معلوم ہوگئی۔ (۷) قوم عاد قوم ثمود اور قارون فرعون اور ہامان کا نام آیا ہے کہ اللہ نے سب ظالموں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا ہے۔ (۸) "مکڑی" کے گھر کے بارے میں ہے کہ سب سے کمزور گھر ہے اسی طرح شرک کرنے والے کا سب سے کمزور سہارا ہے۔ (۹) "اکیسویں پارے" کے شروع میں قرآن کی تلاوت اور نماز کا ذکر ہے۔ (۱۰) اہل کتاب سے اچھے طریقے سے بحث ومباحثہ کی بات ہے۔ (۱۱) قرآن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لکھا ہے کیونکہ ان کو لکھنا نہیں آتا، یہ اللہ کا کلام ہے۔ (۱۲) ایمان والوں کا ذکر ہے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (۱۳) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے کہ سب کی روزی اللہ کے ذمے ہے، آسمان سے اللہ بارش نازل کرتا ہے۔ (۱۴) دنیا کی زندگی کھیل تماشہ ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ والی ہے۔ (۱۵) کافروں کے بارے میں ہے کہ جب کشتی اور جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو صرف اللہ کو یاد کرتے ہیں اور باہر آتے ہی اللہ کو بھول جاتے ہیں۔ (۱۶) "حرم" امن وشانتی کی جگہ ہے۔ (۱۷) سورہ کے اخیر میں ہے کہ جو کوشش کرے گا وہ پائے گا اور اللہ نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

الٓمّٓ ﴿۱﴾	"الف۔ لام۔ میم (یہ "حُرُوْفِ مُقَطَّعَات" میں سے ہیں، وہ حروف جن کو الگ الگ کرکے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو

معلوم ہے)"۔①

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝۲

"کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ انھیں یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا صرف یہ کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے، اوران کوآزمایا نہیں جائے گا؟"۔②

وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳

"اور ہم ان (سب) کو بھی آزما چکے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں (اور ان کو بھی آزمائیں گے)، اور اللہ ضرور معلوم کر کے رہے گا کہ کون لوگ سچے ہیں، اور یہ بھی معلوم کر کے رہے گا کہ کون لوگ جھوٹے ہیں؟"۔③

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴

"کیا برائیاں کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے؟ وہ کیسا برا فیصلہ کر رہے ہیں؟"۔④

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵

"جو شخص اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے، تو (وہ یاد رکھے کہ) بیشک اللہ کا (مقررہ) وقت آنے ہی والا ہے، اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔⑤

وَ مَنْ جٰهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶

"اور جو جہاد کرتا ہے (نیک عمل کے لیے کوشش کرتا ہے)، تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے کرتا ہے، بیشک اللہ سارے جہان والوں سے بے نیاز ہے"۔⑥

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷

"اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ہم ضرور ان کے گناہوں کو "ختم" کر دیں گے، اور جو نیک عمل کرتے تھے اُن کا ہم انھیں بہترین بدلہ دیں گے"۔⑦

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸

"اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت (نصیحت) کی ہے، اور اگر ماں باپ تم پر زور ڈالیں تاکہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک کرو، جس کی تمھیں جانکاری نہیں ہے، تو ان کی بات نہ مانو، تم سب کو میرے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے، اُس وقت میں تمھیں تمہارے کاموں کی خبر دوں گا"۔⑧

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹

"اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے ہم ضرور انھیں نیک لوگوں میں سے کر دیں گے"۔⑨

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

"اور (مکہ کے منافقوں) میں سے کوئی ایسا ہے جو (زبان سے تو) کہتا ہے کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے، مگر جب اسے اللہ کے راستے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو وہ لوگوں کی طرف سے دی گئی تکلیف کو ایسا سمجھتا ہے جیسا اللہ کا

لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمۡ‌ؕ اَوَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِمَا فِىۡ صُدُوۡرِ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱۰

عذاب ہو (اور کافروں سے جاملتا ہے)، اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے کوئی مدد (جیت یا مال غنیمت) آجائے تو ضرور کہے گا کہ ہم (دل سے) تو (اے ایمان والو!) تمہارے ہی ساتھ تھے، کیا اللہ کو وہ باتیں اچھی طرح معلوم نہیں ہے جو سارے جہان کے لوگوں کے سینوں میں چھپی ہیں؟ (اچھی طرح معلوم ہے)"۔۱۰۔ (یہ آیت "منافقین مکہ" کے بارے میں ہے کہ جو دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے، جب انھیں مشرکین کی طرف سے تکلیف پہنچی تو دوبارہ مشرک ہوگئے۔ یہ "منافقین مکہ" وہ لوگ تھے جو غزوہ بدر کے موقع پر کفار مکہ کے ساتھ گئے تھے لیکن جب کافروں کو شکست فاش ہوئی اور گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے اور باقی لوگ گرفتار کر لئے گئے تو "منافقین مکہ" نے مسلمانوں سے کہا ہم اصل میں تمہارے ہی ساتھ ہیں لیکن ایمان چھپانے پر مجبور تھے)۔

وَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ ۝۱۱

"اور اللہ ضرور معلوم کر کے رہے گا کہ کون لوگ (سچے) ایمان والے ہیں، اور وہ ضرور معلوم کر کے رہے گا کہ کون لوگ منافق ہیں"۔۱۱

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوۡا سَبِيۡلَنَا وَلۡنَحۡمِلۡ خَطٰيٰكُمۡ‌ؕ وَمَا هُمۡ بِحٰمِلِيۡنَ مِنۡ خَطٰيٰهُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ‌ؕ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ۝۱۲

"اور کافروں نے ایمان والوں سے کہا: تم لوگ ہمارے راستے پر چلو، اور ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھالیں گے، جب کہ وہ (کافر لوگ ایمان والوں کی) کسی غلطی کا بھی بوجھ نہیں اٹھائیں گے، بیشک وہ لوگ "پکے" جھوٹے ہیں"۔۱۲

وَلَيَحۡمِلُنَّ اَثۡقَالَهُمۡ وَاَثۡقَالًا مَّعَ اَثۡقَالِهِمۡ‌ وَلَيُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝۱۳

"اور وہ (کافر لوگ) اپنے گناہوں کا بوجھ ضرور اٹھائیں گے، اور اپنے بوجھ کے ساتھ دوسرے (لوگوں کا) بوجھ بھی (اٹھائیں گے)، اور (دنیا میں اللہ اور اس کے رسول اور دین اسلام کے بارے میں) جو کچھ جھوٹ بولتے تھے، قیامت کے دن ان سے اس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا"۔۱۳

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَلَبِثَ فِيۡهِمۡ اَلۡفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمۡسِيۡنَ عَامًا‌ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوۡفَانُ وَهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ۝۱۴

"اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے لیے نبی بنا کر بھیجا، تو وہ ان کے درمیان "ساڑھے نوسو سال" تک رہے، پھر طوفان نے ان کی قوم کو پکڑ لیا، اس لیے کہ وہ ظالم لوگ تھے (حق کا انکار کرنے والے تھے)"۔۱۴

فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَصۡحٰبَ السَّفِيۡنَةِ وَجَعَلۡنٰهَاۤ

"تو ہم نے نوح (علیہ السلام) اور کشتی میں سوار لوگوں کو بچالیا، اور اس "کشتی"

اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾

کو سارے جہان والوں کے لیے ایک ''نشانی'' بنا دیا''۔﴿۱۵﴾

''اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام کو ان کی قوم کے لیے نبی بنا کر بھیجا)، تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا: تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، اور اُسی اللہ سے ڈرو، اگر تم کچھ جانتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے''۔﴿۱۶﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) تم اللہ کو چھوڑ کر صرف ''بتوں'' کی پوجا کرتے ہو، اور (اللہ پر) جھوٹ باتیں گھڑتے ہو، یقین مانو! کہ اللہ کو چھوڑ کر جن جن کی تم عبادت کرتے ہو، وہ تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے، اس لیے روزی اللہ کے پاس ہی تلاش کرو، اور اسی کی عبادت کرو، اور اس کا شکر ادا کرو، اسی کے پاس تم سب واپس لوٹائے جاؤ گے''۔﴿۱۷﴾۔ (قرآن میں ''بتوں'' کے لئے ''تین الفاظ'' آئے ہیں: (۱) "صَنَمٌ" جمع "أَصْنَامٌ": وہ بت جو بیچنے کے لائق ہو، ایک دوسری جگہ اٹھا کر لے جانے کے قابل ہو، لوہے چاندی پتھر یا لکڑی کا ہو، ابراہیم علیہ السلام کے باپ ''آذر'' بت بناتے تھے بت پوجتے تھے اور بت بیچتے تھے، اور یہ لفظ قرآن میں کئی جگہوں پر آیا ہے۔ جیسے سورہ انعام سورہ نمبر ٦ کی آیت نمبر ٧٤ میں ہے۔ (٢) "نُصُبٌ": ایسے ''بتوں'' یا ''مجسموں'' کو کہتے ہیں جنھیں کسی جگہ پر پوجا پاٹ کے لیے رکھ دیا گیا ہو، جیسے مشرکین مکہ کے بت: لات و منات، عزیٰ اور ہبل وغیرہ تھے۔ سورہ مائدہ سورہ نمبر ۵ کی آیت نمبر ۳ میں ہے۔ (وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ)۔ (۳) "أَوْثَانٌ" "وَثَنٌ" کی جمع ہے۔ اس کا تعلق زیادہ تر ''خاص مقامات'' سے ہوتا ہے، جیسے: آستانے وغیرہ، چاہے وہاں بت ہو یا نہ ہو۔ کچھ جگہوں پر پتھروں، درختوں، ستاروں یا دریاؤں وغیرہ سے الٰہی صفات کا عقیدہ رکھ لیا جاتا ہے، جیسے سورج اللہ ہے، چاند اللہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ سورج، چاند، ستارے وغیرہ سب چیزیں ''اللہ'' نہیں ہیں بلکہ اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق ہیں۔ یہ سورہ عنکبوت سورہ نمبر ۲۹ کی آیت نمبر ۱۷ میں "أَوْثَانٌ" کا لفظ ہے)۔

''(ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) اور اگر تم جھٹلاتے ہو، تو تم سے پہلے بھی (بہت سی) قوموں نے (اپنے رسولوں کو) جھٹلا دیا ہے، اور رسول کے ذمہ تو صرف صاف صاف (پیغام) پہنچا دینا ہے''۔﴿۱۸﴾

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰہُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿۱۹﴾

"کیا لوگوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوبارہ زندہ کرے گا؟ بیشک یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے"۔﴿۱۹﴾

قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰہُ یُنۡشِئُ النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿ۚ۲۰﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے کہ تم لوگ زمین میں چلو پھرو اور غور کرو کہ اللہ نے کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا ہے، پھر قیامت کے دن اللہ ہی (اسے) دوبارہ پیدا کرے گا، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔﴿ۚ۲۰﴾

یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ اِلَیۡہِ تُقۡلَبُوۡنَ ﴿۲۱﴾

"وہ اللہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے، اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے، اور تم سب اسی اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے"۔﴿۲۱﴾

وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿ۧ۲۲﴾

"اور (اے انکار کرنے والو! سن لو) تم لوگ اللہ کو زمین میں "عاجز" نہیں کر سکتے ہو (ہرا نہیں سکتے ہو)، اور نہ ہی آسمان میں (ہرا سکتے ہو)، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی "ولی" (دوست) نہیں ہے، اور کوئی مددگار بھی نہیں ہے"۔﴿ۧ۲۲﴾

وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ لِقَآئِہٖۤ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِیۡ وَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۳﴾

"اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا اور اللہ سے ملنے کا انکار کیا ہے، وہ میری رحمت سے نا امید (مایوس) ہو چکے ہیں، اور ان ہی کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے"۔﴿۲۳﴾

فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِہٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا اقۡتُلُوۡہُ اَوۡ حَرِّقُوۡہُ فَاَنۡجٰىہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۴﴾

"تو ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم کا جواب یہ تھا کہ ان لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ تم لوگ (ابراہیم) کو قتل کر دو، یا جلا دو، پھر اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو آگ سے بچا لیا، بیشک اس واقعہ میں ایمان والوں کے لیے کئی "نشانیاں" ہیں"۔﴿۲۴﴾

وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَوۡثَانًا ۙ مَّوَدَّۃَ بَیۡنِکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ ثُمَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یَکۡفُرُ بَعۡضُکُمۡ بِبَعۡضٍ وَّ یَلۡعَنُ بَعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ۫ وَّ مَاۡوٰىکُمُ النَّارُ وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿ۙ۲۵﴾

"اور (ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ بھی) کہا: تم نے دنیا کی زندگی میں تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو آپس میں محبت کا ذریعہ بنا لیا ہے، مگر قیامت کے دن تم ایک دوسرے (کی دوستی) کا انکار کرو گے، اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے، اور تمہارا ٹھکانا آگ (جہنم) ہوگا، اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا"۔﴿ۙ۲۵﴾

فَاٰمَنَ لَہٗ لُوۡطٌ ۘ وَ قَالَ اِنِّیۡ مُہَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیۡ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲۶﴾

"پھر لوط (علیہ السلام) ابراہیم (علیہ السلام) پر ایمان لائے، اور ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: میں اپنے رب کے لیے ہجرت کر کے جا رہا ہوں (اپنا وطن چھوڑ رہا ہوں)، وہی اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت

والا ہے"۔﴿۲۶﴾۔ (لوط علیہ السلام ایمان لے آئے: ایمان لانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ لوط علیہ السلام پہلے سے "مشرک" تھے، کیونکہ نبیوں کی نبوت سے پہلے والی زندگی بھی کفر وشرک سے پاک رہتی ہے۔اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی "دعوت توحید" کو قبول کرنے والے صرف لوط علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ علیہا السلام تھے۔ کہا جاتا ہے لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے "چچازاد بھائی" تھے، یا ابراہیم علیہ السلام کے "بھتیجے" تھے، دونوں ہی عراق کے شہر "بابل" کے رہنے والے تھے)۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

"اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اسحاق (علیہ السلام بیٹا) اور یعقوب (علیہ السلام پوتا) عطا کیا، اور ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا، اور ہم نے دنیا میں انھیں بہترین بدلہ دیا، اور آخرت میں بیشک ابراہیم (علیہ السلام) نیک لوگوں میں سے ہوں گے"۔﴿۲۷﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

"اور ہم نے لوط (علیہ السلام کو ان کی قوم کے لیے نبی بنا کر بھیجا)، تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا: بیشک تم لوگ ایسی "برائی" کرتے ہو (تم مرد مرد سے خواہش پوری کرتے ہو)، کہ تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے بھی نہیں کیا ہے"۔﴿۲۸﴾

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

"(لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے) کہا: کیا تم (عورتوں کو چھوڑ کر) مَردوں سے اپنی "خواہش" پوری کرتے ہو، اور راستہ چلتے مسافروں کو لوٹ لیتے ہو، اور اپنی مجلسوں میں "بدکاری" کرتے ہو؟ (مرد مرد سے خواہش پوری کرتے ہو)، تو ان کی قوم کا جواب تھا: اگر تم سچے ہو تو اللہ کا عذاب لے آؤ"۔﴿۲۹﴾

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع

"لوط (علیہ السلام) نے دعا کی: میرے رب! تو فساد کرنے والوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما"۔ ع ﴿۳۰﴾

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ج

"اور جب ہمارے رسول (فرشتے) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (بیٹے کی) خوش خبری لے کر آئے، تو فرشتوں نے کہا: ہم اس (سدوم) بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، اس لیے کہ یہ لوگ ظالم ہیں"۔ ج ﴿۳۱﴾

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا

"ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اس بستی میں لوط (علیہ السلام) بھی ہیں، فرشتوں نے کہا: اس "بستی" میں جو لوگ ہیں ہم انھیں خوب اچھی طرح سے جانتے

اِمْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

ہیں، بیشک ہم لوط اور ان کے گھر والوں کو ضرور بچالیں گے، سوائے ان کی بیوی کے، جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی"۔ ﴿۳۲﴾

وَ لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ۟ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

"اور جب ہمارے رسول (فرشتے) لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے، تو لوط (علیہ السلام قوم کی غلط حرکت کی وجہ سے) اُن مہمانوں کے آنے سے بہت پریشان ہوگئے، اور اُن کی وجہ سے (ان کا) سینہ تنگ ہونے لگا، تو فرشتوں نے ان سے کہا کہ آپ ہمارے بارے میں بالکل نہ ڈریں اور غم نہ کریں، بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچالیں گے، سوائے آپ کی بیوی کے، جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی"۔ ﴿۳۳﴾

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾

"بیشک ہم اس (سدوم) بستی کے رہنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں، کیونکہ وہ لوگ "بدکاری" کررہے تھے (مرد مرد سے خواہش پوری کررہے تھے)"۔ ﴿۳۴﴾

وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾

"اور ہم نے اس (بستی سدوم) کو "عقل والوں" (سوچ سمجھ رکھنے والوں) کے لیے ایک کھلی "نشانی" بنا کر چھوڑ دیا ہے"۔ ﴿۳۵﴾۔ (سدوم بستی کا سارا علاقہ اب پانی میں ہے، اس سمندر کا نام "بحر مردار" ہے، اور یہ واقعہ نشانی اس لحاظ سے ہے کہ یہ علاقہ تجارتی راستے پر ہے جو مکہ سے شام کو راستہ جاتا ہے، اور کفار مکہ اس بستی کو اپنے تجارتی سفروں میں آتے جاتے اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے)۔

وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

"اور "مدین" کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا، تو انہوں نے کہا: میری قوم! تم لوگ ایک اللہ کی عبادت کرو، اور آخرت کے دن کی امید رکھو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ (ناپ تول میں کمی مت کرو)"۔ ﴿۳۶﴾۔ (شعیب علیہ السلام "مدین" والوں اور "ایکہ" والوں دونوں کی طرف بھیجے گئے تھے، یہ دونوں علاقے آس پاس تھے)۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

"مگر ان لوگوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، تو "زلزلے" نے ان لوگوں کو پکڑ لیا، تو وہ لوگ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل (اوندھے) پڑے رہ گئے"۔ ﴿۳۷﴾

وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

"اور قوم عاد اور ثمود (کو بھی ہم نے ہلاک کردیا)، اور (اے انکار کرنے والو!) یہ بات تمھیں ان لوگوں کے برباد (ویران) گھروں سے معلوم

اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَكَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ ﴿۳۸﴾

ہوگئی ہے، اور شیطان نے ان کے کاموں کو ان کی نظر میں ''اچھا'' بنا کر ان لوگوں کو (سیدھے) راستے سے روک دیا تھا، جب کہ وہ بڑے ہوشیار (سمجھ دار) لوگ تھے (دنیا کے معاملے میں بڑے سمجھ دار اور ہوشیار تھے مگر آخرت سے بالکل غافل تھے)''۔﴿۳۸﴾

وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ ۗ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ ﴿۳۹﴾

''اور قارون اور فرعون اور ہامان (کو بھی ہم نے ہلاک کر دیا)، اور موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ''کھلی نشانیاں'' لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے زمین میں تکبر (گھمنڈ) کیا، اور وہ لوگ ہم سے بچ کر نہیں نکل سکتے تھے (ہم سے آگے نہیں جا سکتے تھے)''۔﴿۳۹﴾

فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۰﴾

''تو ہم نے اُن میں سے ہر ایک کو اس کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا، تو ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن پر ہم نے پتھروں کی بارش کی (جیسے لوط علیہ السلام کی قوم)، اور کچھ ایسے تھے جنھیں زبردست چیخ نے پکڑ لیا (جیسے صالح علیہ السلام کی قوم ثمود اور شعیب علیہ السلام کی قوم مدین والے)، اور کچھ ایسے تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا (جیسے قارون)، اور کچھ ایسے تھے جنھیں ہم نے پانی میں ڈبو دیا (جیسے نوح علیہ السلام کی قوم اور فرعون اور آل فرعون)، اللہ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ خود ہی ان لوگوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا''۔﴿۴۰﴾

مَثَلُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ كَمَثَلِ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۚ اِتَّخَذَتۡ بَيۡتًا ؕ وَاِنَّ اَوۡهَنَ الۡبُيُوۡتِ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾

''جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو ''کارساز'' (رکھوالا) بنا لیتے ہیں، ان کی مثال ''مکڑی'' کی سی ہے، جو اپنا ایک گھر بناتی ہے، اور سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہوتا ہے، کاش! (انکار کرنے والے) لوگ یہ جان لیتے (کہ بناوٹی معبود مکڑی سے زیادہ کمزور ہیں)''۔﴿۴۱﴾

اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۴۲﴾

''بیشک اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے جسے وہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں، اور وہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۴۲﴾

وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعۡقِلُهَاۤ اِلَّا الۡعٰلِمُوۡنَ ﴿۴۳﴾

''اور یہ مثالیں ہم لوگوں (کو سمجھانے) کے لیے بیان کرتے ہیں، اور انھیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں''۔﴿۴۳﴾

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۴﴾

''اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ''حق'' کے ساتھ (مقصد کے لیے) پیدا کیا ہے، بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے ایک نشانی ہے''۔﴿۴۴﴾

(اکیسواں پارہ)

(اکیسویں پارے میں ٹوٹل (19) رکوع ہیں۔اور (179) آیتیں ہیں)

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) اس کتاب کی تلاوت کیجیے جو آپ کے پاس وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے، اور نماز کی پابندی کیجیے، بیشک نماز ''بے حیائی'' اور ''برائی'' سے روکتی ہے، اور بیشک اللہ کا ذکر (اللہ کی یاد) تو سب نیکیوں سے بڑی چیز ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۴۵﴾

وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

''اور (اے مسلمانو!) اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) سے سب سے بہترین طریقے سے ''بحث'' کرو، ہاں جو اُن میں سے بے انصافی کریں (اُن کے ساتھ اسی طرح بحث کرو) اور کہہ دو کہ جو (کتاب) ہم پر اُتری اور جو (کتابیں) تم پر اُتریں ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا (حقیقی اور سچا) معبود ایک ہی ہے، اور ہم تو مسلمان ہیں (ایک اللہ کی بات ماننے والے ہیں)''۔﴿۴۶﴾

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ہم نے اسی طرح آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے، اس قرآن پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنھیں ہم نے پہلے کتاب دی تھی، اور (عربوں) میں سے بھی کچھ لوگ (قرآن پر) ایمان لاتے ہیں، اور (ہٹ دھرم اور جنونی) کافر لوگ ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں''۔﴿۴۷﴾

وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے، اور نہ کوئی کتاب اپنے (دائیں) ہاتھ سے لکھتے تھے، (اگر ایسا ہوتا) تو باطل پرست (انکار کرنے والے) ضرور شک کرتے''۔﴿۴۸﴾

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

''بلکہ یہ (قرآن) تو کھلی نشانیاں ہیں، جو علم والوں کے سینوں میں (محفوظ) ہیں، اور صرف ظالم (انکار کرنے والے) ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں''۔﴿۴۹﴾

وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا

''اور یہ مشرکین کہتے ہیں کہ (محمد) پر ان کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟ (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ ان سے) کہہ دیجیے:

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

نشانیاں اللہ کے پاس ہیں، میں تو صرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں''۔﴿۵۰﴾

اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ؑ

''کیا ان (کافروں) کے لیے یہ ''نشانی'' کافی نہیں ہے، کہ ہم نے آپ پر یہ قرآن اتارا ہے، جس کی ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے، بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے ''رحمت'' اور ''نصیحت'' ہے''۔﴿۵۱﴾ؑ

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کے لیے اللہ کافی ہے، وہ اللہ آسمان و زمین کی سب بات جانتا ہے، اور جو لوگ ''باطل'' (بناوٹی معبودوں) پر ایمان رکھتے ہیں، اور اللہ کا انکار کرتے ہیں، وہی لوگ گھاٹے (نقصان) میں ہیں''۔﴿۵۲﴾

وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْ لَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

''اور مشرکین آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عذاب کی جلدی مچارہے ہیں، اور اگر (عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا، تو ان پر آچکا ہوتا، اور وہ (عذاب) ان لوگوں پر اس طرح اچانک آجائے گا کہ انھیں پتہ بھی نہیں چلے گا''۔﴿۵۳﴾

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ۙ

''یہ مشرکین آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عذاب کی جلدی مچارہے ہیں، بیشک جہنم کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے''۔﴿۵۴﴾ۙ

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ يَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

''جس دن عذاب (انکار کرنے والوں) کو اوپر سے، اور پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا، اور اللہ کہے گا: اب تم اپنے (برے) کاموں کا مزہ چکھتے رہو''۔﴿۵۵﴾

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

''اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو! میری زمین بہت ''کشادہ'' (کھلی ہوئی) ہے، اس لیے تم صرف میری ہی عبادت کرو''۔﴿۵۶﴾۔ (جب بھی ایمان والوں کے لیے جینا مشکل ہوجائے، زمین تنگ ہوجائے، آزادی کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا مشکل ہوجائے تو اس کے لیے چھوٹ ہے کہ وہ دوسری جگہ چلا جائے، جس طرح مکہ سے مدینہ مسلمانوں نے ہجرت کی)۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

''ہر جان (نفس) کو موت کا مزہ چکھنا ہے، پھر تم سب ہمارے پاس ہی لوٹائے جاؤ گے''۔﴿۵۷﴾

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ۖ

''اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ہم انھیں ضرور جنت کے اونچے ''گھروں'' میں جگہ دیں گے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، (اور نیک) عمل کرنے والوں کے لیے بہت ہی اچھا بدلہ ہے''۔﴿۵۸﴾

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٥٩﴾

''(نیک عمل کرنے والے وہ ہیں) جو (مصیبتوں پر) صبر کرتے ہیں، اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں''۔﴿۵۹﴾

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٠﴾

''اور بہت سے ''جانور'' ہیں، جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ انھیں بھی روزی دیتا ہے، اور تمھیں بھی، اور وہی اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۶۰﴾ (روزی کا تعلق زمین سے نہیں ہے بلکہ اللہ سے ہے، وہ اللہ ہر جاندار کو روزی پہنچاتا ہے چاہے کوئی کمزور ہو یا طاقت والا چاہے جہاں بھی ہو)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان (کافروں) سے پوچھیں گے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اور سورج اور چاند کو کس نے کام پر لگا رکھا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ، تو تم لوگ کہاں ''بہکے'' جا رہے ہیں؟''۔﴿۶۱﴾

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾

''اللہ جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو ''بڑھا'' دیتا ہے، اور جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو ''تنگ'' کر دیتا ہے، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۶۲﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع ۱۴

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان (کافروں) سے پوچھیں گے کہ کون آسمان سے پانی برساتا ہے، جس بارش کے ذریعے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: ''الحمد للہ'' سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، لیکن اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ہیں''۔﴿۶۳﴾

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ وقف لازم

''اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف ''کھیل تماشا'' ہے، اور بیشک آخرت کا گھر ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کاش یہ لوگ جانتے!''۔﴿۶۴﴾

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾

''پھر جب یہ (مشرکین) ''کشتی'' میں سوار ہوتے ہیں، تو دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اسی اللہ کو پکارتے ہیں، اور جب وہ انھیں بچا کر خشکی (زمین) پر لے آتا ہے، تو وہ دوبارہ شرک کرنے لگتے ہیں''۔﴿۶۵﴾

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

''تاکہ ہم نے ان (کافروں) کو جو کچھ دے رکھا ہے اس کی ناشکری کریں (نعمت کا انکار کریں)، اور وہ مزے اڑاتے رہیں، جلد ہی انھیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا''۔﴿۶۶﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا

''کیا وہ (کافر لوگ) یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے ''حرم'' (خانہ کعبہ) کو

وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

''امن'' (شانتی) والا بنایا ہے؟ جب کہ اس (خانہ کعبہ) کے آس پاس لوگ اُچک لیے جاتے ہیں، کیا پھر بھی یہ لوگ ''باطل'' (بناوٹی معبودوں) پر ایمان رکھتے ہیں، اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں''۔ ﴿۶۷﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے، یا جب اس کے پاس ''حق والا قرآن'' آجاتا ہے تو اسے جھٹلاتا ہے، تو کیا کافروں (انکار کرنے والوں) کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟''۔ ﴿۶۸﴾

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع

''اور جو لوگ ہمارے راستے میں جہاد (کوشش) کرتے ہیں (ہمارے دین کے لیے اپنے نفس، شیطان اور اللہ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے ہیں)، تو ہم انھیں سیدھے راستے پر ڈال دیتے ہیں، اور بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔ ﴿۶۹﴾

آیات: 60 | (30) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 6

سورہ ''رُوْم'' کے بارے میں:

سورہ نمبر (30) نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (84)۔ الرُّوْم: رومی لوگ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (2) میں ہے۔

سورہ ''روم'' سورہ نمبر (30) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے، اس میں (60) آیتیں اور (6) رکوع ہیں۔

سورہ ''رُوْم'' کا تاریخی پس منظر:

سورہ ''رُوْم'' کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ رومی اہل کتاب ایرانی آگ پوجنے والوں سے ہار گئے، کتاب والے ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی ہمدردی رومیوں کے ساتھ تھی اور مشرکوں کی ایرانیوں کے ساتھ۔ اس سورہ کے شروع میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ رومی لوگ دوبارہ جیت جائیں گے، جب نبی ﷺ آخری نبی بنائے گئے اس وقت (610) میں عرب کے آس پاس میں دو طاقتیں تھیں: (۱) رومی: رومی لوگ عیسائی تھے اس لیے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے مسلمانوں سے قریب تھے۔ (۲) ایرانی: ایران کی حکومت سے مشرکین مکہ قریب تھے اس لیے کہ دونوں مشرک تھے، ایرانی لوگ دو اللہ کو مانتے تھے، اور آگ پوجتے تھے، اور مشرکین مکہ بت پوجتے تھے۔ آپ ﷺ (570) میں پیدا ہوئے، اور آپ ﷺ (610) میں آخری نبی بنائے گئے۔ روم اور ایران میں جنگ (602) سے شروع ہوکر (614) تک جاری رہی۔ جب ایران جیت جاتے تو مشرکین مکہ خوش ہوتے، کہ ہم بھی مسلمانوں کو کچل دیں گے۔ (614) میں ''خسرو پرویز'' نے رومیوں کو شکست دے دی۔ بڑے بڑے پادری قتل کیے گئے، ایرانی لوگوں نے شام، مصر اور

ایشیائے کوچک کے سب علاقے رومیوں سے چھین لیے، قیصرِ روم کا اقتدار بالکل ختم ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا پانچواں سال تھا، کچھ مسلمان ہجرت کر کے "حبشہ" (ایتھوپیا) جا چکے تھے، اس وقت یہ سورہ روم نازل ہوئی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابوجہل سے یہ شرط رکھی کہ رومی لوگ "5" سال کے اندر دوبارہ جیت جائیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مدت میں اضافہ کرلیا، رومی لوگ "9" سال کی مدت کے اندر اندر یعنی 7 ویں سال دوبارہ جیت گئے۔ روم کے بادشاہ نے نہایت خاموشی سے تیاری شروع کی۔ (623) میں رومیوں نے اپنی مہم کا آغاز "آرمینیا" سے کیا اور "آذربائیجان" میں گھس کر "زرتشت" کے مقام پیدائش "ارمیاہ" کو تباہ و برباد کر دیا، اور ایرانیوں کے سب سے بڑے آتش کدے کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (622) میں "مدینہ" کی طرف ہجرت کی، اور (623) میں مسلمانوں نے بدر میں مشرکین مکہ کو ہرا دیا۔ اسی دن مسلمانوں کو یہ خبر ملی کہ رومیوں نے ایرانیوں کو ہرا دیا ہے، اس طرح مسلمانوں کو ڈبل خوشی ملی۔ ایک تو مشرکین مکہ مسلمانوں سے ہار گئے اور دوسری طرف قرآن کی پیشین گوئی کہ رومی لوگ جیت جائیں گے، پوری ہوگئی۔ اس طرح "نو" سال میں یہ رومی لوگ جیت گئے۔

سورہ "رُوْم" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "روم" کی شروع کی آیتوں میں پیشین گوئی ہے کہ رومی لوگ ایران والوں سے جیت جائیں گے۔ (۲) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے کہ اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے، بیویاں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، زبانوں کا الگ الگ ہونا اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، رنگوں کا الگ الگ ہونا اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، رات میں آرام کرنا اور دن میں کام کرنا اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ (۳) اللہ نے ہر ایک کو فطرت (توحید) پر پیدا کیا ہے۔ (۴) نماز پڑھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔ (۵) خشکی اور تری میں لوگوں کے کالے کرتوت کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے۔ (۶) ہوا کو اللہ بھیجتا ہے، بارش ہوتی ہے، اللہ مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے، اسی طرح کل قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا۔ (۷) انسان کے بارے میں ہے کہ کمزوری کی حالت میں پیدا ہوا بچپن میں کمزور تھا جوانی آئی پھر بڑھاپے میں کمزور ہوگیا۔ (۸) قیامت کے آنے کے بارے میں ہے، قیامت کے دن معذرت فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ (۹) سورہ کے اخیر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صبر کرنے کو کہا جا رہا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

الٓمّٓ ۚ ①	"الف۔لام۔میم"۔① (الف۔لام۔میم۔یہ "حُرُوْفِ مُقَطَّعَات" میں سے ہیں، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔
غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ ②	"روم (کے عیسائی) لوگ ہار گئے"۔②

فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝٣

''قریب کی زمین (شام ''سیریا'' اور فلسطین وغیرہ) میں، اور اپنے ہار جانے کے کچھ ہی سال بعد پھر (اپنے دشمن ایران والوں پر) جیت حاصل کرلیں گے''۔ ۝٣

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝٤

''چند ہی سالوں میں، سارا اختیار اللہ ہی کا ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی، اور (جب رومیوں کو جیت ملے گی) تو اس دن مسلمان خوش ہوجائیں گے (اور ''دس'' سال سے بھی کم عرصے ''ساتویں'' سال ہی میں رومی لوگ جیت گئے)''۔ ۝٤

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٥

''اللہ کی مدد سے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے، اور وہی اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑا مہربان ہے''۔ ۝٥

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦

''یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ ۝٦

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٧

''یہ لوگ تو دنیاوی زندگی کے ظاہر کو ہی جانتے ہیں، اور آخرت سے بالکل غافل (انجان) ہیں''۔ ۝٧

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝٨

''کیا لوگوں نے کبھی اپنے آپ میں غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، ان سب کو حق کے ساتھ اور ایک مقرر وقت تک کے لیے پیدا کیا ہے، اور بیشک بہت سے لوگ اپنے رب کی ملاقات سے انکار کررہے ہیں''۔ ۝٨

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٩

''کیا (انکار کرنے والے) لوگوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ جو لوگ ان لوگوں سے پہلے گزر چکے ہیں، وہ گزرے ہوئے لوگ (آج کے انکار کرنے والوں سے) طاقت (وقوت) میں زیادہ مضبوط تھے، اور جتنا (آج کے انکار کرنے والوں) نے زمین کو ''جوت'' کر آباد کیا ہے، گزرے ہوئے لوگوں نے زمین کو جوت کر اس سے زیادہ آباد کیا تھا، ان کے پاس بھی ہمارے رسول ''کھلی کھلی نشانیاں'' لے کر آئے تھے، اللہ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے''۔ ۝٩

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا

''پھر جن لوگوں نے برا کیا تھا، ان کا انجام بھی برا ہوا، انھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا، اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے''۔ ۝١٠

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۠﴿۱۰﴾

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

''اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا، پھر تم سب اسی اللہ کے پاس لوٹائے جاؤ گے''۔﴿۱۱﴾

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾

''اور قیامت کے دن مجرم لوگ ناامید (مایوس) ہوجائیں گے''۔﴿۱۲﴾

وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآىِٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَ كَانُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

''اور اللہ کے لیے بنائے گئے شریکوں (بناوٹی معبودوں) میں سے کوئی بھی ان (انکار کرنے والوں) کا سفارشی نہیں ہوگا، اور وہ لوگ خود بھی اپنے بنائے ہوئے شریکوں (بناوٹی معبودوں) کا انکار کردیں گے''۔﴿۱۳﴾

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

''اور قیامت کے دن (مومن اور کافر) الگ الگ ہوجائیں گے''۔﴿۱۴﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

''تو جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، وہ (جنت کے) باغ میں خوش حال ہوں گے''۔﴿۱۵﴾

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

''اور جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کردیا)، اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلا دیا، وہ عذاب (جہنم) میں ڈال دیئے جائیں گے''۔﴿۱۶﴾

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

''تو تم لوگ ''صبح وشام'' اللہ کی تسبیح (پاکی) بیان کرو''۔﴿۱۷﴾۔ (اس آیت سے مغرب عشاء اور فجر کا وقت معلوم ہوتا ہے)۔

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

''اور آسمانوں اور زمین میں سب تعریف صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اور سورج ڈھلنے کے وقت (تیسرے پہر عصر کے وقت) بھی، اور ظہر کے وقت بھی (اسی اللہ کی تسبیح (پاکی) بیان کرو)''۔﴿۱۸﴾۔ (اس آیت سے عصر اور ظہر کا وقت معلوم ہوتا ہے)۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۠﴿۱۹﴾

''وہی اللہ زندہ کو مردہ سے (مرغی کو انڈے سے۔ انسان کو نطفہ سے۔ مومن کو کافر سے) نکالتا ہے، اور مردہ کو زندہ سے (انڈے کو مرغی سے۔ نطفہ کو انسان سے۔ کافر کو مومن سے) نکالتا ہے، اور وہی اللہ مردہ زمین کو زندہ کردیتا ہے، اور اسی طرح تم سب بھی (مرنے کے بعد زمین سے) نکالے جاؤ گے''۔﴿۱۹﴾

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

''اور اسی (اللہ) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم سب کو مٹی سے پیدا کیا ہے (یعنی آدم سے یا نطفہ حقیر پانی سے جس کی اصل مٹی ہے)، پھر تم انسان بن کر (زمین میں) ہر طرف پھیلتے جارہے ہو''۔﴿۲۰﴾

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾

''اور اسی اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں، تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی، بیشک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں''۔﴿۲۱﴾۔(مٹی کے پتلے سے ہی اس کا جوڑا پیدا کرتا ہے جو انسانیت کے لحاظ سے ایک ہی جنس ہے، لیکن جسمانی ساخت سے دو قسمیں ہیں، دونوں ایک دوسرے کے لیے ہیں، مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے سکون ملتا ہے، دونوں کے اندر اتنی کشش ہے کہ ایک دوسرے کے بغیر رہ بھی نہیں سکتے، دنیا میں کبھی کوئی دور یا وقت ایسا نہیں آیا جس میں مرد کے لیے عورت اور عورت کے لیے مرد میسر نہ ہوں، مردوں کو بیویاں اور عورتوں کو شوہر ملتے رہے ہیں)۔

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ ﴿۲۲﴾

''اور اسی اللہ کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش بھی ہے، اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف بھی، بیشک اس میں علم والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں''۔﴿۲۲﴾۔(اس آیت میں ''زبان'' اور ''رنگ'' کا ذکر ہے۔ غور کریں! سب لوگ ایک نطفہ سے حقیر پانی سے پیدا ہوئے ہیں، اس کے بعد بھی علاقہ اور ملک کی زبان الگ الگ ہے، کہیں عربی کہیں انگلش کہیں اردو، ان گنت زبانیں دنیا میں بولی جاتی ہیں۔ اسی طرح لوگوں کے رنگ بھی الگ الگ ہیں، کوئی کالا کوئی گورا کوئی سرخ اور کوئی گندمی رنگ کا ہے)۔

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ابۡتِغَآؤُکُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۳﴾

''اور اسی اللہ کی نشانیوں میں سے تمہارا رات میں سونا اور دن میں اللہ کا فضل تلاش کرنا (کام کرنا) بھی ہے، بیشک اس میں سننے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں''۔﴿۲۳﴾۔(کام کاج کرنے کے بعد انسان کو آرام کی ضرورت ہے اگر آرام نہ کرے تو جینا ہی مشکل ہو جائے، اور آرام سے مراد گہری نیند آنا ضروری ہے تبھی تھکان دور ہوگی، نیند کا آنا، اور نیند سے تھکن دور ہونا، پھر تھکن دور ہونے پر تازہ دم ہو جانا یہ سب اللہ کی نشانیاں ہیں)۔

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحۡیٖ بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ

''اور اسی اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے، جس سے تمہیں ڈر بھی لگتا ہے، اور بارش کی امید بھی ہوتی ہے، اور وہی اللہ آسمان سے بارش برساتا ہے، جس کے ذریعے مردہ زمین کو

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

زندہ کر دیتا ہے، بیشک اس میں عقل والوں (سوچنے سمجھنے والوں) کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں''۔﴿۲۴﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

''اور اسی اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اسی اللہ کے حکم سے (اپنی اپنی جگہ) قائم ہیں (قیامت تک نہ آسمان گر سکتا ہے اور نہ زمین نیچے جا سکتی ہے)، پھر جب وہ (اللہ) تمھیں زمین سے ''نکلنے'' کے لیے پکارے گا (اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے)، تو تم سب فوراً ہی نکل پڑو گے (میدان محشر میں جمع ہو جاؤ گے)''۔﴿۲۵﴾

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

''اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی (اللہ) کا ہے، اور سب اسی (اللہ) کے ''فرمانبردار'' ہیں (ہر چیز اللہ کے قانون کے حساب سے چل رہی ہے)''۔﴿۲۶﴾

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع

''اور وہی اللہ ''مخلوق'' کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوبارہ زندہ کرے گا، اور یہ کام (یعنی دوسری بار پیدا کرنا) تو اللہ کے لیے اور زیادہ ''آسان'' ہے، آسمان و زمین میں اسی اللہ کی سب سے اونچی ''شان'' ہے، اور وہی سب پر غالب (بڑا زبردست) بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۲۷﴾

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

''وہی اللہ تمھیں سمجھانے کے لیے خود تمہارے اندر سے ایک مثال بیان کرتا ہے، ہم نے تمھیں جو روزی دی ہے کیا تمہارے غلاموں (اور لونڈیوں) میں سے کوئی اس روزی میں تمہارا شریک (حصہ دار) ہے کہ اس میں تمہارا درجہ ان (غلاموں اور لونڈیوں) کے برابر ہو؟ اور ان غلاموں (اور لونڈیوں) سے تم اسی طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنے برابر کے لوگوں (اپنے مال میں حصہ دار لوگوں) سے ڈرتے ہو؟ سوچنے سمجھنے والوں کے لیے ہم ایسے ہی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں''۔﴿۲۸﴾۔ (کیا تم لوگ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو اپنے مال میں اپنے بھائیوں کی طرح حصہ دار مان سکتے ہو؟ جی نہیں، اب اگر وہ غلام اور لونڈی تمہاری جائیداد میں شریک ہو جائیں تو غلام اور لونڈی ہونے کے باوجود تمھیں ضرور خطرہ لگا رہے گا، مگر تم کبھی بھی اپنے غلام اور لونڈی کو اپنے مال میں اپنے سگے بھائیوں کی طرح حصہ دار نہیں بناؤ گے، جب کہ یہ غلام اور یہ لونڈی تمہارے انسانی بھائی ہیں، جب انسانی بھائی کو

حصہ دار بنانا گوارا نہیں تو اللہ کی مخلوق میں سے اللہ کے لیے حصہ دار (پارٹنر) کیوں بناتے ہو؟ اللہ کے اختیارات کیوں دیتے ہو؟)۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ٢٩

''بلکہ ظلم کرنے والے (کفر وشرک کرنے والے) بغیر جانکاری کے اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں، تو اللہ جسے گمراہ کر دے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ایسے گمراہ لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہے''۔ ۝٢٩

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ٣٠

''تو (اے نبی ﷺ) آپ سب سے کٹ کر صرف دین اسلام پر جمے رہیں، یہ اللہ کا وہ ''دین فطرت'' ہے جس پر اس نے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے (ہر بچہ توحید پر پیدا ہوتا ہے)، اللہ کی پیدا کردہ چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی، یہی سچا اور سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ ۝٣٠

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ٣١

''(اے مسلمانو!) اسی اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین اسلام پر قائم رہو)، اور اسی اللہ سے ڈرو، اور (نبی ﷺ جیسی) نماز کی پابندی کرو، اور شرک کرنے والوں (اور انکار کرنے والوں) میں سے نہ ہو جاؤ''۔ ۝٣١۔ (نماز پڑھنے والے مشرکوں میں سے نہیں ہیں، جو نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتا ہے؟)۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ ٣٢

''(اے مسلمانو!) ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جنھوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، اور گروہوں میں بٹ گئے (توحید کو چھوڑ کر کفر وشرک کے راستے پر چلے گئے)، ہر گروہ کا جو دین وعقیدہ ہے اسی پر خوش ہے''۔ ۝٣٢

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ ٣٣

''اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو اپنے رب کی طرف پوری طرح رجوع ہو کر (لو لگا کر) اسی اللہ کو پکارتے ہیں، پھر جب انھیں (اللہ) اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے، تو ان میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں''۔ ۝٣٣

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ٣٤

''تاکہ اس نعمت کی ناشکری کریں جو ہم نے ان لوگوں کو دے رکھی ہے، تو تم کچھ دنوں تک خوب مزے کر لو، جلد ہی تمھیں اپنا انجام معلوم ہو جائے گا (سب پتہ چل جائے گا)''۔ ۝٣٤

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ ٣٥

''کیا ہم نے ان لوگوں کے پاس کوئی ایسی دلیل بھیج دی ہے، جو دلیل اس شرک کو صحیح بتاتی ہو جنھیں یہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں؟''۔ ۝٣٥

وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

''اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں، تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں، اور جب لوگوں کو ان کے بُرے (کاموں) کی وجہ سے کوئی ''تکلیف'' پہنچتی ہے، تو بہت جلد نا امید (مایوس) ہو جاتے ہیں''۔﴿۳۶﴾

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

''کیا لوگ دیکھتے نہیں کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو ''بڑھا'' دیتا ہے، اور (جس کے لیے چاہتا ہے) ''گھٹا'' دیتا ہے، بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں''۔﴿۳۷﴾

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دیں، یہ کام ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضا (خوشی) چاہتے ہیں، اور وہی لوگ کامیاب ہیں''۔﴿۳۸﴾

وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاۡ فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

''اور (اے لوگو!) جو ''سود'' (بیاج) پر تم قرض دیتے ہو، تاکہ لوگوں کے مال سے تمہارا مال زیادہ ہو جائے، تو وہ اللہ کے نزدیک زیادہ نہیں ہوتا، اور تم لوگ جو زکوٰۃ اللہ کی خوشی کے لیے دیتے ہو، تو (وہ برکت کا سامان ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو کئی گنا) بڑھا لیتے ہیں''۔﴿۳۹﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع

''اسی اللہ نے تم لوگوں کو پیدا کیا ہے، پھر اسی نے تمھیں روزی دی ہے، پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے، پھر تمھیں دوبارہ زندہ کرے گا، کیا تمہارے شریکوں (بناوٹی معبودوں) میں سے کوئی ہے جو ان میں سے کوئی کام کرتا ہے؟ (کسی کو روزی دیتا ہے، کسی کو زندگی اور موت دیتا ہے)، وہ اللہ پاک ہے، اور شرک کرنے والوں کے شرک سے بہت بلند ہے''۔﴿۴۰﴾

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

''خشکی اور ''تری'' میں (زمین اور سمندر میں) لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے، تاکہ اللہ لوگوں کو ان کے کچھ بُرے کاموں کا مزہ چکھائے، شاید وہ لوگ گناہوں سے باز آجائیں (اپنے رب کی طرف لوٹ آئیں)''۔﴿۴۱﴾

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ لوگوں سے کہہ دیجیے: تم لوگ زمین میں چل پھر کر دیکھو، کہ تم لوگوں سے پہلے جو گزر چکے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ ان میں سے اکثر مشرک (حق کا انکار کرنے والے) تھے''۔﴿۴۲﴾

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ ''درست دین'' (دین اسلام) پر جمے رہیں، اس دن کے آنے سے پہلے جسے اللہ کی طرف سے کوئی ٹال نہیں

یَوۡمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوۡنَ ﴿۴۳﴾

سکتا ہے، جس قیامت کے دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے''۔﴿۴۳﴾

مَنۡ کَفَرَ فَعَلَیۡہِ کُفۡرُہٗ ۚ وَ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنۡفُسِہِمۡ یَمۡہَدُوۡنَ ﴿ۙ۴۴﴾

''جس نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، تو اس کا ''وبال'' (نقصان) اسی پر ہے، اور جو نیک عمل کر رہے ہیں تو وہ اپنے لیے ہی (کامیابی کا راستہ) بنا رہے ہیں''۔﴿۴۴﴾

لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۴۵﴾

''تا کہ جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اللہ انھیں اپنی مہربانی سے بہترین بدلہ (جنت) دے، بیشک اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا (بیشک اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا)''۔﴿۴۵﴾

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ یُّرۡسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ لِیُذِیۡقَکُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِہٖ وَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ بِاَمۡرِہٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۴۶﴾

''اور اسی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ بارش کی خوشخبری دینے والی ''ہوائیں'' بھیجتا ہے، اور تا کہ تمھیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے، اور تا کہ کشتیاں (جہاز سمندر میں سامان لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ) اسی (اللہ) کے حکم سے چلیں، اور تا کہ تم اس کا ''فضل'' (روزی) تلاش کرو، اور تا کہ تم شکر ادا کرو''۔﴿۴۶﴾

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ رُسُلًا اِلٰی قَوۡمِہِمۡ فَجَآءُوۡہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَانۡتَقَمۡنَا مِنَ الَّذِیۡنَ اَجۡرَمُوۡا ؕ وَ کَانَ حَقًّا عَلَیۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۷﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو ان کی قوموں کے پاس بھیجا تھا، جو ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، تو جن لوگوں نے جرم کیا تھا (گناہ کیا تھا) ان سے بدلہ لے لیا، اور ایمان والوں کی مدد کرنا ہماری ذمہ داری ہے (ہم پر واجب ہے)''۔﴿۴۷﴾

اَللّٰہُ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا فَیَبۡسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیۡفَ یَشَآءُ وَ یَجۡعَلُہٗ کِسَفًا فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِہٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اِذَا ہُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾

''وہی اللہ ہواؤں کو بھیجتا ہے، وہ (ہوائیں) بادل کو اٹھاتی ہیں، پھر اللہ اس بادل کو آسمان میں جیسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے، اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھتے ہیں کہ اس کے درمیان سے بارش برس رہی ہے، پھر جب اللہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے بارش برسا دیتا ہے، تو وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں''۔﴿۴۸﴾۔(اس آیت میں اللہ کی کئی نشانیاں ہیں: (۱) ''ہوا'' جو ایک کنکر کا بوجھ بھی برداشت نہیں کر سکتی اور کنکر زمین پر آ پڑتا ہے، مگر یہ ہوا ''پانی والے بھاپ'' کو ایک کاغذ کے پرزے کی طرح اپنی پیٹھ پر اٹھائے پھرتی ہے۔ (۲) ہوا کا ''رخ'' ایک نشانی ہے کہ اللہ ہی اس کا رخ موڑ دیتا ہے کہ کس علاقے میں برسنا ہے؟ (۳) تیسرے یہ کہ بادلوں کا سارا پانی ''قطرہ قطرہ'' بن کر ہی گرتا ہے، بادلوں کا سارا پانی ایک ساتھ نہیں گرتا۔ بارش کے بعد درخت دُھل جاتے ہیں، زمین لہلہانے لگتی ہے، ہر قسم کے جاندار بھی بارش کی وجہ سے بولنے اور چلنے پھرنے لگتے ہیں اور ایک بہار سی آ جاتی ہے)۔

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝٤٩

''جب کہ لوگ بارش ہونے سے پہلے بڑے ناامید (مایوس) ہوگئے تھے''۔ ۝٤٩

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٥٠

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ اللہ کی رحمت (یعنی بارش) کے ''فائدے'' (نتیجے) پر غور کیجیے، کہ کیسے اللہ زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے؟ بیشک وہی اللہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، اور وہی اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔ ۝٥٠

وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝٥١

''اور اگر ہم (نقصان کرنے والی) ہوا بھیج دیں، جس کی وجہ سے لوگ اپنی کھیتیوں کو ''زرد'' پڑی ہوئی (مرجھائی ہوئی) دیکھ لیں، تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں''۔ ۝٥١۔ (اس آیت میں یہ ہے کہ دنیادار انسان فائدے سے خوش ہوتا ہے اور نقصان ہو جانے سے افسوس کرنے لگتا ہے، اور اللہ کی ناشکری کرنے لگتا ہے، اللہ کو برا بھلا کہنے لگتا ہے، اس آیت میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نہ ماننے کی وجہ سے اللہ دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے تو دنیادار لوگ اللہ کو برا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں)۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝٥٢

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے ہیں، اور نہ ہی ''بہروں'' (گونگوں) کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں، جب وہ آپ سے پیٹھ پھیر کر چل دیں''۔ ۝٥٢

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝٥٣ ع

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) ہدایت کے راستے کی طرف لا سکتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو صرف ان ہی لوگوں کو اپنی بات سنا سکتے ہیں، جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا ہے''۔ ۝٥٣

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝٥٤

''اللہ وہ ہے جس نے تم سب کو کمزوری کی حالت میں پیدا کیا (بچہ بنا کر پیدا کیا)، پھر کمزوری کے بعد (بچپن کے بعد) طاقت عطا فرمائی (جوان بنا دیا)، پھر طاقت کے بعد (جوانی کے بعد) دوبارہ تمھیں کمزور اور بوڑھا بنا دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور وہ سب کچھ جاننے والا، بڑی قدرت والا ہے''۔ ۝٥٤

قرأ حفص بضم الضاد وفتحها في الثلاثة لكن الضم مختار ١٢

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ

''اور جس دن قیامت آئے گی، اس دن مجرم (انکار کرنے والے) لوگ قسمیں کھا کر کہیں گے، کہ وہ (دنیا میں یا قبر میں) صرف ایک گھڑی

كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

ٹھہرے تھے، اسی طرح وہ لوگ (دنیا میں) دھوکہ ہی میں پڑے رہے (حق سے پھرے رہے)"۔﴿۵۵﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

"اور ایمان والے "علماء" (جو انکار کرنے والوں کو دعوت دیتے رہے) جواب دیں گے: بیشک تم لوگ اللہ کی لکھی ہوئی تقدیر (لوح محفوظ) کے حساب سے حشر (قیامت) تک ٹھہرے رہے، یہ وہی حشر (قیامت) کا دن ہے، لیکن تم لوگ (اسے حق) نہیں جانتے تھے (قیامت کے دن پر یقین نہیں کرتے تھے)"۔﴿۵۶﴾

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

"تو آج کے دن ظالموں (انکار کرنے والوں) کا کوئی عذر (بہانہ) انہیں کچھ کام نہیں آئے گا، اور نہ ہی ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا"۔﴿۵۷﴾۔ ("معافی" مانگ کر رب کو راضی کرنے کو نہیں کہا جائے گا، توبہ کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا)۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

"اور بیشک ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کے لیے ہر قسم کی مثال بیان کردی ہے، اور اگر آپ لوگوں کے سامنے کوئی بھی نشانی لے کر آئیں، تو یہ کافر (انکار کرنے والے) ضرور کہہ دیں گے: (اے مسلمانو!) تم لوگ جھوٹے ہو"۔﴿۵۸﴾

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾

"اللہ اسی طرح ان لوگوں کے دلوں پر "مہر" لگا دیتا ہے، جو علم نہیں رکھتے (جو حق بات کو نہیں سمجھتے)"۔﴿۵۹﴾

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶

"تو (اے نبی ﷺ) آپ صبر کیجیے، بیشک اللہ کا وعدہ "سچا" ہے، اور جو لوگ (حق پر) یقین نہیں رکھتے ہیں وہ لوگ آپ کو ہلکا (بے صبرا) نہ سمجھ لیں"۔﴿۶۰﴾

رکوع: 4 | (31) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ | آیات: 34

سورہ "لُقْمَان" کے بارے میں:

سورہ نمبر (31)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (57)۔ لُقْمَانَ: لقمان نامی نیک آدمی۔ اس کا ذکر آیت نمبر (12) میں ہے۔

سورہ "لُقْمَان" سورہ نمبر (31) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے، اس میں (34) آیتیں اور (4) رکوع ہیں۔

سورہ "لُقۡمَان" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "لُقۡمَان" کے شروع میں نیکی کرنے والوں کی نشانیوں کا ذکر ہے، جو نماز کی پابندی کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (۲) گانا بجانا سننے والوں کے لیے وعید ہے۔ (۳) اللہ نے آسمانوں کو بغیر کھمبوں کے پیدا کیا ہے، اور زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ لوگوں کو لے کر نہ ہلے، یہ اللہ نے پیدا کیا ہے، کوئی ہے جو ایسی مخلوق پیدا کر دے؟ (۴) لقمان نامی نیک آدمی کی اپنے بچوں کو نصیحت ہے، بیٹے شرک نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اللہ بڑا باریک بین اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے، بیٹے نماز کی پابندی کرنا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور لوگوں کی تکلیف پر صبر کرنا، لوگوں سے منہ نہ پھلانا، زمین میں اکڑ کر مت چلنا، آواز پست رکھنا سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ (۵) لوگوں کے بارے میں ہے کہ بغیر دلیل اور کھلی نشانی کے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ (۶) آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے؟ وہ لوگ کہتے ہیں اللہ۔ (۷) زمین کے سارے درخت قلم بن جائیں اور سمندر اور ساتوں سمندر سیاہی بن جائے پھر بھی اللہ کی تعریف ختم نہیں ہوگی۔ (۸) سورہ کی آخری آیت میں ہے کہ "پانچ چیزوں" کا علم صرف اللہ کو ہے۔ قیامت کا علم اللہ کو ہے، بارش وہی برساتا ہے، ماں کے پیٹ میں کیا ہے وہی جانتا ہے، کل کوئی کیا کمائے گا وہی جانتا ہے، موت کس کی کہاں آئے گی وہی جانتا ہے، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا سب کی خبر رکھنے والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

الٓمّٓ ۝۱

"الف۔لام۔میم"۔۝۱۔ (الف۔لام۔میم"۔ یہ "حُرُوۡفِ مُقَطَّعَات" میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ۝۲

"یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں"۔۝۲

هُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّلۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝۳

"نیک لوگوں کے لیے "ہدایت"، اور "رحمت" ہے"۔۝۳

الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ هُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ هُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ۝۴

"جو نیک لوگ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور آخرت پر "پورا یقین" رکھتے ہیں"۔۝۴

اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝۵

"(نیک لوگ) ہی اپنے رب کی طرف سے "سیدھے راستے" پر ہیں، اور یہی لوگ کامیاب ہیں"۔۝۵

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ

"اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے (لوگوں میں سے "نضر بن حارث" ہے) جو اللہ سے غافل کرنے والی باتیں خریدتا ہے (گانے بجانے کی چیزیں

عِلْمٍ ۖ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶

اور ناچنے والی لڑکیاں خریدتا ہے)، تاکہ اس کے ذریعے بغیر علم کے (بے سمجھے بوجھے) اللہ کے راستے سے لوگوں کو گمراہ کردے، اور اللہ (کی باتوں) کا مذاق اڑائے، ایسے ہی لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے"۔۶۔ ("لَهْوَ الْحَدِیْثِ" سے مراد: ہروہ "بات" ہروہ "کھیل" ہروہ "تفریح" جولوگوں کو اللہ کی یاد سے غافل کردے، چاہے گانا بجانا ہو، میوزک ہو، ناول ہو یا ڈرامہ ہو فلم ہو یا کلب گھر ہو، اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ "نضر بن حارث" نے نبی ﷺ کی دعوت کو روکنے کے لیے، کچھ قصے کہانیاں لوگوں کو سنایا کرتا تھا، اسی طرح اس نے کچھ لونڈیاں خرید رکھی تھی جب کوئی آدمی نبی ﷺ کی دعوت سے اسلام قبول کرنے کی کوشش کرتا تو وہ اپنی لونڈی بھیج کر اس کو اسلام قبول کرنے سے روکنے کی پوری کوشش کرتا)۔

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۷

"اور جب ایسے "گمراہ شخص" کے سامنے (نضر بن حارث کے سامنے) ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں، تو وہ تکبر (گھمنڈ) سے ایسے منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں، اس کے دونوں کانوں میں بوجھ (بہرا پن) ہے، اس لیے آپ (ﷺ) اسے دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کی خوش خبری سنا دیجیے"۔۷۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝۸

"بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، تو ان کے لیے نعمتوں بھری جنتیں ہیں"۔۸۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۹

"جس جنت میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، اور وہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے"۔۹۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝۱۰

"اسی اللہ نے آسمانوں کو بغیر ستونوں (کھمبوں) کے پیدا کیا ہے جنھیں تم دیکھ رہے ہو، اور زمین میں (مضبوط) پہاڑ گاڑ دیئے، (تاکہ) وہ تمھیں لے کر "ہلے" نہیں، اور اسی اللہ نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے، اور ہم نے آسمان سے بارش برسایا، جس کے ذریعہ زمین میں ہر قسم کی عمدہ (بہترین) چیزیں اگائیں"۔۱۰۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۱۱

"یہ اللہ کی مخلوق (پیدا کی ہوئی چیز) ہے، اب مجھے دکھلاؤ کہ اللہ کے سوا دوسرے (بناوٹی معبودوں) نے کیا کچھ پیدا کیا ہے؟ (کچھ بھی نہیں) بلکہ ظالم لوگ (انکار کرنے والے) تو کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں"۔۱۱۔

ع ۱

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ

"اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی، (جو یہ تھی) کہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہو، اور جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، تو خود اپنے ہی (فائدے) کے لیے

وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾

کرتا ہے، اور جو ناشکری کرے، تو بیشک اللہ بڑا بے نیاز ہے (ساری کائنات سے بے پرواہ ہے)، تعریف کے لائق ہے (بڑی خوبیوں والا ہے)"۔﴿۱۲﴾

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

"اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا: اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے"۔﴿۱۳﴾

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

"اور ہم نے انسان کو اپنے "ماں باپ" کے ساتھ "اچھا سلوک" کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرکے اسے اپنے (پیٹ میں) رکھا، اور دو سال کے بعد اس نے دودھ پینا چھوڑا، (اسی لیے یہ حکم دیا کہ) تم میرا شکرادا کرو، اور اپنے ماں باپ کا بھی شکرادا کرو، سب کو میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے"۔﴿۱۴﴾

وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

"اور (اے انسان!) اگر ماں باپ تم پر زور ڈالیں کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں ہے، تو تم ان کی بات مت ماننا، اور دنیا میں تم ان کے ساتھ بھلائی کرتے رہو، اور اس کے راستے پر چلنا جس نے مجھ سے "لو" لگائی ہے (میری طرف رجوع کیا ہے)، پھر تم سب کو میرے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے، اس وقت میں تمھیں تمہارے کاموں کی خبر دوں گا"۔﴿۱۵﴾

يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

"(لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا) بیٹا! اگر کوئی چیز "رائی" کے دانے کے برابر بھی ہو، کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں، یا زمین میں، تب بھی اللہ اسے نکال لائے گا، بیشک اللہ بڑا باریک نظر والا (بڑا باریک بین ہے)، سب کی خبر رکھنے والا ہے"۔﴿۱۶﴾

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ﴿۱۷﴾

"(لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا) بیٹا! نماز کی پابندی کرنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرنا، بیشک یہ سارے کام بڑی ہمت کے ہیں"۔﴿۱۷﴾

وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾

"(لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا!) اور لوگوں کے سامنے (گھمنڈ سے) اپنے گال مت پھلانا، اور زمین میں اکڑ کر مت چلنا، بیشک اللہ کسی تکبر کرنے والے (اکڑ کر چلنے والے)، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا"۔﴿۱۸﴾

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ۧ۱۹

''(لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا!) اور درمیانی رفتار سے چلنا، اور (بولتے وقت) اپنی آواز آہستہ رکھنا، بیشک سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے''۔(۱۹)

ع ۸

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۲۰

''کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ زمین اور آسمان کی ہر چیز کو اللہ نے تمہارے لیے کام پر لگا دیا ہے، اور اسی نے تم کو اپنی کھلی اور چھپی (پوشیدہ) ساری نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں؟ اور کچھ لوگ بغیر جانکاری کے، بغیر آسمانی ہدایت کے، اور بغیر کسی روشن کتاب کے اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں (بحث کرتے ہیں)''۔(۲۰)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۲۱

''اور جب (حق کا انکار کرنے والوں) سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو (قرآن) اتارا ہے اس پر چلو، تو کہتے ہیں: (نہیں) بلکہ ہم تو اس راستے پر چلیں گے جس (راستے پر) ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا ہے، (جواب دیا گیا) گرچہ شیطان ان کے (باپ داداؤں) کو بھڑکتی آگ کی طرف بلاتا رہا ہے، (کیا تب بھی وہ انھی باپ داداؤں کے پیچھے چلیں گے؟)''۔(۲۱)۔ (باپ دادا کی اندھی تقلید کی وجہ سے بھی انسان گمراہ ہوجاتا ہے، بزرگوں سے اندھی عقیدت کبھی کبھی انسان کو لے ڈوبتی ہے، باپ داداؤں کا عمل شریعت نہیں ہے، باپ داداؤں کا طور طریقہ دین نہیں ہے، کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا)۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۲۲

''اور جو شخص اپنا چہرہ (اپنے آپ کو) اللہ کے آگے جھکا دے، اور وہ نیک عمل کرنے والا (بھی) ہو، تو بیشک اس نے (دین اسلام کا) مضبوط سہارا ''تھام'' لیا، اور سب کاموں کا آخری انجام اللہ ہی کے حوالے ہے (اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے)''۔(۲۲)

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۲۳

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اور جو کوئی کفر کرتا ہے (حق کا انکار کرتا ہے)، تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کردے، انھیں ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے، تب ہم انھیں ان کے کاموں (کالے کرتوتوں) کی خبر دیں گے، بیشک اللہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔(۲۳)

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۲۴

''(حق کا انکار کرنے والوں) کو ہم کچھ دنوں تک دنیاوی زندگی میں مزے اڑانے دیں گے، پھر انھیں سب سے بُرے عذاب (جہنم) کی

طرف کھینچ کر لے جائیں گے''۔ ﴿۲۴﴾

وَ لَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) اگر آپ ان (انکار کرنے والوں) سے پوچھیں گے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: سب اللہ ہی کے لیے ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ ﴿۲۵﴾

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

''جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب) اللہ ہی کا ہے، بیشک اللہ بڑا بے نیاز ہے (ساری کائنات سے بے پرواہ ہے)، تعریف کے لائق ہے (بڑی خوبیوں والا ہے) ﴿۲۶﴾

وَ لَوْ اَنَّمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

''اور زمین کے سارے درخت قلم بن جائیں، اور سمندر سیاہی (روشنائی) بن جائے، اور اس کے علاوہ سات سمندر اس کے ساتھ مل جائیں، تب بھی ''اللہ کی باتیں'' ختم نہیں ہوں گی، بیشک اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۲۷﴾

مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

''(اے لوگو!) تم سب کو پیدا کرنا، اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھا دینا (اللہ کے لیے) ایسا ہی ہے، جیسے ایک انسان کو (پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کرنا)، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔ ﴿۲۸﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾

''کیا آپ (ﷺ) نے دیکھا نہیں کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اسی نے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہے، ہر ایک مقرر وقت تک چلتا رہے گا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کی اللہ پوری خبر رکھتا ہے''۔ ﴿۲۹﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ ع

''یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ اللہ ہی ''حق'' ہے (حقیقی اور سچا معبود ہے)، اور اس کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سب باطل (بے بیکار) ہیں، اور بیشک اللہ سب سے بلند (اونچی شان والا)، سب سے بڑا ہے''۔ ﴿۳۰﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾

''کیا آپ (ﷺ) نے دیکھا نہیں کہ کشتی (جہاز) سمندر میں اللہ کی مہربانی سے چلتے ہیں، تاکہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھائے؟ بیشک بہت زیادہ صبر کرنے والوں، (اور) بہت زیادہ شکر ادا کرنے والوں کے لیے اس میں نشانیاں ہیں''۔ ﴿۳۱﴾۔ (جہازوں کے پانی پر چلنے میں اللہ کی بڑی نشانیاں ہیں: پانی ہر چیز کو اوپر کی طرف اٹھاتا ہے، سمندر میں

طوفان آتے ہیں، اس وقت ان جہازوں کی حیثیت ایک ''تنکے'' کی طرح ہوتی ہے، جہازوں کا سمندری موجوں کو چیرتے ہوئے چلنا اللہ کی بڑی مہربانی ہے، سمندر کے اندر ایسی ایسی مچھلیاں ہیں جو ایک ہی ٹکر سے جہازوں کو ڈبو سکتی ہیں، یہ بس اللہ کی مہربانی ہے کہ انسان سمندری سفر آرام سے کر پا رہا ہے)۔

وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝٣٢

''اور جب (سمندر میں) لوگوں پر ''سائبانوں'' (پہاڑوں، بادلوں) جیسی موج چھا جاتی ہے، تو (وہ کفار و مشرکین) ایک اکیلے اللہ کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارتے ہیں، پھر جب وہ انھیں بچا کر خشکی (زمین) پر لے آتا ہے، تو ان میں سے کچھ ہیں جو سیدھے راستے پر رہتے ہیں، (باقی لوگ پھر شرک کرنے لگتے ہیں)، اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتا ہے جو ''غدار'' اور بڑا ''ناشکرا'' ہے''۔ ۝٣٢

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝٣٣

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، اور اس دن سے ڈرو جب باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام نہیں آئے گا، اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا، بیشک اللہ کا وعدہ ''سچا'' ہے، اس لیے تم لوگوں کو دنیاوی زندگی کہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ سب سے بڑا دھوکے باز (یعنی شیطان) تم لوگوں کو اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے''۔ ۝٣٣

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝٣٤

''بیشک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا؟ اور کوئی نہیں جانتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا؟، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، سب کی خبر رکھنے والا ہے''۔ ۝٣٤

آیات: 30 | (32) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 3

سورہ ''سَجْدَة'' کے بارے میں:

سورہ نمبر (32)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (75)۔ السَّجْدَة: سجدہ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (15) میں ہے۔
سورہ ''سَجْدَة'' سورہ نمبر (32) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے، اس میں (30) آیتیں اور (3) رکوع ہیں۔

سورہ "سَجْدَة" کی فضیلت:

نبی ﷺ جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں سورہ "سجدہ" اور دوسری رکعت میں سورہ "دہر" پڑھتے تھے:

(صحيح مسلم ـ كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِيْن- بَابُ اِسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ حدیث نمبر 879) ـ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقِينَ " عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں (الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ) اور دوسری رکعت میں (وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ) پڑھا کرتے تھے، اور جمعہ کی نماز میں سورہ (الْجُمُعَةِ) اورسورہ (الْمُنَافِقِيْنَ) پڑھا کرتے تھے"۔

سورہ "سَجْدَة" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "سجدہ" کے شروع میں "قرآن" کے بارے میں ہے کہ "رَبُّ الْعَالَمِيْن" (جہان کے پالنے والے) کی طرف سے ہے۔ (۲) آسمان وزمین کی پیدائش کا ذکر ہے۔ (۳) انسان کی پیدائش کے مرحلوں کا ذکر ہے۔ (۴) روح نکالنے والے فرشتے "مَلَكُ الْمَوْت" کا ذکر ہے۔ (۵) قیامت کا منظر ہے کہ انکار کرنے والے لوگ وہاں افسوس کریں گے۔ (۶) نیک لوگوں کا ذکر ہے کہ اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ (۷) ذکر ہے کہ نیک لوگوں کے لیے ایسی جنت ہے کہ کسی کو معلوم نہیں ہے، کافروں کے لیے جہنم ہے۔ (۸) بنی اسرائیل کو اللہ نے کتاب دیا ہے۔ (۹) لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کا دن کب ہے؟ (۱۰) آپ ﷺ بھی ان لوگوں کے ساتھ قیامت کے انتظار میں رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

الٓمّٓ ۚ①

"الف۔لام ۔میم"۔①۔ ("الف۔لام ۔میم"۔یہ "حُرُوْفِ مُقَطَّعَات" میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کرکے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ②

"یہ کتاب (قرآن) ربُّ العالمین (دونوں جہانوں کے پالنے والے) کی طرف سے ہے جس میں ذرہ برابر شک نہیں ہے"۔②

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

"کیا (انکار کرنے والے) یہ کہہ رہے ہیں کہ (محمد) نے "قرآن" کو (خود ہی) گھڑ لیا ہے، (بات ایسی نہیں ہے) بلکہ یہ تو آپ کے رب کی

مِّنۡ قَبۡلِكَ لَعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ۝۳

طرف سے اس لیے آیا ہے، تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، شاید وہ سیدھے راستے پر آجائیں“ ۔۳۔ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے نبی ہیں مگر عرب میں پیدا ہوئے، عرب میں ابراہیم علیہ السلام سے بہت پہلے ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف بھیجے گئے تھے، عرب میں ابراہیم علیہ السلام ان کے بعد اسماعیل علیہ السلام پھر ان کے بعد شعیب علیہ السلام آئے، باقی انبیاء شام اور فلسطین کے علاقے کی طرف آئے، شعیب علیہ السلام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لگ بھگ دو ہزار سال کا وقفہ ہے، انبیاء عرب کے حدود کے باہر آئے ہیں، عربوں میں ان نبیوں کی تعلیمات پہنچتی رہی ہیں، عرب کے تعلقات شام اور فلسطین کے لوگوں سے تھے، تجارتی قافلے بھی آتے جاتے تھے، مشرکین مکہ میں بھی ہر زمانہ میں کچھ لوگ ہمیشہ ایسے رہے جو شرک سے دور تھے اور توحید پر تھے)۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ‌ؕ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا شَفِيۡعٍ‌ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوۡنَ ۝۴

”اسی اللہ نے آسمانوں اور زمین کو، اور ان دونوں کے درمیان کی سب چیز کو ”چھ“ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر ”مستوی“ ہوگیا، اس کے سوا تمہارا نہ کوئی ”ولی“ (مدد کرنے والا) ہے، اور نہ کوئی سفارش کرنے والا ہے، کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟“ ۔۴۔ (اللہ عرش پر ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، نہ اس کا ”انکار“ کیا جاسکتا ہے، نہ اسے ”تشبیہ“ دی جاسکتی ہے، اور نہ ہی اس کی ”کیفیت“ ہی بیان کی جاسکتی ہے۔ عرش کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان اور اوپر کی ہر چیز پر محیط ہے، ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ”تشبیہ“ دیا وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا ”انکار“ کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہیں، اور اس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے)۔

يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يَعۡرُجُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗۤ اَلۡفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ۝۵

”وہی اللہ آسمان سے زمین تک ہر معاملے کی دیکھ بھال کرتا ہے (ہر کام کا انتظام کرتا ہے)، پھر ہر بات اللہ کے سامنے اس دن پیش ہوگی جو ”ایک دن“ تمہارے گنتی کے حساب سے ”ایک ہزار“ سال کے برابر ہے“ ۔۵۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ۝۶

”وہی اللہ ہر غائب اور حاضر (کھلے اور چھپے) کا جاننے والا ہے، سب پر غالب (بڑا زبردست)، بہت رحم والا ہے“ ۔۶۔

الَّذِىۡۤ اَحۡسَنَ كُلَّ شَىۡءٍ خَلَقَهٗ‌ وَبَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِيۡنٍ‌ ۝۷

”جس اللہ نے ہر چیز کو بڑے اچھے انداز میں پیدا کیا ہے، (جو چیز بھی بنائی خوب بنائی)، اور انسان کی پیدائش کی شروعات مٹی سے کی“ ۔۷۔ (آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے، یا انسان سے نکلنے والا ”حقیر پانی“ (نطفہ)

تو زمین کی غذا کھانے سے بنتا ہے اس لیے نطفہ کی اصل "مٹی" ہے)۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ﴿۸﴾

"پھر اللہ نے انسان کی "نسل" کو ایک "حقیر پانی" (نطفہ) کے جوہر (خلاصہ اور نچوڑ) سے چلایا ہے"۔﴿۸﴾

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾

"پھر انسان کی مکمل شکل وصورت بنائی، اور اس میں روح پھونک دی، اور (اے انسانو!) اسی اللہ نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے، (مگر) تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو"۔﴿۹﴾

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

"اور کافر (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں مل جائیں گے، تو کیا پھر دوبارہ پیدا کیے جائیں گے؟ (کیوں نہیں ضرور پیدا کیے جاؤ گے)، اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ تو اپنے رب کی ملاقات ہی کا انکار کر رہے ہیں"۔﴿۱۰﴾

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

"آپ (ﷺ لوگوں سے) کہہ دیجیے: موت کا فرشتہ (مَلَكُ الْمَوْت) تمہاری روح نکال لے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، پھر تم سب اپنے رب کے پاس ہی لوٹائے جاؤ گے"۔﴿۱۱﴾

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

"(اے نبی ﷺ!) کاش! آپ وہ منظر دیکھ لیتے! جب یہ مجرم لوگ (حق کا انکار کرنے والے) اپنے رب کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے، (اپنے رب سے کہہ رہے ہوں گے) ہمارے رب! ہم نے سب کچھ دیکھ لیا اور سن لیا، اس لیے اب ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے، تا کہ ہم نیک عمل کریں، اب ہمیں آخرت پر پورا یقین ہو گیا ہے"۔﴿۱۲﴾

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾

"اور اگر ہم چاہتے، تو ہر شخص کو (دنیا ہی میں) ہدایت دے دیتے (سیدھے راستے پر چلنے پر مجبور کر دیتے)، لیکن میری یہ بات پوری ہو کر رہی کہ (جو دنیا میں اپنی مرضی سے ایمان نہیں لائیں گے تو) میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے ضرور بھر دوں گا"۔﴿۱۳﴾

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

"(انکار کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ) اب تم لوگ جہنم کا مزہ چکھو، اس لیے کہ تم اس (قیامت کے) دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے، آج ہم بھی تمہیں بھول گئے ہیں، اور جو کچھ تم کرتے تھے، اس کے بدلے اب ہمیشہ کا عذاب چکھتے رہو"۔﴿۱۴﴾

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا

"بیشک ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، جن کا حال یہ ہے کہ

بِهَا خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوۡا بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ هُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ۩﴿۱۵﴾

جب انھیں آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے، تو سجدے میں گر جاتے ہیں، اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور وہ تکبر (گھمنڈ) نہیں کرتے''۔﴿۱۵﴾ (سورہ سجدہ کی یہ آیت (۱۵) پر ''تلاوت کا سجدہ'' ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۱۰) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ''سجدہ تلاوت'' کی دعا: ''سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ'' (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن ترمذی۔ کِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر۔3425)۔(صحیح)۔

تَتَجَافٰی جُنُوۡبُهُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۱۶﴾

''(رات میں ایمان والوں کے) پہلو (پیٹھ) بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ لوگ اپنے رب کو ڈر اور امید سے (عذاب کے ڈر سے اور جنت کی امید میں) پکارتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے ان کو روزی دی ہے، اس میں سے (اللہ کے لیے) خرچ کرتے ہیں''۔﴿۱۶﴾

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

''کسی نفس (جان) کو نہیں معلوم کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کون کون سی چیز چھپا کر رکھی گئی ہے، یہ ان کے نیک کاموں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے''۔﴿۱۷﴾

اَفَمَنۡ کَانَ مُؤۡمِنًا کَمَنۡ کَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسۡتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

''کیا ایمان والا فاسق (نافرمان) کی طرح ہوسکتا ہے؟ یہ دونوں (مومن اور کافر) برابر نہیں ہوسکتے''۔﴿۱۸﴾

اَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ جَنّٰتُ الۡمَاۡوٰی ۫ نُزُلًۢا بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾

''تو جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، تو ان کے لیے ہمیشہ رہنے کی جگہ (جنتیں) ہیں (باغات ہیں)، یہ ان کے نیک کاموں کے بدلے میں ان کی ''مہمانی'' ہوگی''۔﴿۱۹﴾

وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰىهُمُ النَّارُ ؕ کُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَاۤ اُعِیۡدُوۡا فِیۡهَا وَ قِیۡلَ لَهُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِهٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۰﴾

''اور جن لوگوں نے (حق کا) انکار کردیا، تو ان کا ٹھکانا جہنم ہے، جب بھی جہنم سے نکلنا چاہیں گے، تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے، اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے''۔﴿۲۰﴾

وَ لَنُذِیۡقَنَّهُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰی دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَکۡبَرِ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۱﴾

''اور ہم (حق کا انکار کرنے والوں کو آخرت کے) بڑے عذاب (جہنم) سے پہلے بھی ان کو (دنیا میں) چھوٹے عذاب (قید وبند اور آزمائش) کا مزا ضرور چکھائیں گے، شاید کہ وہ لوگ اپنے رب کی طرف لوٹ آئیں (کفر وشرک کو چھوڑ کر اسلام قبول کرلیں)''۔﴿۲۱﴾

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ثُمَّ اَعۡرَضَ عَنۡہَا ؕ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

''اوراس سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے، تو ان سے منہ موڑ لے، بیشک ہم مجرموں (حق کا انکار کرنے والوں) سے انتقام (بدلہ) لے کر رہیں گے''۔ ﴿۲۲﴾

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ فَلَا تَکُنۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآئِہٖ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿ۚ۲۳﴾

''اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی تھی، تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ قرآن کے بارے میں شک نہ کریں، اور ہم نے اس کتاب (تورات) کو بنی اسرائیل کے لیے ''ہدایت'' بنایا تھا''۔ ﴿۲۳﴾

وَ جَعَلۡنَا مِنۡہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا لَمَّا صَبَرُوۡا ۟ؕ وَ کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۴﴾

''اور جب (بنی اسرائیل) نے (دین کے راستے میں) صبر کیا، تو ہم نے ان میں سے بہت سے ''رہنما'' (سردار) پیدا کیے، جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے، اور وہ ہماری آیتوں پر پورا یقین رکھتے تھے''۔ ﴿۲۴﴾

اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ یَفۡصِلُ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۲۵﴾

''بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب ہی قیامت کے دن، (ایمان والے اور کافروں کے درمیان اور انبیاء کرام اور ان کی امتوں کے درمیان) اُن باتوں کا فیصلہ کرے گا، جن میں لوگ آپس میں اختلاف کیا کرتے تھے''۔ ﴿۲۵﴾

اَوَ لَمۡ یَہۡدِ لَہُمۡ کَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَبۡلِہِمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ یَمۡشُوۡنَ فِیۡ مَسٰکِنِہِمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۶﴾

''کیا ان (کافروں) کو اس بات سے کوئی ہدایت نہیں ملی، کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم ہلاک و برباد کر چکے ہیں (قوم عاد، قوم ثمود، اور قوم شعیب عرب ہی سے تھے، یہ سب قومیں اپنے گناہوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئیں)، جن کے گھروں میں (آج یہ انکار کرنے والے کفار مکہ) چل پھر رہے ہیں؟ بیشک اس میں بہت ساری نشانیاں ہیں، تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں؟''۔ ﴿۲۶﴾

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَسُوۡقُ الۡمَآءَ اِلَی الۡاَرۡضِ الۡجُرُزِ فَنُخۡرِجُ بِہٖ زَرۡعًا تَاۡکُلُ مِنۡہُ اَنۡعَامُہُمۡ وَ اَنۡفُسُہُمۡ ؕ اَفَلَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾

''کیا (انکار کرنے والوں) نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو خشک (سوکھی) اور بنجر (بیکار پڑی ہوئی) زمین کی طرف بہالاتے ہیں، جس سے ہم کھیت میں ''فصل'' اگاتے ہیں، جسے لوگوں کے ''جانور'' بھی کھاتے ہیں، اور وہ لوگ خود بھی (کھاتے ہیں)، کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں؟''۔ ﴿۲۷﴾

وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہٰذَا الۡفَتۡحُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۸﴾

''اور (حق کا انکار کرنے والے مسلمانوں سے) کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ فیصلہ کب ہوگا؟''۔ ﴿۲۸﴾

قُلۡ یَوۡمَ الۡفَتۡحِ لَا یَنۡفَعُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِیۡمَانُہُمۡ وَ لَا ہُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ﴿۲۹﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: فیصلہ کے دن (قیامت کے دن) کافروں کا ایمان لانا ان کو کچھ فائدہ نہیں دے گا، اور نہ ہی ان

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۸ | ۱۶

کافروں کو کوئی چھوٹ دی جائے گی''۔﴿۲۹﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ (انکار کرنے والوں) سے منہ موڑ لیجیے (ان سے الجھنا اور بحث کرنا چھوڑ دیجیے)، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انتظار کیجیے، وہ (انکار کرنے والے) بھی انتظار کر رہے ہیں''۔﴿۳۰﴾

(33) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ

آیات: 73 رکوع: 9

سورہ "اَحْزَاب" کے بارے میں:

سورہ نمبر (33)۔ نزول کے حساب سے نمبر (73)۔ اَلْاَحْزَابُ: گروہ۔ آیت نمبر (20) میں ہے۔

سورہ ''احزاب'' مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مدنی سورت ہے۔ اس میں (73) آیتیں اور (9) رکوع ہیں۔ پورے قرآن میں ''تین'' سورتیں ایسی ہیں جس میں عورتوں کے مسائل زیادہ ہیں: سورہ نساء سورہ نمبر ۴، سورہ نور سورہ نمبر ۲۴ اور سورہ احزاب سورہ نمبر ۳۳۔

سورہ "اَحْزَاب" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "اَحْزَاب" کے شروع میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ نصیحتیں کی گئی ہیں، آپ اللہ سے ڈرتے رہیں، کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیں، جو وحی کی جا رہی ہے اسی کے حساب سے چلیں، اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ (۲) کسی انسان کے پاس دو دل نہیں ہیں۔ (۳) بچہ کو باپ کی طرف منسوب کرو۔ (۴) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے نزدیک ان کی جانوں سے زیادہ محبوب ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں "اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ" (مومنوں کی مائیں) ہیں۔ (۵) چند نبیوں کا ذکر ہے۔ (۶) ''غزوۂ احزاب'' کا ذکر کئی آیتوں میں ہے۔ (۷) ''غزوۂ بنی قریظہ'' کا واقعہ ہے۔ (۸) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ (۹) ۲۲ ویں پارے کے شروع میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو نصیحت ہے کہ اللہ سے ڈرتی رہو، درست بات کہو، اپنے گھروں میں بیٹھی رہو، زمانۂ جاہلیت کی عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار کر کے گھر سے باہر نہ نکلو، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو، تم ہی اہل بیت میں سے ہو۔ (۱۰) جنتی مردوں اور عورتوں کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ (۱۱) آیت نمبر ''۳۷'' میں ایک صحابی ''زید رضی اللہ عنہ'' کا نام آیا ہے، جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے، آگے ہے کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے شادی کر سکتے ہیں۔ (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ "خَاتِمُ النَّبِيّٖنَ" (نبیوں کے لیے مہر اور آخری نبی) ہیں۔ (۱۳) چچا اور پھوپھی کی بیٹیوں سے نکاح کی اجازت ہے۔ (۱۴) کھانے کی دعوت کا ذکر ہے کہ کھانے کے بعد جلد جائیں۔ (۱۵) پردے کی پیچھے سے عورتوں سے کوئی چیز مانگیں۔ (۱۶) کچھ لوگوں سے پردے میں سہولت ہے۔ (۱۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کا ذکر ہے۔ (۱۸) ایمان والوں کو تکلیف دینے والے کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۱۹) عورتوں کے لیے گھر سے باہر نکلنے پر

پردے کا حکم ہے۔(۲۰) جنتی اور جہنمی لوگوں کا ذکر ہے، اس دن افسوس کریں گے۔(۲۱) ایمان والوں سے کہا جار ہا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔(۲۲) سورہ کے اخیر میں ہے کہ منافق مردوں، عورتوں اور مشرکوں کے لیے عذاب ہے، اور ایمان والوں کو اللہ معاف کردے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا رحم والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۙ‏ ۝۱

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ اللہ سے ڈرتے رہیں، اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیں، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔ ۝۱

وَّاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰٓى اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۙ‏ ۝۲

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر آپ کے رب کی طرف سے جو ''وحی'' آتی ہے، اس کی پیروی کیجیے، (اے لوگو!) جو کچھ تم کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ۝۲

وَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا‏ ۝۳

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں، اور کام بنانے کے لیے اللہ ہی کافی ہے''۔ ۝۳

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَيۡنِ فِىۡ جَوۡفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزۡوَاجَكُمُ الّٰٓـئِْ تُظٰهِرُوۡنَ مِنۡهُنَّ اُمَّهٰتِكُمۡ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدۡعِيَآءَكُمۡ اَبۡنَآءَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ قَوۡلُـكُمۡ بِاَفۡوَاهِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوۡلُ الۡحَـقَّ وَهُوَ يَهۡدِى السَّبِيۡلَ‏ ۝۴

''اللہ نے کسی آدمی کے اندر ''دو دل'' نہیں بنایا ہے، اور نہ ہی تمہاری ان بیویوں کو جن کو تم نے ''ماں'' کہہ دیا ہے، تمہاری ''سگی مائیں'' بنایا ہے، اور نہ ہی تمہارے ''منہ بولے'' بیٹوں کو تمہارے سگے بیٹے بنایا ہے، یہ تو صرف تمہاری زبانی باتیں ہیں، اور اللہ ''حق'' بات ہی کہتا ہے، اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے''۔ ۝۴۔ (اس آیت میں (پہلی بات) یہ ہے کہ ''دو دل'' نہ بنانے کا مطلب کیا ہے؟: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی دل ہے تو ایک ہی چیز اس کے اندر رہے، یہ ناممکن ہے کہ ایک آدمی مومن اور منافق دونوں رہے، یا کافر اور مسلم دونوں رہے۔ اس آیت میں (دوسری بات) ''ظہار'' کے بارے میں ہے۔ ''ظہار'' کا دستور بھی بیکار ہے اس لیے کہ ماں باپ تو ایک ہی ہوتے ہیں، بیوی ماں کیسے ہو سکتی ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے جس طرح میری ماں مجھ پر حرام ہے اسی طرح یہ بول دینے سے اب میری بیوی مجھ پر حرام ہو گئی، مگر صرف کہہ دینے سے بیوی ماں نہیں بن جاتی، ماں تو وہ ہے جس نے جنا ہے، اب اگر بیوی کو ماں کہہ کر ماں سمجھ بیٹھو تو یہ تمہاری زبانی بات ہے۔ اس آیت میں (تیسری بات) منہ بولے بیٹے کے بارے میں ہے، منہ بولا بیٹا سگا بیٹا نہیں بن سکتا۔ کسی کے پاس دو باپ کیسے ہو سکتے ہیں؟ منہ بولا بیٹا اپنے نقلی باپ کا وارث نہیں بن سکتا، اور نہ ہی نقلی باپ منہ بولے بیٹے کا وارث بن سکتا ہے، منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے، اس لیے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، زید بن محمد نہیں ہیں)۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

''ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے اپنے باپوں کے نام سے پکارو، اللہ کے یہاں یہی انصاف والی بات ہے، اور اگر تمھیں ان (منہ بولے بیٹوں) کے باپوں کی جانکاری نہ ہو، تو وہ (منہ بولے بیٹے) تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں، اور کوئی بات تم بھول چوک کی وجہ سے کہہ دو تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، مگر جو بات دل سے جان بوجھ کہہ دو (تو اس پر گناہ ہے)، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔۞

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

''بیشک ایمان والوں کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب نبی ﷺ ہیں، اور نبی (ﷺ) کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں، اور اللہ کی کتاب میں دوسرے مومنوں اور مہاجرین کے مقابلے میں ''رشتہ دار'' ایک دوسرے پر (میراث کے معاملے میں) زیادہ حق رکھتے ہیں، ہاں اگر تم اپنے دوستوں (کے حق میں کوئی وصیت کر کے ان) کے ساتھ کوئی بھلائی کرنا چاہو (تو کر سکتے ہو)، یہ بات کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے''۔۞

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

''اور (اے نبی ﷺ!) جب ہم نے سب نبیوں سے عہد (وعدہ) لیا تھا، اور آپ (ﷺ) سے بھی، اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) سے بھی، اور ان سب سے ہم نے بہت پکا عہد (وعدہ) لیا تھا''۔۞۔ (نبیوں کا عہد کیا ہے؟ یہ بھی کئی بار قرآن میں آیا ہے۔ ''عھد ألست: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' یہ عہد الگ ہے۔ نبیوں کے عہد کا ذکر کئی بار آیا ہے۔ سورہ بقرہ میں آیت نمبر 83۔ سورہ آل عمران آیت نمبر 187۔ سورہ مائدہ آیت نمبر 67۔ سورہ اعراف آیت نمبر 169۔ سے آیت نمبر 171۔ تک۔ اسی طرح سورہ فصلت آیت نمبر 13۔ وہ عہد یہ ہے کہ ہر پیغمبر اپنے سے پہلے پیغمبروں کی اور ان کی کتابوں کی تصدیق کرے، اللہ کے حکم پر عمل پہلے خود کرے، اللہ کا پیغام ہر ایک کو پہنچائے، کسی پیغام کو نہ چھپائے)۔

لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ع

''تا کہ اللہ (قیامت کے دن) سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں (کیے گئے وعدے کے بارے میں) سوال کرے، اور کافروں (انکار کرنے والوں) کے لیے تو اللہ نے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔۞

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

''اے ایمان والو! تم اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو، جب کافروں کی فوجیں (جنگ خندق میں) تم پر ٹوٹ پڑیں، تو ہم نے ان لوگوں پر تیز

عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۙ﴿۹﴾

آندھی اور ایسے لشکر (فرشتے) بھی بھیجے جو تمھیں نظر نہیں آتے تھے، اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا تھا"۔﴿۹﴾۔ (آیت نمبر ۹ سے آیت نمبر ۲۵ تک (۱۷) آیتوں میں جنگ احزاب (جنگ خندق شوال ۵ ہجری) کا ذکر ہے، یہودیوں کے اکسانے پر پورے عرب سے کافروں نے 10 ہزار کا لشکر لیکر مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے آ گئے، نبی ﷺ کے ساتھ 3 ہزار مجاہدین تھے۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے نبی ﷺ نے مدینہ کے بچاؤ کے لیے "خندق" کھودی، اس لیے اس کو "جنگ خندق" بھی کہتے ہیں، اس کی وجہ سے دشمن "مدینہ" میں داخل نہ ہو سکے، مشرکین مکہ نے خندق دیکھی تو ایک مہینے تک خندق کے اس پار رکے رہے، ایک مہینے کے بعد تیز ہوا چلی، ان کافروں کے "ٹینٹ" (خیمے) اکھڑ گئے، ان کی ہانڈیاں الٹ گئیں، ان کے جانور رسیاں توڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے، اور اس طرح وہ سب لوگ بھی بھاگنے پر مجبور ہو گئے)۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾

"(یادکرو) جب دشمن (جنگ خندق میں) تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے تم پر چڑھ آئے تھے، اور جب (ڈر کی وجہ سے) آنکھیں پھر گئیں (چندھیا گئیں)، اور کلیجے منھ کو آ گئے، اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سوچنے لگے تھے (کہ اللہ ہماری مدد کرے گا یا نہیں کرے گا؟)"۔﴿۱۰﴾

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾

"اس (جنگ خندق کے) موقع پر ایمان والے آزمائے گئے، اور بری طرح ہلا دیئے گئے"۔﴿۱۱﴾

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾

"اور (یادکرو) جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دل بیمار تھے، کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے ہم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا"۔﴿۱۲﴾

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

"اور جب (منافقوں) میں سے کچھ لوگوں نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا: اے یثرب (مدینہ) والو! آج تمھیں ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے (جنگ کی جگہ چھوڑ کر) تم لوگ اپنے گھروں کو واپس آ جاؤ۔ اور ان (منافقوں) کا ایک "گروہ" (جنگ کی جگہ چھوڑ کر واپس جانے کی) اجازت مانگ رہا تھا، اور وہ لوگ کہہ رہے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں (دشمن کے سامنے کھلے پڑے ہیں اس لیے اس کی حفاظت کے لیے جانے کی اجازت دی جائے)، جب کہ ان کے گھر غیر محفوظ نہیں تھے، وہ منافقین تو صرف (کسی طرح جنگ کے میدان سے) بھاگنا چاہتے تھے"۔﴿۱۳﴾

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ

"اور اگر کافروں کے لشکر چاروں طرف سے "مدینہ" میں داخل ہو جاتے،

سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾

اوران منافقوں کو (مسلمانوں کے خلاف) فتنے (لڑائی) کی دعوت دیتے، تو ضرور وہ منافقین (کافروں کی بات) مان لیتے، اور اس میں کچھ بھی دیر نہیں لگاتے''۔﴿۱۴﴾

وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

''اور جب کہ اس سے پہلے (منافقوں) نے اللہ سے عہد (وعدہ) کیا تھا کہ وہ پیٹھ پھیر کر نہیں جائیں گے، اور اللہ سے کیے گئے عہد (وعدہ) کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا''۔﴿۱۵﴾

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ ان (منافقوں) سے کہہ دیجیے: اگر تم موت سے یا قتل ہونے سے بھاگ رہے ہو، تو تمہارا بھاگنا تمھیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا، اور اس طرح تم لوگ کچھ دن (دنیا میں) فائدہ اٹھالو (ذرا مزے کرلو)''۔﴿۱۶﴾

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

''آپ (ﷺ ان منافقوں سے) پوچھ لیجیے: اگر اللہ تمھیں تکلیف دینا چاہے تو کون ہے جو اس سے تمھیں بچا سکے؟ یا اگر تم پر مہربانی کرنا چاہے (تو کون ہے جو اسے روک سکے؟)، اور اللہ کے سوا یہ لوگ اپنا نہ کوئی ''ولی'' (دوست) پائیں گے، اور نہ ہی کوئی مددگار''۔﴿۱۷﴾

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۸﴾

''اللہ تم میں سے (جہاد میں) رکاوٹ ڈالنے والے (منافقوں) کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور ان کو بھی (خوب اچھی طرح جانتا ہے) جو اپنے (مسلمان) بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ، اور خود یہ منافقین بہت کم جہاد میں حصہ لیتے ہیں''۔﴿۱۸﴾

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

''(اور وہ منافقین) تم مسلمانوں کا ساتھ دینے میں بڑے بخیل ہیں، اور پھر جب جنگ کا خطرہ ہوتا ہے تو آپ (ﷺ) دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ آنکھیں پھیر پھیر کر آپ کی طرف یوں دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی ہو، پھر جب خطرہ دور ہو جاتا ہے تو مالِ غنیمت کی لالچ میں تیز تیز زبانیں چلانے لگتے ہیں (زبان درازی کرتے ہیں)، یہی لوگ ہیں جو ہرگز ایمان نہیں لائے ہیں، اسی لیے اللہ نے ان کے سارے اعمال (کاموں) کو برباد کر دیا ہے، اور یہ بات اللہ کے لیے بہت آسان ہے''۔﴿۱۹﴾

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي

''یہ (منافقین) یہی سمجھ رہے ہیں کہ دشمن کی فوجیں ابھی تک واپس نہیں گئی ہیں، اور اگر وہ فوجیں (دوبارہ) مڑ کر آجائیں، تو یہ (منافقین)

الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِيْلًا ۠﴿۲۰﴾

تمنا کریں گے کہ کاش! وہ لوگ دیہاتوں میں رہنے والے ہوتے، اور تمہارے حالات ہی پوچھ لیا کرتے، اور اگر وہ منافقین تم میں موجود بھی ہوتے تو (دشمن سے) لڑائی میں کم ہی حصہ لیتے''۔﴿۲۰﴾

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ﴿۲۱﴾

''(اے مسلمانو!) بیشک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے، جو بھی اللہ (سے ملنے) اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہو، اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو''۔﴿۲۱﴾

وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ؕ﴿۲۲﴾

''اور جب ایمان والوں نے دشمن کی فوجیوں کو دیکھا تو کہنے لگے: یہ تو وہی چیز ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وعدہ کیا تھا، اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سچ فرمایا، اور اس واقعہ نے تو ایمان اور فرمانبرداری کو اور بڑھا دیا''۔﴿۲۲﴾

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖؗ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ﴿۲۳﴾

''ایمان والوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا، اسے سچ کردکھایا، ان میں سے کچھ نے اپنی ذمہ داری پوری کر لی (یعنی اللہ کے راستے میں جان کا نذرانہ پیش کر کے شہید ہو گئے)، اور کچھ وقت کے انتظار میں ہیں، اور ان کے (ارادوں میں) کوئی تبدیلی نہیں آئی''۔﴿۲۳﴾۔ (مفسرین لکھتے ہیں: اس آیت سے مراد: وہ مدینہ کے انصار ہیں جنھوں نے ''بیعت عقبہ'' میں ہر حال میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ یا وہ صحابہ کرام ہیں جنھوں نے نذر مانی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع ملا تو ثابت قدم رہیں گے، تو ان میں سے کچھ تو جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے جیسے حمزہ رضی اللہ عنہ، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہ، اور کچھ لوگ بچ گئے جیسے عثمان بن عثمان رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہ اللہ کی راہ میں شہادت کا انتظار کرتے رہے اور اپنے رب سے جو وعدہ کیا تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں لائی)۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۲۴﴾

''(یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ اللہ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا بدلہ (انعام) دے، اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے، یا چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔﴿۲۴﴾

وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۵﴾

''اور (جنگ خندق میں آئے ہوئے) کافروں کو اللہ نے غصے میں بھرے ہوئے ہی (ناکام ونامراد) لوٹا دیا، اور لڑائی کے لیے ایمان والوں کی طرف سے اللہ خود ہی کافی ہو گیا، اور اللہ بڑی طاقت وقوت والا، سب پر غالب (بڑا زبردست) ہے''۔﴿۲۵﴾

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ فِيْ

''اور (مدینہ کے یہودیوں) میں سے جس (بنو قُریظہ) نے کافروں کی (جنگ خندق میں) مدد کی تھی، تو اللہ نے (بنو قریظہ کے یہودیوں) کو ان

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾

کے قلعوں (گھروں) سے نکال باہر کر دیا، اوران کے دلوں میں ایسا ڈر ڈال دیا، کہ (اے مسلمانو!) ان میں سے کچھ کو تم ''قتل'' کر رہے تھے، اور کچھ کو ''قیدی'' بنا رہے تھے''۔ ﴿۲۶﴾

وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

''اوراللہ نے تمھیں ان (بنوقُریظہ) کی زمین اوران کے گھروں اوران کے مال کا وارث (مالک) بنا دیا، اوراس زمین کا بھی وارث (مالک) بنا دیا جس زمین پر ابھی تک تم نے قدم نہیں رکھا ہے (یعنی خیبر کی زمین کا بھی وارث بنا دیا)، اوراللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔ ﴿۲۷﴾۔ (آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ میں غزوۂ بنوقریظہ ۵ ہجری کا ذکر ہے۔ مسلمانوں نے جنگ خندق کے بعد یہودیوں کے قبیلہ بنوقریظہ کا محاصرہ کیا، مدینہ میں یہودیوں کے تین قبیلے آباد تھے۔ (۱) بنوقینقاع، (۲) بنونضیر، (۳) بنوقریظہ۔ بنوقینقاع اور بنونضیر کے بعد بنوقریظہ ہی مدینہ میں رہ گئے تھے، جنگ خندق کے موقع پر بنوقریظہ نے خیانت کی اور معاہدہ کو توڑ دیا اور عرب کے کافروں کے ساتھ مل گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ خندق سے فارغ ہونے کے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: آپ نے ہتھیار اتار دیئے، ہم فرشتوں نے ابھی تک نہیں اتارے، رسول اللہ ﷺ نے اعلان کرا دیا کہ عصر کی نماز بنوقریظہ کے یہاں جا کر ادا کرنی ہے، 3 ہزار مجاہدوں کے ساتھ بنوقریظہ پہنچ گئے، بنوقریظہ کے سردار ''کعب بن اسد'' نے اپنی قوم کے سامنے تین باتیں رکھیں: (۱) اسلام قبول کر لو، (۲) اپنے بیوی بچوں کو اپنے ہاتھوں قتل کر دو، (۳) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) مان لو۔ 25 دن کے محاصرہ کے بعد بنوقریظہ نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دیئے کہ ان کے حق میں ''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ'' جو فیصلہ کر دیں انھیں منظور ہوگا، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ سنایا: (۱) بالغ مردوں کو قتل کر دیا جائے، (۲) عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے، (۳) ان کے مالوں کو مجاہدوں میں تقسیم کر دیا جائے، تو اسی طرح ہوا)۔

ع ۳ / ۱۹

يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

''اے نبی (ﷺ)! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے: اگر تم دنیا کی زندگی اوراس کی زیب و زینت چاہتی ہو، تو آؤ میں تمھیں کچھ سامان دے کر اچھے طریقے سے رخصت کر دوں''۔ ﴿۲۸﴾

وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

''اور (اے نبی ﷺ کی بیویو!) اگر تم اللہ اوراس کے رسول (ﷺ) اور آخرت کا گھر چاہتی ہو، تو یقین مانو! اللہ نے تم میں سے نیک عورتوں (نیکی کرنے والی عورتوں) کے لیے بڑا بدلہ (جنت) تیار کر رکھا ہے''۔ ﴿۲۹﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

''اے نبی (ﷺ) کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کھلی ''بے حیائی'' کرے، اسے دوگنا (ڈبل) عذاب دیا جائے گا، اور یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے''۔ ﴿۳۰﴾

(بائیسواں پارہ)

(بائیسویں پارے میں مکمل (18) رکوع ہیں۔اور (163) آیتیں ہیں)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو!) اور تم میں سے جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فرمانبرداری کرے گی، اور نیک عمل کرے گی، تو اسے ہم دوگنا (ڈبل) ثواب دیں گے، اور ہم نے اس کے لیے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے''۔﴿٣١﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیویو! تم کوئی عام عورتیں نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو (کسی اجنبی سے) نرمی سے (جان بوجھ کر نزاکت اور کشش سے) بات نہ کرو، ورنہ جس کے دل میں (گناہ کی) بیماری ہے، وہ کوئی برا خیال کرے گا، اور صاف سیدھی بات کرو''۔﴿٣٢﴾

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو!) اور اپنے گھروں میں ''ٹک'' کر بیٹھی رہو، اور پچھلے زمانے کی عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار کے ساتھ نہ نکلو، اور نماز کی پابندی کرتی رہو، اور زکوٰۃ دیتی رہو، اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فرمانبرداری کرتی رہو، اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اہل بیت! (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے والو!) اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے، اور تمھیں خوب پاک و صاف کر دے''۔﴿٣٣﴾ (اہل بیت میں ''بیوی'' بھی داخل ہے۔ سورہ ہود کی آیت نمبر ۷۳ اس کی دلیل ہے کہ فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو ''اہل بیت'' میں سے کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں (امہات المومنین) بھی ''اہل بیت'' میں سے ہیں، جس کا ذکر سورہ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں ہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے ساتھ فاطمہ رضی اللہ عنہا، علی رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ بھی اہل بیت میں سے ہیں)۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ ع

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو!) اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی جو باتیں سنائی جاتی ہیں، ان کو خوب اچھی طرح یاد رکھو، بیشک اللہ بڑا باریک نظر والا (باریک بین)، سب کی خبر رکھنے والا ہے''۔﴿٣٤﴾

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ

''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، عبادت کرنے والے مرد اور عبادت کرنے والی عورتیں، سچ بولنے والے

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾

مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ نے بخشش (گناہوں کی معافی) اور بہت بڑا بدلہ تیار کر رکھا ہے"۔﴿٣٥﴾۔(اس آیت میں مسلمان کی "دس" خوبیوں کا ذکر ہے، جن کے اندر یہ خوبیاں ہیں وہ لوگ کامیاب ہیں)۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾

"اور (یاد رکھو!) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی معاملے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جو بھی نافرمانی کرے گا تو بیشک وہ کھلی ہوئی گمراہی میں ہے"۔ ﴿٣٦﴾

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جب آپ اس شخص (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کو، جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا، اور آپ نے بھی احسان کیا تھا، یہ کہہ رہے تھے کہ تم اپنی بیوی (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) کو اپنے نکاح میں رہنے دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، تو اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسی بات اپنے دل میں چھپا رہے تھے جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا تھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں سے ڈر رہے تھے، جب کہ اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں، پھر جب "زید" (بن حارثہ رضی اللہ عنہ) نے اپنی بیوی (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) سے تعلق ختم کر لیا (طلاق دے دی)، تو ہم نے (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) کا نکاح آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کر دیا، تاکہ ایمان والوں کے لیے اپنے "منہ بولے" بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کوئی تنگی نہ رہے، جب کہ وہ منہ بولے بیٹوں نے اپنی بیویوں سے تعلق ختم کر لیا ہو (طلاق دے دی ہو)، اور اللہ کے حکم پر عمل ہونا ہی تھا"۔﴿٣٧﴾

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿٣٨﴾

"نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے اس کام میں کوئی "حرج" نہیں جسے اللہ نے ان کے لیے ضروری کیا ہے، یہی اللہ کی سنت ہے جو گزرے ہوئے نبیوں میں جاری رہی ہے، اور اللہ کا حکم ایک طے کیا ہوا فیصلہ ہے (نپا تلا

اِلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَّ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

فیصلہ ہے)''۔﴿۳۸﴾

''وہ انبیاء (علیہم السلام) جو اللہ کے پیغامات (لوگوں تک) پہنچاتے رہے ہیں، اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے، اور حساب لینے کے لیے اللہ ہی کافی ہے''۔﴿۳۹﴾

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے ''باپ'' نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور آخری نبی ہیں (نبیوں کے لیے مُہر ہیں، قیامت تک اب کوئی نبی آنے والا نہیں ہے)، اور اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۴۰﴾

''اے ایمان والو! اللہ کو خوب یاد کرو''۔﴿۴۱﴾

''اور صبح وشام اسی (اللہ) کی تسبیح (پاکی) بیان کرو''۔﴿۴۲﴾

''وہی اللہ تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے، اور اس کے فرشتے (بھی رحمت کی دعا کرتے ہیں)، تاکہ اللہ تمھیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے، اور اللہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے''۔﴿۴۳﴾

''جس دن ایمان والے اللہ سے ملیں گے، اس دن ان لوگوں کا استقبال ''سلام'' سے ہوگا، اور اللہ نے ایمان والوں کے لیے عزت والا انعام تیار کر رکھا ہے''۔﴿۴۴﴾

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! بیشک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، (جنت کی) خوشخبری سنانے والا، اور (جہنم سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے''۔﴿۴۵﴾

''اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والا، اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)''۔﴿۴۶﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان والوں کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجیے، کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل (جنت) ہے''۔﴿۴۷﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیں، اور ان کی طرف سے جو تکلیف پہنچے اس کی پرواہ نہ کریں (افسوس نہ کریں) اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں، (اس لیے کہ) اللہ ہی کام بنانے والا کافی ہے''۔﴿۴۸﴾

''اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے شادی کرو، پھر انھیں چھونے (ہم بستری) سے پہلے طلاق دے دو، تو ان پر تمہاری طرف

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

سے کوئی عدت نہیں ہے جس کی تم گنتی کرو، اس لیے تم انھیں کچھ دے دو، اور اچھے طریقے سے رخصت کرو“۔﴿۴۹﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ؗ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

”اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے آپ کے لیے آپ کی ان بیویوں کو ”حلال“ کردیا ہے جن کا مہر آپ نے ادا کردیا ہے، اور ان لونڈیوں کو بھی (حلال کردیا ہے) جو اللہ نے آپ کو دیا ہے، اور آپ کے چچا کی بیٹیاں، اور پھوپھی کی بیٹیاں، اور ماموں کی بیٹیاں، اور خالاؤں کی بیٹیاں بھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال ہیں)، جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے، اور ایسی ایمان والی عورت بھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال ہے) جس نے اپنے آپ کو نبی سے نکاح کے لیے پیش کیا ہو، اور اگر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں تو اس سے نکاح کرلیں، (اور یہ چار سے زیادہ نکاح کی اجازت) ایمان والوں کے علاوہ صرف آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے خاص ہے، ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم نے ایمان والوں پر ان کی ”بیویوں“ اور ”لونڈیوں“ کے بارے میں کیا فرض کیا ہے، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص اجازت اس لیے ہے) کہ آپ پر کوئی تنگی نہ رہے، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے“۔﴿۵۰﴾

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾

”(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی اختیار ہے کہ) آپ جس بیوی کو چاہیں اپنے سے الگ رکھیں، اور جس کو چاہیں اپنے ساتھ رکھیں، اور جس کو آپ نے الگ کردیا ہے، ان میں سے اگر کسی کو واپس بلانا چاہیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں، اس بات سے (زیادہ امید ہے) کہ ان سب کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی، اور انہیں رنج وغم نہیں ہوگا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو جو کچھ بھی دے دیں، وہ سب اس پر راضی رہیں گی، اور (اے لوگو!) اللہ (خوب اچھی طرح) جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑا بردبار ہے (نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا ہے)“۔﴿۵۱﴾

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ ع

”(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اب اس کے بعد دوسری عورتیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے حلال نہیں ہیں، اور نہ ہی آپ اپنی موجودہ بیویوں کے بدلے دوسری بیویاں لائیں گے، چاہے ان کی خوبصورتی آپ کو بہت پسند آجائے، سوائے ان لونڈیوں کے جس کے آپ مالک ہیں (وہ آپ

کے لیے حلال ہیں)، اور اللہ ہر چیز پر نگران (نگہبان) ہے"۔ ﴿۵۲﴾۔ (اس آیت کے دو مطلب ہیں: (۱) ایک مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ابھی "نو" بیویاں ہیں، اب ان کے علاوہ کسی سے شادی نہ کریں۔ (۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویاں اس بات پر راضی ہیں کہ جو بھی روکھا سوکھا آپ کی طرف سے ملے اس پر صبر کرنے والی ہیں اور اپنی باری کا مطالبہ نہیں کریں گی، اس لیے اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی نئی کو نہ لائیں۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سورۃ کی آیت نمبر (۵۱) جو اس سے پہلے ہے اس سے "منسوخ" ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے دوسری عورتوں سے نکاح کرنا جائز تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی "نو" بیویوں کا دل رکھنے کے لیے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد شادی نہیں کی)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾

"اے ایمان والو! جب تک تمھیں اجازت نہ دی جائے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے گھروں میں جایا نہ کرو، جب دعوت دی جائے تو کھانا پکنے تک انتظار میں بیٹھے مت رہو، بلکہ جب بلایا جائے اس وقت جاؤ، اور کھانا کھا کر جلدی واپس ہو جاؤ، اور وہیں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کرنے نہ لگ جاؤ، بیشک تمہاری اس حرکت سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تکلیف پہنچتی ہے، لیکن وہ تم سے شرماتے ہیں، اور اللہ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، اور جب تم (نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں) سے کوئی چیز مانگو، تو پردے کے پیچھے سے مانگو، ایسا کرنا تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کے لیے بہت اچھا ہے، اور (اے ایمان والو!) تمہارے لیے (ہرگز جائز) نہیں کہ تم رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو تکلیف دو، اور نہ (یہ جائز ہے) کہ آپ کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی بیویوں سے کبھی بھی شادی کرو، بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑے گناہ کا کام ہے"۔ ﴿۵۳﴾

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾

"(اے ایمان والو!) چاہے تم کوئی بات ظاہر کرو، یا چھپاؤ، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے"۔ ﴿۵۴﴾

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾

"عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ لونڈیوں سے۔ اور (اے عورتو!) اللہ سے ڈرتی رہو، بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے (بیشک اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے)"۔ ﴿۵۵﴾

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

"بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجتے رہو، اور خوب سلام

تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ ۛ

مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾

پڑھتے رہو''۔﴿۵۶﴾

''بیشک جولوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تکلیف دیتے ہیں، اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت (پھٹکار) بھیجتا ہے، اور ان کے لیے رسوا (ذلیل) کرنے والا عذاب (جہنم) تیار کر رکھا ہے''۔﴿۵۷﴾

''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کے کسی قصور (کسی جرم) کے بغیر تکلیف دیتے ہیں، تو وہ لوگ (بڑے ہی) بہتان (جھوٹ) اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں''۔﴿۵۸﴾

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اپنی بیویوں سے، اور اپنی بیٹیوں سے اور ایمان والوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے، کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے وہ (نیک عورتیں) پہچان لی جائیں گی، اور ستائی نہیں جائیں گی، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۵۹﴾

''اگر منافق، اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر اور شرک کی) بیماری ہے، اور جو لوگ ''مدینہ'' میں افواہیں (بری خبریں) پھیلاتے ہیں، اگر وہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں، تو ہم آپ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے، تو وہ لوگ تھوڑے ہی دن ''مدینہ'' میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس رہ سکیں گے''۔﴿۶۰﴾۔ (اس آیت میں ''بری خبریں پھیلانے'' والوں سے مراد: یہودیوں کا ایک قبیلہ ''بنو قریظہ'' ہے، جنگ خندق میں مدینہ میں رہتے ہوئے بنو قریظہ نے کافروں کا ساتھ دیا تھا، تو بنو قریظہ کے ساتھ، بنو نضیر کا سردار ''حیی بن اخطب'' بھی قتل ہوا جس نے بنو قریظہ کو عہد توڑنے پر مجبور کیا تھا)۔

''(بنو قریظہ اور ان جیسی فکر رکھنے والے) لوگ ملعون ہیں (اللہ کی رحمت سے دور ہیں)، جہاں کہیں بھی ہوں گے، پکڑ لیے جائیں گے، اور انہیں ایک ایک کر کے قتل کر دیا جائے گا''۔﴿۶۱﴾۔ (اس آیت میں ''بری خبریں پھیلانے'' والوں سے مراد: یہودیوں کا ایک قبیلہ ''بنو قریظہ'' ہے، بنو قریظہ نے خیانت کی اور معاہدہ کو توڑ دیا اور عرب کے کافروں کے ساتھ مل گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہونے کے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: آپ نے ہتھیار اتار دیئے، ہم فرشتوں نے ابھی تک نہیں اتارے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان کرا دیا کہ عصر کی نماز بنو قریظہ کے یہاں جا کر ادا کرنی ہے، 3 ہزار مجاہدوں کے ساتھ بنو قریظہ پہنچ گئے۔ 25 دن کے محاصرہ کے بعد بنو قریظہ نے اس شرط

پرہتھیار ڈال دیئے کہ ان کے حق میں ''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ'' جو فیصلہ کردیں انھیں منظور ہوگا، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ سنایا: (۱) بالغ مردوں کو قتل کردیا جائے، (۲) عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے، (۳) ان کے مالوں کو مجاہدوں میں تقسیم کردیا جائے، تو اسی طرح ہوا اور بنو قریظہ کے ساتھ، بنو نضیر کا سردار ''حیی بن اخطب'' بھی قتل ہوا جس نے بنو قریظہ کو عہد توڑنے پر مجبور کیا تھا)۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝٦٢

''جو لوگ اس سے پہلے گزر چکے ہیں، ان کے بارے میں بھی اللہ کی یہی سنت رہی ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے''۔۶۲

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝٦٣

''لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے: اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے، اور آپ کو کیا معلوم شاید قیامت قریب آچکی ہو''۔۶۳

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝٦٤

''بیشک اللہ نے کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) پر لعنت (پھٹکار) کی ہے، اور ان کے لیے جہنم کی بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے''۔۶۴

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝٦٥

''جس میں (حق کا انکار کرنے والے) لوگ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اپنا کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے''۔۶۵

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝٦٦

''جس دن (حق کا انکار کرنے والوں) کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے، تو وہ (افسوس کرتے ہوئے) کہیں گے: کاش! ہم نے اللہ کی بات مانی ہوتی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات مانی ہوتی''۔۶۶

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝٦٧

''اور (حق کا انکار کرنے والے) کہیں گے: اے ہمارے رب! بیشک ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی بات مانی، تو انھوں نے ہمیں (سیدھے) راستے سے بھٹکا دیا''۔۶۷

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝٦٨

''(حق کا انکار کرنے والے کہیں گے) اے ہمارے رب! تو ان (سرداروں) کو دوگنا (ڈبل) عذاب دے، اور ان پر بڑی لعنت (پھٹکار) بھیج دے''۔۶۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝٦٩

''اے ایمان والو! تم ان (یہودیوں) کی طرح نہ ہو جاؤ، جنھوں نے موسیٰ (علیہ السلام) پر عیب لگا کر تکلیف دی، تو اللہ نے ان کو ''بے عیب'' کر دیا، اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے رتبے والے تھے، (عزت والے تھے)''۔۶۹ (یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام کو کیا تکلیف دی؟: یہودیوں

نے موسی علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کہ جسم زیادہ چھپا کر رکھتے ہیں ضرور ان میں کوئی عیب ہے، یا برص (سفیدی) ہے، یا خصیہ پھولا ہوا ہے، یا کوئی اور بیماری ہے، ایک دن موسی علیہ السلام غسل کر رہے تھے، پتھر ان کا کپڑا لے کر بھاگا، موسی علیہ السلام یہ کہتے ہوئے پیچھے پیچھے بھاگے: (ثَوْبِي حَجَرُ، ثَوْبِي حَجَرُ) "اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے" یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک مجلس میں جا پہنچا، ان لوگوں نے موسی علیہ السلام کو دیکھ لیا، تو دیکھا موسی علیہ السلام سب سے خوبصورت ہیں، اور کوئی بیماری نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو لاٹھی سے مارا تو اس پر چار پانچ نشان پڑ گئے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الأنبیاء۔بَابُ حَدِيثِ الخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔حدیث نمبر:3404۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ﴿۷۰﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سیدھی سچی بات کہو"۔﴿۷۰﴾

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

"وہ اللہ تمہارے فائدے کے لیے تمہارے "کاموں" کو درست کر دے گا، اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور جس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی"۔﴿۷۱﴾

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ﴿۷۲﴾

"بیشک ہم نے "امانت" (شریعت کے احکام اور دین اسلام) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا، تو انھوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا، اور اس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اٹھا لیا، بیشک انسان بڑا ظالم، بڑا جاہل (نادان) ہے"۔﴿۷۲﴾

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

"تا کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے، اور تا کہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر رحم کرے، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے"۔﴿۷۳﴾

(34) سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ

آیات: 54 | رکوع: 6

سورہ "سَبَا" کے بارے میں:

سورہ "سَبَا" نمبر (34)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (58)۔ سَبَاٍ: قوم سبا۔ اس کا ذکر آیت نمبر (15) میں ہے۔

سورہ "سَبَا" سورہ نمبر (34) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے، اس میں (54) آیتیں اور (6) رکوع ہیں۔

سورہ "سَبَا" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "سَبَا" کے شروع میں اللہ کی تعریف ہے۔ (۲) قیامت کا ذکر ہے کہ وہ قیامت آ کر رہے گی۔ (۳) ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں اور کافروں کا ذکر ہے۔ (۴) داؤد علیہ السلام پر اللہ کی نعمتوں کا ذکر ہے کہ پہاڑ اور پرندے داؤد علیہ السلام کے ساتھ اللہ کی تسبیح بیان کرتے تھے۔ (۵) سلیمان علیہ السلام کا ذکر ہے، جنات، انسان، چرند، پرند اور ہواؤں پر جن کی حکومت تھی، جنات ان کے لیے کام کرتے تھے، مگر سلیمان علیہ السلام کی موت کی خبر جنات کو نہیں ملی۔ (۶) قوم سبا کا ذکر ہے جس کی وجہ سے اس سورہ کا نام ہے، یمن کے رہنے والے تھے اللہ نے نعمتوں سے نوازا تھا، ان لوگوں نے اللہ کی ناشکری کی تو "سیل عرم" آیا، پانی کا ڈیم ٹوٹ گیا اور ان لوگوں کے گاؤں کے گاؤں ڈوب گئے۔ (۷) غیر اللہ "ذرہ" برابر کے بھی مالک نہیں ہے۔ (۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے نبی ہیں۔ (۹) ماننے والے اور ان کے سرداروں کے بیچ بات چیت ہے۔ (۱۰) اللہ جس کی روزی کو چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور جس کی روزی کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ (۱۱) جو بھی خرچ کرو گے اس کا بدلہ مل کر رہے گا۔ (۱۲) کل قیامت کے دن "فرشتوں" سے پوچھا جائے گا کہ لوگ تمہاری پوجا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ لوگ جنات (شیاطین) کی پوجا کرتے تھے۔ (۱۳) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ وہ تو ڈرانے والے ہیں، بدلہ نہیں مانگتے۔ (۱۴) حق آ گیا باطل مٹ گیا۔ (۱۵) سورہ کے اخیر میں ہے کہ آدمی اور ان کی خواہشوں کے درمیان پردہ حائل ہو جائے گا، قیامت کے دن ایمان لانے کی خواہش پوری نہیں ہوگی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى الۡاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ۝۱

"سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے، اور آخرت میں بھی سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے، اور وہ بڑی حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے"۔ ۝۱

يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا يَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيۡهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيۡمُ الۡغَفُوۡرُ ۝۲

"وہی اللہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے، اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو آسمان میں چڑھتا ہے، اور وہی اللہ بڑا رحم کرنے والا ہے، بہت معاف کرنے والا ہے"۔ ۝۲

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَاۡتِيۡنَا السَّاعَةُ ؕ قُلۡ بَلٰى وَرَبِّىۡ لَتَاۡتِيَنَّكُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَيۡبِ ۚ لَا يَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَلَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرُ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۝۳

"اور کافر (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے کہہ دیجیے: کیوں نہیں آئے گی! میرے رب کی قسم! وہ تم پر آ کر رہے گی، (اس اللہ کی قسم) جو غیب کا جاننے والا ہے، اس سے ایک ذرہ کے برابر بھی کوئی چیز آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی نہیں ہے، اور نہ ذرہ سے چھوٹی اور نہ بڑی (چیز اس سے چھپی ہوئی ہے)، ہر چیز

اور ہر بات ایک روشن کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے"۔ ③

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④

"(قیامت کا دن اس لیے ہے) تاکہ اللہ ان لوگوں کو اچھا بدلہ دے جو ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ایسے ہی نیک لوگوں کے لیے بخشش (گناہوں کی معافی) اور عزت والی روزی ہے"۔ ④

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ⑤

"اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی (ناکام بنانے کی) جن لوگوں نے بھی کوشش کی ہے، تو ان کے لیے بہت زیادہ درد والا (تکلیف والا) عذاب ہے"۔ ⑤

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑥

"اور علم والے خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو (قرآن) آپ (ﷺ) پر آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ "سچ" ہے، اور وہ قرآن (اُس) اللہ کا راستہ دکھاتا ہے، جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، تعریفوں والا ہے (بڑی خوبیوں والا ہے)"۔ ⑥

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑦

"اور کافر (ایک دوسرے سے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے) کہتے ہیں: کیا ہم تمھیں ایک ایسا آدمی نہ بتادیں؟ (وہ محمد ہے) جو یہ خبر دیتے ہیں کہ جب تم (مرنے کے بعد) مٹی میں "ریزہ ریزہ" ہو جاؤ گے، تو دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے"۔ ⑦

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ⑧

"(کافر لوگ کہتے ہیں) پتہ نہیں اس شخص (محمد) نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، یا وہ "پاگل" ہے؟ (ایسا کچھ بھی) نہیں، بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ خود عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں"۔ ⑧

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ⑨ ع

"کیا (انکار کرنے والے) اپنے آگے اور پیچھے پھیلے ہوئے آسمان و زمین کو نہیں دیکھتے؟ اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں، یا آسمان کے کچھ ٹکڑے ان پر گرادیں، بیشک اس میں ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے ایک نشانی ہے"۔ ⑨

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ⑩

"اور بیشک ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے خاص فضیلت دی تھی، (اور پہاڑوں کو حکم دیا تھا کہ) اے پہاڑو! داؤد کے ساتھ تم بھی تسبیح پڑھا کرو، اور (پرندوں کو حکم دیا تھا کہ اے) پرندو! تم بھی (داؤد کے ساتھ تسبیح پڑھا کرو)، اور ہم نے داؤد کے لیے "لوہے" کو نرم کر دیا تھا

(لوہا پگھلانے کافن دیا تھا)''۔⑩

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ⑪

''(اور داؤد سے کہا تھا کہ آپ) لوہے کی ''زرہیں'' بنائیں، اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑ دیں، اور (اے داؤد کے خاندان والو!) تم لوگ نیک عمل کرو، جو کچھ تم کر رہے ہو بیشک میں اسے خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہوں''۔⑪

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ⑫

''اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ہم نے ''ہوا'' (کو کام پر لگا دیا تھا)، اس ہوا کا صبح کا چلنا ایک مہینے (کے برابر) تھا، اور اس کا شام کا چلنا بھی ایک مہینے (کے برابر) تھا، اور ہم نے سلیمان کے لیے ''تانبے'' کا چشمہ بہا دیا تھا (تانبا پگھلانے کافن دیا تھا)، اور کچھ جنات بھی (سلیمان علیہ السلام کے لیے) ان کے رب کے حکم سے ان کے سامنے کام کرتے تھے، اور ان جنوں میں سے جو بھی ہمارے حکم کو نہیں مانتا تھا (ٹیڑھے راستے پر چلتا تھا) تو ہم اسے بھڑکتی آگ کا مزہ چکھاتے تھے (دنیا ہی میں عذاب دیا جاتا تھا یا نافرمانی کرنے والا جنات کو قیامت کے دن جہنم میں ڈالا جائے گا)''۔⑫

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ⑬

''جو کچھ سلیمان (علیہ السلام) چاہتے تھے وہی کچھ وہ جنات ان کے لیے بناتے تھے، جیسے قلعے (بڑے بڑے محل)، مجسمے، اور بڑے بڑے حوض کی طرح کھانے کے برتن، اور چولہوں پر جمیں ہوئی دیگیں، اے داؤد (علیہ السلام) کی اولاد! تم لوگ شکر ادا کرنے کے لیے نیک عمل کرتے رہو، اور میرے بندوں میں بہت کم لوگ شکر ادا کرتے ہیں''۔⑬

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ⑭

''پھر جب ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی موت کا فیصلہ کیا، تو جنوں کو زمین کے کیڑے (دیمک) نے سلیمان کی موت کا پتہ دیا، جو ان کی لاٹھی کو کھا رہا تھا، جب (سلیمان علیہ السلام نیچے) گر پڑے، تو جنات کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت والی تکلیف میں نہ رہتے''۔⑭

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ⑮

''(یمن میں رہنی والی) قوم ''سبا'' کے لیے ان کی اپنی ''بستیوں'' میں ایک نشانی موجود تھی، دائیں اور بائیں دونوں طرف باغ تھے، (ہم نے ان سے کہا تھا) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ، اور اس کا شکر ادا کرو، پاکیزہ اور صاف ستھرا شہر ہے اور معاف کرنے والا رب ہے''۔⑮

(آیت نمبر ۱۵ سے ۱۹ تک (پانچ آیتوں میں) قوم سبا کی ناشکری کا ذکر ہے، یہ لوگ زراعت اور تجارت میں آگے آگے تھے، دونوں طرف پہاڑ تھے، ان کی راجدھانی ''مارب'' تھی، ایک بڑا ''ڈیم'' وہاں بنایا گیا تھا جو ''سد مارب'' کے نام سے مشہور تھا۔ قرآن نے پانی کے ڈیم کو ''سیل عرم'' کے نام سے یاد کیا ہے، وہ بند اور ڈیم ٹوٹ گیا اور بڑا بھاری سیلاب آیا اور ان لوگوں کی پوری بستیاں تباہ و برباد ہوگئیں، اس طرح ناشکری کرنے والوں کو اللہ نے برباد کردیا)۔

فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنٰهُمۡ بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ وَّشَىۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِيۡلٍ ۝۱۶

''لیکن جب (قوم سبا) نے (اپنے رب کا شکر ادا کرنے سے) منہ موڑ لیا، تو ہم نے ان پر بڑا بھاری ''سیلاب'' بھیج دیا، اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) ''دونوں باغوں'' کو ''دو'' ایسے باغوں میں بدل دیا جن کے ''پھل'' بدمزہ تھے، اور ان میں کچھ جھاؤ کے درخت (پیلو اور کانٹے کے درخت) تھے، اور تھوڑی سی بیریاں تھیں''۔۱۶

ذٰلِكَ جَزَيۡنٰهُمۡ بِمَا كَفَرُوۡا ؕ وَهَلۡ نُجٰزِىۡۤ اِلَّا الۡكَفُوۡرَ ۝۱۷

''ہم نے یہ سزا قوم سبا کو ان کے کفر (ناشکری) کی وجہ سے دی تھی، اور ہم کافروں (ناشکروں) کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں''۔۱۷

وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡقُرَى الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرۡنَا فِيۡهَا السَّيۡرَ ؕ سِيۡرُوۡا فِيۡهَا لَيَالِىَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيۡنَ ۝۱۸

''اور ہم نے (یمن کی) قوم سبا کے درمیان اور (ملک شام کی) ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی تھی، نظر آنے والی ایک دوسرے سے ملی ہوئی بستیاں بنادیں، جن کے درمیان ہم نے سفر کا اندازہ مقرر کردیا تھا، (اور ان سے کہا تھا کہ) ان بستیوں کے درمیان رات دن امن (شانتی) کے ساتھ سفر کرتے رہو (چلتے پھرتے رہو)''۔۱۸

فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَيۡنَ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِيۡثَ وَمَزَّقۡنٰهُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۝۱۹

''مگر قوم سبا کے لوگ کہنے لگے: ہمارے رب! ہمارے سفروں کے درمیان دوری بڑھادے، (ہمارا سفر لمبا کردے)، اور (اس طرح) ان لوگوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، تو ہم نے انھیں ''افسانے'' (قصے) بنادیا، اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرکے بالکل ہی تباہ و برباد کردیا، بیشک اس میں بہت زیادہ صبر کرنے والوں، بہت زیادہ شکر ادا کرنے والوں کے لیے کئی نشانیاں ہیں''۔۱۹

وَلَقَدۡ صَدَّقَ عَلَيۡهِمۡ اِبۡلِيۡسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۲۰

''اور بیشک ابلیس نے سب انسانوں کے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا (جو اس نے آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت اللہ سے کہا تھا کہ وہ انسان کو گمراہ کرکے رہے گا) تو ایمان والوں کی ایک جماعت کے سوا سب لوگ اس ابلیس کے پیچھے چلنے لگے''۔۲۰۔

(مفسرین لکھتے ہیں: ابلیس نے قوم سبا کے بارے میں اپنے دل میں یہ گمان کیا کہ اگر اس نے انھیں گمراہ کیا تو وہ لوگ اس کی پیروی کریں گے، تو ایسا ہی ہوا ان لوگوں نے شیطان کی بات مان لی اور رسولوں کا انکار کردیا اور ناشکری کی اور سرکشی کی)۔

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾

''اورابلیس کا انسانوں پر بالکل کوئی ''زور'' نہیں ہے، (بہکانے کی صلاحیت ابلیس کو ہم نے اس لیے دی ہے کہ) ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون ہے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے؟، اور کون ہے جو آخرت کے بارے میں شک میں ہے؟، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب ہر چیز پر نگران (نگہبان) ہے''۔ ﴿۲۱﴾

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ (انکار کرنے والوں سے) کہہ دیجیے کہ جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر معبود سمجھ رہے ہو، انہیں پکار کر دیکھ لو، وہ (بناوٹی معبود) تو آسمانوں وزمین میں ذرّہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں، نہ ہی آسمان وزمین کی پیدائش میں ان (بناوٹی معبودوں) کا کوئی حصہ ہے، اور نہ ان (بناوٹی معبودوں) میں سے کوئی اللہ کی مدد کرنے والا ہے''۔ ﴿۲۲﴾

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

''اور اللہ کے پاس صرف اسی کی سفارش کام آئے گی، جسے خود اللہ اجازت دے گا، یہاں تک کہ جب ان (فرشتوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے، تو (آپس میں ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ تو اوپر والے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ''حق'' کہا ہے، اور وہی اللہ اونچی شان والا (سب سے بلند)، سب سے بہت بڑا ہے''۔ ﴿۲۳﴾

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والوں سے) پوچھئے: کون ہے جو تمھیں آسمانوں وزمین سے روزی دیتا ہے؟ آپ خود ہی بتا دیجیے کہ اللہ (ہی روزی دیتا ہے)، اور (سنو!) بیشک ہم یا تم (یا تو) سیدھے راستے پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں (کھلی گمراہی میں تو وہ لوگ ہیں جو روزی دینے والے اللہ کو چھوڑ کر بنائے گئے معبودوں کو پکارتے ہیں)''۔ ﴿۲۴﴾

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والوں سے) کہہ دیجیے: ہمارے جرموں (گناہوں) کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا، اور تمہارے کرتوتوں کے بارے میں ہم سے نہیں پوچھا جائے گا''۔ ﴿۲۵﴾

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والوں کو) کہہ دیجیے: اللہ ہم سب کو جمع (اکٹھا) کرلے گا، پھر ہمارے درمیان ''انصاف'' کے ساتھ فیصلہ کردے گا، اور وہی سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔ ﴿۲۶﴾

قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والوں سے) کہہ دیجیے: ذرا مجھے دکھاؤ وہ کون ہیں جنھیں تم نے اللہ کا شریک (پارٹنر) بنا رکھا ہے، ہرگز نہیں! (اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے) بلکہ وہی اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔ ﴿۲۷﴾

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لیے خوشخبری سنانے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر (زیادہ) لوگ نہیں جانتے''۔ ﴿۲۸﴾

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾

''اور (انکار کرنے والے ایمان والوں سے) کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟''۔ ﴿۲۹﴾

قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ | النصف

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والوں سے) کہہ دیجیے: تمہارے لیے ایک دن مقرر ہے، اس سے تم ایک گھڑی برابر نہ پیچھے ہو سکو گے، اور نہ آگے ہو سکو گے''۔ ﴿۳۰﴾

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِالْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾

''اور کافر لوگ کہتے ہیں: ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے، اور نہ ان (کتابوں) پر جو اس سے پہلے آچکی ہیں، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کاش! آپ وہ منظر دیکھ لیں جب یہ ظالم لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے، (تو اس وقت) یہ ایک دوسرے پر الزام لگا رہے ہوں گے، جو لوگ (دنیا میں) کمزور سمجھے جاتے تھے، وہ بڑا بننے والوں (لیڈروں، بزرگوں اور دینی رہنماؤں) سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے''۔ ﴿۳۱﴾

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾

''بڑا بننے والے (لیڈر، بزرگ اور دینی رہنما) کمزور لوگوں کو جواب دیں گے: جب تمہارے پاس ہدایت آگئی تھی تو کیا ہم نے تمھیں اس سے روکا تھا؟ ایسی بات نہیں ہے بلکہ تم خود ہی مجرم (نافرمان) ہو''۔ ﴿۳۲﴾

وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ

''اور (جواب میں) کمزور لوگ بڑے لوگوں (لیڈروں، بزرگوں اور دینی رہنماؤں) سے کہیں گے: تم لوگ ہی رات دن سازش کرتے تھے، جب تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم ایک اللہ کا انکار کر دیں، اور اللہ کے بہت سے ''شریک'' (حصہ دار اور پارٹنرس) بنائیں، پھر جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو اپنی ''شرمندگی'' چھپاتے پھریں گے، اور ہم

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

کافروں کی گردنوں میں بھاری طوق ڈال دیں گے، اور انھیں ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے وہ (دنیا میں) کام کرتے تھے''۔﴿۳۳﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

''اور ہم نے جس کسی ''بستی'' میں کوئی ڈرانے والا رسول بھیجا، تو اس بستی کے خوشحال لوگوں (عیش پرستوں) نے یہی کہا کہ تم جو پیغام دے کر بھیجے گئے ہو، ہم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں''۔﴿۳۴﴾

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

''اور (خوش حال) لوگوں نے کہا: ہم مال اور اولاد میں زیادہ ہیں، اور ہم کو عذاب نہیں دیا جائے گا''۔﴿۳۵﴾

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: بیشک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو ''کھول'' دیتا ہے، اور (جس کے لیے چاہتا ہے) روزی کو ''تنگ'' کر دیتا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔﴿۳۶﴾

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡفَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

''(اے لوگو!) نہ تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد تمھیں اللہ سے قریب کر سکتے ہیں، بلکہ جو اللہ پر ایمان لائے گا، اور نیک عمل کرے گا، تو ایسے لوگوں کو ان کے نیک کاموں کا ''دوگنا'' (ڈبل) ثواب ہے، اور وہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں امن وچین (آرام) سے رہیں گے''۔﴿۳۷﴾

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

''اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی (ناکام بنانے کی) جو لوگ کوشش کرتے ہیں، تو انہیں عذاب میں ڈال دیا جائے گا''۔﴿۳۸﴾

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: بیشک میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو ''کھول'' دیتا ہے، اور جس کے لیے چاہتا ہے ''تنگ'' کر دیتا ہے، اور تم لوگ جو کچھ بھی اللہ کے لیے خرچ کرو گے، اللہ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا، اور وہ بہترین روزی دینے والا ہے''۔﴿۳۹﴾

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

''اور (یاد کرو!) جس دن اللہ سب لوگوں کو جمع کرے گا، پھر فرشتوں سے کہے گا: کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟''۔﴿۴۰﴾

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

''فرشتے کہیں گے: (میرے رب!) تیری ذات پاک ہے، تو ہی ہمارا ولی (دوست) ہے، ان لوگوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ (انکار کرنے والے) لوگ تو جنوں (شیطانوں) کی عبادت کرتے تھے، ان میں سے اکثر لوگ ان ہی پر ایمان رکھتے تھے''۔﴿۴۱﴾

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا

''(اس وقت ہم کہیں گے کہ) آج تم میں سے کوئی بھی دوسرے کے

وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

فائدے اور نقصان کا مالک نہیں ہے، اور ہم ظالموں (انکار کرنے والوں) سے کہیں گے: اس جہنم کی آگ کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے''۔﴿۴۲﴾

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾

''اور جب ان (کافروں) کے سامنے ہماری آیتیں صاف صاف پڑھی جاتی تھیں، تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ آدمی (محمد) تو ایسا ہے جو یہ چاہتا ہے کہ تمھیں تمہارے ان معبودوں کی پوجا سے روک دے، جن کو تمہارے باپ دادا پوجتے آرہے ہیں، اور (انکار کرنے والے یہ بھی) کہتے ہیں: یہ قرآن تو ایک ''من گھڑت جھوٹ'' ہے، اور کافروں کے پاس جب حق آیا، تو کہنے لگے: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے''۔﴿۴۳﴾

وَمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ؕ

''اور ہم نے ان (مکہ کے کافروں) کو نہ تو کوئی کتاب دی تھی جسے وہ پڑھتے ہوں، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے آپ سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا بھی نہیں بھیجا تھا''۔﴿۴۴﴾ؕ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے نبی ہیں مگر عرب میں پیدا ہوئے، عرب میں ابراہیم علیہ السلام سے بہت پہلے ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف بھیجے گئے تھے، عرب میں ابراہیم علیہ السلام ان کے بعد اسماعیل علیہ السلام پھر ان کے بعد شعیب علیہ السلام آئے، باقی انبیاء شام اور فلسطین کے علاقے کی طرف آئے، شعیب علیہ السلام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لگ بھگ دو ہزار سال کا وقفہ ہے، انبیاء عرب کے حدود کے باہر آئے ہیں، عربوں میں ان نبیوں کی تعلیمات پہنچتی رہی ہے، عرب کے تعلقات شام اور فلسطین کے لوگوں سے تھے، تجارتی قافلے بھی آتے جاتے تھے، مشرکین مکہ میں بھی ہر زمانہ میں کچھ لوگ ہمیشہ ایسے رہے جو شرک سے دور تھے اور توحید پر تھے)۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ؑ

''اور (عرب کے مشرکین) سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں، ان لوگوں نے بھی (رسولوں) کو جھٹلایا تھا، اور ہم نے ان لوگوں کو جو کچھ دیا تھا اس کا ''دسواں حصہ'' بھی (عرب کے مشرکین) کے پاس نہیں ہے، تو جب ان لوگوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا، تو دنیا نے دیکھ لیا کہ میں نے انھیں کیسی سزا دی؟''۔﴿۴۵﴾ؑ

قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: بیشک میں تمھیں صرف ایک ''نصیحت'' کرتا ہوں، اور وہ یہ ہے کہ تم لوگ اللہ کے لیے ''دو دو'' اور ''اکیلے اکیلے'' کھڑے ہو، پھر غور کرو (تو بات سمجھ میں آجائے گی) کہ تمہارے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پاگل نہیں ہے، وہ تو ایک بڑے عذاب کے آنے سے پہلے تمھیں ڈرانے والے ہیں''۔﴿۴۶﴾

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر میں نے تم سے کچھ بدلہ مانگا ہے تو تمھیں ہی مبارک ہو (تم ہی رکھو)، میرا بدلہ تو صرف اللہ کے ذمے ہے، اور وہی اللہ ہر چیز پر گواہ ہے (ہر چیز کی خبر رکھتا ہے)''۔﴿۴۷﴾

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: بیشک میرا رب اوپر سے ''حق'' (وحی) اُتارتا ہے (اور وہی) غیب کی ساری باتوں (چھپی ہوئی باتوں) کا جاننے والا ہے''۔﴿۴۸﴾

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: ''حق'' آچکا، اور ''باطل'' نہ تو پہلے کچھ کر سکا ہے اور نہ کبھی کر سکے گا''۔﴿۴۹﴾

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا وبال (نقصان) مجھ ہی پر ہوگا، اور اگر میں سیدھے راستے پر ہوں، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا رب میرے پاس وحی بھیجتا ہے، بیشک وہ سب کچھ سننے والا، بہت قریب (نزدیک) ہے''۔﴿۵۰﴾

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کاش! آپ دیکھ لیں، جب (حق کا انکار کرنے والے قیامت کے دن) گھبرائے ہوئے ہوں گے، پھر بھاگ نہیں پائیں گے، اور نزدیک سے ہی پکڑ لیے جائیں گے''۔﴿۵۱﴾

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

''اور (حق کا انکار کرنے والے) کہیں گے کہ اب ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے ہیں، اور ان کے لیے اتنی دور سے ایمان کو حاصل کرنا کیسے ممکن ہوگا؟ (اس لیے کہ ایمان لانے کی اصل جگہ دنیا تھی جو کبھی دوبارہ نہیں آئے گی)''۔﴿۵۲﴾

وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾

''جب کہ (حق کا انکار کرنے والوں نے) اس سے پہلے (دنیا میں) ایمان کا انکار کر چکے تھے، اور بن دیکھے (اندھیرے میں) ان لوگوں کو بہت دور کی سوجھتی تھی (بن دیکھے ہی اندازے سے کچھ بھی بول دیتے تھے، اٹکل پچو کے تیر چلاتے تھے)''۔﴿۵۳﴾

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع ۶

''اس وقت (کافروں) اور ان کی ''خواہشوں'' (جیسے کہ ہم ایمان لے آئیں یا عذاب سے بچ جائیں) کے درمیان ایک ''رکاوٹ'' کھڑی کر دی جائے گی، جیسا کہ اس سے پہلے ان ہی جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا تھا، بیشک وہ لوگ بہت ہی گہرے اور بے چین کرنے والے شک میں ہیں''۔﴿۵۴﴾

آیات: 45 | (35) سُوۡرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 5

سورہ "فَاطِرٌ" کے بارے میں:

سورہ "فَاطِرٌ" سورہ نمبر (35)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (43)۔ فَاطِر: پیدا کرنے والا۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "فَاطِرٌ" سورہ نمبر (35) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے، اس میں (45) آیتیں اور (5) رکوع ہیں۔

سورہ "فَاطِرٌ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "فَاطِرٌ" کے شروع میں اللہ کی تعریف ہے کہ زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا اللہ ہے، فرشتوں کو پروں والا بنانے والا اللہ ہے۔ (۲) اللہ کی رحمت کو کوئی نہیں روک سکتا۔ (۳) لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، سب لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ قیامت کا وعدہ سچ ہے، انسان سے کہا جا رہا ہے کہ دھوکہ دینے والا شیطان دھوکے میں نہ ڈال دے۔ (۴) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے، انسان کو مٹی سے پیدا کیا، دو سمندر ایک میٹھے پانی کا اور ایک کھارے پانی کا ہے، اللہ دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ (۵) سب لوگ فقیر ہیں اور اللہ بے نیاز ہے۔ (۶) اللہ کی نشانیوں میں سے رنگ برنگ کے پہاڑ ہیں۔ (۷) اللہ سے ڈرنے والے علماء ہیں۔ (۸) جن کو کتاب دی گئی ہے اس میں کچھ تو نیک ہیں کچھ تو برے ہیں اور کچھ برائی اور نیکی کرنے والے ہیں۔ (۹) کل قیامت کے دن کافر لوگ آگ سے نکلنے کے لیے چیخیں گے چلائیں گے مگر وہاں سے نکلنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۱۰) غیر اللہ نے کیا پیدا کیا ہے؟ (۱۱) اخیر میں ہے کہ اگر اللہ ہر گناہ پر انسان کو پکڑ لے تو کوئی باقی نہ بچے لیکن اللہ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيۡدُ فِى الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ①

"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جس نے فرشتوں کو پیغام لے جانے والا بنایا ہے، جن کے دو دو، تین تین، اور چار چار "پر" ہیں، وہ اپنی مخلوقات (پیدا کی گئی چیزوں) میں جو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔①

مَا يَفۡتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَةٍ فَلَا

"اللہ لوگوں کے لیے جو رحمت کے دروازے کھول دے، اسے کوئی بند

مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

کرنے والانہیں ہے، اور جو دروازہ وہ (اللہ) بند کردے، تو اس کے بعد اسے کوئی کھولنے والانہیں ہے، وہی اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے"۔۲

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

"اے لوگو! تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور پیدا کرنے والا ہے، جو تمھیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تو تمہاری عقل کہاں ماری گئی؟ (کہاں اوندھے چلے جارہے ہو؟)"۔۳

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

"اور (اے نبی ﷺ!) اگر کفار (انکار کرنے والے) آپ کو جھٹلا رہے ہیں، تو (یہ نئی بات نہیں ہے) آپ سے پہلے بھی بہت سے نبیوں کو جھٹلایا گیا ہے، اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں"۔۴

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

"اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، اس لیے تم کو دنیاوی زندگی ہرگز دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ ہی دھوکہ دینے والا (شیطان) تمھیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے"۔۵

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ۝

"بیشک شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے، اس لیے تم لوگ اسے دشمن ہی سمجھو، بیشک وہ اپنے ماننے والوں کو (اس لیے) بلاتا ہے، تاکہ وہ جہنمی لوگوں میں سے ہو جائیں"۔۶

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۧ ۝

"جن لوگوں نے کفر کیا (انکار کیا) ان کے لیے سخت عذاب ہے، اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کیے، ان کے لیے بخشش (گناہوں سے معافی) ہے اور بہت بڑا بدلہ ہے"۔۷

ع

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

"جس شخص کا برا عمل اچھا بنا دیا جائے، اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگے (اس کی طرح ہو سکتا ہے جس کے اندر یہ برائی نہ ہو) بیشک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، تو آپ (ﷺ) لوگوں (کے ایمان نہ لانے پر) افسوس کرتے ہوئے اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالیں، اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں بیشک اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔۸

وَاللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا

"اور اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے، وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں، جسے ہم مردہ علاقے تک لے جاتے ہیں، اور اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰

وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَ مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۱

وَ مَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖۗ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَ مِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖۗ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝۱۳

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَ لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَ لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝۱۴ ع

کے بعد زندگی دیتے ہیں، اسی طرح انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے"۔۹

"جو عزت چاہتا ہے (وہ سن لے) کہ ساری کی ساری عزت اللہ ہی کے لیے ہے، اچھی باتیں اسی اللہ کی طرف پہنچتی ہیں، اور نیک عمل انھیں بلندی کی طرف لے جاتا ہے، اور جو لوگ بری باتیں پھیلانے کے لیے سازش کرتے ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے، اور ان کی سازش خود ہی برباد ہوجائے گی"۔۱۰

"اور اللہ نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا ہے، پھر نطفے (حقیر پانی) سے، پھر تمھیں جوڑے جوڑے (میاں بیوی) بنایا، اور کسی عورت کے پیٹ میں بچہ ہے اور وہ بچہ پیدا کرتی ہے، وہ سب اللہ کے علم میں ہے، اور کسی عمر والے (بوڑھے) کو جتنی عمر دی جاتی ہے اور اس کی عمر میں جو کمی ہوتی ہے، (وہ سب) ایک کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے، بیشک یہ کام اللہ کے لیے بڑا آسان ہے"۔۱۱

"اور دو سمندر برابر نہیں ہیں، یہ میٹھا، پیاس بجھانے والا اور پینے میں اچھا ہے، اور دوسرا نمکین اور کڑوا ہے، اور ہر ایک (سمندر) میں سے تم (مچھلیوں کا) تازہ گوشت کھاتے ہو، اور (سمندر سے) زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو، اور آپ کشتیوں (جہازوں) کو دیکھتے ہیں جو (پانی کو) پھاڑتے ہوئے چلتے ہیں، تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو (تجارت کے ذریعے روزی کماؤ) اور تاکہ تم شکر ادا کرو"۔۱۲

"وہی اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اسی نے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہے، وہ سب اپنے مقررہ وقت تک چل رہے ہیں، وہی اللہ تمہارا رب ہے، ساری بادشاہی اسی اللہ کی ہے، اور اس کو چھوڑ کر جن (غیر اللہ) کو تم پکارتے ہو، وہ تو کھجور کی گٹھلی کی جھلی کے بھی مالک نہیں ہے"۔۱۳

"(اے انکار کرنے والو!) اگر تم ان (غیر اللہ) کو پکارو، تو وہ تمہاری پکار سن نہیں سکتے، اور (فرض کرو) اگر وہ سن بھی لیں، تو تمھیں جواب نہیں دے سکتے، اور قیامت کے دن تو وہ تمہارے شرک سے صاف انکار کردیں گے، اور سب کی خبر رکھنے والے (اللہ) کی طرح آپ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دوسرا کوئی صحیح اور سچی خبر نہیں دے سکتا"۔ ⑭

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑮

"اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ بڑا بے نیاز (ہر چیز سے بے پرواہ)، تعریفوں والا ہے"۔ ⑮۔ (امیروں کو نوازنے والا "امیر نواز" اللہ ہے، غریبوں کو نوازنے والا "غریب نواز" اللہ ہے، سب کو نوازنے والا "سب نواز" اللہ ہے)۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ ⑯

"(اے لوگو!) اگر اللہ چاہے تو تم سب کو ختم کر دے، اور (تمہاری جگہ) ایک نئی مخلوق کو لے آئے"۔ ⑯

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ⑰

"اور یہ کام (یعنی تم سب کو ختم کرنا اور نئی مخلوق کو لانا) اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے"۔ ⑰

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ⑱

"اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے (گناہوں کا) بوجھ ہرگز نہیں اٹھائے گا، اور بوجھ سے لدا ہوا (دوسرے کو) اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا، تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی اٹھایا نہیں جائے گا، (جس کو بلایا گیا ہے) وہ چاہے کوئی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں، جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں، اور نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور جو اپنے آپ کو (کفر و شرک، نفاق اور ہر طرح کی گندگی) پاک (وصاف) کرتا ہے، تو اس کا فائدہ اسی کو ملتا ہے، اور اللہ کی طرف ہی سب کو لوٹ کر جانا ہے"۔ ⑱

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ⑲

"اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہیں"۔ ⑲

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ⑳

"اور نہ اندھیرا اور روشنی"۔ ⑳

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۚ ㉑

"اور نہ سایہ اور دھوپ (ایک جیسی ہے)"۔ ㉑

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ㉒

"اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہیں، اللہ تو جسے چاہتا ہے، سنا دیتا ہے، (لیکن اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے ہیں"۔ ㉒

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ㉓

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں"۔ ㉓

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ㉔

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ کو سچا دین دے کر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا (بنا کر) بھیجا ہے، اور دنیا میں جتنی قومیں گزری

ہے اس کے پاس ایک ڈرانے والا ضرور آیا تھا''۔ ﴿۲۴﴾

وَ اِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۚ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ﴿۲۵﴾

''اور اگر یہ (انکار کرنے والے) لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں، تو ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا، ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے''۔ ﴿۲۵﴾۔ (کھلی نشانیوں سے مراد: وہ چیزیں جن سے نبیوں نے اپنی نبوت کو ثابت کیا۔ صحیفوں سے مراد: وہ نصیحتیں اور اخلاقی باتیں جو اللہ کی طرف سے اتاری گئیں، جیسے ابراہیم علیہ السلام کو صحیفہ ملا تھا۔ روشن کتاب سے مراد: وہ کھلی ہوئی کتاب جس میں زندگی کی ساری باتیں موجود ہوں، جیسے تورات، زبور، انجیل اور رب کا آخری کلام ''قرآن'')۔

ثُمَّ اَخَذۡتُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۲۶﴾ ع

''پھر جن لوگوں نے کفر کیا تھا (انکار کیا تھا)، انھیں میں نے پکڑ لیا، تو میرا عذاب کیسا تھا؟ (میری پکڑ کیسی تھی؟)''۔ ﴿۲۶﴾

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهَا ؕ وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا وَغَرَابِيۡبُ سُوۡدٌ ﴿۲۷﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دیکھا نہیں کہ اللہ آسمان سے بارش برساتا ہے، پھر ہم نے اس کے ذریعے طرح طرح کے پھل اُگاتے ہیں، اور پہاڑوں میں بھی الگ الگ رنگوں کے سفید، لال اور بہت زیادہ کالی ''دھاریاں'' ہوتی ہیں''۔ ﴿۲۷﴾

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ غَفُوۡرٌ ﴿۲۸﴾

''اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں کے بھی رنگ الگ الگ ہیں، اللہ کے بندوں میں سے علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں، بیشک اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بہت معاف کرنے والا ہے''۔ ﴿۲۸﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرۡجُوۡنَ تِجَارَةً لَّنۡ تَبُوۡرَ ﴿۲۹﴾

''بیشک جو لوگ اللہ کی کتاب (قرآن) کی تلاوت کرتے ہیں، نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دے رکھی ہے اس میں سے چھپے اور کھلے طور پر (اللہ کے لیے) خرچ کرتے ہیں، بیشک وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی نقصان (گھاٹا) نہیں ہے''۔ ﴿۲۹﴾

لِيُوَفِّيَهُمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴿۳۰﴾

''تاکہ (نیک کام کرنے والوں کو) اللہ ان کا پورا پورا بدلہ دے، اور اپنی مہربانی سے کچھ زیادہ ہی دے، بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا اور (نیکی کا) اچھا بدلہ دینے والا ہے (بڑا قدردان ہے)''۔ ﴿۳۰﴾

وَالَّذِيۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ مِنَ الۡكِتٰبِ هُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جو کتاب ہم نے آپ کے پاس بھیجی ہے (جو قرآن اتارا ہے) وہی سچ ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں کو سچا مانتی ہے،

بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾

بیشک اللہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتا ہے، ہر چیز کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔ ﴿۳۱﴾

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾

''پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث اپنے بندوں میں سے ان کو بنایا جنھیں ہم نے چن لیا تھا، تو ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں، اور ان ہی میں سے کچھ ایسے ہیں جو درمیانی درجے کے ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں، اور یہ (اللہ کا) بہت بڑا فضل ہے''۔ ﴿۳۲﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾

''یہ نیک لوگ ''جَنّٰتُ عَدْنٍ'' (ہمیشہ کے باغات جنت) میں داخل ہوں گے، جہاں انھیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے، اور جنت میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا''۔ ﴿۳۳﴾

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۨ ﴿۳۴﴾

''اور جنتی لوگ کہیں گے: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا، بیشک ہمارا رب بڑا معاف کرنے والا، (اور نیکی کا) اچھا بدلہ دینے والا ہے (بڑا قدر دان ہے)''۔ ﴿۳۴﴾

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾

''(جنتی لوگ کہیں گے) جس اللہ نے ہمیں اپنی مہربانی سے اس جنت میں جگہ دی ہے جو ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے، جہاں ہمیں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی، اور نہ کوئی تھکاوٹ (تھکان) ہوگی''۔ ﴿۳۵﴾

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ ﴿۳۶﴾

''اور کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ تو ان کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ لوگ مر جائیں، اور نہ ہی ان سے جہنم کا عذاب ہلکا کیا جائے گا، ہم ہر ناشکرے کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں''۔ ﴿۳۶﴾

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۧ ﴿۳۷﴾

''اور (کافر جہنم) میں چیخ و پکار کریں گے، اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جہنم سے باہر نکال دے، ہم جو کام پہلے کرتے تھے اسے چھوڑ کر اب نیک عمل کریں گے، (اللہ جواب میں کہے گا:) کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی تھی، جس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا، تو کر سکتا تھا؟ اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا، اب (عذاب کا مزہ) چکھو، یہاں ظالموں (حق کا انکار کرنے والوں) کا کوئی مددگار نہیں ہے''۔ ﴿۳۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾

''بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو جانتا ہے، بیشک وہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۳۸﴾

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

''اسی اللہ نے تمھیں زمین میں پچھلے لوگوں کا جانشین بنایا ہے، اب جو کوئی کفر کرے (حق کا انکار کرے) تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے، اور کافروں کا کفر (انکار کرنے والوں کا انکار) ان کے رب کے پاس صرف رب کی ناراضگی ہی بڑھاتا ہے، اور کافروں کو ان کا کفر نقصان ہی زیادہ کرتا ہے''۔﴿۳۹﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

''(اے نبی ﷺ) آپ (انکار کرنے والوں سے) پوچھ لیجیے! کیا تم نے اپنے شریکوں (بناوٹی معبودوں) کے بارے میں کبھی غور کیا ہے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو؟ ذرا مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین کا کون سا حصہ پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں (کی پیدائش) میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ جس میں ان کے شرک کے لیے کوئی دلیل موجود ہے؟ بلکہ یہ ظالم (حق کا انکار کرنے والے) لوگ ایک دوسرے سے صرف دھوکے کی باتیں کرتے ہیں''۔﴿۴۰﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

''بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے رکھا ہے، اور اگر وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں، تو اللہ کے سوا کوئی دوسرا آسمان وزمین کو تھامنے والا نہیں ہے، بیشک اللہ بڑا بردبار (نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا)، بڑا معاف کرنے والا ہے''۔﴿۴۱﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۲﴾

''اور (کفارمکہ) اللہ کے نام کی بڑی بڑی قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا رسول آئے گا، تو وہ ہر ایک قوم سے زیادہ سیدھے راستے پر چلنے والے ہوں گے، مگر جب ان کے پاس ڈرانے والے رسول (محمد ﷺ) آگئے تو وہ لوگ (حق کے راستے سے) اور زیادہ دُور بھاگنے لگے''۔﴿۴۲﴾

اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ

''دنیا میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنے اور بُری چال چلنے کی وجہ سے (کافر لوگ حق کے راستے سے بھاگنے لگے)، اور بُری چالوں کا وبال (نقصان) انھیں چلنے والوں پر ہی پڑتا ہے، اب یہ کفار (مکہ) بھی اسی انجام کے انتظار میں ہیں جس کے انتظار میں اس کے پہلے کے لوگ تھے؟ (اگر

اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾

ایسی بات ہے) تو آپ (ﷺ) اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے، اور نہ آپ (ﷺ) اللہ کے قانون کو ٹلتا ہوا پائیں گے (آپ ﷺ اللہ کے قانون کا ''بدلنا'' اور اللہ کے قانون کا ''ٹلنا'' ہرگز نہیں پائیں گے، اور اللہ کا عذاب آ کر رہے گا)''۔﴿۴۳﴾

اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾

''اور کیا (حق کا انکار کرنے والوں) نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ پہلے کے گزرے ہوئے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ جب کہ وہ لوگ طاقت میں ان (کافروں) سے بہت زیادہ مضبوط تھے؟ اور آسمان وزمین میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ اللہ کو عاجز بنا دے (اللہ کو ہرا دے)، بیشک وہ سب کچھ جاننے والا، بڑی قدرت والا ہے''۔﴿۴۴﴾

وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ''کاموں'' کی وجہ سے دنیا ہی میں پکڑنے لگتا، تو وہ زمین پر کسی چلنے والے کو نہیں چھوڑتا، لیکن وہ لوگوں کو ایک مقررہ وقت (موت اور قیامت) تک کے لیے ڈھیل دے رہا ہے، پھر جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا، تو بیشک اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے (وہ ان سے سمجھ لے گا)''۔﴿۴۵﴾

رکوع: 5 | (36) سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ | آیات: 83

سورہ ''یٰاسِیْن'' کے بارے میں:

سورہ ''یٰاسِیْن'' نمبر (36)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (41)۔ یٰسٓ: اللہ کا نام/ یا نبی ﷺ کا نام۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''یٰاسِیْن'' سورہ نمبر (36) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے۔ اس میں (83) آیتیں اور (5) رکوع ہیں۔

سورہ ''یٰاسِیْن'' کی فضیلت:

پہلی بات: سورہ یاسین پڑھنے سے ''روح'' نکلنے میں آسانی ہوتی ہے؟ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔ قرآن زندوں کے لیے ہے۔

دوسری بات: کیا سورہ یاسین قرآن کا ''دل'' ہے؟: تو سورہ یٰس قرآن کا دل نہیں ہے۔ ایک موضوع (گھڑی ہوئی) حدیث بہت مشہور ہے۔ صحیح حدیث نہیں ہے، جیسے:

عَنْ الحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ القُرْآنِ يس، وَمَنْ قَرَأَ يس كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ القُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ»۔ (سنن الترمذی ۔أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يس حدیث نمبر 2887) ۔(موضوع۔گھڑی ہوئی ہے)۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے، اور قرآن کا دل سورۃ یاسین ہے۔ اور جس نے سورۃ یاسین پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے پڑھنے کے صلے میں دس مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھے گا"۔(یہ حدیث ''موضوع'' گھڑی ہوئی ہے)۔(اس حدیث کی سند میں ''ہارون العبدی'' اور ''مقاتل بن سلیمان'' کَذَّابْ (جھوٹا) ہیں، یہاں مقاتل بن سلیمان ہی صحیح ہے، مقاتل بن حیان سہو (غلطی) سے ہے، دیکھیے: (سلسلة ضعيفة للألبانى- رقم: 169) -

سورہ "یٰاسِیْنَ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "یٰاسِیْنَ" کے شروع میں قرآن اور صاحبِ قرآن نبی ﷺ کے بارے میں ہے۔ (۲) اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ (۳) ہر چیز لوح محفوظ میں موجود ہے۔ (۴) ایک گاؤں (انطاکیہ) کا واقعہ ہے جہاں لگا تار ''تین'' رسول بھیجے گئے مگر لوگوں نے ان کی بات نہیں مانی اور رسول کو ہی ''منحوس'' کہہ دیا۔ (۵) ایک نیک آدمی ''حبیب بن موسیٰ نجار'' کا ذکر ہے جو رسولوں پر ایمان لے آیا اور اپنی قوم کو سمجھانے کی پوری کوشش کی۔ (۶) ۲۳ رویں پارے کے شروع میں بھی اسی نیک آدمی ''حبیب بن موسیٰ نجار'' کی تقریر ہے، کہا: میں اس کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا میں اللہ کے ساتھ دوسروں کو معبود بنالوں؟ مگر قوم نے بات نہیں مانی تو اللہ نے اس قوم کو تیز چیخ کے ذریعے ہلاک و برباد کر دیا۔ (۷) لوگوں کے لیے مردہ زمین ایک نشانی ہے، اللہ کس طرح بارش کے ذریعے زندہ کر دیتا ہے، اللہ نے ہر چیز کو جوڑے جوڑے پیدا کیا ہے، لوگوں کے لیے رات بھی ایک نشانی ہے، سورج بھی ایک نشانی ہے، چاند بھی ایک نشانی ہے، ہر ایک اپنے اپنے مدار میں گھوم رہے ہیں۔ (۸) صور پھونکا جائے گا، سب لوگ قبروں سے باہر نکلیں گے، اس دن کافر اور مومن کو الگ کر دیا جائے گا، اس دن ہاتھ پاؤں ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔ (۹) نبی ﷺ شاعر نہیں ہیں۔ (۱۰) آیت نمبر (70) میں ہے کہ قرآن مردہ قوم میں روح ڈالنے کے لیے ہے نہ کہ روح نکالنے کے لیے۔ (۱۱) لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اللہ کی مخلوقات پر غور کرے، جانوروں پر غور کرے۔ (۱۲) قیامت کے انکار کرنے والوں سے خطاب ہے کہ مٹی میں مل جانے کے بعد کون پیدا کرے گا؟ جواب دیا گیا: وہی دوبارہ پیدا کرے گا جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ (۱۳) سورہ کے اخیر میں ہے کہ کسی کام کے لیے اللہ کہتا ہے ''ہوجا'' تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○
”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے“

يٰسٓ ①

”یاسین۔اللہ کا نام/ یا نبی ﷺ کا نام ہے“۔①۔(اس کا معنی اے شخص! اے مرد! یا اے انسان، اس کے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یا یہ حُرُوْفِ مُقَطَّعَاتْ“ میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ②

”حکمت والے قرآن کی قسم“۔②

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ③

”بیشک آپ (ﷺ) رسولوں میں سے ہیں“۔③

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ④

”بالکل سیدھے راستے پر ہیں“۔④

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ⑤

”(یہ قرآن) سب پر غالب (بڑا زبردست)، بہت رحم والے (اللہ) کی طرف سے اتارا گیا ہے“۔⑤

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥

”تا کہ آپ (ﷺ) ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادوں کو ڈرایا نہیں گیا تھا، (اس لیے) وہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں“۔⑥۔

(نبی ﷺ سب کے نبی ہیں مگر عرب میں پیدا ہوئے، عرب میں ابراہیم علیہ السلام سے بہت پہلے ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف بھیجے گئے تھے، عرب میں ابراہیم علیہ السلام ان کے بعد اسماعیل علیہ السلام پھر ان کے بعد شعیب علیہ السلام آئے، باقی انبیاء شام اور فلسطین کے علاقے کی طرف آئے، شعیب علیہ السلام اور نبی ﷺ کے درمیان لگ بھگ دو ہزار سال کا وقفہ ہے، انبیاء عرب کے حدود کے باہر آئے ہیں، عربوں میں ان نبیوں کی تعلیمات پہنچتی رہی ہے، عرب کے تعلقات شام اور فلسطین کے لوگوں سے تھے، تجارتی قافلے بھی آتے جاتے تھے، مشرکین مکہ میں بھی ہر زمانہ میں کچھ لوگ ہمیشہ ایسے رہے جو شرک سے دور تھے اور توحید پر تھے)۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑦

”بیشک (کافروں) میں سے اکثر لوگوں کے بارے میں (ان کے کفر پر جمے رہنے کی وجہ سے) عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے (کہ یہ لوگ ابلیس کی بات ماننے کی وجہ سے جہنم میں جانے والے ہیں)، اس لیے یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے“۔⑦

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ⑧

”ہم نے ان (کافروں) کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں، جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اوپر کی طرف سر اٹھائے ہی رہتے ہیں“۔⑧

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩

''اور ہم نے ایک دیوار ان (کافروں) کے آگے اور ایک دیوار ان کے پیچھے کھڑی کر دی ہے (آگے دنیا رکاوٹ بنی کھڑی ہے، اور پیچھے آخرت کا انکار رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے توبہ کی توفیق نہیں مل رہی ہے)، اور اس طرح ہم نے انہیں ہر طرف سے ڈھانک دیا ہے، اس لیے اب وہ کچھ بھی نہیں دیکھ پاتے ہیں''۔۝٩

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠

''(کھلم کھلا حق کا انکار کرنے والوں) کو آپ (ﷺ) کا ڈرانا، یا نہ ڈرانا دونوں برابر ہے، یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے''۔۝١٠

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١

''آپ (ﷺ) کا ڈرانا اس کے لیے مفید ہے جو نصیحت (قرآن) پر چلے، اور بن دیکھے رحمٰن (اللہ) سے ڈرے، تو آپ ایسے شخص کو بخشش (گناہوں کی معافی) اور عزت والے بدلے (انعام) کی خوشخبری سنا دیجیے''۔۝١١

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۛ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ ع

وقف غفران — ع ١٨ — وقف لازم

''بیشک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے، اور ہم لوگوں کے وہ اعمال (کام) بھی لکھتے جاتے ہیں جو وہ آگے (جنت کے لیے) بھیج چکے ہیں، اور ہم ان کے کاموں کے اثرات (ثواب) بھی لکھتے جا رہے ہیں جو وہ لوگ پیچھے چھوڑ گئے ہیں، اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب (لوح محفوظ) میں ریکارڈ کر رکھا ہے''۔۝١٢ (اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ کافروں میں سے جن کے دلوں کو چاہتا ہے ایمان کے ذریعہ زندہ کر دیتا ہے، جن پر گمراہی کی وجہ سے موت آ گئی تھی، تو پھر وہ حق کو قبول کر لیتے ہیں، اور اللہ اپنے بندوں کے تمام اچھے اور برے کاموں کو لکھ لیتا ہے اور ان کی ان اچھی اور بری سنتوں کو بھی لکھ لیتا ہے جو ان کے ذریعہ دنیا میں جاری ہو جاتی ہیں اور انہیں ان کا ثواب یا گناہ ملتا رہتا ہے، (اِمَامٍ مُّبِيْنٍ) سے مراد: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ انسانوں کے نامہ اعمال ہیں، یعنی ہر آدمی کا ہر عمل اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے)۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣

''اور آپ (ﷺ) ان کے سامنے ''بستی'' والوں کا قصہ سنا دیجیے، جب ان کے پاس رسول آئے تھے''۔۝١٣ (کہا جاتا ہے کہ اس بستی کا نام ''انطاکیہ'' تھا جو روم کی بستی تھی)۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤

''جب ہم نے ان بستی والوں کے پاس پہلے ''دو'' رسول بھیجے، تو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے تیسرے (رسول) کے ذریعے ان دونوں (رسولوں) کی تائید کی، تو رسولوں نے (بستی والوں سے) کہا: بیشک ہم تمہارے پاس (رسول بنا کر) بھیجے گئے ہیں''۔۝١٤

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

''بستی والوں نے (رسولوں سے) کہا: تم تو ہمارے ہی جیسے انسان ہو، اور رحمٰن (اللہ) نے کوئی چیز نہیں اتاری ہے، تم سراسر جھوٹ بول رہے ہو''۔﴿۱۵﴾

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

''رسولوں نے (بستی والوں سے) کہا: ہمارا رب خوب جانتا ہے کہ بیشک ہم تمہارے پاس رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں''۔﴿۱۶﴾

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾

''(رسولوں نے بستی والوں سے کہا) اور ہماری ذمہ داری تو صرف صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہے''۔﴿۱۷﴾

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾

''بستی والوں نے (رسولوں سے) کہا: ہم تمھیں منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تم پر پتھر برسائیں گے، اور ہمارے ہاتھوں تمھیں دردناک (بہت تکلیف والی) سزا ملے گی''۔﴿۱۸﴾

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

''رسولوں نے (بستی والوں سے) کہا: تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے، کیا اگر تمھیں نصیحت کی جاتی ہے (تو یہ نحوست ہے؟)، اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ خود ہی حد سے گزر گئے ہو (تم لوگ خود ہی منحوس ہو، نحوست کی اصل وجہ کفر اور شرک ہے دعوت و تبلیغ نہیں ہے)''۔﴿۱۹﴾

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾

''(اتنے میں) شہر کے دور کنارے سے ایک آدمی (حبیب بن موسیٰ نجار) دوڑتا ہوا آیا، اس نے کہا: اے میری قوم! ان رسولوں کا کہنا مان لو''۔﴿۲۰﴾

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

''(نیک آدمی حبیب بن موسیٰ نجار نے اپنی قوم سے کہا) ان رسولوں کا کہنا مان لو جو تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگ رہے ہیں، اور وہ رسول (خود) ہی سیدھے راستے پر ہیں''۔

(تیئیسواں پارہ)

(23ویں پارے میں ٹوٹل (17) رکوع ہیں۔ اور (363) آیتیں ہیں)

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

''(نیک آدمی حبیب بن موسیٰ نجّار نے اپنی قوم سے کہا) اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اُس اللہ کی عبادت نہ کروں، جس نے مجھے پیدا کیا ہے؟ اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۲۲﴾

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾

''(نیک آدمی حبیب بن موسیٰ نجّار نے اپنی قوم سے کہا) کیا میں اُس اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو معبود بنالوں کہ اگر رحمٰن (اللہ) مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو (بناوٹی معبودوں) کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے، اور نہ ہی وہ (بناوٹی معبود) مجھے بچاسکیں گے''؟ ﴿۲۳﴾۔ (مشکل کشا اللہ ہے، سب کی مشکلوں کو حل کرنے والا اللہ ہے)۔

اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

''(نیک آدمی حبیب بن موسیٰ نجّار نے اپنی قوم سے کہا) اگر میں (اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو معبود بنالوں گا) تو بیشک میں کھلی گمراہی میں چلا جاؤں گا''۔﴿۲۴﴾

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾

''(نیک آدمی حبیب بن موسیٰ نجار نے اپنی قوم سے کہا) میں تو تمہارے رب پر ایمان لاچکا ہوں، تم میری بات غور سے سنو (اور مان لو)''۔﴿۲۵﴾

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

''(جب بستی والوں کے ذریعہ حبیب بن موسیٰ نجّار کو قتل کر دیا گیا تو) اس سے کہا گیا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ، اس نے (عالم برزخ میں جنت دیکھنے کے بعد) کہا: کاش! میری قوم جان لیتی''۔﴿۲۶﴾

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

''کہ میرے رب نے مجھے معاف کر دیا ہے، اور مجھے عزت والے بندوں میں شامل کر دیا ہے''۔﴿۲۷﴾

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾

''اور اس آدمی (حبیب بن موسیٰ نجّار) کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی فوج نہیں اتاری، اور نہ ہمیں اتارنے کی ضرورت تھی''۔﴿۲۸﴾

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

''وہ تو صرف ایک ''چیخ'' تھی، جس سے وہ سب لوگ بجھ کر رہ گئے (ایک تیز چیخ سے حبیب بن موسیٰ نجار کی بستی والے ہلاک و برباد ہو گئے)''۔﴿۲۹﴾

يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

وقف غفران

''افسوس ہے بندوں پر! ان کے پاس جو بھی رسول آیا اس کا مذاق ہی اڑاتے رہے''۔﴿۳۰﴾

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ

''کیا (حق کا انکار کرنے والوں) نے دیکھا نہیں کہ ہم کتنی ہی قوموں کو

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾

ان سے پہلے اس طرح ہلاک کر چکے ہیں، جواب کبھی بھی ان کے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی؟''۔﴿۳۱﴾

وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

''اور سب لوگ (قیامت کے دن) ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے (ایک آدمی بھی نہیں بچے گا)''۔﴿۳۲﴾

وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

''اور (لوگوں) کے لیے ایک نشانی ''مردہ زمین'' ہے، ہم نے اسے زندہ کیا، اور اس سے غلہ (اناج) نکالا، جسے لوگ کھاتے ہیں''۔﴿۳۳﴾

وَ جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾

''اور ہم نے زمین میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کیے، اور اس میں پانی کے چشمے بہادیئے''۔﴿۳۴﴾

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

''تاکہ لوگ اس کے پھل کھائیں، اور ان چیزوں کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا (زمین سے کونپل نکالنا، درخت بنانا، اور پھل پیدا کرنا اللہ کی شان ہے)، تو کیا لوگ شکر ادا نہیں کریں گے''؟۔﴿۳۵﴾

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

''اللہ پاک ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے جوڑے (Male&Female) پیدا کیے ہیں، اُن چیزوں کے بھی جو زمین اُگاتی ہے، اور خود انسانوں کے بھی (مرد و عورت کی شکل میں) جوڑے جوڑے بنائے، اور اُن چیزوں کے بھی جنھیں لوگ جانتے تک نہیں ہیں''۔﴿۳۶﴾

وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

''اور (لوگوں) کے لیے ایک نشانی ''رات'' بھی ہے، جس کے اوپر سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں، (سورج ڈوبنے کے بعد) لوگ اندھیرے میں ہو جاتے ہیں''۔﴿۳۷﴾

وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾

''اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چل رہا ہے، (اپنے مدار میں گھوم رہا ہے)، یہ ''نظام'' اس اللہ کا بنایا ہوا ہے جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۳۸﴾

وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾

''اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں طے کر دی ہیں (جن سے وہ گزرتا ہے)، یہاں تک کہ وہ اخیر میں کھجور کی پرانی سوکھی ہوئی پتلی ٹہنی کی طرح (باریک اور پتلا) رہ جاتا ہے''۔﴿۳۹﴾۔ (سورج ہمیشہ ''مشرق'' (East) سے نکلتا ہے اور شام کے وقت مغرب (West) میں ڈوب جاتا ہے، موٹا پتلا نہیں ہوتا، اس کی ایک ہی شکل رہتی ہے، مگر چاند کا مسئلہ الگ ہے ''مغرب'' (West) سے نکلتا ہے، اور وہ چاند بالکل کھجور کی ٹہنی کی طرح ہوتا ہے تو اسے ''ہلال'' کہتے ہیں، دوسرے دن چاند ذرا موٹا ہوتا ہے اور مشرق کی طرف ہٹ کر نکلتا ہے، اس طرح ہر دن ذرا ذرا موٹا

ہوتا رہتا ہے، سات دن کے بعد سر پر سے نکلتا ہے، اور آدھا بن جاتا ہے پھر چودھویں دن مشرق سے نکلتا ہے اور پورا گول ہوجاتا ہے، پھر چھوٹا ہونا شروع ہوجاتا ہے، اس طرح ''اٹھائیس (۲۸)'' منزلیں طے کرتا ہے)۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۰

''سورج کی مجال نہیں کہ وہ چاند کے مدار میں داخل ہوجائے (سورج کی مجال نہیں کہ رات ہی میں نکل آئے اور چاندنی رات کو دن بنادے)، اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے، اور سب اپنے اپنے مدار (دائرے) میں گھوم رہے ہیں، (اپنی اپنی جگہ میں چل رہے ہیں)''۔ ۝۴۰

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝۴۱

''اور (لوگوں) کے لیے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے (انسان) کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی (نوح علیہ السلام کی کشتی) میں سوار کیا''۔ ۝۴۱

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝۴۲

''اور ہم نے لوگوں کے لیے کشتی جیسی اور چیزیں بھی پیدا کیں جن پر لوگ سواری کرتے ہیں (جیسے جہاز اور اونٹ وغیرہ)''۔ ۝۴۲

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝۴۳

''اور اگر ہم چاہیں تو لوگوں کو (سمندر میں) ڈبودیں، پھر نہ تو کوئی ان کی فریاد سننے والا ہوگا، اور نہ ہی وہ لوگ بچائے جاسکیں گے''۔ ۝۴۳

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۴۴

''مگر ہماری رحمت سے ہی (لوگ سمندر کے کنارے اپنی منزل تک پہنچ جاتے ہیں)، اور کچھ وقت تک زندگی سے فائدہ اٹھاتے ہیں''۔ ۝۴۴

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۵

''اور جب (لوگوں سے) کہا جاتا ہے کہ اس انجام سے ڈرجاؤ، جو تمہارے سامنے (دنیا میں) ہے، اور جو تمہارے آگے (آخرت میں) ہے، تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو وہ لوگ کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے)''۔ ۝۴۵

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴۶

''اور جب بھی (لوگوں) کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی آتی ہے، تو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں''۔ ۝۴۶

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ڰ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۴۷

''اور جب (انکار کرنے والوں) سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے تمھیں جو روزی دی ہے، اس میں سے (اللہ کے لیے) خرچ کرو، تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں: کیا ہم اسے کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو خود ہی کھلاسکتا تھا؟ تم تو کھلی گمراہی میں ہو''۔ ۝۴۷

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۸

''اور (انکار کرنے والے ایمان والوں سے) کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟''۔ ۝۴۸

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝۴۹

''(انکار کرنے والے) لوگ صرف ایک چیخ کا انتظار کررہے ہیں، جو ان کو آپکڑے گی، جب وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے (بحث کررہے

ہوں گے)‘‘۔⁽⁴⁹⁾

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۵۰

’’پھر (انکار کرنے والے) اس کے بعد نہ کوئی وصیت کر پائیں گے، اور نہ ہی اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جاسکیں گے‘‘۔⁽⁵⁰⁾

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝۵۱

’’اور صور پھونکا جائے گا، پھر لوگ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے‘‘۔⁽⁵¹⁾۔ ((پہلی بات): ’’صور‘‘: ایک سینگ (بھوپو) ہے جس میں پھونکا جائے گا، اس میں پھونکنے سے آواز گونجتی ہے اور دور تک جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام ’’صور‘‘ پھونکیں گے۔ (دوسری بات): کتنی مرتبہ صور پھونکا جائے گا؟ کچھ لوگوں نے کہا: دو بار صور پھونکا جائے گا۔ (۱) جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو قیامت آجائے گی۔ (۲) اور جب دوسری بار پھونکا جائے گا تو سب لوگ قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور کچھ لوگوں نے کہا: تین بار صور پھونکا جائے گا: (۱) پہلی پھونک میں ساری دنیا گھبرا کر بے ہوش ہو جائے گی۔ (۲) دوسرے پھونک میں سب کی موت ہو جائے گی۔ (۳) تیسری پھونک میں سب لوگ قبر سے زندہ ہو کر میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ (تیسری بات): کچھ لوگ نہیں گھبرائیں گے۔ بعض کے نزدیک: انبیاء، شہدا ہیں۔ بعض کے نزدیک: فرشتے ہیں، اور بعض کے نزدیک: سب ایمان والے ہیں جو حقیقی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے)۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۵۲

’’لوگ کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھا دیا ہے؟ (ان کو جواب ملے گا) رحمن (اللہ) نے تو اسی کا وعدہ کیا تھا، اور رسولوں نے سچ کہا تھا (کہ قیامت آنے والی ہے)‘‘۔⁽⁵²⁾

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝۵۳

’’وہ تو صرف ایک چیخ ہوگی، جس کے بعد سب لوگ ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے‘‘۔⁽⁵³⁾

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۴

’’تو آج کسی پر بھی کچھ بھی ظلم نہیں ہوگا، اور تمھیں صرف ان ہی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو تم دنیا میں کرتے تھے‘‘۔⁽⁵⁴⁾

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝۵۵

’’بیشک آج جنت والے خوب مزے میں ہوں گے‘‘۔⁽⁵⁵⁾

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝۵۶

’’جنت والے اور ان کی بیویاں چھاؤں میں آرام سے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے‘‘۔⁽⁵⁶⁾

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝۵۷

’’اور (جنت میں) ان لوگوں کو کھانے کے لیے ہر طرح کے پھل (میوے) ہوں گے، اور جو کچھ وہ لوگ چاہیں گے وہ سب کچھ ملے گا‘‘۔⁽⁵⁷⁾

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝۵۸

’’رحمت والے (بڑے مہربان) رب کی طرف سے جنت والوں کو سلام کہا جائے گا‘‘۔⁽⁵⁸⁾

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

’’(اور انکار کرنے والوں سے کہا جائے گا) اے مجرمو! آج تم (ایمان والوں سے) الگ ہوجاؤ‘‘۔﴿۵۹﴾

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾

’’اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تمھیں یہ تاکید نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، بیشک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے‘‘۔﴿۶۰﴾

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

’’اور (اے آدم کی اولاد!) میری ہی عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے‘‘۔﴿۶۱﴾

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾

’’اور بیشک شیطان تم میں سے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر چکا ہے، کیا تم لوگ عقل (سمجھ) سے کام نہیں لیتے تھے؟‘‘۔﴿۶۲﴾

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

’’یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا‘‘۔﴿۶۳﴾

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

’’آج اس میں داخل ہوجاؤ، کیونکہ تم کفر (حق کا انکار) کرتے تھے‘‘۔﴿۶۴﴾

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓي اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

’’آج کے دن ہم (جہنم میں جانے والوں) کے منہ پر مہر لگادیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے، اور ان کے پاؤں ان کے کاموں (کالے کرتوتوں) کی گواہی دیں گے‘‘۔﴿۶۵﴾

وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓي اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾

’’اور اگر ہم چاہیں تو (دنیا ہی میں انکار کرنے والوں) کی آنکھیں مٹادیں (ان کی بینائی ختم کردیں)، پھر وہ راستے کی (تلاش میں) آگے بڑھیں، تو کیسے دیکھ پائیں گے؟‘‘۔﴿۶۶﴾

وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾

’’اور اگر ہم چاہیں تو (دنیا ہی میں انکار کرنے والوں) کو ان کی جگہوں پر بیٹھے بیٹھے ہی ان کی صورتیں بگاڑ دیں، پھر نہ یہ آگے چل سکیں گے، اور نہ ہی پیچھے لوٹ سکیں گے‘‘۔﴿۶۷﴾

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

’’اور جس کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اسے پیدائش کی حالت کی طرف (یعنی بچپن کی طرف دوبارہ) لوٹا دیتے ہیں، (تو اس کے دیکھنے، سننے، بولنے، اور سمجھنے کی طاقت بالکل ختم ہوجاتی ہے)، کیا یہ لوگ عقل (سمجھ) سے کام نہیں لیتے ہیں؟‘‘۔﴿۶۸﴾

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾

’’اور ہم نے اپنے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ’’شعر‘‘ نہیں سکھایا ہے اور نہ ہی شاعری ان کے لیے مناسب ہے، یہ کتاب صرف نصیحت ہے، اور روشن قرآن ہے (شاعری کی کتاب نہیں ہے)‘‘۔﴿۶۹﴾

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾

’’تا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زندہ لوگوں کو قرآن کے ذریعے ڈرائیں، اور کافروں پر اللہ کے (عذاب کی) بات ثابت ہوجائے (قرآن کی حجت

پوری ہو جائے)''۔⁽⁷⁰⁾

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ⁽⁷¹⁾

''اورلوگ دیکھتے نہیں کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے، ان ہی میں سے ان کے لیے چوپائے پیدا کیے، اوراب یہ ان (جانوروں) کے مالک بنے ہوئے ہیں؟''۔⁽⁷¹⁾

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ⁽⁷²⁾

''اورہم نے ان مویشیوں (جانوروں) کوان کے قابو(بس) میں کردیا ہے،توان میں سے کچھ پر وہ لوگ سواری کرتے ہیں، اورکچھ کا گوشت کھاتے ہیں''۔⁽⁷²⁾

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ⁽⁷³⁾

''(سواری اورکھانے کےعلاوہ)لوگوں کے لیےان جانوروں میں اوربھی بہت سے فائدے ہیں (جیسے ان کے اُون اور بال سے فائدے، چربی سے تیل اور وہ جانور کھیتی باڑی کے کام آتے ہیں)،اور پینے والی چیزیں ہیں(جیسے دودھ)،کیا پھر بھی یہ لوگ شکرادانہیں کریں گے؟''۔⁽⁷³⁾

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ⁽⁷⁴⁾

''اور (انکارکرنے والوں نے) اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنار کھے ہیں(اس امید پر) کہ ان کی مدد کی جائے گی (لوگ بناوٹی معبودوں سے مدد کی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں)''۔⁽⁷⁴⁾

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ⁽⁷⁵⁾

''وہ (بناوٹی معبود) ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے ہیں (بلکہ وہ انکار کرنے والے) خود ہی ان (بناوٹی معبودوں) کے سامنے مخالف لشکر کی طرح حاضر ہوں گے (مدد کرنا تو دور کی بات بلکہ بناوٹی معبود پوجنے والوں کے دشمن بن جائیں گے)''۔⁽⁷⁵⁾

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ⁽⁷⁶⁾

''تو (انکارکرنے والوں) کی باتیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غمگین نہ بنادے، بیشک ہم سب کچھ جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں''۔⁽⁷⁶⁾

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ⁽⁷⁷⁾

''کیاانسان غورنہیں کرتا کہ ہم نے اسے نطفے (حقیر پانی،منی) سے پیدا کیا ہے؟ پھر وہ کھلا ہوا جھگڑالو بن گیا ہے''۔⁽⁷⁷⁾

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ⁽⁷⁸⁾

''اور (انسان) ہمارے لیے (یعنی اللہ کے لیے) مثال بیان کرتا ہے، اوراپنی پیدائش کو بھول گیا ہے، کہتا ہے کہ بوسیدہ (گلی سڑی) ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا؟''۔⁽⁷⁸⁾

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ⁽⁷⁹⁾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: انھیں وہ اللہ زندہ کرے گا جس نے اسے پہلی بار پیدا کیا تھا،اور وہ اللہ اپنی مخلوقات (پیدا کی ہوئی چیزوں) کے

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

بارے میں سب کچھ جانتا ہے''۔﴿۷۹﴾

''اسی اللہ نے تمہارے لیے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کی ہے، جس سے تم آگ جلاتے ہو (جس نے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کر دی تو اس کے لیے دوسری چیز میں زندگی پیدا کرنا مشکل نہیں ہے)''۔﴿۸۰﴾

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾

''جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسے (انسان) دوبارہ پیدا کرے؟ کیوں نہیں! (وہ بالکل پیدا کر سکتا ہے)، اور وہ بڑا پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۸۱﴾

اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

''اس اللہ کی شان تو یہ ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہہ دیتا ہے، ''ہو جا'' اور وہ چیز ہو جاتی ہے''۔﴿۸۲﴾

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

''وہ اللہ (سب عیبوں سے) پاک ہے، جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت (حکومت) ہے، اور (اے لوگو!) تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے''۔﴿۸۳﴾

آیات: 182 | (37) سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّیَّةٌ | رکوع: 5

سورہ ''صَآفّٰات'' کے بارے میں:

سورہ ''صافات'' نمبر (37)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (56)۔ صَآفّٰات: صف باندھے ہوئے فرشتے۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''صافات'' سورہ نمبر (37) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (182) آیتیں اور (5) رکوع ہیں۔

سورہ ''صَآفّٰات'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''صَآفّٰات'' کے شروع میں فرشتوں کا ذکر ہے کہ وہ صف باندھے کھڑے ہوئے ہیں۔ (۲) تم سب کا ایک ہی معبود ہے۔ (۳) آخرت کا انکار کرنے والوں کا ذکر ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم مر جائیں گے اور مٹی میں مل جائیں گے دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے۔ (۴) جنتیوں کا ذکر ہے کہ ان کے لیے بے شمار نعمتیں ہیں، چھلکتے ہوئے جام ہیں، حور عین ہیں۔ (۵) جہنمیوں کا ذکر ہے جن کے کھانے کے لیے تھوہر کا درخت ہے، جو جہنم کے بیچ سے اگتا ہے۔ (۶) نبیوں کے واقعات ہیں، پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ (۷) ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے، ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو ذبح کرنے کا خواب دیکھا، بیٹے اسماعیل علیہ السلام تیار ہو گئے، اللہ نے قربانی کے لیے جنت سے ''دنبہ'' (مینڈھا، Sheep) بھیج دیا۔

(۸) موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر ہے۔ (۹) الیاس علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے جو ''بعل'' بت کی پوجا کرتی تھی۔ (۱۰) لوط علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے، جو مرد مرد سے خواہش پوری کرتے تھے۔ (۱۱) یونس علیہ السلام کا ذکر ہے اور مچھلی کے پیٹ میں اللہ کی تسبیح کے فائدے کا ذکر ہے۔ (۱۲) کفار مکہ کے بارے میں ہے ان کا کہنا ہے کہ اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں، جب کہ اللہ کے لیے نہ بیٹے ہیں اور نہ بیٹیاں۔ (۱۳) سورہ کے اخیر میں اللہ کی پاکی ہے اس سے جو لوگ کہتے ہیں، رسولوں پر سلام ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾

''صف باندھ کر کھڑے ہونے والے (فرشتوں) کی قسم''۔ ﴿۱﴾

فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾

''پھر خوب ڈانٹ ڈپٹ کرنے والوں کی قسم''۔ ﴿۲﴾

فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۳﴾

''پھر ذکر (قرآن کی تلاوت) کرنے والوں کی قسم''۔ ﴿۳﴾

اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾

''بیشک تمہارا ایک ہی معبود ہے''۔ ﴿۴﴾

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا وَ رَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

''جو آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا رب ہے، اور سب مشرقوں کا بھی رب ہے (جہاں سے سورج یا ستارے نکلتے ہیں)''۔ ﴿۵﴾۔ (اس آیت میں ''مشرقوں کا رب ہے'' سے کیا مراد ہے؟ سورج کے نکلنے کے اعتبار سے ہر دن الگ الگ جگہ سے نکلتا ہے، سورج کے لیے سال بھر میں (365) دن مشرق ہے، یا اس سے مراد یہ ہے کہ ستارے بھی بہت ہیں اور ان کے نکلنے کی جگہ سے مراد ہے، سب کے اپنے اپنے نکلنے کی جگہ ہے، سب پر اللہ ہی کا کنٹرول ہے)۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِۣ الۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۶﴾

''بیشک ہم نے دنیاوی آسمان کو ستاروں سے سجا دیا ہے''۔ ﴿۶﴾

وَ حِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾

''اور ہر شریر شیطان سے (ستاروں کو دنیاوی آسمان کی) حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے''۔ ﴿۷﴾

لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَ یُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ ٭ۖ﴿۸﴾

''وہ شیطان عالم بالا (آسمان کی مجلسوں کی) باتیں سن نہیں سکتے، اور ہر طرف سے ان (شریر شیطانوں کو آگ کے انگاروں سے) مارا جاتا ہے''۔ ﴿۸﴾

دُحُوۡرًا وَّ لَہُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾

''(شیطانوں کو دور) بھگا دینے کے لیے (ستاروں سے مارا جاتا ہے)، اور (قیامت کے دن) ان شیطانوں کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے''۔ ﴿۹﴾

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰

''مگر کوئی شیطان کوئی خبر اچک لے جاتا ہے تو ایک دہکتا ہوا انگارہ (چمکتا ہوا ستارہ) اس کے پیچھے لگ جاتا ہے''۔۱۰

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (کافروں) سے پوچھ لیجیے کہ کیا (انسان کا دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے، یا ہماری پیدا کی ہوئی دوسری مخلوق (آسمان وزمین) کا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے؟ بیشک ہم نے (انسان) کو لیس دار (چمٹنے والی) مٹی سے پیدا کیا ہے''۔۱۱

بَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ ۝۱۲

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ تو (کافروں کے قیامت کے انکار پر) تعجب کرتے ہیں، اور وہ لوگ قیامت کا مذاق اڑا رہے ہیں''۔۱۲

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا یَذْكُرُوْنَ ۝۱۳

''اور جب ان (کافروں کو) سمجھایا جاتا ہے تو وہ لوگ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے''۔۱۳

وَاِذَا رَاَوْا اٰیَةً یَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝۱۴

''اور (کافر لوگ) جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں، تو اس کا مذاق اڑانے لگتے ہیں''۔۱۴

وَقَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۱۵

''اور (کافر) کہتے ہیں: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے''۔۱۵

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶

''(کافر کہتے ہیں) کیا جب ہم مرکر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے، تو کیا (سچ مچ) ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟''۔۱۶

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷

''کیا ہمارے پچھلے باپ دادے بھی (دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟)''۔۱۷

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ ہاں (ایسا ضرور ہوگا) اور تم بالکل بے بس ہوگے''۔۱۸

فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝۱۹

''(دوبارہ اٹھنا) تو بس ایک ڈانٹ ہوگی، جس کے بعد سب لوگ (زندہ ہوکر سب کچھ) دیکھ رہے ہوں گے''۔۱۹

وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝۲۰

''(کافر لوگ) کہیں گے: ہائے ہماری بربادی! یہ تو بدلے (یعنی قیامت) کا دن ہے''۔۲۰

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۱

''(کہا جائے گا:) یہی وہ فیصلے کا دن ہے، جسے تم جھٹلایا کرتے تھے''۔۲۱

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝۲۲

''(فرشتوں سے کہا جائے گا) ظلم کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کو، اور ان کے جوڑوں (ساتھیوں) کو، اور ان کے (بناوٹی) معبودوں کو بھی جمع کرلو جن کی یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے''۔۲۲

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾

''(اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے)، پھر ان کافروں کو جہنم کا راستہ دکھادو''۔﴿۲۳﴾

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

''(اے فرشتو!) اور ذرا ان کافروں کو روک لو، ان سے (کچھ) پوچھا جائے گا''۔﴿۲۴﴾

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

''(کہا جائے گا) تمھیں کیا ہوگیا ہے (آج) تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ہو؟''۔﴿۲۵﴾

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

''بلکہ آج تو وہ سب (کافر) لوگ فرمانبردار (سر جھکائے کھڑے) ہیں''۔﴿۲۶﴾

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

''اور وہاں آپس میں ایک دوسرے سے سوال و جواب کریں گے''۔﴿۲۷﴾

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

''(ماننے والے اپنے بڑوں سے) کہیں گے: تم تو ہمارے پاس دائیں (اور بائیں) سے آتے تھے (یعنی ہم پر زور ڈالتے تھے کہ ہم ایمان نہ لائیں)''۔﴿۲۸﴾

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾

''(بڑے لوگ اپنے ماننے والوں سے) کہیں گے: بات ایسی نہیں ہے، بلکہ تم لوگ خود ہی ایمان لانے والے نہیں تھے''۔﴿۲۹﴾

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾

''(بڑے لوگ اپنے ماننے والوں سے کہیں گے) اور ہمارا تم پر کوئی زور (دباؤ) نہیں تھا، بلکہ تم خود سرکش (نافرمان) لوگ تھے''۔﴿۳۰﴾

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾

''(بڑے لوگ اپنے ماننے والوں سے کہیں گے) ہمارے رب کی یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہم سب (عذاب کا مزہ) چکھنے والے ہیں''۔﴿۳۱﴾

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

''(بڑے لوگ اپنے ماننے والوں سے کہیں گے) ہم نے تم لوگوں کو گمراہ کیا (بہکایا)، کیونکہ ہم خود بھی گمراہ تھے (بھٹکے ہوئے تھے)''۔﴿۳۲﴾

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

''آج کے دن (کمزور اور بڑے لوگ) سب کے سب عذاب میں برابر کے شریک (حصہ دار) ہیں''۔﴿۳۳﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

''بیشک ہم مجرموں (حق کا انکار کرنے والوں) کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں''۔﴿۳۴﴾

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

''(کافروں) کو جب یہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تو وہ تکبر (گھمنڈ) کرتے تھے''۔﴿۳۵﴾

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾

''اور (کافر) کہتے تھے: کیا ہم ایک دیوانہ شاعر (محمد) کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟''۔﴿۳۶﴾

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾

’’(نہیں ایسی بات نہیں ہے) بلکہ (نبی ﷺ) تو سچا دین لے کر آئے ہیں، اور سب پیغمبروں کو سچا جانتے ہیں‘‘۔ ﴿۳۷﴾

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾

’’(ان کافروں سے کہا جائے گا کہ) آج تم سب کو دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا‘‘۔ ﴿۳۸﴾

وَ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾

’’(اے انکار کرنے والو!) اور تمھیں صرف ان ہی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے‘‘۔ ﴿۳۹﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾

’’مگر اللہ کے چنے ہوئے نیک بندے (بُرے انجام سے بچے رہیں گے)‘‘۔ ﴿۴۰﴾

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾

’’(جنتی لوگوں کے لیے) معلوم روزی ہے‘‘۔ ﴿۴۱﴾

فَوَاكِهُ ۚ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

’’(جنتی لوگوں کے لیے) ہر قسم کے پھل (اور میوے) ہیں، اور وہ لوگ معزز (عزت والے) لوگ ہیں‘‘۔ ﴿۴۲﴾

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾

’’(جنتی لوگ) نعمتوں کے باغات میں (ہوں گے)‘‘۔ ﴿۴۳﴾

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾

’’(جنتی لوگ) تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے‘‘۔ ﴿۴۴﴾

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾

’’(جنتی لوگوں) کو بہتی شراب کا جام پیش کیا جائے گا‘‘۔ ﴿۴۵﴾

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾

’’جو شراب صاف شفاف، اور پینے میں لذیذ (بہت مزے والی) ہوگی‘‘۔ ﴿۴۶﴾

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

’’(جنتی لوگوں کا) نہ تو اس شراب سے سر میں درد ہوگا، اور نہ ہی اس کے پینے سے عقل خراب ہوگی (نہ ہی بہکی بہکی باتیں کریں گے)‘‘۔ ﴿۴۷﴾

وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾

’’اور ان (جنتی لوگوں) کے پاس نیچی نظروں والی، بڑی بڑی (ہرنی جیسی) آنکھوں والی عورتیں (حوریں) ہوں گی‘‘۔ ﴿۴۸﴾

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

’’وہ حوریں (شترمرغ کے چھپائے ہوئے) انڈوں کی طرح (بڑی خوبصورت) ہوں گی‘‘۔ ﴿۴۹﴾

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾

’’جنتی ایک دوسرے سے آپس میں سوال (وجواب) کریں گے‘‘۔ ﴿۵۰﴾

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾

’’جنتی لوگوں میں سے ایک کہنے والا کہے گا: بیشک (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا‘‘۔ ﴿۵۱﴾

يَّقُوْلُ ءَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾

’’وہ مجھ سے کہا کرتا تھا کیا تو بھی ان ہی لوگوں میں سے ہے، جو (قیامت) کے دن کو سچ مانتے ہیں؟‘‘۔ ﴿۵۲﴾

ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾

’’کیا جب ہم مر جائیں گے، اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے، تو کیا ہمیں ہمارے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا؟‘‘۔ ﴿۵۳﴾

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

''(وہ جنتی دوسرے جنتیوں سے) کہے گا: کیا تم (میرے ساتھی کو جہنم میں) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟''۔﴿۵۴﴾

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾

''پھر جب وہ (جنتی) خود جہنم میں جھانک کر دیکھے گا، تو اپنے (ساتھی) کو بیچ جہنم میں (جلتا ہوا) پائے گا''۔﴿۵۵﴾

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾

''وہ جنتی (اپنے جہنمی ساتھی سے) کہے گا: اللہ کی قسم! قریب تھا کہ تم مجھے ہلاک (وبرباد) کر دیتے''۔﴿۵۶﴾

وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾

''(جنتی کہے گا) اور اگر میرے رب کی مہربانی نہ ہوتی، تو میں بھی ان ہی لوگوں میں سے ہوتا جنھیں (جہنم میں) ڈال دیا گیا ہے''۔﴿۵۷﴾

اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾

''(وہ جنتی دوسرے جنتی ساتھیوں سے مارے خوشی کے کہے گا:) کیا اب ہمیں موت نہیں آئے گی؟''۔﴿۵۸﴾

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾

''(جنتی کہے گا) ہمیں پہلی بار ہی مرنا تھا جو (دنیا میں) مر چکے، اور اب ہمیں عذاب بھی نہیں ہوگا''۔﴿۵۹﴾

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾

''بیشک یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔﴿۶۰﴾

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

''ایسی ہی کامیابی (جنت) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے''۔﴿۶۱﴾

اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾

''ایسی مہمانی اچھی ہے، یا تھوہر کے درخت کی؟ (کانٹے والے درخت کی؟)''۔﴿۶۲﴾

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾

''جس تھوہر کو (کانٹے والے درخت کو) بیشک ہم نے ظالموں (انکار کرنے والوں) کے لیے ایک آزمائش بنا دیا ہے''۔﴿۶۳﴾

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾

''وہ تھوہر (کانٹا والا درخت) ایسا ہے، جو جہنم کی ''تہہ'' سے نکلتا ہے (اُگتا ہے، پیدا ہوتا ہے)''۔﴿۶۴﴾

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾

''اس تھوہر (کانٹے والے درخت) کا پھل (خوشہ) شیطانوں کے سروں کی طرح ہوتا ہے''۔﴿۶۵﴾

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾

''(جہنمی لوگ) اسی تھوہر (کانٹے والے درخت) کو کھائیں گے، اور اسی سے اپنے پیٹ بھریں گے''۔﴿۶۶﴾

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾

''پھر کھانے کے بعد جہنمیوں کو پینے کے لیے پیپ ملا ہوا کھولتا پانی ملے گا''۔﴿۶۷﴾

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾

''پھر ان جہنمیوں کو جہنم کی طرف لوٹنا ہوگا''۔﴿۶۸﴾

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾

''(جہنمیوں) نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا تھا (بہکا ہوا پایا تھا)''۔﴿۶۹﴾

فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

''(جہنمی لوگ) اپنے باپ دادوں کے پیچھے پیچھے شوق سے چلتے رہے (اپنی عقل کا استعمال نہیں کیا اور نہ پیغمبروں کی بات مانی)''۔﴿۷۰﴾

وَ لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾

''اور (مشرکین مکہ) سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں، ان میں سے اکثر لوگ بھی گمراہ تھے (سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے تھے)''۔﴿۷۱﴾

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾

''جب کہ ہم نے ان کے درمیان ڈرانے والے رسول بھیجے تھے''۔﴿۷۲﴾

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾

''تو آپ (ﷺ) دیکھ لیجیے کہ ڈرائے جانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟''﴿۷۳﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾ ع

''(ان میں سے) صرف اللہ کے چنے ہوئے (نیک بندے ہی بچے رہے)''۔﴿۷۴﴾

وَ لَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ﴿۷۵﴾

''اور نوح (علیہ السلام) نے ہمیں پکارا، تو (دیکھو) ہم کیا خوب دعا قبول کرنے والے ہیں''۔﴿۷۵﴾

وَ نَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾

''اور ہم نے نوح (علیہ السلام) اور ان کے گھر والوں کو بہت بڑی مصیبت (بڑی بے چینی) سے بچا لیا''۔﴿۷۶﴾

وَ جَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِیْنَ ﴿۷۷﴾

''اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کی اولاد (نسل) کو باقی رکھا''۔﴿۷۷﴾

وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۷۸﴾

''اور بعد میں آنے والے لوگوں میں نوح (علیہ السلام) کا اچھا ذکر باقی رکھا''۔﴿۷۸﴾

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۹﴾

''ساری دنیا میں نوح (علیہ السلام) پر سلام ہو''۔﴿۷۹﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۰﴾

''ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں''۔﴿۸۰﴾

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۱﴾

''بیشک نوح (علیہ السلام) ہمارے مومن بندوں میں سے تھے''۔﴿۸۱﴾

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۸۲﴾

''پھر ہم نے (نوح علیہ السلام پر ایمان نہ لانے والوں) کو پانی میں ڈبو دیا''۔﴿۸۲﴾

وَ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ﴿۸۳﴾

''اور بیشک ابراہیم (علیہ السلام) بھی نوح (علیہ السلام) کی جماعت میں سے تھے''۔﴿۸۳﴾

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾

''جب ابراہیم (علیہ السلام) اپنے رب کے پاس صاف (عیب سے پاک) دل لے کر آئے''۔﴿۸۴﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾

''جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ (آزر) اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کو پوجتے ہو؟ (کس کی عبادت کرتے ہو؟)''۔﴿۸۵﴾

اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:) کیا تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو؟''۔﴿۸۶﴾

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:) تو سارے جہان کے پالنے والے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟''۔﴿۸۷﴾

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾

''پھر (ایک دفعہ) ابراہیم (علیہ السلام) نے ستاروں کو دیکھا''۔﴿۸۸﴾

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾

''تو ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: میں تو بیمار ہوں''۔﴿۸۹﴾

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾

''تو لوگ منہ موڑ کر ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس سے چلے گئے''۔﴿۹۰﴾

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾

''تو (ابراہیم علیہ السلام) چپکے سے ان کے بنائے ہوئے معبودوں (بتوں) کے پاس گئے اور ان سے کہا تم لوگ کھاتے کیوں نہیں ہو؟''۔﴿۹۱﴾

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے بتوں سے کہا) تمھیں کیا ہو گیا ہے، تم تو بولتے بھی نہیں؟''۔﴿۹۲﴾

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾

''پھر ابراہیم (علیہ السلام پوری طاقت سے) مارتے ہوئے ان (بتوں) کو توڑنے لگے''۔﴿۹۳﴾

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾

''(میلے سے واپس آنے کے بعد لوگوں نے بتوں کی حالت دیکھی) تو دوڑتے ہوئے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئے''۔﴿۹۴﴾

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾

''ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم ان بتوں کو پوجتے ہو جنھیں تم خود ہی تراشتے ہو؟ (خود ہی بناتے ہو؟)''۔﴿۹۵﴾

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا) جب کہ اللہ ہی نے تمھیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو بھی پیدا کیا ہے''۔﴿۹۶﴾

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾

''لوگ کہنے لگے: ابراہیم کے لیے ایک عمارت (مکان) بناؤ، اور اسے آگ میں پھینک دو''۔﴿۹۷﴾

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾

''لوگوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کے خلاف ایک سازش کرنی چاہی تو ہم نے ان لوگوں کو (اپنی سازش میں) ناکام کر دیا، (ان لوگوں کو ہی نیچا دکھایا)''۔﴿۹۸﴾

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾

''اور ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں، وہی مجھے (سیدھا) راستہ دکھائے گا''۔﴿۹۹﴾

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی) میرے رب! مجھے نیک (اولاد) عطا فرما''۔﴿۱۰۰﴾

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

''تو ہم نے (ابراہیم علیہ السلام کو) ایک نیک لڑکے (اسماعیل علیہ السلام) کی خوشخبری دی''۔﴿۱۰۱﴾

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ

''پھر جب وہ (بیٹا اسماعیل علیہ السلام) ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ چلنے پھرنے

اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

(دوڑنے بھاگنے) کی عمر کو پہنچ گیا، تو (ایک دن) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: بیٹے! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، بول بیٹا تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا: اباجان! آپ کو جو حکم ملا ہے اسے کر گزریئے، ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا تو) آپ مجھے ضرور صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے''۔﴿۱۰۲﴾

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ۚ

''تو جب دونوں (ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام) نے (اللہ کا حکم) مان لیا، اور ابراہیم نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے پیشانی کے بل لٹا دیا''۔﴿۱۰۳﴾

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ۙ

''اور ہم نے انہیں آواز دی: اے ابراہیم!''۔﴿۱۰۴﴾

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

''(اے ابراہیم!) بیشک آپ نے خواب سچ کر دکھایا، بیشک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں''۔﴿۱۰۵﴾

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾

''بیشک یہ کھلا ہوا امتحان تھا (بیشک یہ کھلی آزمائش تھی)''۔﴿۱۰۶﴾

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾

''اور ہم نے ایک بڑے دنبے (مینڈھے) کو ذبح کے لیے پیش کر کے بچے (اسماعیل) کو بچا لیا''۔﴿۱۰۷﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ۖ

''اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام کا اچھا ذکر) پچھلے لوگوں میں باقی رکھا ہے''۔﴿۱۰۸﴾

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾

''سلام ہو ابراہیم (علیہ السلام) پر''۔﴿۱۰۹﴾

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

''ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں''۔﴿۱۱۰﴾

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

''بیشک ابراہیم (علیہ السلام) ہمارے مومن بندوں میں سے تھے''۔﴿۱۱۱﴾

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

''اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (بیٹے) اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری دی، (جو) نیک لوگوں میں سے ایک نبی ہوں گے''۔﴿۱۱۲﴾

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ۧ

''اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) دونوں پر برکت نازل کی، اور ان دونوں کی نسل (اولاد) میں سے کچھ تو نیک لوگ ہوئے، اور کچھ (کفر و شرک کر کے) اپنی جان پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے تھے''۔﴿۱۱۳﴾

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ۚ

''اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر بھی احسان کیا''۔﴿۱۱۴﴾

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ۚ

''اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام) کو اور ان کی قوم کو بہت بڑی مصیبت سے بچا لیا''۔﴿۱۱۵﴾

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ۚ

''اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کی مدد کی تو وہی لوگ غالب ہو گئے (جیت گئے)''۔﴿۱۱۶﴾

وَ اٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

''اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام) کو ایک روشن کتاب دی''۔﴿۱۱۷﴾

وَ هَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

''اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام) کو سیدھا راستہ دکھایا''۔﴿۱۱۸﴾

وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

''اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام) کا اچھا ذکر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا''۔﴿۱۱۹﴾

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر سلام ہو''۔﴿۱۲۰﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

''بیشک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں''۔﴿۱۲۱﴾

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

''بیشک وہ دونوں (موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام) ہمارے مومن بندوں میں سے تھے''۔﴿۱۲۲﴾

وَ اِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

''اور بیشک الیاس (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے''۔﴿۱۲۳﴾۔(الیاس علیہ السلام ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہے، شام کے شہر ''بعلبک'' میں تبلیغ کے لیے بھیجے گئے تھے، ان کی قوم ''بعل'' نامی بت کو پوجتی تھی، ''بعل'' کا لغوی معنی، مالک، آقا، سردار، شوہر، اور قرآن میں ''بعل'' شوہر کے لیے استعمال ہوا ہے، ''بابل'' سے لے کر مصر تک ''بعل'' کو لوگ پوجتے تھے)۔

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

''(اور یاد کیجیے) جب الیاس (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟''۔﴿۱۲۴﴾

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

''تم بعل (بت) کو پوجتے ہو، اور سب سے بہترین پیدا کرنے والے (اللہ) کو چھوڑے بیٹھے ہو؟''۔﴿۱۲۵﴾

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

''اس اللہ کو (چھوڑے بیٹھے ہو) جو تمہارا رب ہے، اور تمہارے پچھلے گزرے ہوئے باپ دادوں کا بھی (رب ہے)''۔﴿۱۲۶﴾

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

''ان لوگوں نے الیاس (علیہ السلام) کو جھٹلایا، تو وہ لوگ ضرور (جہنم میں) ڈال دیئے جائیں گے''۔﴿۱۲۷﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

''مگر اللہ کے چنے ہوئے (نیک) بندے (جہنم سے محفوظ رہیں گے)''۔﴿۱۲۸﴾

وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾

''اور ہم نے الیاس (علیہ السلام کا اچھا ذکر) پیچھے آنے والے لوگوں میں چھوڑ دیا ہے''۔﴿۱۲۹﴾

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

''سلام ہو الیاس (علیہ السلام) پر''۔﴿۱۳۰﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾	''بیشک ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں''۔﴿۱۳۱﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾	''بیشک الیاس (علیہ السلام) ہمارے مومن بندوں میں سے تھے''۔﴿۱۳۲﴾
وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	''اور بیشک لوط (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے''۔﴿۱۳۳﴾۔ (لوط علیہ السلام: اردن کی بستی ''سدُوم'' کی طرف بھیجے گئے، یہ دنیا کی پہلی قوم تھی جس نے مرد مرد سے خواہش پوری کرنے کی بُرائی ایجاد کی تھی)۔
اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾	''(اور یاد کیجیے) جب ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں کو (عذاب سے) بچا لیا''۔﴿۱۳۴﴾
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾	''مگر ایک بڑھیا (یعنی لوط علیہ السلام کی بیوی) کے، جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے رہی''۔﴿۱۳۵﴾
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾	''پھر ہم نے (لوط علیہ السلام کی قوم میں سے) برائی کرنے والوں کو تباہ و برباد کر دیا''۔﴿۱۳۶﴾
وَ اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾	''(اے کفار مکہ!) تم لوط (علیہ السلام کی اجڑی ہوئی بستی سدوم) کے پاس سے صبح کے وقت گزرتے ہو''۔﴿۱۳۷﴾
وَ بِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ (ع ۳۵/۸)	''(اے کفار مکہ!) اور رات کے وقت بھی (سدوم بستی کے پاس سے گزرتے ہو)، تو کیا تم غور نہیں کرتے؟''۔﴿۱۳۸﴾
وَ اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾	''اور بیشک یونس (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے''۔﴿۱۳۹﴾۔ (یونس علیہ السلام ''نینوا'' کی طرف بھیجے گئے تھے)۔
اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾	''جب یونس (علیہ السلام) بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کی طرف پہنچے''۔﴿۱۴۰﴾
فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾	''پھر یونس (علیہ السلام) قرعہ (نام نکالنے) میں شریک ہوئے تو ہار گئے (اور سمندر میں پھینک دیے گئے)''۔﴿۱۴۱﴾
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَ هُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾	''پھر مچھلی نے یونس (علیہ السلام) کو نگل لیا، تو وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے''۔﴿۱۴۲﴾
فَلَوْ لَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾	''اب اگر یونس (علیہ السلام) تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے''۔﴿۱۴۳﴾
لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ (النصف)	''تو قیامت تک (یونس علیہ السلام) مچھلی ہی کے پیٹ میں پڑے رہتے''۔﴿۱۴۴﴾
فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾	''پھر ہم نے (یونس علیہ السلام) کو ایک چٹیل میدان میں پھینک دیا جب کہ وہ بیمار تھے''۔﴿۱۴۵﴾
وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾	''اور ہم نے (یونس علیہ السلام) پر سایہ کرنے کے لیے ایک ''بیل دار درخت''

(کدو کا جھاڑ) اُگا دیا"۔ ﴿۱۴۶﴾

وَ اَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ یَزِیۡدُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾

"اور (اس کے بعد) ہم نے (یونس علیہ السلام) کو "ایک لاکھ" یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا"۔ ﴿۱۴۷﴾

فَاٰمَنُوۡا فَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۱۴۸﴾

"تو جب وہ لوگ (یونس علیہ السلام) پر ایمان لے آئے تھے، تو ہم نے انھیں ایک زمانے تک دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھانے دیا"۔ ﴿۱۴۸﴾

فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَلِرَبِّكَ الۡبَنَاتُ وَ لَهُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ (انکار کرنے والوں سے) پوچھ لیجیے: کیا آپ کے رب کے لیے تو بیٹیاں ہیں، اور ان کے لیے بیٹے؟"۔ ﴿۱۴۹﴾۔ (فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں ہیں، اور نہ ہی اللہ کے پاس بیٹے ہیں، وہ ہر چیز سے پاک ہے)۔

اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمۡ شٰهِدُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾

"یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں ہی پیدا کیا تھا اور یہ (انکار کرنے والے) اس وقت موجود تھے؟"۔ ﴿۱۵۰﴾

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ مِّنۡ اِفۡكِهِمۡ لَیَقُوۡلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾

"یاد رکھو! یہ لوگ اپنی طرف سے جھوٹ (اور من گھڑت) بات کہتے ہیں"۔ ﴿۱۵۱﴾

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾

"کہ "اللہ کی اولاد" ہے، اور یہ لوگ بیشک جھوٹے ہیں"۔ ﴿۱۵۲﴾

اَصۡطَفَی الۡبَنَاتِ عَلَی الۡبَنِیۡنَ ﴿۱۵۳﴾

"کیا اللہ نے بیٹوں کو چھوڑ کر "بیٹیوں" کو پسند کیا ہے؟"۔ ﴿۱۵۳﴾

مَا لَكُمۡ ۟ كَیۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾

"(اے انکار کرنے والو!) تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ یہ تم کیسا فیصلہ (انصاف) کرتے ہو؟"۔ ﴿۱۵۴﴾

اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۵۵﴾

"(اے انکار کرنے والو!) کچھ بھی غور نہیں کرتے ہو؟"۔ ﴿۱۵۵﴾

اَمۡ لَكُمۡ سُلۡطٰنٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵۶﴾

"(اے انکار کرنے والو!) کیا تمہارے پاس کوئی صاف دلیل (ثبوت) ہے"۔ ﴿۱۵۶﴾

فَاۡتُوۡا بِكِتٰبِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۱۵۷﴾

"(اے انکار کرنے والو!) اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لاؤ"۔ ﴿۱۵۷﴾

وَ جَعَلُوۡا بَیۡنَهٗ وَ بَیۡنَ الۡجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ لَقَدۡ عَلِمَتِ الۡجِنَّةُ اِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

"(انکار کرنے والوں) نے اللہ اور جنات کے درمیان بھی "رشتہ داری" بنا رکھی ہے، جب کہ خود (نافرمان) جنات یہ جانتے ہیں کہ وہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے"۔ ﴿۱۵۸﴾

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾

"اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (انکار کرنے والے) بیان کرتے ہیں"۔ ﴿۱۵۹﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۱۶۰﴾

"مگر اللہ کے چنے ہوئے (نیک) بندے (ایسی بات نہیں کہتے کہ اللہ

نے کسی سے رشتہ بنالیا ہے)''۔﴿۱۶۰﴾

فَاِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾
''(اے انکار کرنے والو!) بیشک تم اور جن جن کی تم پوجا کرتے ہو''۔﴿۱۶۱﴾

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾
''(اے انکار کرنے والو! تم اور تمہارے معبود چنے ہوئے نیک بندوں) کو اللہ کے بارے میں بہکا نہیں سکتے (اللہ کے بارے میں گمراہ نہیں کر سکتے)''۔﴿۱۶۲﴾

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾
''(اے انکار کرنے والو! اللہ کے بارے میں صرف اسی کو گمراہ کر سکتے ہو) جو جہنم میں جانے والا ہو''۔﴿۱۶۳﴾

وَ مَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾
''اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا درجہ معلوم ہے''۔﴿۱۶۴﴾

وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾
''اور بیشک ہم (فرشتے) صف باندھے رہتے ہیں''۔﴿۱۶۵﴾

وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾
''اور بیشک ہم (فرشتے) ''تسبیح'' پڑھتے رہتے ہیں (ہم فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں ہیں)''۔﴿۱۶۶﴾

وَ اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾
''اور (مکہ کے مشرکین) کہا کرتے تھے''۔﴿۱۶۷﴾

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾
''(مشرکین مکہ کہا کرتے تھے) کہ اگر ہمارے پاس پچھلے لوگوں کی طرح کوئی کتاب آئی ہوتی''۔﴿۱۶۸﴾

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾
''(مکہ کے مشرکین کہا کرتے تھے اگر ہمارے پاس کوئی کتاب آئی ہوتی) تو ہم بھی اللہ کے چنے ہوئے (نیک) بندوں میں سے ہوتے!''۔﴿۱۶۹﴾

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
''(اور جب قرآن آ گیا) تو (مشرکین مکہ) نے اس کا انکار کر دیا، اب جلد ہی ان لوگوں کو اپنا انجام معلوم ہو جائے گا''۔﴿۱۷۰﴾

وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾
''اور ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے رسولوں کے لیے طے ہو چکا ہے''۔﴿۱۷۱﴾

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾
''کہ بیشک ان (رسولوں) کی مدد ضرور کی جائے گی''۔﴿۱۷۲﴾

وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾
''اور بیشک ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا (جیت حاصل کرے گا)''۔﴿۱۷۳﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾
''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کچھ وقت تک ان (انکار کرنے والوں) سے منہ موڑ لیجیے''۔﴿۱۷۴﴾

وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾
''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انکار کرنے والوں کو) آپ دیکھتے رہیں، یہ لوگ جلد ہی اپنا انجام خود ہی دیکھ لیں گے''۔﴿۱۷۵﴾

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾
''کیا (انکار کرنے والوں کو) ہمارے عذاب کی جلدی ہے؟ (مذاق میں کہتے تھے عذاب جلدی کیوں نہیں آتا؟)''۔﴿۱۷۶﴾

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۷﴾

''پھر جب وہ عذاب ان کے ''آنگن'' میں اترے گا، تو ڈرائے جانے والوں کی صبح بہت بُری صبح ہوگی''۔﴿۱۷۷﴾۔ (یہودیوں نے خیبر کے محاصرہ کے وقت جب مسلمانوں کی فوج کو دیکھا تو چیخ پکار کرنے لگے۔ حدیث میں ہے (صحیح البخاری، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ حدیث نمبر 2991)۔ تو آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا۔ (اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) ''آج خیبر کی بربادی کا دن آ گیا، ہم جب کسی قوم کے میدان میں پہنچ جاتے ہیں تو ان کی صبح بہت بُری ہوتی ہے'')۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) آپ کچھ وقت تک ان (انکار کرنے والوں) سے منہ موڑ لیجیے''۔﴿۱۷۸﴾

وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

''(اے نبی ﷺ! انکار کرنے والوں کو) آپ دیکھتے رہیں، یہ لوگ جلد ہی اپنا انجام خود ہی دیکھ لیں گے''۔﴿۱۷۹﴾

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

''آپ کا رب جو بڑی عزت والا ہے، ان سب باتوں سے پاک ہے، جو (انکار کرنے والے) لوگ بیان کرتے ہیں''۔﴿۱۸۰﴾

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾

''اور رسولوں پر سلام ہے''۔﴿۱۸۱﴾

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع

''اور سب تعریف ''اللہ رب العالمین'' (جہان کے پالنے والے) ہی کے لیے ہے''۔﴿۱۸۲﴾

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ (28)

آیات: 88 | رکوع: 5

سورہ ''ص'' کے بارے میں:

سورہ ''ص'' نمبر (38)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (38)۔ ص: حرف صاد۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔ سورہ ''ص'' سورہ نمبر (38) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے۔ اس میں (88) آیتیں اور (5) رکوع ہیں۔

سورہ ''ص'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''ص'' کے شروع میں قرآن کے بارے میں ہے۔ (۲) کفار کے بارے میں ہے کہ سب معبودوں کو ایک معبود بنا دیا جائے تو یہ تعجب کی بات ہے۔ (۳) ہلاک و برباد ہونے والی قوموں کا ذکر ہے، (۴) داؤد علیہ السلام کے بارے میں ہے، پرندے اور پہاڑ ان کے ساتھ اللہ کی تسبیح پڑھتے تھے، داؤد علیہ السلام کے پاس ایک آدمی دیوار کود (Jump) کر آیا اس کا واقعہ ہے۔ (۵) سلیمان علیہ السلام کا ذکر ہے انھوں نے اللہ سے ایسی حکومت مانگ لی کہ اللہ نے ان کے علاوہ

دوسرے کو نہیں دی، انسان، جنات، چرند، پرند اور ہواؤں پر حکومت تھی۔ (۶) ایوب علیہ السلام کی بیماری کا ذکر ہے۔ (۷) اسماعیل، الیسع اور ذوالکفل جیسے نیک لوگوں (نبیوں) کا نام ہے۔ (۸) نیک لوگوں کے لیے جنت ہے، جہنمیوں کا ذکر ہے۔ (۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ آپ ڈرانے والے ہیں۔ (۱۰) آدم علیہ السلام، فرشتے اور ابلیس کا واقعہ ہے۔ (۱۱) سورہ کے آخیر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نصیحتیں ہیں، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیں میں ''تکلف'' کرنے والا (بناوٹی) نہیں ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

صٓ وَالۡقُرۡاٰنِ ذِی الذِّکۡرِ ؕ﴿۱﴾

''ص حروفِ مقطعات میں سے ہے، نصیحت والے قرآن کی قسم (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق پر ہیں)''۔﴿۱﴾

بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ عِزَّۃٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾

''لیکن کافر لوگ گھمنڈ اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں''۔﴿۲﴾

کَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَبۡلِہِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ فَنَادَوۡا وَّ لَاتَ حِیۡنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾

''ان کافروں سے پہلے ہم کئی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، (عذاب کے وقت) انہوں نے مدد کے لیے پکارا، لیکن بچنے (چھٹکارے) کا وقت تھا ہی نہیں''۔﴿۳﴾

وَ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ ۫ وَ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ۖ﴿۴﴾

''اور (کافروں کو) اس بات پر تعجب ہے کہ ان ہی میں سے ایک ڈرانے والے (محمد) آئے، اور کافر کہنے لگے: یہ (محمد) جھوٹا جادوگر ہے''۔﴿۴﴾۔ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکار کرنے والے جادوگر اس لیے کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات بڑی میٹھی اور دل کو چھو لینے والی تھی، جو بھی سنتا آپ کا ہو جاتا)۔

اَجَعَلَ الۡاٰلِـہَۃَ اِلٰـہًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ ہٰذَا لَشَیۡءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾

''کیا (محمد) نے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا ہے؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے''۔﴿۵﴾

وَ انۡطَلَقَ الۡمَلَاُ مِنۡہُمۡ اَنِ امۡشُوۡا وَ اصۡبِرُوۡا عَلٰۤی اٰلِـہَتِکُمۡ ۚۖ اِنَّ ہٰذَا لَشَیۡءٌ یُّرَادُ ۚ﴿۶﴾

''اور ان کافروں کے سردار (حق بات سن کر) چل کھڑے ہوئے (اور کہنے لگے کہ) چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر جمے رہو، بیشک یہ ایک سوچی سمجھی بات ہے''۔﴿۶﴾۔ (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کے سامنے کافروں سے کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا مطالبہ کیا تو وہ کافر لوگ ابوطالب کے پاس سے دامن جھاڑ کر اٹھ گئے اور واپس جاتے ہوئے ایک دوسرے کو بت پوجنے پر جمے رہنے کی تاکید کی)۔

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۖۚ ﴿۷﴾

''(توحید والی بات) ہم نے پچھلے دین میں کبھی نہیں سنی، توحید والی یہ بات تو (محمد کی) ایک ''من گھڑت'' بات ہے''۔﴿۷﴾

ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ ﴿۸﴾

''ہمارے درمیان سے اسی (محمد) پر قرآن اتار دیا گیا ہے؟ اصل میں یہ لوگ میری نصیحت کے بارے میں شک میں ہیں، بلکہ انہوں نے اب تک میرا عذاب نہیں چکھا ہے''۔﴿۸﴾

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۚ ﴿۹﴾

''کیا ان (کافروں) کے پاس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی رحمت کے سارے خزانے ہیں؟ جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، داتا (سب کو دینے والا) ہے''۔﴿۹﴾

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾

''یا یہ (انکار کرنے والے) آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کے مالک ہیں؟ (اگر یہ بات ہے تو) یہ لوگ رسیاں تان کر اوپر آسمان میں چڑھ جائیں (وہ آسمان پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو آسمان و زمین میں بھی ان کا کوئی اختیار نہیں ہے)''۔﴿۱۰﴾

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾

''یہ تو لشکروں میں سے (کافروں) کا ایک چھوٹا سا لشکر ہے، جسے شکست کھانا ہے (جس کی ہار یقینی ہے)''۔﴿۱۱﴾

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۙ ﴿۱۲﴾

''ان (کافروں) سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم، اور عاد اور میخوں والے فرعون نے بھی (حق کو) جھٹلایا تھا''۔﴿۱۲﴾

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾

''اور ثمود اور لوط علیہ السلام کی قوم، اور ''ایکہ والوں'' (یعنی شعیب علیہ السلام کی قوم) نے بھی جھٹلایا تھا، یہ (بیشک بڑے) لشکر تھے''۔﴿۱۳﴾

اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۧ ﴿۱۴﴾

''ہر گروہ نے رسولوں کو جھٹلایا تھا، اس لیے (ان پر) میرا عذاب واجب ہو گیا (عذاب اتر گیا)''۔﴿۱۴﴾

ع

وَمَا یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾

''یہ (کافر) لوگ بس ایک چیخ (صور پھونکنے کی آواز) کا انتظار کر رہے ہیں، جس میں کوئی وقفہ (ڈھیل) نہیں ہے''۔﴿۱۵﴾

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾

''اور (کافر لوگ) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمارے (عذاب کا) حصہ، حساب کے دن (قیامت) سے پہلے ہی جلدی ہم پر اتار دے''۔﴿۱۶﴾

اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) کافر لوگ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں، اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کیجیے، جو بڑے طاقتور تھے، بیشک وہ اللہ سے بہت ''لو'' لگانے والے تھے (بہت رجوع کرنے والے تھے)''۔﴿۱۷﴾

اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِیِّ وَ الۡاِشۡرَاقِ ﴿۱۸﴾

''ہم نے پہاڑوں کو اس کام پر لگا دیا تھا کہ وہ صبح و شام (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ (مل کر) تسبیح کرتے رہے''۔ ﴿۱۸﴾

وَ الطَّیۡرَ مَحۡشُوۡرَۃً ؕ کُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾

''اور پرندے بھی (تسبیح کے لیے) جمع ہو جاتے، یہ سب داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ مل کر اللہ کو خوب یاد کرتے تھے''۔ ﴿۱۹﴾

وَ شَدَدۡنَا مُلۡکَهٗ وَ اٰتَیۡنٰهُ الۡحِکۡمَۃَ وَ فَصۡلَ الۡخِطَابِ ﴿۲۰﴾

''اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کی حکومت (سلطنت) کو مضبوط بنایا تھا، اور انھیں حکمت اور فیصلہ کرنے (کی صلاحیت) دی تھی''۔ ﴿۲۰﴾۔ (اللہ نے داؤد علیہ السلام کو ''زبور'' نامی کتاب دیا تھا)۔

وَ هَلۡ اَتٰىکَ نَبَؤُا الۡخَصۡمِ ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَ ﴿۲۱﴾

''اور کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ان جھگڑنے والوں کی خبر ہے، جو دیوار پھاند کر داؤد (علیہ السلام) کے عبادت خانے میں پہنچ گئے تھے''۔ ﴿۲۱﴾

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡهُمۡ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ۚ خَصۡمٰنِ بَغٰی بَعۡضُنَا عَلٰی بَعۡضٍ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَنَا بِالۡحَقِّ وَ لَا تُشۡطِطۡ وَ اهۡدِنَاۤ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

''جب وہ (دیوار پھاند کر اندر آنے والے لوگ) داؤد (علیہ السلام) کے پاس پہنچے، تو داؤد (علیہ السلام) ان کو دیکھ کر گھبرا گئے، تو ان لوگوں نے کہا: آپ ڈریئے نہیں، (ہم) ایک جھگڑے میں ''دو فریق'' ہیں، جن میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، اس لیے ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کیجیے، اور زیادتی نہ کیجیے، اور ہمیں سیدھا راستہ بتا دیجیے''۔ ﴿۲۲﴾

اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیۡ ۟ لَهٗ تِسۡعٌ وَّ تِسۡعُوۡنَ نَعۡجَۃً وَّلِیَ نَعۡجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۟ فَقَالَ اَکۡفِلۡنِیۡهَا وَ عَزَّنِیۡ فِی الۡخِطَابِ ﴿۲۳﴾

''(دونوں میں سے ایک نے کہا) یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے ''دنبیاں'' (99 Sheeps) ہیں، اور میرے پاس صرف ایک ہی ''دنبی'' (مینڈھا، Sheep) ہے، اب یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دے، اور اپنی زوردار بات چیت سے اس نے مجھے دبا دیا ہے (اپنی چرب زبانی سے مجھے دبا دیا ہے، بات کرنے میں مجھ پر غالب آ گیا ہے)''۔ ﴿۲۳﴾

قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِکَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ لَیَبۡغِیۡ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیۡلٌ مَّا هُمۡ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاکِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدۃ

''داؤد (علیہ السلام) نے کہا: اس نے تمہاری ''دنبی'' کو اپنی ''دنبیوں'' میں ملانے کی بات کر کے بیشک تم پر ظلم کیا ہے، اور بہت سے حصہ دار (پارٹنر) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں، مگر وہ لوگ جو ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں، اور داؤد (علیہ السلام) سمجھ گئے کہ (اس مقدمہ میں) ہم نے ان کو آزمایا ہے، اسی لیے انہوں نے اپنے رب سے معافی مانگی، اور سجدے میں گر گئے، اور اللہ سے ''لَو'' لگائی (اللہ کی طرف رجوع کیا)''۔ ﴿۲۴﴾ السجدۃ۔ (سورہ ص کی یہ آیت (۲۴) پر

''تلاوت کا سجدہ'' ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۱۱) ہے۔قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ''سجدہ تلاوت'' کی دعا۔ ''سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ'' (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن الترمذی۔ كِتَابُ الدَّعَوَاتِ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ حدیث نمبر۔3425)۔ ((صحیح))۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾

''تو ہم نے داؤد (علیہ السلام) کی ''کوتاہی'' معاف کردی، اور بیشک ہمارے نزدیک ان کا مرتبہ بڑا ہے، اور ان کا اچھا ٹھکانا ہے''۔ ﴿۲۵﴾

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع

''اے داؤد (علیہ السلام)! ہم نے آپ کو زمین میں ''خلیفہ'' (نائب) بنایا ہے، اس لیے آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں، اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے نہ چلیں، (ورنہ یہ بات) آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی، بیشک جو لوگ اللہ کے راستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں (بھٹک جاتے ہیں)، ان کے لیے سخت عذاب ہے، کیونکہ وہ لوگ حساب کے دن کو بھول گئے ہیں''۔ ﴿۲۶﴾

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾

''اور ہم نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بیکار (بے مقصد) پیدا نہیں کیا ہے، کافر لوگ ایسا ہی خیال کرتے ہیں، تو ایسے کافروں کے لیے آگ کی شکل میں ہلاکت وبربادی ہے''۔ ﴿۲۷﴾

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾

''کیا ہم ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان لوگوں جیسا بنادیں گے، جو زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں، یا ہم اللہ سے ڈرنے والوں کو فاجروں (انکار کرنے والوں، بدکاروں) جیسا بنادیں گے؟ (کبھی نہیں)''۔ ﴿۲۸﴾

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) (یہ قرآن) ایک برکت والی کتاب ہے، جسے ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارا ہے، تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور (وفکر) کریں، اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں''۔ ﴿۲۹﴾

وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾

''اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) جیسا بیٹا عطا کیا، وہ بڑے اچھے بندے تھے، بیشک وہ اپنے رب کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والے (اللہ سے ''لَو'' لگانے والے) تھے''۔ ﴿۳۰﴾

اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ ﴿۳۱﴾

''جب شام کے وقت سلیمان (علیہ السلام) کے سامنے بہترین گھوڑے لائے گئے''۔ ﴿۳۱﴾

فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۟ۙ

''توسلیمان (علیہ السلام) کہنے لگے: میں نے اپنے رب کی یاد سے غافل ہوکر (سستی کرکے) ان گھوڑوں میں دلچسپی لینے لگا، یہاں تک کہ (سورج) ڈوب گیا''۔ ﴿۳۲﴾

رُدُّوْهَا عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۟

''سلیمان (علیہ السلام) نے حکم دیا: ان (گھوڑوں) کو میرے پاس واپس لاؤ، تو آپ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (پیار سے) ہاتھ پھیرنے لگے''۔ ﴿۳۳﴾

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۟

''اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو آزمایا، اور ان کی کرسی پر ایک ''جسم'' ڈال دیا، پھر انہوں نے (اللہ سے) رجوع کیا''۔ ﴿۳۴﴾۔ (یہ آزمائش کیا تھی؟ کرسی پر ڈالا گیا جسم کس چیز کا تھا؟ قرآن وحدیث خاموش ہے ہم بھی خاموش رہیں، کچھ مفسرین نے ایک واقعہ صحیح بخاری کا نقل کیا ہے۔ (صحیح البخاري۔ كتاب احاديث الأنبياء۔بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ العَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ}۔ حدیث نمبر 3424)۔ سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ آج کی رات اپنی سب بیویوں سے (جن کی تعداد 70 یا 90 تھی) ہم بستری کروں گا ان سے گھوڑسوار پیدا ہوں گے جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور ''ان شاء اللہ'' نہیں کہا (اور اپنی ظاہری کوشش پر پورا بھروسہ کرلیا) ایک بیوی حمل سے ہوئی اور جو بچہ پیدا ہوا وہ بھی ناقص (آدھا) تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سلیمان علیہ السلام ''ان شاء اللہ'' کہہ دیتے تو سب (بیویوں) سے مجاہد پیدا ہوتے)۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۟

''سلیمان (علیہ السلام) کہنے لگے: میرے رب! مجھے معاف کردے، اور مجھے ایسی بادشاہت (حکومت) عطا کر جیسی میرے بعد کسی کو نہ ملے، (ان کی حکومت جنات، چرند، پرند اور ہواؤں پر تھی)، بیشک تو ہی ''داتا'' (بہت دینے والا) ہے''۔ ﴿۳۵﴾

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ۟ۙ

''تو ہم نے ''ہوا'' کو ان کے قابو میں کردیا، جو ان کے حکم سے دھیمی چلتی تھی، (سلیمان علیہ السلام) جہاں چاہتے تھے وہاں پہنچادیتی تھی''۔ ﴿۳۶﴾

وَالشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۟ۙ

''اور ہم نے بلڈنگیں بنانے والے اور پانی میں غوطہ لگانے والے شیطانوں کو بھی (سلیمان علیہ السلام کے قابو میں کردیا تھا)''۔ ﴿۳۷﴾

وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ۟

''اور دوسرے (شیطانوں کو بھی سلیمان علیہ السلام کے قابو میں کردیا تھا) جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے (تاکہ لوگوں کو ان شیطانوں کی شرارت سے بچایا جاسکے)''۔ ﴿۳۸﴾

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۟

''(ہم نے سلیمان علیہ السلام سے کہا) یہ ہماری بخشش ہے (خاص تحفہ ہے)، آپ چاہیں تو دوسروں کو اس میں سے دے دیجیے یا نہ دیجیے، اس کا آپ

سے کوئی حساب نہیں ہوگا"۔ ﴿۳۹﴾

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

"اور بیشک ہمارے نزدیک سلیمان (علیہ السلام) کا مرتبہ بڑا ہے، اوران کے لیے اچھا ٹھکانا ہے"۔ ﴿۴۰﴾

وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿۴۱﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اورآپ ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو بھی یاد کیجیے، جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے "تکلیف" اور "مصیبت" پہنچائی ہے"۔ ﴿۴۱﴾

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿۴۲﴾

"(ہم نے ایوب علیہ السلام سے کہا:) آپ اپنا پاؤں زمین پر ماریے! یہ نہانے اور پینے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے"۔ ﴿۴۲﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

"اورہم نے ایوب (علیہ السلام) کوان کے گھر والے بھی عطا کیے، اوراپنی مہربانی سے ان کے ساتھ اتنے اور بھی دیئے (اللہ نے پوتے پوتیاں بھی عطا کی توان کا خاندان بڑھ گیا)، یہ ہماری طرف سے (ان کے لیے) رحمت ہے، اورعقل والوں کے لیے نصیحت ہے"۔ ﴿۴۳﴾

وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

"اور (ہم نے یہ بھی کہا اے ایوب!) اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک "مٹھا" (جھاڑو) لیجیے، اوراس سے (اپنی بیوی کو) ماریے، اوراپنی قسم کو نہ توڑیے، بیشک ہم نے ان کو بڑا صبر کرنے والا پایا، وہ میرے اچھے بندے تھے، بیشک وہ اپنے رب سے خوب "لو" لگانے والے تھے (ہر وقت اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے تھے)"۔ ﴿۴۴﴾۔ (ایوب علیہ السلام "۱۸" سال تک بیمار رہے، سب نے ساتھ چھوڑ دیا، ایک بیوی ساتھ رہی، ایک دن ان کی بیوی نے ناشکری کی بات کی تو اپنی بیوی سے کہا: اگر میں تندرست ہوگیا تو اس ناشکری کے لیے تمھیں "سولکڑیاں" ماروں گا، ایوب علیہ السلام کی غیرت تھی، تندرست ہونے کے بعد اللہ نے ایوب علیہ السلام سے کہا ایک "جھاڑو" لیں جس میں "۱۰۰" تنکے ہوں، اس سے ایک معمولی مار سے قسم پوری کرلیں، اس طرح ایوب علیہ السلام کی قسم بھی پوری ہوگئی اور وفادار بیوی پر اللہ کی مہربانی کا تقاضا بھی پورا ہوگیا)۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

"اور ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق، اور یعقوب (علیہم السلام) کو بھی یاد کیجیے، جو طاقت والے، اور غوروفکر کرنے والے تھے (جو نیک عمل کرنے والے ہاتھ، اور دیکھنے والی آنکھیں رکھتے تھے)"۔ ﴿۴۵﴾

اِنَّآ اَخۡلَصۡنٰهُمۡ بِخَالِصَةٍ ذِكۡرَى الدَّارِ ۚ﴿۴۶﴾

"بیشک ہم نے ان (نبیوں) کو ایک خاص خوبی کی وجہ سے چن لیا تھا، اور وہ آخرت کی یاد تھی"۔﴿۴۶﴾۔ (نبیوں نے دنیا کو مسافر خانہ ہی سمجھا اور آخرت کی فکر کی)۔

وَاِنَّهُمۡ عِنۡدَنَا لَمِنَ الۡمُصۡطَفَيۡنَ الۡاَخۡيَارِ ؕ﴿۴۷﴾

"اور بیشک وہ (انبیاء) ہمارے نزدیک چنے ہوئے نیک بندوں میں سے تھے"۔﴿۴۷﴾

وَاذۡكُرۡ اِسۡمٰعِيۡلَ وَالۡيَسَعَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الۡاَخۡيَارِ ؕ﴿۴۸﴾

"اور اسماعیل، الیسع اور ذوالکفل (علیہم السلام) کو بھی یاد کیجیے، یہ سبھی اچھے لوگوں میں سے تھے"۔﴿۴۸﴾

هٰذَا ذِكۡرٌ ؕ وَاِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ ۙ﴿۴۹﴾

"یہ (دنیا میں نبیوں) کا اچھا نام ہے، اور بیشک اللہ سے ڈرنے والے (چاہے نبی ہو یا ولی یا نیک آدمی سب) لوگوں کے لیے (آخرت میں) بہت اچھا ٹھکانا ہے"۔﴿۴۹﴾

جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ ۚ﴿۵۰﴾

"(نیک لوگوں کے لیے) "جنات عدن" (ہمیشہ رہنے والی جنتیں) ہیں، جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے"۔﴿۵۰﴾

مُتَّكِـئِيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾

"نیک لوگ جنت میں تکیہ لگائے ہوں گے، وہاں وہ بہت سے پھل اور پینے کی چیزیں منگوا رہے ہوں گے"۔﴿۵۱﴾

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ﴿۵۲﴾

"اور ان جنتی لوگوں کے پاس نیچی نگاہوں والی ہم عمر بیویاں ہوں گی (حوریں ہوں گی)"۔﴿۵۲﴾

هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۵۳﴾

"(اے لوگو!) یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا تم سے حساب کے دن کے لیے وعدہ کیا گیا ہے"۔﴿۵۳﴾

اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ ۚ﴿۵۴﴾

"بیشک یہ ہماری طرف سے دی ہوئی روزی ہے، جو کبھی ختم نہیں ہوں گی"۔﴿۵۴﴾

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيۡنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۙ﴿۵۵﴾

"یہ ہے (نیک لوگوں کا انجام) اور سرکشوں (برے لوگوں) کے لیے بہت بُرا ٹھکانا (جہنم) ہے"۔﴿۵۵﴾

جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ۚ فَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۵۶﴾

"جہنم، جس میں (حق کا انکار کرنے والے لوگ) داخل ہوں گے، بیشک وہ بہت بُری جگہ ہے"۔﴿۵۶﴾

هٰذَا ۙ فَلۡيَذُوۡقُوۡهُ حَمِيۡمٌ وَّغَسَّاقٌ ۙ﴿۵۷﴾

"یہ ہے (بُرے لوگوں کا انجام) اب وہ لوگ کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کا مزہ چکھیں گے"۔﴿۵۷﴾

وَّاٰخَرُ مِنۡ شَكۡلِهٖۤ اَزۡوَاجٌ ؕ﴿۵۸﴾

"اور (جہنم میں گرم پانی اور پیپ کے علاوہ) دوسرے اور طرح طرح

کے عذاب ہیں''۔ ﴿۵۸﴾

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

''یہ (کافر سرداروں کا) گروہ ہے جو (اے ماننے والو!) تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہو رہا ہے، (اس وقت جہنمی سردار اپنے ماننے والوں سے کہیں گے:) ان کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں ہے، سب آگ میں جلنے والے ہیں''۔ ﴿۵۹﴾

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾

''(ماننے والے جہنمی اپنے سرداروں سے) کہیں گے: بلکہ تم سرداروں کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں ہے، تم ہی نے تو اس عذاب کو ہمارے لیے بھیج دیا تھا (تمہاری وجہ سے یہ مصیبت آئی ہے)، اور جہنم بُرا ٹھکانہ ہے''۔ ﴿۶۰﴾

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾

''(سرداروں کو ماننے والے جہنمی لوگ دعا کرتے ہوئے) کہیں گے: اے ہمارے رب! جو ہمارے لیے اس عذاب کا سبب بنا ہے، تو جہنم میں اس کا عذاب دوگنا (ڈبل) کر دے''۔ ﴿۶۱﴾

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾

''اور (جہنمی آپس میں) کہیں گے: کیا بات ہے کہ ہم (جہنم میں) ان لوگوں کو (ایمان والوں کو) نہیں دیکھ رہے ہیں جنھیں ہم دنیا میں بُرا سمجھتے تھے''۔ ﴿۶۲﴾

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾

''(جہنمی آپس میں کہیں گے) کیا ہم (ایمان والوں کا) یوں ہی مذاق اڑاتے تھے، یا ہماری آنکھیں ان کو دیکھ نہیں پا رہی ہیں؟''۔ ﴿۶۳﴾

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

''بیشک جہنم والوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا سچی بات ہے''۔ ﴿۶۴﴾

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: میں تو صرف ڈرانے والا ہوں، اور اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، جو اکیلا، سب پر غالب (بڑے دبدبے والا ہے، بڑا زبردست) ہے''۔ ﴿۶۵﴾

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾

''جو اللہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا رب ہے، وہ سب پر غالب، (بڑا زبردست، بڑے دبدبے والا)، بہت بڑا معاف کرنے والا ہے''۔ ﴿۶۶﴾

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دیجیے: (قیامت کی خبر) ایک بہت بڑی خبر ہے''۔ ﴿۶۷﴾

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

''جس (قیامت کی خبر) سے تم منہ موڑے ہوئے ہو (مذاق اڑا رہے ہو کہ قیامت کب آئے گی؟)''۔ ﴿۶۸﴾

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کہہ دیجیے) مجھے ''عالم بالا'' میں (یعنی آسمان

يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۶۹﴾

میں فرشتوں کی مجلس میں ہونے والی) بات چیت کی کوئی جانکاری نہیں ہے، جب وہ (فرشتے) آپس میں سوال وجواب کرر ہے تھے''۔﴿۶۹﴾

اِنۡ يُّوۡحٰۤى اِلَىَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۰﴾

''(اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجیے) میرے پاس توصرف وحی اس لیے آتی ہے کہ میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں''۔﴿۷۰﴾

اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۱﴾

''(اے نبی ﷺ یاد کیجیے!) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: بیشک میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں''۔﴿۷۱﴾

فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۷۲﴾

''جب میں اسے (پوری طرح) بنادوں، اوراس میں اپنی روح پھونک دوں،تو (اے فرشتو!) تم اس کے آگے سجدہ میں گر جانا''۔﴿۷۲﴾

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓـئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ۙ﴿۷۳﴾

''تو سارے فرشتوں نے سجدہ کیا''۔﴿۷۳﴾

اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۴﴾

''مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا)، اس نے تکبر (گھمنڈ) کیا، اور کافروں میں سے ہوگیا''۔﴿۷۴﴾۔(فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ''سجدۂ تعظیمی'' (عزت والا سجدہ) تھا، مگر اب قیامت تک کسی کے لیے بھی ''سجدۂ تعظیمی'' (عزت والا سجدہ) بھی جائز نہیں ہے، آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنانے، اس میں اپنی روح پھونکنے، فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کی حقیقت اوراس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرنے کی تفصیل قرآن میں کئی جگہ پر ہے: (۱) سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 39 تک (چوتھا رکوع)۔ (۲) سورہ اعراف آیت نمبر 11 سے 18 تک۔ (۳) سورہ حجر آیت نمبر 26 سے 44 تک۔ (۴) سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 61 سے 65 تک۔ (۵) سورہ کہف آیت نمبر 50۔ (۶) سورہ طٰہٰ آیت نمبر 116 سے 123 تک۔ (۷) سورہ ص آیت نمبر 71 سے 85 تک)۔

قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ﴿۷۵﴾

''اللہ نے کہا: اے ابلیس! جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا ہے، اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا ہے؟ تو نے تکبر (گھمنڈ) کیا ہے، یا تو بڑے لوگوں میں سے ہے؟''۔﴿۷۵﴾

قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۶﴾

''ابلیس نے کہا: میں اس (آدم) سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے، اوراسے مٹی سے پیدا کیا ہے''۔﴿۷۶﴾

قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۖۚ﴿۷۷﴾

''اللہ نے کہا: اچھا! تو یہاں (جنت) سے نکل جا، بیشک تو (میری رحمت

سے) محروم ہے (تو ذلیل اور مردود ہے)''۔ ﴿۷۷﴾

وَّ اِنَّ عَلَیۡكَ لَعۡنَتِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۷۸﴾

''اور بیشک تجھ پر قیامت تک کے لیے میری لعنت (پھٹکار) ہے''۔ ﴿۷۸﴾

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۷۹﴾

''ابلیس نے کہا: میرے رب! لوگوں کے دوبارہ زندہ کیے جانے کے دن (قیامت) تک کے لیے مجھے چھوٹ دے دے''۔ ﴿۷۹﴾

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ ﴿۸۰﴾

''اللہ نے فرمایا کہ جا تجھے چھوٹ ہے''۔ ﴿۸۰﴾

اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۸۱﴾

''معلوم گھڑی (قیامت کے دن) تک''۔ ﴿۸۱﴾

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِیَنَّهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۸۲﴾

''ابلیس کہنے لگا: تیری عزت کی قسم! میں سب (انسانوں) کو گمراہ کر کے رہوں گا''۔ ﴿۸۲﴾

اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۸۳﴾

''ہاں تیرے چنے ہوئے بندے (بچ جائیں تو اور بات ہے)''۔ ﴿۸۳﴾

قَالَ فَالۡحَقُّ ۫ وَ الۡحَقَّ اَقُوۡلُ ﴿۸۴﴾

''اللہ نے فرمایا: تو سچی بات یہی ہے، اور میں سچ ہی کہتا ہوں''۔ ﴿۸۴﴾

لَاَمۡلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَ مِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۸۵﴾

''(اے ابلیس!) بیشک میں تجھ سے اور ان سب سے جو تیرے پیچھے چلیں گے (تیری بات مانیں گے)، جہنم کو بھر دوں گا''۔ ﴿۸۵﴾

قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَكَلِّفِیۡنَ ﴿۸۶﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے) کہہ دیجیے!: میں تم سے اس (اسلام کی دعوت) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا، اور نہ میں ''بناوٹی'' لوگوں میں سے ہوں، (نہ میں تکلف کر کے ''نبی'' بن رہا ہوں)''۔ ﴿۸۶﴾

اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۷﴾

''یہ (قرآن) تو جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے''۔ ﴿۸۷﴾

وَ لَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِیۡنٍ ﴿۸۸﴾

''اور (اے لوگو!) کچھ دنوں کے بعد (اسلام اور قرآن کی سچائی) تمھیں ضرور معلوم ہو جائے گی''۔ ﴿۸۸﴾

(29) سُوۡرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ

آیات: 75 | رکوع: 8

سورہ ''زُمَر'' کے بارے میں:

سورہ ''زُمَر'' نمبر (39)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (59)۔ اَلزُّمَرُ: گروہ در گروہ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (71) میں ہے۔

سورہ ''زُمَر'' سورہ نمبر (39) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے۔ اس میں (75) آیتیں اور (8) رکوع ہیں۔

سورہ "زُمَر" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "زُمَر" کے شروع میں قرآن کے بارے میں ہے۔ (۲) کفار کے بارے میں ہے کہ ہم معبودوں کو اس لیے پوجتے ہیں تاکہ ہم کو اللہ سے "قریب" کردیں۔ (۳) آسمان وزمین کی پیدائش کا ذکر ہے کہ حق کے ساتھ اللہ نے پیدا کیا ہے۔ (۴) انسان کی پیدائش کا ذکر ہے۔ (۵) آٹھ قسم کے جانوروں کا ذکر ہے جس کا کھانا حلال ہے۔ (۶) انسان کے بارے میں ہے کہ تکلیف ہونے پر اللہ کو یاد کرتا ہے پھر اس کے بعد بھول جاتا ہے۔ (۷) علم والے کی اہمیت کا ذکر ہے۔ (۸) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند نصیحتیں ہیں، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیں میں تو مسلمان ہوں ایک اللہ کو مانتا ہوں۔ (۹) جنت اور جہنم کا ذکر ہے۔ (۱۰) قرآن اور اسلام کا ذکر ہے۔ (۱۱) نیک لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ لوگ اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (۱۲) اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۱۳) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے چلے جانے کا ذکر ہے۔ (۱۴) ۲۴ رواں پارہ شروع ہوتا ہے اس کے شروع میں ہے کہ سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو جھٹلائے۔ (۱۵) کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟ (۱۶) غیر اللہ کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ وہ فائدے اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ (۱۷) نیند بھی ایک موت کی طرح ہے۔ (۱۸) اللہ جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو کھول دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے۔ (۱۹) اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲۰) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اگر شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی برباد ہوجاتے۔ (۲۱) "صور" پھونکا جائے گا، قیامت کے دن زمین اللہ کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان کو اللہ دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، نامۂ اعمال حاضر کیے جائیں گے، نبیوں اور گواہوں کو بلایا جائے گا۔ (۲۲) جہنمی لوگوں کو گروہ کی شکل میں جہنم میں ڈالا جائے گا، جہنم کے داروغہ ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ رسول تمہارے پاس آئے تھے؟ تو یہ لوگ ہاں میں جواب دیں گے، اسی وجہ سے اس سورت کا نام ہے "زمر، گروہ در گروہ" (جھنڈ در جھنڈ)۔ (۲۳) جنتیوں کا ذکر ہے کہ جنت میں گروہ در گروہ ڈالا جائے گا، جنت کے داروغہ ان کا استقبال کریں گے، یہ لوگ اللہ کی تعریف کریں گے۔ (۲۴) اللہ کے عرش کے اردگرد فرشتے اللہ کی تسبیح میں لگے ہوئے ہیں۔ (۲۵) اخیر میں ہے کہ سب تعریف "رب العالمین" (جہان کے پالنے والے) کے لیے ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ①

"(یہ) کتاب (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب (بڑا زبردست، بڑے دبدبے والا)، بڑی حکمت والا ہے"۔ ①

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ②

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کیا ہے، اس لیے دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اسی اللہ کی عبادت کریں"۔ ②

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳

"یادرکھو! خالص دین (خالص بندگی) صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوست بنایا (وہ کہتے ہیں:) ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بناوٹی معبود) ہمیں اللہ سے قریب کر دیں، بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں آج یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں، بیشک اللہ جھوٹے اور حق کے انکار کرنے والے (ناشکرے) کو ہدایت نہیں دیتا"۔۳

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴

"اگر اللہ اپنے لیے کسی کو "بیٹا" بنانا چاہتا، تو اپنی مخلوق (پیدا کی ہوئی چیزوں) میں سے جسے چاہتا چن لیتا، لیکن وہ تو (ہر عیب سے) پاک ہے، وہ تو اللہ ہے، وہ اکیلا ہے، سب پر غالب ہے (بڑا زبردست ہے، طاقت وقوت والا ہے، بڑے دبدبے والا ہے)"۔۴۔ (یہودیوں نے کہا: عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، عیسائیوں نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور کچھ عرب: فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے)۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵

"اسی اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے، وہی رات کو دن پر اور دن کو رات پر "لپیٹ" دیتا ہے، اور اسی نے سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے، ہر ایک اپنے مقرر وقت تک کے لیے رواں دواں ہیں (چل رہے ہیں)، سن لو! وہی اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست، بڑے دبدبے والا)، بہت بڑا معاف کرنے والا ہے"۔۵

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

"اسی اللہ نے تم کو ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا ہے، پھر اُس سے اس کا جوڑا (حوّا کو) بنایا، اور اسی اللہ نے تمہارے لیے چوپایوں (جانوروں) میں سے "آٹھ جوڑے" (اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکریوں) پیدا کیا ہے، وہی اللہ تمھیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں اس طرح پیدا کرتا ہے کہ تین اندھیریوں کے درمیان تم بناوٹ کے ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے تک گزرتے ہو، وہی اللہ تمہارا رب ہے، ساری بادشاہی اسی اللہ کی ہے، اس کے علاوہ کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، پھر تم (حق سے) کیسے پھرے جاتے ہو؟ (پھر تم حق سے کدھر پھرے چلے جاتے ہو)"۔۶

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا

"(اے لوگو!) اگر تم کفر کرو گے (ناشکری کرو گے)، تو اللہ تم سے بے

يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

نیاز ہے، اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا (ناشکری پسند نہیں کرتا)، اور اگر تم شکر ادا کرو گے، تو وہ تمہاری طرف سے اسے پسند کرے گا، اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جانا ہے، اس وقت وہ تمھیں بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے، بیشک وہی اللہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔⑦

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧

''اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو وہ اپنے رب کو اسی سے ''لَو'' لگا کر پکارنے لگتا ہے، پھر جب وہ انسان کو اپنی طرف سے (مہربانی کرتے ہوئے) کوئی نعمت دیتا ہے، تو وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جسے دور کرنے کے لیے وہ اللہ کو پکارتا تھا، اور اللہ کے لیے شریک (پارٹنر) بناتا ہے، تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے، (اے نبی ﷺ) آپ (ایسے ناشکرے آدمی سے) کہہ دیجیے! تو اپنے کفر (اپنی ناشکری) سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے، بیشک تو جہنمی لوگوں میں سے ہے''۔⑧

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑨ ع

''(کیا ایسا شخص اچھا ہے یا وہ) جو رات کے وقت سجدہ کر کے اور کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے؟ آپ (ﷺ) کہہ دیجیے!: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ بیشک عقل والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں''۔⑨

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۗ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۗ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⑩

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو، جو لوگ اس دنیا میں اچھے کام کریں گے، انھیں آخرت میں اچھا بدلہ ملے گا، اور اللہ کی زمین کشادہ ہے، بیشک صبر کرنے والوں کو بے حساب بدلہ (اجر و ثواب) دیا جائے گا''۔⑩

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ⑪

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اسی اللہ کی عبادت کروں''۔⑪

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ⑫

''اور (آپ ﷺ کہہ دیجیے!) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خود پہلے مسلمان (فرمانبردار) بنوں''۔⑫

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾

’’آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن (قیامت کے دن) کے عذاب کا ڈر ہے‘‘۔﴿۱۳﴾

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾

’’آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: میں تو اپنے دین کو ’’خالص‘‘ کرتے ہوئے صرف اپنے اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں‘‘۔﴿۱۴﴾

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾

’’(اے لوگو!) تم اللہ کو چھوڑ کر جس کی عبادت کرنا چاہو، کرتے رہو، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: بیشک گھاٹے (نقصان) میں تو وہ ہیں جو قیامت کے دن اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو گھاٹے (نقصان) میں ڈال دیے، یاد رکھو! کھلا ہوا گھاٹا (نقصان) یہی ہے‘‘۔﴿۱۵﴾

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾

’’(جہنم والوں) کے اُوپر بھی آگ کے بادل (سائبان) ہوں گے، اور ان کے نیچے بھی (آگ کے) بادل (سائبان) ہوں گے، اسی (برے انجام) سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اے میرے بندو! مجھ سے ہی ڈرو‘‘۔﴿۱۶﴾

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾

’’جو (نیک لوگ) ’’بتوں‘‘ کی پوجا سے بچتے ہیں، اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں (اللہ سے لو لگاتے ہیں)، ان کے لیے خوشخبری ہے، تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجیے‘‘۔﴿۱۷﴾

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾

’’جو (نیک لوگ) قرآن کو غور سے سنتے ہیں، پھر اس میں سے اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے، اور یہی لوگ عقل (سمجھ) والے ہیں‘‘۔﴿۱۸﴾

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾

’’کیا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہو، تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا آپ اسے بچا سکتے ہیں جو آگ میں گر چکا ہو؟ (کبھی نہیں بچا سکتے)‘‘۔﴿۱۹﴾

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

’’لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں، تو ان کے لیے (جنت میں) ’’بالا خانے‘‘ (اوپر نیچے بڑے بڑے کمرے) ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ کبھی اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا‘‘۔﴿۲۰﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

’’کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے، پھر اسے چشموں (ندیوں اور نالوں) کی شکل میں زمین کے اندر جاری کر دیتا ہے، پھر وہی اللہ اس پانی سے رنگ برنگ کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے، پھر وہ کھیتیاں (پک کر) سوکھ جاتی ہیں، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسے

لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٢١﴾

دیکھتے ہیں کہ ''پیلی'' پڑ گئی ہیں، پھر وہ انھیں چورا چورا (ریزہ ریزہ) کر دیتا ہے، بیشک اس میں عقل والوں (سمجھنے والوں) کے لیے نصیحت ہے (سبق ہے)''۔﴿٢١﴾

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٢﴾

''کیا اللہ نے جس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہے، اور وہ اپنے رب کی دی ہوئی روشنی میں آچکا ہے، (اس کی طرح ہوسکتا ہے جس کے پاس اللہ کی روشنی (اسلام) نہیں ہے؟ نہیں ہوسکتا) ہاں! ہلاکت و بربادی ان کے لیے ہے جن کے دل اللہ کی یاد سے غفلت کی وجہ سے سخت ہوگئے ہیں، ایسے لوگ کھلی گمراہی میں ہیں''۔﴿٢٢﴾

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾

''اللہ نے سب سے اچھا کلام (قرآن) اتارا ہے، جو ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، جس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں، جس قرآن کو سن کر لوگوں کے ''رونگٹے'' کھڑے ہوجاتے ہیں (لوگوں کے بدن کانپ جاتے ہیں) جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل اللہ کی یاد میں نرم ہوجاتے ہیں، یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہے، جس کے ذریعے وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا''۔﴿٢٣﴾

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾

''کیا جو آدمی قیامت کے دن بُرے عذاب سے اپنے چہرے کے ذریعے بچے گا (اس کے برابر ہوسکتا ہے جو جنت میں آرام سے رہے؟ کبھی نہیں ہوسکتا)، اور ظالموں (انکار کرنے والوں) سے کہا جائے گا کہ تم اپنے برے کاموں کا مزا چکھو''۔﴿٢٤﴾

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾

''جو لوگ (کفار مکہ) سے پہلے تھے، انہوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا، تو عذاب نے انھیں ایسی جگہ سے پکڑ لیا، جس کا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے''۔﴿٢٥﴾

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

''تو اللہ نے ان (کافروں) کو اسی دنیا میں ذلیل و رسوا کیا، اور بیشک آخرت کا عذاب تو اور بھی بڑا ہے، کاش! وہ لوگ جانتے ہوتے!''۔﴿٢٦﴾

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾

''اور بیشک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کردی ہیں، تاکہ لوگ سبق حاصل کریں''۔﴿٢٧﴾

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾

''یہ عربی قرآن ہے جس میں کوئی کجی (ٹیڑھ) نہیں ہے، تا کہ لوگ (اللہ کی) نافرمانی سے بچ جائیں (اللہ سے ڈر جائیں)''۔﴿۲۸﴾

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

''اللہ ایک ایسے آدمی (یعنی غلام) کی مثال بیان کرتا ہے جس غلام میں کئی جھگڑالو آدمی حصہ دار ہیں (وہ کئی لوگوں کا غلام اور نوکر ہے)، اور ایک ایسے آدمی (یعنی غلام) کی (مثال بیان کرتا ہے) جو ایک ہی آدمی کا غلام (نوکر) ہے، کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (جی نہیں) سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔﴿۲۹﴾۔ (توحید والا صرف ایک کو راضی کرتا ہے، اور شرک والا سب کو راضی کرتا ہے)۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک آپ بھی مرنے والے ہیں، اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں''۔﴿۳۰﴾۔ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دنیا سے چلے گئے)۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

''(اے لوگو!) تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے پاس اپنا مقدمہ پیش کرو گے''۔﴿۳۱﴾۔ (دوسرا ترجمہ: (اے لوگو!) تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے پاس ایک دوسرے سے جھگڑا کرو گے''۔)

(چوبیسواں پارہ)

(چوبیسویں پارے میں ٹوٹل (19) رکوع۔اور (175) آیتیں ہیں)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

''اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا، اور جب سچی بات اس کے پاس آئی تو اسے جھٹلا دیا؟ تو کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟ (بالکل ہے)''۔﴿۳۲﴾

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾

''اور جو (رسول) سچی بات (دینِ حق) لیکر آئے، اور جن لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، وہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں''۔﴿۳۳﴾

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾

''(اللہ سے ڈرنے والوں) کے لیے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہے، جس کی وہ خواہش کریں گے، نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے''۔﴿۳۴﴾

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

''تاکہ اللہ (نیک لوگوں) کے سب بُرے کاموں کو معاف کردے، اور انھوں نے جو سب سے اچھے کام کیے تھے، ان کا انھیں بدلہ عطا کرے''۔﴿۳۵﴾

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾

''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟ اور یہ کافر لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اللہ کے سوا دوسرے (بناوٹی معبودوں) سے ڈراتے ہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے''۔﴿۳۶﴾

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

''اور جسے اللہ ہدایت دے دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، کیا اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، انتقام (بدلہ) لینے والا نہیں ہے؟''۔﴿۳۷﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اگر آپ (لوگوں) سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے تو کیا تمہارے معبود تکلیف کو دور کردیں گے؟ یا اگر اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا (تمہارے معبود) اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: میرے لیے اللہ کافی ہے، بھروسہ رکھنے والے اسی اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں''۔﴿۳۸﴾

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو، میں بھی اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں، پھر تمھیں جلد ہی پتہ چل جائے گا''۔﴿۳۹﴾

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجیے) کہ کس پر ایسا رُسوا کرنے والا (دنیا کا) عذاب آتا ہے؟ اور کس کو ہمیشہ کی سزا (جہنم) ہوتی ہے؟''۔﴿۴۰﴾

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لیے آپ پر یہ کتاب (قرآن) حق کے ساتھ نازل کیا ہے، اب جو ہدایت قبول کرے گا وہ اپنا بھلا کرے گا، اور جو گمراہ ہوگا، اس کا خود کا نقصان ہوگا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کے ذمہ دار نہیں ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجے گئے ہیں)''۔﴿۴۱﴾

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

''اللہ ہی لوگوں کی جانوں (روحوں) کو ان کی موت کے وقت نکال لیتا ہے اور جو مرے نہیں (ان کی روحیں) سونے کے وقت (نکال لیتا ہے)، پھر جن کی موت کا فیصلہ کر دیتا ہے انہیں اپنے پاس روک لیتا ہے، اور دوسری روحوں کو ان کے مقرر وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔﴿۴۲﴾

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

''کیا لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو سفارش کرنے والا بنا رکھا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: چاہے وہ سفارش کرنے والے کسی چیز کے مالک نہیں ہیں، اور نہ ہی کچھ سمجھتے ہیں (تو پھر سفارش کیسے کریں گے؟)۔﴿۴۳﴾

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: ساری سفارش اللہ ہی کے لیے ہے، آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی اللہ کے لیے ہے، پھر تم سب اسی کے پاس لوٹائے جاؤ گے''۔﴿۴۴﴾

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

''اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، جب ان کے سامنے صرف ایک اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں، اور جب اللہ کے سوا دوسروں کا ذکر آتا ہے، تو بڑے خوش ہوتے ہیں (خوشی سے پھولے نہیں سماتے ہیں)''۔﴿۴۵﴾۔(توحید کی بات سے نفرت ہے شرک سے محبت ہے)۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر (چھپے اور کھلے) کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اُن چیزوں (یعنی توحید وغیرہ) کے بارے میں فیصلہ کرے گا جن کا وہ لوگ آپس میں اختلاف کرتے ہیں''۔﴿۴۶﴾

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

''اور اگر ظلم کرنے والوں (حق کا انکار کرنے والوں) کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے، اور ساتھ ساتھ اسی جیسا اور بھی ہو، تو قیامت کے دن بُرے عذاب سے بچنے کے لیے وہ سب کچھ دے ڈالتے، اور (قیامت کے دن) اللہ کی طرف سے وہ سب کچھ ان کے سامنے آجائے گا جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتے تھے''۔﴿۴۷﴾

وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

''(اورحق کا انکار کرنے والوں) کے لیے ان کے ''بُرے کام'' (کالے کرتوت) سامنے ظاہر ہوں گے، اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑاتے تھے، وہ (عذاب) انہیں چاروں طرف سے گھیر لے گا''۔﴿۴۸﴾

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

''جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو وہ ہمیں پکارنے لگتا ہے، پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت دیتے ہیں، تو وہ کہنے لگتا ہے: یہ نعمت تو مجھے میری ہوشیاری (اور کام کی جانکاری) کی وجہ سے ملی ہے، نہیں! بلکہ یہ تو ایک آزمائش ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔﴿۴۹﴾

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

''یہی بات ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں نے کہی تھی (قارون نے کہا تھا کہ مجھے علم کی وجہ سے دولت ملی ہے)، تو ان کی کمائی ان کے کچھ کام نہیں آئی''۔﴿۵۰﴾

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

''تو (گزرے ہوئے کافروں کو) ان کے بُرے کاموں کی سزا ملی، اور آج لوگوں میں سے جو ظلم کر رہے ہیں (انکار کر رہے ہیں) جلد ہی انھیں بھی ان کے بُرے کاموں کی سزا ملے گی، اور یہ لوگ (ہمیں) عاجز نہیں کر سکتے (ہرا نہیں سکتے)''۔﴿۵۱﴾

اَوَ لَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع

''اور کیا لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو ''کھول'' دیتا ہے، اور (جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو) تنگ کر دیتا ہے، بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔﴿۵۲﴾

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: اے میرے بندو! جنھوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، تم اللہ کی رحمت سے مایوس (ناامید) نہ ہو، بیشک اللہ سارے گناہ کو معاف کر دیتا ہے، بیشک وہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۵۳﴾

وَ اَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ

''(لوگو!) لوٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور اس کا حکم مان لو، اس سے

اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

پہلے کہ تم پر عذاب آجائے، پھر تمھیں کہیں سے مدد بھی نہ مل سکے''۔﴿۵۴﴾

وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

''(لوگو!) تم سب بہترین بات (قرآن) پر عمل کرو، جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف اتاری گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے، اور تمھیں پتہ بھی نہ چلے''۔﴿۵۵﴾

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾

''(کہیں ایسا نہ ہو کہ عذاب کے وقت) کوئی کہنے لگے: ہائے افسوس! اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے حق میں کرتا رہا، اور میں تو (اسلام کا) مذاق اڑاتا رہا''۔﴿۵۶﴾۔ (میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتا رہا اور ان کی عبادت کرتا رہا اور اللہ کے دین میں رکاوٹیں پیدا کرتا رہا، اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑاتا رہا، مجھے آج یہ براوقت اسی وجہ سے دیکھنا پڑ رہا ہے)۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾

''یا (کہیں ایسا نہ ہو کہ عذاب کے وقت) کوئی یہ کہے کہ کاش! اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی نیک لوگوں میں سے ہوتا''۔﴿۵۷﴾

اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾

''یا جب عذاب دیکھے تو کہنے لگے: کاش مجھے دنیا میں جانے کا ایک اور موقع مل جائے تو میں نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں!''۔﴿۵۸﴾۔ (ایسے افسوس کا کیا فائدہ؟ دنیا میں عمل کرنا تھا جو دنیا اب کبھی نہیں آئے گی)۔

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾

''(اللہ کہے گا) کیوں نہیں؟ بات یہ ہے کہ میری آیتیں تو تیرے پاس آچکی تھیں، پھر تو نے انھیں جھٹلایا تھا، اور تو نے تکبر (گھمنڈ) کیا، اور کافروں (انکار کرنے والوں) میں سے ہو گیا تھا''۔﴿۵۹﴾

وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۶۰﴾

''اور قیامت کے دن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھیں گے کہ جن لوگوں نے (دنیا میں) اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، اُن کے چہرے سیاہ (کالے) ہوں گے، کیا جہنم تکبر کرنے والوں (حق کا انکار کرنے والوں) کا ٹھکانا نہیں ہے؟ (بالکل ہے)''۔﴿۶۰﴾

وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾

''اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہے، اللہ انھیں ان کی کامیابی کی (وجہ سے) ہر جگہ پر نجات دے گا، انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی، اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔﴿۶۱﴾

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۶۲﴾

''اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اور وہی ہر چیز کا نگہبان (نگران) ہے''۔﴿۶۲﴾

لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ

''آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی اللہ کے پاس ہیں، اور جن لوگوں نے

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ہے، وہی لوگ گھاٹے (نقصان) میں ہیں''۔﴿۶۳﴾ ''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: اے جاہلو! (نادانو!) کیا تم مجھے اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرنے کا مشورہ دیتے ہو؟ (میں یہ نہیں کر سکتا)''۔﴿۶۴﴾

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کو، اور آپ سے پہلے سب رسولوں کو وحی کے ذریعے یہ بات کہہ دی گئی تھی کہ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی شرک کیا، تو آپ کا عمل برباد ہو جائے گا، اور آپ ضرور گھاٹا (نقصان) پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔﴿۶۵﴾

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

''بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ ہی کی عبادت کرتے رہیں، اور شکر ادا کرنے والوں میں سے ہو جائیں''۔﴿۶۶﴾

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

''اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں جانی جیسا کہ جاننے کا حق تھا (اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ کرنے کا حق تھا)، اور قیامت کے دن ساری زمین اللہ کی ''مٹھی'' میں ہوگی، اور آسمان اس کے ''دائیں ہاتھ'' میں لپٹے ہوئے ہوں گے، وہ اللہ پاک ہے، اور بلند و بالا ہے اس شرک سے جو وہ لوگ کرتے ہیں''۔﴿۶۷﴾

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

''اور جب صور پھونکا جائے گا، تو آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے، مگر اللہ جسے (بچانا) چاہے (تو وہ بے ہوش نہیں ہوں گے)۔ پھر جب دوسری بار ''صور'' پھونکا جائے گا، تو فوراً سب لوگ اٹھ کر دیکھنے لگیں گے''۔﴿۶۸﴾۔ ((پہلی بات): ''صور'': ایک سنیگ (بھوپو) ہے جس میں پھونکا جائے گا، اس میں پھونکنے سے آواز گونجتی ہے اور دور تک جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام ''صور'' پھونکیں گے۔ (دوسری بات): کتنی مرتبہ صور پھونکا جائے گا؟ کچھ لوگوں نے کہا: دو بار صور پھونکا جائے گا۔ (۱) جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو قیامت آ جائے گی۔ (۲) اور جب دوسری بار پھونکا جائے گا تو سب لوگ قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے، اور کچھ لوگوں نے کہا: تین بار صور پھونکا جائے گا: (۱) پہلی پھونک میں ساری دنیا گھبرا کر بے ہوش ہو جائے گی۔ (۲) دوسرے پھونک میں سب کی موت ہو جائے گی۔ (۳) تیسری پھونک میں سب لوگ قبر سے زندہ ہو کر میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ (تیسری بات): کچھ لوگ نہیں گھبرائیں گے۔ بعض کے نزدیک: انبیاء، شہدا ہیں۔ بعض کے نزدیک: فرشتے ہیں، اور بعض کے نزدیک: سب ایمان والے ہیں جو حقیقی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے)۔

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾

''اور زمین اپنے رب کے نور (روشنی) سے روشن ہو جائے گی (جگمگا اٹھے گی)، اور سب کا ''نامہ اعمال'' (دنیا میں کیا ہوا سب کام) سامنے رکھ دیا جائے گا، اور نبیوں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا، اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا، اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔ ﴿۶۹﴾

وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع

''اور ہر شخص نے جو عمل (کام) کیا ہوگا اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور جو کچھ لوگ کر رہے ہیں، اللہ اسے خوب اچھی طرح سے جانتا ہے''۔ ﴿۷۰﴾

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾

''اور کافروں کو ''جھنڈ در جھنڈ'' (گروہ کی شکل میں) جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ (جہنم) کے پاس پہنچ جائیں گے، تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے، اور اس کے ''داروغہ'' (جہنم کے پاس ڈیوٹی دینے والے فرشتے) ان لوگوں سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے ''رسول'' نہیں آئے تھے؟ جو تمھیں تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے، اور اس دن کے لیے پیش ہونے سے تمھیں ڈراتے؟ تو وہ لوگ جواب میں کہیں گے: ہاں! (بیشک رسول آئے تھے)، مگر کافروں (انکار کرنے والوں) پر عذاب کا حکم ''ثابت'' (سچ) ہو کر رہا''۔ ﴿۷۱﴾ (جہنم کے داروغہ کا نام ''مالک'' ہے۔ سورہ زخرف آیت نمبر ۷۷)۔

قِیْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۲﴾

''(جہنم والوں سے) کہا جائے گا کہ تم جہنم کے دروازوں سے جہنم میں داخل ہو جاؤ، تم ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہو گے، گھمنڈ کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کا بہت برا ٹھکانہ ہے''۔ ﴿۷۲﴾

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿۷۳﴾

''اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو ''جھنڈ در جھنڈ'' (گروہ کی شکل میں) جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے، اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے، اور اس کے ''داروغہ'' (جنت کے پاس ڈیوٹی دینے والے فرشتے) ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو! خوش ہو جاؤ! اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ''۔ ﴿۷۳﴾

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ

''اور وہ (جنتی) کہیں گے: سب تعریف اُس اللہ کے لیے ہے، جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا، (اب)

نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

ہم جنت میں جہاں چاہیں، رہیں، نیک عمل کرنے والوں کو کتنا ہی اچھا بدلہ ملا ہے!"۔ ۝

وَ تَرَى الْمَلٰٓىِٕكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ع

"اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرشتوں کو دیکھیں گے کہ فرشتے عرش کے آس پاس حلقہ بنائے، اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہوں گے، اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا، اور کہا جائے گا: "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے"۔ ۝

آیات: 85 | (40) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 9

سورہ "مُؤْمِنْ" کے بارے میں:

سورہ "مُؤْمِنْ" نمبر (40)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (60)۔ اَلْمُؤْمِنُ: ایمان والا۔ اس کا ذکر آیت نمبر (28) میں ہے۔ اس سورہ کا دوسرا نام "غَافِرْ: بہت معاف کرنے والا" ہے۔ آیت نمبر (3) میں ہے۔

سورہ "مؤمن" سورہ نمبر (40) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (85) آیتیں اور (9) رکوع ہیں۔

ایک اہم نکتہ:

سورہ "مُؤْمِنْ" سورہ نمبر "40" سے سورہ احقاف سورہ نمبر "46" تک لگاتار "سات" سورتوں کے شروع میں "حٰمٓ" کا لفظ آیا ہے۔

سورہ "مُؤْمِنْ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "مُؤْمِنْ" کے شروع میں قرآن کے بارے میں ہے۔ (۲) قرآن اُتارنے والے اللہ کے بارے میں ہے کہ وہ سب کچھ جاننے والا، گناہوں کو معاف کرنے والا، سخت سزا دینے والا ہے۔ (۳) جھٹلانے والی قوموں کے بارے میں ہے۔ (۴) فرشتوں کا ذکر ہے کہ وہ اللہ کی تسبیح بیان کر رہے ہیں، ایمان والوں کے لیے دعائیں کر رہے ہیں، ایمان والوں کے لیے جنت میں داخلے کی دعا کر رہے ہیں۔ (۵) قیامت کا ذکر ہے کہ اس دن اللہ کہے گا: آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟ بس اکیلے اللہ کی بادشاہی ہے۔ (۶) موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر ہے۔ (۷) فرعون کے درباری میں ایک ایمان والے کا واقعہ ہے جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، اس نے موسیٰ علیہ السلام کی تائید کی تھی، اسی کی وجہ سے اس سورہ کا نام "مؤمن" ہے، اس ایمان والے نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آؤ، اس نے نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا: اے میری قوم! آج تمھاری حکومت ہے کل کون اللہ کے عذاب سے بچائے گا؟ اے میری قوم! قومیں برباد ہو گئیں تمھارے ساتھ ایسا نہ ہو، اے میری قوم! میں قیامت کے دن سے تمھیں ڈرا رہا ہوں، اے میری قوم! میں تمھیں نجات کی

طرف بلا رہا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلا رہے ہو، اور اس کی بہت ساری نصیحتیں ہیں، اخیر میں کہا میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔(۸) مرنے کے بعد جہنمی لوگوں کو عذاب ہو رہا ہے قبر کا عذاب ہے یہ آیت نمبر (46) میں ہے کل قیامت کے دن کا عذاب الگ ہے۔(۹) آسمان وزمین کی پیدائش زیادہ بڑا کام ہے یا انسان کا پیدا کرنا زیادہ بڑا کام ہے؟ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(۱۰) قیامت کا ذکر ہے لیکن اکثر ایمان والے نہیں ہیں۔(۱۱) مجھے ہی پکارو آیت نمبر (60) میں ہے۔(۱۲) دن رات تمہارے فائدے کے لیے ہے لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔(۱۳) انسان کی پیدائش کے مرحلوں کا ذکر ہے۔(۱۴) جہنم والوں کا ذکر ہے کہ گردن میں طوق ڈال دیا جائے گا، زنجیر میں باندھ کر گھسیٹا جائے گا۔(۱۵) رسولوں کے بارے میں ہے کہ کچھ کے قصے بتائے گئے اور بہت سارے نبیوں کے قصے بتائے نہیں گئے۔(۱۶) اللہ کی نعمتوں میں سے ''جانوروں'' کا ذکر ہے جس پر سواری کرتے ہیں، کچھ کو کھاتے ہیں۔(۱۷) اخیر میں ہے کہ جھٹلانے والوں کا انجام بہت برا ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

حٰمٓ ۚ ۝١

''حامیم''۔① (حٰمٓ: یہ ''حُرُوْفِ مُقَطَّعَات'' میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ۙ ۝٢

''یہ کتاب (قرآن) اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے، جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔②

غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ ذِى الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ۝٣

''گناہوں کو معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا ہے، سخت سزا دینے والا، بڑے فضل والا (داتا) ہے، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے''۔③

مَا يُجَادِلُ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَلَا يَغۡرُرۡكَ تَقَلُّبُهُمۡ فِى الۡبِلَادِ ۝٤

''اللہ کی آیتوں کے بارے میں صرف کافر لوگ ہی جھگڑتے ہیں (بحث کرتے ہیں)، اس لیے ان لوگوں کا شہروں میں (ملکوں میں) چلنا پھرنا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دھوکہ میں نہ ڈال دے (کفر کے باوجود کافروں کی خوشحالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے میں نہ ڈال دے)''۔④

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّالۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۖ وَهَمَّتۡ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوۡلِهِمۡ لِيَاۡخُذُوۡهُ وَجٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ

''ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم اور اُن کے بعد بہت سے گروہوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا، اور (ان میں سے) ہر قوم نے اپنے رسول کو پکڑنا چاہا، اور ناحق جھگڑا کیا، تا کہ اس جھگڑے کے ذریعے حق

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥

کو مٹا دیں، تو میں نے ان لوگوں کو پکڑ لیا، پھر میری سزا کتنی (سخت) تھی؟"۔۵

وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦

"اور کافروں (انکار کرنے والوں) کے بارے میں آپ (ﷺ) کے رب کی یہ بات پکی ہو چکی ہے کہ بیشک وہ جہنمی لوگ ہیں"۔۶

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧

"جو فرشتے عرش اٹھائے ہوئے ہیں، اور جو فرشتے اس کے اردگرد موجود ہیں، یہ سب اپنے رب کی پاکی بیان کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور ایمان والوں کے لیے بخشش (گناہوں کی معافی) مانگتے ہیں، (اور کہتے) ہیں: اے ہمارے رب! تو نے اپنی "رحمت" اور "علم" سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے، تو ان لوگوں کو معاف کر دے جنھوں نے توبہ کی، اور تیرے راستے کی پیروی کی، اور تو انہیں جہنم کی آگ سے بچا لے"۔۷

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٨ۙ

"(فرشتے کہتے ہیں) اے ہمارے رب! اور تو (ایمان والوں) کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر دے، جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور اسی طرح جنت والوں کے ماں باپ اور بیوی بچوں میں سے جو بھی نیک ہوں ان کو بھی (جنت میں داخل کر دے)، بیشک تو ہی سب پر غالب (بڑا زبردست) بڑی حکمت والا ہے"۔۸

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ۧ

"اور (فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب!) تو نیک لوگوں کو گناہوں کی سزا سے بچا لے، اور جس کو تو قیامت کے دن گناہوں کی سزا سے بچا لے گا، اس پر تو نے بڑا رحم کیا ہے، اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے"۔۹

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠

"بیشک کافروں (انکار کرنے والوں) کو (قیامت کے دن) پکار کر کہا جائے گا: (آج) جتنا غصہ تمھیں اپنے آپ پر آ رہا ہے، اللہ کو تم پر اس سے زیادہ غصہ آتا تھا جب تمھیں (دنیا میں) ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم انکار کر دیتے تھے"۔۱۰

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١

"(انکار کرنے والے) کہیں گے: ہمارے رب! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی (ایک موت پیدائش سے پہلے جب ہم موجود نہیں تھے، اور دوسری موت دنیا کی موت)، اور دو مرتبہ زندگی دی (ایک زندگی دنیا کی زندگی، اور دوسری زندگی مرنے بعد کی)، اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف

(اقرار) کرتے ہیں، (اب ہمیں پورا یقین ہوگیا کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے) ،تو کیا (ہمارے لیے جہنم سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟'' ۔⑪

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ⑫

''(جواب ملے گا:) تمہاری یہ حالت اس لیے ہے کہ جب تمھیں اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا، تو تم انکار کر دیتے تھے، اور اگر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جاتا تو تم مان لیتے تھے، اب تو فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، جو سب سے بلند ہے (جس کی شان سب سے اونچی ہے)، سب سے بڑا ہے (جس کی ذات سب سے بڑی ہے)'' ۔⑫

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ⑬

''وہی اللہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے، اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اتارتا ہے، اور نصیحت تو وہ حاصل کرتا ہے جو (دل سے ہدایت کے لیے) اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے (ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے)'' ۔⑬

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ⑭

''تو (اے لوگو!) تم اللہ کے لیے عبادت کو خالص کر کے اسی اللہ کو پکارو، چاہے کافر (انکار کرنے والے) بُرا مانیں!'' ۔⑭

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۙ⑮

''وہی اللہ بلند درجوں والا ہے، عرش کا مالک ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح (وحی) نازل کرتا ہے، تاکہ (وہ لوگوں کو) ملاقات کے دن (قیامت) سے ڈرائے'' ۔⑮

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ⑯

''جس دن سب لوگ ''کھلے میدان'' میں ہوں گے، اور ان کی کوئی بھی بات اللہ سے چھپی نہیں رہے گی، (اللہ کہے گا:) آج حکومت کس کی ہے؟ (پھر خود ہی جواب دے گا:) اللہ کی، جو اکیلا ہے، سب پر غالب ہے (طاقت والا ہے)'' ۔⑯

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑰

''آج ہر ایک کو اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کیا ہے، آج (کسی پر) ظلم نہیں ہوگا، بیشک اللہ فوراً حساب لینے والا ہے'' ۔⑰

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ⑱

''اور (اے نبی ﷺ!) لوگوں کو قریب آنے والی (قیامت) سے ڈرایئے، جب غم کے مارے ''کلیجے'' منہ کو آ رہے ہوں گے، (اس دن) ظالموں (انکار کرنے والوں) کا کوئی دوست نہیں ہوگا، اور کوئی ایسا سفارشی بھی نہیں ہوگا جس کی بات مانی جائے'' ۔⑱

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي

''اللہ آنکھوں کی خیانت (چوری) کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، اور

الصُّدُوْرُ ⑲

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑳ ع

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ㉑

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ㉒

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ㉓

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ㉔

فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَاۗءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَاۗءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ㉕

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ㉖

سینوں کی چھپی ہوئی باتوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔ ⑲

''اور اللہ ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے، اور اللہ کے علاوہ جنھیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے، بیشک اللہ ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔ ⑳

''کیا (لوگوں) نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کا کیا انجام ہوا؟ وہ گزرے ہوئے لوگ طاقت وقوت میں بھی (آج کے لوگوں سے) سے زیادہ مضبوط تھے، اور زمین میں چھوڑے ہوئے ''یادگاروں'' کے لحاظ سے بھی زیادہ مشہور تھے، تو اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں پکڑ لیا، اور اللہ سے ان کو بچانے والا کوئی نہیں ملا''۔ ㉑

''یہ (بُرا انجام انکار کرنے والوں کا) اس لیے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آتے تھے، تو وہ انکار کر دیتے تھے، اس لیے اللہ نے انھیں پکڑ لیا، بیشک وہ بہت (طاقت و) قوت والا، سخت سزا دینے والا ہے''۔ ㉒

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیوں اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا''۔ ㉓

''فرعون، ہامان، اور قارون کے پاس (بھیجا)، تو انہوں نے کہا: (یہ تو) جادوگر اور سب سے بڑا جھوٹا ہے''۔ ㉔

''پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) لوگوں کے پاس ہماری طرف سے حق بات لے کر آئے (سچے دین کا پیغام عام لوگوں کے پاس لے کر آئے)، تو (فرعون کے لوگ) کہنے لگے: جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں، ان کے بیٹوں کو قتل کر دو، اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ رہنے دو، مگر کافروں کی چال ہر حال میں ناکام رہی (وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے، ایمان لانے والوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی)''۔ ㉕

''اور فرعون (اپنے ماننے والوں سے) کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو! میں موسیٰ کو قتل کر دوں، اور وہ اپنے رب کو بلا لے، مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل دے گا، یا زمین (ملک) میں فساد پھیلا دے گا''۔ ㉖

وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع

’’اور موسیٰ (علیہ السلام نے لوگوں سے) کہا: بے شک میں نے اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے لی ہے ہر اس ’’گھمنڈی‘‘ سے جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا‘‘۔﴿۲۷﴾

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾

’’اور (اس وقت) فرعون کے خاندان میں سے ایک مومن مرد، جو ابھی تک اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، بول اٹھا: کیا تم لوگ ایک آدمی کو صرف اس لیے قتل کردو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ’’کھلی نشانیاں‘‘ (لاٹھی وغیرہ) لے کر آیا ہے، اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی کو نقصان پہنچائے گا، اور اگر وہ سچا ہے تو تم پر وہ عذاب اتر کر رہے گا جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے، بیشک اللہ کسی حد سے بڑھنے والے، جھوٹے کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا‘‘۔﴿۲۸﴾۔ (مفسرین لکھتے ہیں کہ وہ مومن آدمی فرعون کا چچازاد بھائی تھا جس کا نام ’’شمعان‘‘ تھا، یا وہ نیک آدمی فرعون کے درباریوں اور قریبی لوگوں میں سے تھا، موسیٰ کی دعوت فرعون کے درباریوں تک پہنچ گئی، اس آیت سے پتہ چلا وقتی طور پر ایمان کو چھپایا جا سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کا بھی ایک واقعہ ہے جب ’’عقبہ بن ابی معیط‘‘ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں کپڑا ڈال کر زور سے گلا دبایا (جیسے مار ہی ڈالے گا) اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے اور اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کیا اور اسی آیت کا کچھ حصہ پڑھا ({أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ}) : ’’کیا تم اس شخص (محمد) کو اس لیے مار ڈالنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، اور وہ تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے کھلی ہوئی دلیلیں بھی لے کر آئے ہیں‘‘۔ (صحیح بخاری-بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا« -حدیث نمبر 3678)۔

یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؗ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰی وَمَاۤ اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾

’’اے میری قوم! آج تو تمہاری حکومت ہے، زمین میں تمہارا ’’راج‘‘ چلتا ہے، لیکن (کل) اگر اللہ کا عذاب ہم پر آ گیا تو ہماری مدد کون کرے گا؟ فرعون نے کہا: میں تو تمھیں وہی ’’سمجھا‘‘ رہا ہوں جو میں مناسب سمجھ رہا ہوں، اور میں تمھیں بھلائی کا راستہ ہی بتا رہا ہوں‘‘۔﴿۲۹﴾

وَقَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾

’’اور (مرد مومن نے) کہا: اے میری قوم! مجھے ڈر ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب نہ آ جائے جیسا عذاب پچھلی امتوں پر آ چکا ہے‘‘۔﴿۳۰﴾

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ

’’(اے میری قوم! مجھے ڈر ہے تمہارا حال بھی ویسا ہی ہو) جیسا حال نوح (علیہ السلام) کی قوم کا، اور عاد و ثمود کا، اور ان کے بعد کے لوگوں کا ہوا

ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾
وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾
يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾
وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿٣٤﴾
الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾
اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ ع ۱۰
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ

تھا، اور اللہ (اپنے) بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا''۔
''اور اے میری قوم! میں تم پر ''چیخ وپکار'' والے (قیامت کے دن) سے ڈرتا ہوں''۔﴿۳۲﴾
''جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگے بھاگے پھرو گے مگر تمھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں ہے''۔﴿۳۳﴾
''اور (مردِ مومن نے کہا: اے مصر والو! موسیٰ علیہ السلام) سے پہلے بیشک یوسف (علیہ السلام) بھی تمہارے پاس روشن دلیلیں (کھلی نشانیاں) لے کر آئے تھے، مگر جو کچھ وہ لائے اس کے بارے میں تم شک ہی میں پڑے رہے، پھر جب (یوسف علیہ السلام) کی وفات ہوگئی تو تم کہنے لگے: ان کے بعد اللہ ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجے گا، اسی طرح اللہ حد سے بڑھنے والے، شک کرنے والے کو گمراہ کردیتا ہے''۔﴿۳۴﴾
''(اللہ ان لوگوں کو گمراہ کردیتا ہے) جو کسی ''روشن دلیل'' کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو، اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے (بحث کرتے) ہیں، یہ طور طریقہ اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک بڑی ''نفرت'' کے قابل ہے، اسی طرح اللہ ہر تکبر (گھمنڈ) کرنے والے، سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔﴿۳۵﴾
''اور فرعون نے کہا: اے ہامان! میرے لیے ایک اونچی بلڈنگ (محل) بناؤ، شاید کہ میں ان راستوں تک پہنچ جاؤں''۔﴿۳۶﴾
''جو آسمانوں کے راستے ہیں، پھر موسیٰ کے معبود (اللہ) کو جھانک کر دیکھ سکوں، اور مجھے پورا یقین ہے کہ موسیٰ جھوٹا ہے، اور اس طرح فرعون کے لیے اس کا ''برا عمل'' اچھا بنا دیا گیا تھا، اور اسے سیدھے راستے پر چلنے سے روک دیا گیا تھا، اور فرعون کی سازش کو تو ناکام ہونا ہی تھا''۔﴿۳۷﴾
''اور (مردِ مومن نے) کہا: اے میری قوم! میری بات مان لو، میں تمھیں بھلائی کا راستہ دکھاؤں گا''۔﴿۳۸﴾
''اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو بس تھوڑا سا سامان ہے، (دنیا فانی ہے) اور آخرت ہی (ہمیشہ) کا اصلی گھر ہے''۔﴿۳۹﴾
''جو برا عمل کرے گا، اُسے اُسی کے برابر بدلہ دیا جائے گا، اور جو اچھا

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

عمل کرے گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہوگا، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، جہاں انھیں بے حساب روزی ملتی رہے گی''۔﴿۴۰﴾

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾

''اور (مردمومن نے) کہا: اے میری قوم! حیرت ہے کہ میں تو تمھیں جہنم سے بچنے کی دعوت دیتا ہوں، اور تم مجھے جہنم کی طرف بلا رہے ہو؟''۔﴿۴۱﴾

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾

''(اے میری قوم!) تم مجھے دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں، اور ایسی چیزوں کو اللہ کا شریک بناؤں جن کے بارے میں مجھے کوئی جانکاری نہیں ہے، اور میں تمھیں اس اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے''۔﴿۴۲﴾

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

''(اے میری قوم!) اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جس کی طرف تم مجھے دعوت دے رہے ہو اسے پکارنے کا نہ دنیا میں کوئی فائدہ ہے اور نہ آخرت میں (کوئی فائدہ ہے)، اور بیشک ہم سب کو اللہ کے پاس ہی لوٹ کر جانا ہے، اور بیشک حد سے بڑھنے والے ہی جہنمی ہیں''۔﴿۴۳﴾

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

''(اے میری قوم!) جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں جلد ہی وہ وقت آئے گا جب تم میری ان باتوں کو یاد کرو گے، اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد (حوالے) کرتا ہوں، بیشک اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے''۔﴿۴۴﴾

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾

''(فرعون کے لوگوں نے) اس مومن مرد کے خلاف جو چالیں چلی تھیں اللہ نے ان چالوں سے (اس مومن مرد) کو بچالیا، اور فرعون کے لوگ خود ہی برے عذاب میں گھر گئے''۔﴿۴۵﴾

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

''(فرعونی لوگ) صبح و شام آگ پر پیش کیے جاتے ہیں، اور جس دن قیامت ہوگی اُس دن حکم ہوگا کہ فرعون کے لوگوں کو بہت سخت (سخت ترین) عذاب میں داخل کردو''۔﴿۴۶﴾۔ (فرعون کی لاش کو اللہ نے عبرت کا سامان بنا دیا ہے۔ سورہ مومن کی یہ آیت نمبر (46) دلیل ہے کہ قبر کا عذاب ''حق'' ہے، جو لوگ قبر کے عذاب کا انکار کرتے ہیں، اصل میں وہ قرآن کا انکار کرتے ہیں۔ غور کریں! جہنم کی آگ سے پہلے کس آگ پر یہ فرعونی لوگ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں؟ تو بات صاف ہے کہ وہ قبر کا عذاب ہے)۔

وَ اِذۡ یَتَحَآجُّوۡنَ فِی النَّارِ فَیَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُنَّا لَکُمۡ تَبَعًا فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا نَصِیۡبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾

''اور (یاد کرو!) جب جہنمی لوگ (آگ میں) ایک دوسرے سے جھگڑا کریں گے، تو کمزور لوگ بڑا بننے والے (سرداروں، بزرگوں، چودھریوں) سے کہیں گے: ہم (دنیامیں) تمہارے پیچھے چلنے والے تھے، تو کیا آج عذاب کے کسی حصہ سے تم ہمیں نجات دلا سکتے ہو؟ (عذاب کا کچھ حصہ ہٹا کر ہمارے کسی کام آسکتے ہو؟)''۔﴿۴۷﴾

قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُلٌّ فِیۡہَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ حَکَمَ بَیۡنَ الۡعِبَادِ ﴿۴۸﴾

''بڑا بننے والے (سردار، بزرگ، اور چودھری لوگ کمزور لوگوں سے) کہیں گے: ہم سب جہنم میں ہیں، بیشک اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کردیا ہے''۔﴿۴۸﴾

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَۃِ جَہَنَّمَ ادۡعُوۡا رَبَّکُمۡ یُخَفِّفۡ عَنَّا یَوۡمًا مِّنَ الۡعَذَابِ ﴿۴۹﴾

''جہنمی لوگ جہنم کے ''داروغے'' (جہنم کے پاس ڈیوٹی دینے والے فرشتوں) سے کہیں گے: ذرا اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ایک دن کے لیے ہی ہم سے عذاب کو ''ہلکا'' کردے''۔﴿۴۹﴾

قَالُوۡۤا اَوَ لَمۡ تَکُ تَاۡتِیۡکُمۡ رُسُلُکُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوۡا بَلٰی ؕ قَالُوۡا فَادۡعُوۡا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا الۡکٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ؑ

''وہ ''داروغے'' (جہنم کے پاس ڈیوٹی دینے والے فرشتے) کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول ''کھلی نشانیاں'' لے کر نہیں آئے تھے؟ جہنمی جواب دیں گے: کیوں نہیں! تو وہ ''داروغے'' (جہنم کے پاس ڈیوٹی دینے والے فرشتے) کہیں گے: تم خود ہی دعا کرو، اور کافروں کی دعائیں بیکار ہی جائیں گی''۔﴿۵۰﴾

اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡاَشۡہَادُ ﴿۵۱﴾

''بیشک ہم اپنے رسولوں کی، اور ایمان والوں کی، دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہیں، اور اُس دن بھی (مدد کریں گے) جب گواہی دینے والے (اللہ کے سامنے) کھڑے ہوں گے''۔﴿۵۱﴾

یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ الظّٰلِمِیۡنَ مَعۡذِرَتُہُمۡ وَ لَہُمُ اللَّعۡنَۃُ وَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

''جس دن ظالموں (حق کا انکار کرنے والوں) کی ''معذرت'' انہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گی، اور ان کے لیے لعنت (پھٹکار) ہے، اور ان کا ٹھکانہ بُرا ہے''۔﴿۵۲﴾

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡہُدٰی وَ اَوۡرَثۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ ﴿۵۳﴾

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت (کی کتاب تورات) دی، اور بنی اسرائیل کو کتاب (تورات) کا وارث بنایا''۔﴿۵۳﴾

ہُدًی وَّ ذِکۡرٰی لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۵۴﴾

''(وہ کتاب) عقل والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی''۔﴿۵۴﴾

فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ اسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِکَ وَ سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ بِالۡعَشِیِّ

''تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صبر کیجیے، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیے، اور صبح و شام اپنے رب کی تعریف اور

وَالْاِبْكَارِ ۝۵۵

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۵۶

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۸

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۡ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۹

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝۶۰ ع

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۱

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۲ (وقف لازم)

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝۶۳

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

پاکی بیان کرتے رہئے''۔ ۝۵۵

''بیشک جو لوگ کسی ''روشن دلیل'' کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو، اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے (بحث کرتے) ہیں، ان کے سینوں میں گھمنڈ اور غرور ہے وہ اپنا مقصد کبھی حاصل نہیں کر پائیں گے، تو آپ (ﷺ) اللہ کی پناہ مانگئے، بیشک وہی اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔ ۝۵۶

''بیشک آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، انسانوں کے پیدا کرنے سے زیادہ بڑا کام ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ ۝۵۷

''اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہے، اور ایمان والے اور نیک عمل کرنے والے، اور بُرے کام کرنے والے برابر نہیں ہیں، (اے لوگو!) تم سب بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو''۔ ۝۵۸

''بیشک قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں، لیکن اکثر لوگ (اس پر) ایمان نہیں رکھتے ہیں''۔ ۝۵۹

''اور (اے لوگو!) تمہارے رب نے کہہ دیا ہے: تم سب مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بیشک جو لوگ تکبر (گھمنڈ) کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے، وہ لوگ ذلیل (اور رسوا) ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے''۔ ۝۶۰ ع

''(اے لوگو!) اللہ ہی نے تمہارے لیے رات بنائی ہے، تاکہ تم اس میں ''آرام'' کرو، اور اسی اللہ نے دن کو روشن بنایا ہے (تاکہ تم کام کرو) بیشک اللہ لوگوں پر بڑے فضل والا ہے، لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے''۔ ۝۶۱

''وہی اللہ جو تمہارا رب ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، تو تم کدھر بہکے جا رہے ہو؟''۔ ۝۶۲

''جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں، وہ اسی طرح ''بہک'' جاتے ہیں''۔ ۝۶۳

''اللہ ہی نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا، اور آسمان کو چھت بنا دیا ہے، اور اسی اللہ نے جب تمہاری صورتیں (شکلیں) بنائیں،

وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

تو تمہاری اچھی شکل وصورت بنائی، اور تمھیں روزی کے لیے اچھی چیزیں عطا کی، وہی اللہ (جس کے کام یہ ہیں) تمہارا رب ہے، جو بڑا برکت والا، سارے جہان کا پالنے والا ہے''۔﴿۶۴﴾

هُوَ الْحَيُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾

''وہی اللہ زندہ ہے (جس کے لیے موت نہیں ہے)، اُس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اپنے دین کو اسی (اللہ) کے لیے خالص کرتے ہوئے تم اسی کو پکارو، سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے''۔﴿۶۵﴾

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ؗ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ان سے کہہ دیجیے: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنھیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، (میں یہ کام کیسے کرسکتا ہوں؟) جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے کھلی نشانیاں آ چکی ہیں، اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں رَبُّ العالمین (سارے جہان کے پالنے والے) کا ''فرمانبردار'' بن کر رہوں (صرف اسی کے آگے اپنا سر جھکائے رکھوں)''۔﴿۶۶﴾

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

''اسی اللہ نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا ہے، پھر نطفے (منی) سے، پھر جمے ہوئے خون (لوتھڑے) سے، پھر وہ تمھیں (ماں کے پیٹ سے) بچے کی شکل میں باہر لاتا ہے، پھر (وہ تمہاری پرورش کرتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ، پھر (تمھیں زندہ رکھتا ہے) تاکہ بوڑھے ہو جاؤ، اور تم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جو بڑھاپے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں، تاکہ تم اپنے مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ، اور (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ تم عقل (سمجھ) سے کام لو''۔﴿۶۷﴾

هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ ع ۸ / ۱۴

''وہی اللہ زندہ کرتا ہے، اور مارتا ہے، اور جب وہ کسی چیز کا فیصلہ کرتا ہے، تو اُس سے کہتا ہے: ''ہو جا'' بس وہ چیز ہو جاتی ہے''۔﴿۶۸﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں (بحث کرتے ہیں)، وہ (سیدھے راستے سے) کہاں پھیرے جاتے ہیں؟''۔﴿۶۹﴾

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾

''ان لوگوں نے اس کتاب (قرآن) کو بھی جھٹلایا اور ان کتابوں کو بھی جو ہم نے رسولوں کو دے کر بھیجی تھیں، تو وہ لوگ بہت جلد (اپنا انجام)

جان لیں گے"۔ ﴿۷۰﴾

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ۙ﴿۷۱﴾

"جب (انکار کرنے والوں) کی گردنوں میں "طوق" پڑے ہوں گے، اور "زنجیروں" (میں جکڑ کر) گھسیٹے جائیں گے"۔ ﴿۷۱﴾

فِی الْحَمِیْمِ ۬ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۚ﴿۷۲﴾

"وہ کھولتے ہوئے پانی میں، پھر آگ میں جلائے جائیں گے"۔ ﴿۷۲﴾

ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۷۳﴾

"پھر (انکار کرنے والوں) سے پوچھا جائے گا: کہاں ہیں وہ (بناوٹی معبود) جنھیں تم اللہ کا شریک مانتے تھے"۔ ﴿۷۳﴾

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾

"اللہ کو چھوڑ کر (جن کو پکارتے تھے، وہ آج کہاں ہیں؟)، تو (انکار کرنے والے) کہیں گے: وہ ہم سے غائب ہو چکے ہیں، بلکہ ہم تو اس سے پہلے (اللہ کو چھوڑ کر) کسی چیز کو نہیں پکارتے تھے، اللہ کافروں کو اسی طرح گمراہ کرتا ہے"۔ ﴿۷۴﴾

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۚ﴿۷۵﴾

"(پھر انکار کرنے والوں سے کہا جائے گا) تمہارا یہ انجام اس وجہ سے ہے کہ تم زمین میں ناحق پھولے نہیں سماتے تھے (حق کی مخالفت کر کے خوب خوش ہوتے تھے)، اور اکڑا اکڑ کر چلتے تھے"۔ ﴿۷۵﴾

اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۶﴾

"(اے انکار کرنے والو!) جاؤ! جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ، تم اس میں ہمیشہ ہمیش رہو گے، تکبر کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کا ٹھکانا بہت ہی بُرا ہے"۔ ﴿۷۶﴾

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

"تو (اے نبی ﷺ!) آپ صبر کیجیے، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، ہم نے جس عذاب کا ان سے وعدہ کیا ہے، ہو سکتا ہے کہ اس کا کچھ حصہ ہم آپ کو (آپ کی زندگی میں ہی) دکھا دیں، یا آپ کو اٹھا لیں، (اور ان لوگوں کو بعد میں عذاب دیں)، بالآخر ان سب کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے"۔ ﴿۷۷﴾

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۠﴿۷۸﴾

"(اے نبی ﷺ) اور بیشک ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے "رسول" بھیج چکے ہیں، ان میں سے کچھ کے حالات ہم نے آپ کو بیان کر دیئے ہیں، اور ان میں سے کچھ کے حالات ہم نے آپ کو بیان نہیں کیے ہیں، اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ (نشانی) لے آئے، پھر جب اللہ کا حکم (عذاب) آجائے گا تو حق (انصاف) کے ساتھ فیصلہ ہو جائے گا، اور اس وقت جھوٹے لوگ گھاٹے

(نقصان) میں رہیں گے"۔ ﴿۷۸﴾

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾

"اللہ ہی نے تمہارے لیے چوپائے (جانور) بنائے، ان میں سے کچھ پر تم سواری کرتے ہو، اور کچھ (کا گوشت) تم کھاتے ہو"۔ ﴿۷۹﴾

وَ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾

"اور تمہارے لیے اُن (جانوروں) میں (بہت سے) فائدے ہیں، اور جہاں جانے کی ضرورت تمہارے جی میں آئے ان پر سوار ہو کر وہاں پہنچ جاتے ہو، اور ان جانوروں اور کشتیوں (جہازوں پر ایک جگہ سے دوسری جگہ) لے جائے جاتے ہو"۔ ﴿۸۰﴾

وَ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ ۖۗ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

"اور اللہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھا رہا ہے، پھر تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے؟"۔ ﴿۸۱﴾

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

"کیا (آج کے) کافروں نے زمین میں چل پھر کر دیکھا نہیں کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ (گزرے ہوئے لوگ تو آج کے کافروں سے) تعداد میں بہت زیادہ تھے، اُن سے بڑھ کر طاقت والے تھے، اور زمین میں (آج کے کافروں) سے زیادہ یادگار چھوڑ گئے تھے، مگر جو وہ کام کر رہے تھے یہ سب چیزیں ان کے کچھ کام نہ آئیں (ان کے کاموں نے انھیں کچھ فائدہ نہیں پہنچایا)"۔ ﴿۸۲﴾

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

"جب ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لیکر آئے، تو جو علم (انکار کرنے والوں) کے پاس تھا وہ اسی میں "مگن" رہے، اور انھیں اس عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے"۔ ﴿۸۳﴾۔ (کون سا علم تھا؟ کون سی جانکاری تھی؟ وہ علم وہ جانکاری بناوٹی معبودوں کی پوجا والی (Mythology) تھی، اللہ کی وحی تو تھی نہیں)۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ﴿۸۴﴾

"پھر جب (انکار کرنے والوں) نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، تو کہنے لگے: ہم ایک اللہ پر ایمان لے آئے، اور ان (بناوٹی معبودوں) کا انکار کرتے ہیں، جنھیں اللہ کا شریک بناتے تھے"۔ ﴿۸۴﴾

فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع ۱۴

"تو جب (انکار کرنے والوں) نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، تو ان کا ایمان ان کے کسی کام نہیں آیا، یہی اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں میں (پہلے سے) چلی آ رہی ہے، اور اس (عذاب کے وقت) کافر لوگ گھاٹے (نقصان) میں رہیں گے"۔ ﴿۸۵﴾

آیات: 54 (41) سُوْرَةُ فُصِّلَتْ مَكِّيَّةٌ رکوع: 6

سورہ ''فُصِّلَتْ'' کے بارے میں:

سورہ ''فُصِّلَتْ'' نمبر (41)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (61)۔ فُصِّلَتْ: تفصیل سے بیان کی گئی۔اس کا ذکر آیت نمبر (3) میں ہے۔اس سورہ کا دوسرا نام ''حٰمٓ السَّجْدَة''۔وہ ''حامیم'' جس میں سجدہ ہے، آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''فُصِّلَتْ'' سورہ نمبر (41) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (54) آیتیں اور (6) رکوع ہیں۔

سورہ ''فُصِّلَتْ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''فُصِّلَتْ'' کے شروع میں قرآن کے بارے میں ہے۔(۲) صاحبِ قرآن (محمد ﷺ) کے بارے میں ہے کہ وہ انسان ہیں مگر فرق یہ ہے کہ اللہ کی ''وحی'' ان کے پاس آتی ہے۔(۳) عمل کرنے والوں کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا ''بدلہ'' ہے۔(۴) اللہ نے زمین کو ''دو دن'' میں پیدا کیا ہے۔(۵) ''قوم عاد'' کے بارے میں ہے کہ ان لوگوں نے کہا: ہم سے زیادہ طاقت میں کون ہے؟ تو اللہ نے کہا: وہ اللہ طاقت میں زیادہ ہے جس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے۔(۶) قومِ عاد اور قومِ ثمود کی ہلاکت کا واقعہ ہے۔(۷) کل قیامت کے دن آنکھ کان اور چمڑے گواہی دیں گے، انسان چمڑے سے کہے گا کہ کس نے بولنے کی طاقت دی ہے؟ چمڑا کہے گا: اللہ نے۔(۸) کفار مکہ کہا کرتے تھے: قرآن نہ سنو۔(۹) جو دین پر جمے رہے دنیا اور آخرت میں ان کے لیے فائدے ہی فائدے ہیں، کل قیامت کے دن اللہ ان لوگوں کا ''میزبان'' ہوگا۔(۱۰) دعوت وتبلیغ کرنے والوں کے بارے میں ہے کہ سب سے اچھی بات کس کی ہے؟ (۱۱) برائی کا بدلہ اچھائی سے دیں۔(۱۲) رات، دن، سورج، چاند اور ستارے اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔(۱۳) زمین اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، مُردہ زمین کو بارش کے ذریعے اللہ زندہ کر دیتا ہے۔(۱۴) قرآن عزت والی کتاب ہے اس میں کوئی کچھ ملا ہی نہیں سکتا، قرآن عربی زبان میں ہے اس لیے کہ رسول عربی ہیں۔(۱۵) موسیٰ علیہ السلام کو بھی کتاب دی گئی۔(۱۶) جو نیک عمل کرے گا اپنے فائدے کے لیے کرے گا۔(۱۷) ''۲۵ / رواں'' پارہ شروع ہو رہا ہے، اس میں ہے کہ قیامت کا علم اللہ کو ہے، پھلوں میں نکلنے والے ''شگوفے'' کو اللہ جانتا ہے، ماں کے پیٹ میں کیا ہے اللہ جانتا ہے۔(۱۸) اللہ نعمت دیتا ہے اور تکلیف دیتا ہے تو انسان لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔(۱۹) اللہ کی نشانی انسان اور کائنات (آسمان وزمین) میں ہے۔(۲۰) لوگ ملاقات کے لیے شک میں ہیں اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

حٰمٓ ①

''حامیم'' ۔①۔ (حٰمٓ: یہ ''حُرُوفِ مُقَطَّعَات'' میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ②

''یہ (قرآن) بڑے مہربان، بہت رحم والے (اللہ) کی طرف سے اتارا گیا ہے''۔②

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ③

''ایسی کتاب جس کی آیتیں تفصیل سے (کھول کھول کر) بیان کی گئی ہیں، عربی زبان میں ہے، جاننے والوں کے لیے ہے (عرب قوم تو عربی زبان جانتی ہی ہے)''۔③

بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ④

''یہ قرآن خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے، لیکن اکثر لوگوں نے اس سے منہ موڑ لیا ہے، اور اس قرآن کو سنتے ہی نہیں''۔④

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ وَفِيْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ⑤

''اور کافروں نے (نبی ﷺ سے) کہا: جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو، اُس کے لیے ہمارے دل ''پردوں'' میں ہیں، اور ہمارے کان (یہ قرآن سننے سے) بہرے ہو گئے ہیں، اور ہمارے اور تمہارے درمیان ایک ''پردہ'' (اوٹ) ہے، تو تم اپنا کام کرتے رہو، ہم بھی اپنا کام کر رہے ہیں (اگر تم دعوت سے باز نہیں آتے تو ہم بھی مخالفت سے کبھی باز نہیں آئیں گے)''۔⑤

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْۤا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ⑥

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: میں تو تمہارے ہی جیسا ایک ''انسان'' ہوں، ہاں میرے پاس وحی آتی ہے کہ تم سب کا (حقیقی اور سچا) معبود ایک ہی معبود (اللہ) ہے، اس لیے تم سیدھے اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ، اور اسی سے گناہوں کی معافی مانگو، اور مشرکوں کے لیے ہلاکت (و بربادی) ہے''۔⑥

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ⑦

''جو (مشرکین) زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، اور آخرت کا (بھی) انکار کرتے ہیں''۔⑦

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

''مگر جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، تو اُن کے لیے کبھی

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٨﴾

نہ ختم ہونے والا ''بدلہ'' ہے''۔﴿٨﴾

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: کیا تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو، جس نے زمین کو (چھ دنوں میں سے شروع کے) ''دو دن'' میں پیدا کیا، اور اس اللہ کے ساتھ (غیر اللہ کو) اس کا شریک مانتے ہو؟ وہی اللہ سارے جہان کا پالنے والا ہے''۔﴿٩﴾۔

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿١٠﴾

''اور اللہ نے زمین (کو چھ دنوں میں سے پہلے دو دنوں میں، اس کے بعد آسمان کو دو دنوں میں، پھر اس کے بعد آخری دو دنوں) میں (زمین میں) مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے، اور اس زمین میں برکت رکھی ہے، اور اس میں اس کی ''غذائیں'' اندازے کے ساتھ رکھیں، سب چار دن میں پورا ہو گیا، اور سب مانگنے والوں (سوال کرنے والوں) کے لیے برابر ہے''۔﴿١٠﴾۔(اس آیت میں ہے کہ آسمان وزمین کو اللہ نے ''چار دنوں'' میں پیدا کیا ہے جب کہ دوسری جگہ ہے کہ اللہ نے ''چھ دنوں'' میں آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے۔اس کا جواب کیا ہے؟ چار دن اور چھ دن میں صحیح کیا ہے؟ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہے۔ (صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورہ حم السجدۃ)۔سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی عبداللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تو قرآن میں کئی اختلاف پاتا ہوں۔ جیسے: (پہلی آیت) {ءَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَاۗءُ ۭ بَنٰىهَا} [النازعات:27]۔(انسانو! کیا تم کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو (پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے؟) جس آسمان کو اللہ نے بنایا ہے)۔(دوسری آیت){اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ} [فصلت:9]۔(اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجیے: کیا تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو، جس نے زمین کو ''دو دن'' میں پیدا کیا)۔تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ نے (پہلے) زمین کو ''دو دن'' میں پیدا کیا، پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا، تو اگلے ''دو دن'' میں ان کو ''سات آسمان'' بنا دیا، اس کے بعد زمین کو ''دو دن'' میں پھیلایا اور زمین کا پھیلانا یہ ہے کہ اس سے پانی نکالا، گھاس، چارہ پیدا کیا، پہاڑ، جانور اور ٹیلے وغیرہ اگلے ''دو دنوں'' میں بنائے، اس طرح زمین وآسمان کی پیدائش ''چھ دنوں'' میں مکمل ہوئی۔ چھ دنوں میں دو دن بیچ والا آسمان کے لیے ہے۔اور ''چار دن'' (دو ابتدائی دن، اور دو آخری دن) زمین کی پیدائش اور اسے سنوارنے میں لگے۔ آسمان وزمین میں ٹوٹل ''چھ دن'' لگے۔آسمان میں بیچ والا دو دن اور زمین کے لیے شروع کے دو دن بنانے کے لیے اور آخری کے دو دن سنوارنے کے لیے، تو اس طرح ''چار دن'' ہو گئے)۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ﴿١١﴾

''پھر اللہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا، جب کہ وہ آسمان اس وقت ''دھویں'' کی شکل میں تھا، تو اللہ نے آسمان اور زمین سے کہا: تم دونوں آجاؤ (ہمارے حکم کے حساب سے چلو)، چاہے خوشی سے یا ناخوشی سے، دونوں (آسمان اور زمین) نے کہا: ہم خوشی خوشی آتے ہیں''۔﴿١١﴾۔(اللہ

عرش پر ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، نہ اس کا ''انکار'' کیا جاسکتا ہے، نہ اسے ''تشبیہ'' دی جاسکتی ہے، اور نہ ہی اس کی ''کیفیت'' بیان کی جاسکتی ہے۔ عرش کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمانوں وزمین اوران کے درمیان اوراوپر کی ہر چیز پر محیط ہے، ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ''تشبیہ'' دیا وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا ''انکار'' کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اوراس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے)۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾

''پھر اُس نے آسمان کو ''دو دنوں'' میں ''سات آسمان'' بنادیا، اور ہر آسمان میں اُس کے مناسب حکم بھیج دیا، اور ہم نے دنیاوی آسمان کو چراغوں (ستاروں) سے سجایا ہے، اور (ان ستاروں سے) آسمان کی حفاظت کردی، یہ ''کاریگری'' اسی اللہ کی ہے جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۱۲﴾

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ؕ

''(اے نبی ﷺ!) اگر پھر بھی (کفارمکہ) آپ کی دعوت سے منہ پھیرتے ہیں تو آپ کہہ دیجیے کہ میں نے تمھیں عادوثمود کے عذاب کی طرح ایک عذاب سے ڈرادیا ہے''۔﴿۱۳﴾

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

''جب لوگوں کے پاس ان کے رسول ان کے آگے اور ان کے پیچھے سے آئے، اور کہا: تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر کسی چیز کی عبادت نہ کرو، تو انہوں نے کہا: اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو ہمارے پاس بھیج دیتا، اس لیے جو دین دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم لوگ اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں''۔﴿۱۴﴾

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

''پھر (ہود علیہ السلام کی قوم) ''عاد'' نے زمین میں ناحق تکبر (گھمنڈ) کرنا شروع کردیا، اور کہا: ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟ کیا ان لوگوں کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ بیشک وہ اللہ ہے جس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے، وہ ان لوگوں سے زیادہ طاقتور ہے؟ اور وہ لوگ (جانتے بوجھتے) ہماری آیتوں (نشانیوں) کا انکار کرتے رہے''۔﴿۱۵﴾

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

''تو ہم نے کچھ ''منحوس دنوں'' میں ان پر ''سخت طوفانی'' ہوا بھیج دی، تاکہ ہم انھیں دنیاوی زندگی میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں، اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ رسوا کرنے والا ہے، وہاں ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی''۔﴿۱۶﴾۔ (دن منحوس نہیں ہوتا، وہ دن قوم عاد کے لیے منحوس تھا مگر ''ہود علیہ السلام'' اور ان کے ماننے والوں کے لیے

''مبارک دن'' تھا، اسی طرح فرعون اور اس کے ماننے والوں کے لیے ''دن منحوس'' تھا مگر موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کے لیے ''مبارک دن'' تھا۔ قوم ''عاد'': حجاز اور یمن کے درمیان ''احقاف'' کے ریگستانی علاقے میں رہتی تھی۔ سات رات اور آٹھ دنوں تک قوم عاد پر تیز ہوائیں چلتی رہیں، آندھی کے زور سے وہ لوگ ''کھوکھلے تنے'' کی طرح ہو گئے، ان لوگوں کو اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا، آج بھی دنیا میں جن کو بھی اپنی طاقت پر ناز ہے اللہ ان کو پکڑ لے گا، چاہے کوئی قوم ہو یا کوئی ملک ہو، طاقتور اکیلے اللہ ہے)۔

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾

''اور رہے (صالح علیہ السلام کی قوم) ثمود، تو ہم نے انہیں سیدھا راستہ دکھایا تھا، مگر انہوں نے ''ہدایت'' کے مقابلے میں ''اندھے پن'' کو پسند کیا (صالح علیہ السلام کی بات نہیں مانی، شرک کرتے رہے)، تو ان کے برے اعمال (کالے کرتوت) کی وجہ سے رسوا کرنے والے عذاب کی کڑک نے ان لوگوں کو پکڑ لیا''۔﴿۱۷﴾ (قوم ''ثمود'': مدینہ سے تبوک کے راستے میں حجاز اور شام کے درمیان ''وادی قریٰ'' میں رہتی تھی، صالح علیہ السلام کی بات نہیں مانی، اونٹنی کو مار ڈالا تو اللہ نے تیز چیخ سے ان لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیا، کہا جاتا ہے ''ڈبل'' عذاب ان پر آیا زلزلہ اور تیز چیخ)۔

وَ نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع ۲ / ۱۶

''اور ہم نے (صالح علیہ السلام کی قوم ''ثمود'' میں سے) ان لوگوں کو (بال بال) بچا لیا جو ایمان لائے اور (نافرمانی سے) بچتے رہے''۔﴿۱۸﴾

وَ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾

''اور (یاد رکھو!) جس دن اللہ کے دشمن ''جہنم'' کی طرف ''ہانک'' کر لائے جائیں گے اور انھیں ''ٹولیوں'' میں بانٹ دیا جائے گا''۔﴿۱۹﴾

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

''یہاں تک کہ جب (جہنمی لوگ) بالکل (جہنم) کے پاس آ جائیں گے، تو ان کے کان، ان کی آنکھیں، اور ان کے چمڑے ان کے خلاف اُن کے کاموں (بُرے کرتوتوں) کی گواہی دیں گے''۔﴿۲۰﴾

وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

''اور (جہنمی لوگ) اپنے ''چمڑوں'' سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ چمڑے کہیں گے کہ ہمیں اُس اللہ نے بولنے کی طاقت دی ہے جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے، اور اسی اللہ نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا ہے، اور اسی کے پاس تمھیں لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۲۱﴾

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَآ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا

''(اے انکار کرنے والو!) اور تم لوگ (گناہ کرتے وقت اس ڈر سے) چھپتے نہیں تھے کہ (کبھی) تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے ہی تمہارے خلاف گواہی دیں گے، بلکہ تم سمجھتے تھے کہ اللہ

يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾

تمہارے بہت سے کاموں کو جانتا ہی نہیں''۔ ﴿۲۲﴾

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

''(اے انکار کرنے والو!) اور اپنے رب کے بارے میں تمہارا یہی گمان (کہ چھپ کر کرنے والے کام اللہ نہیں جانتا) تمھیں لے ڈوبا، اس طرح تم گھاٹا (نقصان) پانے والوں میں سے ہوگئے''۔ ﴿۲۳﴾

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾

''(انکار کرنے والے) اب اگر صبر کریں (یا نہ کریں) آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہے، اور اگر وہ توبہ کرنا چاہیں تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی (انھیں معاف نہیں کیا جائے گا)''۔ ﴿۲۴﴾۔ (دنیا میں صبر کا پھل ''میٹھا'' ہوتا ہے، مگر آخرت میں صبر کا پھل ''کڑوا'' ہوگا، یعنی کوئی فائدہ نہیں ہوگا)۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع

''اور ہم نے دنیا میں کچھ شیطانوں کو (انکار کرنے والوں) کا ساتھی بنا دیا تھا، تو انھوں نے ان کے آگے پیچھے کے سارے کاموں کو ان کی نگاہوں میں ''اچھا'' بنا دیا تھا، تو ان پر بھی (عذاب کی) بات ثابت ہوگئی، جو ان سے پہلے گزرے ہوئے جنوں اور انسانوں پر (عذاب کی بات ثابت ہو چکی تھی)، بیشک وہ لوگ گھاٹا (نقصان) پانے والے تھے''۔ ﴿۲۵﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾

''اور کافر کہتے ہیں: لوگو! اس قرآن کو نہ سنو، اور (جب قرآن پڑھا جائے) تو خوب شور مچاؤ، اس طرح شاید تم غالب رہو''۔ ﴿۲۶﴾

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

''بیشک ہم ایسے کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے، اور ان کے بُرے کارناموں کا انہیں بدترین (سب سے بُرا) بدلہ دیں گے''۔ ﴿۲۷﴾

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾

''اللہ کے دشمنوں کا یہی بدلہ ہے یعنی جہنم کی آگ، جس میں وہ لوگ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے''۔ ﴿۲۸﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾

''اور (قیامت کے دن) کافر کہیں گے: اے ہمارے رب! ذرا جنوں اور انسانوں میں سے ہمیں وہ لوگ دکھا دے جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، تاکہ ہم انھیں اپنے پاؤں تلے ''روند ڈالیں'' تاکہ وہ لوگ خوب ذلیل (اور رسوا) ہوں''۔ ﴿۲۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ

''بیشک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ لوگ (ایمان اور نیک عمل) پر جمے رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں: تم نہ ڈرو، کسی بات کا غم نہ کرو، اور اس جنت کی خوش خبری سن لو جس کا تم سے

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

وعدہ کیا جاتا تھا''۔﴿۳۰﴾

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

''ہم دنیاوی زندگی میں بھی تمہارے دوست (اور مددگار) ہیں، اور آخرت میں بھی (دوست اور مددگار ہیں)، اور (جنت) میں تمھیں ہر وہ چیز ملے گی جو تمہارا دل چاہے گا، اور جو کچھ مانگو گے ہر وہ چیز ملے گی''۔﴿۳۱﴾ ''یہ سب کچھ بہت معاف کرنے والے، بہت رحم والے اللہ کی طرف سے ''مہمانی'' ہوگی''۔﴿۳۲﴾

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

''اور اس شخص سے اچھی بات کس کی ہوگی؟ جس نے اللہ کی طرف بلایا، اور نیک عمل کیا، اور کہا: بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں (ایک اللہ کا حکم ماننے والوں میں سے ہوں)''۔﴿۳۳﴾

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) ''اچھائی'' اور ''برائی'' برابر نہیں ہے، آپ برائی کا جواب اچھائی سے دیں، تو (آپ دیکھیں گے) کہ جس کے اور آپ کے درمیان دشمنی ہے، دیکھتے ہی دیکھتے آپ کا ''جگری دوست'' بن جائے گا''۔﴿۳۴﴾

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾

''اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرنے والے (برداشت کرنے والے) ہیں، اور بڑے نصیب والوں کو ہی یہ چیز نصیب ہوتی ہے''۔﴿۳۵﴾

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾

''اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے آپ (ﷺ) کو کوئی وسوسہ (برا خیال) آجائے، تو أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ (میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) پڑھ لیں، بیشک وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۳۶﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

''اور اللہ کی نشانیوں میں سے رات، دن، سورج اور چاند ہیں، (اے لوگو!) تم سورج کو سجدہ نہ کرو، اور نہ چاند کو (سجدہ کرو) بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے، اگر تم اسی اللہ کی عبادت کرتے ہو''۔﴿۳۷﴾ (رات دن سورج اور چاند اللہ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے ہیں، رات اللہ کی ہے، دن اللہ کا ہے، سورج اللہ کا ہے، چاند اللہ کا ہے، تو ہم مسلمانوں اور دوسروں کے درمیان لفظ ''کی یا کا'' کا فرق ہے۔ دوسرے کہتے ہیں: ''سب اللہ ہے''۔ ہم مسلمان کہتے ہیں: ''سب اللہ کا ہے یا اللہ کی ہے'')۔

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ﴿۳۸﴾

السجدۃ ۱۲

''پھر بھی اگر کافر لوگ تکبر (گھمنڈ) کریں، تو (کرتے رہیں)، اس لیے کہ جو (فرشتے) آپ (ﷺ) کے رب کے پاس ہیں، وہ رات دن اللہ کی تسبیح (پاکی بیان کرنے) میں لگے رہتے ہیں، اور کبھی نہیں تھکتے (اُکتاتے)''۔ ۩ ﴿۳۸﴾۔ (سورہ فصلت کی یہ آیت (۳۸) پر ''تلاوت کا سجدہ'' ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۱۲) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ''سجدہ تلاوت'' کی دعا: ''سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ'' (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن الترمذی۔ كِتَابُ الدَّعَوَاتِ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ القُرْآنِ۔ حدیث نمبر: 3425۔ (صحیح)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

''اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ (ﷺ) زمین کو دیکھتے ہیں کہ وہ ''مرجھائی'' ہوئی (بیکار) پڑی ہے، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں، تو وہ ''سبز وشاداب'' ہوجاتی ہے (مردہ زمین میں زندگی آجاتی ہے)، اور پھلنے پھولنے لگتی ہے، بیشک جس اللہ نے اس (مردہ زمین) کو زندہ کیا، وہی اللہ مردوں کو (دوبارہ) زندہ کرے گا، بیشک وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔ ﴿۳۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

''بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں ''ٹیڑھا راستہ'' اپناتے ہیں (ہماری آیتوں کا غلط معنی اور مطلب نکالتے ہیں)، وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے، کیا جو شخص آگ میں ڈال دیا جائے وہ اچھا ہے، یا وہ شخص جو قیامت کے دن سے ڈرے بغیر (آرام سے آئے)؟ لوگو! تم جو چاہو عمل کرو، یقین مانو! تم جو بھی عمل کرتے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے''۔ ﴿۴۰﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ ۙ

''بیشک (انکار کرنے والے) وہ لوگ ہیں جب ان کے پاس ذکر (قرآن) آیا تو ان لوگوں نے اس کا انکار کردیا، جب کہ یہ بڑی عزت والی (زبردست) کتاب ہے''۔ ﴿۴۱﴾

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ

''جس (قرآن) کے قریب ''باطل'' (جھوٹ) آ نہیں سکتا، نہ اس کے آگے سے، نہ اس کے پیچھے سے، یہ قرآن بڑی حکمت والے، تعریفوں

حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾

والے (بڑی خوبیوں والے) اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے''۔ ﴿٤٢﴾

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کو (کافروں کی طرف سے پاگل دیوانہ شاعر وغیرہ جو) کہا جا رہا ہے وہی کچھ ہے جو آپ سے پہلے رسولوں کو کہا گیا تھا، بیشک آپ کا رب بہت معاف کرنے والا، دردناک سزا دینے والا ہے''۔ ﴿٤٣﴾

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿٤٤﴾ ع

''اور اگر ہم اس (قرآن) کو ''عجمی قرآن'' (غیر عربی قرآن) بنا دیتے، تو یہ (کافر) لوگ ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری عربی زبان میں) کھول کھول کر کیوں نہیں بیان کی گئیں؟ یہ کیا کہ قرآن ''عجمی'' (غیر عربی) ہے، اور رسول ''عربی''؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے کہ یہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور (جسمانی و روحانی) شفا ہے، اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے، ان کے کانوں میں بوجھ (بہرا پن) ہے، اور ان کی آنکھوں کا اندھا پن ہے، ان لوگوں کو بہت ہی دور کی جگہ سے پکارا جا رہا ہے''۔ ﴿٤٤﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (تورات) دی تھی، تو اس میں بھی اختلاف پیدا کیا گیا (کوئی ایمان لایا اور کوئی ایمان نہیں لایا)، اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی جانب سے پہلے ہی (بُرے اعمال کے بدلے آخرت میں عذاب دیئے جانے کا) فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا، تو اسی دنیا میں ان کا فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا، اور بیشک یہ (کافر) لوگ اس قرآن کے بارے میں ''بے چینی'' میں رہنے والے ''شک'' میں ہیں (بڑے گہرے شک میں ہیں)''۔ ﴿٤٥﴾

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

''جو نیک عمل کرتا ہے خود اپنے فائدے کے لیے کرتا ہے، اور جو برا کام کرتا ہے تو خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا''۔ ﴿٤٦﴾

(پچیسواں پارہ)

(پچیسویں پارے میں ٹوٹل (20) رکوع۔اور (246) آیتیں ہیں)

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ‌ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ‌ؕ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ شُرَكَآءِىۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِيۡدٍ ‌ۚ‏ ﴿۴۷﴾

''قیامت کا علم اسی اللہ کے پاس ہے، اور کوئی ''پھل'' غلافوں (شگوفوں) سے نہیں نکلتا ہے، اور کسی مادہ کو ''حمل'' نہیں ٹھہرتا (بچہ پیٹ میں نہیں ٹھہرتا)، اور نہ کوئی مادہ جنتی ہے، مگر اللہ کو ان سب باتوں کا علم ہے، اور جس دن اللہ ان مشرکوں کو پکارے گا اور پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ تو وہ (شریک کرنے والے) کہیں گے: ہم نے آپ کو بتا دیا کہ ہم میں سے کوئی اس کی گواہی دینے والا نہیں ہے (کہ کوئی شریک ہے)''۔﴿۴۷﴾

وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ‌ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ‏ ﴿۴۸﴾

''اور جن (جھوٹے معبودوں) کو وہ لوگ پہلے پکارتے تھے، وہ سب (جھوٹے) معبود ان لوگوں سے غائب ہو جائیں گے (بناوٹی معبود کچھ بھی کام نہیں آئیں گے)، اور (انکار کرنے والوں کو) یقین ہو جائے گا کہ (آج) ان کے لیے کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں ہے (ان کے لیے بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں ہے)''۔﴿۴۸﴾

لَا يَسۡــَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَــُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ‏ ﴿۴۹﴾

''انسان اپنی بھلائی کی دعا کرنے سے نہیں تھکتا اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس پر بہت زیادہ 'مایوس'، اور نا امید ہو جاتا ہے''۔﴿۴۹﴾

وَلَـئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَـئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ عِنۡدَهٗ لَـلۡحُسۡنٰى‌ ۚ فَلَـنُـنَـبِّـئَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا وَلَـنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ‏ ﴿۵۰﴾

''اور انسان کو کسی تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی۔ ہم اپنی طرف سے اسے کوئی نعمت دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا (یہ تو میرے لیے ہے)، اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آنے والی ہے، اور اگر میں اپنے رب کے پاس لوٹ کر گیا تو بیشک مجھے اس کے پاس سب سے اچھا مقام (اور مرتبہ) ملے گا، تو اس وقت ہم کفر (انکار) کرنے والوں کو بیشک ان کے برے اعمال (کالے کرتوت) کی خبر دیں گے، اور ہم بیشک انھیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے''۔﴿۵۰﴾

وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ‌ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِيۡضٍ‏ ﴿۵۱﴾

''اور جب ہم انسان کو اپنی نعمت دیتے ہیں، تو وہ منہ پھیر لیتا ہے، اور ''اینٹھنے'' لگتا ہے، (پہلو بدل کر الگ تھلگ ہو جاتا ہے)، اور جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے''۔﴿۵۱﴾

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: کیا تم نے سوچا ہے کہ اگر قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہے، پھر تم نے اس کا انکار کر دیا ہے، تو اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو (حق کی) مخالفت میں بہت دور نکل گیا ہو''۔ ﴿۵۲﴾

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾

''ہم کائنات (آسمان وزمین) میں بھی اور خود لوگوں کی ذات میں بھی اپنی ''نشانیاں'' دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ (قرآن ہی) حق ہے۔ کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ آپ کے رب کو ہر چیز کی خبر ہے؟ (کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہر چیز پر گواہ ہونے کے لیے کافی نہیں ہے؟)''۔ ﴿۵۳﴾۔ (اس آیت کے دو مطلب ہیں:

(۱) ''اٰفَاق'' سے مراد: عرب کے قریب کے ملک اور ''اَنْفُسِهِمْ'' سے مراد: عرب قوم، خاص طور پر قریش کے لوگ۔ تو اس آیت کا مطلب واضح ہے کہ مسلمانوں کی حکومت آ گئی اور کافروں کی کمر ٹوٹ گئی اور کفر وشرک کو عرب سے نکال دیا گیا۔ (۲) ''اٰفَاق'' سے مراد: کائنات ہے، اللہ کی بنائی مخلوق ہے، آسمان وزمین میں ایک اللہ کی نشانیاں بے شمار ہیں اور ''اَنْفُسِهِمْ'' سے مراد: انسان کے اندر کا سسٹم بھی اللہ ہی کا بنایا ہوا ہے، اس پر بھی انسان غور کرے، خون کیسے دوڑ رہا ہے؟ سانس کیسے چل رہی ہے؟ کھانا پینا کیسے ہضم ہوتا ہے؟ دل کیسے دھڑکتا ہے؟ وغیرہ)۔

اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

''سن لو! بیشک یہ (انکار کرنے والے) لوگ اپنے رب کی ملاقات سے شک میں ہیں، (اور یہ بھی) سن لو! بیشک اللہ ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے''۔ ﴿۵۴﴾

آیات: 53 | (42) سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَكِّیَّةٌ | رکوع: 5

سورہ ''شُوْرٰی'' کے بارے میں:

سورہ ''شُوْرٰی'' نمبر (42)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (62)۔ اَلشُّوْرٰی: آپسی مشورہ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (38) میں ہے۔

سورہ ''شُوْرٰی'' سورہ نمبر (42) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (53) آیتیں اور (5) رکوع ہیں۔

سورہ ''شُوْرٰی'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''شُوْرٰی'' کے شروع میں ''وحی'' کے بارے میں ہے۔ (۲) عربی ''قرآن'' کے بارے میں ہے تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''گاؤں (مکہ) والوں'' اور اس کے اردگرد کے لوگوں کو ڈرائیں۔ (۳) کچھ لوگ جہنمی ہیں اور کچھ لوگ جنتی

ہیں۔(۴) اللہ جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو بڑھا دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔(۵) آیت نمبر (15) میں لگ بھگ ''دس چیزوں'' کا ذکر ہے، اور اسی طرح ''دس چیزوں'' کا ذکر ''آیت الکرسی'' سورہ بقرہ کی آیت نمبر (255) میں ہے۔(۶) قیامت بالکل قریب ہے۔(۷) جو آخرت کے لیے کوشش کرے گا اس کا فائدہ ہے اور جو دنیا کے لیے کوشش کرے گا تو اس کو وہی ملے گا۔(۸) اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے، گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، روزی کو بڑھا دیتا ہے۔(۹) اللہ کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کی پیدائش ہے۔(۱۰) جو بھی مصیبت آتی ہے تمہارے خود کے کالے کرتوت کا نتیجہ ہے۔(۱۱) نیک لوگوں کی خوبیوں کا تذکرہ ہے، جو بُرے کاموں سے بچتے ہیں، غصہ ہونے پر معاف کر دیتے ہیں، نماز کی پابندی کرتے ہیں، ان کا معاملہ آپسی مشورہ سے ہوتا ہے، مال خرچ کرتے ہیں۔(۱۲) آسمان و زمین کی بادشاہی اللہ کے لیے ہے۔(۱۳) اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹی دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بیٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹا اور بیٹی دونوں دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔(۱۴) ''وحی'' کے طریقے کا ذکر ہے۔(۱۵) اخیر میں ایمان اور قرآن کا ذکر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

حٰمٓ ۚ ①

''حٰمٓ''۔①۔(حٰمٓ: یہ ''حُرُوۡفِ مُقَطَّعَات'' میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کرکے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

عٓسٓقٓ ②

''عٓسٓقٓ''۔②۔(عٓسٓقٓ: یہ ''حُرُوۡفِ مُقَطَّعَات'' میں سے ہے)۔

کَذٰلِکَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ③

''(اے نبی ﷺ!) اللہ جو زبردست اور حکمت والا ہے، وہ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (رسولوں) کی طرف اسی طرح وحی بھیجتا رہا ہے''۔③

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ هُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ④

''جو کچھ آسمانوں میں ہے، اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی اللہ کا ہے، اور وہی اللہ سب سے بلند، سب سے بڑا ہے''۔④

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَ الۡمَلٰٓئِکَةُ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ⑤

''(جو کچھ مشرکین کہتے ہیں) قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں، اور فرشتے اپنے رب کی ''پاکی'' اور اس کی ''تعریف'' بیان کرتے رہتے ہیں، اور زمین میں رہنے والوں (ایمان والوں) کے لیے بخشش کی دعا مانگتے رہتے ہیں، خبردار بلاشبہ اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت رحم والا ہے''۔⑤

وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیۡظٌ عَلَیۡهِمۡ ۫ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ

''اور جن لوگوں نے اس (اللہ) کو چھوڑ کر (دوسرے کو) دوست (اور مددگار) بنالیا ہے، اللہ ہی ان لوگوں پر ''نگران'' ہے، اور آپ (ﷺ)

بِوَكِيْلٍ ۝٦

ان کے ذمہ دار نہیں ہیں''۔ ۝٦

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝٧

''اور اسی طرح ہم نے یہ ''عربی قرآن'' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی کے ذریعے بھیجا ہے، تا کہ آپ ''بستیوں کا مرکز'' (مکہ والوں) کو، اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں، اور انھیں ''جمع ہونے کے دن'' (قیامت) سے ڈرائیں، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے، (قیامت کے دن) ایک گروہ ''جنت'' میں اور ایک گروہ ''جہنم'' میں ہوگا (ایمان والے جنت میں اور کفر و شرک کرنے والے جہنم میں ہوں گے)''۔ ۝٧

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٨

''اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی ''امت'' رہنے دیتا، (دنیا میں کسی کو اختیار نہیں دیتا)، لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے، اور ظالموں (انکار کرنے والوں) کا اس دن کوئی دوست اور مددگار نہیں ہوگا''۔ ۝٨

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٩ ع

''کیا لوگوں نے اس (اللہ) کو چھوڑ کر دوسرے کو ''مددکرنے والا'' (کام بنانے والا) بنا رکھا ہے؟ سچی بات تو یہ ہے کہ مدد کرنے والا (کام بنانے والا) صرف اللہ ہے، اور وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے، اور وہی (اللہ) ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔ ۝٩

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝١٠

''اور (اے لوگو!) جس (چیز میں) تم اختلاف کرتے ہو، اُس کا فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے، وہی اللہ میرا رب ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں (اسی سے ''لو'' لگاتا ہوں)''۔ ۝١٠۔ (قیامت کے دن اللہ فیصلہ کرے گا، یا اس کا مطلب یہ ہے کہ اختلاف میں قرآن وحدیث کی طرف رجوع کیا جائے)۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝١١

''وہی اللہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، (اے لوگو!) اسی نے تمھاری ہی جنس سے ''تمھارے لیے جوڑے'' بنائے، اور چوپایوں (جانوروں) کے بھی جوڑے (بنائے ہیں)، وہ اللہ تمھیں زمین میں پھیلاتا ہے، کوئی بھی چیز ''اللہ'' جیسی نہیں ہے، اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے''۔ ۝١١۔ (اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے، اپنی صفات میں اکیلا ہے، جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ''تشبیہ'' دیا وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا ''انکار'' کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ

بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات سب عیبوں سے پاک ہے)۔

لَهٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۲﴾

''آسمانوں اور زمین کی ساری ''کنجیاں'' اسی کے پاس ہیں، وہ جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو ''کھول'' دیتا ہے، اور (جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو) ''تنگ'' کر دیتا ہے، بیشک وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے''۔ ﴿۱۲﴾

شَرَعَ لَکُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوۡحًا وَّالَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ وَمَا وَصَّیۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسٰۤی اَنۡ اَقِیۡمُوا الدِّیۡنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا فِیۡهِ ؕ کَبُرَ عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَیۡهِ ؕ اَللّٰهُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ یُّنِیۡبُ ﴿۱۳﴾

''اسی اللہ نے تمہارے لیے وہی دین (اسلام) مقرر کیا ہے، جس کا حکم اس نے نوح (علیہ السلام) کو دیا تھا، اور جسے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے آپ کے پاس وحی کیا ہے، اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ تم دین کو قائم رکھو، اور اس میں اختلاف پیدا نہ کرو (پھوٹ نہ ڈالو)، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس بات (توحید) کی دعوت ''مشرکوں'' (انکار کرنے والوں) کو دیتے ہیں، وہ ان پر بھاری ہے، (کہ سب معبودوں کو چھوڑ کر ایک اللہ کو مان لیں)، اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لیے چن لیتا ہے، اور جو اس کی طرف آئے تو اسے اپنی طرف راستہ دکھا دیتا ہے''۔ ﴿۱۳﴾ (سب نبیوں کی دعوت توحید ایک ہی ہے، سب نے لوگوں کو ایک اللہ کی طرف بلایا ہے)۔

وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ؕ وَلَوۡلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡرِثُوا الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡهُ مُرِیۡبٍ ﴿۱۴﴾

''اور لوگوں نے اپنے پاس صحیح دین کا علم آجانے کے بعد، صرف آپس کی دشمنی کی وجہ سے دین میں اختلاف کیا، اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی جانب سے پہلے ہی (برے اعمال کے بدلے آخرت میں عذاب دیئے جانے کا) فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا، تو اسی دنیا میں ان کا فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا؟، اور جو لوگ (گزرے ہوئے کافروں) کے بعد اللہ کی کتاب (یعنی قرآن) کے وارث بنائے گئے (یعنی یہود و نصاریٰ یا کفار مشرکین) وہ لوگ اس کتاب (تورات، انجیل یا قرآن) کے بارے میں ''بے چین'' رکھنے والے ''شک'' میں ہیں (بڑے گہرے شک میں ہیں)''۔ ﴿۱۴﴾

فَلِذٰلِکَ فَادۡعُ ۚ وَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ کِتٰبٍ ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمۡ ؕ

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ لوگوں کو اسی (دین توحید) کی طرف دعوت دیتے رہیں۔ اور جیسا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم دیا گیا ہے خود بھی اسی پر جمے رہیں۔ اور (کافروں) کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلیں۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اللہ نے جو کتاب اتاری ہے میں اس پر

لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؕ﴿۱۵﴾

ایمان رکھتا ہوں۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کروں۔اللہ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں۔ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے (اس لیے کہ حق واضح ہو چکا ہے)۔اللہ (قیامت کے دن) ہم سب کو جمع کرے گا۔اور سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے"۔﴿۱۵﴾۔(سورہ شوری کی یہ آیت نمبر (15) اور آیت الکرسی سورہ بقرہ (255) پورے قرآن میں دونوں ایسی آیتیں ہیں جس میں "دس" الگ الگ باتیں بیان کی گئی ہیں)۔

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾

"اور جو لوگ ایک اللہ کو مان لیے جانے کے بعد (ایمان والوں سے) اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں (بحث کرتے ہیں)، تو ان کی بحث (ان کا جھگڑا) اُن کے رب کے نزدیک باطل (بیکار) ہے، اور ان پر (اللہ کا) غضب (غصہ) ہے، اور ان کے لیے سخت عذاب ہے"۔﴿۱۶﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾

"اللہ ہی نے حق کے ساتھ "کتاب" اور "میزان" (ترازو) اتارا ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیا معلوم کہ شاید قیامت بالکل نزدیک آ گئی ہو"۔﴿۱۷﴾۔("میزان" کا مطلب کیا ہے؟ اللہ نے "مادی ترازو" اتارا ہے، تاکہ ہر ایک کے ساتھ انصاف کیا جائے، یا اللہ نے "علمی ترازو" بھی اتارا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کون حق پر ہے؟ اور کون باطل پر؟ اور علمی ترازو شریعت کا ترازو ہے سب اپنے اعمال کا خود ہی جائزہ لے لیں)۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾

"جو لوگ اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، وہ تو اس کے لیے جلدی مچاتے ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، وہ اس (قیامت) سے ڈرے رہتے ہیں، اور جانتے ہیں کہ بیشک وہ (قیامت) حق ہے، سنو! جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ گمراہی میں دور تک چلے گئے ہیں"۔﴿۱۸﴾

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ ع

"اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے، جسے جتنا چاہتا ہے روزی دیتا ہے، اور وہی (اللہ) بہت طاقت والا، سب پر غالب (بڑا زبردست) ہے"۔﴿۱۹﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا

"جو آخرت کی کھیتی (ثواب اور بدلہ) چاہتا ہے، ہم اس کی کھیتی بڑھا دیتے ہیں، اور جو صرف دنیا کی کھیتی (فائدہ) چاہتا ہے اسے اس میں سے

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۰﴾

(اپنے حساب سے دنیا ہی میں) کچھ دے دیتے ہیں، اور آخرت میں اسے کوئی حصہ نہیں ملے گا"۔ ﴿۲۰﴾

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾

"کیا اللہ کو چھوڑ کر (کافروں) کے ایسے "شریک" (بناوٹی معبود) ہیں، جنھوں نے ان کے لیے ایسا دین بنایا ہو، جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا ہے؟ اور اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوتی (کہ ان کو آخرت میں عذاب دیا جائے گا) تو ان کا فیصلہ (دنیا ہی میں کب کا) ہو چکا ہوتا، اور بیشک ظالموں (انکار کرنے والوں) کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے"۔ ﴿۲۱﴾

تَرَى الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ﴿۲۲﴾

"(اُس دن) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظالموں (انکار کرنے والوں) کو دیکھیں گے کہ وہ اپنے برے کاموں کی سزا سے ڈرے ہوئے ہوں گے، اور وہ (سزا) ان کو مل کر رہے گی، اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور نیک عمل کرتے رہے ہیں، (وہ) جنت کے باغوں میں ہوں گے، اپنے رب کے پاس ان کو وہ سب کچھ ملے گا، جو وہ چاہیں گے، یہی بہت بڑا فضل ہے"۔ ﴿۲۲﴾

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾

"یہی ہے وہ (جنت) جس کی خوشخبری اللہ اپنے اُن بندوں کو دیتا ہے، جو ایمان لائے ہیں، اور نیک عمل کرتے رہے ہیں، (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے کہ میں اس (دعوت وتبلیغ) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا، مگر رشتہ داری کی وجہ سے محبت (چاہتا ہوں کہ تم لوگ مجھے تکلیف نہ دو اور میری بات مان لو)، اور جو کوئی "نیکی" کرے گا ہم اس کے لیے نیکی کو اور بڑھا دیتے ہیں، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، (اور نیکی کا) اچھا بدلہ دینے والا (بڑا قدردان) ہے"۔ ﴿۲۳﴾

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ؕ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

"کیا یہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ (محمد نے) اللہ پر جھوٹ باندھا ہے؟ (محمد نے قرآن اپنی طرف سے بنالیا ہے؟)، تو اگر اللہ چاہتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دل پر مہر لگا دیتا، اور اللہ تو "باطل" (جھوٹ) کو مٹاتا ہے، اور "حق" (سچ) کو اپنے کلام (قرآن) کے ذریعے ثابت کرتا ہے، بیشک وہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔ ﴿۲۴﴾

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

"وہی (اللہ) اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، اور (ان کے) گناہوں کو معاف کرتا ہے، اور تمہارے اعمال (کاموں) کو خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔ ﴿۲۵﴾

وَ يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾

''ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں (کی دعا) وہی اللہ قبول کرتا ہے، اور اُنھیں اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دیتا ہے، اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے''۔ ﴿۲۶﴾

وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾

''اور اگر اللہ اپنے (سب) بندوں کے لیے روزی کو بڑھا دیتا، تو وہ زمین میں سرکشی (فساد) کرنے لگتے، مگر وہ ایک اندازے سے جتنا چاہتا ہے (روزی) دیتا ہے، بیشک اللہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتا ہے، ہر چیز کو خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔ ﴿۲۷﴾

وَ هُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَ هُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾

''اور وہی اللہ لوگوں کے نا امید (مایوس) ہوجانے کے بعد بارش برساتا ہے، اور اپنی رحمت عام کر دیتا ہے، اور وہی اللہ کام بنانے والا (ولی) ہے، تعریف کے لائق ہے (بڑی خوبیوں والا ہے)''۔ ﴿۲۸﴾

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَ هُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ع

''اور اسی اللہ کی نشانیوں میں ایک نشانی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، اور وہ جاندار ہیں جنھیں اس نے دونوں جگہ پھیلا رکھے ہے، اور وہ جب چاہے گا، انھیں جمع کرنے پر پوری طرح قادر ہے''۔ ﴿۲۹﴾ ع (اس آیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آسمان میں فرشتوں کے علاوہ اللہ کی اور بھی مخلوق موجود ہے، جاندار مخلوق صرف زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمان میں بھی موجود ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے)۔

وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾

''(اے لوگو!) اور تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے، وہ تمہارے اپنے کرتوتوں (بُرے کاموں) کی وجہ سے آتی ہے، اور وہ تمہارے بہت سے گناہوں کو معاف بھی کر دیتا ہے''۔ ﴿۳۰﴾

وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾

''(اے لوگو!) اور تم زمین میں اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو (کہ وہ تمھیں سزا نہ دے سکے)، اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی ولی (کام بنانے والا) ہے، نہ کوئی مدد کرنے والا ہے''۔ ﴿۳۱﴾

وَ مِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾

''اور اسی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی سمندر میں پہاڑوں جیسے جہاز (کشتیاں) ہیں''۔ ﴿۳۲﴾

اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾

''اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ''بند'' کردے، تو وہ جہاز سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، بیشک اس میں خوب صبر کرنے والے، خوب شکر ادا کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔ ﴿۳۳﴾

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾

''یا (اگر اللہ چاہے) تو ان جہازوں کو لوگوں کے (برے) کاموں کی وجہ سے ڈبو دے، اور وہ تو بہت سارے لوگوں کو معاف کر دیتا ہے''۔ ﴿٣٤﴾

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾

''اور جو لوگ ہماری نشانیوں میں ''بحث'' (جھگڑا) کرتے ہیں، وہ جان لیں کہ اُن کے لیے کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں ہے''۔ ﴿٣٥﴾

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾

''(اے لوگو!) تمھیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے، وہ دنیا کی زندگی کا ساز و سامان ہے، اور جو کچھ اللہ کے یہاں ہے وہ سب سے اچھا ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، وہ (ساز و سامان تو) ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے ہیں، اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں''۔ ﴿٣٦﴾

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

''اور جو (ایمان والے) بڑے گناہوں اور بے حیائی (کی باتوں اور کاموں) سے بچتے ہیں، اور جب انھیں غصہ آتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں''۔ ﴿٣٧﴾

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾

''اور جو (ایمان والے) اپنے رب کی بات مانتے ہیں، (اور نبی ﷺ جیسی) نماز کی پابندی کرتے ہیں، وہ ہر کام میں مشورہ کرتے ہیں، اور ہم نے انھیں جو بھی روزی دی ہے اُس میں سے وہ (اللہ کے لیے) خرچ کرتے ہیں''۔ ﴿٣٨﴾

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾

''اور جب (ایمان والوں) پر زیادتی ہوتی ہے، تو وہ (ظالموں سے) مقابلہ کرتے ہیں (ان سے بدلہ لے لیتے ہیں)''۔ ﴿٣٩﴾۔ (طاقتور سے نہیں ڈرتے، کسی ظالم کے سامنے جھکتے نہیں ہیں، کسی تکبر کرنے والوں سے نہیں دبتے، بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں)۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

''اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر (اتنا ہی) ہونا چاہیے، پھر جو معاف کر دے، اور اصلاح کر لے، تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے، بیشک اللہ ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)''۔ ﴿٤٠﴾

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤١﴾

''اور جو کوئی ''مظلوم'' اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (برابری کا) بدلہ لے لے، تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہے''۔ ﴿٤١﴾

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾

''الزام تو ان لوگوں پر ہے، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔ ﴿٤٢﴾

وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

''اور جو آدمی صبر کرے، اور معاف کردے، تو بیشک ایسا کرنا سب سے اچھے کاموں میں سے ہے (یہ بڑی ہمت کا کام ہے)''۔﴿۴۳﴾

وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾

''اور جسے اللہ گمراہ کردے، تو اس کے بعد اس کا کوئی مددگار (دوست) نہیں ہے، اور جب ظالم (انکار کرنے والے) عذاب کو دیکھ لیں گے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انھیں کہتے ہوئے دیکھیں گے: کیا (دنیا میں) واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ (کوئی راستہ نہیں ہے)''۔﴿۴۴﴾

وَ تَرٰىهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ﴿۴۵﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کرنے والوں کو) دیکھیں گے کہ وہ لوگ جہنم کے سامنے اس طرح لائے جائیں گے کہ ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے چھپی (اور نیچی) آنکھوں سے (آگ کو) دیکھ رہے ہوں گے۔ اور ایمان والے کہیں گے کہ خسارہ (نقصان) اٹھانے والے تو وہ ہیں جن لوگوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے (نقصان) میں ڈال دیا ہے۔ خبردار! بیشک ظلم کرنے والے (انکار کرنے والے) ہمیشہ کے عذاب میں ہوں گے''۔﴿۴۵﴾

وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۶﴾

''اور (انکار کرنے والوں) کے لیے اللہ کو چھوڑ کر ایسے مددگار نہیں ہوں گے، جو اُن کی مدد کریں، اور جسے اللہ گمراہ کردے، تو اُس کے لیے (بچاؤ کا) کوئی راستہ نہیں ہے''۔﴿۴۶﴾

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ ﴿۴۷﴾

''(لوگو!) اس دن کے آنے سے پہلے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو، جسے اللہ کی طرف سے ٹالا نہیں جائے گا، اس دن کوئی پناہ لینے کی جگہ نہیں ہوگی، اور نہ ہی تمہارے لیے (اپنے گناہوں سے) انکار کی کوئی صورت ہوگی''۔﴿۴۷﴾

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ؕ اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) پھر بھی لوگ (حق سے) منہ موڑ لیتے ہیں، تو ہم نے آپ کو ان کا نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذمہ داری صرف بات پہنچا دینے کی ہے، اور جب ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت (مہربانی) کا مزہ چکھاتے ہیں، تو اس پر خوش ہوتا ہے، اور اگر اس کے بُرے کاموں کی وجہ سے کوئی مصیبت آتی ہے، تو بیشک انسان بڑا ناشکرا بن جاتا ہے''۔﴿۴۸﴾

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ

''آسمانوں اور زمین کی بادشاہی (حکومت) صرف اللہ کے لیے ہے، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے (صرف) بیٹیاں دیتا ہے،

لِمَنۡ یَّشَآءُ الذُّکُوۡرَ ﴿۴۹﴾

اور جسے چاہتا ہے (صرف) بیٹے دیتا ہے"۔﴿۴۹﴾۔ (بیٹی سے شروع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ بیٹی رحمت ہے، زحمت نہیں ہے، نبی ﷺ "ابوالبنات" (بیٹیوں کے باپ) تھے)۔

اَوۡ یُزَوِّجُهُمۡ ذُکۡرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ یَجۡعَلُ مَنۡ یَّشَآءُ عَقِیۡمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ﴿۵۰﴾

"یا ان کو بیٹے بیٹیاں ملا کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ (بے اولاد) بنا دیتا ہے، بیشک وہ سب کچھ جاننے والا، بہت قدرت والا ہے"۔﴿۵۰﴾۔ (سب کچھ دینے والا، اور سب کو دینے والا "داتا" اللہ ہے، جس کے پاس اولاد نہیں ہے تو وہ صبر کرے، اللہ کے فیصلے پر راضی رہے)۔

وَ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحۡیًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآیِٔ حِجَابٍ اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِهٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۵۱﴾

"اور (دنیا میں) کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ اس سے بات کرے، مگر ہاں اللہ وحی بھیجتا ہے (دل میں بات ڈالتا ہے)، یا پردے کے پیچھے سے بات کرتا ہے، یا پھر کوئی فرشتہ بھیجتا ہے اور وہ فرشتہ اللہ کے حکم سے جو کچھ اللہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے، بیشک وہی اللہ سب سے بلند (سب سے بڑا)، بڑی حکمت والا ہے"۔﴿۵۱﴾۔ (انسان سے اللہ کی گفتگو کے تین طریقے ہیں: (۱) وحی بھیجنا اس آیت میں "اِلْقَاء" یا "اِلْهَام" "(دل میں بات ڈالنا) کے معنی میں ہے: اس قسم کی وحی نبی کے علاوہ دوسروں کو بھی ہو سکتی ہے، جیسے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں اللہ نے بات ڈالی تھی، اسی طرح انسان کے علاوہ کی طرف بھی وحی ہو سکتی ہے جیسے اللہ نے شہد کی مکھی کے دل میں شہد بنانے کی بات ڈالی۔ (۲) اللہ پردے کے پیچھے سے بات کرے: انسان اللہ کی بات تو سن سکتا ہے مگر اللہ کو دیکھ نہیں سکتا، جیسے موسیٰ علیہ السلام نے طور پہاڑ کے دامن میں اللہ سے بات کی اور دیدار کی خواہش کے باوجود اللہ کو نہیں دیکھ سکے بلکہ بیہوش ہو گئے۔ مگر قیامت کے دن اللہ کا دیدار ہے (۳) فرشتہ بھیج کر اللہ بات کرے۔

وَ کَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ مَا الۡکِتٰبُ وَ لَا الۡاِیۡمَانُ وَ لٰکِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّکَ لَتَهۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۲﴾

"اور (اے نبی ﷺ!) اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک روح (قرآن) کی وحی کی، آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے؟ لیکن ہم نے روح (قرآن) کو ایک "نور" (روشنی) بنایا ہے، جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں، اور بیشک آپ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھا رہے ہیں"۔﴿۵۲﴾

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾ ع

"وہی (سیدھا راستہ) جو اللہ کا راستہ ہے، وہ اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے، سنو! سارے معاملات (سب کام) اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں"۔﴿۵۳﴾

رکوع:6 (43) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ آیات:89

سورہ "زُخْرُف" کے بارے میں:

سورہ "زُخْرُف" نمبر (43)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (63)۔الزُّخْرُفِ: زیورات۔سونے اور چاندی۔ اس کا ذکر آیت نمبر (35) میں ہے۔

سورہ "زُخْرُف" سورہ نمبر (43) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (89) آیتیں اور (6) رکوع ہیں۔

سورہ "زُخْرُف" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "زُخْرُف" کے شروع میں "قرآن" کے بارے میں ہے کہ یہ عربی زبان میں ہے۔(۲) آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا ہے یہ سب مانتے ہیں کہ اللہ نے پیدا کیا ہے۔(۳) اللہ نے ہر چیز کو جوڑے جوڑے پیدا کیا ہے۔ (۴) سواری بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، سواری پر سوار ہونے کی دعا آیت نمبر (۱۳) اور (۱۴) ہے۔(۵) لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے اللہ کا حصہ بنا دیا انسان بڑا ہی ناشکرا ہے، انسان نے اللہ کے لیے بیٹیاں اور اپنے لیے بیٹے بنا لیے ہیں، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں۔(۶) لوگوں کو ایک اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے طریقے پر چلیں گے۔(۷) ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔(۸) سونے چاندی زیورات وغیرہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے آیت نمبر (۳۵) میں ہے اسی سے اس سورہ کا نام ہے۔(۹) فرعون اور اس کی قوم کا ذکر ہے کہ جب فرعون نے قوم کو بیوقوف بنایا تو قوم مان گئی اور اللہ نے سب کو پکڑ لیا۔(۱۰) عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کہ ایک اللہ کی دعوت دی۔ (۱۱) جنتیوں کا ذکر ہے کہ من پسند چیزیں ملیں گی۔(۱۲) جہنمیوں کا ذکر ہے کہ وہ لوگ جہنم کے داروغہ "مالک" سے کہیں گے کہ تم لوگ بات کرو کہ اللہ فیصلہ کر دے یہ آیت نمبر (۷۷) میں ہے۔(۱۳) اخیر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہے کہ آپ درگزر کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

حٰمٓ ۚ ۝١

"حامیم"۔①۔(حٰمٓ: یہ "حُرُوْفِ مُقَطَّعَات" میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ ۝٢

"روشن کتاب کی قسم (حق کو کھول کھول کر بیان کرنے والے قرآن کی

قسم)''۔﴿۲﴾۔(اللہ جس کی چاہے قسم کھائے مگر بندہ صرف اللہ کی قسم کھائے، اس کے علاوہ کسی انسان کی قسم نہ کھائے)۔

اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۳﴾

''بیشک ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، تاکہ تم لوگ اسے سمجھ سکو''۔﴿۳﴾

وَاِنَّهٗ فِىۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ﴿۴﴾

''اور بیشک یہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں ہے، بڑی شان والی، حکمت والی کتاب ہے''۔﴿۴﴾۔(قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر، پھر ۲۳ سال میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتارا گیا)۔

اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ﴿۵﴾

''کیا ہم اس قرآن کو تم سے اس لیے دور کردیں (اتارنا چھوڑ دیں) کہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو؟''۔﴿۵﴾۔(تم قرآن کو پسند کرو یا نہ کرو ہم تمھیں قرآن کے ذریعے سیدھا راستہ دکھانا نہیں چھوڑ سکتے)۔

وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِىٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۶﴾

''اور پچھلی قوموں میں بھی ہم بہت سے نبیوں کو بھیج چکے ہیں''۔﴿۶﴾

وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۷﴾

''اور جب بھی لوگوں کے پاس کوئی نبی آتا تھا تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے''۔﴿۷﴾

فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸﴾

''اس طرح ہم نے اُن لوگوں کو ہلاک (وبرباد) کردیا، جو اِن (عرب والوں) سے کہیں زیادہ طاقتور تھے، اور پچھلے لوگوں کا حال پیچھے گزر چکا ہے''۔﴿۸﴾

وَلَـئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۹﴾

''اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان (مشرکوں) سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اُنھیں اللہ نے پیدا کیا ہے، جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، سب کچھ جاننے والا ہے''۔﴿۹﴾

الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰﴾

''اسی اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنادیا، اور اس زمین میں تمہارے لیے راستے بنائے، تاکہ تم اپنی منزل تک پہنچ سکو''۔﴿۱۰﴾

وَالَّذِىۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ‌ ۚ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا‌ ۚ كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۱﴾

''اور اسی اللہ نے آسمان سے ایک (خاص) اندازے سے بارش برسایا، پھر ہم نے اس کے ذریعے مردہ زمین کو نئی زندگی دی، (قیامت کے دن) تم سب اسی طرح زمین سے نکالے جاؤ گے''۔﴿۱۱﴾

وَالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡكَبُوۡنَ ۙ ﴿۱۲﴾

''اور جس (اللہ) نے ہر طرح کے جوڑے پیدا کیے، اور تمہارے لیے کشتیاں (جہاز) اور چوپائے بنائے، جن پر تم سوار ہوتے ہو''۔﴿۱۲﴾

لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ

''تاکہ تم ان (جانوروں) کی پیٹھ پر (اور گاڑی) پر سوار ہوکر بیٹھ سکو، پھر

رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

جب تم اس پر اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو، اور یہ کہو (یہ دعا پڑھو): پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے ''بس'' میں دے دیا، ورنہ ہمارے اندر اس (سواری) کو قابو میں لانے کی طاقت نہیں تھی''۔﴿۱۳﴾

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

''اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں''۔﴿۱۴﴾۔ (آیت نمبر (13) اور (14) میں سواری کی دعا ہے)۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ع

''اور کافروں (انکار کرنے والوں) نے اللہ کے لیے اس کے بعض بندوں (فرشتوں) کو اللہ کا حصہ بنا دیا، (فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں بنا دیا) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے (احسان فراموش ہے)''۔﴿۱۵﴾

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾

''کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لیے تو ''بیٹیاں'' پسند کر لی، اور (اے کافرو!) تمہارے لیے ''بیٹے'' خاص کر دئے ہیں؟''۔﴿۱۶﴾۔ (فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں ہیں، اللہ کے پاس نہ بیٹا اور نہ بیٹی ہے، نہ بیوی ہے اور نہ ہی ماں باپ ہیں)۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾

''اور جب (کافروں) میں سے کسی کو (بیٹی کی پیدائش) کی خوشخبری دی جاتی ہے، جو اس نے رحمٰن کے لیے (فرشتے کو اللہ کی بیٹیاں) بنانے کی مثال دی ہے، تو اس کا چہرہ سیاہ (کالا) پڑ جاتا، اور وہ دل ہی دل میں غم (وغصہ) سے بھر جاتا ہے''۔﴿۱۷﴾

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾

''کیا (اللہ کے لیے لڑکیاں ہیں) جو زیورات میں پلیں اور بڑھیں، اور جھگڑے میں (اپنی بات) صاف صاف نہ کر سکیں؟''۔﴿۱۸﴾۔ (عورت کو زیور سے فطری لگاؤ ہوتا ہے)۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

''اور ان لوگوں نے فرشتوں کو، جو رحمٰن کے بندے ہیں، ''عورتیں'' (Female) بنا دیا ہے۔ کیا وہ لوگ ان فرشتوں کی ''پیدائش'' کے وقت موجود تھے؟ ان کی گواہی ضرور لکھ لی جائے گی، اور ان سے (اس کے بارے میں ضرور) پوچھا جائے گا''۔﴿۱۹﴾

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾

''اور کافر کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم (غیر اللہ کی فرشتوں کی) پوجا نہیں کرتے، انھیں اس کی کچھ بھی جانکاری نہیں ہے، اور یہ لوگ صرف بے سمجھے بوجھے بولتے ہیں (بے بنیاد باتیں کرتے ہیں)''۔﴿۲۰﴾

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

''کیا ہم نے ان کافروں کو قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی تھی جس سے یہ (غیر اللہ کی فرشتوں کی پوجا پر) دلیل دیتے ہیں؟''۔﴿۲۱﴾

بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

''نہیں بلکہ کافروں کا کہنا یہ ہے کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک راستے پر چلتے پایا ہے، اور ہم ان ہی کے ''نقشِ قدم'' پر (قدم بقدم، پیچھے پیچھے) چلنے والے ہیں''۔﴿۲۲﴾

وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ١ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

''اور (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی بستی میں کوئی ''ڈرانے والا'' (رسول) بھیجا تو وہاں کے دولت مندوں (کھاتے پیتے لوگوں) نے کہا: بیشک ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک طریقے (اسی کفر وشرک) پر پایا ہے، اور ہم ان ہی کے نقشِ قدم پر (قدم بقدم، پیچھے پیچھے) چلنے والے ہیں''۔﴿۲۳﴾۔ (اس آیت سے پتہ چلا مالدار کھاتے پیتے لوگ ہی شرک وبدعت اور تقلید کے لیے آگے آگے رہتے ہیں، سرداری کرتے ہیں، لوگ ان کے پیچھے چلتے ہیں)۔

قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ١ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

''رسول نے کہا: تم نے باپ داداؤں کو جس راستے پر پایا ہے، اگر میں تمہارے پاس اس سے زیادہ سیدھا راستہ لیکر آؤں تو کیا پھر بھی (تم باپ دادوں کے راستے پر چلتے رہو گے؟)، لوگوں نے (رسولوں سے) کہا: تم جس (پیغام) کے ساتھ بھیجے گئے ہو، ہم تو اس کو ماننے والے نہیں ہیں''۔﴿۲۴﴾۔ (اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ شروع سے ہی خوشحال کھاتے پیتے گھرانے کے اکثر لوگ دعوت وتبلیغ کرنے والوں کو بُرا بھلا کہتے چلے آرہے ہیں)۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ۠ ﴿۲۵﴾

''پھر ہم نے ان سے انتقام (بدلہ) لے لیا، آپ (ﷺ) دیکھ لیجیے (اللہ اور اس کے رسول کی بات کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟''۔﴿۲۵﴾

النصف ع ۸

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

''اور (یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ (آذر) اور اپنی قوم سے کہا: میں بیشک تمہارے معبودوں (بتوں) سے ''بری'' (بیزار) ہوں''۔﴿۲۶﴾۔ (ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کر کے کافروں کو بتانا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام توحید والے تھے)۔

اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا) میں تو صرف اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں، جس نے مجھے پیدا کیا ہے، وہی بیشک مجھے راستہ دکھائے گا''۔﴿۲۷﴾

وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ

''اور ابراہیم (علیہ السلام) یہی توحید والی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے،

لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾

تا کہ وہ لوگ (اللہ کی طرف) رجوع کریں (شرک سے بچے رہیں)''۔﴿۲۸﴾

بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡحَقُّ وَ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۹﴾

''بلکہ میں نے مشرکین (مکہ) اور ان کے باپ داداؤں کو (دنیا میں) فائدہ اٹھانے دیا، یہاں تک کہ ان کے پاس ''حق'' (قرآن) آ گیا، اور کھول کھول کر بیان کرنے والے ''رسول'' (نبی ﷺ) آ گئے''۔﴿۲۹﴾

وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾

''اور جب ان کافروں کے پاس ''حق'' (قرآن) آ گیا تو وہ کہنے لگے: یہ تو جادو ہے، اور ہم اس کا انکار کرتے ہیں''۔﴿۳۰﴾

وَ قَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ﴿۳۱﴾

''اور (یہ کفارِ مکہ) یہ بھی کہتے ہیں: یہ قرآن دونوں شہروں (مکہ اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی (دولت مند) پر کیوں نہیں اتارا گیا؟''۔﴿۳۱﴾۔ (کفارِ مکہ نے کہا: یہ قرآن مکہ کے ''ولید بن مغیرہ'' اور طائف کے ''عروہ بن مسعود'' پر کیوں نہیں اتارا گیا؟ جو مالدار ہیں، یہ قرآن ایک یتیم محمد پر اتارا گیا جن کے پاس مال نہیں ہے)۔

اَهُمۡ يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ‌ ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ رَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا‌ ؕ وَ رَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾

''کیا یہ کافر لوگ آپ (ﷺ) کے رب کی رحمت (نبوت) کو تقسیم کر رہے ہیں؟ ہم نے ہی دنیا کی زندگی میں ان کی روزی ان کے درمیان تقسیم کی ہے، اور ہم نے ہی انھیں ایک دوسرے پر ''درجات اور مرتبے'' میں برتری (فوقیت) دی ہے، تا کہ وہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکیں، اور آپ (ﷺ) کے رب کی ''رحمت'' تو اس (دولت) سے بہت بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں''۔﴿۳۲﴾۔ (اللہ کا نظام ہے غریب کو امیر کی ضرورت ہے، اور امیر کو غریب کی ضرورت ہے، دونوں ایک دوسرے کے محتاج ہیں، دولت مل جانا اللہ کی مہربانی ہے عقلمندی نہیں، ایک ہی کو ساری خوبیاں اللہ نے نہیں دی، اور ایک ہی جگہ ساری خوبیاں نہیں رکھی، سب ایک دوسرے کے محتاج ہیں، یہ سب اللہ کا نظام ہے)۔

وَ لَوۡلَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ۙ﴿۳۳﴾

''اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سب انسان ایک ہی دین (یعنی کفر) والے ہو جائیں گے، تو ہم اللہ کے ساتھ کفر (انکار) کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر چڑھتے ہیں، چاندی کی بنا دیتے''۔﴿۳۳﴾

وَ لِبُيُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيۡهَا يَتَّكِـُٔوۡنَ ۙ﴿۳۴﴾

''اور (کفر کرنے والوں) کے گھروں کے دروازے، اور تخت جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں (چاندی کے بنا دیتے)''۔﴿۳۴﴾

وَزُخۡرُفًا ؕ وَاِنۡ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَالۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۵﴾ ع

''اور (کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں، سیڑھیاں، دروازے اور تخت) سونے کے بھی (بنا دیتے)، اور یہ سب کچھ تو صرف دنیا کی زندگی کا سامان ہے، اور آخرت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے رب کے نزدیک صرف نیک لوگوں (اللہ سے ڈرنے والوں) کے لیے ہے''۔﴿۳۵﴾

وَمَنۡ يَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَيِّضۡ لَهٗ شَيۡطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيۡنٌ ﴿۳۶﴾

''اور جو رحمٰن (اللہ) کی ''یاد'' سے غافل ہو جاتا ہے، تو اس کے ساتھ ہم ایک شیطان لگا دیتے ہیں، تو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے''۔﴿۳۶﴾

وَاِنَّهُمۡ لَيَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾

''اور ایسے ''شیطان'' ان غافل انسانوں کو (سیدھے) راستے سے روک دیتے ہیں، اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو سیدھے راستے پر ہیں''۔﴿۳۷﴾

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيۡتَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَيۡنِ فَبِئۡسَ الۡقَرِيۡنُ ﴿۳۸﴾

''یہاں تک کہ جب وہ (گمراہ شخص) ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے شیطان ساتھی سے) کہے گا: کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی، تُو تو بہت ہی بُرا ساتھی ہے''۔﴿۳۸﴾

وَلَنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡيَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾

''اور (انکار کرنے والوں سے کہا جائے گا) تم نے دنیا میں ظلم کیا تھا (کفر کیا تھا) اس لیے آج (ایسی بات کہ شیطان برا ساتھی ہے) بولنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے، تم سب لوگ عذاب میں برابر کے شریک ہو''۔﴿۳۹﴾

اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۰﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بہروں کو سنا سکتے ہیں؟ یا اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں؟ اور (ایسے لوگوں کو بھی راستہ دکھا سکتے ہیں) جو کھلی گمراہی میں ہیں؟ (جی بالکل نہیں)''۔﴿۴۰﴾

فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ ۙ﴿۴۱﴾

''اگر ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو دنیا سے اٹھا لیں، تو بیشک ہم ان (کافروں) سے بدلہ لے کر رہیں گے''۔﴿۴۱﴾

اَوۡ نُرِيَنَّكَ الَّذِىۡ وَعَدۡنٰهُمۡ فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۲﴾

''یا ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو وہ (عذاب) دکھا دیں، جس کا ہم نے ان (کافروں) سے وعدہ کیا ہے، ہم ہر طرح ان (کافروں) پر پوری طرح قدرت (وطاقت) رکھتے ہیں''۔﴿۴۲﴾

فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۳﴾

''بس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو وحی اتاری گئی ہے، اسے مضبوطی سے تھامے رہیں (عمل کرتے رہیں)، بیشک آپ سیدھے راستے پر ہیں''۔﴿۴۳﴾

وَاِنَّهٗ لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَ ۚ وَسَوۡفَ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۴۴﴾

''اور بیشک یہ (قرآن) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لیے، اور آپ کی قوم کے لیے ایک نصیحت ہے، اور جلد ہی تم لوگ پوچھے جاؤ گے (کہ تم سب نے اس کا کیا حق ادا کیا ہے؟)''۔﴿۴۴﴾

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ ؕ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾

''اور آپ (ﷺ) ہمارے ان رسولوں سے پوچھ لیجیے جنھیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا، کیا ہم نے رحمن کے علاوہ دوسرے معبود بنائے ہیں جن کی عبادت کی جائے؟''۔﴿۴۵﴾

ع

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے جا کر (فرعونیوں سے) کہا: میں ''رب العالمین'' (جہانوں کو پالنے والا) کا رسول ہوں''۔﴿۴۶﴾

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾

''تو جب (موسیٰ علیہ السلام) نے ہماری نشانیاں ان (فرعونیوں) کے سامنے پیش کیں، تو وہ لوگ ان کا مذاق اڑانے لگے''۔﴿۴۷﴾

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

''اور ہم ان فرعونیوں کو جو بھی نشانیاں دکھاتے، وہ پہلی نشانی سے زیادہ بڑی ہوتی تھی، اور ہم نے ان لوگوں کو عذاب میں بھی پکڑ لیا تا کہ وہ لوگ (گناہوں سے) باز آ جائیں (اللہ کی طرف لوٹ جائیں)''۔﴿۴۸﴾

وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

''اور (ہر بار فرعونی لوگ موسیٰ علیہ السلام سے) یہی کہتے: اے جادوگر! تیرے رب نے جو تجھ سے (دعا قبول کرنے کا) وعدہ کر رکھا ہے تو اس کے حساب سے (عذاب اٹھا لینے کی) دعا کر، ہم ضرور سیدھے راستے پر آ جائیں گے''۔﴿۴۹﴾

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾

''پھر جب ہم ان (فرعونیوں) سے عذاب دور کر دیتے ہیں تو وہ (اپنا) وعدہ توڑ دیتے ہیں (اور سیدھے راستے پر نہیں آتے)''۔﴿۵۰﴾

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾

''اور فرعون نے ایک بار اپنی قوم کو پکار کر کہا: اے میری قوم! کیا یہ مصر کی بادشاہی (حکومت) میری نہیں ہے؟ اور یہ نہریں بھی جو میرے نیچے بہہ رہی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟''۔﴿۵۱﴾

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾

''میں بہتر ہوں اس (موسیٰ) سے جو ایک ذلیل آدمی ہے، اور اپنی بات کھول کر بیان نہیں کر سکتا؟''۔﴿۵۲﴾ (موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لُکنت (ہکلانہ) تھی، اس لیے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑایا، فرعون نے پروپیگنڈہ کیا، اپنی قوم میں اپنی دھاک بیٹھانے کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑایا، دولت اور حکومت کی بات کی کہ موسیٰ کے پاس نہ دولت ہے نہ حکومت ہے)۔

فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

''(اگر موسیٰ رسول ہے تو) اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے؟ یا پھر اس کے ساتھ جمع ہو کر فرشتے کیوں نہیں آئے؟''۔﴿۵۳﴾

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾

''اس طرح فرعون نے اپنی قوم کو بیوقوف بنایا (بہلایا پھسلایا)، تو ان لوگوں نے اس کی بات مان لی، بیشک وہ سب (اپنے رب کے) نافرمان لوگ تھے''۔﴿۵۴﴾

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾

''جب انھوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان (فرعونیوں) سے انتقام (بدلہ) لے لیا، اور ان سب کو ڈبو دیا''۔﴿۵۵﴾

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع

''اور ہم نے ان (فرعونیوں) کو گیا گزرا (یاد ماضی) بنا دیا، اور بعد والوں کے لیے عبرت کا نمونہ بنا دیا''۔﴿۵۶﴾

وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾

''اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم کی مثال دی گئی، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قوم کے لوگ خوشی کے مارے شور مچانے لگے (کہ اگر ہمارے معبود جہنم میں جائیں گے تو عیسیٰ بھی جہنم میں جائیں گے اس لیے کہ عیسائی لوگ ان کو پوجتے ہیں)''۔﴿۵۷﴾

وَ قَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾

''اور کافر لوگ کہنے لگے: کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ عیسیٰ (ابن مریم علیہ السلام)؟ وہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے یہ مثال صرف جھگڑنے کے لیے لائے ہیں، بلکہ یہ بڑے جھگڑالو لوگ ہیں''۔﴿۵۸﴾

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾

''عیسیٰ (علیہ السلام) تو ہمارے ایک بندے تھے، جن پر ہم نے انعام کیا تھا، اور بنی اسرائیل کے لیے (اپنی قدرت کا) ایک ''نمونہ'' بنا دیا تھا''۔﴿۵۹﴾

وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾

''اور اگر ہم چاہتے تو (اے انسان!) تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے''۔﴿۶۰﴾

وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

''اور بیشک (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی ہیں، اس لیے تم اس میں شک نہ کرو، اور میری بات مانو، یہی سیدھا راستہ ہے''۔﴿۶۱﴾۔ (عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی ایک بڑی نشانی ہیں قیامت کے قریب آسمان سے ''شام'' (سیریا) کی راجدھانی ''دمشق'' میں ایک منارے پر دو فرشتوں کے سہارے اتریں گے ابھی آسمان میں زندہ ہیں)۔

وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾

''اور (اے لوگو!) شیطان تمھیں (حق کے راستے سے) نہ روک دے، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''۔﴿۶۲﴾

وَ لَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمْ

''اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) کھلی نشانیاں لے کر (بنی اسرائیل کے پاس آئے) تو انھوں نے کہا: میں تمہارے پاس حکمت (دانائی) لے کر آیا

بَعۡضَ الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ‌ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝۶۳

ہوں، اور اس لیے آیا ہوں تا کہ تمہارے سامنے وہ چیزیں کھول کھول کر رکھ دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو، اس لیے تم اللہ سے ڈرو، اور میری بات مان لو''۔۶۳

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝۶۴

''(اے لوگو!) بیشک اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے، اس لیے تم اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے''۔۶۴

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ‌ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ ۝۶۵

''مگر (اس کے باوجود بنی اسرائیل) کی ''جماعتوں'' نے آپس میں اختلاف کیا، تو ان ظالموں (انکار کرنے والوں) کے لیے ایک دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب سے ہلاکت (و بربادی) ہے''۔۶۵۔(یہود نے عیسیٰ کی ماں مریم کو زانیہ (بدکار) عورت کہا ہے (نعوذ باللہ)۔ اور عیسائیوں میں سے ''فرقہ نسطوریہ'' نے کہا: عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور ''فرقہ یعقوبیہ'' نے کہا: عیسیٰ اللہ ہیں۔ اور ''فرقہ ملکیہ'' نے کہا: عیسیٰ، اللہ، اللہ کے بیٹے، اور روح القدس تین معبودوں میں سے ایک ہیں)۔

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۶۶

''یہ (انکار کرنے والے) لوگ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک ان پر آجائے، اور انھیں اس کا احساس بھی نہ ہو''۔۶۶

اَلۡاَخِلَّاۤءُ يَوۡمَئِذٍ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ۝۶۷

''اس قیامت کے دن نیک لوگوں کے سوا سب لوگ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے''۔۶۷

يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ‌ۚ ۝۶۸

''(اللہ نیک لوگوں سے کہے گا) اے میرے بندو! آج تمھیں کوئی ڈر نہیں ہے، اور نہ ہی تم غمگین ہوں گے''۔۶۸

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ‌ۚ ۝۶۹

''(نیک بندے وہ ہیں) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے، اور فرمانبردار (مسلمان) تھے''۔۶۹

اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ۝۷۰

''(نیک لوگوں سے کہا جائے گا:) تم اور تمہاری بیویاں خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ''۔۷۰

يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ‌ ۚ وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ‌ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ‌ۚ ۝۷۱

''جنتی لوگوں کے آگے سونے کی ''پلیٹیں'' اور ''شراب کے گلاس'' پیش کیے جائیں گے، اور اس جنت میں ہر وہ چیز ہوگی جو دل چاہیں گے، اور جس سے آنکھوں کو خوشی ملے گی، اور (جنتیوں سے کہا جائے گا:) تم اس جنت میں ہمیشہ کے لیے رہو گے''۔۷۱

وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا

''اور یہی وہ جنت ہے، جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، اپنے نیک

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾

کاموں کے بدلے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے"۔ ﴿۷۲﴾

لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾

"جنت میں تمہارے لیے بہت سے "میوے" (پھل) ہیں، جنھیں تم کھاتے رہو گے"۔ ﴿۷۳﴾

اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ۖ ﴿۷۴﴾

"بیشک مجرم لوگ (حق کا انکار کرنے والے) جہنم کے عذاب میں ہمیشہ ہمیش کے لیے رہیں گے"۔ ﴿۷۴﴾

لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ۚ ﴿۷۵﴾

"وہ عذاب جہنمیوں سے ہلکا نہیں کیا جائے گا، اور وہ جہنم میں ناامید (مایوس) پڑے ہوں گے"۔ ﴿۷۵﴾

وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۶﴾

"اور ہم نے جہنمیوں پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ (خود ہی) ظالم (حق کا انکار کرنے والے) تھے"۔ ﴿۷۶﴾

وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾

"اور جہنمی لوگ (جہنم کے داروغہ سے) پکار کر کہیں گے: اے "مالک"! تیرا رب ہمیں ختم کر دے (تو اچھا ہے)، وہ (جہنم کا داروغہ مالک) کہے گا: تم لوگ ہمیشہ ہمیش کے لیے اسی جہنم میں رہو گے"۔ ﴿۷۷﴾

لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَـقِّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَـقِّ كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۸﴾

"بیشک ہم تمہارے پاس "دین حق" لائے تھے، لیکن تم میں سے اکثر لوگ "دین حق" سے نفرت کرتے تھے"۔ ﴿۷۸﴾

اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ۚ ﴿۷۹﴾

"کیا (کافروں) نے حق کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ تو ہم نے بھی (ان کی چالوں کو ناکام بنانے کا) فیصلہ کر لیا ہے"۔ ﴿۷۹﴾۔ (اگر کافروں نے آپ ﷺ کو گرفتار کرنے، قتل کرنے، یا قید کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہم نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ سازش خود ان ہی کے خلاف ہو گی)۔

اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰٮهُمۡ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾

"کیا کافروں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کے "راز" اور "مشورے" سن نہیں رہے ہیں؟ کیوں نہیں بلکہ ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں، اور سب کچھ لکھتے رہتے ہیں"۔ ﴿۸۰﴾

قُلۡ اِنۡ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾

"آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: اگر رحمٰن (اللہ) کی کوئی اولاد ہوتی، تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا (مگر اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے)"۔ ﴿۸۱﴾

سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾

"آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا رب، اُن سب باتوں سے پاک ہے، جو کافر لوگ بیان کرتے ہیں"۔ ﴿۸۲﴾

فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾

"اب آپ (ﷺ) ان کافروں کو "فالتو بات" اور "کھیل کود" میں چھوڑ دیجیے، یہاں تک کہ ان لوگوں کا وہ دن آ جائے جس کا ان سے وعدہ

کیا جاتا ہے"۔(۸۳)

وَهُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۴﴾

"اور وہی اللہ آسمان میں بھی معبود ہے، اور زمین میں بھی معبود ہے، اور وہی بڑی حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔(۸۴)

وَتَبٰرَکَ الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾

"اور اس اللہ کی بڑی شان ہے، جو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کا مالک ہے، اور صرف وہی اللہ قیامت کی خبر رکھتا ہے، اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے"۔(۸۵)

وَلَا یَمۡلِکُ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾

"اور یہ کافر لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن کو پکارتے ہیں، وہ سفارش کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے، ہاں! جن لوگوں نے حق (توحید) کو جان کر اس کی گواہی دی (ان کو سفارش کی اجازت ملے گی)"۔(۸۶)۔(یعنی مومن کو سفارش کی اجازت ملے گی، اور بناوٹی معبود کو سفارش کی اجازت نہیں ملے گی)۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۸۷﴾

"اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کافروں سے پوچھیں کہ ان لوگوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے، اس کے باوجود یہ لوگ کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہیں؟ (کدھر بہکے جا رہے ہیں؟)"۔(۸۷)

وَقِیۡلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

"اور ان کا (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) یہ کہنا کہ اے میرے رب! بیشک یہ لوگ (کفار مکہ) ایمان نہیں لائیں گے"۔(۸۸)۔(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس درد بھری بات کا اللہ کو علم ہے۔ نبیوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے، نوح علیہ السلام بھی مایوس ہو کر اپنی قوم کے لیے کہہ چکے ہیں "اے اللہ! اب ان کافروں میں سے کسی ایک کو زندہ نہ چھوڑ، کیونکہ بُرے لوگوں کے یہاں جو اولاد ہو گی مجھے ان سے بھی ایمان کی امید نہیں ہے، ان کی اولاد بھی فاسق اور کافر ہی پیدا ہو گی"۔ سورہ نوح آیت نمبر "27")۔

فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

"تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ان (کافروں) سے منہ پھیر لیجیے، اور کہہ دیجیے: سلام ہے! جلد ہی انھیں اپنا انجام معلوم ہو جائے گا"۔(۸۹)

آیات: 59 | (44) سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَکِّیَّةٌ | رکوع: 3

سورہ "دُخَانْ" کے بارے میں:

سورہ "دُخَانْ" نمبر (44)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (64)۔ اَلدُّخَانْ: دھواں۔ اس کا ذکر آیت نمبر (10) میں ہے۔

سورہ ''دُخَانْ'' سورہ نمبر (44) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (59) آیتیں اور (3) رکوع ہیں۔

سورہ ''دُخَانْ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''دُخَانْ'' کے شروع میں ''قرآن'' کے بارے میں ہے کہ مبارک رات (شب قدر) میں اتارا گیا ہے، جس رات اہم اہم فیصلے ہوتے ہیں۔(۲) قیامت کا ذکر ہے اوراس کی ایک بڑی نشانی ''دھواں'' ہے جس کی وجہ سے اس سورہ کا نام ''دُخَانْ'' رکھا گیا ہے اوراس کا ذکر آیت نمبر (۱۰) میں ہے۔(۳) فرعون کا واقعہ ہے، اللہ نے اس کی نعمتیں چھین لی، فرعون کے برباد ہونے پر آسمان وزمین بھی نہیں روئے اور نہ ہی ان لوگوں کو مہلت دی گئی، اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے چھینی گئی نعمتیں دے دی گئیں۔(۴) جہنمی اور جہنمی کھانوں کا ذکر ہے کانٹے والا درخت ہے، تیل کی طرح پیٹ میں کھولے گا، ان لوگوں کے سر پر گرم پانی ڈالا جائے گا۔(۵) جنتیوں کا ذکر ہے حورِعین سے ان کی شادی کرادی جائے گی، جنت میں موت بھی نہیں آئے گی۔(۶) اخیر میں ہے کہ یہ سب اللہ کا فضل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

حٰمٓ ۚ ۝١

''حامیم''۔۞۱۔ (حٰمٓ: یہ ''حُرُوۡفِ مُقَطَّعَات'' میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کرکے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ ۝٢

''روشن کتاب کی قسم (حق کو کھول کھول کر بیان کرنے والے قرآن کی قسم)''۔۞۲۔ (اللہ جس کی چاہے قسم کھائے مگر بندہ صرف اللہ کی قسم کھائے اس کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھائے)۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ۝٣

''بیشک ہم نے اس قرآن کو ایک برکت والی رات (شب قدر) میں اتارا ہے، (کیونکہ) ہم لوگوں کو ڈرانے والے تھے''۔۞۳

فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ ۝٤

''اسی (بڑی رات) میں ہمارے حکم سے ہر معاملہ کا ''مضبوط'' فیصلہ کیا جاتا ہے''۔۞۴۔ (سال بھر کے واقعات فرشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں)۔

اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۚ ۝٥

''وہ فیصلے ہمارے ہوتے ہیں، بیشک ہم ہی رسولوں کو بھیجتے رہتے ہیں''۔۞۵

رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۙ ۝٦

''یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف سے (انسانوں پر) مہربانی ہے، بیشک وہی (اللہ) سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔۞۶

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۘ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ۝٧

''جو (اللہ) آسمانوں وزمین اوران کے درمیان کی سب چیزوں کا رب ہے، اگر تم یقین کرنے والے ہو''۔ ۝٧

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٨

''اس اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہی زندہ کرتا ہے، اور وہی مارتا ہے، وہی تمہارا رب ہے، اور تمہارے پچھلے گزرے ہوئے باپ داداؤں کا بھی رب ہے''۔ ۝٨

بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ ۝٩

''(پھر بھی یہ کافر لوگ ایمان نہیں لاتے) اور شک میں پڑے کھیل رہے ہیں''۔ ۝٩

فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍ ۙ ۝١٠

''تو آپ (ﷺ) اس دن کا انتظار کیجیے، جب آسمان میں ایک صاف ''دھواں'' دکھائی دے گا (آسمان میں دھواں ہی دھواں نظر آئے گا)''۔ ۝١٠ (اس آیت کے تین مطلب ہیں: (۱) دھواں قیامت کی ''دس بڑی'' نشانیوں میں سے ایک ہے، اور وہ دھواں چالیس دن تک باقی رہے گا۔ (۲) نبی ﷺ کی بددعا کی وجہ سے ''قحط سالی'' آئی، لوگ ہڈیاں چمڑے اور مردہ جانوروں کو کھانے پر مجبور ہو گئے، بھوک کے مارے وہ لوگ آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کی آنکھوں کے سامنے دھواں نظر آتا تھا۔ (۳) کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ دھویں سے مراد: فتح مکہ کا دن ہے)۔

يَّغۡشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝١١

''وہ (دھواں) لوگوں پر چھا جائے گا، (اور لوگوں سے کہا جائے گا) یہ ہے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب''۔ ۝١١

رَبَّنَا اكۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ ۝١٢

''(اس وقت کافر لوگ کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم ضرور ایمان لے آئیں گے، اس عذاب کو تو ہم سے ٹال دے''۔ ۝١٢

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكۡرٰى وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ۙ ۝١٣

''(ان کافروں کو) اس وقت کہاں سے نصیحت حاصل ہوگی؟ جب کہ ان کے پاس کھول کھول کر بیان کرنے والے رسول (ﷺ) آ چکے ہیں''۔ ۝١٣

ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا مُعَلَّمٌ مَّجۡنُوۡنٌ ۘ ۝١٤

''پھر ان لوگوں نے اس (رسول ﷺ) سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے: یہ سکھایا پڑھایا ''دیوانہ'' ہے''۔ ۝١٤

اِنَّا كَاشِفُوا الۡعَذَابِ قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ عَآئِدُوۡنَ ۘ ۝١٥

''ہم کچھ دنوں کے لیے (قحط سالی اور بھوکمری کا) عذاب ہٹا دیں گے، مگر تم لوگ وہی کچھ کرو گے جو پہلے کرتے رہے''۔ ۝١٥

يَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى ۚ اِنَّا مُنۡتَقِمُوۡنَ ۝١٦

''جس دن ہم بڑی پکڑ کریں گے، اس دن ہم تم سے (کفر و شرک کا) انتقام (بدلہ) لے لیں گے''۔ ۝١٦ (دنیا میں قحط سالی کا عذاب ہم نے

ہٹا دیا ہے مگر قیامت کے دن کا عذاب نہیں ٹلے گا، دنیا میں گرفت کفر سے واپس لانے کی تھی، اس لیے تمھیں موقع مل رہا ہے مگر قیامت کے دن کوئی موقع نہیں ملے گا۔ کچھ لوگوں نے کہا: ''اَلۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى۔ بڑی پکڑ'' سے مراد ''بدر کا دن'' ہے۔ جو ۲ ہجری میں پیش آیا جس میں کافروں کے بڑے بڑے سردار انجام کو پہنچے، ۷۰ مارے گئے اور ۷۰ قیدی بنائے گئے)۔

وَلَقَدۡ فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ وَجَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ كَرِيۡمٌ ﴿۱۷﴾

''اور بیشک ہم نے اس سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس ایک بہت ہی عزت والے رسول (موسیٰ علیہ السلام) آئے تھے''۔ ﴿۱۷﴾

اَنۡ اَدُّوۡۤا اِلَىَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ﴿۱۸﴾

''(موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا تھا کہ) تم اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کردو، میں تمہارے پاس ایک امانت دار ''رسول'' بن کر آیا ہوں''۔ ﴿۱۸﴾

وَّاَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۚ﴿۱۹﴾

''اور (موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا تھا کہ): تم اللہ کے حکم سے سرکشی نہ کرو، بیشک میں تمہارے سامنے ایک کھلی دلیل لے کر آیا ہوں''۔ ﴿۱۹﴾

وَاِنِّىۡ عُذۡتُ بِرَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ ۚ﴿۲۰﴾

''(اور فرعون کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے کہا) میں اس بات سے اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے پتھر مار مار کر ہلاک کردے''۔ ﴿۲۰﴾

وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِىۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿۲۱﴾

''اور (موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں سے کہا) اور اگر تم لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے دور رہو (مجھے چھوڑ دو تا کہ میں حق کا پیغام ماننے والوں کو سناؤں)''۔ ﴿۲۱﴾

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

''(موسیٰ علیہ السلام نے) اپنے رب سے دعا کی اور کہا: بیشک یہ سب لوگ مجرم (گنہگار) ہیں''۔ ﴿۲۲﴾

فَاَسۡرِ بِعِبَادِىۡ لَيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۙ﴿۲۳﴾

''(اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا) آپ میرے بندوں کو لیکر رات میں نکل جائیں، آپ لوگوں کا ضرور پیچھا کیا جائے گا''۔ ﴿۲۳﴾

وَاتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۲۴﴾

''(اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا) اور آپ سمندر کو (اس کے حال پر) کھڑا ہوا چھوڑ دیجیے، (آپ لوگوں کے بعد) بیشک (فرعون کا) سارا لشکر ڈبو دیا جائے گا''۔ ﴿۲۴﴾

كَمۡ تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۙ﴿۲۵﴾

''بہت سے باغات اور چشمے تھے جو فرعونی لوگ (اپنے پیچھے)

وَّ زُرُوۡعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيۡمٍ ﴿ۙ۲۶﴾

''بہت سے کھیت اور شاندار محل تھے (جو فرعونی لوگ اپنے پیچھے چھوڑ گئے)''۔﴿۲۶﴾

وَّ نَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ﴿ۙ۲۷﴾

''اور بہت سی آرام کی چیزیں تھیں، جن میں فرعونی لوگ مزے کر رہے تھے (سب چھوڑ کر چلے گئے)''۔﴿۲۷﴾

كَذٰلِكَ ۟ وَ اَوۡرَثۡنٰهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۲۸﴾

''اسی طرح ہم نے فرعونیوں کو وہاں سے نکالا، اور ان سب چیزوں کا وارث ایک دوسری قوم (بچے ہوئے بنو اسرائیل) کو بنا دیا''۔﴿۲۸﴾

فَمَا بَكَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَا كَانُوۡا مُنۡظَرِيۡنَ ﴿۲۹﴾ ع

''تو فرعونیوں پر آسمان اور زمین نے آنسو نہیں بہایا، اور انھیں ذرا سی مہلت (چھوٹ) نہیں دی گئی''۔﴿۲۹﴾

وَ لَقَدۡ نَجَّيۡنَا بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ﴿ۙ۳۰﴾

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت (رسوائی) کے عذاب سے نجات دی''۔﴿۳۰﴾

مِنۡ فِرۡعَوۡنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۳۱﴾

''(یعنی) فرعون سے (نجات دے دی)، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں میں سے بڑا سرکش تھا''۔﴿۳۱﴾

وَ لَقَدِ اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰى عِلۡمٍ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿ۚ۳۲﴾

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کے حساب سے (اس وقت کی) دنیا والوں پر ترجیح دی (فضیلت دی)''۔﴿۳۲﴾

وَ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰيٰتِ مَا فِيۡهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيۡنٌ ﴿۳۳﴾

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایسی نشانیاں دیں جن میں کھلی ہوئی آزمائش تھی (جیسے من وسلوی اتارنا، پتھر سے پانی کے چشمے نکال دینا وغیرہ)''۔﴿۳۳﴾

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوۡلُوۡنَ ﴿ۙ۳۴﴾

''بیشک یہ (کافر) لوگ کہتے ہیں''۔﴿۳۴﴾

اِنۡ هِىَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰى وَ مَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِيۡنَ ﴿۳۵﴾

''(کافر لوگ کہتے ہیں) ہماری پہلی موت کے سوا کچھ بھی نہیں، اور ہم دوبارہ زندہ نہیں کیے جائیں گے''۔﴿۳۵﴾

فَاۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۶﴾

''(اے مسلمانو!) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو لا کر دکھاؤ''۔﴿۳۶﴾

اَهُمۡ خَيۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ ۫ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾

''کیا یہ (کفار مکہ) بہتر ہیں، یا ''تُبَّعْ'' کی قوم (یمن کی قوم سبا)، اور اس سے پہلے لوگ (جیسے عاد وثمود وغیرہ)؟ ہم نے ان سب کو ہلاک (وبرباد) کر دیا، کیونکہ وہ مجرم (گنہگار) لوگ تھے''۔﴿۳۷﴾

وَ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ﴿۳۸﴾

''اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو بے فائدہ کھیل تماشے کے لیے پیدا نہیں کیا ہے''۔﴿۳۸﴾

مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ

''(بلکہ) ہم نے آسمان وزمین کو ''حق'' کے ساتھ (مقصد کے لیے) چھوڑ گئے''۔﴿۲۵﴾

لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾
پیدا کیا ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے"۔ ﴿۳۹﴾

اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِيۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۴۰﴾
"بیشک فیصلے کا دن ان سب کے لیے مقرر ہے (طے کیا ہوا ہے)"۔ ﴿۴۰﴾

يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ مَوۡلًى عَنۡ مَّوۡلًى شَيۡـًٔا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾
"اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا، اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی"۔ ﴿۴۱﴾

اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۴۲﴾
"مگر جس پر اللہ نے رحم کر دیا، بیشک وہی اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بہت رحم والا ہے"۔ ﴿۴۲﴾

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ﴿۴۳﴾
"بیشک 'زَقُّوۡم' (تھوہر، کانٹے) کا درخت"۔ ﴿۴۳﴾

طَعَامُ الۡاَثِيۡمِ ﴿۴۴﴾
"(زَقُّوۡم۔ تھوہر۔ کانٹے کا درخت) گنہگاروں کا کھانا ہے"۔ ﴿۴۴﴾

كَالۡمُهۡلِ ۚ يَغۡلِىۡ فِى الۡبُطُوۡنِ ﴿۴۵﴾
"جو (کھانا) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے گا"۔ ﴿۴۵﴾

كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ﴿۴۶﴾
"جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے"۔ ﴿۴۶﴾

خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۴۷﴾
"(فرشتوں سے کہا جائے گا) اس جہنمی کو پکڑ لو، اور گھسیٹتے ہوئے بیچ جہنم تک لے جاؤ"۔ ﴿۴۷﴾

ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ﴿۴۸﴾
"پھر اس (جہنمی) کے سر پر کھولتا ہوا گرم پانی ڈال دو"۔ ﴿۴۸﴾

ذُقۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ﴿۴۹﴾
"(پھر اس جہنمی سے کہا جائے گا) لے اب سزا چکھ لے، تو (دنیا میں) بڑی عزت والا شریف آدمی بنا پھرتا تھا"۔ ﴿۴۹﴾۔ (دنیا میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا، دیکھ لے تیرا انجام کیا ہوا؟)۔

اِنَّ هٰذَا مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾
"(جہنمیوں سے کہا جائے گا دیکھ لو) یہ وہی چیز ہے (وہی عذاب ہے) جس کے بارے میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے"۔ ﴿۵۰﴾

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ﴿۵۱﴾
"بیشک نیک لوگ (اللہ سے ڈرنے والے) امن (وشانتی) کی جگہ (جنت) میں ہوں گے"۔ ﴿۵۱﴾

فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ﴿۵۲﴾
"جنتی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے"۔ ﴿۵۲﴾

يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۵۳﴾
"جنتی لوگ باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے"۔ ﴿۵۳﴾

كَذٰلِكَ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ﴿۵۴﴾
"یہ جنتی لوگوں کی شان ہوگی، اور ہم بڑی اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے ان کی شادی کر دیں گے"۔ ﴿۵۴﴾

يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ﴿۵۵﴾
"(جنت) میں وہ لوگ ہر قسم کے پھلوں (میووں) کی فرمائش کریں گے (ہر قسم کے میوے منگوائیں گے)"۔ ﴿۵۵﴾

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع

’’(دنیا کی) پہلی موت کے بعداب جنت میں انھیں موت نہیں آئے گی، اور اللہ انھیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا‘‘۔﴿٥٦﴾

’’(جنتی لوگوں کے لیے) یہ سب خاص آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کا فضل ہے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے‘‘۔﴿٥٧﴾

’’(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) بیشک ہم نے اس قرآن کو آپ کی (عربی) زبان میں آسان بنادیا ہے، تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں‘‘۔﴿٥٨﴾

’’اب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) انتظار کیجیے، یہ لوگ بھی انتظار کررہے ہیں‘‘۔﴿٥٩﴾

آیات: 37 (45) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ رکوع: 4

سورہ ’’جَاثِيَةٌ‘‘ کے بارے میں:

سورہ ’’جَاثِيَةٌ‘‘ نمبر (45)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (65)۔ اَلْجَاثِيَةُ: گھٹنوں کے بل گری ہوئی۔ اس کا ذکر آیت نمبر (28) میں ہے۔

سورہ ’’جَاثِيَةٌ‘‘ سورہ نمبر (45) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (37) آیتیں اور (4) رکوع ہیں۔

سورہ ’’جَاثِيَةٌ‘‘ کا خلاصہ:

(١) سورہ ’’جَاثِيَةٌ‘‘ کے شروع میں ’’قرآن‘‘ کے بارے میں ہے کہ حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔ (٢) ایمان والوں کے لیے آسمان وزمین میں نشانیاں ہیں۔ (٣) انسانوں اور جانوروں کی پیدائش میں یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ (٤) دن رات کے آنے جانے اور بارش میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ (٥) اللہ کی نعمتوں میں سے کشتیاں (جہاز) ہیں۔ (٦) آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حساب سے چلتے رہیں۔ (٧) نیک عمل کرنے والے اور بُرائی کرنے والے مردہ اور زندہ کی طرح ہیں۔ (٨) کافروں نے کہا: دنیا کی زندگی ہی اصل زندگی ہے، زمانے کی وجہ سے ہم مرتے ہیں۔ (٩) اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (١٠) اُمت گری ہوئی ہے آیت نمبر (٢٨) میں ہے، جس سے سورہ کا نام ہے ’’جاثیہ‘‘ (گھٹنوں کے بل گری ہوئی امت) ہے۔ (١١) نیک عمل کرنے والے کے لیے جنت ہے۔ (١٢) قیامت حق ہے۔ (١٣) کل قیامت کے دن اللہ کہیں گے آج ہم بھی بھول جائیں گے جس طرح تم بھول گئے تھے۔ (١٤) اخیر میں ہے سب تعریف آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے کے لیے ہے، آسمان وزمین میں اسی ایک اللہ کی بڑائی ہے، وہی سب پر غالب (بڑا زبردست) حکمت والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

’’اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے‘‘

حٰمٓ ۚ ①

’’حامیم‘‘۔①۔ (حٰمٓ: یہ ’’حُرُوْفِ مُقَطَّعَات‘‘ میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ②

’’یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے، جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے‘‘۔②

اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ ③

’’بیشک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں‘‘۔③

وَفِىۡ خَلۡقِكُمۡ وَمَا يَبُثُّ مِنۡ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ۙ ④

’’اور (لوگو!) خود تمہاری پیدائش میں، اور اللہ نے زمین پر جو جانور پھیلا رکھے ہیں ان سب میں، یقین کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں‘‘۔④

وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ⑤

’’اور اسی طرح رات اور دن کے آنے جانے میں، اور اللہ نے آسمان سے جو روزی (بارش) اتاری ہے، جس کے ذریعے وہ زمین کو مردہ ہوجانے کے بعد زندگی دیتا ہے، (اس میں) اور ہواؤں کے الگ الگ سمت بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں‘‘۔⑤

تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ ⑥

’’یہ اللہ کی آیتیں ہیں، جو ہم آپ کو بالکل ٹھیک ٹھاک سنا رہے ہیں، تو اب اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کون سی بات ہے جس پر یہ (انکار کرنے والے) لوگ ایمان لائیں گے؟‘‘۔⑥

وَيۡلٌ لِّـكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ۙ ⑦

’’ہر جھوٹے گنہگار کے لیے تباہی اور بربادی ہے‘‘۔⑦

يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ⑧

’’جو (جھوٹا گنہگار) تلاوت کی جانے والی اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے، پھر وہ تکبر (گھمنڈ) کی وجہ سے (اپنے کفر پر) اڑا رہتا ہے، جیسے کہ اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں، اس لیے آپ (ﷺ) اسے دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کی خوش خبری سنا دیجیے‘‘۔⑧

وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡئَا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰۤئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ؕ ⑨

’’اور جب اس (جھوٹے گنہگار) کو ہماری آیتوں کی خبر ہوتی ہے، تو اس کا مذاق اڑاتا ہے، تو ایسے لوگوں کے لیے ذلیل اور رسوا کرنے والا عذاب ہے‘‘۔⑨

مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِيۡ عَنۡهُمۡ مَّا كَسَبُوۡا شَيۡـئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۞

''ان (انکار کرنے والوں) کے پیچھے جہنم ہے، اور جو کچھ بھی ان لوگوں نے (دنیا میں) کمایا ہے، وہ ان کے کسی کام نہیں آئے گا، اور نہ وہ (بناوٹی معبود) ان کے کام آئیں گے جن کو ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوست اور مددکرنے والا بنا رکھا ہے، اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے''۔ ⑩

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۞

''یہ (قرآن) تو سراسر ہدایت ہے، اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا ہے، ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔ ⑪

اَللّٰهُ الَّذِيۡ سَخَّرَ لَكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِيَ الۡفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۞

''اسی اللہ نے ''سمندر'' کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے، تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں (جہاز) چلیں، اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو (سمندری تجارت کرو)، اور تاکہ تم شکر ادا کرو''۔ ⑫

وَسَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۞

''اور آسمان و زمین میں جو کچھ ہے، سب کو اسی اللہ نے اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے، بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔ ⑬

قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَغۡفِرُوۡا لِلَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجۡزِيَ قَوۡمًا بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۞

''(اے نبی ﷺ!) ایمان والوں سے کہہ دیجیے، کہ وہ ان لوگوں کو درگزر کریں (معاف کردیں)، جو اللہ کے عذاب کے دنوں (یعنی آخرت) کی امید نہیں رکھتے ہیں، تاکہ اللہ (خود) لوگوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں کا بدلہ دے''۔ ⑭

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ۞

''جو بھی ''نیکی'' کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لیے کرتا ہے، اور جو ''برائی'' کرتا ہے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، پھر تم سب اپنے رب کے پاس لوٹائے جاؤ گے''۔ ⑮

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۞

''اور ہم نے ''بنی اسرائیل'' (یعقوب علیہ السلام کی اولاد یہود) کو کتاب (تورات)، حکومت اور نبوت دی تھی، اور انھیں پاکیزہ روزیاں دی تھیں، اور بنی اسرائیل کو (ان کے زمانے کے) دنیا جہان کے لوگوں پر فضیلت (فوقیت) دی تھی''۔ ⑯

وَاٰتَيۡنٰهُمۡ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡيًا بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِيۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ۞

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو دین کے بارے میں صاف صاف احکام بتا دیئے تھے، پھر ''علم'' آجانے کے بعد آپسی ''ضد'' (اور حسد) کی وجہ سے ان کے درمیان اختلاف ہوا، بیشک آپ (ﷺ) کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف

ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰى شَرِيۡعَةٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡهَا وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸﴾

اِنَّهُمۡ لَنۡ يُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۹﴾

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾

اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ع ۱۰ / ۱۸

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

وَقَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَنَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا

کرتے رہے ہیں''۔﴿۱۷﴾

''پھر ہم نے (اے نبی ﷺ!) آپ کو'واضح دین' (روشن شریعت) دی ہے (جو آپ سے پہلے کے سب نبیوں کا دین ہے)، اس لیے آپ اسی دین پر چلتے رہیں، اور نادانوں (نہ جاننے والوں) کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں''۔﴿۱۸﴾

''بیشک (نادان لوگ) اللہ کے مقابلے میں آپ (ﷺ) کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے، اور بیشک ظالم (انکار کرنے والے) لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں، اور اللہ نیک لوگوں (ڈرنے والوں، گناہوں سے بچنے والوں) کا دوست ہے''۔﴿۱۹﴾

''یہ قرآن لوگوں کے لیے''بصیرت'' (عقل مندی) کا مجموعہ ہے، اور یقین رکھنے والوں کے لیے سراسر'ہدایت' اور'رحمت' ہے''۔﴿۲۰﴾

''بُرا کام کرنے والے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم انھیں ان لوگوں کے برابر کردیں گے، جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، (بُرے لوگوں اور نیک لوگوں) کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہے؟ (یعنی اگر آخرت نہ ہوتو اچھے اور برے سب ایک جیسے ہوجائیں گے) بُرا کام کرنے والے بہت برا فیصلہ کرتے ہیں (کہ قیامت کا دن نہیں ہے)''۔﴿۲۱﴾

''اور اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو''حق'' کے ساتھ پیدا کیا ہے، اور اس لیے بھی کہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے، اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔﴿۲۲﴾

''کیا آپ (ﷺ) نے اس کے حال پر غور کیا جس نے اپنی خواہش کو اپنا''معبود'' بنا رکھا ہے، اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہ کردیا، اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی، اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا؟، ایسے آدمی کو اللہ کے بعد اب کون سیدھا راستہ دکھا سکتا ہے؟ کیا تم لوگ نصیحت (سبق) حاصل نہیں کرتے؟''۔﴿۲۳﴾

''اور کافر لوگ کہتے ہیں: ہماری دنیا کی زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے، ہم دنیا ہی میں مرتے ہیں اور جیتے ہیں، اور زمانہ ہی ہمیں ہلاک (وبرباد) کرتا ہے، اور ان لوگوں کے پاس کوئی علم (جانکاری) نہیں

يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

ہے، یہ تو صرف گمان کرتے ہیں‘‘۔﴿۲۴﴾

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

’’اور جب (ان کافروں) کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں، تو ان کی دلیل صرف یہی ہوتی ہے کہ (اے مسلمانو!) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو (زندہ کرکے) لے آؤ‘‘۔﴿۲۵﴾

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع

’’(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: اللہ ہی تمھیں زندگی دیتا ہے، پھر تمھیں موت دیتا ہے، پھر تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا، جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے‘‘۔﴿۲۶﴾

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

’’اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (حکومت) اللہ کی ہے، اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن ’’گمراہ لوگ‘‘ گھاٹے (نقصان) میں ہوں گے‘‘۔﴿۲۷﴾

وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

’’اور آپ (ﷺ) ہر امت کو ’’گھٹنوں‘‘ کے بل گری ہوئی حالت میں دیکھیں گے، (قیامت کا ہولناک منظر دیکھ کر لوگ گھٹنوں کے بل گر جائیں گے)، ہر امت اپنے ’’اعمال نامے‘‘ کی طرف بلائی جائے گی، (اور کہا جائے گا:) آج تمھیں تمہارے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا‘‘۔﴿۲۸﴾۔(امت سے مراد: سب نبیوں کی امت ہے، یا امت سے مراد: مجرموں کے الگ الگ گروہ ہیں۔ کتاب سے مراد: اعمال کی کتاب ہے، جس میں ساری باتیں لکھی ہوئی ہوں گیں۔ کسی نے کہا: وہ کتاب ہے جو ہر امت کی طرف ان کے رسولوں کے ذریعے سے بھیجی گئی ہے، جیسے نبی ﷺ کے آنے کے بعد امت محمدیہ کے لیے اور سب کے لیے قرآن ہے)۔

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

’’یہ ہمارا رجسٹر ہے (یہ ہمارا ریکارڈ ہے، یہ لکھوایا ہوا نامہ اعمال ہے) جو تمہارے بارے میں سچ بول رہا ہے، جو کچھ تم عمل کرتے تھے ہم نے سب کو (فرشتوں کے ذریعے) لکھوالیا ہے‘‘۔﴿۲۹﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

’’تو جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ان کا رب انھیں اپنی رحمت (جنت) میں داخل کرے گا، یہی کھلی ہوئی کامیابی ہے‘‘۔﴿۳۰﴾

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ

’’اور لیکن جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، (ان سے اللہ کہے گا) کیا میری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی نہیں جاتی تھیں؟ (پھر بھی) تم نے

قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۱﴾

تکبر (گھمنڈ) کیا، اور تم مجرم لوگ تھے"۔ ﴿۳۱﴾

وَ اِذَا قِيۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا قُلۡتُمۡ مَّا نَدۡرِىۡ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ﴿۳۲﴾

"اور جب کہا جاتا تھا، کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے، تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہم صرف قیامت کو ایک "گمان" کی طرح خیال کرتے ہیں، اور ہمیں قیامت پر بالکل یقین نہیں ہے"۔ ﴿۳۲﴾

وَبَدَا لَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۳﴾

"اُس وقت (انکار کرنے والوں) کے کاموں کی برائیاں ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی، اور انھیں وہ عذاب گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے"۔ ﴿۳۳﴾

وَقِيۡلَ الۡيَوۡمَ نَنۡسٰٮكُمۡ كَمَا نَسِيۡتُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا وَمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾

"اور (انکار کرنے والوں سے) کہہ دیا جائے گا: آج ہم تمھیں اسی طرح بھول جائیں گے جس طرح تم (دنیا میں) قیامت کی ملاقات کو بھول گئے تھے، اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہے، اور تمہاری کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے"۔ ﴿۳۴﴾

ذٰلِكُمۡ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتۡكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۚ فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۳۵﴾

"تمہارا یہ بُرا انجام اس لیے ہے کہ تم اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے، اور دنیا کی زندگی نے تمھیں دھوکے میں ڈال دیا تھا، اس لیے آج وہ جہنم سے نکالے نہیں جائیں گے، اور نہ ہی "عذر" پیش کرنے کو کہا جائے گا (معافی مانگ کر رب کو راضی کرنے کو نہیں کہا جائے گا)"۔ ﴿۳۵﴾۔ (قیامت کے دن توبہ کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا)۔

فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۶﴾

"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، اور سارے جہان کا پالنے والا ہے"۔ ﴿۳۶﴾

وَلَهُ الۡكِبۡرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۖ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۷﴾

"اور آسمانوں اور زمین میں اسی (اللہ) کے لیے بڑائی ہے، اور سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے"۔ ﴿۳۷﴾

(چھبیسواں پارہ)

(چھبیسویں پارے میں ٹوٹل (18) رکوع۔اور (195) آیتیں ہیں)

رکوع: 4 (46) سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ آیات: 35

سورہ "أَحۡقَافُ" کے بارے میں:

سورہ ''أَحۡقَافُ'' نمبر (46)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (66)۔اَلْأَحۡقَافُ: ریت کا بلند پہاڑ، احقاف میں رہنے والی ہود علیہ السلام کی قوم عاد۔اس کا ذکر آیت نمبر (21) میں ہے۔

سورہ ''أَحۡقَافُ'' سورہ نمبر (46) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (35) آیتیں اور (4) رکوع ہیں۔

ایک اہم نکتہ:

''حَوَامِيْم'' کا سلسلہ سورہ احقاف پر ختم ہو گیا، جو سورہ مومن سورہ نمبر ''40'' سے شروع ہوا تھا۔سورہ احقاف سورہ نمبر ''46'' تک لگا تار ''سات'' سورتوں کے شروع میں ''حٰمٓ'' کا لفظ آیا ہے۔

سورہ "أَحۡقَافُ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''أَحۡقَافُ'' کے شروع میں ''قرآن'' کے بارے میں ہے، قرآن سب پر غالب حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔(۲) غیر اللہ نے زمین میں کیا پیدا کیے ہیں؟ آسمان میں ان کا کوئی حصہ ہے، کوئی کتاب لے آو، غیر اللہ کو پکارنے والا سب سے بڑا گمراہ ہے، جس کو پکار رہا ہے قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے ہیں۔(۳) رسولوں کی طرح میں بھی ایک رسول ہوں۔(۴) موسیٰ علیہ السلام کو تورات ملی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن، تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ڈرائیں۔(۵) ماں باپ کے ساتھ احسان کا ذکر ہے۔(۶) پیٹ میں اٹھانا اور دودھ پلانا (30) مہینے ہے۔(۷) انکار کرنے والوں سے کل قیامت کے دن کہا جائے گا کہ دنیا میں فائدہ اٹھا لیے اب یہاں نہیں ملے گا۔(۸) قومِ عاد کا ذکر ہے، ''احقاف'' (ٹیلے میں آباد) لوگوں کا ذکر ہے انھوں نے اپنے نبی ہود علیہ السلام کی بات نہیں مانی تو اللہ کا عذاب آیا۔(۹) جنات کے ایک گروہ کا ذکر ہے کہ ان لوگوں نے قرآن سنا تھا اور ایمان لے آئے تھے اور اپنی قوم میں جا کر تبلیغ کی۔(۱۰) آسمان و زمین کی پیدائش سے اللہ تھکا نہیں ہے، وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔(۱۱) اخیر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا جا رہا ہے کہ آپ صبر کریں جس طرح بلند حوصلے والے نبیوں نے صبر کیا ہے، آپ کا کام پہنچا دینا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

حٰمٓ ۚ ①

''حامیم''۔①۔ (حٰمٓ: یہ ''حُرُوفِ مُقَطَّعَات'' میں سے ہے، وہ حروف جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ②

''یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے، جو سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔②

مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ③

''ہم نے آسمانوں اور زمین کو، اور ان دونوں کے درمیان کی چیزوں کو حق کے ساتھ (مقصد کے لیے)، اور ایک مقرر وقت تک (قیامت تک) کے لیے پیدا کیا ہے، مگر کافر لوگ (قیامت) سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس سے وہ لوگ ڈرائے گئے ہیں''۔③

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَرُوۡنِىۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَهُمۡ شِرۡكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ؕ اِيۡتُوۡنِىۡ بِكِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ هٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَةٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ④

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے! ذرا غور تو کرو اللہ کے سوا جن معبودوں کو تم پکارتے ہو، مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انھوں نے زمین کی کون سی چیز پیدا کی ہے؟ یا آسمانوں کی پیدائش میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو تو میرے پاس کوئی ایسی کتاب لاؤ جو اس (قرآن) سے پہلے کی ہو، یا پھر کوئی علمی بات لاؤ (یاد رکھو! نہ کوئی عقلی دلیل ہے اور نہ کوئی نقلی دلیل ہے)''۔④۔ (کہ اللہ کی ذات میں شرک صحیح ہے)۔

وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ يَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَنۡ لَّا يَسۡتَجِيۡبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ وَهُمۡ عَنۡ دُعَآئِهِمۡ غٰفِلُوۡنَ ⑤

''اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا؟ جو اللہ کو چھوڑ کر اُن (بناوٹی معبودوں) کو پکارتا ہے، جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے، اور وہ (بناوٹی معبود) ان کی فریاد سے بے خبر (انجان) ہیں''۔⑤

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوۡا لَهُمۡ اَعۡدَآءً وَّكَانُوۡا بِعِبَادَتِهِمۡ كٰفِرِيۡنَ ⑥

''اور جب لوگ میدان ''محشر'' میں لائے جائیں گے، تو وہ (بناوٹی معبود پکارنے والوں) کے دشمن ہو جائیں گے، اور ان کی عبادت سے (صاف) انکار کر دیں گے''۔⑥

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ؕ ⑦

''اور جب (انکار کرنے والوں) کے سامنے ہماری آیتیں صاف صاف پڑھی جاتی ہیں، تو کافر اس حق (قرآن) کے بارے میں جو ان کے پاس آ چکا ہے، کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے''۔⑦

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ‌ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَلَا تَمۡلِكُوۡنَ لِىۡ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا‌ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَا تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ‌ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ‌ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝٨

"یا انکار کرنے والے یہ کہہ دیتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود قرآن کو گھڑ لیا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: اگر میں نے قرآن کو خود بنالیا ہے، تو تم مجھے اللہ (کی پکڑ) سے بچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے، جن باتوں میں تم لگے ہوئے ہو اللہ انھیں خوب اچھی طرح جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان وہی اللہ گواہی کے لیے کافی ہے، وہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے"۔ ۝٨

قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدۡرِىۡ مَا يُفۡعَلُ بِىۡ وَلَا بِكُمۡ‌ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٩

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: میں کوئی "انوکھا" (نرالا) رسول نہیں ہوں، میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے، اور میں تو صرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں"۔ ۝٩

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَكَفَرۡتُمۡ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى مِثۡلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٠ ع

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے: ذرا غور تو کرو! اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کر دیا ہے (تو تمہارا انجام کیا ہوگا؟) اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہی دینے والے (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) نے اس جیسے (قرآن) کے بارے میں گواہی دی ہے، پھر وہ ایمان لے آئے، اور (اے انکار کرنے والو!) تم اپنے گھمنڈ میں پڑے رہے، بیشک اللہ ظالموں (انکار کرنے والوں) کو ہدایت نہیں دیتا"۔ ۝١٠ (اس آیت میں بنی اسرائیل میں سے "گواہی دینے والے" سے مراد: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں، پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ (صحیح البخاری۔ کتاب مَنَاقِبِ الانصار۔ بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ حدیث نمبر۔3812)۔ ہوسکتا ہے کہ یہ آیت مدنی ہو، یا دوبارنازل ہوئی ہو)۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَوۡ كَانَ خَيۡرًا مَّا سَبَقُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ‌ ؕ وَاِذۡ لَمۡ يَهۡتَدُوۡا بِهٖ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ هٰذَاۤ اِفۡكٌ قَدِيۡمٌ ۝١١

"اور کافروں نے ایمان لانے والوں سے کہا: اگر یہ (دین اسلام) اچھا ہوتا تو یہ (ایمان والے) اسے قبول کرنے میں ہم سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے، اور جب ان کافروں نے اس (قرآن) سے ہدایت نہیں پائی، تو (اس لیے) اب یہ ضرور کہیں گے: یہ تو پرانا جھوٹ ہے"۔ ۝١١

وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰۤى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً‌ ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا

"جب کہ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب (توریت) "رہنما" اور "رحمت" تھی، اور یہ عربی (قرآن) ہوتے ہوئے بھی اس (توریت)

عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾

کو سچا بتا رہا ہے، تا کہ ظالموں (انکار کرنے والوں) کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائے، اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنائے"۔ ﴿١٢﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾

"بیشک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر جم گئے، (مرتے دم تک ایمان پر قائم رہے)، تو ان کے لیے کوئی ڈر نہیں ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"۔ ﴿١٣﴾

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

"(ایمان والے) ہی جنتی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہ ان کے (نیک) کاموں کا بدلہ ہے"۔ ﴿١٤﴾

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾

"اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ "اچھا سلوک" کرے، اس کی ماں نے بڑی تکلیف سے اسے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا، اور بڑی تکلیف سے اس کو جنا، اور اس کو (پیٹ میں) اٹھائے رکھنے، اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت "تیس مہینے" ہے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا، اور چالیس سال کا ہو گیا، تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں، جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے، اور یہ بھی (توفیق دے کہ) میں ایسے نیک عمل کروں جو تجھے پسند ہے، اور میرے لیے تو میری اولاد کو بھی نیک بنا دے، بیشک میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں، اور میں مسلمانوں میں سے ہوں"۔ ﴿١٥﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾

"یہ (ایمان والے) لوگ ہیں جن کے اچھے کاموں کو ہم قبول کریں گے اور ان کی برائیوں کو معاف کر دیں گے، (یہ) جنتی لوگ ہیں، اُس سچے وعدے کی وجہ سے جو ان سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا"۔ ﴿١٦﴾

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾

"اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: تم دونوں پر "اُف" (افسوس) ہے، تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ (میں زندہ کر کے زمین سے) نکالا جاؤں گا جب کہ مجھ سے پہلے بہت سی "امتیں" (نسلیں) گزر چکی ہیں (اور ان میں سے تو کوئی بھی زندہ ہو کر نہیں آیا)، اور (ماں باپ) دونوں اللہ کی "دہائی" دے کر (اللہ سے فریاد کرتے ہوئے بیٹے سے) کہتے ہیں: افسوس ہے تجھ پر! (تیرا ستیاناس ہو!) ہماری بات مان لے

(ایمان لے آ)! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پچھلے لوگوں کے افسانے (کہانیاں) ہیں''۔﴿۱۷﴾

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

''یہی وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ کے عذاب کا) وعدہ ثابت ہو گیا (کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا)، ان جناتوں اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، بیشک وہ لوگ گھاٹے (نقصان) میں ہیں''۔﴿۱۸﴾

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْاۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

''اور (مومن اور کافر) ہر ایک کے لیے اس کے کاموں کے حساب سے (اچھے یا برے) درجات ہوں گے، اور تا کہ اللہ ان کے اعمال کا انہیں پورا پورا بدلہ دے، اور ان پر کوئی ظلم کیا جائے گا''۔﴿۱۹﴾

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع

''اور (یاد رکھو!) جس دن کافروں کو آگ کے سامنے پیش کیا جائے گا، (تو ان سے کہا جائے گا:) کہ تم اپنے حصے کی نعمتیں دنیاوی زندگی میں ختم کر چکے ہو، اور ان سے خوب مزے بھی لے چکے ہو، آج تمھیں زمین میں ''ناحق'' اکڑ (گھمنڈ) اور نافرمانیوں کی وجہ سے ذلت کا عذاب دیا جائے گا''۔﴿۲۰﴾

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾

''(اے نبی ﷺ) اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کو یاد کیجیے! جب انھوں نے اپنی قوم کو ''احقاف'' (یمن) میں ڈرایا تھا اور ہود (علیہ السلام) سے پہلے اور ان کے بعد بھی ڈرانے والے گزر چکے تھے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ بیشک مجھے تو تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے''۔﴿۲۱﴾

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَاۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾

''قوم عاد نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں (کی پوجا) سے دور کر دو؟، اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کا ہم سے وعدہ کر رہے ہو''۔﴿۲۲﴾

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

''ہود (علیہ السلام) نے کہا: اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے (کہ عذاب کب آئے گا؟)، اور میں تو تمھیں وہ پیغام پہنچا دیتا ہوں جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جاہل (اور نادان) ہو''۔﴿۲۳﴾

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَاؕ بَلْ هُوَ مَا

''تو جب (قوم عاد نے عذاب) کو ایک ''بادل'' کی (شکل میں) اپنے میدانوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم پر برسنے والا

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ﴿۲۴﴾

ہے، (نہیں) اصل میں یہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کررہے تھے، یہ ہوا (کا طوفان) ہے جس میں دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے"۔﴿۲۴﴾

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

"(یہ عذاب) اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کردے گا، آخرکار ان کا حال یہ ہوا کہ ان کے گھروں کے سوا (وہاں) کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا، اسی طرح ہم مجرموں (انکار کرنے والوں) کو سزا دیتے ہیں"۔﴿۲۵﴾

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع

"اور (اے کفار مکہ!) بیشک ہم نے قومِ عاد کو جتنی طاقت (وقوت) دی تھی اتنی تم لوگوں کو نہیں دی، اور ہم نے انھیں کان، آنکھیں اور دل (سب کچھ) دے رکھا تھا، لیکن ان کے وہ کان، ان کی وہ آنکھیں اور ان کے وہ دل ان کے کسی کام نہ آئے، اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انھیں اسی عذاب نے پکڑ لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے (یعنی لگاتار سات رات اور آٹھ دنوں تک تیز ہوا چلتی رہی اور وہ سب کے سب ہلاک ہوگئے)"۔﴿۲۶﴾۔ (قوم "عاد": حجاز اور یمن کے درمیان "احقاف" کے ریگستانی علاقے میں رہتی تھی، ان لوگوں کو اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا، آج بھی دنیا میں جن کو بھی اپنی طاقت پر ناز ہے اللہ ان کو پکڑ لے گا، چاہے کوئی قوم ہو یا کوئی ملک ہو، طاقتور اکیلا اللہ ہے)۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

"اور (اے کفار مکہ!) بیشک ہم نے تمہارے آس پاس کی بہت سی بستیوں کو بھی تباہ و برباد کردیا ہے، اور اپنی نشانیوں کو الگ الگ انداز میں بیان کردیا ہے، تاکہ وہ باز آجائیں (اللہ کی طرف لوٹ آئیں)"۔﴿۲۷﴾۔ (آس پاس کی بستیوں سے مراد: صالح علیہ السلام کی قوم "ثمود" کی بستی "وادی قریٰ" ہے، جو مدینہ سے تبوک کے راستے میں حجاز اور شام کے درمیان ہے۔ اور لوط علیہ السلام کی قوم کی بستی "سدوم" ہے جو "شام" جاتے ہوئے عرب والوں کے راستے میں پڑتی تھیں)۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

"جن کو (انکار کرنے والوں) نے اللہ کو چھوڑ کر معبود بنا رکھا تھا ان (بناوٹی معبودوں) نے (مصیبت آنے پر پوجنے والوں) کی مدد کیوں نہیں کی؟ بلکہ وہ سب (بناوٹی معبود) تو ان سے گم ہوگئے، اور یہ نتیجہ تھا ان کے جھوٹ کا اور اس بات کا جو (جھوٹے عقیدے) انھوں نے گھڑ لیے تھے (کہ بناوٹی معبود مصیبت میں کام آئیں گے)"۔﴿۲۸﴾

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یاد کیجیے) جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف لے آیا تھا، جو قرآن سن رہے تھے، جب وہ لوگ (تلاوت کی جگہ) حاضر ہوئے، تو (آپس میں ایک دوسرے سے) کہنے لگے: خاموش ہوجاؤ، پھر جب تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کے پاس ڈرانے والے بن کر لوٹے''۔﴿۲۹﴾۔ (اس آیت سے پتہ چلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کے ساتھ ساتھ جناتوں کے بھی نبی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''نخلہ'' مقام پر فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، اس وقت جنوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا۔ صحيح البخاری۔ كتاب التفسير۔ سورة الجن۔حدیث نمبر:4921)۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾

''(جنوں نے اپنی قوم سے) کہا: اے ہماری قوم! بیشک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد اتاری گئی ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں کو ''سچا'' مانتی ہے، حق بات اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے''۔﴿۳۰﴾

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾

''(جنوں نے اپنی قوم سے کہا:) اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لو، اور اس (رسول) پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا، اور تمھیں دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب سے بچالے گا''۔﴿۳۱﴾

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾

''(جنوں نے اپنی قوم سے کہا) اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانے، تو وہ زمین میں (بھاگ کر) اللہ کو عاجز نہیں کرسکتا، اور اس کے لیے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے (جو اسے اللہ کے عذاب سے بچالے)، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں''۔﴿۳۲﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾

''کیا (انکار کرنے والے) غور نہیں کرتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اور ان (آسمان وزمین) کو پیدا کرنے سے ذرّہ برابر نہیں تھکا ہے، تو وہ اس پر پوری طرح قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں، بیشک وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۳۳﴾۔ (یہودیوں نے اللہ پر نعوذ باللہ تھک جانے کا الزام لگایا تو اللہ نے جواب دیا کہ اللہ کی ذات سونے، جاگنے، تھکنے، اونگھنے اور سب عیبوں سے

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

پاک ہے)۔

''اورجس دن کافر (انکار کرنے والے) جہنم میں داخل کیے جائیں گے، (توان سے پوچھا جائے گا): کیا یہ (جہنم) سچ نہیں؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم! (یہی سچ ہے)، اللہ فرمائے گا: اب تم اپنے کفر (حق کے انکار) کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو''۔﴿۳۴﴾

''تو (اے نبی ﷺ!) آپ صبر کیجیے، جس طرح ''بلند حوصلے والے'' (بڑی ہمت والے) رسولوں نے صبر کیا ہے، اور ان (انکار کرنے والوں) کے معاملے میں جلدی نہ کیجیے، جس دن وہ لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا تھا (توان کی حالت ایسی ہوگی کہ) جیسے وہ دنیا میں دن کی ایک ''گھڑی'' (کچھ وقت) ہی رہے، (اللہ کی بات) پہنچادی گئی ہے، اب نافرمان لوگ ہی (نہ ماننے کی وجہ سے) ہلاک و برباد کیے جائیں گے۔﴿۳۵﴾ ع۔ (۱) بلند ہمت والے رسول کون ہیں؟ : پانچ مشہور ہیں: (۱) نوح علیہ السلام۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام۔ (۳) موسیٰ علیہ السلام۔ (۴) عیسیٰ علیہ السلام۔ (۵) محمد ﷺ۔ (۲) دن کی ایک گھڑی سے مراد: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پورے ایک دن بھی نہیں ہے، دن کی ایک گھڑی ہے)۔

(47) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ

آیات: 38 | رکوع: 4

سورہ ''مُحَمَّد'' کے بارے میں:

سورہ ''مُحَمَّد'' نمبر (47)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (95)۔ مُحَمَّد: محمد ﷺ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (2) میں ہے۔

سورہ ''مُحَمَّد'' سورہ نمبر (47) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (38) آیتیں اور (4) رکوع ہیں۔

سورہ ''مُحَمَّد'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''مُحَمَّد'' کے شروع میں ہے کہ کافروں کے اعمال برباد ہوگئے۔ (۲) ایمان اور عمل والوں کو اللہ نے معاف کردیا۔ (۳) جنگ میں جب کافروں سے ملاقات ہو تو اس کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ (۴) جو اللہ کے دین کی مدد کرے گا اللہ اس کی مدد کرے گا اور اس کے قدم جمائے رکھے گا۔ (۵) جنت والوں کے لیے پانی کی نہریں ہیں، دودھ کی نہریں ہیں، شراب کی نہریں ہیں، شہد کی نہریں ہیں۔ (۶) جہنم میں کھولتا ہوا پانی ہے۔ (۷) لوگوں کے بارے میں ہے کہ قیامت کے

انتظار میں ہیں، وہ تو اچانک آئے گی۔(۸) اکیلا اللہ ہے۔(۹) منافقوں کا ذکر ہے کہ پہلے جہاد کے لیے سورت اترنے کی تمنا کرتے تھے۔(۱۰) رشتے ناطے نہ توڑے جائیں۔(۱۱) اللہ کی بات مانی جائے رسول ﷺ کی بات مانی جائے، ورنہ اعمال برباد ہو جائیں گے۔(۱۲) دنیا کی زندگی کھیل تماشہ ہے۔(۱۳) جو بخیلی کرتا ہے اس کا خود کا نقصان ہے، اور اللہ مالدار بے نیاز ہے۔(۱۴) اخیر میں ہے کہ اللہ دوسری قوم کو لانے پر پوری طرح قادر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ ۝

"جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، اور (دوسروں کو بھی) اللہ کے راستے (اسلام) سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال (نیک کاموں) کو برباد کر دیا ہے"۔① (دنیا میں غریبوں کی امداد وغیرہ کی وجہ سے کافروں کا بدلہ اللہ دنیا ہی میں دے دیتا ہے، لیکن آخرت میں ثواب حاصل کرنے کے لیے ایمان شرط ہے، اسلام شرط ہے، آخرت میں صرف مسلمانوں کا فائدہ ہے، اس لیے کافروں کے اعمال آخرت کے حساب سے برباد ہو گئے)۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ اَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ۝

"اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور وہ اُس (قرآن) پر بھی ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر اتارا گیا، اور وہی حق ہے جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اللہ نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے، اور ان کی حالت کو درست کر دیا ہے"۔②

ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَہُمۡ ۝

"یہ اس لیے کہ کافروں (انکار کرنے والوں) نے "باطل" (کفر) کی پیروی کی، اور ایمان والوں نے "حق" (اسلام) کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اسی طرح اللہ لوگوں سے ان کی مثالیں (حالات) بیان کرتا ہے"۔③

فَاِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡہُمۡ فَشُدُّوا الۡوَثَاقَ ٭ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَہَا ۚ۬ۛ ذٰلِکَ ؕۛ وَ لَوۡ یَشَآءُ اللّٰہُ لَانۡتَصَرَ مِنۡہُمۡ ۙ وَ لٰکِنۡ لِّیَبۡلُوَا

"(مسلمانو!) جب (جہاد کے میدان میں) کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے، تو ان کی گردنیں اڑا دو، یہاں تک کہ جب تم ان کی طاقت کچل چکو، تو (قیدیوں کو) مضبوطی سے گرفتار کر لو، پھر (تمھیں اختیار ہے) چاہے احسان کر کے چھوڑ دو، یا "فدیہ" وصول کر لو، یہاں تک کہ جنگ ختم ہو جائے، یہی (تمہارے کرنے کا کام) ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو (خود ہی) ان سے

وقد یبتدا بقولہ "ذٰلِکَ" ولکن حسن اتصالہ بما قبلہ ووقف علی "ذٰلِکَ" ۱۲

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

انتقام (بدلہ) لے لیتا، مگر (یہ حکم اس لیے ہے) تاکہ تم لوگوں کو ایک دوسرے سے آزمائے، اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل (شہید) کیے جائیں گے، اللہ ان کے اعمال (کاموں) کو ہرگز برباد نہیں کرے گا"۔④

سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝

"اللہ (نیک لوگوں کو جنت کا) راستہ دکھائے گا، اور ان کی حالت درست کر دے گا"۔⑤

وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

"اور (نیک) لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا، جس جنت کی پہچان اس نے ان لوگوں کو (دنیا ہی) میں کرا دی تھی"۔⑥۔ (مومن کو جنت میں اپنی جگہ تلاش کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی، اور دنیا میں بھی پیغمبروں کے ذریعے جنت کی جانکاری مل گئی تھی)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے، تو وہ تمہاری مدد کرے گا، اور تمہارے قدم جما دے گا"۔⑦

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

"اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے، اُن کے لیے ہلاکت (و بربادی) ہے، اور (ایمان نہ لانے کی وجہ سے) اللہ ان کے (نیک) اعمال (نیک کاموں) کو برباد کر دے گا"۔⑧

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

"یہ اس لیے کہ ان کافروں نے اللہ کے اتارے ہوئے (قرآن) سے نفرت کی (قرآن کو ناپسند کیا)، تو اللہ نے ان کے (نیک) اعمال (نیک کام) برباد کر دیئے"۔⑨

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝

"کیا (آج کے) کافروں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ پہلے گزرے ہوئے کافروں (انکار کرنے والوں) کا انجام کیا ہوا؟ اللہ نے ان لوگوں کو ہلاک (و برباد) کر دیا، اور کافروں کے لیے بھی ایسی ہی سزائیں ہے"۔⑩

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ ع

"ایسا اس لیے ہوگا کہ ایمان والوں کی مدد کرنے والا خود اللہ ہے، اور کافروں (انکار کرنے والوں) کا کوئی مددگار نہیں ہے"۔⑪

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ

"بیشک اللہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسی جنتوں (باغات) میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور کافر (حق کا انکار کرنے والے دنیا میں چند روز کی زندگی کے) مزے لوٹ لیں، اور جانوروں کی طرح کھا پی لیں، اور (کافروں) کا ٹھکانہ جہنم

مَثْوًى لَّهُمْ ⑫

ہے''۔⑫

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ⑬

''اور (اے نبی ﷺ!) کتنی ہی بستیاں ہیں، جو آپ کی اس بستی (مکہ) سے زیادہ طاقتور (اور مضبوط) تھیں، جس (مکہ کے رہنے والوں) نے آپ (ﷺ) کو نکال دیا تھا، ہم نے (پہلے کی طاقت ور) قوموں کو جب ہلاک کیا تو ان کو کوئی بچانے والا نہیں تھا''۔⑬۔(جب پہلے طاقتور قوموں کو ہلاک کر دیا ہے تو ان کے مقابلے میں مکہ اور عرب والوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے)۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ⑭

''کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو، وہ ان لوگوں کی طرح ہوسکتا ہے جن کے لیے ان کا بُرا عمل اچھا بنا دیا گیا ہے، اور (جو لوگ) اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں؟''۔⑭۔(سیدھے راستے والا اور اپنی خواہش کے حساب سے چلنے والا دونوں برابر نہیں ہے)۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ⑮

''نیک لوگوں سے جس ''جنت'' کا وعدہ کیا گیا ہے، اس کی شان تو یہ ہے کہ اس جنت میں کبھی خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں، اور کبھی مزہ نہ بدلنے والے دودھ کی نہریں ہیں، اور پینے میں بڑی لذیذ شراب کی نہریں ہیں، اور خالص (اصلی) شہد کی نہریں ہیں، اور ان کے لیے جنت میں ہر قسم کے پھل ہوں گے، اور ان کے رب کی طرف سے بخشش (گناہوں کی معافی) بھی ہے، (کیا یہ جنتی لوگ) ان لوگوں کی طرح ہوسکتے ہیں، جو ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے، اور انہیں کھولتا ہوا گرم پانی پلایا جائے گا، جو ان کی ''انتڑیوں'' (آنتوں) کو کاٹ دے گا''۔⑮

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۣ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ⑯

''اور (اے نبی ﷺ! منافقین) میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں، جو کان لگا کر آپ کی بات سنتے ہیں، پھر جب آپ کے پاس سے نکل کر باہر آتے ہیں، تو علم والے (صحابہ کرام) سے پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی نبی (ﷺ) نے کیا کہا ہے؟ یہ (منافقین) وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے، اور (یہ) اپنی ''خواہشات'' کے پیچھے چلتے ہیں''۔⑯

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ⑰

''جن لوگوں نے ہدایت (اسلام) قبول کیا، اللہ ان کو (اور) زیادہ ہدایت دیتا ہے، اور ''تقویٰ'' عطا کرتا ہے (اللہ ان کاموں کی توفیق دیتا ہے جن کے ذریعے نیک لوگ جہنم کی آگ سے بچ جاتے ہیں)''۔⑰

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾

''تو (کافر) لوگ اب بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آ جائے؟ (اگر ایسا ہے) تو قیامت کی نشانیاں تو آ ہی چکی ہیں، پھر جب وہ قیامت ان کے پاس آ جائے گی، تو اس وقت نصیحت (اسلام قبول) کرنے کا موقع نہیں رہے گا (اسلام قبول کرنے کا موقع قیامت آنے سے پہلے پہلے تک تھا)''۔﴿١٨﴾۔ (قیامت کی سب سے بڑی نشانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ''بعثت۔ نبی بننا'' ہے، قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے)۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ ع ٨

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں، اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی (معافی مانگتے رہیں)، اور (اے لوگو!) اللہ تم سب کی ''نقل و حرکت'' (چلنے پھرنے) اور تمہاری قیام گاہ (رہنے سہنے کی جگہ) کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿١٩﴾۔ (اس آیت میں اللہ نے خود ہی کہا کہ وہ اکیلا ہے)۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾

''اور ایمان والے کہہ رہے تھے کہ کوئی سورت کیوں نہیں اتاری جاتی؟ (جس میں جہاد کا حکم دیا جائے)، مگر جب ایک ''جچی تلی'' (صاف مطلب والی) سورت اتری جس میں جہاد کا ذکر تھا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری تھی، وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی چھا گئی ہو (موت کا دورہ پڑ رہا ہو)، (ان منافقوں) کے لیے ہلاکت و بربادی ہے''۔﴿٢٠﴾

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾

''(ان منافقوں کے لیے یہ تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) بات مانتے اور اچھی بات کہتے، پھر جب (جہاد کا) حکم آ گیا تو اگر وہ اللہ سے (کیے ہوئے وعدے میں) سچے رہتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا''۔﴿٢١﴾

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

''پھر (اے منافقو!) اگر تم نے (جہاد سے) منہ موڑا تو تم سے کیا امید رکھی جائے؟ اگر تم حاکم بن جاؤ، تو زمین میں فساد کرنے لگو، اور اپنے خونی رشتے کاٹنے لگو''۔﴿٢٢﴾۔ (جہاد سے منہ موڑنے سے ظلم و زیادتی اور ناانصافی بڑھ جائے گی، جس کی ایک شکل رشتے ناطے توڑ لینا ہے، جہاد کا ایک اہم مقصد دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنا ہے)۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

''یہ (انکار کرنے والے) لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت (پھٹکار) ہے، اللہ نے ان کو اندھا اور بہرا بنادیا ہے''۔﴿۲۳﴾

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

''کیا (انکار کرنے والے) لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں؟''۔﴿۲۴﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

''حق واضح ہوجانے کے بعد (منافقین) پیٹھ پھیر کر چل دیئے، شیطان نے (ان کے برے کاموں) کو (ان کی نگاہوں میں) ''اچھا'' بنا دیا ہے، اور ان لوگوں کو (لمبی عمر) کی امید دلائی (کہ جہاد سے دور رہو گے تو بہت دنوں تک زندہ رہو گے)''۔﴿۲۵﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِىْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾

''یہ سب اس لیے کہ ان (منافقوں نے) اللہ کے دین (اسلام) کو ناپسند کرنے والوں (یہودیوں) سے یہ کہا کہ ہم تمہاری کچھ باتیں (اسلام اور محمد کے خلاف) مان لیں گے، اور اللہ ان لوگوں کے ''راز'' (خوب) اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۲۶﴾۔(منافقوں نے اندر ہی اندر یہودیوں سے سازباز کررکھی تھی، وہ مسلمانوں کے بارے میں یہودیوں کو بتایا کرتے تھے، منافقین مسلمانوں کے لیے گھر کا بھیدی اور آستین کے سانپ تھے)۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

''پھر اس وقت ان (منافقوں اور کافروں کا) کیا حال ہوگا، جب فرشتے ان کی روح اس طرح نکال لیں گے، کہ ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مار رہے ہوں گے؟''۔﴿۲۷﴾۔ (منافقوں سے کہا جارہا ہے کہ جہاد سے بھاگتے ہو، موت سے کیسے بھاگو گے؟ قبر کا عذاب برحق ہے، یہ آیت بھی ثبوت ہے، فرشتے مارتے ہیں)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ ع

''یہ (عذاب) اس لیے ہے کہ یہ (منافقین) اس راستے پر چلے جس نے اللہ کو ناراض کردیا، اور اللہ کی (خوشی) کو ناپسند کیا، اسی لیے اللہ نے ان (منافقوں) کے (نیک) اعمال برباد کردیئے''۔﴿۲۸﴾۔(اللہ کی خوشی یہ تھی کہ منافقین مسلمانوں کا ساتھ دیتے مگر ان منافقوں نے یہودیوں کا ساتھ دیا، یہودیوں کی خوشی کو پسند کیا، اس لیے زبانی طور پر مسلمان ہونے کے بعد جو نیک کام کیے ہیں، ظاہری طور پر نمازیں پڑھی ہیں، اللہ کے راستے میں جو خرچ کیا ہے، اللہ دنیا ہی میں اس کا اجر دے دے گا)۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ

''جن کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے، کیا وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ

لَّنۡ يُّخۡرِجَ اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ﴿۲۹﴾

ان کے ''کینوں'' کو کبھی ظاہر نہیں کرے گا؟''۔﴿۲۹﴾

وَلَوۡ نَشَآءُ لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ‌ؕ وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِىۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۰﴾

''اور اگر ہم چاہیں تو ایسے (منافق) لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دکھا دیں، اور آپ انھیں ان کے چہروں سے پہچان جائیں، اور بیشک (اب بھی) آپ ان (منافقوں کو) بات چیت کے انداز سے ضرور پہچان لیں گے، اور اللہ تمہارے سبھی کام کو (خوب) اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۳۰﴾

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتّٰى نَعۡلَمَ الۡمُجٰهِدِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَالصّٰبِرِيۡنَۙ وَنَبۡلُوَا۟ اَخۡبَارَكُمۡ ﴿۳۱﴾

''اور (اے مسلمانو!) ہم بیشک تمھیں آزمائیں گے، تاکہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو جان لیں، اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کرلیں''۔﴿۳۱﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡهُدٰىۙ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـئًا‌ؕ وَسَيُحۡبِطُ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۳۲﴾

''بیشک جن لوگوں نے کفر کیا ہے، اور (دوسروں کو) اللہ کے راستے (اسلام) سے روکا ہے، اور ہدایت ظاہر ہونے کے بعد بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے، ایسے لوگ اللہ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، اور جلد ہی اللہ ان کے (نیک) اعمال برباد کردے گا''۔﴿۳۲﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۳﴾

''اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو (بات مانو)، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہا مانو، اور اپنے اعمال (اچھے کاموں) کو برباد نہ کرو''۔﴿۳۳﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ﴿۳۴﴾

''بیشک جن لوگوں نے کفر کیا (اسلام قبول نہیں کیا)، اور (دوسروں کو) اللہ کے راستے (اسلام) سے روکا، پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے، تو اللہ انھیں کبھی بھی معاف نہیں کرے گا''۔﴿۳۴﴾

فَلَا تَهِنُوۡا وَتَدۡعُوۡۤا اِلَى السَّلۡمِ ۖ وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمۡ وَلَنۡ يَّتِرَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۵﴾

''تو (اے مسلمانو!) تم ہمت نہ ہارو، اور (اپنے آپ کو کمزور سمجھتے ہوئے) دشمنوں کو صلح کی دعوت مت دو (اگر دشمن صلح کی دعوت دیں تو اسے قبول کرلو)، تم ہی سربلند رہو گے، اللہ تمہارے ساتھ ہے، اور وہ تمہارے (اچھے) اعمال (نیک کاموں) کو ہرگز برباد نہیں کرے گا''۔﴿۳۵﴾

اِنَّمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ‌ ؕ وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا يُؤۡتِكُمۡ اُجُوۡرَكُمۡ وَلَا يَسۡـئَلۡكُمۡ اَمۡوَالَكُمۡ ﴿۳۶﴾

''(اے لوگو!) بیشک دنیا کی زندگی تو بس کھیل اور تماشا ہے، اور اگر تم ایمان لاؤ گے، اور تقویٰ کی زندگی گزارو گے (نیک بن کر رہو گے)، تو اللہ تمھیں بدلہ دے گا، اور اللہ تم سے تمہارا مال نہیں مانگتا''۔﴿۳۶﴾

اِنۡ يَّسۡـئَلۡكُمُوۡهَا فَيُحۡفِكُمۡ تَبۡخَلُوۡا وَيُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ ﴿۳۷﴾

''(اے لوگو!) اگر اللہ تم سے تمہارا مال مانگتا، اور زور دے کر سب مال مانگ لیتا، تو تم بخیلی (کنجوسی) کرنے لگتے، اور وہ تمہارے کینوں (دلی ناراضگی) کو ظاہر کردیتا''۔﴿۳۷﴾۔ (اللہ کے راستے میں پورا مال خرچ

کرنے کے حکم سے ناراضگی پیدا ہوگی، لہٰذا اپنے فائدے کے لیے کچھ نہ کچھ مال ضرور خرچ کرتے رہو)۔

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾ ع ٨

''(اے لوگو!) سنو! تم ہی تو ہو کہ تمھیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے کہا جاتا ہے، تو تم میں سے کوئی بخیلی (کنجوسی) کرنے لگتا ہے، اور جو بخیلی کرتا ہے تو وہ اپنے آپ ہی سے بخیلی کرتا ہے (اس میں خود اس کا نقصان ہے)، اللہ مالدار ہے (اللہ بے نیاز ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں)، اور تم سب فقیر ہو (اسی اللہ کے محتاج ہو) اور اگر تم نہیں مانو گے تو اللہ تمہاری جگہ (دوسری قوم) لے آئے گا جو تم جیسے (نافرمان) نہیں ہوں گے''۔ ﴿٣٨﴾

آیات: 29 — (48) سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ — رکوع: 4

سورہ ''فَتْح'' کے بارے میں:

سورہ ''فَتْح'' نمبر (48)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (111)۔ اَلْفَتْح: فتح۔ صلح حدیبیہ/ فتح مکہ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''فَتْح'' سورہ نمبر (48) مدنی سورہ ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (29) آیتیں اور (4) رکوع ہیں۔

یہ سورت ''حدیبیہ'' کے موقع پر اتری، نبی ﷺ نے خواب دیکھا کہ مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں، (6) ہجری میں نبی ﷺ 1400 کے قریب صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مکہ نکلے لیکن مکہ سے قریب ''حدیبیہ'' کے مقام پر کافروں نے آپ ﷺ کو روک دیا، نبی ﷺ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا ''سفیر'' بنا کر بھیجا، قریش کے سرداروں سے بات کرنے کے بعد یہ بات طے ہوئی کہ مسلمان آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں، مسلمانوں نے آئندہ سال کے وعدے پر سر کے بال منڈوا لیے اور قربانیاں کرلیں، نبی ﷺ نے کافروں کی شرطوں پر صلح کرلی، حدیبیہ سے مدینہ کے راستے میں یہ سورت اتری۔ صلح حدیبیہ کے دو سال بعد (8) ہجری میں مکہ فتح ہوگیا۔

حدیبیہ میں کن شرطوں پر صلح ہوئی تھی؟

۱) اس سال مسلمان مکہ میں داخل ہوئے بغیر واپس جائیں گے اور آئندہ سال تین دن کے لیے مکہ آئیں گے۔ تلوار میان میں ہوں گی۔

۲) دس سال تک فریقین جنگ بند رکھیں گے۔

۳) جو محمد ﷺ کے ساتھ عہد میں داخل ہونا چاہے وہ ہو جائے اور جو قریش کے ساتھ ہونا چاہے وہ ہو جائے۔

۴) قریش کا کوئی آدمی مدینہ جائے گا تو مدینہ والے واپس کر دیں گے اور محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ آئے تو ان کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ اس پر کچھ صحابہ کرام کو اطمینان نہیں تھا۔ (الرحیق المختوم۔ شیخ صفی الرحمن مبارکپوری)

سورہ "فَتْح" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "فَتْح" کے شروع میں "صلح حدیبیہ" کے بارے میں ہے کہ "فتح مبین" (کھلی فتح ہے)، اس سے مراد: فتح مکہ بھی ہے۔ (۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے۔ (۳) ایمان والوں کے لیے جنت کا ذکر ہے۔ (۴) منافق مردوں اور عورتوں پر اللہ کا عذاب ہے۔ (۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہیں، ایمان والوں کو چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں، ان کا ساتھ دیں، ان کی عزت کریں۔ (۶) بیعت کے بارے میں ہے کہ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ (۷) منافقوں کے بارے میں ہے جو مال کی لالچ میں جنگ میں شریک ہوتے ہیں۔ (۸) اللہ سب سے راضی ہو گیا جو درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے، عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو سب صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت لینے لگے کہ عثمان کے خون کا بدلہ لیا جائے گا، مگر یہ خبر جھوٹی پھیلا دی گئی تھی۔ (۹) اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمرہ کرنے والے "خواب" کو سچ کر دکھایا۔ (۱۰) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے لیے ہیں، دین سب دینوں پر غالب ہو کر رہے گا۔ (۱۱) آخری آیت میں صحابہ کرام کی فضیلت ہے، آپس میں نرم اور کافروں پر سخت ہیں، رکوع کرنے والے سجدے کرنے والے ہیں، اللہ کی خوشی چاہنے والے ہیں، کافر لوگ صحابہ کرام سے جلتے ہیں، اللہ نے سب صحابہ سے بخشش اور بڑے بدلے (جنت) کا وعدہ کر رکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝١

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ کو "کھلی ہوئی فتح" عطا فرمائی ہے"۔ ۝١۔ (صلح حدیبیہ "کھلی ہوئی فتح" ہے، اسی کے نتیجے میں "مکہ" فتح ہوا۔ صلح کی ظاہری شرطوں کو قبول کرنے کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ صبر کرنا پڑا، لیکن عربوں میں سے بہت زیادہ لوگ اسلام میں صلح حدیبیہ کے بعد ہی داخل ہوئے)۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝٢

"تاکہ اللہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے، اور آپ پر اپنی نعمت پوری کر دے، اور آپ کو سیدھے راستے پر چلائے"۔ ۝٢۔ (۱) گناہ کو معاف کر دینے کا مطلب: دعوتی اور جہادی زندگی میں کوتاہیوں کو اللہ نے معاف کر دیا۔ (۲) نعمت پوری کر دینے کا مطلب:

اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دین اسلام کو مکمل کر دیا، دین اسلام کو عزت دی، اسی وجہ سے اسلامی حکومت کے علاقے دن بدن پھیلتے پھیلتے چلے گئے۔ (۳) سیدھے راستے پر چلانے کا مطلب: یہ ہے کہ ایسے دین کی طرف آپ کو راستہ دکھایا جس میں کوئی کمی اور کجی نہیں ہے، صلح حدیبیہ کے بعد سیدھے راستے زیادہ واضح ہو گئے)۔

وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک زبردست مدد دے''۔﴿۳﴾۔(زبردست مدد کرنے کا مطلب: یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد مستقبل میں ایسی کامیابی دے گا جس کے بعد اسلام طاقتور ہوتا چلا جائے گا، دشمن ذلیل وخوار ہوں گے)۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾

''اسی اللہ نے ایمان والوں کے دلوں میں سکون اور اطمینان ڈال دیا تھا، تاکہ ان کے ایمان میں اور زیادتی ہو جائے، اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۴﴾

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۵﴾

''تاکہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان جنتوں (باغات) میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور تاکہ اللہ نیک لوگوں کے گناہوں کو معاف کر دے، اور یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے''۔﴿۵﴾

وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾

''اور (تاکہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں، اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے، جو اللہ کے بارے میں بُرا گمان رکھتے ہیں، مصیبت (لوٹ کر) ان ہی پر (آنے والی) ہے، اور اللہ کا غضب (غصہ) ان لوگوں پر ہوا، اور ان لوگوں پر لعنت کی ہے، اور ان کے لیے جہنم تیار کر رکھا ہے، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے''۔﴿۶﴾

وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾

''اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں، اور اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۷﴾

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۸﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) بیشک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، (جنت کی) خوشخبری سنانے والا، اور (جہنم سے) ڈرانے والا (بنا کر) بھیجا ہے''۔﴿۸﴾

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۹﴾

''تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، اور (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کرو، اور ان کی عزت کرو، اور صبح و شام اللہ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہو''۔﴿۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) بیشک جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیعت کررہے ہیں، اصل میں وہ اللہ سے بیعت کررہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے، اس کے بعد جو کوئی عہد (وپیمان) توڑے گا، اس کے عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا، اور جو کوئی اس عہد (وپیمان) کو پورا کرے گا، جو اس نے اللہ سے کیا ہے، تو اللہ اس کو بہت بڑا بدلہ (جنت) دے گا''۔﴿۱۰﴾ (بیعت رضوان کی طرف اشارہ ہے جو عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر مشہور ہونے کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لی تھی۔ (6) ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (14) سو کے قریب صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مکہ نکلے لیکن مکہ سے قریب ''حدیبیہ'' کے مقام پر کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا ''سفیر'' بنا کر بھیجا، تو عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر مشہور ہوگئی اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے بدلہ لینے کی بیعت لی، مگر قتل کی خبر جھوٹی نکلی)۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾

''(حدیبیہ کے سفر سے) پیچھے رہ جانے والے دیہاتی (منافق لوگ) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہیں گے کہ ہمارے مال ودولت اور ہمارے بال بچوں نے ہمیں مشغول کردیا تھا، اس لیے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لیے بخشش (گناہوں کی معافی) کی دعا کیجیے، وہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: اگر اللہ تمھیں نقصان پہنچانا چاہے، یا فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ کرنے کی طاقت رکھتا ہو؟ (کوئی نہیں)، بلکہ تم جو کچھ بھی کررہے ہو، اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۱۱﴾

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

''(اے پیچھے رہنے والے دیہاتیو! منافقو!) بلکہ تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مومن لوگ اپنے گھر والوں کے پاس کبھی بھی لوٹ کر واپس نہیں آسکیں گے، اور یہ خیال تمہارے دلوں کو بہت اچھا لگا، اور تم نے بہت بُرا گمان کرلیا (کہ اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہیں کرے گا)، اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے''۔﴿۱۲﴾

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

''اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان نہیں لائے گا (تو وہ یاد رکھے کہ) ہم نے کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے بھڑکتی آگ تیار کررکھی ہے''۔﴿۱۳﴾

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾

''اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی (حکومت) اللہ ہی کے لیے ہے، جسے وہ چاہے معاف کر دے، اور جسے چاہے سزا دے، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت رحم والا ہے''۔﴿۱۴﴾

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

''(مسلمانو!) جب تم غنیمت کے مال لینے کے لیے جانے لگو گے، تو (یہ حدیبیہ کے سفر سے) پیچھے رہنے والے (منافقین) تم سے کہیں گے: ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو، وہ اللہ کی بات کو بدلنا چاہتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے، اللہ نے پہلے ایسا فرما دیا ہے، بلکہ تم لوگ ہم سے ''حسد'' کرتے ہو، (ایسی بات نہیں ہے) بلکہ (پیچھے رہ جانے والے) لوگ بہت کم سمجھتے ہیں''۔﴿۱۵﴾

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں (منافقوں) سے کہہ دیجیے: جلد ہی تمھیں ایسے لوگوں سے (لڑنے کے لیے) بلایا جائے گا جو بڑے طاقت ور ہیں (بڑے لڑنے والے ہیں)، جن سے تم جہاد کرو گے، یا وہ مسلمان ہو جائیں گے، تو اگر تم رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات (جہاد کے لیے) مان لو گے، تو اللہ تمھیں اچھا بدلہ دے گا، اور اگر تم منہ موڑو گے جیسا کہ (اس سے پہلے حدیبیہ جاتے وقت) منہ موڑ لیا تھا، تو وہ تمھیں دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب دے گا''۔﴿۱۶﴾۔ (بڑے طاقتور لوگوں سے مراد کون ہے؟ اس سے مراد کسی نے کہا: فارس (ایران والے) ہیں۔ کسی نے کہا: روم والے ہیں۔ کسی نے کہا: فارس اور روم والے دونوں ہیں۔ کسی نے کہا: ہوازن اور ثقیف والے ہیں۔ کسی نے کہا: مسیلمہ کذاب کے ماننے والے مراد ہیں۔ اس آیت میں جن سے لڑائی ہوگی اس سے ''ٹیکس'' لینے کی بات نہیں ہے، یا تو جہاد کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے، تو فارس والوں اور روم والوں سے تو ٹیکس لیا جا سکتا تھا۔ اس لیے اس آیت میں اکثر مفسرین کا کہنا ہے کہ ''مسیلمہ کذاب'' کے ماننے والے لوگوں سے لڑنا مراد ہے)۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ ع

''اندھے پر (جہاد نہ کرنے کا) کوئی گناہ نہیں ہے، نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے، اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے، اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فرمانبرداری کرے (بات مانے گا)، اسے اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور جو کوئی منہ موڑے گا اسے اللہ دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب دے گا''۔﴿۱۷﴾

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ

''بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی (خوش) ہو گیا، جب وہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے، اللہ نے ایمان

قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾

والوں کے دلوں کا (اخلاص) جان لیا، اس لیے ان پر سکون واطمینان نازل کیا، اور ایمان والوں کو انعام میں "قریبی فتح" عطا فرمائی (یعنی خیبر کی فتح عطا فرمائی جو یہودیوں کا گڑھ تھا، اور حدیبیہ سے واپسی پر مسلمانوں نے اسے فتح کرلیا)"۔﴿١٨﴾

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾

"اور (ایمان والے) "غنیمت" میں بہت سے مال حاصل کریں گے، اور اللہ سب پر غالب، (بڑا زبردست) بڑی حکمت والا ہے"۔﴿١٩﴾۔ (حدیبیہ کے مقام پر جنگ نہ ہونے میں اور صلح ہوجانے میں اللہ کی بے شمار حکمتیں ہیں، اور بیعت کرنے والوں کی جاں نثاری کا بدلہ دے گا، خیبر سے غنیمت کی شکل میں ان کو مل جائے گا، اور اللہ کے یہاں جنت کی شکل میں بہت بڑا بدلہ موجود ہے)۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾

"اور (اے ایمان والو!) اللہ نے تم سے (اور بھی) بہت سی "غنیمتوں" (مالوں) کا وعدہ کر رکھا ہے، جنھیں تم جلد حاصل کروگے (فتح مکہ نصیب ہوگی) اور اس نے تمھیں (صلح حدیبیہ یا خیبر کی فتح) تو جلد ہی دے دی، اور لوگوں کے ہاتھوں (خیبر کے یہودیوں اور اس کا ساتھ دینے والوں) کو تمہاری طرف بڑھنے سے روک دیا، تاکہ (یہ صلح حدیبیہ) ایمان لانے والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے (صلح حدیبیہ "شکست" اور "توہین" نہیں بلکہ فتح والی نشانی تھی)، اور تمھیں سیدھے راستے کی طرف چلائے"۔﴿٢٠﴾۔ (سیدھا راستہ ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے)۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾

"اور اللہ ایک اور (فتح، یعنی 8ہجری میں فتح مکہ) دے گا جو ابھی تمہارے قابو میں نہیں آئی، لیکن اللہ نے اس کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔﴿٢١﴾

وَ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾

"اور اگر یہ کافر لوگ (حدیبیہ کے میدان میں) تم سے لڑتے تو بیشک پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، پھر وہ لوگ اپنا کوئی یار ومددگار بھی نہ پاتے"۔﴿٢٢﴾

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾

"اللہ کی یہی "سنت" پہلے سے چلی آرہی ہے، اور آپ (ﷺ) اللہ کی "سنت" میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے (شروع سے اللہ کا قانون ہے کہ جو حق پر ہیں اللہ ان کی مدد ضرور کرتا ہے)"۔﴿٢٣﴾

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾

''اور اسی اللہ نے مکہ کی وادی (جبل تنعیم) میں ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا، اور تمہارے ہاتھوں کو ان لوگوں تک پہنچنے سے روک دیا، جب کہ تم لوگ ان پر قابو پا چکے تھے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح سے دیکھ رہا ہے''۔﴿۲۴﴾۔ (حدیبیہ کے موقع پر مکہ کے ''۸۰'' آدمی ہتھیار لے کر ''جبل تنعیم'' کی طرف سے آئے اور نبی ﷺ کو نقصان پہنچانا چاہا، لیکن وہ سب پکڑ لیے گئے، اور نبی ﷺ نے سب کو معاف کر دیا اس طرح ایک دوسرے کے ہاتھ جنگ سے رک گئے۔ صحیح مسلم۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ} [الفتح: 24] الْآيَةَ۔ حدیث نمبر 1808)۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾

''(اے مسلمانو! کفار قریش اور مشرکین عرب) تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا، اور تمھیں مسجد حرام سے روکا، اور قربانی کے جانوروں کو اس کی جگہ تک پہنچنے سے روک دیا (نبی ﷺ اور صحابہ کرام کو عمرہ کرنے سے روک دیا گیا ساتھ میں لائے گئے جانور بھی روک دیئے گئے)، اور اگر (مکہ میں) کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تمھیں خبر نہ ہونے کی وجہ سے تم انھیں پیس ڈالتے، پھر نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کر گزرنے سے تمھیں ان کے بارے میں رنج ہوتا (تو تمھیں لڑائی سے نہ روکا جاتا، اور جنگ اس لیے بھی نہیں ہوئی) تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت (اسلام) میں داخل کر دے، اور اگر مسلمان الگ ہوتے تو ہم مکہ کے کافروں کو دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب دیتے''۔﴿۲۵﴾۔ (یعنی مکہ میں جو مسلمان کافروں کا ظلم سہہ رہے تھے اگر وہ وہاں سے چلے جاتے تو ہم ان کافروں سے مسلمانوں کی جنگ کرا دیتے جس کے نتیجے میں وہ کافر ہار جاتے)۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

''تو جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کے ''تعصب'' (ضد) کو جگایا، تو اللہ نے ایسے موقع پر اپنے رسول اور ایمان والوں پر ''سکون'' نازل فرمایا، اور ایمان والوں کو تقویٰ (اللہ سے ڈرنے) والی بات پر قائم رکھا (ہر حال میں اللہ اور اس کی رسول ﷺ کی بات ماننے پر جمائے رکھا)، اور وہ ایمان والے (دین اسلام اور نبی ﷺ کا ساتھ دینے کی

عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع

وجہ سے کلمہ توحید) کے زیادہ حقدار اور لائق تھے، اور اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۲۶﴾۔ (جاہلیت کے ''تعصّب'' سے کیا مراد ہے؟: حُدیبیہ میں ''صُلح نامہ'' لکھتے وقت ''بسم اللہ'' اور ''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھنے پر اعتراض کرنا ہے)۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

''بیشک اللہ نے اپنے رسول کو خواب میں ''حق'' کے ساتھ سچی خبر دی، ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا تو اے ایمان والو!) تم لوگ ضرور مسجد حرام (مکہ) میں ''امن'' (شانتی) کے ساتھ داخل ہوگے، اس وقت اپنے سروں کو منڈائے یا بال تراشے ہوگے، تمھیں کسی قسم کا ڈر نہیں ہوگا، اللہ وہ کچھ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے (یعنی مکہ میں مسلمان مردوں اور عورتوں کا پایا جانا اور جنگ ہونے کی صورت میں ان کے قتل کیے جانے کا خطرہ تھا اس لیے حدیبیہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا)، اور اللہ نے وہ خواب پورا ہونے سے پہلے ہی ایک قریبی فتح (صلح حدیبیہ یا خیبر کی فتح) عطا کر دی ہے''۔﴿۲۷﴾۔ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا کہ مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں، (6) ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (14) سو کے قریب صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مکہ نکلے لیکن مکہ سے قریب ''حدیبیہ'' کے مقام پر کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک دیا تھا آپ واپس چلے گئے اور اللہ نے آپ کا یہ خواب پورا کر دیا اور جلد ہی مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے)۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

''اسی اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق (سچا دین) دے کر بھیجا، تاکہ اسے ہر دوسرے دین پر غالب کر دے، اور اللہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے''۔﴿۲۸﴾۔ (دنیا میں اسلام غالب ہو کر رہے گا)۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں، وہ کافروں پر سخت ہیں (کافروں سے دب کر نہیں رہتے)، اور آپس میں رحم دل ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو اس حال میں دیکھیں گے، کہ کبھی رکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں ہیں، اللہ کے فضل اور (اس کی) خوشی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں، سجدہ کرنے کی وجہ سے ان کی نشانیاں ان کے چہروں پر (موجود) ہیں، ان کی خوبیاں تورات اور انجیل میں ہیں۔ ان کی مثال اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی ''کونپل'' نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، (اس وقت وہ) کسانوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ اللہ ان (صحابہ

معانقة ١٥ عند المتاخرين

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

کرام رضی اللہ عنہم کی اس ترقی) سے کافروں کا دل جلائے (غصہ دلائے)، اللہ نے ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے بخشش (گناہوں کی معافی) اور بڑے بدلے (جنت) کا وعدہ کر رکھا ہے''۔﴿۲۹﴾۔ (اس آیت میں صحابہ کرام کی کئی خصوصیات ہیں: (۱) کافروں پر سخت ہیں: یعنی دبنے والے نہیں ہیں، دین کے اصول میں سمجھوتہ کرنے والے نہیں ہیں۔ (۲) آپس میں رحم دل ہیں: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (۳) شب بیدار اور عبادت گزار ہیں: اللہ سے ڈرنے والے ہیں، سچے انسان ہیں ریاکار نہیں ہیں۔ (۴) شروع کے دنوں میں اسلام کے پودے کو پروان چڑھانے والی جماعت صحابہ کرام کی ہے۔ پہلے خود ایمان لائے۔ اس آیت سے پتہ چلا صحابہ کرام کو گالی دینے والے کافر ہیں۔ وہی لوگ صحابہ کرام سے جلتے ہیں، صحابہ کرام سے جلنے والا کبھی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا)۔

آیات: 18 | (49) سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ ''حُجُرَاتُ'' کے بارے میں:

سورہ ''حُجُرَاتُ'' نمبر (49)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (106)۔ اَلْحُجُرَات: کمرے۔ اس کا ذکر آیت نمبر (4) میں ہے۔

سورہ ''حُجُرَاتُ'' سورہ نمبر (49) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (18) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ ''حُجُرَاتُ'' میں سماجی خرابیوں کا ذکر ہے۔ سماج سدھار کے بہترین اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مثالی سماج اور آئیڈیل سوسائٹی کے لیے بہترین تعلیم سورہ حجرات میں ہے۔

سورہ ''حُجُرَاتُ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''حُجُرَاتُ'' کے شروع میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نہیں بڑھنا ہے۔ (۲) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند نہیں کرنی ہے۔ (۳) کوئی خبر لے کر آئے اس کی تحقیق کر لو آیت نمبر (۶) میں ہے۔ (۴) انصاف کرو۔ (۵) ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (۶) مذاق اڑانے، عیب لگانے سے منع کیا گیا ہے۔ (۷) بُرا گمان کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (۸) ٹوہ میں لگے رہنے سے منع کیا گیا ہے۔ (۹) غیبت سے دور رہنے کو کہا گیا ہے کہ جو غیبت کرتا ہے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ (۱۰) سب لوگ ایک آدم وحوا کی اولاد ہے۔ (۱۱) اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ (۱۲) ایمان والے ذرہ برابر شک نہیں کرتے، اسلام اور ایمان کے بارے میں ذکر ہے۔ (۱۳) اخیر میں ہے کہ آسمان وزمین کا غیب اللہ ہی جانتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے“

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ①

”اے ایمان والو! تم لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آگے نہ بڑھو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے“۔①

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ②

”اے ایمان والو! نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو، اور ان کے سامنے اونچی آواز میں بات نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے (اونچی آواز میں) بات کرتے ہو، ورنہ تمہارے اعمال (نیک کام) برباد ہو جائیں گے، اور تم اس کا احساس بھی نہ کرسکو گے“۔②

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ③

”بیشک جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے اپنی آوازیں دھیمی رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے خوب جانچ کر ”تقویٰ“ (نیکی) کے لیے چن لیا ہے، ان کے لیے ”بخشش“ (گناہوں کی معافی) اور بہت بڑا ”بدلہ“ (جنت) ہے“۔③

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَكَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَكۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ④

”(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ”کمروں“ (حجروں/گھروں) کے باہر سے آواز دیتے ہیں، ان میں سے اکثر لوگ بےعقل (ناسمجھ) ہیں“۔④

وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡهِمۡ لَكَانَ خَیۡرًا لَّهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ⑤

”اور (باہر سے آواز دینے والے) لوگ اس وقت تک صبر کرتے، جب تک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خود باہر نکل کر ان کے پاس آجاتے، تو ان کے لیے بہتر ہوتا، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت رحم والا ہے“۔⑤

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَكُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ ⑥

”اے ایمان والو! اگر کوئی ”فاسق“ (بدکار) تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا دو، اور پھر تمھیں اپنے کیے پر افسوس کرنا پڑے“۔⑥۔ (یہ آیت بتلاتی ہے کہ خبر کی تحقیق ضروری ہے۔ کوّا کان لیکر بھاگا تو پہلے کان کو چیک کرلیں)۔

وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِیۡكُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ؕ لَوۡ یُطِیۡعُكُمۡ فِیۡ كَثِیۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ

”(اے ایمان والو!) اور یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) موجود ہیں، اور اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہاری

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾

بات مان لیں تو تم خود مشکل میں پڑ جاؤ گے، لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت پیدا کر دی ہے، اور اس ایمان کو تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے، اور تمہارے دل میں ''کفر''، ''گناہ'' اور ''نافرمانی'' کی نفرت ڈال دی ہے، ایسے ہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں''۔﴿۷﴾

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾

''یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۸﴾

وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۹﴾

''اور اگر ایمان والوں کے ''دو گروہ'' آپس میں لڑ پڑیں، تو تم لوگ ان کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر ان میں سے ایک ''گروہ'' دوسرے کے ساتھ زیادتی کرے، تو زیادتی کرنے والے ''گروہ'' سے لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اور اگر وہ لوٹ آئے، تو تم دونوں گروہوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرا دو، اور انصاف سے کام لو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔﴿۹﴾

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

''بیشک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں، اس لیے اپنے بھائیوں کے درمیان ''صلح'' (ملاپ) کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔﴿۱۰﴾ (ایمانی رشتہ خونی رشتہ سے بڑا ہے، مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾

''اے ایمان والو! ایک جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ جس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں، اور عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ جن عورتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہ مذاق اڑانے والیوں سے بہتر ہوں، اور (اے ایمان والو!) تم ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ (ایک دوسرے کو طعنہ مت دو)، اور ایک دوسرے کو بُرے القاب سے نہ پکارو، ایمان لانے کے بعد بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں وہی ظلم کرنے والے ہیں''۔﴿۱۱﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

''اے ایمان والو! ''بدگمانی'' (بُرے گمان) سے بچو (آپس میں اچھا گمان رکھو)، بیشک کچھ ''بدگمانی'' گناہ ہے، اور کسی کی ''ٹوہ'' میں نہ لگو (عیب تلاش کرنے کے لیے ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو)، اور تم میں

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا، تم بالکل پسند نہیں کرو گے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۲﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾

''اے لوگو! بیشک ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور ہم نے تمھیں ''قوموں'' اور ''قبیلوں'' میں اس لیے بانٹ دیا ہے، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے''۔﴿۱۳﴾

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

''دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے کہہ دیجیے کہ تم ایمان تو نہیں لائے، لیکن کہو کہ ہم اسلام لے آئے، اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فرمانبرداری کرو گے (بات مانو گے)، تو اللہ تمہارے (نیک) اعمال (کے ثواب) میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا، بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔﴿۱۴﴾

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

''بیشک مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائے، پھر ذرہ برابر شک میں نہیں رہے، اور اپنے مال ودولت اور اپنی جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، یہی لوگ سچے ہیں''۔﴿۱۵﴾

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾

''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے) کہہ دیجیے: کیا تم اللہ کو اپنے دین کی خبر دیتے ہو؟ جب کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے، اور جو زمین میں ہے، اور اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۱۶﴾

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

''دیہاتی لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے کہہ دیجیے: اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ جتلاؤ، بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمھیں ایمان کی ہدایت دی ہے، اگر تم واقعی اپنی بات میں سچے ہو''۔﴿۱۷﴾

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

''بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی سب ''چھپی چیزوں'' کو جانتا ہے، اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔﴿۱۸﴾

رکوع:3 | سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ (50) | آیات:45

سورہ"قَاف" کے بارے میں:

سورہ "قَاف" نمبر (50)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (34)۔ قٓ: حرف قاف۔اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "قَاف" سورہ نمبر (50) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (45) آیتیں اور (3) رکوع ہیں۔

سورہ"قَاف" کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے خطبہ میں "سورہ قاف" پڑھا کرتے تھے: عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: »لَقَدْ كَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا، سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ، وَمَا أَخَذْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، إِذَا خَطَبَ النَّاسَ« "(صحيح مسلم ـكِتَابُ الْجُمُعَةِ۔ بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ۔حديث نمبر 873) ۔ ام ہشام رضی اللہ عنہا بنت حارثہ بن نعمان نے کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا "تنور" ایک ہی تھا، دو برس یا ایک برس اور کچھ ماہ تک۔اور میں نے "سورۂ ق" کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سیکھا ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے، جب خطبہ دیتے تھے"۔

سورہ"قَاف" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "قَاف" کے شروع میں اللہ نے "قرآن" کی قسم کھائی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق صرف اللہ کی قسم کھائے۔ (۲) کافروں کی بات ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا تعجب کی بات ہے۔ (۳) اللہ نے لوگوں کو آسمان و زمین پر غور کرنے کو کہا ہے۔ (۴) بارش کے ذریعے کھجور کے اونچے اونچے درخت اُگاتا ہے، کل قیامت کے دن مُردے کو زندہ کرے گا۔ (۵) قوم نوح، کنویں والے، ثمود، عاد، فرعون اور لوط کی قوم کا ذکر ہے۔ (۶) اللہ انسان کی "شہ رگ" سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (۷) "كِرَامًا كَاتِبِيْنَ" انسان کے دونوں طرف فرشتے موجود ہیں سب کچھ لکھ لیتے ہیں۔ (۸) موت کی سختی کا ذکر ہے۔ (۹) قیامت کا منظر ہے۔ (۱۰) صور پھونکے جانے کا ذکر ہے۔ (۱۱) اللہ جہنم سے کہے گا کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی: اور ہے کیا؟ (۱۲) آسمان و زمین کو اللہ نے چھ دنوں میں پیدا کیا ہے۔ (۱۳) کل قیامت کے دن زمین پھٹ جائے گی اور لوگ باہر نکل آئیں گے۔ (۱۴) اخیر میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی پر زور زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

قٓ ۚ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ ۚ‏ ①

"قاف" قرآن مجید کی قسم!" ۔①۔ (قٓ: (یہ حرف مقطّع ہے، اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے۔ قرآن اللہ کا کلام ہے، قرآن مخلوق نہیں ہے۔ مجید کا معنی ہے: شان والا)۔

بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ فَقَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا شَىۡءٌ عَجِيۡبٌ ۚ ②

"بلکہ (انکار کرنے والے) "تعجب" کرتے ہیں کہ ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا ان کے پاس آیا، تو کافروں نے کہا: یہ تو بڑی عجیب بات ہے" ۔②

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌۢ بَعِيۡدٌ ③

"(کافروں نے کہا) کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی میں مل جائیں گے؟ اس کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہماری سمجھ سے دور ہے (سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے)" ۔③

قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ ۚ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ ④

"(انسانوں کے جسموں) میں سے زمین (کھا کر) جو کچھ گھٹاتی ہے ہمیں اس کا پورا علم ہے (اس لیے دوبارہ زندہ کرنا اور زیادہ آسان ہے)، (اور یہ سب) ہمارے پاس ایک "کتاب" (لوح محفوظ) میں (موجود) ہے" ۔④

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ⑤

"بلکہ جب "حق" (قرآن) ان (کافروں) کے پاس آیا تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا، تو یہ لوگ ایک الجھی ہوئی بات میں پڑ گئے" ۔⑤۔ (کبھی تو کہتے ہیں کہ یہ نبی شاعر ہیں اور قرآن شاعری ہے، اور کبھی کہتے ہیں کہ نبی کاہن ہے اور یہ قرآن کہانت ہے، کبھی کہتے ہیں کہ نبی جادوگر ہیں اور قرآن جادوگری ہے، کبھی کہتے ہیں کہ قرآن پرانی کہانیاں ہیں، یہ لوگ خود الجھ گئے کہ کیا کہیں اور کیا نہ کہیں!)۔

اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ⑥

"کیا (حق کا انکار کرنے والوں) نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے کس طرح بنایا؟ اور اسے خوبصورت بنایا ہے، اور اس آسمان میں کوئی شگاف (سوراخ) بھی نہیں ہے" ۔⑥

وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا وَاَلۡقَيۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۢ بَهِيۡجٍ ۙ ⑦

"اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا ہے، اور اس میں پہاڑ گاڑ دیے اور ہم نے زمین میں ہر قسم کی اچھی چیزیں اُگا دی ہیں" ۔⑦

تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ⑧

"(آسمان، زمین، پہاڑ وغیرہ حق کی طرف) رجوع کرنے والے ہر

وَ نَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الۡحَصِيۡدِ ۙ﴿۹﴾
وَ النَّخۡلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلۡعٌ نَّضِيۡدٌ ۙ﴿۱۰﴾
رِّزۡقًا لِّلۡعِبَادِ ۙ وَ اَحۡيَيۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ؕ كَذٰلِكَ الۡخُرُوۡجُ ﴿۱۱﴾
كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوۡدُ ۙ﴿۱۲﴾
وَ عَادٌ وَّ فِرۡعَوۡنُ وَ اِخۡوَانُ لُوۡطٍ ۙ﴿۱۳﴾
وَّ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَ قَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ ﴿۱۴﴾
اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ بَلۡ هُمۡ فِيۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ﴿۱۵﴾ ع

بندے کو ''دکھانے'' اور ''یاددلانے'' کے لیے ہے''۔﴿۸﴾۔(دوسرا ترجمہ: یہ سب چیزیں نصیحت اور سبق حاصل کرنے کا بہترین سامان ہے)۔

''اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا، جس کے ذریعے ہم نے ''باغات'' اور کاٹی جانے والی (کھیتی) کے دانے اُگائے''۔﴿۹﴾

''اور کھجور کے لمبے لمبے درخت (اُگائے)، جن کے خوشے (گابھے) ''تہ بہ تہ'' (ایک دوسرے کے اوپر) پھلوں سے لدے ہوتے ہیں''۔﴿۱۰﴾

''(یہ) بندوں کے لیے روزی ہے، اور (بارش کے پانی کے ذریعے) ہم مردہ شہر (زمین) کو زندہ کر دیتے ہیں، (مردوں کا زندہ ہو کر قبروں سے) نکلنا اسی طرح ہوگا''۔﴿۱۱﴾۔(جس طرح اللہ نے بارش کے ذریعے مُردہ زمین کو زندہ کر کے سبزیاں و پھل اور اناج اُگائے، اسی طرح اللہ مٹی میں مل گئے لوگوں کو زمین سے نکال کر نئی زندگی دے گا)۔

''کفارِ مکہ سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم، اور کنویں والے (اصحاب اخدود)، اور (صالح علیہ السلام کی قوم) ثمود نے بھی (آخرت کو) جھٹلایا تھا''۔﴿۱۲﴾۔(اَصۡحٰبُ الرَّسِّ سے مراد: کسی نے کہا: اس سے مراد ایسی قوم ہے جس نے اپنے نبی کو ''کنویں'' میں پھینک دیا تھا۔ کسی نے کہا: اس سے مراد شعیب علیہ السلام کی قوم ہے۔ کسی نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی جماعت ہے۔ کسی نے کہا: اس سے مراد ''اصحاب الاخدود'' یعنی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ایک بڑی آگ جلا کر اس میں اپنی بستی کے مومنوں کو ڈال دیا تھا)۔

''اور (ہود علیہ السلام کی قوم) عاد، اور فرعون، اور لوط (علیہ السلام) کے بھائیوں نے بھی (جھٹلایا تھا)''۔﴿۱۳﴾

''اور ''ایکہ بستی والے'' (شعیب علیہ السلام کی قوم)، اور قوم تُبّع (قوم سبا) نے جھٹلایا تھا، ہر ایک نے اپنے رسول کو جھٹلایا، تو میرا عذاب کا وعدہ پورا ہو گیا''۔﴿۱۴﴾

''کیا ہم (انسانوں کو) پہلی بار پیدا کرنے سے تھک گئے تھے؟ (نہیں) لیکن یہ لوگ ''نئی پیدائش'' (دوبارہ پیدا کرنے) کے بارے میں دھوکے میں ہیں''۔﴿۱۵﴾۔(کسی چیز کو پہلی بار پیدا کرنا، عدم سے وجود میں

لانا، ہمیشہ زیادہ مشکل ہوتا ہے، اس کے مقابلے میں اسے دوبارہ ویسا ہی بنانا آسان ہے، جب پہلی بار مخلوق کو پیدا کرنے میں اللہ کو کوئی دشواری نہیں ہوئی تو دوبارہ پیدا کرنے میں دشواری کیسے ہوسکتی ہے؟)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾

''اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے، اور ہم اس کے دل میں پیدا ہونے والے خیالات (وسوسے) تک کو خوب جانتے ہیں، اور ہم اس کی ''شہ رگ'' (رگ جان) سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں''۔﴿١٦﴾۔ (اللہ عرش پر ہے، اور ہر انسان سے قریب ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ''تشبیہ'' دی وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا ''انکار'' کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے)۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾

''جب (عمل) جمع کرنے والے دو (فرشتے ہمیشہ انسان کے) دائیں بائیں موجود ہیں، اور سب (عمل) کو جمع کرتے رہتے ہیں (تاکہ انسان کے ''نامہ اعمال'' کو قیامت کے دن دلیل کے طور پر پیش کیا جائے)''۔﴿١٧﴾

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾

''(انسان جب بھی) کوئی بات (کوئی لفظ) اپنی (زبان) سے نکالتا ہے، تو اس کے پاس ایک ''نگران'' (فرشتہ ہر وقت) تیار ہے (جو اسے لکھ لیتا ہے)''۔﴿١٨﴾

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾

''اور موت کی سختی (بیہوشی) سچی خبر لے کر آگئی، (اے انسان!) یہی وہ (موت) ہے جس سے تو بھاگتا تھا''۔﴿١٩﴾

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾

''اور صور پھونکا جائے گا، (اور کہا جائے گا) یہ وہی دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا''۔﴿٢٠﴾

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿٢١﴾

''اور ہر شخص (ہمارے سامنے) اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک (فرشتہ) اُسے لانے والا ہوگا، اور ایک (اعمال نامے کی) گواہی دینے والا ہوگا''۔﴿٢١﴾۔ (جب انسان قبر سے نکل کر ''میدان محشر'' کی طرف جائے گا تو دو فرشتے ہر ایک کے ساتھ ہوں گے، ایک میدان محشر تک لانے والے اور دوسرے گواہی دینے والے)۔

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا

''(انسان سے کہا جائے گا) بیشک تو (قیامت کے دن) سے (دنیا میں)

عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

غافل تھا، تو آج ہم نے تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے، آج تیری نگاہ بہت تیز ہے"۔ ﴿۲۲﴾

وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

"اور (دنیا میں اعمال لکھنے والا فرشتہ) کہے گا: یہ ہے وہ (نامۂ اعمال) ہے جو میرے پاس تیار ہے"۔ ﴿۲۳﴾۔ ("قرین" (ساتھی) سے مراد: وہ "دو فرشتے" جو ہر وقت انسان کے ساتھ رہ کر انسان کے اعمال لکھ رہے ہیں)۔

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

"(اللہ کہے گا) اے دونوں (فرشتو!) تم ہر سرکش کافر کو جہنم میں ڈال دو"۔ ﴿۲۴﴾

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾

"(وہ سرکش کافر دوسروں کو) نیکی سے روکنے والا، بے حد زیادتی کرنے والا، اور (حق بات میں) شک کرنے والا تھا"۔ ﴿۲۵﴾

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

"(اس سرکش کافر) نے اللہ کے ساتھ دوسرے کو معبود بنا رکھا تھا، اس لیے (اے دونوں فرشتو!) اب تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈال دو"۔ ﴿۲۶﴾۔ (ایک فرشتہ "سَائِقٌ" ہے۔ جو ہانک کر لانے والا ہے: اور دوسرا فرشتہ "شَاهِدٌ" ہے۔ جو گواہی دینے والا ہے)۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾

"اس (جہنمی کا شیطان ساتھی) کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا، بلکہ یہ خود ہی گمراہی میں بہت دور چلا گیا تھا"۔ ﴿۲۷﴾

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾

"اللہ فرمائے گا تم سب میرے سامنے جھگڑا مت کرو، میں نے تو عذاب کی دھمکی تمھیں پہلے ہی دے دی تھی (ڈرانے کا پیغام بھیج چکا تھا)"۔ ﴿۲۸﴾

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾

"(اللہ فرمائے گا) میرے فیصلے بدلے نہیں جاتے، اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا"۔ ﴿۲۹﴾۔ یعنی میرے سامنے وہ بات بدلی نہیں جا سکتی، اور میں اپنے بندوں پر کوئی ظلم کرنے والا نہیں۔ (ایسا بالکل نہیں ہوگا کہ کافر کو جنت میں اور مومن کو جہنم میں ڈال دوں، بلکہ مومن جنت میں اور کافر جہنم میں جائیں گے)۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

"جس دن ہم جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی: کیا اور بھی ہے؟ (کیا اور جہنمی ہے؟)"۔ ﴿۳۰﴾

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾

"اور نیک لوگوں کے لیے جنت بالکل "نزدیک" کر دی جائے گی"۔ ﴿۳۱﴾

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾

"(نیک لوگوں سے کہا جائے گا) یہی ہے وہ جنت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ کی طرف "رجوع" کرنے والا، اور اپنی نگرانی رکھنے والا تھا (کہ میرا کوئی کام اللہ کے حکم کے خلاف

نہ ہو)''۔ ﴿۳۲﴾

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِۨ ﴿۳۳﴾

''جو بن دیکھے ''رحمٰن'' (اللہ) سے ڈرتا ہو، اور دھیان دینے والا (یا شرک سے پاک) ''دل'' لایا ہو''۔ ﴿۳۳﴾

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

''(کہا جائے گا) تم سب (جنت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے''۔ ﴿۳۴﴾

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾

''جنت میں وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا، اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے (یعنی اللہ کا دیدار جو جنت والوں کو نصیب ہوگا)''۔ ﴿۳۵﴾

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۶﴾

''اور ہم نے (آج کے کافروں) سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے، جو ان (کفار مکہ) سے زیادہ طاقت ور تھیں، (تجارت کے لیے یا اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے) ان لوگوں نے شہروں کو چھان مارا تھا، کیا ان کے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ تھی؟''۔ ﴿۳۶﴾۔ (بچنے کے لیے مختلف بستیوں میں ہاتھ پاؤں مارے لیکن عذاب سے نہیں بچ سکے)۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ﴿۳۷﴾

''بیشک (پچھلی قوموں کے واقعہ) میں ہر اس شخص کے لیے نصیحت ہے جس کے پاس دل ہے، یا کان لگائے، اس حال میں کہ وہ (دل سے) حاضر ہو''۔ ﴿۳۷﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

''اور بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو ''چھ دنوں'' میں پیدا کیا ہے، اور ہمیں ''کوئی تھکاوٹ'' (تھکان) نہیں ہوئی''۔ ﴿۳۸﴾

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں آپ اس پر صبر کیجیے، اور سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج ڈوبنے سے پہلے بھی اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے رہیے (صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہیں، فجر، ظہر اور عصر کی نماز کا خاص خیال رکھیں)''۔ ﴿۳۹﴾

وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) رات کے کسی وقت بھی اللہ کی ''پاکی'' بیان کیجیے، اور سجدوں (یعنی نمازوں) کے بعد (بھی اسی کی پاکی بیان کیجیے)''۔ ﴿۴۰﴾۔ (مغرب اور عشاء کی نماز کا خاص خیال رکھیں)۔

وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) اس دن کی آواز کو سنئے، جب پکارنے والا قریب سے ہی پکارے گا''۔ ﴿۴۱﴾۔ (میدان محشر میں جمع ہونے کے لیے

يَوۡمَ يَسۡمَعُوۡنَ الصَّيۡحَةَ بِالۡحَقِّ‌ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ ۝٤٢

''اسرافیل علیہ السلام'' کی آواز ہوگی، اور ہر آدمی اس آواز کو اس طرح سنے گا جیسے اس کے قریب سے آواز آرہی ہے)۔
''جس دن لوگ (سچ مچ صور پھونکنے کی آواز کو) یقین کے ساتھ سنیں گے، وہ (قبروں سے) نکلنے کا دن ہوگا''۔ ۝٤٢

اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِيۡتُ وَاِلَيۡنَا الۡمَصِيۡرُۙ‏ ۝٤٣

''بیشک ہم ہی زندگی دیتے ہیں، اور ہم ہی موت دیتے ہیں، اور ہمارے پاس ہی (سب کو) لوٹ کر آنا ہے''۔ ۝٤٣

يَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ عَنۡهُمۡ سِرَاعًا‌ ؕ ذٰلِكَ حَشۡرٌ عَلَيۡنَا يَسِيۡرٌ‏ ۝٤٤

''جس دن زمین پھٹے گی، اور لوگ (قبروں سے نکل کر تیزی کے ساتھ) دوڑ نکلیں گے، ان کو اس طرح جمع کر دینا ہمارے لیے بہت آسان ہے''۔ ۝٤٤

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ‌ ۚ فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ ۝٤٥

''(کافر) لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں، اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایمان لانے کے لیے) کافروں کو مجبور کرنا آپ کا کام نہیں ہے (آپ کا کام پیغام پہنچا دینا ہے)، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس قرآن کے ذریعے ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہیں، جو میری وعید (دھمکی) سے ڈرتا ہو''۔ ۝٤٥

آیات: 60 | (51) سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 3

سورہ ''ذَارِیَات'' کے بارے میں:

سورہ ''ذَارِیَات'' نمبر (51)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (67)۔ ذَارِیَات: گرد و غبار اڑانے والی ہوائیں۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''ذَارِیَات'' سورہ نمبر (51) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (60) آیتیں اور (3) رکوع ہیں۔

سورہ ''ذَارِیَات'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''ذَارِیَات'' کے شروع میں ہوا، بادل، کشتی اور فرشتے کے بارے میں ہے اللہ نے ان کی قسم کھائی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر لوگ صرف اللہ کی قسم کھائے۔ (۲) قیامت کے بارے میں ہے۔ (۳) نیک لوگ جنت میں ہوں گے، نیک لوگ رات میں بہت کم سوتے ہیں، وہ اپنے مالوں میں سے مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کو دیتے ہیں۔ (۴) زمین، انسان اور آسمان میں نشانیاں ہیں، اور روزی آسمان میں ہے۔ (۵) ابراہیم علیہ السلام ان کی بیوی سارہ اور فرشتے کا ذکر ہے۔ (۶) ۲۷ ویں پارے کے شروع میں فرشتے اور ابراہیم علیہ السلام

کا ذکر ہے جو فرشتے پہلے ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان بن کر آئے تھے، پھر لوط علیہ السلام کی بستی کو ہلاک کرنے چلے گئے۔ (۷) فرعون، قوم عاد، قوم ثمود اور نوح علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت میں نشانی ہے۔ (۸) آسمان وزمین کی پیدائش کا ذکر ہے۔ (۹) لوگو! اللہ کی طرف بھاگو۔ (۱۰) نصیحت کرتے رہیں ایمان والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ (۱۱) آیت نمبر (56) میں ہے کہ جنات اور انسان کو اللہ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ (۱۲) اخیر میں ہے کہ قیامت کے دن کافروں کے لیے بڑی خرابی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا ۙ﴿۱﴾

''مٹی (اور گرد) اڑانے والی ہواؤں کی قسم!''۔ ﴿۱﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر لوگ صرف اللہ کی قسم کھائے)۔

فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿۲﴾

''پانی کا بوجھ اٹھانے والے بادلوں کی قسم!''۔ ﴿۲﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر لوگ صرف اللہ کی قسم کھائے)۔

فَالۡجٰرِيٰتِ يُسۡرًا ۙ﴿۳﴾

''(سمندر میں) آسانی سے چلنے والی کشتیوں (جہازوں) کی قسم!''۔ ﴿۳﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر لوگ صرف اللہ کی قسم کھائے)۔

فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ۙ﴿۴﴾

''(روزی وغیرہ) تقسیم کرنے والے (فرشتوں) کی قسم!''۔ ﴿۴﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر لوگ صرف اللہ کی قسم کھائے)۔

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾

''بیشک تم سے (قیامت کا) جو وعدہ کیا جارہا ہے (سب) سچا ہے''۔ ﴿۵﴾

وَّاِنَّ الدِّيۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾

''اور انصاف (کا دن) ضرور آئے گا''۔ ﴿۶﴾

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُكِ ۙ﴿۷﴾

''راستوں والے آسمان کی قسم!''۔ ﴿۷﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر لوگ صرف اللہ کی قسم کھائے)۔

اِنَّكُمۡ لَفِىۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾

''(اے لوگو!) بیشک تم (آخرت کے بارے میں) الگ الگ باتیں کرتے ہو''۔ ﴿۸﴾۔ (ایک طرف تو اللہ کو کائنات کا پیدا کرنے والا مانتے ہو اور دوسری طرف اللہ کی قدرت کو تسلیم نہیں کرتے کہ وہ سب کو دوبارہ زندہ کرے گا)۔

يُّؤۡفَكُ عَنۡهُ مَنۡ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾

''اس (قیامت کے دن) سے وہی منہ موڑتا ہے، جو (حق سے) بالکل ہی مڑا ہوا ہے''۔ ﴿۹﴾

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠

''(قیامت کے بارے میں) بیکار کی باتیں کرنے والے مارے گئے''۔ ۝١٠

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝١١

''جولوگ غفلت میں ہیں، اورسب کچھ بھلائے بیٹھے ہیں''۔ ۝١١

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٢

''(انکار کرنے والے) پوچھتے ہیں: بدلے (قیامت) کا دن کب ہے؟''۔ ۝١٢۔ (حقیقت جاننے کے لیے نہیں بلکہ مذاق اڑانے کے لیے پوچھتے تھے)۔

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝١٣

''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجیے: بدلے کا) دن (وہ ہے جس دن انکار کرنے والے) آگ میں جلائے جائیں گے''۔ ۝١٣

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٤

''(جہنم والوں سے کہا جائے گا) تم اپنا عذاب چکھو، یہ وہ عذاب ہے جسے تم (دنیا میں) جلدی مانگتے تھے''۔ ۝١٤

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٥

''بیشک نیک لوگ (اس دن) باغوں اور چشموں میں ہوں گے''۔ ۝١٥

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝١٦

''(نیک) لوگوں کو ان کا رب جو دے گا وہ لوگ لے رہے ہوں گے، بیشک وہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیک کام کرتے تھے''۔ ۝١٦

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝١٧

''(نیک لوگ عبادت کی وجہ سے) رات میں کم سوتے تھے''۔ ۝١٧

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨

''اور (نیک لوگ) سحری (صبح) کے وقت گناہوں کی معافی مانگتے تھے''۔ ۝١٨

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝١٩

''اور (نیک لوگوں) کے مال میں ''مانگنے والے'' اور نہ مانگنے والوں کا حق ہوتا تھا''۔ ۝١٩

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝٢٠

''اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں بھی بہت سی نشانیاں ہیں''۔ ۝٢٠

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝٢١

''اور (اے لوگو!) خود تمہارے اندر بھی (بہت سی نشانیاں ہیں) کیا تم غور سے دیکھتے نہیں ہو؟''۔ ۝٢١

وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝٢٢

''اور آسمان ہی میں تمہاری روزی ہے (تمہاری روزی کے فیصلے آسمان میں ہوتے ہیں)، اور (وہ سب کچھ ہے) جن کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے''۔ ۝٢٢۔ (جیسے جنت اور جہنم وغیرہ کا فیصلہ بھی آسمان ہی میں ہوتا ہے)۔

فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝٢٣

''پھر آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بیشک قیامت (کا دن) ایسے ہی حق (سچ) ہے جیسے تم بات کرتے ہو''۔ ۝٢٣

ع ۲۲/۱۸

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝٢٤

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے پاس ابراہیم (علیہ السلام) کے نیک مہمانوں (فرشتوں) کی خبر آئی ہے؟''۔ ۝٢٤۔ (ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کا واقعہ۔ سورہ ہود آیت نمبر۔ 69 سے۔ 76 تک۔ سورہ حجر

آیت نمبر۔51 سے۔60 تک۔سورہ عنکبوت آیت نمبر۔31اور32۔ میں بھی ہے)۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝۲۵

''جب وہ (فرشتے) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انھوں نے سلام کیا، ابراہیم (علیہ السلام) نے سلام (کا جواب) دیا، (سوچا کہ) یہ کچھ اجنبی (انجان) لوگ ہیں''۔۲۵

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝۲۶

''پھر ابراہیم (علیہ السلام خاموشی سے) اپنے گھر والوں کے پاس گئے، اور ایک موٹا تازہ (بھنا ہوا) بچھڑا لے آئے''۔۲۶۔(ایک موٹے تازے بھنے ہوئے بچھڑے کا گوشت لے آئے، ابراہیم علیہ السلام نے مہمان کی مہمان نوازی اچھی کی، مگر فرشتے تھے وہ نہیں کھائے)۔

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝۲۷

''اور (بھنے ہوئے بچھڑے کا گوشت) ان مہمانوں (فرشتوں) کے سامنے رکھا، (اور ابراہیم علیہ السلام) کہنے لگے: آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں؟''۔۲۷

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝۲۸

''مہمانوں سے ابراہیم (علیہ السلام) ذرا ڈرے، اس وقت فرشتوں نے کہا: ڈریئے نہیں، اور انھوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو ایک علم والے لڑکے (اسحاق علیہ السلام) کی خوشخبری دی''۔۲۸۔(ابراہیم علیہ السلام نے علاقے کے حساب سے سمجھا کہ یہ دشمن لوگ ہیں اس لیے نہیں کھا رہے ہیں، وہ تو فرشتے تھے تو کھائیں گے کیسے؟)۔

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝۲۹

''(یہ سن کر) ابراہیم (علیہ السلام) کی بیوی (سارہ) اونچی آواز سے بولتے ہوئے آئی، اور اپنے چہرے پر ہاتھ مار کر کہنے لگی: میں بوڑھی ہوں، اور بانجھ بھی (تو پھر بچہ کیسے پیدا ہوگا؟)''۔۲۹۔(میں تو بانجھ ہوں، جوانی میں اولاد نہیں ہوئی اور اب تو بوڑھی ہو چکی ہوں اب یہ اولاد کیسے ہوگی؟)

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝۳۰

''(فرشتے سارہ سے کہنے لگے): آپ کے رب نے ایسا ہی کہا ہے، بیشک وہی اللہ بڑی حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔۳۰

(ستائیسواں پارہ)

(ستائیسویں پارے میں ٹوٹل (20) رکوع۔اور (399) آیتیں ہیں)

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾

''(ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: اے فرشتو! تم کہاں جا رہے ہو؟''۔﴿٣١﴾

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾

''فرشتوں نے کہا: ہم مجرم لوگوں کے پاس (یعنی لوط علیہ السلام کی قوم کے پاس) جا رہے ہیں''۔﴿٣٢﴾

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾

''تاکہ ہم (فرشتے) ان پر (پکی) مٹی کے پتھر برسا دیں''۔﴿٣٣﴾

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾

''جن پتھروں پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کے یہاں حد سے گزر جانے والوں کے لیے نشان لگے ہوئے ہیں (کس کنکر سے کس کی موت ہوگی)''۔﴿٣٤﴾

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾

''تو (لوط علیہ السلام کی بستی میں) جو بھی ایمان والے تھے، ہم نے سب کو وہاں سے نکال لیا''۔﴿٣٥﴾

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾

''اور ہم نے (لوط علیہ السلام کے) گھر کے سوا مسلمانوں کا ایک بھی گھر نہیں پایا''۔﴿٣٦﴾

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾

''اور ہم نے اس بستی میں اُن لوگوں کے لیے عبرت کی ایک نشانی چھوڑ دی ہے، جو دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب سے ڈرتے ہیں''۔﴿٣٧﴾۔(لوط علیہ السلام کی بستی کا نام ''سدُّوم'' ہے، فرشتوں نے اوپر اٹھا کر نیچے زمین پر دے مارا، کالا پانی اس پر چڑھ گیا، اس کو ''بحرِ میت'' یا ''مردار سمندر'' (Dead Sea) کہتے ہیں)۔

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

''اور (تمہارے لیے نشانی ہے) موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں، جب ہم نے انھیں ایک کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا تھا''۔﴿٣٨﴾

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾

''تو فرعون نے اپنی (طاقت) کی وجہ سے منہ موڑا، اور اس نے کہا: (موسیٰ تو) جادوگر ہے، یا دیوانہ ہے''۔﴿٣٩﴾

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾

''تو ہم نے فرعون اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا، اور سب کو سمندر میں پھینک دیا، اور فرعون تھا ہی ملامت کے قابل''۔﴿٤٠﴾

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾

''اور (تمہارے لیے نشانی ہے ہود علیہ السلام کی قوم) عاد کے قصے میں، جب ہم نے برکت سے خالی آندھی (ہوا) بھیج دی''۔﴿٤١﴾

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾

''وہ ہوا جس چیز پر سے گزرتی تھی، اسے بوسیدہ گلی سڑی ہڈی کی طرح (ریزہ ریزہ اور چورا چورا) بنا کر چھوڑ دیتی تھی''۔﴿۴۲﴾

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾

''اور (تمہارے لیے نشانی ہے صالح علیہ السلام کی قوم) ثمود کے قصے میں، جب ان سے کہا گیا تھا: تھوڑے وقت تک مزے اڑالو (پھر نہ سدھرے تو عذاب آئے گا)''۔﴿۴۳﴾

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾

''لیکن قوم ثمود نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، تو ان کو تیز ''کڑک'' نے پکڑ لیا، اور وہ دیکھتے رہ گئے''۔﴿۴۴﴾

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾

''پھر قوم ثمود اٹھ بھی نہ سکی، اور نہ اپنے آپ مدد کر سکی (نہ اپنا بچاؤ کر سکی)''۔﴿۴۵﴾

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ ع

''اور ان سب سے پہلے ہم نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی ہلاک کر چکے ہیں، بیشک وہ بڑے نافرمان لوگ تھے''۔﴿۴۶﴾

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾

''اور آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے، اور بیشک ہم بڑی طاقت والے ہیں''۔﴿۴۷﴾

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾

''اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے، اور ہم کیا ہی خوب بچھانے والے ہیں!''۔﴿۴۸﴾

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾

''اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے جوڑے (Male & Female) پیدا کیے ہیں، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو''۔﴿۴۹﴾

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾

''(اے لوگو!) تو تم سب اللہ کی طرف دوڑو، بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صاف صاف ڈرانے والا ہوں''۔﴿۵۰﴾

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾

''(اے لوگو!) اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بناؤ، بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صاف صاف ڈرانے والا ہوں''۔﴿۵۱﴾

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾

''اسی طرح (کفار مکہ) سے پہلی قوموں کے پاس جب بھی کوئی ''رسول'' آئے، تو انھوں نے کہا: جادوگر ہے، یا دیوانہ ہے''۔﴿۵۲﴾

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾

''کیا کافر لوگ نبیوں کو جھٹلانے کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہے ہیں؟ بلکہ یہ سرکش (گنہگار) لوگ ہیں''۔﴿۵۳﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ان (کافروں) سے منہ موڑ لیں، آپ پر کچھ ملامت نہیں''۔﴿۵۴﴾

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نصیحت کرتے رہیں، اس لیے کہ نصیحت ایمان

والوں کو فائدہ دیتی ہے''۔۵۵

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝۵۶

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں''۔۵۶

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝۵۷

''میں (جنوں اور انسانوں) سے کوئی روزی نہیں مانگتا، اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں''۔۵۷

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝۵۸

''بیشک اللہ ہی روزی دینے والا ہے، بڑی طاقت والا، بڑا زبردست ہے''۔۵۸

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۵۹

''تو (آج کے) ظالموں (حق کا انکار کرنے والوں) کے حصے کا بھی ویسا ہی عذاب ہے جیسا ان ہی جیسے (گزرے ہوئے کافروں) کو ان کے حصے کا مل چکا ہے، اس لیے یہ لوگ (عذاب) کے لیے جلدی نہ مچائیں''۔۵۹

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝۶۰ ع

''تو کافروں (انکار کرنے والوں) کے لیے اس (قیامت کے) دن بڑی خرابی ہے، جس دن کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے''۔۶۰

آیات: 49 | سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (52) | رکوع: 2

سورہ ''طُورْ'' کے بارے میں:

سورہ ''طُورْ'' نمبر (52)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (76)۔ اَلطُّورُ: طور پہاڑ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''طُورْ'' سورہ نمبر (52) کی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے۔ اس میں (49) آیتیں اور (2) رکوع ہیں)۔

سورہ ''طُورْ'' کی فضیلت:

نبی ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھائی: (صحيح البخاري۔ كِتَابُ التفسير۔ سورة الطور۔ حدیث نمبر 4854) - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مغرب میں ''سورہ طور'' پڑھتے سنا ہے''۔

سورہ ''طُورْ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''طُورْ'' کے پہلے رکوع کے شروع میں ''طور پہاڑ''، لوح محفوظ، بیت معمور، آسمان اور سمندر کی قسم کھائی گئی ہے کہ قیامت آنے والی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی قسم

کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔(۲) جھٹلانے والوں کے لیے جہنم ہے۔(۳) نیک لوگوں کے لیے جنت ہے۔(۴) جنت کی نعمتوں کا ذکر ہے، میوے اور گوشت ہیں، حورِعین ہے، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔(۵) نیک لوگ اللہ کا شکرادا کریں گے کہ اللہ نے جہنم سے بچالیا ہے۔(۶) سورہ کے دوسرے رکوع میں نبی ﷺ اور قرآن کے بارے میں ہے، نبی ﷺ کاہن اور مجنون نہیں ہیں، نبی ﷺ نے خود قرآن کو نہیں گڑھا، اگر کسی کو شک ہوتو اس جیسا قرآن لے آئے۔(۷) کفارِ عرب کی سوچ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔(۸) اخیر میں نبی ﷺ کو صبر کرنے کو کہا جارہا ہے۔ (۹) اللہ کی تسبیح کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾

''طور (پہاڑ) کی قسم''۔﴿۱﴾۔(اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾

''اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم''۔﴿۲﴾۔(اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾

''جو کھلے ہوئے کاغذ میں ہے''۔﴿۳﴾

وَّ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾

''اور آباد گھر کی قسم''۔﴿۴﴾۔(اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾

''اور اونچی چھت (یعنی آسمان) کی قسم''۔﴿۵﴾۔(اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾

''اور بھڑکائے ہوئے سمندر کی قسم''۔﴿۶﴾۔(اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾

''بیشک آپ (ﷺ) کے رب کا عذاب آکر رہے گا''۔﴿۷﴾

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾

''اس عذاب کو کوئی روکنے والا نہیں ہے''۔﴿۸﴾

يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾

"جس دن آسمان زور سے ہلنے لگے گا"۔ ﴿۹﴾

وَّ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ؕ﴿۱۰﴾

"اور پہاڑ تیزی سے چلنے پھرنے لگیں گے"۔ ﴿۱۰﴾

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾

"تو اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت (وبربادی) ہے"۔ ﴿۱۱﴾

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾

"جو بیکار (کفروشرک) کی باتوں میں اچھل کود رہے ہیں"۔ ﴿۱۲﴾

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾

"جس دن وہ (انکار کرنے والے) جہنم کی طرف دھکے دے کر لائے جائیں گے"۔ ﴿۱۳﴾

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

"(جہنمیوں سے کہا جائے گا:) یہ وہی جہنم ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے"۔ ﴿۱۴﴾

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

"(اے جہنم والو!) تو کیا یہ جادو ہے؟ یا تمھیں اب بھی کچھ نظر نہیں آرہا ہے؟"۔ ﴿۱۵﴾

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

"(اے جہنم والو!) تم اس (جہنم) میں داخل ہوجاؤ پھر تم صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے یکساں ہے، جو کچھ تم دنیا میں کرتے تھے اسی کا تمھیں بدلہ دیا جارہا ہے"۔ ﴿۱۶﴾۔ (کفار کے لیے دنیا میں صبر کا پھل "میٹھا" ہوتا ہے، مگر آخرت میں صبر کا پھل "کڑوا" ہوگا، یعنی کوئی فائدہ نہیں ہوگا)۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ۙ﴿۱۷﴾

"بیشک نیک لوگ (اللہ سے ڈرنے والے) "باغوں" اور "نعمتوں" میں ہوں گے"۔ ﴿۱۷﴾

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾

"(جنتی لوگ) رب کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہوں گے، اور ان کے رب نے ان لوگوں کو جہنم کے عذاب سے بچالیا ہے"۔ ﴿۱۸﴾

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

"(جنت والوں سے کہا جائے گا) خوب مزے سے کھاؤ پیو، ان (نیک) کاموں کے بدلے جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے"۔ ﴿۱۹﴾

مُتَّكِـئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾

"(جنتی لوگ) صف بہ صف تختوں پر ٹیک لگائے ہوں گے، اور ہم بڑی بڑی ہرنی جیسی آنکھوں والی "حوروں" سے ان کی شادی کرادیں گے"۔ ﴿۲۰﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

"اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور ان کی اولاد بھی ایمان لاکر (سیدھے راستے پر چلنے میں) ان کی پیروی کی ہے، تو ہم ان کی اولاد کو (جنت میں) ان سے ملادیں گے، اور ان کے عمل میں سے کچھ بھی کمی نہیں کریں گے، ہر انسان کی جان اپنے عمل کے بدلے گروی ہے (ہر شخص اپنے کاموں میں پھنسا ہوا ہے)"۔ ﴿۲۱﴾

وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

''اور ہم (جنت والوں) کو ان کی خواہش کے حساب سے ہر طرح کے پھل اور گوشت دیں گے''۔ ﴿۲۲﴾

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

''(جنت میں) خوشی خوشی لپک لپک کر ایک دوسرے سے ''شراب کے پیالے'' لے رہے ہوں گے، جس میں نہ کوئی ''بے ہودگی'' ہوگی اور نہ کوئی ''گناہ'' ہوگا''۔ ﴿۲۳﴾

وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾

''اور جنتی لوگوں کے لیے ان کے آس پاس خدمت کرنے والے 'نوعمر' بچے گھومتے ہوں گے، جو بچے چھپا کر رکھے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت ہوں گے''۔ ﴿۲۴﴾

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

''اور جنتی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا میں گزرے ہوئے) حال چال معلوم کریں گے''۔ ﴿۲۵﴾

قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

''جنتی کہیں گے کہ جب ہم (دنیا) میں اپنے بال بچوں میں تھے، تو (آخرت سے) ڈرتے رہتے تھے''۔ ﴿۲۶﴾

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

''تو اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے، اور ہمارے بدن کو جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا ہے''۔ ﴿۲۷﴾

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع ۲۸

''ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اسی (اللہ) کی عبادت کرتے تھے، بیشک وہ بڑا احسان کرنے والا، بہت رحم والا ہے''۔ ﴿۲۸﴾

فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾

''(اے نبی ﷺ!) آپ (لوگوں کو) سمجھاتے رہیں، آپ اپنے رب کے فضل سے ''کاہن'' (جیوتشی) اور ''دیوانے'' نہیں ہیں''۔ ﴿۲۹﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾

''کیا کافر (حق کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں: کہ (محمد) ایک شاعر ہے؟ جن کے بارے میں ہم زمانے کی گردش (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں''۔ ﴿۳۰﴾

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے! تم انتظار کرلو، بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں''۔ ﴿۳۱﴾

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾

''کیا ان (کافروں) کی عقلیں ہی ان لوگوں کو ایسی باتیں کرنے کا حکم دیتی ہیں؟ یا پھر وہ سرکش لوگ ہیں؟''۔ ﴿۳۲﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

''کیا کافر (حق کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں: (نبی) نے خود ہی (قرآن) کو گھڑ لیا ہے؟ (بنا لیا ہے)، بلکہ یہ لوگ (ضد میں) ایمان نہیں

لانا چاہتے ہیں''۔ ﴿۳۳﴾

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

''اگر یہ (کافرلوگ) سچے ہیں تو اس جیسا (قرآن) لاکردکھادیں (بنا کر دکھادیں)''۔ ﴿۳۴﴾

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

''کیا (انکار کرنے والے) کسی پیدا کرنے والے کے بغیر خود ہی پیدا ہوگئے ہیں؟، یا یہ لوگ خود پیدا کرنے والے ہیں؟''۔ ﴿۳۵﴾

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾

''یا آسمانوں اور زمین کو (بناوٹی معبودوں یا مشرکوں) نے ہی پیدا کیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ لوگ یقین نہیں رکھتے''۔ ﴿۳۶﴾

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

''کیا ان کافروں کے پاس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کے خزانے ہیں؟ یا یہ لوگ (ان خزانوں) پر حکم چلانے والے ہیں؟ (یا ان خزانوں کے داروغہ ہیں؟)''۔ ﴿۳۷﴾

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

''یا ان (کافروں) کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ (آسمانی باتیں) سن لیتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان میں سے جو سنتا ہو، وہ کوئی روشن دلیل پیش کرے''۔ ﴿۳۸﴾

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾

''کیا اللہ کے لیے ''بیٹیاں'' ہیں، اور (اے کافرو!) تمہارے لیے بیٹے؟'' ﴿۳۹﴾

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان (کافروں) سے کوئی بدلہ مانگتے ہیں کہ جس کے ''بوجھ'' تلے دبے جارہے ہیں؟ (جی کوئی بدلہ آپ نہیں مانگ رہے ہیں)''۔ ﴿۴۰﴾

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

''یا ان (کافروں) کے پاس غیب کی باتیں آتی ہیں جنھیں وہ لوگ لکھ لیتے ہیں؟''۔ ﴿۴۱﴾

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾

''کیا یہ (کافر) لوگ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ (تو جان لیں کہ) کافر خود ہی اپنے جال میں پھنسنے والے ہیں (ان کافروں کی چال الٹی ہی پڑے گی)''۔ ﴿۴۲﴾

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾

''کیا ان (کافروں) کا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ اللہ پاک ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں''۔ ﴿۴۳﴾

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾

''اور یہ (کافر) لوگ آسمان سے کوئی گرتا ہوا ''ٹکڑا'' بھی دیکھ لیں تو کہہ دیں گے کہ یہ تو ''گہرا بادل'' ہے''۔ ﴿۴۴﴾

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾

''اس لیے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجیے، یہاں تک کہ وہ اپنے اس (قیامت کے) دن کو پہنچ جائیں جب

وہ بیہوش کر دیئے جائیں گے''۔ ﴿۴۵﴾

يَوْمَ لَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾

''جس دن ان (کافروں) کی ''مکاری'' (سازش) ان کے کچھ کام نہیں آئے گی، اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی''۔ ﴿۴۶﴾

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

''اور بیشک ظالموں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے اس (آخرت کے عذاب) سے پہلے (دنیا میں یا قبر میں) ایک عذاب ہے، مگر ان میں اکثر نہیں جانتے''۔ ﴿۴۷﴾

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اور آپ اپنے رب کے فیصلے کا ''صبر'' کے ساتھ انتظار کیجیے، آپ بیشک ہماری آنکھوں کے (نگاہوں کے) سامنے ہیں، اور جب آپ اٹھئے تو اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہیئے''۔ ﴿۴۸﴾

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور رات کو بھی، اور ستاروں کے ڈوبنے کے وقت بھی اسی (اللہ) کی تسبیح بیان کرتے رہیئے''۔ ﴿۴۹﴾

آیات: 62 | (53) سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 3

سورہ ''نجم'' کے بارے میں:

سورہ ''نجم'' نمبر (53)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (23)۔ اَلنَّجْم: ستارہ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔
سورہ ''نجم'' سورہ نمبر (53) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے۔ اس میں (62) آیتیں اور (3) رکوع ہیں۔

سورہ ''نجم'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''نجم'' کے شروع میں ''ستارے'' کی قسم کھا کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاگل نہیں ہیں، وہ تو وہی بولتے ہیں جو ان پر ''وحی'' ہوتی ہے۔ (۲) ''معراج'' کا واقعہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان کی سیر کرائی گئی ہے۔ (۳) مشرکین عرب سے خطاب ہے کہ ''لات وعزی اور منات'' تمہارے بناوٹی معبود کس کام کے ہیں؟ (۴) فرشتے بھی اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کر پائیں گے۔ (۵) ہر انسان کے لیے وہی ہے جو اس نے خود کوشش کی ہے۔ (۶) اللہ کے بارے میں ہے، وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے، وہی مارتا وہی جلاتا ہے، کسی کو مالدار بناتا ہے۔ (۷) قوم عاد اور ثمود اور قوم نوح کا ذکر ہے۔ (۸) قرآن سے تعجب کرتے ہو؟ لوگوں کے بارے میں ہے کہ ہنستے ہو روتے کیوں نہیں ہو؟ (۹) اخیر میں ہے کہ اللہ کو سجدہ کرو اسی اللہ کی عبادت کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ

"گرنے والے (غائب ہوجانے والے) ستاروں کی قسم"۔ ① ۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ

"(اے مکہ والو!) تمہارے ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ گمراہ ہیں اور نہ بھٹکے ہوئے ہیں"۔ ②

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۗ

"اور (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے"۔ ③

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ

"(نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو وہی بولتے ہیں جو "وحی" ان پر اتاری جاتی ہے"۔ ④

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ

"(نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) پوری طاقت والے فرشتے (جبریل علیہ السلام) نے سکھایا ہے"۔ ⑤

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ

"وہ فرشتہ طاقت والے ہیں، پھر وہ (جبریل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں) سامنے آئے"۔ ⑥

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ

"اور (جبریل علیہ السلام آسمان کے) بلند کنارے پر تھے"۔ ⑦

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ

"پھر (جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) نزدیک آئے، پھر جھک گئے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کی وحی کی)"۔ ⑧

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ

"تو وہ (جبریل علیہ السلام) "دو" کمانوں کے فاصلے پر یا اس سے بھی زیادہ نزدیک ہوگئے"۔ ⑨ ۔ (نبی بننے کے کچھ دنوں کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو آسمانِ دنیا کے افق میں پہلی بار اصلی صورت میں دیکھا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔ ان کے "چھ سو" (600) پر تھے۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ حدیث نمبر:174)۔

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ؕ

"اس طرح جبریل (علیہ السلام) نے اللہ کے بندے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر "وحی" پہنچائی جو اس نے (اس وقت) نازل کی"۔ ⑩

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ⑪

"(نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو کچھ دیکھا (جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا) تو ان کے دل نے جھوٹ نہیں سمجھا"۔ ⑪

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾	’’(اے کافرو!) کیا تم لوگ (نبی ﷺ) سے اس چیز کے بارے میں جھگڑتے ہو، جو (محمد ﷺ) نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے‘‘۔﴿١٢﴾
وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾	’’نبی (ﷺ) نے جبرئیل (علیہ السلام) کو ایک بار اور بھی دیکھا تھا‘‘۔﴿١٣﴾۔ (نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دوسری بار ساتویں

آسمان پر دیکھا، نبی ﷺ نے معراج میں اللہ کو نہیں دیکھا۔ مسروق نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال پوچھا۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ایمان والوں کی ماں! کیا محمد ﷺ نے معراج کی رات میں اپنے رب کو دیکھا تھا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیا تم ان تین باتوں سے بھی ناواقف ہو؟ جو شخص بھی تم میں سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔(مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ) ”جو شخص یہ کہتا ہو کہ محمد ﷺ نے شب معراج میں اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹا ہے‘‘۔صحیح بخاری، کتاب التفسیر۔حدیث نمبر:4855)۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾	’’(جبریل علیہ السلام کو نبی ﷺ نے) اس ’’بیر‘‘ کے درخت کے پاس (دیکھا) جس کا نام ’’سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى‘‘ ہے (آخری حد کی بیری ہے)‘‘۔﴿١٤﴾
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾	’’اسی (بیر کے درخت) کے پاس ’’جَنَّةُ الْمَاْوٰى‘‘ ہے‘‘۔﴿١٥﴾۔ (ٹھہرنے کی جنت، الماوی: جنت میں ایک طبقہ ہے)
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾	’’اس وقت اس ’’بیر‘‘ کے درخت پر وہ چیزیں چھائی ہوئی تھیں جو بھی اس پر چھائی ہوئی تھیں (یعنی بہت زیادہ فرشتے سونے کے پروانوں کی شکل میں اس بیری کے درخت پر نبی ﷺ کی زیارت کے لیے جمع ہو گئے تھے)‘‘۔﴿١٦﴾
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿١٧﴾	’’نہ تو (نبی ﷺ) کی نگاہ نے دیکھنے میں دھوکہ کیا، اور نہ ’’حد‘‘ سے آگے بڑھی (جو اللہ نے مقرر کر رکھی تھی کہ اس سے آگے نہ دیکھیں)‘‘۔﴿١٧﴾
لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾	’’نبی (ﷺ) نے (وہاں) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں‘‘۔﴿١٨﴾
اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ﴿١٩﴾	’’(اے کفار مکہ!) کیا تم نے ’’لات‘‘ اور ’’عزّیٰ‘‘ (بتوں) کے بارے میں غور کیا ہے؟‘‘۔﴿١٩﴾
وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾	’’اور ’’منات‘‘ پر غور کیا جو ایک تیسرا (بت) ہے‘‘؟﴿٢٠﴾۔ (یہ سب بے جان پتھر ہیں، پھر ان کو رب ماننا کہاں کی عقل مندی ہے!)
اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾	’’(اے کافرو!) کیا تمہارے لیے ’’بیٹے‘‘ ہیں، اور اللہ کے لیے ’’بیٹیاں‘‘؟ (فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں ہیں، بلکہ اللہ کے بندے ہیں)‘‘۔﴿٢١﴾

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝۲۲

''یہ تو بڑی ''بے انصافی'' (دھاندلی) کی تقسیم ہے''۔۲۲

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ۝۲۳

''یہ (بت کے) کچھ نام ہیں جنھیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری ہے، وہ لوگ صرف ''وہم وگمان'' (اندازے) اور ''اپنی خواہش'' کے پیچھے چل رہے ہیں، جب کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے''۔۲۳

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ؗ۲۴

''کیا انسان کی ہر تمنا پوری ہوسکتی ہے؟''۔۲۴۔ (جی نہیں، غیر اللہ کو پوجنے والے اپنے من گھڑت معبودوں سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اللہ سے سفارش کریں گے، تو یہ تمنا پوری نہیں ہوگی)۔

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝ۧ۲۵

''دنیا اور آخرت کا مالک تو اکیلا اللہ ہے''۔۲۵

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝۲۶

''اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں، جن کی ''سفارش'' کچھ کام نہیں آئے گی، مگر اللہ کی اجازت کے بعد، جس کے لیے وہ چاہے گا اور سفارش کو پسند کرے گا''۔۲۶۔ (جب فرشتے اللہ کی اجازت اور مرضی کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کرسکتے، تو یہ من گھڑت معبود کیسے کسی کی سفارش کر سکتے ہیں؟)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝۲۷

''بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ فرشتوں کو ''عورتوں'' (Female) کے نام دیتے ہیں (کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں)''۔۲۷

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۝ۚ۲۸

''(ان کافروں کے پاس) اس بات کا کوئی علم نہیں ہے، وہ تو صرف وہی ''گمان'' کے پیچھے چل رہے ہیں، اور جب کہ ''وہم وگمان'' حق کے مقابلے میں کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا''۔۲۸

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ۝۲۹

''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ اس آدمی سے الگ ہوجایئے، جس نے ہماری یاد سے منہ پھیر لیا ہے، اور وہ دنیا کی زندگی کے سوا کچھ بھی نہیں چاہتا''۔۲۹

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝۳۰

''(دنیا کو سب کچھ سمجھنے والے) کی جانکاری بس یہیں تک ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کے راستے سے کون بھٹک گیا ہے، اور اس کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے جو سیدھے راستے پر ہے''۔۳۰

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ ﴿۳۱﴾

''اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے ہر چیز کا مالک اللہ ہے، تا کہ اللہ برائی کرنے والوں کو ان کے برے کاموں کا بدلہ دے، اور نیکی کرنے والوں کو اچھا بدلہ (جنت) دے''۔ ﴿۳۱﴾

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۧ ﴿۳۲﴾ ع ۲

''(اچھے لوگ تو وہ ہیں) جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں، سوائے کسی چھوٹے گناہوں کے، بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے، (اے لوگو!) وہ اللہ تمھیں اسی وقت سے خوب اچھی طرح جانتا ہے جب اس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا تھا، اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ابھی ناپختہ بچے ہی تھے، اس لیے تم لوگ اپنی ''پاکی'' نہ بیان کرو، اللہ ڈرنے والے کو خوب اچھی جانتا ہے''۔ ﴿۳۲﴾

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۙ ﴿۳۳﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے (حق سے) منہ موڑ لیا؟''۔ ﴿۳۳﴾ (مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں اتری ہے)۔

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾

''اور تھوڑا سا دیا اور دینا بند کر دیا''۔ ﴿۳۴﴾ (مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں اتری ہے)۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾

''کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے؟ (کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے مال ختم ہو جاتا ہے)''۔ ﴿۳۵﴾ (مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں اتری ہے)۔

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۙ ﴿۳۶﴾

''کیا اسے اس بات کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں ہے؟''۔ ﴿۳۶﴾ (مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں اتری ہے)۔

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۙ ﴿۳۷﴾

''اور ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں ہے جنھوں نے (اپنے رب کے ساتھ) مکمل وفاداری کی؟''۔ ﴿۳۷﴾

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ ﴿۳۸﴾

''کہ (قیامت کے دن) کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔ ﴿۳۸﴾

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ ﴿۳۹﴾

''اور یہ کہ انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی ہے''۔ ﴿۳۹﴾

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾

''اور یہ کہ اس (انسان) کی کوشش جلد ہی دیکھی جائے گی''۔ ﴿۴۰﴾

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۙ ﴿۴۱﴾

''پھر اس انسان کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا''۔ ﴿۴۱﴾

وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝
"اور یہ کہ (سب کو) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کے پاس ہی جانا ہے"۔ ۝

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ۝
"وہی اللہ ہنساتا ہے، وہی رُلاتا ہے"۔ ۝

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْيَا ۝
"وہی اللہ موت دیتا ہے وہی زندگی دیتا ہے"۔ ۝

وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ۝
"اور اسی اللہ نے "نر اور مادہ" (Male & Female) کا "جوڑا" پیدا کیا"۔ ۝

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝
"ایک بوند (منی کے قطرہ سے) جو (ماں کے پیٹ میں) ٹپکایا جاتا ہے"۔ ۝

وَ اَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝
"اور (قیامت کے دن) دوسری بار پیدا کرنا بھی اسی (اللہ) کی ذمہ داری ہے"۔ ۝

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ۝
"اور وہی اللہ مالدار بناتا ہے، اور وہی غریب بنا دیتا ہے"۔ ۝

وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝
"اور وہی اللہ شِعْرٰی (ستارے) کا رب ہے"۔ ۝۔ (شِعْرٰی ستارہ کیا ہے؟: زمانہ جاہلیت میں عرب کے کچھ لوگ اس ستارے کی پوجا کرتے تھے، یہ ستارہ نکلے تو بھلائی آئے۔ کہا جاتا ہے یہ ستارہ سورج سے 23 گنا زیادہ روشن ہے، اور اس کا زمین سے فاصلہ 8 نوری سال سے بھی زیادہ ہے۔ سورج ہم سے 9 کروڑ 30 لاکھ میل دور ہے، اور اس کی روشنی "ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سکینڈ" کی رفتار سے 8 منٹ میں ہم تک پہنچتی ہے۔ شِعْرٰی ستارے کا رب اللہ ہی ہے)۔

وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ا۟لْاُوْلٰى ۝
"اور اسی اللہ نے پچھلے زمانے کی (ہود علیہ السلام کی قوم) "عادؔ" کو ہلاک (و برباد) کر دیا"۔ ۝

وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ۝
"اور اسی اللہ نے (صالح علیہ السلام کی قوم) ثمود کو بھی (ہلاک کر دیا ہے)، اور (ان میں سے کسی کو بھی) باقی نہ چھوڑا"۔ ۝

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ۝
"اور اسی اللہ نے اس سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی (ہلاک کر دیا)، بیشک وہ لوگ سب سے بڑے ظالم اور سرکش تھے"۔ ۝

وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝
"اور اسی اللہ نے لوط (علیہ السلام کی قوم) کی الٹی ہوئی بستیوں کو زمین پر دے مارا ہے"۔ ۝

فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝
"پھر (لوط علیہ السلام کی قوم کی) بستی کو اس (پتھر یا پانی) نے ڈھانپ لیا جس نے انھیں ڈھانپ لیا"۔ ۝۔ (اس سے مراد وہ بستیاں ہیں جن کی طرف لوط علیہ السلام بھیجے گئے تھے، لوط علیہ السلام کی اصل بستی کا نام "سَدُّوم" ہے، وہ لوگ مرد مرد سے خواہش پوری کرتے تھے، تو فرشتوں نے بستی کو اوپر اٹھا کر نیچے زمین پر دے مارا، کالا پانی ان پر چڑھ گیا، اس کو "بحرِ میت" یا "مردار سمندر" (Dead Sea) کہتے ہیں)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾

''تو (اے انسان!) تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرے گا؟''۔﴿۵۵﴾

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾

''یہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والے ہیں (رسولوں میں سے ایک رسول ہیں)''۔﴿۵۶﴾

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾

''آنے والی گھڑی (یعنی قیامت) قریب آ چکی ہے''۔﴿۵۷﴾

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾

''اس (قیامت) کو اللہ کے سوا کوئی بھی وقت پر ظاہر کرنے والا نہیں ہے''۔﴿۵۸﴾

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾

''(اے انکار کرنے والو!) کیا تم اس بات (قرآن) پر تعجب کرتے ہو؟''﴿۵۹﴾

وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾

''اور (اس کا مذاق بنا کر) ہنستے ہو، روتے نہیں ہو؟''۔﴿۶۰﴾

وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾

''اور غفلت میں تم ہنس کھیل رہے ہو؟''۔﴿۶۱﴾

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ (السجدۃ ۱۳ — ع ۳)

''(اے لوگو!) اب تم لوگ اللہ کے لیے سجدے کرو، اور (اسی کی) عبادت کرو''۔﴿۶۲﴾۔ (سورہ نجم کی یہ آخری آیت (۶۲) پر ''تلاوت کا سجدہ'' ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۱۳) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ''سجدۂ تلاوت'' کی دعا: ''سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ'' (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن ترمذی ۔کِتَابُ الدَّعْوَاتْ۔بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر۔3425)۔ (صحیح))۔

آیات:55 | (54) سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ | رکوع:3

سورہ ''قَمَرْ'' کے بارے میں:

سورہ ''قَمَرْ'' نمبر (54)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (37)۔ اَلْقَمَرْ: چاند۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''قَمَرْ'' سورہ نمبر (54) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مکی سورت ہے۔ اس میں (55) آیتیں اور (3) رکوع ہیں)۔

اس سورہ میں ''چار'' بار ایک آیت ہے۔ ''اور بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے (سمجھنے کے لیے اور یاد کرنے کے لیے) آسان کر دیا ہے، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (سمجھنے والا؟ یاد کرنے والا؟)''۔

سورہ ''قَمَرْ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''قَمَرْ'' کے شروع میں ''قیامت'' کے بارے میں ہے کہ قیامت آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ (۲) لوگوں کے

قبروں سے اٹھنے کا واقعہ ہے کہ ''ٹڈیوں'' کے جھنڈ کی طرح دکھائی دیں گے۔ (۳) نوح علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ہے، اس واقعہ میں ایک آیت ''ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا'' ہے، اور اس سورہ میں لگ بھگ چار مرتبہ یہ آیت ہے۔ (۱۷)، (۲۲)، (۳۲) اور (۴۰)۔ (۴) نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد ہود علیہ السلام کی قوم ''عاد'' کا واقعہ ہے۔ (۵) صالح علیہ السلام کی قوم ''ثمود'' کا واقعہ ہے۔ (۶) لوط علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ہے۔ (۷) فرعون اور فرعونیوں کا ذکر ہے۔ (۸) کفارِ مکہ سے خطاب ہے کہ پہلے کے لوگ زیادہ خوشحال تھے یا تم لوگ ہو؟ (۹) جلد ہی کافر لوگ ہارنے والے ہیں۔ (۱۰) ''تقدیر'' کے بارے میں ہے۔ (۱۱) اخیر میں جنت کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ | ''قیامت قریب آ گئی ہے، اور چاند پھٹ گیا ہے''۔ ۝۱۔ (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ''چاند کے دو ٹکڑے'' ہونا ہے، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ظاہر ہو چکا ہے، مگر کافر لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔ (صحیح بخاری ۔كِتَابُ التفسير ۔ سورة القمر۔حدیث نمبر 4864) -عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ، فِرْقَةً فَوْقَ الجَبَلِ، وَفِرْقَةً دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اشْهَدُوا« عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موقع پر ہم سے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا'')۔

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ | ''یہ کافر لوگ کوئی بھی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ موڑ لیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ تو ہمیشہ سے چلا آنے والا جادو ہے''۔ ۝۲

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ | ''کافروں نے حق کو جھٹلایا، اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل نکلے، اور ہر کام کا وقت مقرر ہے''۔ ۝۳

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ | ''بیشک (حق کا انکار کرنے والوں) کے پاس پچھلی قوموں کی ایسی خبریں آ چکی ہیں، جن میں ''ڈانٹ ڈپٹ'' (نصیحت اور عبرت) کا بڑا سامان ہے''۔ ۝۴

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ | ''(ڈرانے والی خبروں میں) دانائی (حکمت) کی باتیں ہیں، لیکن ڈرانے والی باتوں نے بھی (انکار کرنے والوں کو) کچھ فائدہ نہیں دیا''۔ ۝۵

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝۶ | ''تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ بھی (انکار کرنے والوں کی) ''پرواہ'' نہ کیجیے، (اور یاد کیجیے) جس دن بلانے والا (یعنی اسرافیل علیہ السلام) ہولناک

چیز (قیامت) کی طرف بلائے گا"۔ ⑥

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ⑦

"لوگ جھکی نگاہوں کے ساتھ اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے، جیسے چاروں طرف پھیلی ہوئی "ٹڈیاں" (Locusts) ہیں"۔ ⑦

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ⑧

"لوگ بلانے والے کی طرف تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے، (جو دنیا میں قیامت کا انکار کرتے تھے) کہیں گے: یہ تو بڑا ہی سخت دن ہے"۔ ⑧

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ⑨

"(کفارِ مکہ سے پہلے) نوح علیہ السلام کی قوم بھی جھٹلا چکی ہے، انھوں نے ہمارے بندے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا، اور کہا: یہ پاگل ہے، اور انھیں بری طرح جھڑک دیا گیا"۔ ⑨

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ⑩

"اس پر نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی: (میرے رب!) میں بے بس ہوں میری مدد فرما (تو ہی بدلہ لے لے)"۔ ⑩

فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ⑪

"تب ہم نے موسلا دھار بارش سے آسمان کے دروازے کھول دیئے"۔ ⑪

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ⑫

"اور زمین سے بھی ہم نے پانی جاری کر دیا، تو (آسمان و زمین کا سارا) پانی اس کام کے لیے جمع ہو گیا جو پہلے سے طے تھا (یعنی طوفان سے وہ لوگ ہلاک ہو گئے)"۔ ⑫

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ⑬

"اور ہم نے (نوح علیہ السلام) کو "تختوں" اور "کیلوں" (میخوں) سے بنی ایک (کشتی) پر سوار کر دیا"۔ ⑬

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ⑭

"جو کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی، یہ سزا اُس کے لیے دی گئی جس کا انکار کیا گیا تھا"۔ ⑭ (یعنی نوح علیہ السلام کی دعا اللہ نے سن لی، ان کی قوم پانی میں ڈوب گئی، اس طرح اللہ نے نافرمان قوم سے نوح علیہ السلام کو جھٹلانے کا بدلہ لے لیا)۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑮

"اور بیشک ہم نے اس (کشتی) کو ایک نشانی بنا کر باقی رکھا، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟"۔ ⑮

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ⑯

"(اے لوگو!) پھر دیکھ لو! میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا؟"۔ ⑯

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑰

"اور بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے (سمجھنے کے لیے اور یاد کرنے کے لیے) آسان کر دیا ہے، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (سمجھنے والا؟ یاد کرنے والا؟)"۔ ⑰

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ

"قوم عاد نے بھی (ہود علیہ السلام کو) جھٹلایا تھا، پھر دیکھ لو! میرا عذاب اور میرا

وَ نُذُرِ ⑱

ڈرانا کیسا تھا؟"۔⑱

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِیۡحًا صَرۡصَرًا فِیۡ یَوۡمِ نَحۡسٍ مُّسۡتَمِرٍّ ۙ⑲

"بیشک ہم نے قوم عاد پر تیز چلنے والی طوفانی ہوا ایک منحوس دن بھیج دی"۔⑲۔ (دن منحوس نہیں ہوتا، وہ دن قوم عاد کے لیے منحوس تھا مگر "ہود علیہ السلام" اوران کے ماننے والوں کے لیے "مبارک دن" تھا، اسی طرح فرعون اوراس کے ماننے والوں کے لیے "دن منحوس" تھا مگر موسیٰ علیہ السلام اوران کے ماننے والوں کے لیے "مبارک دن" تھا۔ قوم "عاد": حجاز اوریمن کے درمیان "احقاف" کے ریگستانی علاقے میں رہتی تھی۔ سات راتیں اورآٹھ دنوں تک قوم عاد پر تیز ہوائیں چلتی رہیں، آندھی کے زور سے وہ لوگ "کھوکھلے تنے" کی طرح ہوگئے، ان لوگوں کواپنی طاقت پر بڑا ناز تھا، آج بھی دنیا میں جن کوبھی اپنی طاقت پرناز ہے اللہ ان کو پکڑ لے گا، چاہے کوئی بھی قوم ہو یا ملک ہو، طاقتورا کیلے اللہ ہے)۔

تَنۡزِعُ النَّاسَ ۙ کَاَنَّہُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ مُّنۡقَعِرٍ ⑳

"وہ طوفانی ہوالوگوں کواٹھا اٹھا کراس طرح پھینک رہی تھی، جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں"۔⑳

فَکَیۡفَ کَانَ عَذَابِیۡ وَ نُذُرِ ㉑

"(اے لوگو!) پھر دیکھ لو! میرا عذاب اورمیرا ڈرانا کیسا تھا؟"۔㉑

وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ع ㉒

"اور بیشک ہم نے قرآن کونصیحت کے لیے (سمجھنے کے لیے اور یاد کرنے کے لیے) آسان کردیا ہے، توکیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (سمجھنے والا؟ یاد کرنے والا؟)۔㉒ع

ع ۲۲ / ۸

کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِالنُّذُرِ ㉓

"قوم ثمود نے بھی ڈرانے والے (یعنی صالح علیہ السلام) کوجھٹلایا تھا"۔㉓

فَقَالُوۡۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُہٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیۡ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ㉔

"قوم ثمود نے کہا: کیا ہم اپنے ہی قوم میں سے ایک آدمی کی پیروی کرنے لگیں؟ تب توہم بیشک "گمراہ" اور "پاگل" کہلائیں گے"۔㉔

ءَاُلۡقِیَ الذِّکۡرُ عَلَیۡہِ مِنۡۢ بَیۡنِنَا بَلۡ ہُوَ کَذَّابٌ اَشِرٌ ㉕

"(قوم ثمود نے کہا) کیا ہمارے درمیان بس (صالح) ہی رہ گیا تھا جس پر وحی اتاری گئی ہے؟ بلکہ وہ بڑا جھوٹا اورخود پسند آدمی ہے (شیخی خورہے، ڈینگیں مارنے والا ہے)"۔㉕

سَیَعۡلَمُوۡنَ غَدًا مَّنِ الۡکَذَّابُ الۡاَشِرُ ㉖

"کل (عذاب کے دن یا قیامت کے دن) ثمودی لوگ جان لیں گے کہ کون بڑا جھوٹا اورخود پسند تھا؟ (شیخی خورتھا، ڈینگیں مارنے والا تھا؟)"۔㉖

اِنَّا مُرۡسِلُوا النَّاقَۃِ فِتۡنَۃً لَّہُمۡ فَارۡتَقِبۡہُمۡ وَ اصۡطَبِرۡ ۫㉗

"(اے صالح!) ہم "اونٹنی" کوقوم ثمود کے لیے "آزمائش" بنا کر بھیج رہے ہیں آپ صبر کے ساتھ ان لوگوں (کے انجام) کا انتظار کیجیے"۔㉗

وَ نَبِّئۡہُمۡ اَنَّ الۡمَآءَ قِسۡمَۃٌۢ بَیۡنَہُمۡ ۚ کُلُّ شِرۡبٍ مُّحۡتَضَرٌ ㉘

"اور (اے صالح!) قوم کو بتادیں کہ پانی ان کے اوراونٹنی کے درمیان تقسیم کردیا گیا ہے، ہرایک اپنی باری کے دن پانی پرآئے گا"۔㉘

فَنَادَوۡا صَاحِبَہُمۡ فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ ㉙

"پھر قوم ثمود نے اپنے (قدارنامی) ساتھی کوبلایا، تو اس نے ہاتھ

بڑھایا اور اونٹنی کو قتل کر دیا"۔ ﴿۲۹﴾۔ (ساتھی سے مراد کون ہے؟۔ اس کا نام "قدار بن سالف" تھا۔ جو "ابوزمعہ" کی طرح تھا۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک خطبہ میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی "کونچیں" کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا) ۔اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لیے ایک بدبخت (قدار نامی) جو اپنی قوم میں "ابوزمعہ" کی طرح غالب اور طاقتور تھا، اٹھا۔صحیح البخاری۔ کِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ۔ حدیث نمبر 4942) -

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾

"(اے لوگو!) پھر دیکھ لو! میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا؟"۔ ﴿۳۰﴾

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾

"بیشک ہم نے قوم ثمود پر بس ایک "چیخ" بھیجی، جس سے وہ لوگ "باڑ" کی ٹوٹی پھوٹی گھاس پھوس کی طرح ہو گئے (یعنی چور چور ہو گئے)"۔ ﴿۳۱﴾

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾

"اور بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے (سمجھنے کے لیے اور یاد کرنے کے لیے) آسان کر دیا ہے، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (سمجھنے والا؟ یاد کرنے والا؟)"۔ ﴿۳۲﴾

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾

"قوم لوط نے بھی ڈرانے والے (لوط علیہ السلام) کو جھٹلایا"۔ ﴿۳۳﴾

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

"ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کر دی، سوائے لوط (علیہ السلام) کے گھر والوں کے، انھیں ہم نے صبح کے وقت بچا لیا تھا"۔ ﴿۳۴﴾

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾

"(لوط علیہ السلام کے گھر والوں پر) ہمارا احسان تھا، ہم شکر ادا کرنے والے کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں"۔ ﴿۳۵﴾

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾

"اور لوط (علیہ السلام) نے ان لوگوں کو (اپنی قوم کو) بیشک ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا، لیکن انھوں نے ڈرانے والی باتوں میں شک کیا"۔ ﴿۳۶﴾

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

"اور (قوم نے غلط کام کرنے کے لیے لوط علیہ السلام سے) ان کے مہمانوں کو مانگا، تو ہم نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا، (اور کہا) تم لوگ اب میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو"۔ ﴿۳۷﴾

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾

"اور صبح کے وقت ہی (لوط علیہ السلام کی) قوم کو نہ ٹلنے والے عذاب (پتھر کی بارش) نے ہلاک کر دیا"۔ ﴿۳۸﴾۔ (لوط علیہ السلام کی اصل بستی کا نام "سَدُوم" ہے، وہ لوگ مرد مرد سے خواہش پوری کرتے تھے، تو فرشتوں نے اوپر اٹھا کر نیچے زمین پر دے مارا، کالا پانی ان پر چڑھ گیا، اس کو "بحرِ میت" یا "مُردار سمندر" (Dead Sea) کہتے ہیں)۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾

"اب میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو"۔ ﴿۳۹﴾

وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝٤٠

’’اور بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے (سمجھنے کے لیے اور یاد کرنے کے لیے) آسان کر دیا ہے، تو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (سمجھنے والا؟ یاد کرنے والا؟)۔ ۝٤٠

وَ لَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝٤١

’’اور فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے (موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام) آئے تھے‘‘۔ ۝٤١

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝٤٢

’’فرعونیوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلا دیا، تو ہم نے انھیں کسی زبردست قدرت والے کے پکڑنے کی طرح پکڑ لیا‘‘۔ ۝٤٢

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٣

’’(اے اہل مکہ! اے انکار کرنے والو!) کیا تمہارے کافر (گزرے ہوئے طاقتور کافروں) سے اچھے ہیں؟ یا تمہارے لیے (آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی (یا بے گناہی) کی بات لکھی ہوئی ہے؟‘‘۔ ۝٤٣۔ (جب گزرے ہوئے کافر ہمارے عذاب سے نہیں بچ سکے تو تم کیسے بچ سکتے ہو؟)۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝٤٤

’’یا (کفارِ عرب یہ) کہتے ہیں کہ ہم بدلہ لے لینے والی جماعت ہیں؟ (ہمارے پاس بہت لوگ ہیں ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا)‘‘۔ ۝٤٤

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝٤٥

’’(کافروں کی) جماعت جلد ہی شکست کھا جائے گی اور وہ لوگ پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوں گے‘‘۔ ۝٤٥۔ (جنگ بدر میں کافروں کے مقابلے میں مسلمان بہت کمزور تھے ۳۱۳ تھے، ایک ہزار سے جیت گئے، کافروں کے سارے بڑے بڑے سردار مارے گئے ۷۰ گرفتار ہوئے، باقی بھاگ گئے)

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ۝٤٦

’’بلکہ (مسلمانوں سے بدلہ لینے والی جماعت) کا اصل وقت تو قیامت کا دن ہے، اور قیامت بہت بڑی مصیبت، اور بہت کڑوی (حقیقت) ہے‘‘۔ ۝٤٦

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ۝٤٧

’’بیشک مجرم لوگ (انکار کرنے والے) ’’گمراہی‘‘ اور ’’جنون‘‘ (دیوانگی) میں ہیں‘‘۔ ۝٤٧

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝٤٨

’’جس دن (انکار کرنے والے) آگ میں اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: اب تم جہنم کی تکلیف کا مزہ چکھو‘‘۔ ۝٤٨

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝٤٩

’’بیشک ہم نے ہر چیز کو ’’تقدیر‘‘ کے ساتھ (ایک اندازے سے) پیدا کیا ہے‘‘۔ ۝٤٩

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

''اور ہمارا حکم ''پلک'' جھپکنے کی طرح صرف ایک بار ہوتا ہے''۔﴿۵۰﴾

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾

''اور (اے کفار عرب!) ہم تم جیسے کافروں کو پہلے ہلاک کر چکے ہیں، تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟''۔﴿۵۱﴾

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾

''اور لوگوں نے جو کام کیے، وہ سب ''نامہ اعمال'' میں موجود ہے''۔﴿۵۲﴾

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾

''اور (نامہ اعمال میں) ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے''۔﴿۵۳﴾

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾

''بیشک نیک لوگ (اللہ سے ڈرنے والے) باغات اور نہروں میں ہوں گے''۔﴿۵۴﴾

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع ۱۵ / ۱۰

''(جنتی لوگ) قدرت والے بادشاہ (اللہ) کے پاس عزت کے مقام میں (ہوں گے)''۔﴿۵۵﴾

آیات: 78 | (55) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 3

سورہ ''رَحْمٰن'' کے بارے میں:

سورہ ''رَحْمٰن'' نمبر (55) نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (97)۔ اَلرَّحْمٰن: رحمن۔ اللہ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''رَحْمٰن'' سورہ نمبر (55) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (78) آیتیں اور (3) رکوع ہیں)۔

سورہ ''رَحْمٰن'' میں ایک اہم نکتہ: 31 بار (فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ) کی کیا حکمت ہے؟

(۱) اللہ نے نعمتوں کے ذکر کے بعد اس آیت کو ذکر کیا ہے، میدان محشر کے بعد بھی اس آیت کو ذکر کیا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ قیامت کی جانکاری بھی اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ تا کہ انسان برائی سے بچ جائے۔

(۲) جنات بھی انسان کی طرح ایسی مخلوق ہے کہ عقل ان کے پاس بھی ہے، اور شریعت ان کے لیے بھی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنات کے بھی نبی ہیں۔

(۳) اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ اسلام میں ''رہبانیت۔ دنیا کو چھوڑ دینا'' نہیں ہے۔

(۴) بار بار یاد دلانا دھمکی اور یاددہانی کے لیے ہے، جس کا مقصد اللہ کی نافرمانی سے روکنا ہے۔

سورہ ''رَحْمٰن'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''رَحْمٰن'' کے شروع میں ''قرآن'' کے بارے میں ہے کہ اللہ نے قرآن سکھایا ہے، اور انسان کو بولنا سکھایا ہے۔ (۲) سورج اور چاند ستارے اور درختوں کا ذکر ہے۔ (۳) آسمان اور زمین کا ذکر ہے۔ (۴) کھجور

اور میووں کا ذکر ہے، اور ایک آیت ''تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' موجود ہے۔ (۵) دوسمندروں کے ملنے کا ذکر ہے ایک کھارے پانی کا اور دوسرا میٹھے پانی کا مگر دونوں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ (۶) سب ختم ہو جائے گا صرف اللہ باقی رہے گا۔ (۷) قیامت کا منظر اور جہنم کا ذکر ہے۔ (۸) جنت اور جنت کی نعمتوں کا ذکر ہے، حور عین ہیں، جس کو کسی انسان اور کسی جن نے چھوا تک نہیں ہے۔ (۹) اخیر میں اللہ کی تعریف ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ — ''اللہ بڑا مہربان ہے''۔﴿۱﴾

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ — ''جس اللہ نے قرآن سکھایا''۔﴿۲﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ — ''اسی اللہ نے انسان کو پیدا کیا''۔﴿۳﴾

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ — ''اور اسی اللہ نے انسان کو بولنا سکھایا''۔﴿۴﴾

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ﴿۵﴾ — ''سورج اور چاند ایک حساب سے (چل رہے) ہیں''۔﴿۵﴾

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ — ''اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ کر رہے ہیں''۔﴿۶﴾

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾ — ''اور اسی اللہ نے آسمان کو بلند کیا، اور ترازو بنایا''۔﴿۷﴾

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ — ''تاکہ (اے لوگو!) تم تولنے میں ظلم (وزیادتی) نہ کرو''۔﴿۸﴾

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ — ''(اے لوگو!) اور ''وزن'' کو انصاف سے تولو، اور ناپ تول میں کمی نہ کرو (ترازو میں ڈنڈی نہ مارو)''۔﴿۹﴾

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾ — ''اور اسی اللہ نے زمین کو ساری مخلوق کے لیے بنایا ہے''۔﴿۱۰﴾

فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ — ''جس زمین میں ہر طرح کے پھل ہیں، اور خوشے والے (غلافوں والے) کھجور کے درخت ہیں''۔﴿۱۱﴾

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۚ﴿۱۲﴾ — ''اور جس زمین میں بھوسے والا اناج، اور خوشبودار پھول ہیں''۔﴿۱۲﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ — ''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''۔﴿۱۳﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ﴿۱۴﴾ — ''اسی اللہ نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے''۔﴿۱۴﴾

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ﴿۱۵﴾ — ''اور جنات کو آگ کے شعلے (لپٹ) سے پیدا کیا ہے''۔﴿۱۵﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ — ''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو

جھٹلاؤ گے؟"۔ (16)

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾

"دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا رب وہی اللہ ہے"۔ (17)۔(سردی میں سورج نکلنے کی جگہ اور ڈوبنے کی جگہ بدل جاتی ہے، اسی طرح گرمی میں سورج نکلنے کی جگہ اور ڈوبنے کی جگہ بدل جاتی ہے، اس لیے دو مشرق اور دو مغرب ہوئے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾

"تو (اے جنات و انسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"۔ (18)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾

"اسی اللہ نے دو سمندروں کو اس طرح ملا دیا ہے، کہ وہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں (ایک ساتھ چلتے ہیں)"۔ (19)

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾

"ان دونوں سمندروں کے درمیان ایک آڑ ہے، کہ وہ دونوں اپنی حد سے بڑھتے نہیں"۔ (20)۔(دو سمندر ایک ساتھ چلتے ہیں مگر ایک دوسرے سے نہیں ملتے، دونوں کے درمیان ایک لکیر جیسی ہوتی ہے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾

"تو (اے جنات و انسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"۔ (21)

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

"ان دونوں سمندروں سے "موتی" اور "مونگے" نکلتے ہیں"۔ (22)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾

"تو (اے جنات و انسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"۔ (23)

وَ لَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾

النصف

"اور سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اونچے "جہاز" اسی اللہ کے ہیں (جو چل پھر رہے ہیں)"۔ (24)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾

ع ۱۵

"تو (اے جنات و انسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"۔ (25)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾

"ہر چیز جو زمین پر ہے، ختم ہو جانے والی ہے"۔ (26)

وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾

"صرف آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی ذات باقی رہ جائے گی جو بڑی شان اور عزت والا ہے"۔ (27)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

"تو (اے جنات و انسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟"۔ (28)

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلَّ

"آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب اسی اللہ سے مانگتے ہیں، وہ اللہ

يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

ہر وقت ایک ''شان'' میں ہے''۔ ﴿۲۹﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾

''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''۔ ﴿۳۰﴾

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾

''(اے جنات وانسان!) ! ہم جلد ہی تمہارے (حساب کے) لیے فارغ ہونے والے ہیں''۔ ﴿۳۱﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾

''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''۔ ﴿۳۲﴾

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

''اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم آسمانوں اور زمین کے کناروں سے بھاگ سکتے ہو، تو بھاگ جاؤ، مگر تم طاقت کے بغیر بھاگ نہیں سکتے (اور نکل بھاگنے کی طاقت تم میں کہاں ہے؟)''۔ ﴿۳۳﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''۔ ﴿۳۴﴾

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾

''(اے جنات وانسان اگر تم بھاگنے کی کوشش کرو گے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور سخت گرم دھواں چھوڑ دیا جائے گا، پھر تم اپنا بچاؤ نہ کر سکو گے''۔ ﴿۳۵﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''۔ ﴿۳۶﴾

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

''جس وقت آسمان پھٹ جائے گا تو وہ لال چمڑے (تلچھٹ) کی طرح ''سرخ'' (لال) ہو جائے گا''۔ ﴿۳۷﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''۔ ﴿۳۸﴾

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾

''اس دن کسی انسان اور کسی جن سے اس کے گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا''۔ ﴿۳۹﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾

''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟''۔ ﴿۴۰﴾

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

''مجرموں (حق کا انکار کرنے والوں) کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیا جائے گا، پھر انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا''۔ ﴿۴۱﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾

''تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو

جھٹلاؤ گے؟‘‘۔ ﴿۴۲﴾

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

’’یہی وہ جہنم ہے جسے یہ مجرم لوگ جھٹلاتے تھے‘‘۔ ﴿۴۳﴾

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾

’’(جھٹلانے والے) جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگاتے رہیں گے‘‘۔ ﴿۴۴﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔ ﴿۴۵﴾

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

’’اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا تھا، تو اس کے لیے ’’دو‘‘ باغ (دو جنتیں) ہیں‘‘۔ ﴿۴۶﴾۔ (مفسرین کہتے ہیں: دو باغوں سے مراد: ایک باغ گناہ چھوڑنے کی وجہ سے ہے۔ دوسرا باغ نیک کام کرنے کی وجہ سے ہے۔ ایک کا نام ’’جَنّٰتِ عَدْنٍ‘‘ اور دوسرے کا نام ’’جَنّٰتِ نَعِيْمٍ‘‘ ہے۔ یہ ’’اَصْحَابُ الْيَمِيْنِ‘‘ (دائیں طرف والوں) کے لیے ہے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔ ﴿۴۷﴾

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

’’وہ دونوں باغ ہری ٹہنیوں والے ہوں گے‘‘۔ ﴿۴۸﴾۔ (وہ دونوں باغ لمبی لمبی اور بڑی بڑی شاخوں والے ہوں گے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔ ﴿۴۹﴾

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾

’’دونوں باغوں میں ’’دو چشمے‘‘ بہہ رہے ہوں گے‘‘۔ ﴿۵۰﴾۔ (ایک چشمے کا نام ’’تسنیم‘‘ ہے اور دوسرے کا ’’سلسبیل‘‘ ہے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔ ﴿۵۱﴾

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾

’’دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں ہوں گی‘‘۔ ﴿۵۲﴾۔ ((پہلی بات): ایک باغ کے پھلوں کا رنگ، ذائقہ اور خوشبو دوسرے باغ کے پھلوں سے بالکل الگ ہے۔ (دوسری بات): یہ ہے کہ شکل وصورت اور رنگ وبو ایک جیسا ہونے کے باوجود ان کے ذائقے الگ الگ ہوں گے۔ (تیسری بات): ایک باغ کے پھلوں کو جنت والے جانتے ہوں گے،

مگر دوسرے باغ کے پھل ان کے گمان میں بھی نہیں ہوں گے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿٥٣﴾

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾

’’جنتی لوگ ایسے فرشوں (بچھونوں) پر ٹیک لگائے ہوں گے جن کے اَستر (اندر کے حصے) موٹے ریشم کے ہوں گے، اور دونوں باغوں کے پھل زمین کی طرف جھکے ہوں گے‘‘۔﴿٥٤﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿٥٥﴾

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾

’’ان جنتوں میں (شرمیلی) نیچی نگاہ والی (حوریں) ہیں، جنھیں جنت والوں میں سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے‘‘۔﴿٥٦﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿٥٧﴾

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾

’’وہ حوریں ایسی ہوں گی جیسے ’’یاقوت‘‘ اور ’’موتی‘‘ ہیں‘‘۔﴿٥٨﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿٥٩﴾

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾

’’نیک عمل کا بدلہ اچھائی (جنت) ہے، (احسان کا بدلہ احسان ہے)‘‘۔﴿٦٠﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿٦١﴾

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾

’’اور ان دو (باغوں) کے علاوہ اور ’’دو باغ‘‘ (دو جنتیں) ہیں‘‘۔﴿٦٢﴾۔ (مفسرین کہتے ہیں: دونوں جنتوں سے مراد: جنت الفردوس اور جنت الماوٰی ہیں جو ’’مقربین‘‘ کے لیے ہیں)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿٦٣﴾

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾

’’وہ دونوں باغ بہت گھنے اور سرسبز وشاداب ہیں‘‘۔﴿٦٤﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿٦٥﴾

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾

’’ان دونوں باغوں (دونوں جنتوں) میں ’’دو اُبلتے ہوئے چشمے‘‘ ہیں‘‘۔﴿٦٦﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿۶۷﴾

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۟

’’ان دونوں باغوں میں پھل، اور کھجور اور انار ہوں گے‘‘۔﴿۶۸﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿۶۹﴾

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۟

’’ان جنتوں میں خوب سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں‘‘۔﴿۷۰﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿۷۱﴾

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۟

’’حوریں جنتی خیموں میں ہیں‘‘۔﴿۷۲﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿۷۳﴾

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۟

جن عورتوں کو جنت والوں میں سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے‘‘۔﴿۷۴﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿۷۵﴾

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۟

’’جنتی لوگ سبز قالینوں اور بہترین فرشوں پر ٹیک لگائے ہوں گے‘‘۔﴿۷۶﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟

’’تو (اے جنات وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟‘‘۔﴿۷۷﴾

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۟ ع

’’آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کا نام بہت ہی بابرکت ہے، جو بڑی شان اور عزت والا ہے‘‘۔﴿۷۸﴾

آیات: 96 | (56) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 3

سورہ ’’وَاقِعَة‘‘ کے بارے میں:

سورہ ’’وَاقِعَة‘‘ نمبر (56)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (46)۔ اَلْوَاقِعَة: قائم ہونے والی/ قیامت۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ’’وَاقِعَة‘‘ سورہ نمبر (56) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی

ہے۔اس میں (96) آیتیں اور (3) رکوع ہیں)۔

سورہ "وَاقِعَة" کی ایک غلط فضیلت مشہور ہے:

جو ہر رات سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا تو وہ کبھی بھی فقیر نہیں ہوگا۔ (یہ روایت صحیح نہیں ہے)۔

(سلسلة الضعيفة للألباني۔جلد نمبر 1۔صفحہ نمبر 457۔حدیث نمبر 289) - (ضعيف) -عَنِ عبدِالله بنِ مَسْعُودٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو ہر رات سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا وہ کبھی بھی فقیر نہیں ہوگا"۔

سورہ "وَاقِعَة" کا خلاصہ:

(١) سورہ "وَاقِعَة" کے شروع میں "قیامت" کا ذکر ہے وہ آکر رہے گی، زمین ہلا دی جائے گی، پہاڑ چلائے جائیں گے۔ (٢) لوگوں کے "تین گروہ" ہو جائیں گے، پہلے گروہ والے "دائیں ہاتھ والے" اور دوسرے گروہ والے "بائیں ہاتھ والے" اور تیسرے گروہ والے "سب سے آگے نکلنے والے"۔ (٣) جنت کی نعمتوں کا ذکر ہے، آگے بڑھنے والوں کے لیے ہے، تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، لڑکے شراب پلا رہے ہوں گے، جس شراب سے دماغ خراب نہیں ہوگا، پرندوں کے گوشت ہوں گے، حورِعین عورتیں ہیں، اور دائیں طرف والوں کے لیے جنت میں نعمتیں ہیں، بیریاں ہیں، کیلے ہیں، لمبے لمبے سایے ہیں، بہتے ہوئے پانی ہیں، کبھی ختم نہ ہونے والے پھل ہیں، ہم عمر عورتیں ہیں، نئے سرے سے اللہ ان عورتوں کو پیدا کریں گے۔ (٤) "بائیں طرف والے" لوگوں کا ذکر ہے ان لوگوں کے لیے جہنم ہے، کھولتا ہوا پانی ہے، گرم ہوائیں ہیں، کالے دھوئیں ہیں۔ (٥) یہ جہنم میں اس لیے گئے کہ یہ لوگ قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ (٦) اللہ کی نشانیوں کا ذکر ہے، اللہ نے کہا: منی سے بچے ہم پیدا کرتے ہیں، کھیتی میں دانہ ہم اُگاتے ہیں، بارش ہم برساتے ہیں، آگ ہم پیدا کرتے ہیں۔ (٧) قرآن کے بارے میں ہے پاک لوگ اس کو چھوتے ہیں۔ (٨) دائیں طرف والوں کے لیے جنت ہے، اور بائیں طرف والوں کے لیے جہنم ہے۔ (٩) اخیر میں اللہ کی تعریف ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿١﴾	"جب قیامت قائم ہو جائے گی"۔ ﴿١﴾
لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿٢﴾	"تو اس کے قائم ہونے کو کوئی جھٹلانے والا نہیں ہے"۔ ﴿٢﴾
خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿٣﴾	"وہ قیامت کسی کو نیچا کرنے والی، اور کسی کو اونچا کرنے والی ہے"۔ ﴿٣﴾

وقف لازم

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝٤
"جس دن زمین زلزلے کے ساتھ ہلا دی جائے گی"۔④

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥
"اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے"۔⑤

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝٦
"تو وہ پہاڑ گرد وغبار کی طرح اڑنے لگیں گے"۔⑥

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧
"اور (اے لوگو!) تم (اس وقت) تین جماعتوں میں بٹ جاؤ گے"۔⑦

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨
"(ایک) دائیں ہاتھ والے ہوں گے، بڑے خوش نصیب ہیں دائیں ہاتھ والے"۔⑧۔(وہ خوش نصیب ہیں جن کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا)۔

وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝٩
"(دوسرے) بائیں ہاتھ والے، بڑے بدنصیب ہیں بائیں ہاتھ والے!"۔⑨۔(وہ بدنصیب ہیں جن کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا)۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠
"اور (تیسرے) نیکیوں میں سب سے آگے بڑھنے والے، تو وہ لوگ سب سے آگے ہی ہوں گے"۔⑩

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١
"(یہی تیسرے نیکیوں میں سب سے آگے آگے رہنے والے) اللہ کے خاص مقرب (نزدیکی) لوگ ہیں"۔⑪

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢
"جو (نیکی میں آگے آگے رہنے والے) نعمتوں والی جنتوں میں ہونگے"۔⑫

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣
"(نیکی میں آگے آگے رہنے والوں) کی تعداد اگلے لوگوں میں سے زیادہ ہوگی"۔⑬

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤
"اور (نیکی میں آگے آگے رہنے والوں) کی تعداد پچھلے لوگوں میں سے کم ہوگی"۔⑭۔(آیت نمبر (١٣) اور (١٤) سے کیا مراد ہے؟ (1) آیت نمبر (١٣) میں (اَوَّلِيْنَ: "آگے والوں") آدم علیہ السلام سے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کے لوگ۔ تو اس کا معنی یہ ہے کہ پہلے کے لوگ "سابقون۔ نیکی میں آگے آگے رہنے والے" زیادہ ہیں۔ اور آیت نمبر (١٤) میں (اٰخِرِيْنَ: "پیچھے والوں") نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتی۔ پہلے لوگوں کے مقابلے میں "سابقون۔ نیکی میں آگے آگے رہنے والے" امت محمدیہ میں کم ہیں۔ اس لیے کہ وقت بھی کم ہے عمر بھی کم ہے۔ (2) آیت نمبر (١٣) میں (اَوَّلِيْنَ: "آگے والوں") اور آیت نمبر (١٤) میں (اٰخِرِيْنَ: "پیچھے والوں") دونوں سے مراد۔ امت محمدیہ کے لوگ ہیں۔ تو اس کا معنی یہ ہوگا اس امت کے اولین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین میں سے "سابقون۔ نیکی میں آگے آگے بڑھنے والوں" کی تعداد "آخرین: پیچھے والوں" سے زیادہ ہے۔ (3) آیت نمبر (١٣) میں (اَوَّلِيْنَ: "آگے والوں") اور آیت نمبر (١٤) میں (اٰخِرِيْنَ: "پیچھے والوں") دونوں سے مراد "ہر نبی کی امت" ہے۔ ہر نبی کی امت میں سے "سابقون۔ نیکی میں آگے آگے رہنے والوں" کی تعداد (اٰخِرِيْنَ: "پیچھے آنے والوں") سے زیادہ ہوگی)۔

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾

''وہ (نیکی میں آگے آگے رہنے والے) سونے کی تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر (بیٹھے) ہوں گے''۔﴿۱۵﴾

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾

''ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے''۔﴿۱۶﴾

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾

''ہمیشہ نوجوان رہنے والے لڑکے ان کے سامنے چکر لگاتے رہیں گے''۔﴿۱۷﴾

بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾

''شراب کے پیالے، جگ اور جام لیے ہوئے ہوں گے''۔﴿۱۸﴾

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

''جس شراب کو پینے سے نہ تو جنتیوں کا سر چکرائے گا، اور نہ ہی ان کی عقل خراب ہوگی''۔﴿۱۹﴾

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾

''اور جنت میں اپنی پسند کے سارے پھل ہیں''۔﴿۲۰﴾

وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾

''اور اپنی خواہش کے حساب سے پرندوں کے گوشت ہیں''۔﴿۲۱﴾

وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾

''اور جنت میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہیں''۔﴿۲۲﴾

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾

''چھپائے ہوئے موتی جیسی (حوریں) ہیں''۔﴿۲۳﴾

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

''یہ (دنیا میں) ان کے نیک کاموں کا بدلہ ہوگا''۔﴿۲۴﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾

''وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے، اور نہ کوئی گناہ کی بات (سنیں گے)''۔﴿۲۵﴾

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾

''صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی''۔﴿۲۶﴾

وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾

''اور دائیں ہاتھ والے، بڑے (خوش نصیب) ہیں دائیں ہاتھ والے!''۔﴿۲۷﴾

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾

''وہ بے کانٹے والی بیریوں کے درختوں میں ہوں گے''۔﴿۲۸﴾

وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾

''اور اُن کے لیے تہ بہ تہ (اوپر تلے) کیلے ہوں گے''۔﴿۲۹﴾

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾

''اور لمبے پھیلے ہوئے سائے ہوں گے''۔﴿۳۰﴾

وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾

''اور بہتے ہوئے پانی کے جھرنے ہوں گے''۔﴿۳۱﴾

وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾

''اور بہت سارے پھل ہوں گے''۔﴿۳۲﴾

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾

''جو کبھی ختم نہیں ہوں گے، اور نہ وہ لوگ ان سے کبھی روک دیئے جائیں گے''۔﴿۳۳﴾

وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾

''اور ان کے لیے اونچے ''فرش'' (بچھونے) ہیں''۔﴿۳۴﴾

اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾

''بیشک ہم نے ان (جنتی عورتوں) کو نئے سرے سے (خاص طور پر) پیدا کیا ہے''۔﴿۳۵﴾

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾

''اور ان عورتوں کو کنواری بنایا ہے''۔﴿۳۶﴾

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾
”(اپنے شوہر سے) محبت کرنے والی، اور عمر میں برابر ہوں گی“۔ ﴿٣٧﴾

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾
”یہ سب کچھ دائیں ہاتھ والوں کے لیے ہے“۔ ﴿٣٨﴾

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾
”(دائیں ہاتھ والوں) کی تعداد اگلے لوگوں میں سے بہت زیادہ ہوگی“۔ ﴿٣٩﴾

وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾
”(دائیں ہاتھ والوں) کی تعداد پچھلے لوگوں میں سے بھی بہت زیادہ ہوگی“۔ ﴿٤٠﴾

وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾
”اور بائیں ہاتھ والے، کتنے (ہی بدنصیب) ہیں بائیں ہاتھ والے!“۔ ﴿٤١﴾

فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾
”وہ سخت گرم ہوا، اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے“۔ ﴿٤٢﴾

وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾
”اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے“۔ ﴿٤٣﴾

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾
”جو نہ ٹھنڈا ہوگا، اور نہ آرام دے گا“۔ ﴿٤٤﴾

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾
”یہ (بائیں ہاتھ والے) لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) بڑے عیش میں تھے“۔ ﴿٤٥﴾

وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾
”اور بہت بھاری گناہ (کفر و شرک) پر اڑے ہوئے تھے“۔ ﴿٤٦﴾

وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾
”اور کہا کرتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے، اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے، تو کیا ہم (دوبارہ زندہ) کیے جائیں گے؟“۔ ﴿٤٧﴾

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾
”اور کیا ہمارے پہلے باپ دادے بھی زندہ کیے جائیں گے؟“۔ ﴿٤٨﴾

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾
”آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: بیشک سب اگلے اور پچھلے بھی“۔ ﴿٤٩﴾

لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾
”ایک معلوم دن کے وقت (قیامت کے دن) بیشک سب کے سب ضرور جمع کیے جائیں گے“۔ ﴿٥٠﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾
”پھر اے گمراہو! جھٹلانے والو!“۔ ﴿٥١﴾

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾
”تم لوگوں کو ”تھوہڑ“ (کانٹے) کا درخت کھانا ہوگا“۔ ﴿٥٢﴾

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾
”اور اسی ”تھوہڑ“ سے تم اپنے پیٹ بھرو گے“۔ ﴿٥٣﴾

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾
”پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا“۔ ﴿٥٤﴾

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾
”جس پانی کو تم ”پیاس کی بیماری والے“ اونٹ کی طرح پیو گے“۔ ﴿٥٥﴾

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾
”قیامت کے دن یہی ان (بائیں ہاتھ والوں) کی مہمانی (ضیافت) ہوگی“۔ ﴿٥٦﴾

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾
”بیشک ہم ہی نے تمھیں پیدا کیا ہے، تم (دوبارہ زندہ ہونے) کو سچ کیوں نہیں مانتے ہو؟“۔ ﴿٥٧﴾

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾
”کیا تم نے غور کیا جو ”منی“ (حقیر پانی) تم ٹپکاتے ہو“۔ ﴿٥٨﴾

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾
”(اس منی کو یا اس منی سے بچہ) تم پیدا کرتے ہو، یا ہم پیدا کرتے ہیں؟“۔ ﴿٥٩﴾

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾

’’ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کے فیصلے کرر کھے ہیں، اور ہم عاجز نہیں ہیں‘‘۔ ﴿۶۰﴾

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

’’اس بارے میں ہم تمہاری جگہ تم جیسے دوسرے لوگ لے آئیں، اور تمھیں ایسی شکل میں پیدا کریں جسے تم نہیں جانتے‘‘۔ ﴿۶۱﴾

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

’’اور تمھیں بیشک اپنی پہلی پیدائش کی پوری خبر ہے، پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے؟‘‘۔ ﴿۶۲﴾

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾

’’کیا تم نے اس ’’بیج‘‘ کے بارے میں غور کیا ہے جسے تم (زمین میں) بوتے ہو‘‘۔ ﴿۶۳﴾

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾

’’اسے پودے کی شکل میں تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟‘‘۔ ﴿۶۴﴾

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾

’’اگر ہم چاہتے تو اسے ’’ریزہ ریزہ‘‘ بنا دیتے، پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے‘‘۔ ﴿۶۵﴾

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

’’(کہ) بیشک ہم ’’گھاٹے‘‘ میں پڑ گئے‘‘۔ ﴿۶۶﴾ (ہم نے پہلے زمین کو تیار کیا لیکن جب فصل کے پکنے کا وقت آیا تو وہ برباد ہوگئی اور ہمیں کچھ بھی نہ ملا)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾

’’بلکہ ہم محروم ہو گئے ہیں‘‘۔ ﴿۶۷﴾

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾

’’کیا تم نے اس پانی کے بارے میں غور کیا جسے تم پیتے ہو؟‘‘۔ ﴿۶۸﴾

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾

’’اسے بادلوں سے تم نے برسایا ہے، یا ہم برسانے والے ہیں؟‘‘۔ ﴿۶۹﴾

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

’’اگر ہم چاہتے تو اسے ’’کھارا‘‘ بنا دیتے، پھر تم شکر کیوں نہیں ادا کرتے ہو؟‘‘۔ ﴿۷۰﴾

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾

’’کیا تم نے اس آگ کے بارے میں غور کیا ہے جسے تم ہرے درخت سے نکالتے ہو‘‘۔ ﴿۷۱﴾

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾

’’اس درخت کو تم نے پیدا کیا ہے، یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟‘‘۔ ﴿۷۲﴾

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾

’’ہم نے اس درخت کو نصیحت کا سامان، اور مسافروں کے لیے فائدے کی چیز بنایا ہے‘‘۔ ﴿۷۳﴾ (اس درخت پر غور کرنے سے انسان اللہ کی قدرت کو یاد کرتا ہے، اس سے جہنم کی بھی یاد آتی ہے)۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝٧٤

''تو (اے نبی ﷺ) آپ اپنے رب کی تسبیح (پاکی) بیان کیجیے، جو بڑی عظمت والا ہے (بڑی شان والا ہے)''۔ ۝٧٤

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝٧٥

''میں ستاروں کی منزلوں (نکلنے اورڈوبنے کی جگہوں) کی قسم کھاتا ہوں''۔ ۝٧٥۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝٧٦

''اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی ''قسم'' ہے''۔ ۝٧٦

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝٧٧

''بیشک یہ قرآن بڑی عزت والا ہے''۔ ۝٧٧

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝٧٨

''جو (قرآن) لوح محفوظ میں موجود ہے''۔ ۝٧٨

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝٧٩

''اس (قرآن) کو صرف پاک (فرشتے) ہی چھوتے ہیں''۔ ۝٧٩۔ (اس آیت میں ''مَسّ'' سے مراد: (۱) ہاتھ سے چھونا، (۲) یا قرآن کی جانکاری ہونا، (۳) یا قرآن سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اور ''مُطَهَّرُوْنَ'' (پاک لوگ) سے مراد: (۱) فرشتے۔ (۲) تقوی والے نیک لوگ۔ (۳) چھوٹی بڑی ناپاکی سے پاک ہونا، پیشاب پائخانے سے وضو بنا کر پاک ہونا۔ اکثر مفسرین کا کہنا ہے کہ اس آیت میں ''پاک لوگ ہی قرآن کو چھوتے ہیں'' سے مراد: فرشتے ہی قرآن کی جانکاری رکھتے ہیں وہی لوگ لے کر آتے ہیں، جو کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ شیطان قرآن لے کر آتے ہیں، تو ان کی بات غلط ہے۔ اس آیت سے یہ معنی لے سکتے ہیں کہ وضو بنا کر ہی قرآن پڑھیں اچھا ہے، مگر بغیر وضو کے بھی پڑھ سکتے ہیں، ورنہ قرآن حفظ کرنے والوں کو تو بار بار وضو کرنا پڑے گا)۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٠

''یہ قرآن سارے جہان کے پالنے والے کی طرف سے اتارا ہوا ہے''۔ ۝٨٠

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝٨١

''(اے کافرو!) کیا تم اس قرآن کو معمولی سمجھ رہے ہو؟''۔ ۝٨١

وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝٨٢

''اور قرآن کو جھٹلانا ہی تمہارا روزگار ہے (تمہاری روزی روٹی ہے)''۔ ۝٨٢

فَلَوْ لَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝٨٣

''جب کسی کی روح (جان) ''حلق'' تک پہنچ جاتی ہے''۔ ۝٨٣

وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝٨٤

''(اے لوگو!) اور اس وقت تم لوگوں کو مرتے ہوئے آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہو''۔ ۝٨٤

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝٨٥

''(اے لوگو!) اور تمہارے مقابلے میں روح نکلتے وقت ہم اس سے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم مجھے دیکھ نہیں پاتے ہو''۔ ۝٨٥

فَلَوْ لَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝٨٦

''(اے لوگو!) اگر تم کسی کے حساب سے (کسی کے انڈر میں) چلنے والے نہیں ہو''۔ ۝٨٦۔ (اگر تم اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہو تو مردے کی جان کو لوٹا کیوں نہیں لیتے؟ جب ہمارے فرشتے روح نکال رہے ہوتے ہیں، اس وقت تم ہار گئے ہو تو آگے کیسے بچ سکو گے؟)۔

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾

''اور اگر تم (اپنی بات میں) سچے ہو تو اس جان (روح) کو لوٹا کیوں لیتے؟''۔﴿٨٧﴾

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾

''ہاں اگر وہ مرنے والا ''مُقَرَّبِیْنَ'' (نیک) بندوں میں سے ہو''۔﴿٨٨﴾

فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾

''تو (اس نیک بندے کے لیے) آرام ہی آرام ہے، خوشبو ہی خوشبو ہے، اور نعمتوں والی جنت ہے''۔﴿٨٩﴾

وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾

''اور اگر وہ (مرنے والا) دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے''۔﴿٩٠﴾

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾

''تو (اے دائیں ہاتھ والوں) تم پر سلام ہے (کیونکہ تم) دائیں ہاتھوں والوں میں شامل ہو گئے''۔﴿٩١﴾

وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾

''اور اگر وہ (مرنے والا) جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے (بائیں ہاتھ والوں میں سے ہے)''۔﴿٩٢﴾

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾

''تو (جھٹلانے والوں کی) میزبانی کھولتے پانی سے ہوگی''۔﴿٩٣﴾

وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾

''اور (جھٹلانے والوں کو) جہنم میں جلایا جائے گا''۔﴿٩٤﴾

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾

''بیشک یہ ساری باتیں ''حق'' ہیں''۔﴿٩٥﴾

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

''تو (اے نبی ﷺ!) آپ اپنے رب کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہیں، جو بڑی عظمت والا ہے''۔﴿٩٦﴾

آیات: 29 | سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ (57) | رکوع: 4

سورہ ''حَدِیْد'' کے بارے میں:

سورہ ''حَدِیْد'' نمبر (57)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (94)۔ اَلْحَدِیْد: لوہا۔ اس کا ذکر آیت نمبر (25) میں ہے۔

سورہ ''حَدِیْد'' سورہ نمبر (57) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی مدنی سورت ہے۔ اس میں (29) آیتیں اور (4) رکوع ہیں)۔

مفسرین کہتے ہیں کہ اس سورت کا ''مرکزی مضمون'' اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہے، اس لیے کئی آیتوں میں اللہ نے اس کے راستے میں خرچ کرنے پر اُبھارا ہے، خرچ کرنے کی اہمیت اور فضیلت بیان کی ہے۔

سورہ ''حَدِیْد'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''حَدِیْد'' کے شروع میں ''اللہ'' کی تسبیح کہاں کہاں ہوتی ہے اس کا ذکر ہے۔ (۲) آسمان و زمین میں اسی

اللہ کی بادشاہی ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، وہی اللہ "اول" ہے، وہی "آخر" ہے، وہی "ظاہر" ہے، وہی "باطن" ہے۔ (۳) اللہ ساتھ ہے۔ (۴) اللہ سینوں کے راز اچھی طرح جانتا ہے۔ (۵) اللہ کے لیے مال خرچ کرو۔ (۶) جو اللہ کو قرض دیتا ہے اللہ اس کے مال کو بڑھاتا ہے۔ (۷) کل قیامت کے دن منافقین (مرد و عورتیں) ایمان والوں سے "روشنی" مانگیں گے تاکہ ساتھ میں چل سکیں۔ (۸) کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ لوگوں کے دل اللہ کی یاد سے نرم پڑ جائیں۔ (۹) جن لوگوں نے خیرات کیا ہے چاہے مرد ہو یا عورت ہر ایک کے لیے بدلہ ہے۔ (۱۰) دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا ہے، مال و اولاد فخر کی چیز ہے۔ (۱۱) ساری مصیبت پہلے سے لکھی ہوئی ہے۔ (۱۲) اللہ نے رسولوں کو کتابوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ (۱۳) اللہ نے "لوہا" بھی اتارا ہے، اس میں فائدے ہیں، یہ آیت نمبر (۲۵) میں ہے اسی سے سورہ کا نام "حدید" (لوہا) ہے۔ (۱۴) اسلام میں "رہبانیت" (دنیا کو چھوڑ دینا) نہیں ہے، لوگوں نے خود بنالیا ہے۔ (۱۵) اخیر میں ہے کہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

"آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے، وہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے"۔①

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

"آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (حکومت) اسی اللہ کی ہے، وہی زندہ کرتا ہے، اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔②

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③

"وہی (اللہ) پہلے بھی ہے اور وہی (اللہ) پیچھے بھی ہے (وہی اوّل ہے وہی آخر ہے)، وہی (اللہ) ظاہر بھی ہے اور وہی (اللہ) پوشیدہ بھی ہے (وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے)، اور وہی (اللہ) ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔③۔ ("وہی اول ہے" سے مراد: آسمان وزمین کی ہر چیز سے پہلے سے تھا، اسی نے ہر چیز کو ایجاد کیا ہے۔ "وہی آخر ہے" سے مراد: جب ہر چیز ختم ہوجائے گی فنا ہوجائے گی تو صرف اللہ کی ذات باقی رہ جائے گی۔ "وہی ظاہر ہے" سے مراد: وہ ہر چیز کے اوپر ہے، کوئی چیز اس کے اوپر نہیں ہے، اور نشانیوں کے ذریعے اس کا وجود بالکل ظاہر ہے۔ "وہی باطن ہے" سے مراد: اس اللہ کی ذات انسانوں کی آنکھوں سے اور عقلوں سے چھپی ہوئی ہے، کوئی اس سے زیادہ پوشیدہ نہیں ہے، کوئی اس کی ذات کے راز کو نہیں پاسکتا ہے، اور وہ ہر چیز کے بھید سے واقف ہے)۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ

"اسی اللہ نے آسمانوں اور زمین کو "چھ (۶) دنوں" میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر "مستوی" ہوگیا، وہی اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے، اور جو اس سے نکلتی ہے، اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے،

مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴

اور جو اس میں چڑھتا ہے، اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے، اور تم جو کچھ کرتے ہو اسے اللہ خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔۝۴۔

(1) اللہ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اس کے شان کے لائق ہے، نہ اس کا ''انکار'' کیا جاسکتا ہے، نہ اسے ''تشبیہ'' دی جاسکتی ہے، اور نہ ہی اس کی ''کیفیت'' ہی بیان کی جاسکتی ہے۔ عرش کی صفت یہ ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان اور اوپر کی ہر چیز پر محیط ہے، ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ ''تشبیہ'' دیا وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا ''انکار'' کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے۔ (2) ''اللہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے'' کا مطلب کیا ہے؟ اللہ عرش پر ہے اور سب کے ساتھ ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (شرح حدیث النزول) میں لکھا ہے کہ سورہ حدید اور سورہ مجادلہ میں ''معیت'' ساتھ ہے کا معنی ہے۔ ''اللہ اپنے بندوں کے ساتھ اپنے علم کے ذریعہ ہے''۔ اللہ عرش پر ہے اور اس کا علم اس کے ساتھ ہے)۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵

''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (حکومت) اسی اللہ کی ہے، اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں''۔۝۵

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶

''وہی اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے، اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور وہ سینوں کے راز خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔۝۶

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷

''(اے لوگو!) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لے آؤ، اور اس مال میں سے (اللہ کے لیے) خرچ کرو جس میں اللہ نے تمھیں (دوسروں کا) ''جانشین'' (وارث، حصہ دار) بنایا ہے، تو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور (اللہ کے لیے) خرچ کیے ہیں، تو ان کے لیے بہت بڑا بدلہ (جنت) ہے''۔۝۷

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

''(اے لوگو!) اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے ہو؟ جب کہ رسول (ﷺ) تمھیں دعوت دے رہے ہیں، کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ، اور وہ (اللہ) تم سے عہد لے چکا ہے، اگر تم ایمان رکھتے ہو''۔۝۸

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹

''وہی اللہ اپنے بندوں پر کھلی کھلی آیتیں اتارتا ہے، تاکہ تمھیں اندھیروں سے نکال کر روشنی (اسلام) میں لے آئے، اور بیشک اللہ تم پر بڑا مہربان (بہت ہی شفقت والا، بہت نرمی والا) بہت رحم والا ہے''۔۝۹

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾ ع

''اور (اے لوگو!) تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ہو؟ جب کہ آسمانوں اور زمین کی ساری ''میراث'' صرف اللہ کے لیے ہے، تم میں سے کوئی اس کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے ''فتح مکہ'' سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا، وہ لوگ درجہ میں ان سے زیادہ اونچے ہیں جنھوں نے (فتح مکہ کے) بعد خرچ کیا اور جہاد کیا، اور اللہ نے ہر ایک سے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے، اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی پوری خبر رکھتا ہے''۔﴿۱۰﴾

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾

''کون ہے جو اللہ کو ''اچھا قرض'' دے؟ تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے، اور اُس کے لیے بہترین بدلہ (جنت) ہے''۔﴿۱۱﴾

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾

''جس (قیامت کے) دن آپ (ﷺ) مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے، کہ ان کا نور (ان کی روشنی) ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، (اور ان سے فرشتے کہیں گے) تمھیں ایسی جنتوں کی بشارت ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں ہمیشہ ہمیش رہو گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے''۔﴿۱۲﴾

یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

''جس (قیامت کے) دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے: ذرا ہمارا انتظار کر لو تاکہ تمہارے ''نور'' (روشنی) سے ہم بھی کچھ ''روشنی'' حاصل کر لیں، تو ان سے کہا جائے گا: تم پیچھے واپس جاؤ، کوئی اور ''روشنی'' تلاش کر لو، پھر دونوں جماعتوں (منافق اور مومن) کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی، جس کا ایک ہی دروازہ ہوگا، جس کے اندر کی طرف ''رحمت'' (جنت) ہے، اور باہر کی طرف ''عذاب'' ہے (جہنم ہے)''۔﴿۱۳﴾

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

''منافقین ایمان والوں (جنت والوں) کو پکاریں گے: کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ مومن کہیں گے: تھے ضرور! لیکن تم نے اپنے آپ کو (نفاق) کے ''فتنے'' میں ڈال لیا، اور مسلمانوں کے بارے میں کسی مصیبت کے انتظار میں رہے، اور شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی امیدوں نے تمھیں دھوکے میں ڈالے رکھا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا (تمہاری موت آ گئی)، اور سب سے بڑا دھوکے باز (یعنی شیطان)

تمھیں اللہ کے بارے میں (آخری وقت تک) دھوکا ہی دیتا رہا''۔ ⑭

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑮

''تو آج (اے منافقو!) تم سے کوئی ''فدیہ'' (بدلہ) قبول نہیں کیا جائے گا، اور نہ کافروں سے (کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا)، تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے، وہی تمہارا مرجع (آخری ٹھکانہ) ہے، اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے''۔ ⑮

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ⑯

''کیا ایمان والوں کے لیے اب تک ایسا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے، اور جو حق (قرآن) اترا ہے اسے سن کر ''نرم'' ہو جائیں؟ اور ایمان والے ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں اس سے پہلے کتاب دی گئی (جیسے یہود و نصاری)، پھر ان پر ایک لمبی مدت گزر گئی، اس لیے ان کے دل سخت ہو گئے، اور (آج) ان میں سے بہت سے ''نافرمان'' ہیں''۔ ⑯۔ (اس آیت میں ایمان والوں کو یہود و نصاری کے مانند کتاب (قرآن) سے دور رہنے سے منع کیا گیا ہے)۔

اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ⑰

''(اے لوگو!) خوب جان لو! کہ اللہ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے، ہم نے تمہارے لیے نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں، تاکہ تم سمجھ سکو''۔ ⑰

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ⑱

''بیشک صدقہ دینے والے مرد، اور صدقہ دینے والی عورتیں، اور جو لوگ اللہ کو ''اچھا قرض'' دیتے ہیں، تو ان کو کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا، اور اُن کے لیے بہترین بدلہ (جنت) ہے''۔ ⑱

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑲ ع

''اور جو لوگ اللہ پر، اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، وہی اپنے رب کے نزدیک سچے اور گواہی دینے والے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس بدلہ اور روشنی ہے، اور جن لوگوں نے کفر کیا (حق کا انکار کیا)، اور ہماری نشانیوں کو جھٹلا دیا، وہی جہنمی ہیں''۔ ⑲ ع

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ

''(اے لوگو!) خوب جان لو! بیشک دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا، زیب و زینت (ظاہری سجاوٹ)، آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا، اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ہے، اس کی مثال اس بارش جیسی ہے، جس سے اگنے والی چیزیں کسانوں کو بہت اچھی لگتی ہیں، پھر وہ پک جاتی ہے، پھر آپ اسے دیکھتے ہیں کہ ''زرد'' (پیلی) پڑ گئی ہے، پھر وہ (جلد ہی) چورا چورا ہو جاتی ہے، اور آخرت میں

اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ⑳

(غفلت کی زندگی کا بدلہ) سخت عذاب ہے، اور (ایمان والوں کے لیے) اللہ کی طرف سے بخشش (گناہوں کی معافی)، اور رضا مندی، اور دنیا کی زندگی تو بس دھوکے کا سامان ہے"۔⑳۔ (دنیا کی زندگی بارش کی طرح ہے: زندگی ملی تو خوشی ہوئی، کسان پہلے کھیت میں بیج بوتا ہے اسی طرح انسان ماں کے پیٹ میں ہے، اس کے بعد کھیتی لہلہانے لگتی ہے، کسان خوش ہوتا ہے، اسی طرح انسان جوان ہوجاتا ہے پھر کھیتی کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے اسی طرح انسان کا بڑھاپا آجاتا ہے، اور زندگی ختم ہوجاتی ہے)۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ㉑

"(اے لوگو!) تم سب اپنے رب کی بخشش کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو، اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی (کشادگی) آسمانوں اور زمین کی چوڑائی (کشادگی) جیسی ہے، یہ (جنت) ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے، جسے وہ چاہتا ہے، دے دیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔㉑

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ㉒ۚۖ

"(اے لوگو!) زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو بھی مصیبت آتی ہے، وہ ہمارے پیدا کرنے سے پہلے ہی ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے، بیشک یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے"۔㉒

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ㉓ۙ

"یہ (تقدیر والی بات تمھیں اس لیے بتائی گئی ہے) تاکہ جو چیز تمھیں نہیں ملی، اس کا افسوس نہ کرو، اور جو کچھ اللہ نے تمھیں دے دیا ہے اس پر خوشی نہ مناؤ، اور اللہ کسی "اترانے والے" اور "فخر کرنے والے" سے محبت نہیں کرتا"۔㉓۔ (تقدیر میں جو لکھا ہے وہی ملے گا، تقدیر پر بھروسہ رکھنے سے سکون ملتا ہے، کوشش کرنا تقدیر کے خلاف نہیں بلکہ تدبیر بھی تقدیر میں سے ہے، مال اللہ کا ہے اللہ کسی کو دے کر آزماتا ہے اور کسی سے لے کر آزماتا ہے اور کسی کو نہ دے کر آزماتا ہے، مومن کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کی نعمت پر شکر ادا کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے)۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

"جو لوگ بخیلی (کنجوسی) کرتے ہیں، اور دوسرے لوگوں کو بھی کنجوسی (بخیلی) کا حکم دیتے ہیں، اور جو (اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے)

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

منہ موڑ لیتا ہے، تو بیشک اللہ بڑا بے نیاز (ہر چیز سے بے پرواہ)، تعریف کے لائق ہے (بڑی خوبیوں والا ہے)''۔﴿۲۴﴾

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع

''بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو ''کھلی نشانیوں'' کے ساتھ بھیجا ہے، اوران رسولوں کے ساتھ ''کتاب'' اور ''میزان'' (ترازو) اتارا، تاکہ لوگ انصاف عدل وانصاف پر قائم رہیں، اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لیے (لوہے میں دوسرے) بہت سے فائدے ہیں، اور یہ اس لیے تاکہ اللہ جان لے کہ کون ہے جو ''بن دیکھے'' اللہ کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ بڑی طاقت والا، سب پر غالب (بڑا زبردست) ہے''۔﴿۲۵﴾۔(دنیا میں فتنہ وفساد کو روکنے کے لیے تین چیزوں کی ضرورت ہے اس کا ذکر اس آیت میں ہے: (۱) اللہ کا قانون: جونبیوں کی کتابوں میں موجود ہے، امن وشانتی کے ساتھ زندگی گزارنے کے اصول ہیں۔ (۲) میزان: سب کے ساتھ عدل وانصاف سے کام لیا جائے۔ (۳) ''لوہا'' سے مراد: ''قوت نافذہ۔قانون کو نافذ کرنے والے ادارے ہیں، لوہے سے مراد: ڈنڈا یا طاقت ہے۔لوہے کے ذریعے جنگی ہتھیار بنائے جاتے ہیں، آخری آپشن ایسے رکاوٹ پیدا کرنے والوں کے لیے ہے، ''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے'')۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

''اور بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کو ''رسول'' بنا کر بھیجا، اور ان دونوں (نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام) کی اولاد میں ''نبوت'' اور ''کتاب'' کا سلسلہ جاری رکھا، پھر ان میں سے کچھ تو سیدھے راستے (توحید) پر رہے، اور بہت سے لوگ نافرمان ہی رہے''۔﴿۲۶﴾

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ۭ وَ رَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

''پھر ہم نے ان (نبیوں) کے پیچھے اپنے دوسرے رسول بھیجے، اور ان سب کے پیچھے عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا، اور ہم نے انہیں انجیل دیا، اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی، ان کے دلوں میں ہم نے ''نرمی'' اور ''رحمت'' پیدا کردی، اور ''رہبانیت'' (دنیا کو چھوڑ دینا) تو انھوں نے خود ہی ایجاد کرلی تھی، ہم نے ان لوگوں پر فرض نہیں کی تھی، مگر انھوں نے (رہبانیت تو) اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے ایجاد کرلی تھی مگر اسے ''نباہ'' نہ سکے، جیسا کہ ''نباہنے'' کا حق تھا (رہبانیت کا خیال نہیں رکھا جیسا خیال رکھنے کا حق تھا)، غرض ان میں سے جو ایمان لائے تھے ان کو ہم نے بدلہ دیا، اور ان میں سے بہت سے لوگ نافرمان ہیں''۔﴿۲۷﴾۔ ((1) ''رہبانیت'' سے مراد: آبادی سے باہر کسی جنگل پہاڑ وغیرہ میں

''کٹیا'' یا جھونپڑی بنا کر عبادت یا گیان دھیان میں لگ جانا ہے، ''رہبانیت'' ایک بدعت ہے، عیسائیوں نے یہ چیز ایجاد کی تھی، دوسرے یہ کسی نبی کے دین میں رہبانیت کی گنجائش نہیں ہے۔(2) بدعت ہمیشہ نیکی سمجھ کر کی جاتی ہے، رہبانیت تو اللہ کے لیے شروع کیا تھا جب کہ اللہ نے حکم نہیں دیا تھا کہ دنیا چھوڑ کر الگ تھلگ رہو۔(3) رہبانیت کا راستہ چننے والے چار طریقے اپناتے ہیں: (۱) ترکِ دنیا: دنیا کی سب لذت چھوڑ دینا، شادی بیاہ سے دور رہنا۔(۲) ترکِ عقبیٰ: آخرت میں ملنے والے بدلے اور سزا سے بے نیاز ہو جانا۔(۳) ترکِ اکل ونوم: یعنی کھانا پینا چھوڑ دینا، یا کم کھانا، اسی طرح نیند یا آرام کرنا بھی چھوڑ دینا۔(۴) ترکِ خواہش نفس: یعنی جو کچھ انسان کا جی چاہے اس کے خلاف کرنا۔(4) رہبانیت کی وجہ سے جسم کو عذاب دینا: جیسے سخت سردی میں ننگے بدن باہر رات میں رہنا۔ سخت گرمی میں ایک ہی جگہ پر کھڑے رہنا، چپ چاپ کا روزہ رکھنا، کیچڑ میں پڑے رہنا، کپڑے ہی میں پیشاب پائخانہ کرنا، بغیر نہائے دھوئے رہنا، بالوں کو یوں ہی چھوڑ دینا وغیرہ۔ اسلام کا رہبانیت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، اس طرح جسم کو تکلیف دینے سے اسلام نے منع کیا ہے)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۲۸﴾

''اے (اہل کتاب میں اپنے نبیوں پر) ایمان (کا دعوی کرنے) والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آؤ، تو وہ تمھیں اپنی رحمت کا ''دوگنا'' حصہ (ڈبل بدلہ) دے گا (ایک تو اپنے نبی پر ایمان لانے کا اور دوسرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا)، اور ایسا نور (روشنی) دے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے، اور تمھیں معاف کر دے گا، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت رحم والا ہے''۔﴿۲۸﴾

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

''تا کہ اہل کتاب (یہود ونصاری) کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر ان کا کوئی اختیار نہیں ہے، اور یہ (سارا) فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے، دیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔﴿۲۹﴾

(اٹھائیسواں پارہ)

(اٹھائیسویں پارے میں ٹوٹل (20) رکوع۔اور (137) آیتیں ہیں)۔
اس پارے میں ٹوٹل (9) مدنی سورتیں ہیں)

آیات: 22 | (58) سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 3

سورہ "مُجَادَلَة" کے بارے میں:

سورہ ''مُجَادَلَة'' نمبر (58)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (105)۔ اَلْمُجَادَلَة: جھگڑا/ بحث۔اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''مُجَادَلَة'' سورہ نمبر (58) مدنی ہے۔ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔اس میں (22) آیتیں اور (3) رکوع ہیں)۔

اس سورہ کی ایک خاصیت یہ ہے کہ اس کی پوری (22) آیتوں میں ''اللہ'' کا نام ''ایک بار'' یا ''دو بار'' ضرور آیا ہے۔

سورہ "مُجَادَلَة" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''مُجَادَلَة'' کے شروع میں ایک صحابیہ ''خَوْلَه بِنْتِ ثَعْلَبَة رضی اللہ عنہا'' اور ان کے شوہر ''اَوْس بن صَامِت رضی اللہ عنہ'' کے بارے میں ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو کہہ دیا تھا ''تو میرے نزدیک میری ماں کی پیٹھ کی طرح'' ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور بحث کرنے لگیں، اگر کسی نے ایسا بول دیا تو اس کا کفارہ کیا ہے۔ (۲) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کا انجام برا ہوگا۔ (۳) اللہ لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (۴) کانا پھوسی (کھسر پھسر) کرنے والوں کے بارے میں ہے۔ (۵) آیت نمبر (۱۱) میں مجلس کے آداب کا ذکر ہے، اور ایمان والوں اور علم والوں کی فضیلت کا ذکر ہے۔ (۶) منافقوں کا ذکر ہے جو یہودیوں کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر رہے تھے، اللہ نے کہا نہ وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور نہ ہی یہودیوں کے ساتھ ہیں۔ (۷) کل قیامت کے دن مال واولاد کام نہیں آئیں گے۔ (۸) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان والوں سے لڑتے ہیں وہ ذلیل ہیں، یہ لوگ "حزب الشیطان" (شیطان کے گروہ) ہیں۔ (۹) اللہ اور اس کے رسول کی جیت پکی ہے۔ (۱۰) آخری آیت میں ہے کہ ایمان والے اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے چاہے ان کے باپ ان کے بیٹے ان کے بھائی اور ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، دوستی نہیں کرتے ہیں، یہ ایمان والے "حزب الله" (اللہ کے گروہ) ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

’’اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے‘‘

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

’’(اے نبی!) اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا) کی بات سن لی ہے، جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنے شوہر (اوس بن صامت رضی اللہ عنہ) کے بارے میں جھگڑ رہی تھی، اور اللہ سے اپنی حالت کی شکایت کر رہی تھی، اور اللہ آپ دونوں کی بات سن رہا تھا، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے‘‘۔①

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ②

’’تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، (یعنی اپنی بیویوں کو اپنی ماں سے تشبیہ دیتے ہیں) تو وہ (بیویاں) ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنم دیا ہے، بیشک وہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جو بہت بری ہے، اور جھوٹ ہے، اور بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے‘‘۔②

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③

’’اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ’’ظہار‘‘ کر لیں (یعنی اپنی بیویوں کو اپنی ماں سے تشبیہ دے دیں)، پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں، تو ان کو (بیوی سے) ملنے سے پہلے (جماع کرنے سے پہلے) ایک غلام (یا لونڈی) آزاد کرنا ہوگا، (اے ایمان والو!) اس کی تمھیں نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ تمھارے اعمال (کاموں) کی پوری خبر رکھتا ہے‘‘۔③

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④

’’پھر جو (غلام یا لونڈی) نہ پائے تو لگاتار ’’دو مہینے‘‘ کے روزے رکھے، اس سے پہلے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں (جماع کریں)، پھر جو (دو مہینے لگاتار روزہ رکھنے کی) طاقت نہ رکھتا ہو، تو اسے ’’ساٹھ مسکینوں‘‘ کو کھانا کھلانا ہے، یہ حکم اس لیے ہے تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، اور کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے‘‘۔④

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ

’’بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں (بات نہیں مانتے ہیں)، وہ ایسے ہی ذلیل ہوں گے جیسے پہلے کے

اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ﴿۵﴾

(کافر) لوگ ذلیل ہوئے تھے، اور ہم نے کھلی کھلی آیتیں (نشانیاں) اتار دی ہیں، اور کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے رسوا کن (ذلیل کرنے والا) عذاب ہے''۔﴿۵﴾

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۠﴿۶﴾

''اس دن اللہ سب کو (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے گا، پھر انھیں ان کے اعمال (کاموں) کی خبر دے گا، اللہ نے ان کے اعمال (کاموں) کو گن رکھا ہے، جب کہ وہ ان کاموں کو بھول گئے ہیں، اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے''۔﴿۶﴾

ع ۱

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہیں دیکھا؟ کہ آسمانوں وزمین میں جو کچھ ہے، سب کو اللہ جانتا ہے، جب کبھی تین آدمی آپس میں سرگوشی (کانا پھوسی) کرتے ہیں تو وہ (اللہ) چوتھا ان کے ساتھ ہوتا ہے، اور جب پانچ آدمی آپس میں ایسا کرتے ہیں تو وہ (اللہ) چھٹا ان کے ساتھ ہوتا ہے، اور سرگوشی (کانا پھوسی) کرنے والے چاہے کم ہوں یا زیادہ ہوں، اور جہاں کہیں بھی ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، پھر قیامت کے دن ان کے اعمال (کاموں) کی انھیں خبر دے گا، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۷﴾۔ (''اللہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے'' کا مطلب کیا ہے؟ اللہ عرش پر ہے اور سب کے ساتھ ہے جیسا اللہ کے لیے لائق ہے۔علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب (شرح حدیث النزول) میں لکھا ہے کہ سورہ حدید اور سورہ مجادلہ میں ''معیت، ساتھ'' کا معنی ہے۔''اللہ اپنے بندوں کے ساتھ اپنے علم کے ذریعہ ہے''۔اللہ عرش پر ہے اور اس کا علم اس کے ساتھ ہے)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ يَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ يَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۸﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنھیں سرگوشی (کانا پھوسی) سے روکا گیا تھا، پھر بھی وہ وہی کام کرتے ہیں جس سے انھیں روکا گیا تھا، اور گناہ، زیادتی اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نافرمانی کے لیے سرگوشی (کانا پھوسی) کرتے ہیں۔ (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جب وہ (یہود یا منافقین) آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے آپ کو سلام نہیں کیا ہے، اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں، اس پر اللہ ہمیں سزا کیوں نہیں دیتا؟۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجیے!) ان کے لیے جہنم کافی ہے، جس

میں وہ داخل ہوں گے، اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے"۔ ⑧

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨

"اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی (کانا پھوسی) کرو، تو گناہ، زیادتی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی سرگوشی (کھانا پھوسی) نہ کرو، بلکہ نیکی اور تقویٰ کی سرگوشی کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے"۔ ⑨

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩

"بیشک سرگوشی (کانا پھوسی) شیطانی کام ہے، تاکہ اس کی وجہ سے ایمان والے غم میں رہیں، اور وہ (کانا پھوسی) اللہ کے حکم کے بغیر ان لوگوں کو ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے"۔ ⑩

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑪

"اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں (بیٹھنے کے لیے) دوسروں کو جگہ دو، تو انہیں جگہ دو، اللہ تمہارے لیے گنجائش (کشادگی) پیدا کرے گا، اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ، تو اٹھ جاؤ۔ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کے درجے اللہ بلند کرتا ہے، اور اللہ کو تمہارے اعمال (تمہارے کاموں) کی پوری خبر ہے"۔ ⑪

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

"اے ایمان والو! جب تم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہو تو اس تنہائی کی بات سے پہلے کچھ صدقہ کر دیا کرو، یہ طریقہ تمہارے حق میں بہتر اور بہت صاف ستھرا ہے، اور اگر تمہارے پاس (صدقے کی طاقت) نہ ہو تو اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔ ⑫

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑬ ع

"(اے ایمان والو!) کیا تم اس بات سے ڈر گئے ہو کہ سرگوشی (کانا پھوسی) سے پہلے صدقے دینے ہوں گے؟ تو جب تم نے ایسا نہیں کیا، اور اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے، تو نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ دیتے رہو، اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرتے رہو (بات مان کر عمل کرتے رہو)، اور اللہ کو تمہارے اعمال (تمہارے کاموں) کی پوری خبر ہے"۔ ⑬ ع

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ⑭

"کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان (منافقوں) کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے ایک ایسی قوم سے دوستی کر رکھی ہے جن پر اللہ کا غضب (غصہ) اتر چکا ہے، یہ (منافقین) نہ تو تمہارے ہیں اور نہ ان (یہودیوں) کے ہیں، اور

یہ (منافقین) جانتے بوجھتے جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں"۔ (۱۴)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

"اللہ نے ان (انکار کرنے والوں) کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ بہت بُرے کام کرتے تھے"۔ (۱۵)

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾

"ان (منافقوں) نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے، (جس کی آڑ میں) انھوں نے دوسروں کو اللہ کے راستے (اسلام) سے روکا ہے، اس لیے ان لوگوں کے لیے رسوا کن (ذلیل کرنے والا) عذاب ہے"۔ (۱۶)

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

"ان (انکار کرنے والوں) کے مال اوران کی اولاد اللہ کے مقابلے میں اُنھیں کچھ کام نہیں آئیں گے، وہ جہنمی لوگ ہیں، وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے"۔ (۱۷)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

"جس دن اللہ سب کو دوبارہ زندہ کرے گا، تو وہ (منافقین) اللہ کے سامنے بھی اسی طرح قسم کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسم کھاتے ہیں، اور سمجھیں گے کہ وہ کچھ فائدہ میں ہیں، خبردار! یہ لوگ پکے جھوٹے ہیں"۔ (۱۸)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

"ان (انکار کرنے والوں) پر شیطان نے پوری طرح قبضہ جمالیا ہے، اور ان کے دل سے اللہ کی یاد بھلادی ہے، وہی لوگ شیطانی جماعت (گروہ) ہیں، آگاہ رہو! بیشک شیطانی جماعت (گروہ) ہی گھاٹے میں ہے"۔ (۱۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

"بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں (کہا نہیں مانتے ہیں)، وہی ذلیل ترین (انتہائی گھٹیا) لوگ ہیں"۔ (۲۰)

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

"اللہ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے (جیت جائیں گے)، بیشک اللہ بڑی قوت (وطاقت) والا، سب پر غالب (بڑا زبردست) ہے"۔ (۲۱)

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

"جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، انہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں سے محبت کرتے ہوئے نہیں پائیں گے جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں، چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا بیٹے ہوں، یا ان کے بھائی ہوں، یا ان کے خاندان والے ہوں، ان ہی لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو "راسخ" کردیا ہے (جمادیا ہے، لکھ دیا ہے)، اور اپنی روح سے (اپنی طرف سے) ان کی

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

مدد کی ہے، اور اللہ انھیں ایسی جنتوں (باغوں) میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں۔ یہی لوگ اللہ کی جماعت (گروہ) ہیں، بیشک اللہ کی جماعت (گروہ) ہی کامیاب ہے''۔﴿۲۲﴾

آیات: 24 | (59) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 3

سورہ "حَشْر" کے بارے میں:

سورہ ''حَشْر'' نمبر (59)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (101)۔اَلْحَشْر: جمع ہونا/جلاوطنی۔اس کا ذکر آیت نمبر (2) میں ہے۔

سورہ ''حَشْر'' سورہ نمبر (59) مدنی ہے۔ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔اس میں (24) آیتیں اور (3) رکوع ہیں۔

سورہ "حَشْر" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''حَشْر'' کے شروع میں یہودیوں کے ایک قبیلہ ''بنونضیر'' کا واقعہ ہے، ان کا ''پہلا حشر'' جمع ہونا، مدینہ سے خیبر کی طرف تھا، اسی کی طرف اشارہ ہے، اور ''دوسرا حشر'' خیبر سے شام کی طرف تھا، اور ''تیسرا حشر'' قیامت کے دن اٹھنا ہے، بنونضیر کے قلعے کافی مضبوط تھے، ہر طرح کا ساز وسامان تھا، اللہ نے ان لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور ان لوگوں نے جلاوطنی قبول کر لی، اور صدیوں سے جمے جمائے گھروں کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے نکل گئے۔ (۲) ایمان والوں کا ذکر ہے جو مہاجرین وانصار ہیں، ایمان والے گزرے ہوئے ایمان والوں کے لیے دعا کرتے ہیں، ''سینے کو کینے'' سے صاف رکھتے ہیں۔ (۳) منافقین کا ذکر ہے کہ جنھوں نے بنونضیر سے کہا تھا ہم تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے، مگر کبھی بھی وہ ساتھ دینے والے نہیں تھے۔ (۴) ایمان والوں سے کہا جا رہا ہے کہ کل قیامت کے دن کی تیاری کر لو، جنتی اور جہنمی برابر نہیں ہیں۔ (۵) قرآن کی عظمت کے بارے میں ہے کہ اگر قرآن کو پہاڑ پر اُتارا جاتا تو لرز جاتا۔ (۶) اخیر کی آیتوں میں اللہ کی صفات کا ذکر ہے، وہی اللہ بادشاہ ہے، وہی امن دینے والا ہے، وہی ہر طرح کی بڑائی والا ہے، وہی نئے سرے سے پیدا کرنے والا ہے، اسی کے اچھے اچھے نام ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

''آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے، اور وہی اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۱﴾

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾

''اسی نے اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے (بنونضیر یہود کو) پہلی جلا وطنی کے موقع پر نکال دیا، (مسلمانو!) تم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ (یہودی لوگ مدینہ سے) نکل جائیں گے، اور (بنونضیر) سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے انھیں اللہ کے عذاب سے بچالیں گے۔ پھر ان پر اللہ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آیا جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتے تھے، اور اللہ نے ان کے دلوں میں رعب (ڈر) ڈال دیا، تو وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی اجاڑنے لگے، تو اے آنکھ والو! تم لوگ عبرت (سبق) حاصل کرلو''۔﴿۲﴾

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾

''اور اگر اللہ نے (بنونضیر یہود کی قسمت میں) جلاوطنی نہ لکھی ہوتی، تو وہ دنیا ہی میں (بنوقریظہ کی طرح) ان کو عذاب دے دیتا، اور ان کے لیے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے''۔﴿۳﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾

''(بنونضیر یہود کا یہ انجام اس لیے ہوا) کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کی، اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو بیشک اللہ اسے سخت سزا دینے والا ہے، (پکڑنے والا ہے)''۔﴿۴﴾

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾

''(اے ایمان والو!) تم نے کھجور کے جو درخت کاٹے، یا جن درختوں کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا (نہیں کاٹا)، تو یہ سب کام اللہ کے حکم سے ہوا، اور اس لیے ہوا تا کہ اللہ فاسقوں (نافرمانوں) کو رسوا کردے''۔﴿۵﴾

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾

''اور اللہ نے (بنونضیر) کا مال بھی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (مفت میں) دلوایا (مال فے ملا)، تو مسلمانو! تم نے اس کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے، نہ اونٹ، لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ عطا کرتا ہے، (طاقت دے دیتا ہے)، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۶﴾۔ (جنگ میں بغیر لڑائی کے ملنے والا مال ''مال فے'' ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جس طرح چاہیں اس مال میں تصرف کریں، یہ مال غنیمت کی طرح نہیں ہے، مال غنیمت لڑائی کے بعد حاصل ہوتا ہے)۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ

''اللہ ان دیہات والوں سے جو مال بھی اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مفت میں دلا دے (مال فے دلوادے)، تو وہ مال اللہ کے لیے ہے، اور (اس کے) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہے، اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں

لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور مسافروں کے لیے ہے، تا کہ وہ مال تمہارے مالداروں کے درمیان ہی نہ گھومتا رہ جائے، (مالداروں کے قبضے ہی میں نہ رہ جائے)، اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمھیں جو دیں اسے لے لو، اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے''۔ ⑦

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

''(اور بغیر لڑائی کے مفت میں ملنے والا مال ''مال فے'') فقیر مہاجروں کے لیے بھی ہے، جو اپنے گھروں اور مال و دولت سے نکال دیئے گئے، وہ (ہجرت کر کے آنے والے لوگ) اللہ کا فضل اور (اس کی) خوشی چاہنے والے تھے، اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کرتے تھے، وہی لوگ سچے تھے''۔ ⑧

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

''(اور بغیر لڑائی کے مفت میں ملنے والا مال ''مال فے'' مدینہ کے انصار) کے لیے بھی ہے جو ''مکہ کے مہاجرین'' سے پہلے ہی سے ''مدینہ'' میں مقیم ہیں (مدینہ کے رہنے والے ہیں)، ایمان لا چکے ہیں، وہ انصار اپنے پاس آنے والے مہاجروں سے محبت کرتے ہیں، اور جو کچھ ان (مہاجرین کو مال میں سے) دیا جاتا ہے اس کی اپنے دلوں میں بالکل خواہش نہیں رکھتے (اپنے دل میں ذرا بھی تنگی محسوس نہیں کرتے)، اور (مہاجروں کو) اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، چاہے (خود) اس کے محتاج ہوں، اور جو لوگ اپنے دل کی لالچ سے بچا لیے جائیں، وہی تو کامیاب ہیں''۔ ⑨

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

''(اور بغیر لڑائی کے مفت میں ملنے والا مال ''مال فے'') ان کے لیے بھی ہے جو (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئے، وہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی معاف کر دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی (بغض اور) کینہ نہ پیدا کر، اے ہمارے رب! بیشک تو ہی بڑا مہربان (بہت ہی شفقت والا، بہت نرمی والا) بہت رحم والا ہے''۔ ⑩

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے منافقوں کو نہیں دیکھا؟ جو اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں (بنو نضیر) سے کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے گھروں (مدینہ سے)

الْكِتٰبِ لَىِٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑪

نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے، اور تمہارے بارے میں ہرگز کسی کی بات نہیں مانیں گے، اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ (منافقین) پکے جھوٹے ہیں"۔⑪

لَىِٕنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَىِٕنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَىِٕنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑫

"اگر (وہ بنونضیر یہود) نکالے گئے تو یہ (منافقین) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے، اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ (منافقین) ان (یہودیوں) کی مدد نہیں کریں گے، اور اگر مدد کریں گے، تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی"۔⑫

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ⑬

"(ایمان والو!) منافقوں کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے، ایسا اس لیے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں"۔⑬

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ⑭ۚ

"(اے مسلمانو!) یہود و منافقین ایک ساتھ ہو کر بھی تم سے جنگ نہیں کریں گے، مگر قلعے والی بستیوں میں چھپ کر، یا دیواروں کی آڑ سے (دیواروں کے پیچھے چھپ کر)، ان کی آپس کی لڑائی (دشمنی) بہت سخت ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان لوگوں کو ایک ساتھ سمجھتے ہیں جب کہ ان کے دل ایک دوسرے سے الگ ہیں، ایسا اس لیے ہے کہ وہ بے عقل (ناسمجھ) لوگ ہیں"۔⑭ۚ

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑮ۚ

"(بنونضیر یہود کی مثال) ان ہی (بنی قینقاع یہود) کی طرح ہے جو ان سے کچھ ہی پہلے اپنے کالے کرتوت کا مزہ چکھ چکے ہیں، اور (آخرت میں) ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے"۔⑮ۚ ("جو اس سے پہلے گزر چکے" سے مراد: یہودیوں کا ایک قبیلہ بنو قینقاع ہے، جو مدینہ کے اندر آباد تھا، ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا، شوال 2 ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا اور بنو قینقاع کے یہاں جا پہنچے، وہ لوگ قلعہ میں بند ہو گئے اور "۱۵" دن کے بعد وہ لوگ ہتھیار ڈال دیئے اور ان لوگوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فیصلہ کریں ہمیں منظور ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو قید کرنے کا حکم دیا تھا، عبداللہ بن ابی بن سلول کی سفارش سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو جلاوطن کر دیا، یہ قبیلہ شام کی طرف چلا گیا، یہ کل "۷۰۰" (سات سو) لوگ تھے، یہ بڑے مالدار تھے، سب سے پہلے اسے ہی مدینہ سے جلاوطن کیا گیا، ان کی جلاوطنی کا ذکر قرآن میں نہیں ہے)۔

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ

"(اور ان منافقوں کی مثال) شیطان کی طرح ہے کہ وہ انسان سے کہتا ہے کہ کافر ہو جا، پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری

اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۶

ہوں، بیشک میں اللہ ''ربّ العالمین'' (جہان کے پیدا کرنے والے) سے ڈرتا ہوں''۔۱۶

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۷ ع ۵

''تو ان دونوں (گمراہ کرنے والوں اور گمراہ ہونے والوں) کا انجام یہ ہے کہ وہ دونوں ہی جہنم میں ہوں گے، وہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور ظالموں (حق کا انکار کرنے والوں) کی یہی سزا ہے''۔۱۷

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے؟ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی پوری خبر ہے''۔۱۸

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۹

''(اے ایمان والو!) اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کو بھول گئے تھے، تو اللہ نے بھی انھیں اپنے آپ سے غافل کر دیا (بھلا دیا)، وہی لوگ فاسق (نافرمان) ہیں''۔۱۹

لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝۲۰

''جہنمی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے، جنتی ہی کامیاب ہیں''۔۲۰

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱

''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتار دیتے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسے دیکھتے کہ وہ پہاڑ اللہ کے ڈر سے دبا جا رہا ہے، اور پھٹنے کے قریب ہے، اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور (وفکر) کریں''۔۲۱

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝۲۲

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہ غائب و حاضر (ہر چیز کا) جاننے والا ہے، وہ بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''۔۲۲

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝۲۳

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، وہ بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، سلامتی دینے والا، امن وسکون دینے والا، سب کا نگہبان (نگران)، سب پر غالب (بڑا زبردست)، اور بڑائی والا ہے، اور اللہ اس سے پاک ہے جو وہ شریک بناتے ہیں''۔۲۳

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۲۴ ع ۶

''وہی اللہ پیدا کرنے والا ہے، وجود میں لانے والا ہے، صورت بنانے والا ہے، اسی کے لیے ''اسمائے حسنٰی'' (سب سے اچھے اور پیارے نام) ہیں، آسمان و زمین کی ہر چیز اسی اللہ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتی ہے، اور وہی سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔۲۴

آیات: 13 (60) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ رکوع: 2

سورہ "مُمْتَحِنَةٌ" کے بارے میں:

سورہ ''مُمْتَحِنَةٌ'' نمبر (60)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (91)۔ اَلْمُمْتَحِنَةُ: امتحان دینے والی/امتحان۔ اس کا ذکر آیت نمبر (10) میں ہے۔

سورہ ''مُمْتَحِنَةٌ'' سورہ نمبر (60) مدنی ہے۔ہجرت کے بعد مدینہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔اس میں (13) آیتیں اور (2) رکوع ہیں)۔

سورہ "مُمْتَحِنَةٌ" اور بدری صحابی ''حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ'':

تمام محدثین اور مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس سورت کی شروع کی چند آیتیں بدری صحابی ''حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ'' کے بارے میں نازل ہوئی ہے، ان سے ایک بڑی غلطی ہوگئی، ان کے بال بچے رشتہ دار مکہ میں تھے، وہ چاہتے تھے کہ مکہ والوں کو ''فتح مکہ'' کی تیاری کے بارے میں بتادیں تو وہ ان کے بال بچوں کا خیال رکھیں گے، تو ''حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ'' نے ایک خط مکہ والوں کے نام لکھا اور ایک عورت کو دے دیا مگر جیسے ہی وہ عورت ''روضہ خاخ'' کے پاس پہنچی (روضہ خاخ مدینہ کے قریب ایک جگہ ہے) تو وحی کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چل گیا اس طرح راز فاش ہوگیا اور وہ خط اس عورت سے لے لیا گیا، اس مہم میں تین صحابہ خط لینے گئے تھے، (۱) علی رضی اللہ عنہ، (۲) زبیر رضی اللہ عنہ ۔ (۳) مقداد رضی اللہ عنہ۔ اور اللہ نے ایمان والوں سے یہی کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں کے لیے اپنے اور اللہ کے دشمن کو دوست بنا رہے ہو، رشتہ داری اور مال واولاد کام نہیں آئیں گے، تو اس سورہ کی چند آیتیں اتریں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدری صحابی ''حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ'' کی بات سننے کے بعد انھیں معاف کردیا۔(صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر سورة الممتحنة۔حدیث نمبر 4890)

سورہ "مُمْتَحِنَةٌ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''مُمْتَحِنَةٌ'' کے شروع میں ایمان والوں سے خطاب ہے کہ تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ، جن لوگوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تم لوگوں کو گھر سے نکال دیا تھا، کل قیامت کے دن تمہاری رشتہ داری کام نہیں آئے گی۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ (۳) آیت نمبر (8) میں ہے اے ایمان والو! جو تم سے نہیں لڑتے اور جس نے تم لوگوں کو نہیں نکالا تم ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور انصاف کرو۔ اور آیت نمبر (9) میں ہے کہ جو لوگ تم سے لڑتے ہیں اور (جنھوں نے) تم لوگوں کو تمہارے اپنے گھروں سے نکال دیا ہے اور تمہارے دشمنوں کا بھی ساتھ دیتے رہے ہیں تو ان سے لڑو، یہ ظالم لوگ ہیں۔ (۴) ہجرت کرنے والی ایمان والی عورتوں کا امتحان لے لو کہ وہ شرک نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنے بچوں کو قتل نہیں کریں گی۔ (۵) اخیر میں ہے کہ غیر اللہ کو پکارنے والوں سے جگری دوستی نہ رکھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

''اے ایمان والو! تم لوگ میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ، تم ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو، جب کہ ان (کافروں) نے اس (سچے دین) کا انکار کیا ہے جو تمھیں ملا ہے، وہ لوگ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اور تمھیں بھی (صرف) اس لیے (مکے سے) نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لے آئے ہو۔ اگر تم (فتح مکہ کے لیے) میرے راستے میں جہاد کرنے اور میری خوشی حاصل کرنے کے لیے اپنے شہر سے نکلے ہو، تم ان کی طرف چھپا کر دوستی کے پیغام بھیجتے ہو؟ جب کہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو، اور تم میں سے جو بھی ایسا کرے تو وہ بیشک سیدھے راستے سے بھٹک گیا''۔①

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ②

''(اے مسلمانو!) اگر تم کو (کفار و مشرکین) کہیں پالیں تو تمہارے (کھلے) دشمن بن جائیں، اور اپنے ہاتھوں اور زبانوں سے تمھیں تکلیف پہنچائیں، اور وہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر بن جاؤ، (اسلام کو چھوڑ دو)''۔②

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③

معانقة ۱۷ | عند المتاخرين ۱۲ السماء الوقف على ''القيمة'' ۱۳

''(اے مسلمانو!) قیامت کے دن تمہارے رشتہ دار کام نہیں آئیں گے، اور نہ ہی تمہاری اولاد کام آئے گی، (اس دن) اللہ ہی تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا، اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح دیکھ رہا ہے''۔③۔ (پہلی تین آیتوں میں بدری صحابی حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ ان کے بال بچے مکہ ہی میں رہ گئے تھے۔ بال بچوں کے لیے انھوں نے فتح مکہ کی تیاری کی خبر مکہ والوں کو دینا چاہا مگر مدینہ کے قریبی جگہ ''روضہ خاخ'' پر وہ عورت پکڑ لی گئی اور یہ راز فاش ہو گیا۔ بدری صحابی ''حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ'' کی بات سننے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں معاف کر دیا۔(صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورة الممتحنة۔حدیث نمبر:4890)

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى

''(مسلمانو!) بیشک تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں میں بہترین (اچھا) نمونہ ہے، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا: بیشک ہم لوگ تم سے اور اللہ کے سوا تم جن جن کی عبادت (پوجا) کرتے ہو، اس کا انکار کرتے ہیں، نتیجتاً ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے ''دشمنی'' اور بغض (کینہ) پیدا ہو گیا ہے، یہاں تک کہ تم ایک اللہ پر

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾

ایمان لے آؤ۔ مگر ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ (آزر) سے (یہ کہنا الگ تھا) کہ میں آپ کے لیے اللہ سے بخشش (گناہوں کی معافی) مانگوں گا، اور میں آپ کے لیے اللہ کے سامنے کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب! ہم نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا ہے، اور تجھ ہی کی طرف رجوع کیا ہے، اور تجھ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۴﴾

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۵﴾

''(ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی) ہمارے رب تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال، اور ہمارے رب! ہمیں معاف کردے، بیشک تو سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۵﴾

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶﴾ ع

''(مسلمانو!) بیشک وہ لوگ (یعنی ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ایمان والے ساتھی جیسے لوط علیہ السلام اور سارہ علیہا السلام) تم میں سے ان لوگوں کے لیے اچھا نمونہ ہیں جو اللہ کی ملاقات اور آخرت کی امید رکھتا ہو، اور جو منہ پھیر لے گا تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ سب سے بے نیاز، تعریف کے قابل ہے (خوبیوں والا ہے)''۔﴿۶﴾

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾

''(ایمان والو!) قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور ان کے درمیان دوستی پیدا کردے جن سے تمہاری دشمنی رہی ہے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔﴿۷﴾

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾

''(اے ایمان والو!) اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا، جن لوگوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے)''۔﴿۸﴾۔ (یہ آیت ہمیں امن پسند غیر مسلموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا سکھاتی ہے۔ تعلقات کی ''تین'' قسمیں ہیں: (۱) ''مُوَالَاۃ'': جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔ (۲) ''مُدَارَاۃ'': خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کرسکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کرسکتے ہیں۔ (۳) ''مُؤَاسَاۃ'': کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞

"(اے ایمان والو!) اللہ تمھیں صرف ان لوگوں (غیر مسلموں) سے دوستی کرنے سے روکتا ہے، جنھوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے، اور تمھیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے، اور تمہارے نکالنے میں تمہارے دشمنوں کی مدد کی ہے، اور جو (ایسے ظالموں) سے دوستی کریں گے تو وہی لوگ ظالم ہیں"۔⑨ ۔(تعلقات کی "تین" قسمیں ہیں: (۱) "مُوَالَاۃ": جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔(۲) "مُدَارَاۃ": خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کر سکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں۔(۳) "مُوَاسَاۃ": کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞

"اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں، تو تم ان کا امتحان لے لو، اللہ ہی ان کے ایمان کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔ پھر جب تمھیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ایمان والی عورتیں ہیں تو انھیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجو۔ وہ مسلمان عورتیں کافروں کے لیے حلال نہیں ہیں، اور وہ کافر مرد مسلمان عورتوں کے لیے حلال نہیں ہیں۔ اور ان کافروں نے (شادی میں) جو خرچ کیا ہے، انھیں واپس کر دو، اور تمہارے لیے کوئی حرج کی بات نہیں کہ ان عورتوں کا مہر دے کر ان سے شادی کر لو، اور تم لوگ اپنی کافر بیویوں کو اپنے پاس نہ رکھو، اور تم نے (نکاح پر) جو خرچ کیا تھا، وہ تم (ان کے نئے شوہروں سے) مانگ لو، اور کافروں نے جو (اپنی مسلمان ہو جانے والی بیویوں پر) خرچ کیا تھا، وہ ان (کے نئے مسلمان شوہروں سے) مانگ لیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے، وہی تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے، اور سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے"۔⑩

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۞

"(اے ایمان والو!) اور اگر تمہاری بعض بیویاں کافروں کے پاس (مرتد ہو کر اسلام چھوڑ کر) رہ جائیں، پھر تم نے ان کافروں کو (کسی جنگ میں) سزا دی، تو جن مسلمانوں کی بیویاں چلی گئی ہیں، انہیں ان کا خرچ کیا ہوا مال دے دو، اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے

ہو"۔⑪۔(آیت نمبر 10 اور 11 میں ان عورتوں کا ذکر ہے جو مکہ سے مدینہ آ گئی تھیں صلح حدیبیہ کی ایک شرط یہ تھی کہ مدینہ والے کے پاس جو مکہ والے جائیں چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم مدینہ والے واپس کریں گے، مگر مکہ والے واپس نہیں کریں گے، مگر ہجرت کر کے آنے والے کا مسئلہ الگ ہے، چند عورتیں مکہ سے مدینہ آئیں، جیسے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط، سبیعہ اسلمیہ، اور امیمہ بنت بشر وغیرہ مسلمان عورتیں مکہ سے مدینہ آ گئیں، تو آیت نمبر (10) اور (11) نازل ہوئیں، جن کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عورتوں کو مکہ واپس نہیں کیا، ام کلثوم کے دو بھائی عمار اور ولید اس غرض سے مدینہ آئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں واپس نہیں کیا، آیت نمبر (10) میں ہے ان عورتوں کا امتحان لیں، ان کو کافر شوہروں کے پاس نہ بھیجا جائے)۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جب آپ کے پاس ایمان والی عورتیں آپ سے اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں کریں گی، اور چوری نہیں کریں گی، اور زنا نہیں کریں گی، اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑا ہوا کوئی بہتان نہیں لائیں گی، اور کسی بھلائی کے کام میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ ان سے بیعت لے لیجیے، اور اللہ سے ان عورتوں کے لیے بخشش (گناہوں کی معافی) کی دعا کیجیے، بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے"۔⑫۔("اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑا ہوا کوئی بہتان نہیں لائیں گی" کا کیا مطلب ہے؟ اور اپنے شوہروں کی طرف دوسروں کی اولاد کو منسوب نہ کریں گی۔ اس عورت کا "پیٹ" جس میں بچہ پلتا ہے، وہ پیٹ دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے، اور وہ شرمگاہ جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے دونوں پاؤں کے درمیان ہے)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ⑬ ع

"اے ایمان والو! اس قوم سے دوستی نہ کرو جس سے اللہ ناراض ہے، وہ لوگ آخرت کے آنے سے پہلے اس طرح ناامید (مایوس) ہیں جس طرح کافر لوگ قبروں میں دفن کیے ہوئے لوگوں سے ناامید (مایوس) ہیں"۔⑬۔(کچھ لوگوں نے کہا یہ یہودیوں کے بارے میں ہے جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے، مگر سب کافروں سے اللہ ناراض ہے، جہاں تک دوستی کی بات ہے تو تعلقات کی "تین" قسمیں ہیں: (۱) "مُوَالَاة": جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔(۲) "مُدَارَاة": خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کر سکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں۔(۳) "مُوَاسَاة": کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام آنا ہماری ذمہ داری ہے)۔

آیات: 14 — (61) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ — رکوع: 2

سورہ "صَفّ" کے بارے میں:

سورہ "صَفّ" نمبر (61)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (109)۔ اَلصَّفّ: لائن/صف۔ اس کا ذکر آیت نمبر (4) میں ہے۔

سورہ "صَفّ" سورہ نمبر (61) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (14) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ "صَفّ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "صَفّ" کے شروع میں ہے کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ (۲) ایک سوال یہ ہے کہ جو زبان سے کہتے ہو کرتے کیوں نہیں؟ (۳) ایک انوکھی مثال ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہیں۔ (۴) ایمان والوں سے خطاب ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دینے والے نہ بنو۔ (۵) عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کہ انھوں نے کہا میں اللہ کا رسول ہوں اور میرے بعد ایک نبی ہوں گے ان کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔ (۶) اللہ کا دین پوری دنیا میں غالب ہو کر رہے گا۔ (۷) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان اور جہاد سب سے بہترین تجارت ہے۔ (۸) نیک لوگوں کے لیے جنت ہے۔ (۹) اخیر میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں نے کہا ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

"آسمانوں و زمین کی سب چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے، اور وہی سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے"۔ ①

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ②

"اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود کرتے نہیں ہو؟"۔ ②

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③

"تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ کو سخت ناپسند ہے"۔ ③ ۔ (آیت نمبر 2 اور 3 میں ہے کہ جو لوگوں کو سمجھاتے ہو اس پر تم خود بھی عمل کرو۔ ایک مثال: بے نمازی نماز پڑھنے کے لیے دوسرے کو بول سکتا ہے، بولنا منع نہیں ہے، مگر خود بھی نماز کی پابندی کرے، اس آیت کا مطلب یہی ہے۔ حکم پر خود بھی عمل کرو)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④

"بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے راستے میں ایک صف بنا کر لڑتے ہیں، جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں"۔ ④

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

''(اور یاد کرو!) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو؟ جب کہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے لیے اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، پھر جب وہ لوگ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا، اور اللہ فاسق (نافرمان) لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔۵۔ (یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام کو کیا تکلیف دی؟: یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کہ جسم زیادہ چھپا کر رکھتے ہیں ضرور ان میں کوئی عیب ہے، یا برص (سفیدی) ہے، یا خصیہ پھولا ہوا ہے، یا کوئی اور بیماری ہے، ایک دن موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے، پتھر ان کا کپڑا لیکر بھاگا، موسیٰ علیہ السلام یہ کہتے ہوئے پیچھے پیچھے بھاگے: (ثَوْبِي حَجَرُ، ثَوْبِي حَجَرُ) ''اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے'' یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک مجلس میں جا پہنچا، ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا، تو دیکھا موسیٰ علیہ السلام سب سے خوبصورت ہیں، اور کوئی بیماری نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو لاٹھی سے مارا تو اس پر چار پانچ نشان پڑ گئے۔ (صحیح بخاری۔کتاب احادیث الأنبياء۔بَابُ حَدِيثِ الخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ۔ حدیث نمبر۔3404)۔

وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

''(اور یاد کرو!) جب عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، مجھ سے پہلے جو تورات آچکی ہے، اس کو سچ مانتا ہوں (اس کی تصدیق کرتا ہوں)، اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آنے والے ہیں، ان کا نام احمد ہے، پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ لوگ کہنے لگے: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے''۔۶

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

''اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، جب کہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو؟ اور اللہ ایسے ظالموں (انکار کرنے والوں) کو ہدایت نہیں دیتا''۔۷

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

''وہ (حق کا انکار کرنے والے) لوگ اللہ کے ''نور'' (اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، اور اللہ اپنے ''نور'' (اسلام) کو ہر حال میں پورا کر کے رہے گا، چاہے کافروں کو یہ بات ناپسند ہی لگے''۔۸۔ (پوری دنیا کے ہر گھر میں دین اسلام کو اللہ داخل کر کے رہے گا)۔

هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

''وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا ہے، تاکہ اسے دنیا کے سب دینوں پر غالب کر دے، چاہے مشرکوں کو یہ بات کتنی بری لگے''۔۹

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝١٠

''اے ایمان والو! کیا میں تمھیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تمھیں درد ناک (بہت تکلیف والے) عذاب سے بچالے؟''۔ ⑩

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١١

''(دردناک عذاب سے بچانے والی تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ، اور اپنے مال ودولت اور اپنی جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو، اگر تم جانتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے''۔ ⑪

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٢

''(بدلے میں) اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا، اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور ''جنات عدن'' (ہمیشہ کی جنت) کے بہترین گھروں میں (بسائے گا)، یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔ ⑫

وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٣

''(اللہ) ایک اور دوسری نعمت دے گا جسے تم پسند کرتے ہو (اور وہ ہے) اللہ کی طرف سے مدد، اور جلدی کی فتح، (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ ایمان والوں کو (اس بات کی) خوشخبری سنا دیجیے''۔ ⑬

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝١٤ ع

''اے ایمان والو! تم اللہ کے دین کی مدد کرنے والے بن جاؤ، جیسا عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہیں جو اللہ کے لیے میری مدد کرے؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ پھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت ایمان لے آئی اور دوسری جماعت کافر ہوگئی، تو ہم نے ایمان والوں کی ان دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی، تو وہ لوگ غالب ہوگئے (جیت گئے)''۔ ⑭

آیات: 11 | (62) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ ''جُمُعَة'' کے بارے میں:

سورہ ''جُمُعَة'' نمبر (62)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (110)۔ اَلْجُمُعَة: جمعہ کا دن۔ اس کا ذکر آیت نمبر (9) میں ہے۔

سورہ ''جُمُعَة'' سورہ نمبر (62) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (11) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ "جُمُعَة" کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی پہلی رکعت میں "سورہ جمعہ" پڑھا کرتے تھے:

(صحیح مسلم ۔كِتَابُ الْجُمُعَةِ۔ بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ۔حدیث نمبر 877) - عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ، فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ: إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ، قَالَ: فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ«. ابن ابی رافع نے کہا: مروان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور وہ مکہ چلے گئے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی، پہلی رکعت میں "سورہ جمعہ" اور دوسری رکعت میں "سورہ منافقون" پڑھی۔ پھر میں ان سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتیں پڑھیں جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جمعہ میں یہی پڑھتے تھے"۔

سورہ "جُمُعَة" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "جُمُعَة" کے پہلے رکوع میں یہودیوں کے بارے میں ہے۔ (۲) سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ (۳) اُمّی (اَن پڑھ) لوگوں میں ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا۔ (۴) یہودی لوگ تورات کو گدھے کی طرح پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں۔ (۵) یہودی لوگوں سے "مُباہلہ" (جو حق پر نہ ہو اس کے لیے موت کی دعا) ہے، مگر یہ لوگ موت کی تمنا نہیں کریں گے، اسی طرح عیسائیوں کے لیے سورہ آل عمران میں "مباہلہ" کی دعوت دی گئی ہے۔ (۶) موت سے جتنا بھاگو وہ تو آ کر رہے گی۔ (۷) دوسرے رکوع میں جمعہ کی نماز کے بارے میں ہے کہ تجارت چھوڑ دو نماز کے لیے جاؤ، اس کے بعد اللہ کا فضل تلاش کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

"آسمانوں اور زمین کی سب چیز اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے، جو بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے"۔ ①

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

"اسی اللہ نے "اُمّی" (اَن پڑھ) لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھیجا، جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

ہیں، اور ان کا ''تزکیہ'' کرتے ہیں، (کفر وشرک کی گندگیوں سے پاک کرتے ہیں)، اور انھیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بیشک وہ لوگ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے''۔﴿۲﴾

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾

''اور اللہ نے (محمد ﷺ) کو دوسرے لوگوں کے لیے بھی (بھیجا ہے)، جو ابھی تک ان عرب مسلمانوں سے نہیں ملے، اور اللہ سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۳﴾

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾

''یہ (رسالت یا اسلام) اللہ کا فضل ہے، اللہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔﴿۴﴾

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾

''ان لوگوں کی مثال (یہودیوں کی مثال) جنھیں تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پھر انھوں نے عمل نہیں کیا (تورات کے حساب سے نبی ﷺ پر ایمان نہیں لائے)، ان کی مثال اس گدھے جیسی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے، بڑی بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا، اور اللہ ایسے ظالموں (حق کا انکار کرنے والوں) کو ہدایت نہیں دیتا''۔﴿۵﴾۔ (مگر اب نبی ﷺ کے دنیا میں آنے کے بعد سب لوگوں کے لیے صرف اور صرف دین اسلام پر چلنا ہے اور صرف قرآن پر عمل کرنا ہے)۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾

''(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجیے! اے یہودی لوگ! اگر تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو''۔﴿۶﴾

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾

''اور (یہودی لوگ) کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے، ان بُرے کاموں کی وجہ سے جو وہ کر چکے ہیں۔ اور اللہ ظالموں (حق کا انکار کرنے والوں) کو خوب جانتا ہے''۔﴿۷﴾

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۠﴿۸﴾ ع ۱

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو تمہارے پاس آکر رہے گی، پھر تم اس (اللہ) کے پاس لوٹا دیئے جاؤ گے جو چھپی اور کھلی ساری باتوں کو جانتا ہے، پھر وہ تمھیں بتائے گا جو تم (دنیا میں) عمل کرتے تھے''۔﴿۸﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ

''اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لیے اذان دی جائے،

مِنۡ يَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَيۡعَ‌ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۞

(بلایا جائے) تو تم اللہ کو یاد کرنے کے لیے (جمعہ کی نماز کے لیے) دوڑ پڑو، اور خرید وفروخت (خریدنا اور بیچنا) چھوڑ دو، اگر تم سمجھتے ہو تو ایسا کرنا ہی تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے"۔⑨

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانۡتَشِرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۞

"پھر جب نماز پوری ہوجائے تو تم لوگ زمین میں پھیل جاؤ، اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو، اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتے رہو، تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ"۔⑩

وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا اۨنْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا‌ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ‌ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۞ ع

"(اے نبی ﷺ!) لوگ جب کوئی تجارت یا تماشہ دیکھ لیتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں، اور آپ کو (منبر پر) کھڑا چھوڑ دیتے ہیں، آپ بتادیجیے کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہت بہتر ہے، اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے"۔⑪ ۔

(مدینہ میں شروع شروع کی بات ہے۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، ایک تجارتی قافلہ مدینہ آیا تو لوگ اٹھ اٹھ کر مسجد سے جانے لگے یہاں تک کہ صرف "12" آدمی باقی رہ گئے۔ تو یہ آیت اتری۔(صحيح مسلم ۔كِتَابُ الْجُمُعَةِ۔ بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا اۨنْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا}[الجمعہ: 11] حدیث نمبر 863) ۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَجَاءَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ، فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا، حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ: {وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا اۨنْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا} [الجمعہ:11]« جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، تو ایک بار ایک قافلہ (ملک شام) سے غلہ لے کر آیا، اور لوگ اس کے پاس دوڑ گئے صرف "بارہ آدمی" آپ کے پاس رہ گئے ۔اس پر یہ آیت اتری جو سورۂ جمعہ میں ہے {وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا اۨنْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا} "جب دیکھتے ہیں تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں"۔

آیات: 11 | (63) سُوۡرَةُ الۡمُنَافِقُوۡنَ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ "مُنَافِقُوۡنَ" کے بارے میں:

سورہ "مُنَافِقُوۡنَ" نمبر (63)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (104)۔اَلۡمُنَافِقُوۡنَ: منافقین/ دغاباز/ زبان پر کچھ اور دل میں کچھ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "مُنَافِقُوۡنَ" سورہ نمبر (63) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (11) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ "مُنَافِقُونَ" کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی دوسری رکعت میں "سورہ منافقون" پڑھا کرتے تھے:

(صحیح مسلم ۔كِتَابُ الْجُمُعَةِ۔ بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ۔حدیث نمبر 877) - عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ، فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ: إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ، قَالَ: فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: »إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ« ابن ابی رافع نے کہا: مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور وہ مکہ چلے گئے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی، پہلی رکعت میں "سورہ جمعہ" اور دوسری رکعت میں "سورہ منافقون" پڑھی۔ پھر میں ان سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتیں پڑھیں جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جمعہ کی نماز میں یہی پڑھتے تھے"۔

سورہ "مُنَافِقُونَ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "مُنَافِقُونَ" کے پہلے رکوع میں منافقوں کا ذکر ہے، قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں، یہ لوگ قسموں کو ڈھال بناتے ہیں، منافقین کسی بھی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھتے ہیں، آپ اگر ان منافقوں کے لیے بخشش کی دعا کریں اللہ معاف کرنے والا نہیں ہے، منافقین نے کہا تھا عزت والے ذلیل کو نکال دیں گے، آسمان و زمین کے خزانے اللہ ہی کے پاس ہیں، ساری عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہے۔ (۲) دوسرے رکوع میں ایمان والوں سے خطاب ہے کہ مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے۔ (۳) یہ حکم ہے کہ موت سے پہلے پہلے مال خرچ کرو، موت تو اپنے وقت پر آئے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ①

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین پکے جھوٹے ہیں"۔①

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

"منافقوں نے اپنی قسموں کو ایک ڈھال بنا رکھا ہے (جس کی آڑ میں) وہ دوسرے لوگوں کو اللہ کے راستے (اسلام) سے روکتے ہیں، بیشک ان

يَعْمَلُوْنَ ②

کے ''اعمال'' (کرتوت) بہت ہی بُرے ہیں''۔②

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③

''(منافقین) ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ وہ (ظاہر میں) ایمان لے آئے، پھر کفر (انکار) پر ہی جمے رہے، تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، اس لیے وہ بالکل ہی نہیں سمجھتے ہیں''۔③

وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④

''اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان منافقوں کو دیکھتے ہیں تو ان کے جسم (ڈیل ڈول) آپ کو بہت اچھے لگتے ہیں، اور اگر وہ منافقین بات کرتے ہیں تو آپ ان کی باتیں غور سے سنتے ہیں، (وہ منافقین) دیوار سے لگائی ہوئی لکڑیوں کی طرح ہیں (جس طرح لکڑی میں سننے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے اسی طرح منافقوں میں سننے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے، دکھاوے کے لیے کام کرتے ہیں)، (منافقوں کی بزدلی ایسی ہے کہ) ہر زور کی آواز کو یہ اپنے خلاف ہی سمجھتے ہیں، یہی لوگ پکے دشمن ہیں۔ اس لیے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے ہوشیار رہیں، اللہ ان کو ہلاک کر دے گا، یہ کہاں اوندھے (بہکے) چلے جا رہے ہیں؟''۔④

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤

''اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے حق میں بخشش (گناہوں کی معافی) کی دعا کریں، تو یہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انھیں دیکھتے ہیں کہ وہ ''تکبر'' (گھمنڈ) کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں''۔⑤

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑥

''چاہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے لیے بخشش (گناہوں کی معافی) کی دعا کریں یا نہ کریں، دونوں باتیں ان کے لیے برابر ہیں، اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، بیشک اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا (سیدھا راستہ نہیں دکھاتا)''۔⑥

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ⑦

''یہ منافقین کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو۔ تاکہ وہ (مہاجرین) الگ ہو جائیں (مدینہ چھوڑ کر بھاگ جائیں)، بات یہ ہے کہ آسمانوں و زمین کے خزانے تو اللہ ہی کے پاس ہیں، لیکن منافق لوگ سمجھتے نہیں ہیں''۔⑦۔ (اس آیت سے پتہ چلا، خزانے بخشنے والا ''گنج بخش'' اللہ ہے)۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۠ ﴿٨﴾

''منافقین کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس پہنچ گئے، تو زیادہ عزت والا زیادہ ذلت والے لوگوں کو ضرور وہاں (مدینہ) سے نکال دے گا، جب کہ عزت تو صرف اللہ کے لیے ہے، اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے اور ایمان والوں کے لیے ہے، لیکن منافقین یہ بات نہیں جانتے''۔ ﴿٨﴾

(آیت نمبر (7) اور آیت نمبر (8) منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں اتری ہے، اسی نے کہا تھا: ''زیادہ عزت والا زیادہ ذلت والے کو نکال دے گا''۔ (صحیح بخاری ۔كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ۔ حدیث نمبر 4907) ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: کہ ہم ایک ''غزوہ'' (غزوہ بنی مصطلق) میں تھے، اچانک مہاجرین کے ایک آدمی (جھجاہ بن قیس) نے انصار کے ایک آدمی (سنان بن وبرہ جھنی) کو مارا۔ انصار نے کہا: اے انصاریو! دوڑو اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرین! دوڑو۔ اللہ تعالی نے یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ اس پر انصاری نے کہا کہ اے انصاریو! دوڑو اور مہاجر نے کہا کہ اے مہاجرین! دوڑو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: »دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ« ۔ ''اس طرح پکارنا چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناپاک باتیں ہیں''۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا: اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ اللہ کی قسم! مدینہ واپس ہو کر عزت والے ذلیلوں کو باہر نکال دیں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دَعْهُ: لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ) ۔ ''نہیں ورنہ لوگ یوں کہیں گے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کرانے لگے ہیں'')۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾

''اے ایمان والو! تمہاری دولت اور تمہاری اولاد تمھیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے، اور جو لوگ ایسا کریں گے تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں''۔ ﴿٩﴾

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾

''اور (اے لوگو!) ہم نے تمھیں جو روزی دی ہے اس میں سے وہ وقت آنے سے پہلے ہی خرچ کر لو، کہ تم میں سے کسی کو موت آئے تو کہنے لگے: میرے رب! تو نے کچھ وقت کے لیے میری موت کو ٹال کیوں نہیں دیا؟ کہ میں صدقہ (وخیرات) کرتا، اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا''۔ ﴿١٠﴾

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۠ ﴿١١﴾

''اور جب کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو اللہ اسے ہرگز مہلت (چھوٹ) نہیں دیتا، اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ کو اس کی پوری خبر ہے''۔ ﴿١١﴾

آیات: 18 | (64) سُوۡرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ "تَغَابُن" کے بارے میں:

سورہ ''تَغَابُن'' نمبر (64)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (108)۔اَلتَّغَابُن: ہار جیت کا دن/ قیامت۔اس کا ذکر آیت نمبر (9) میں ہے۔

سورہ ''تَغَابُن'' سورہ نمبر (64) مدنی ہے۔ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔اس میں (18) آیتیں اور (2) رکوع ہیں)۔

سورہ "تَغَابُن" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''تَغَابُن'' کے پہلے رکوع میں ''قیامت'' کا ذکر ہے۔(۲) ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے۔(۳) اللہ نے لوگوں کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔(۴) کافروں نے کہا کیا انسان ہمیں سیدھا راستہ دکھائے گا؟ (۵) قیامت کے بارے میں نبی ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ کہیں میرے رب کی قسم قیامت آ کر رہے گی۔(۶) اللہ پر ایمان رسول پر ایمان اور ''نور'' (قرآن) پر ایمان کی بات ہے، یہ آیت نمبر (8) ہے۔(۷) کل قیامت کا دن ہار جیت کا دن ہے، ایمان والے جنت میں جائیں گے اور کافر لوگ ہار جائیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔(۸) دوسرے رکوع میں ہے کہ کوئی بھی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں آتی۔(۹) بعض اولاد اور بعض بیویاں دشمن ہیں، مال اور اولاد فتنہ اور آزمائش ہے۔(۱۰) اللہ کے لیے خرچ کرنے کے بارے میں ہے۔(۱۱) اخیر میں ہے کہ اللہ سب پر غالب بڑا زبردست بڑی حکمت والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ۚ لَـهُ الۡمُلۡكُ وَلَـهُ الۡحَمۡدُ‌ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏ ۝١

''آسمانوں و زمین کی سب چیز اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے، (سارے جہان) کی بادشاہی (حکومت) اسی اللہ کے لیے ہے، اور سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔۝١

هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ فَمِنۡكُمۡ كَافِرٌ وَّمِنۡكُمۡ مُّؤۡمِنٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ‏ ۝٢

''اسی اللہ نے تمھیں پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ سب دیکھ رہا ہے''۔۝٢

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ وَصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ‌ ۚ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ‏ ۝٣

''اسی اللہ نے آسمانوں و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے، اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائی ہیں، اور تمہاری صورتیں بہت اچھی بنائی ہیں،

اور سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے“۔ ③

يَعۡلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَيَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ④

”آسمانوں اور زمین کی سب چیز کو وہی اللہ جانتا ہے، اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اسے بھی جانتا ہے، اور اللہ سینوں کی چھپی ہوئی باتیں بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے“۔ ④

اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ⑤

”(اے حق کا انکار کرنے والو!) کیا تمہارے پاس پہلے کے کافروں کی خبریں نہیں پہنچیں ہیں؟ تو پہلے کے کافروں نے اپنے کیے کی سزا چکھ لی ہے، (کالے کرتوت کی سزا ان کو مل چکی ہے)، اور ان کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے“۔ ⑤

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ يَّهۡدُوۡنَنَا فَكَفَرُوۡا وَتَوَلَّوۡا وَّاسۡتَغۡنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ⑥

”ان (گزرے ہوئے لوگوں کا برا انجام) اس لیے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، (مگر) وہ لوگ یہی کہتے رہے: کیا (ہم جیسے انسان) ہم کو سیدھا راستہ دکھائیں گے؟ اس طرح انھوں نے (حق کا) انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا، اور اللہ نے ان لوگوں کی ”پرواہ“ نہیں کی، اور اللہ سب سے بے نیاز (کسی کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں)، تعریف کے قابل ہے (خوبیوں والا ہے)“۔ ⑥

زَعَمَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ يُّبۡعَثُوۡا ؕ قُلۡ بَلٰى وَرَبِّىۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ⑦

”کافر (حق کا انکار کرنے والے) یہ سمجھتے ہیں کہ وہ (مرنے کے بعد) زندہ کر کے دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے، آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: کیوں نہیں؟ میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمہارے اعمال (کاموں) کی ضرور تمھیں خبر دی جائے گی، اور ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے“۔ ⑦

فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالنُّوۡرِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلۡنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ⑧

”تو (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ پر، اور اس کے رسول (ﷺ) پر، اور اس نور (قرآن) پر جسے ہم نے اتارا ہے، اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ کو اس کی پوری خبر ہے“۔ ⑧

يَوۡمَ يَجۡمَعُكُمۡ لِيَوۡمِ الۡجَمۡعِ ذٰلِكَ يَوۡمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا يُّكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ⑨

”(دوسری زندگی اس) دن (ہوگی) جب اللہ تمھیں ”جمع ہونے“ کے دن (محشر) میں جمع کرے گا، وہ ”ہار جیت“ کا دن ہوگا، اور جو شخص اللہ پر ایمان لایا ہوگا، اور نیک عمل کیا ہوگا، اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جس جنت میں وہ لوگ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے“۔ ⑨

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾

''اور جن لوگوں نے کفر کیا، (اسلام قبول نہیں کیا، حق کا انکار کر دیا) اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے''۔﴿۱۰﴾

ع ۱ (الفاظہ ۱۵)

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

''کوئی مصیبت اللہ کے حکم کے بغیر نہیں آتی، اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے، اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے، (دل کو مصیبت کے وقت سکون دیتا ہے)، اور اللہ ہر چیز کو خوب اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۱۱﴾

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾

''اور (اے لوگو!) تم اللہ کی فرمانبرداری کرو، اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرو (بات مان کر عمل کرو)۔ اور اگر تم نے منہ موڑا تو ہمارے رسول کی ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ وہ صاف صاف بات (اسلام) پہنچا دے''۔﴿۱۲﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

''اللہ کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے''۔﴿۱۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

''اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں۔ اس لیے ان سے ہوشیار رہو، اور اگر تم معاف کر دو گے، اور درگزر کرو گے، اور بخش دو گے، تو اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔﴿۱۴﴾

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

''(اے ایمان والو!) تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہے، اور اللہ کے پاس بہت بڑا بدلہ (جنت) ہے''۔﴿۱۵﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

''(اے ایمان والو!) تم سے جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو، اور سنو، اور مانو، اور اپنی بھلائی کے لیے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرتے رہو، یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے، اور جو لوگ اپنے دل کی لالچ سے بچا لیے جائیں، تو وہی کامیاب ہیں''۔﴿۱۶﴾

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ﴿۱۷﴾

''(اے ایمان والو!) اگر تم اللہ کو ''اچھا قرض'' دو گے، تو وہ اسے تمہارے لیے کئی گنا بڑھا دے گا، اور تمہیں معاف کر دے گا، اور اللہ (نیکی کا) اچھا بدلہ دینے والا ہے، (بڑا قدردان ہے)، اور بڑا بردبار ہے (نرمی والا، بڑا برداشت کرنے والا ہے)''۔﴿۱۷﴾

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

''وہی اللہ غیب اور حاضر (کھلے چھپے) کا جاننے والا، سب پر غالب (بڑا زبردست)، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿۱۸﴾

ع ۲ / ۱۸ / ۱۶

آیات: 12 | (65) سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ "طَلَاق" کے بارے میں:

سورہ "طَلَاق" نمبر (65)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (99)۔ اَلطَّلَاق: طلاق/چھوڑ دینا۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "طَلَاق" سورہ نمبر (65) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (12) آیتیں اور (2) رکوع ہیں)۔

ایک اہم نکتہ:

پورے قرآن میں "سورہ نکاح" نہیں ہے بلکہ "سورہ طلاق" ہے۔ اس لیے قرآن وحدیث کے حساب سے طلاق ہو، مگر طلاق آخری حل ہے۔

سورہ "طَلَاق" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "طَلَاق" کے پہلے رکوع میں "طلاق" کا ذکر ہے، کہا جا رہا ہے کہ طلاق دو تو عدت کو گنتے رہو، اللہ سے ڈرتے رہو، گھروں سے مت نکالو، اللہ کہاں سے روزی دیتا ہے کسی کو پتہ نہیں، جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ (۲) جس کو حیض آنا بند ہو گیا اور حیض والی عورت کی طلاق والی عدت "تین مہینے" ہے، جس کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی طلاق والی عدت "وضع حمل" (بچہ کی پیدائش) ہے، جہاں رہو بیوی کو ساتھ میں رکھو۔ (۳) طاقت کے حساب سے آدمی خرچ کرے، اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ (۴) دوسرے رکوع میں ہے کہ رسولوں کو جھٹلانے والے برباد ہو گئے، اللہ نے ان لوگوں کو پکڑ لیا۔ (۵) ایمان اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے جنت ہے۔ (۶) آخری آیت ہے سات آسمان کی طرح سات زمین بھی ہے۔ (۷) اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! (مسلمانوں سے کہیے) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت (کے شروع) میں طلاق دو، اور عدت کو (اچھی طرح) گن لیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، ان عورتوں کو (عدت کے دوران) ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں، مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کر بیٹھیں، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، اور جو اللہ کی حدوں

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝۱

سے آگے بڑھ جائے گا، تو وہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرے گا، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں جانتے شاید اللہ اس (طلاق) کے بعد کوئی نیا راستہ نکال دے"۔①

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲

"پھر جب وہ (طلاق والی) عورتیں اپنی (عدت کی) مدت کو پہنچنے لگیں (عدت کا زمانہ جب ختم ہونے کے قریب ہو) تو تم انھیں اچھے طریقے سے (اپنے نکاح میں) روک لو، یا پھر اچھے طریقے سے جدا کر دو، اور تم اپنے لوگوں میں سے "دو" عدل وانصاف کرنے والے آدمی کو گواہ بنا لو، اور تم اللہ کی خوشی کے لیے گواہی دو، ان باتوں کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لیے (پریشانی سے) نکلنے کا راستہ نکال دیتا ہے"۔②

وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳

"اور (اللہ سے ڈرنے والے کو) اللہ ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے کافی ہے، بیشک اللہ اپنا کام پورا کر کے ہی رہتا ہے، اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے"۔③

وَالّٰٓـئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴

"اور تمہاری عورتوں میں سے جو "حیض" (ماہواری خون) سے ناامید ہو چکی ہوں، اگر تم (ان کی عدت کے بارے میں) شک میں پڑ جاؤ تو (یاد رکھو کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے، اور ان عورتوں (کی بھی عدت تین مہینے ہیں) جنھیں ابھی تک "حیض" (ماہواری خون) نہ آیا ہو، اور حاملہ عورتوں (جن کے پیٹ میں بچہ) ہو تو ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنے بچے جن دیں (بچہ پیدا ہونا ہی ایسی عورتوں کی عدت ہے)، اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے کام کو آسان کر دیتا ہے"۔④

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝۵

"(اے لوگو!) یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تم پر اتارا ہے، اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، اور اسے بڑا بدلہ (جنت) دیتا ہے"۔⑤

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ

"(اے لوگو!) تم طلاق والی عورتوں کو وہاں رکھو جہاں تم اپنی حیثیت کے حساب سے رہتے ہو، اور تم انھیں تکلیف نہ دو تا کہ ان کا جینا "دوبھر" (مشکل) کر دو، اور اگر وہ حاملہ ہوں (پیٹ میں بچہ ہو) تو جب تک بچہ

فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ﴿۶﴾

پیدا نہ ہو جائے انھیں خرچ دیتے رہو، پھر اگر وہ تمہارے بچوں کو دودھ پلائیں تو انھیں ان کی اجرت (بدلہ) دے دو، اور (دودھ پلانے کے بارے میں) آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کر لو، اور اگر معاملہ طے کرنے میں تمہارے درمیان مشکل پیش آئے تو اس بچہ کو کوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی"۔﴿۶﴾

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۠﴿۷﴾

"(بچے کے باپ کے لیے) مناسب یہ ہے کہ "حیثیت والا" اپنی حیثیت کے حساب سے خرچ کرے، اور جس کی روزی "تنگ" ہو تو وہ اسی میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے، اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، اللہ بہت جلد مشکل کے بعد آسانی پیدا کردے گا"۔﴿۷﴾

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾

"اور بہت سی بستی والوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم کی نافرمانی کی، تو ہم نے ان کا بہت سخت حساب لیا، اور ان لوگوں کو بہت بُرے عذاب میں پکڑ لیا"۔﴿۸﴾

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾

"تو (ان بستی والوں) نے اپنے (کالے) کرتوت کا مزا چکھ لیا ہے، اور ان کے بُرے اعمال (بُرے کاموں) کا آخری انجام نقصان ہی نقصان ہے (جہنم ہے)"۔﴿۹﴾

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ﴿۱۰﴾

"اللہ نے (انکار کرنے والوں کے لیے قیامت میں) بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے، اس لیے اے عقل مندو! ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ نے تمہارے لیے قرآن اتار دیا ہے"۔﴿۱۰﴾

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾

"ایک رسول بھیجا ہے جو تمہارے سامنے اللہ کی کھلی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں، تاکہ (وہ رسول) ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی (اسلام) کی طرف لے آئے، اور جو اللہ پر ایمان لائے گا، اور نیک عمل کرے گا، (تو) اللہ اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جس میں جنتی لوگ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اللہ نے اس نیک آدمی کے لیے اچھی روزی تیار کر رکھی ہے"۔﴿۱۱﴾

"اسی اللہ نے سات آسمان پیدا کیے ہیں، اور ان سات آسمانوں کی طرح (سات) زمینیں بھی پیدا کی ہیں، ان (آسمانوں اور زمینوں) کے

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع ۱۸

درمیان اللہ کا حکم اترتا رہتا ہے، تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اور یہ کہ بیشک اللہ اپنے علم کے ذریعے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے''۔﴿۱۲﴾۔(اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ سات آسمان کی طرح سات زمین بھی ہیں)۔

رکوع: 2 | سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ (66) | آیات: 12

سورہ "تَحْرِيْم" کے بارے میں:

سورہ ''تَحْرِيْم'' نمبر (66)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (107)۔ اَلتَّحْرِيْم: حرام کرنا۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''تَحْرِيْم'' سورہ نمبر (66) مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس میں (12) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ "تَحْرِيْم" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''تَحْرِيْم'' کے پہلے رکوع میں ''نبی ﷺ'' سے خطاب ہے کہ آپ کو بھی حلال چیز کو حرام کرنے کا حق نہیں ہے، کیا آپ ﷺ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں؟ اللہ آپ کو ان کے بدلے ایمان والیاں، توبہ کرنے والیاں، روزہ دار، کنواریاں اور باکرہ عطا کردے گا۔ (۲) ایمان والوں سے خطاب ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ (۳) کافروں سے خطاب ہے کہ آج عذر پیش نہ کرو۔ (۴) دوسرے رکوع میں ہے، اے ایمان والو! سچی توبہ کرو۔ (۵) تین طرح کی عورتوں کا ذکر ہے، کافروں کے لیے نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیوی مثال ہے، دونوں ایمان نہیں لائیں، تو کل قیامت کے دن دونوں نیک بندے اپنے بیویوں کے کام نہیں آئیں گے۔ (۶) ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی (آسیہ) اور عیسی علیہ السلام کی ماں مریم مثال ہیں، فرعون کی بیوی نے اللہ سے جنت میں گھر بنانے اور ظالم فرعون سے نجات کی دعا مانگی ہے۔ (۷) آخری آیت میں مریم بنت عمران کے بارے میں ہے جو عیسی علیہ السلام کی ماں ہیں، پاک دامن عورت ہیں، عبادت کرنے والیوں میں سے تھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱﴾

''اے نبی (ﷺ)! آپ اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جس کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟ آپ (ﷺ) اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں، اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا رحم والا ہے''۔﴿۱﴾۔

(اس آیت کا شانِ نزول: (صحیح بخاری ۔کِتَابُ تَفْسِیرِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر 4912) ۔عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں شہد پیتے اور وہاں ٹھہرتے تھے پھر میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زینب کے یہاں سے شہد پی کر آنے کے بعد) داخل ہوں تو وہ کہے: آپ کے منہ سے ''مغافیر'' کی بو آتی ہے۔تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو منصوبہ بندی کے تحت یہی کہا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدبو کو بہت ناپسند فرماتے تھے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ''مغافیر'' نہیں کھائی ہے البتہ زینب بنت جحش کے یہاں سے ''شہد'' پیا تھا لیکن اب اسے بھی ہرگز نہیں پیوں گا۔میں نے اس کی قسم کھالی ہے لیکن تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔(''مغافیر'' ایک میٹھا گوند ہوتا ہے جو''عرفط'' نامی درخت سے ٹپکتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے۔)

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۲

''(ایمان والو!) اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کفارہ ادا کرنے کی اجازت دے دی ہے، اور اللہ تمہارا اولی (کام بنانے والا) ہے، اور وہی سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔۲

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۳

''(یاد کرو!) جب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی کسی ''بیوی'' (حفصہ رضی اللہ عنہا) سے ایک ''راز کی بات'' کہی تھی۔تو جب اس بیوی نے وہ بات (دوسری بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا) کو بتلا دی، اور اللہ نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس کی خبر کردی، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وحی کا کچھ حصہ اس بیوی کو بتا دیا، اور کچھ حصہ نہیں بتایا، جب انھوں نے اس (بیوی) کو اس کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگیں کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا: مجھے اس اللہ نے بتایا ہے جو سب کچھ جاننے والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے''۔۳۔(اس آیت میں: (1) ''کسی بیوی'' سے مراد: اکثر مفسرین کا کہنا ہے کہ ''حفصہ رضی اللہ عنہا'' جن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کو حرام کر لینے کی بات کہی تھی۔(2) ایک ''راز کی بات'' کہی سے مراد: شہد کو حرام کر لینے کی بات۔(3) اور ''انھوں نے کسی کو بتلا دی'' سے مراد: شہد حرام کر لینے والی بات حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلا دی تھی)۔

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝۴

''(اے حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو گی (تو بہتر ہوگا)، اس لیے کہ تمہارے دل حق سے مائل ہو گئے ہیں، اور اگر تم دونوں (حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا) نبی کے مقابلے میں ایک دوسری کی مدد کرو گی، تو (یاد رکھو!) بیشک اللہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ''مددگار'' ہے، اور جبریل (علیہ السلام) اور نیک ایمان والے (بھی مددگار) ہیں، اور اس کے علاوہ فرشتے بھی ان کے (مددگار) ہیں''۔۴

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو!) اگر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمھیں طلاق دے

اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ﴿۵﴾

دیں گے، توامید ہے کہ ان کا رب (تمہارے بدلے) انھیں تم سے زیادہ اچھی بیویاں دے دے، جو مسلمان ہونگی، ایمان والی ہونگی، اللہ کے سامنے جھکنے والی ہونگی، توبہ کرنے والی ہوں گی، عبادت کرنے والی ہونگی، روزہ رکھنے والی ہونگی، شادی شدہ اور غیر شادی شدہ (کنواری) ہونگی"۔﴿۵﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس جہنم کی حفاظت کرنے والے فرشتے بڑے سخت دل اور بڑے بے رحم ہیں، اللہ انھیں جو حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں"۔﴿۶﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ ع

"اے کافرو! آج تم کوئی عذر (بہانہ) نہ پیش کرو، تم جو کچھ (دنیا میں) کرتے تھے (آج) اسی کا بدلہ تم کو دیا جائے گا"۔﴿۷﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾

"اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے "خالص" (سچی) توبہ کرو، امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کردے گا، اور تمھیں ایسی جنتوں (باغوں) میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اور (ان کے ساتھ) ایمان لانے والوں کو رسوا (ذلیل) نہیں کرے گا، ان (نیک لوگوں) کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑتا رہے گا، وہ نیک لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارے "نور" کو پورا کردے، اور ہمیں معاف کر دے، بیشک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے"۔﴿۸﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجیے، اور ان (کافروں اور منافقوں) پر سختی کیجیے، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے"۔﴿۹﴾

(تعلقات کی "تین" قسمیں ہیں: (۱) "مُوَالَاۃ": جگری دوست، دلی دوست بنانا، کافروں سے ایسی دوستی منع ہے، جیسے یہ کہنا کہ آپ کا بھی تہوار صحیح ہے، آپ بھی صحیح دین پر ہیں، سب صحیح ہے، قرآن کی اس جیسی آیت میں ایسی ہی دوستی منع ہے۔ (۲) "مُدَارَاۃ": خاطر تواضع کرنا، مہمان نوازی کرنا، مسلم یا غیر مسلم جو بھی مہمان آئے سب کی خاطر بات کرنا ہے، اسی طرح غیر مسلم کے یہاں کام کر سکتے ہیں، غیر مسلم کو اپنے یہاں نوکر رکھ سکتے ہیں، اپنے بچاؤ کے لیے ہمدردی کا اظہار کر سکتے ہیں۔ (۳) "مُوَاسَاۃ": کسی کی مصیبت میں کام آنا، مسلم کے ساتھ ساتھ غیر مسلم کے غم کو دور کرنا مصیبت میں کام

آنا ہماری ذمہ داری ہے۔قرآن میں (26) یا (29) جہاد والی آیتیں ہیں، جہاد اور ''دہشت گردی یا آتنکواد'' دونوں الگ الگ چیز ہے، اسلامی جہاد میں ظالموں کا ہاتھ پکڑنا اور مظلوموں کا ساتھ دینا ہے۔اسلامی جہاد میں کسی کی ناحق جان لینا سب کی جان لینا ہے۔اسلامی جہاد میں میدان جنگ میں آمنے سامنے جہاد ہے، اسلامی جہاد میں لڑنے والوں سے جہاد ہے، اسلامی جہاد میں راستے چلتے کسی کافر کو مارنا نہیں ہے، اس جیسی جتنی بھی جہاد کی آیتیں اسلامی حکومت اور اسلامی جہاد کے بارے میں ہیں ان سب میں یہ حکم ہے کہ لڑنے والوں سے لڑنا ہے، جنگ کے میدان میں لڑنا ہے، راستہ چلتے کسی کو مارنا نہیں ہے، اسلام میں دہشت گردی نہیں ہے، ماں کی خدمت بھی جہاد ہے)۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ﴿۱۰﴾

''اللہ نے کافروں کے لیے نوح (علیہ السلام) کی بیوی اور لوط (علیہ السلام) کی بیوی کی مثال دی ہے، یہ دونوں (عورتیں) ہمارے دو نیک بندوں (نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام) کے نکاح میں تھیں، پھر ان دونوں (عورتوں) نے ان کی خیانت کی (ان پر ایمان نہیں لائیں)، تو وہ دونوں (نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام) اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آسکے، اور (ان دونوں عورتوں سے) کہا جائے گا: جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی جہنم میں چلی جاؤ''۔﴿۱۰﴾۔(اس آیت میں کافروں کے لیے مثال نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویاں ہیں، اصل میں اس سورت کے شروع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا واقعہ ہے، نیک شوہر اپنی نافرمان بیوی کے کچھ کام نہیں آسکتا، اللہ شرک کو کسی سے بھی معاف نہیں کرتا چاہے نبی کا گھرانہ ہی کیوں نہ ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو سمجھایا جا رہا ہے کہ دونوں نیک نبی اپنی بیویوں کے کچھ کام نہیں آئیں گے، اگر ان کی نیت اور عمل درست نہیں تو کچھ بھی فائدہ نہیں ہے، گھر والوں کو سمجھانا خاص طور سے بیوی اور شوہر کو سمجھانا زیادہ مشکل کام ہے)۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾

''اور اللہ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی (آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا) کی مثال دی ہے، جب انھوں نے کہا تھا: میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے دے، اور مجھے ظالم لوگوں سے (بھی) نجات دے دے''۔﴿۱۱﴾

وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

''(اور اللہ نے ایمان والوں کے لیے عیسیٰ علیہ السلام کی ماں) مریم بنت عمران کی مثال دی ہے، جس نے اپنی عزت کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے ان

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ؁ ع

کے اندر اپنی روح پھونک دی، (جس سے عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے)۔ اور (مریم) نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی، اور وہ نیک لوگوں میں سے تھیں''۔ ۔(آیت نمبر (11)

اور (12) میں ایمان والوں کے لیے مثال فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا ہیں اور عیسی علیہ السلام کی ماں مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں سے بھی خطاب ہے کہ ایسی نیک بنو۔ غور کرنے کی بات ہے کہ فرعون جیسے ظالم کے گھر میں اللہ نے توحید والی عورت کو پیدا کیا، فرعون کی تکلیف کی وجہ سے بھی ایمان کو نہیں چھوڑا، اللہ والی کو شوہر بھی کچھ نہیں کرسکتا۔ اور عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے، مریم علیہا السلام کو اپنی عزت کی کافی فکر تھی، مگر اللہ کے فیصلے پر راضی تھی۔ ایک حدیث میں ہے: دنیا میں مکمل عورتیں یہ ہیں: (مسند احمد۔ مسند أنس بن مالک۔ حدیث نمبر 12391، صحیح)۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے دنیا کی یہ عورتیں کافی ہیں۔ (۱) مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا۔ (۲) اُمّ المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔ (۳) فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا۔ (۴) فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا''۔

(انتیسواں پارہ)

(انتیسویں پارے میں ٹوٹل (22) رکوع۔اور (431) آیتیں ہیں)
(انتیسویں پارے میں (11) سورتیں ہیں۔سب سورتیں (مکی) ہیں۔
اور ہر سورت میں (2-2) رکوع ہیں)

آیات: 30 | سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (67) | رکوع: 2

سورہ "مُلْكِ" کے بارے میں:

سورہ ''مُلْكِ'' نمبر (67)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (77)۔ الْمُلْكِ: ملک/بادشاہت۔اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''مُلْكِ'' سورہ نمبر (67) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (30) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ "مُلْكِ" کی فضیلت:

سورہ ملک اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرے گی:

(سنن الترمذی۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآن۔ حدیث نمبر 2891)۔ (حسن) ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ"۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قرآن کی تیس (30) آیتوں کی ایک سورہ نے ایک آدمی کی شفاعت (سفارش) کی تو اسے معاف کر دیا گیا، یہ سورہ (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ) ہے"۔

سورہ "مُلْكِ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''مُلْكِ'' کے ''پہلے رکوع'' کے شروع میں اللہ کے بارے میں ہے جو بڑی برکت والا ہے، جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، آزمائش کے لیے ہے کہ کون اچھے عمل والا ہے۔ (۲) آسمان کو بنایا ستاروں سے سجایا ہے، شیطان کو مارنے کے لیے بھی ستارے ہیں۔ (۳) جہنم کا ذکر ہے کہ جہنم جہنمیوں کو دیکھ کر پھٹ پڑے گی، جہنم کے داروغہ لوگوں سے پوچھیں گے کوئی ڈرانے والا آیا تھا؟ تو وہ کہیں گے: ہاں! مگر کاش ہم ان کی بات سنتے اور سمجھتے۔ (۴) جس نے پیدا کیا ہے کیا وہ اپنی مخلوق کے بارے میں نہیں جانتا؟ بالکل جانتا ہے۔ (۵) ''دوسرے رکوع'' میں ہے کہ روزی کمانے کے لیے چل کر جاؤ۔ (۶) پرندوں کو کون تھامے ہوئے ہے؟ (۷) کون روزی دیتا ہے؟ (۸) اللہ ہی نے تمہارے لیے کان آنکھ اور دل بنائے تو تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔ (۹) قیامت کب آئے گی؟ (۱۰) اگر اللہ ہم سب کو ہلاک کر دے تو کون بچا سکتا ہے؟ (۱۱) اخیر میں ہے کہ اگر اللہ پانی کا لیول ڈاؤن کر دے تو کون ہے جو صاف ستھرا پانی لا سکے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

تَبٰرَكَ الَّذِیۡ بِیَدِهِ الۡمُلۡكُ ۫ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُ ۙ﴿۱﴾

''اللہ بڑی برکت والا ہے جس کے ہاتھ میں سارے جہاں کی بادشاہت (حکومت) ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''۔﴿۱﴾

الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوةَ لِیَبۡلُوَكُمۡ اَیُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ﴿۲﴾

''جس اللہ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں سب سے اچھا ہے؟ اور وہ سب پر غالب ہے، (بڑا زبردست، مکمل اقتدار و اختیار کا مالک ہے)، بہت معاف کرنے والا ہے''۔﴿۲﴾

الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾

''جس اللہ نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے، (آپ ﷺ) رحمٰن کی پیدا کی ہوئی چیز میں کوئی کمی بیشی نہیں دیکھیں گے، آپ ایک نظر ڈال لیجیے کیا آپ کو کوئی شگاف (سوراخ) نظر آتا ہے؟ (کوئی کمی نظر آتی ہے؟)''۔﴿۳﴾

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾

''(اے نبی ﷺ) پھر آپ بار بار نظر ڈال لیجیے، وہ نظر تھک ہار کر آپ کے پاس واپس آجائے گی''۔﴿۴﴾

وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ ﴿۵﴾

''اور ہم نے دنیاوی آسمان کو روشن چراغوں (ستاروں) سے سجادیا ہے، اور ان (ستاروں) کو شیطانوں کے مارنے کے لیے (بھی) بنایا ہے، اور ہم نے (شیطانوں اور انکار کرنے والوں) کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔﴿۵﴾

وَ لِلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۶﴾

''اور جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا (رب کا انکار کیا) تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے''۔﴿۶﴾

اِذَاۤ اُلۡقُوۡا فِیۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِیۡقًا وَّ هِیَ تَفُوۡرُ ۙ﴿۷﴾

''(انکار کرنے والے) جب جہنم میں ڈالے جائیں گے، تو (گدھے کی طرح) جہنم کے چیخنے (اور چلانے) کی آواز سنیں گے، اور (گرمی کی وجہ) سے وہ (جہنم) جوش مارتی ہوگی''۔﴿۷﴾

تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الۡغَیۡظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلۡقِیَ فِیۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ یَاۡتِكُمۡ نَذِیۡرٌ ﴿۸﴾

''غصہ کے مارے وہ (جہنم) پھٹی جارہی ہوگی، جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو اس کے ''داروغہ'' (جہنم کے پاس ڈیوٹی دینے والے فرشتے) جہنم میں جانے والوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ''ڈرانے والا'' (رسول) نہیں آیا تھا؟''۔﴿۸﴾

قَالُوۡا بَلٰی قَدۡ جَآءَنَا نَذِیۡرٌ ۬ۙ فَكَذَّبۡنَا

''(جہنمی لوگ) کہیں گے: کیوں نہیں! بیشک ہمارے پاس ڈرانے والا

وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ۝٩

(رسول) آیا تھا، مگر ہم نے (اسے) جھٹلا دیا تھا، اور ہم نے کہا تھا کہ اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری ہے، تم ہی بڑی گمراہی میں ہو"۔⑨ ۔ (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی بات بڑی گمراہی والی بات ہے، آج تک کوئی مرکر واپس نہیں آیا، پھر ہم کیسے مان لیں؟ کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے اس لیے یہ بات سمجھ میں آنے والی نہیں ہے)۔

وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝١٠

"اور (جہنمی) کہیں گے: کاش ہم نے (رسولوں کی بات) سنی ہوتی، یا سمجھ لی ہوتی! تو (آج) جہنمیوں میں سے نہ ہوتے"۔⑩۔ (سننا سب سے اہم ہے اس کے بعد سمجھنا بھی اہم ہے، آج لوگ سنتے ہی نہیں ہیں تو سمجھیں گے کیسے؟ اللہ نے عقل دیا ہے اللہ کی وحی کو سمجھ لیں)۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝١١

"(جہنمی لوگ) اپنے گناہوں کو مان لیں گے (اپنا جرم قبول کر لیں گے)، جہنم والوں پر لعنت (پھٹکار) ہے"۔⑪

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝١٢

"بیشک جو لوگ "بن دیکھے" اپنے رب سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے بیشک بخشش (گناہوں کی معافی) اور بہت بڑا بدلہ (جنت) ہے"۔⑫

وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣

"اور (اے لوگو!) تم اپنی باتوں کو چھپاؤ، یا ظاہر کرو، بیشک اللہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے"۔⑬

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝١٤ ع

"کیا اس اللہ کے پاس علم نہیں ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا ہے؟ (بیشک ہے) وہی اللہ بڑا باریک نظر والا (بڑا باریک بین)، سب کی خبر رکھنے والا ہے"۔⑭

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۝١٥

"(اے لوگو!) اسی (اللہ) نے تمہارے لیے زمین کو نرم کر دیا (تمہارے کام کے لائق بنا دیا)، تو تم اس کے راستوں میں چلو، اور اس (اللہ) کی روزی کھاؤ، اور تم سب کو دوبارہ زندہ ہو کر اسی (اللہ) کے پاس جانا ہے"۔⑮

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ۝١٦ ۙ

"(اے لوگو!) کیا تم آسمان والے (اللہ) کی بات سے مطمئن ہو گئے ہو (نڈر ہو گئے ہو)؟ کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے، پھر وہ زمین تیزی سے ہلنے لگے"۔⑯ ۔ (اللہ اپنے گنہگار بندوں اور انکار کرنے والے بندوں کو بھی توبہ کا موقع دیتا ہے اس لیے اس پر اچانک عذاب نہیں بھیجتا)۔

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ

"(اے لوگو!) کیا تم آسمان والے (اللہ) کی بات سے مطمئن ہو گئے ہو

عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ ﴿۱۷﴾

(نڈر ہو گئے ہو)؟ کہ وہ تم پر پتھروں کی بارش برسا دے؟ تب تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا؟''۔﴿۱۷﴾

وَ لَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۱۸﴾

''اور (آج کے انکار کرنے والوں سے) پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی (رسولوں کو) جھٹلا چکے ہیں، تو پھر میرا عذاب کیسا تھا؟''۔﴿۱۸﴾

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَہُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ ؕۘ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍۭ بَصِیۡرٌ ﴿۱۹﴾

''اور کیا (انکار کرنے والوں نے) پرندوں کو اپنے اوپر (اڑتے ہوئے) نہیں دیکھا ہے کہ (وہ کیسے) اپنے پروں کو کھولتے اور بند کر لیتے ہیں؟ (اللہ) رحمٰن کے سوا کوئی نہیں ہے جو ان پرندوں کو (ہوا میں) میں تھامے رکھے، وہ بیشک ہر چیز کو دیکھ رہا ہے''۔﴿۱۹﴾

اَمَّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ ہُوَ جُنۡدٌ لَّکُمۡ یَنۡصُرُکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ ؕ اِنِ الۡکٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِیۡ غُرُوۡرٍ ۚ﴿۲۰﴾

''(اے لوگو!) وہ کون سا لشکر ہے جو (اللہ) رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے، کافر (انکار کرنے والے شیطانی) دھوکے میں ہیں''۔﴿۲۰﴾

اَمَّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ یَرۡزُقُکُمۡ اِنۡ اَمۡسَکَ رِزۡقَہٗ ۚ بَلۡ لَّجُّوۡا فِیۡ عُتُوٍّ وَّ نُفُوۡرٍ ﴿۲۱﴾

''(اے لوگو!) وہ کون ہے جو تمھیں روزی دے، اگر اللہ اپنی روزی روک لے؟ بلکہ (انکار کرنے والے) سرکشی اور نفرت پر اڑے ہوئے ہیں''۔﴿۲۱﴾

اَفَمَنۡ یَّمۡشِیۡ مُکِبًّا عَلٰی وَجۡہِہٖۤ اَہۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۲﴾

''جو شخص اپنے منہ کے بل اوندھا چل رہا ہو، وہ منزل تک زیادہ پہنچنے والا ہے، یا وہ منزل تک پہنچنے والا ہے جو سیدھے راستے پر سیدھا چل رہا ہے؟ (جو سیدھا چلے گا وہی منزل تک آسانی سے پہنچ جائے گا)''۔﴿۲۲﴾۔(کامیابی اسے ملے گی جو سیدھے راستے پر چلے اور سیدھا ہو کر چلے، اور جو پیر چھوڑ کر منہ کے بل چلے گا تو وہ منزل تک کیسے پہنچ پائے گا، مومن کا راستہ سیدھا ہے اور مومن بھی پیر ہی سے چل رہا ہے اور کافر کا راستہ سیدھا نہیں ہے وہ منہ کے بل چل رہا ہے)۔

قُلۡ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: (اے لوگو!) اسی اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے، اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے، (مگر تم لوگ) بہت کم شکر ادا کرتے ہو''۔﴿۲۳﴾

قُلۡ ہُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ اِلَیۡہِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے: (اے لوگو!) اسی اللہ نے تمھیں زمین میں پھیلا دیا ہے، اور اسی کے پاس تم سب لوٹ کر جاؤ گے''۔﴿۲۴﴾

وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾

''اور (انکار کرنے والے ایمان والوں سے) کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟''۔﴿۲۵﴾

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے (عذاب کا) علم تو صرف اللہ کے پاس ہے، اور میں تو صرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں''۔ ﴿۲۶﴾

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

''جب (کافر لوگ عذاب) کو پاس آتے دیکھیں گے، تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے، اور (ان سے) کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ (عذاب) جو تم مانگا کرتے تھے''۔ ﴿۲۷﴾

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾

''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: (اے لوگو!) تمہارا کیا خیال ہے، اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے، یا ہم پر رحم کرے، (دونوں صورتوں میں) کافروں کو دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب سے کون بچائے گا؟ (کون پناہ دے گا؟)''۔ ﴿۲۸﴾

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: وہ اللہ بڑا مہربان ہے، ہم اسی پر ایمان لائے ہیں، اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں، تم جلد ہی جان لو گے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے؟''۔ ﴿۲۹﴾

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دیجیے: تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے پانی (کنویں، چشمے، دریا یا زمین) کا ''واٹر لیول'' بالکل ہی ''ڈاؤن'' ہو جائے، تو کون ہے جو تمہارے لیے صاف ستھرا (بہتا ہوا) پانی لائے؟''۔ ﴿۳۰﴾

آیات: 52 | (68) سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ | رکوع: 2

سورہ ''قَلَمْ'' کے بارے میں:

سورہ ''قَلَمْ'' نمبر (68)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (2)۔ اَلْقَلَمْ: قلم۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔ اس سورہ کو ''نٓ'' (حرف نون) بھی کہتے ہیں۔

سورہ ''قَلَمْ'' سورہ نمبر (68) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (52) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

''قَلَمْ'' کی اہمیت:

''قلم'' جس کے ذریعہ لکھا جاتا ہے اس کی بڑی اہمیت ہے، اس لیے قلم کا استعمال صحیح کریں۔

سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا ہے:

(سنن أبي داؤد۔ كِتَاب السُّنَّةِ۔ بَابٌ فِي الْقَدَرِ ۔حدیث نمبر 4700) - (صحيح)- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ قَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ"۔عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:"سب سے پہلی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، "قلم" ہے، اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: لکھ، قلم نے کہا: اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: قیامت تک ہونے والی ساری چیزوں کی تقدیریں لکھ"۔

سورہ "قَلَمْ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "قَلَمْ" کے "پہلے رکوع" کے شروع میں اللہ نے قلم کی قسم کھائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلند اخلاق کے مالک ہیں۔ (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ جھٹلانے والے کی بات نہ مانیں، ان کی چاپلوسی میں نہ آئیں، قسمیں کھانے والوں کی بات نہ مانیں۔ (۳) باغ والوں کا واقعہ ہے کہ اللہ نے آزمالیا، کھیتی کٹی ہوئی ملی تو ان لوگوں نے توبہ کی، دنیا میں یہ عذاب ہے اور آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔ (۴) دوسرے رکوع میں ہے نیک لوگ جنت میں ہیں، کیا مجرم اور مسلم برابر ہے؟ جی نہیں۔ (۵) اس کے بعد قیامت کا ذکر ہے۔ (۶) ہم انکار کرنے والوں کو چھوٹ دے رہے ہیں۔ (۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جا رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبر کریں مچھلی والے یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جائیں۔ (۸) اخیر میں ہے کہ کافر لوگ آپ کو گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں، اور قرآن نصیحت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾

"نون" قسم ہے قلم کی، اور اس چیز کی جسے (فرشتے) لکھ رہے ہیں"۔﴿۱﴾۔(نٓ: یہ حرف۔ مُقَطَّعْ۔ ہے، اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے۔ اللہ نے "قلم" کی قسم کھائی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر بندہ صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے اور کسی کی بھی قسم نہ کھائے، سب سے پہلے اللہ نے قلم ہی کو پیدا کیا ہے اور اس نے اللہ کے حکم سے سب کی تقدیر لکھ دی ہے۔ سنن ابی داؤد۔ کتاب السنہ۔ حدیث نمبر۔4700)۔

مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہیں"۔﴿۲﴾

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾

"اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے کبھی بھی ختم نہ ہونے والا اجر

(بدلہ) ہے''۔ ③

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝

''اور بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بڑے اخلاق والے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق کے بڑے بلند مرتبے پر ہیں)''۔ ④

فَسَتُبْصِرُ وَ يُبْصِرُوْنَ ۝

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی جلد ہی دیکھ لیں گے، اور وہ (انکار کرنے والے) بھی دیکھ لیں گے''۔ ⑤

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝

''کہ (اے انکار کرنے والو!) تم میں سے کون دیوانہ ہے؟''۔ ⑥

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

''بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب ان کو اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے راستے (اسلام) سے بھٹک گیا ہے، اور ان کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے جو سیدھے راستے پر ہیں''۔ ⑦

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جھٹلانے والوں کی بات نہ مانیں''۔ ⑧

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝

''وہ (انکار کرنے والے) چاہتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کچھ نرمی کریں، تو وہ بھی نرمی کریں، (آپ ڈھیلے پڑ جائیں، تو وہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں)''۔ ⑨ ۔(کافروں نے حق اور باطل میں سمجھوتہ کی کوشش کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بتوں کے بارے یہ نہ کہیں کہ یہ بت نقصان اور فائدے کا اختیار نہیں رکھتے، ہم آپ کے اللہ کے بارے میں کچھ نہیں کہیں گے، مگر یہاں کہا جا رہا ہے یہ کیسے ہوگا؟ بت کسی چیز کا کوئی بھی اختیار نہیں رکھتے، اکیلے ایک اللہ پوری کائنات کو چلا رہا ہے)۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر قسمیں کھانے والے ذلیل (انسان) کی بات نہ مانئے''۔ ⑩

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝

''جو (ذلیل انسان) عیب نکالنے والا، چغلی کرنے والا ہے''۔ ⑪

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝

''ہمیشہ بھلائی سے روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، گناہگار ہے''۔ ⑫

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝

''سخت مزاج، (بڑا اجڈ)، اس کے علاوہ حرام زادہ، (بے نسب والا) بھی ہے''۔ ⑬

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ۝

''صرف اس وجہ سے کہ وہ مال اور اولاد والا ہے''۔ ⑭

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

''جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں، تو کہتا ہے: یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں (قصے) ہیں''۔ ⑮

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝

''جلد ہی ہم اس کی ''سونڈ'' (یعنی ناک) کو داغ دیں گے''۔ ⑯ ۔

(آیت نمبر (10) سے (16) تک مفسرین کہتے ہیں ''ولید بن مغیرہ'' کے بارے میں ہے، جو باطل کو غالب کرنے کے لیے بہت زیادہ قسمیں کھاتا تھا۔ کچھ لوگوں نے کہا آیت نمبر (16) سے مراد جس طرح ''ولید بن مغیرہ'' ہے، اسی طرح اس سے مراد ''اخنس بن شریق'' بھی ہے، اللہ نے اس کی ''ناک'' کو عیب دار بنا دیا، یا قیامت کے دن اللہ دوسرے کافروں کے مقابلے میں الگ عذاب دے گا)۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

''ہم نے (مکہ والوں) کو ایسے ہی آزمایا جیسے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انھوں (باغ والوں) نے قسم کھائی تھی کہ وہ صبح صبح ہی اس (باغ) کا پھل توڑ لیں گے''۔ ﴿۱۷﴾ ۔ (آیت نمبر (17) سے آیت نمبر (33) تک ''باغ'' والوں کا قصہ ہے۔ عرب میں یہ واقعہ بڑا مشہور تھا۔ مکہ والوں کو اللہ نے کیسے آزمایا؟ مکہ والوں کو اللہ نے بہت ساری نعمتیں دی تھیں، ایک بڑی نعمت نبی ﷺ کی بعثت ہے، جب مکہ والوں نے نبی ﷺ کو جھٹلایا تو اللہ نے ان مکہ والوں پر بھوک اور ڈر کا عذاب مسلط کر دیا، مکہ والوں پر قحط سالی آئی، سوکھا پڑ گیا تو وہ لوگ مردار چمڑے اور پتے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: (»اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ« فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا العِظَامَ وَالجُلُودَ) ''اے اللہ! ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط سے کر جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔'' (پھر) قحط پڑا اور ہر چیز ختم ہو گئی۔ لوگ ہڈیاں اور چمڑے کھانے پر مجبور ہو گئے''۔ صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ الدخان۔ حدیث نمبر 4824)۔

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

''اور (باغ والوں) نے ''ان شاء اللہ'' (اگر اللہ نے چاہا) نہیں کہا''۔ ﴿۱۸﴾۔ (دوسرا ترجمہ: پھل توڑ لیں گے مگر کوئی حصہ غریبوں کے لیے ''استثنا'' نہیں کریں گے۔ نہیں چھوڑیں گے)۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾

''وہ (باغ والے) ابھی سو ہی رہے تھے کہ آپ (ﷺ) کے رب کی طرف سے (راتوں رات باغ) پر ایک آفت آ گئی''۔ ﴿۱۹﴾

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾

''وہ (باغ) صبح کے وقت کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو گیا''۔ ﴿۲۰﴾

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

''(باغ والے) صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو پکارنے لگے''۔ ﴿۲۱﴾

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

''کہ اگر تم لوگوں (کو پھل) توڑنا ہے تو صبح صبح ہی اپنے کھیت کی طرف نکل چلو''۔ ﴿۲۲﴾

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾

''آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوئے چل نکلے''۔ ﴿۲۳﴾

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾

''کہ آج اس باغ میں کوئی مسکین تمہارے پاس ہرگز نہیں آئے گا''۔ ﴿۲۴﴾

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

''اور وہ (یہ سوچ کر گھر سے) تیزی سے روانہ ہوئے کہ (وہ پھل توڑنے کی) پوری طاقت رکھتے ہیں (غریبوں کو باغ سے روکنے پر قادر ہیں)''۔﴿۲۵﴾

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾

''پھر جب ان لوگوں نے باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: بیشک ہم (راستہ) بھول گئے ہیں''۔﴿۲۶﴾

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾

''(پھر غور سے دیکھا تو کہنے لگے:) بلکہ ہم تو محروم کر دیئے گئے ہیں، (ہمارے نصیب ہی پھوٹ گئے، ہم سب لٹ گئے ہیں)''۔﴿۲۷﴾

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

''ان میں سے ''بیچ والے'' (سب سے اچھے علم و عقل والے) نے کہا: میں نے تمھیں کہا تھا کہ تم تسبیح (اللہ کا ذکر) کیوں نہیں کرتے؟''۔﴿۲۸﴾

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

''وہ کہنے لگے: پاک ہے ہمارا رب، بیشک ہم ہی ظالم تھے''۔﴿۲۹﴾

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

''پھر وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر آپس میں ملامت کرنے لگے (ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے)''۔﴿۳۰﴾

قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

''کہنے لگے: ہائے افسوس ہم سب پر! بیشک ہم ہی سرکش ہو گئے تھے (حد سے آگے بڑھ گئے تھے)''۔﴿۳۱﴾

عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

''امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں بدلے میں اس سے اچھا (باغ) عطا فرمائے، ہم تو اب اپنے رب سے ہی امید رکھتے ہیں (اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں)''۔﴿۳۲﴾

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

''اللہ کا عذاب ایسا ہی ہوتا ہے، اور آخرت کا عذاب تو سب سے بڑا ہے، کاش کہ لوگ اس بات کو جان لیتے!''۔﴿۳۳﴾

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾

''بیشک نیک لوگوں (اللہ سے ڈرنے والوں) کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں''۔﴿۳۴﴾

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

''کیا ہم مسلمانوں (فرمانبرداروں) کو مجرموں (حق کا انکار کرنے والوں) کے برابر کر دیں گے؟''۔﴿۳۵﴾

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

''(اے انکار کرنے والو!) تمھیں کیا ہو گیا؟، کیسا فیصلے کرتے ہو؟''۔﴿۳۶﴾

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾

''(اے انکار کرنے والو!) کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو؟''۔﴿۳۷﴾

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾

''(اے انکار کرنے والو!) کیا تمہارے لیے اس (کتاب) میں وہی کچھ ہے جو تم پسند کرتے ہو''۔﴿۳۸﴾۔ (دوسرا ترجمہ: اے انکار کرنے والو!

تمھیں (آخرت میں) وہی کچھ ملے گا جو تم پسند کرو گے؟)۔

اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۚ ﴿۳۹﴾

"(اے انکار کرنے والو!) کیا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک چلتی رہیں گی، کہ تمھیں وہی کچھ ملے گا جس کا تم اپنے لیے فیصلہ کرو گے؟"۔ ﴿۳۹﴾

سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ۚ ﴿۴۰﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ان سے پوچھیے کہ قیامت کے دن ان باتوں کی کون "گارنٹی" لے گا؟"۔ ﴿۴۰﴾

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿۴۱﴾

"کیا (انکار کرنے والوں) کے اپنے مانے ہوئے (کچھ بناوٹی) شریک ہیں؟ (جو گارنٹی لیتے ہوں؟)، پھر اگر وہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں (بناوٹی معبودوں) کو سامنے لائیں"۔ ﴿۴۱﴾

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۙ ﴿۴۲﴾

"جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی (اللہ اپنی پنڈلی کھول دے گا)، اور (انکار کرنے والوں) کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے"۔ ﴿۴۲﴾ ۔ (اس آیت سے پتہ چلا اللہ کے لیے "پنڈلی" ہے جیسا اللہ کے لائق ہے، جس نے اللہ کو مخلوق کے ساتھ "تشبیہ" دیا وہ کافر ہے۔ اور جس نے کسی ایسی صفت کا "انکار" کیا جو اللہ نے بیان کیا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ کے تمام صفات اسی طرح ثابت ہیں جس طرح اس کی ذات کے لیے لائق ہے، اور اس کی ذات سب عیبوں سے پاک ہے)۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

"(انکار کرنے والوں) کی نگاہیں (نظریں) جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی، اور (دنیا میں) جب وہ صحیح سالم تھے تو انہیں سجدے کے لیے کہا جاتا تھا (لیکن وہ سجدہ نہیں کرتے تھے)"۔ ﴿۴۳﴾

فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ ﴿۴۴﴾

"تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) مجھے اور اس "بات" (قرآن) کو جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیجیے (قرآن کو جھٹلانے والے کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے)، ہم جھٹلانے والوں کو دھیرے دھیرے (جہنم کی طرف) اس طرح لے جائیں گے کہ وہ جان بھی نہیں سکیں گے"۔ ﴿۴۴﴾

وَاُمْلِیْ لَهُمْ ۖ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾

"اور میں انھیں ڈھیل (چھوٹ) دے رہا ہوں، بیشک میری تدبیر (چال) بڑی مضبوط ہے"۔ ﴿۴۵﴾

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۚ ﴿۴۶﴾

"کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں سے (دعوت وتبلیغ کے لیے) کوئی بدلہ مانگتے ہیں کہ وہ بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں؟"۔ ﴿۴۶﴾

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝٤٧

’’یا ان (کافروں) کے پاس غیب کی باتیں آتی ہیں جنھیں وہ لوگ لکھ لیتے ہیں؟‘‘۔ ۝٤٧

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝٤٨

’’آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کے فیصلے تک صبر کیجیے، اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہوجایئے، جب (یونس علیہ السلام) نے غم سے گھٹ گھٹ کر (مچھلی کے پیٹ میں) اپنے رب کو پکارا تھا‘‘۔ ۝٤٨۔ (مچھلی والے یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں کون سی دعا پڑھی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی فضیلت بیان کی ہے، بندہ جس تکلیف میں پڑھ لے اللہ اس کو تکلیف سے نکال دیتا ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات۔ حدیث نمبر 3505۔ صحیح۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے دوران کی تھی وہ یہ تھی: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ’’تیرے سوا کوئی حقیقی اور سچا معبود نہیں ہے، تو پاک ہے، میں ہی ظالم (گنہگار) ہوں‘‘، یہ ایسی دعا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان شخص اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا‘‘۔)

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝٤٩

’’اگر (یونس علیہ السلام) کو ان کے رب کے فضل (احسان) نے سہارا نہ دیا ہوتا، تو وہ بُری حالت میں چٹیل میدان میں پھینک دیئے جاتے‘‘۔ ۝٤٩

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٥٠

’’پھر (یونس علیہ السلام) کے رب نے انھیں چن لیا، اور انہیں نیک لوگوں میں سے کردیا‘‘۔ ۝٥٠

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝٥١

’’اور کافر (انکار کرنے والے) لوگ جب کبھی ذکر (قرآن) سنتے ہیں، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ (غصے کے مارے) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی ’’بُری نظروں‘‘ سے پھسلا دیں گے، (ڈگمگا دیں گے)، اور کہتے ہیں کہ بیشک یہ شخص تو دیوانہ ہے‘‘۔ ۝٥١۔ (بُری نظر لگنا حق ہے، جب تک اللہ نہ چاہے کچھ نہیں ہوگا، دعا پڑھتے رہیں، جب کوئی چیز اچھی لگے تو ’’ماشاءاللہ‘‘، ’’بارک اللہ‘‘، ’’لاحول ولاقوۃ الا باللہ‘‘ پڑھیں)۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٥٢ ع

’’(قرآن) تو سارے جہان کے لیے ایک نصیحت ہے‘‘۔ ۝٥٢

رکوع:2 (69) سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ آیات:52

سورہ ’’حَاقَّةٌ‘‘ کے بارے میں:

سورہ ’’حَاقَّةٌ‘‘ نمبر (69)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (78)۔ اَلْحَاقَّةُ: ثابت ہونے والی/ سچ مچ ہونے والی/ قیامت۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''حَآقَّۃ'' سورہ نمبر (69) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (52) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ ''حَآقَّۃ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''حَآقَّۃ'' کے ''پہلے رکوع'' کے شروع میں اللہ نے قیامت کی قسم کھائی اور جھٹلانے والوں کا ذکر ہے۔ (۲) قومِ ثمود اور عاد کا ذکر ہے، سات رات اور آٹھ دنوں تک تیز ہوائیں قوم عاد پر چلتی رہیں۔ (۳) فرعون کا ذکر ہے۔ (۴) قیامت کے بارے میں ہے کہ وہ آ کر رہے گی، زمین ہلا دی جائے گی، آسمان پھٹ جائے گا۔ (۵) اللہ کے عرش کو ''آٹھ'' فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ (۶) دائیں ہاتھ والوں کا ذکر ہے، وہ کامیاب ہوں گے، سب کو دکھاتے رہیں گے، جنت میں ہوں گے، خوب کھا پی رہے ہوں گے۔ (۷) بائیں ہاتھ والوں کا ذکر ہے کہ کتنے بدنصیب ہیں، وہ کہیں گے مال کام نہیں آیا حکومت کام نہیں آئی، ''ستر'' زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا، زخموں کا دھوَن ''غسلین'' پینے کو دیا جائے گا۔ (۸) دوسرے رکوع میں قرآن اور صاحبِ قرآن کے بارے میں ہے، اگر نبی ﷺ بھی اپنی طرف سے گڑھ لیتے تو اللہ پکڑ لیتا اور گردن کی رگ کاٹ دیتا، یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

اَلۡحَآقَّۃُ ۝۱

''ثابت ہونے والی'' (سچ مچ ہونے والی)''۔ ①

مَا الۡحَآقَّۃُ ۝۲

''کیا ہے ثابت ہونے والی؟ (سچ مچ ہونے والی)''۔ ②

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحَآقَّۃُ ۝۳

''اور آپ (ﷺ) کو کیا معلوم کہ ثابت ہونے والی کیا ہے؟ (سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟)''۔ ③

کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَ عَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ ۝۴

''ثمود اور عاد نے کھڑکھڑانے والی (جھنجھوڑ دینے والی) (قیامت) کو جھٹلا دیا''۔ ④

فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُهۡلِکُوۡا بِالطَّاغِیَۃِ ۝۵

''اس لیے قوم ثمود کے لوگ ''چنگھاڑ'' (تیز چیخ) کے ذریعہ ہلاک کر دیئے گئے''۔ ⑤

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهۡلِکُوۡا بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِیَۃٍ ۝۶

''اور قوم عاد کے لوگ ایک ''تیز آندھی'' کے ذریعہ ہلاک کر دیئے گئے''۔ ⑥

سَخَّرَهَا عَلَیۡهِمۡ سَبۡعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَی الۡقَوۡمَ فِیۡهَا صَرۡعٰی ۙ کَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِیَۃٍ ۝۷

''اللہ نے لگاتار سات رات اور آٹھ دنوں کے لیے قوم عاد پر اس ''آندھی'' کو چلائے رکھا، آپ (ﷺ وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہ لوگ کھجور کے کھوکھلے تنے کی طرح زمین میں پڑے ہوئے ہیں''۔ ⑦

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ۝۸

(دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور تھے، ان کو اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا، لمبے تڑنگے ہونے کے باوجود تیز ہوا کا مقابلہ نہ کرسکے)۔
کیا آپ (ﷺ) ان میں سے کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہیں؟"۔۸

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹

"اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگوں نے اور (لوط علیہ السلام کی) الٹی ہوئی بستیوں نے بھی (کفر و شرک) کیا تھا"۔۹

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِیَةً ۝۱۰

"ان (انکار کرنے والوں) نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تھی، (اس لیے اللہ نے) انھیں بڑی پکڑ میں لے لیا"۔۱۰

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ ۝۱۱

"جب پانی خوب اُبلنے لگا (چڑھنے لگا) تو بیشک ہم نے ہی (اے ایمان والو!) تمھیں (نوح علیہ السلام کی) کشتی میں سوار کردیا تھا"۔۱۱

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ۝۱۲

"(اے ایمان والو!) تاکہ اس واقعے کو ہم تمہارے لیے نصیحت (یادگار) بنادیں، اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں"۔۱۲

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳

"جب صور میں ایک بار پھونکا جائے گا"۔۱۳

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝۱۴

"اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے"۔۱۴

فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱۵

"اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوجائے گی"۔۱۵

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاهِیَةٌ ۝۱۶

"اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بہت کمزور (بھربھرا) ہوگا"۔۱۶

وَّالْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآئِهَا ؕ وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَةٌ ۝۱۷

"اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے، اور آپ (ﷺ) کے رب کے عرش کو اس دن "آٹھ" فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے"۔۱۷

یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ۝۱۸

"(اے لوگو!) اس دن (اللہ کے سامنے) تم سب پیش کیے جاؤ گے، اور تمہاری کوئی بھی بات چھپی ہوئی نہیں رہے گی"۔۱۸

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۝۱۹

"جس کو اس کا "نامہ اعمال" اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ (پڑھ کر) کہے گا: (لوگو!) یہ لو! میرا "نامہ اعمال" پڑھ لو"۔۱۹

اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۝۲۰

"مجھے حساب (و کتاب) کا پکا یقین تھا"۔۲۰

فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝۲۱

"وہ (دائیں ہاتھ والا) من پسند زندگی میں ہوگا، (عیش میں ہوگا)"۔۲۱

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۝۲۲

"اونچی بلند جنت میں ہوگا"۔۲۲

قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۝۲۳

"جنت کے پھل بالکل قریب ہوں گے، (جھکے ہوں گے)"۔۲۳

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی

"(ان سے کہا جائے گا:) تم لوگ آج مزے سے کھاؤ پیو، ان نیک

الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾	کاموں کے بدلے میں، جو تم (دنیا میں) میں کیے تھے"۔ ﴿۲۴﴾
وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾	"اور جس کا "نامۂ اعمال" اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: اے کاش! مجھے میرا "نامہ اعمال" نہ دیا گیا ہوتا"۔ ﴿۲۵﴾
وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾	میں نہیں جانتا کہ میرا حساب کیا ہے؟"۔ ﴿۲۶﴾
يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾	"اے کاش! میری (موت) ہی پر میرا کام تمام ہو جاتا!"۔ ﴿۲۷﴾
مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾	"میرا مال میرے کسی کام نہ آیا"۔ ﴿۲۸﴾
هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾	"میری حکومت بھی مجھ سے چھن گئی"۔ ﴿۲۹﴾
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾	"(حکم ہوگا) اسے پکڑلو، پھر اس کی (گردن میں) طوق ڈال دو"۔ ﴿۳۰﴾
ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾	"پھر اسے جہنم میں پھینک دو"۔ ﴿۳۱﴾
ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾	"پھر اسے "ستر (70) ہاتھ کی زنجیر میں جکڑ دو (باندھ دو)"۔ ﴿۳۲﴾
اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾	"(وہ جہنمی) عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں لاتا تھا"۔ ﴿۳۳﴾
وَ لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾	"اور مسکین کو کھانا کھلانے پر نہیں ابھارتا تھا"۔ ﴿۳۴﴾
فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾	"آج اس کا یہاں کوئی جگری دوست نہیں ہے"۔ ﴿۳۵﴾
وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾	"اور جہنمیوں کے لیے "غسلین" (زخموں کے پیپ) کے سوا کوئی کھانا نہیں ہوگا"۔ ﴿۳۶﴾
لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع	"جس (زخموں کے پیپ) کو صرف گنہگار لوگ ہی کھائیں گے"۔ ﴿۳۷﴾
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾	"میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جنھیں تم دیکھتے ہو"۔ ﴿۳۸﴾
وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾	"اور ان چیزوں کی بھی قسم کھاتا ہوں، جنھیں تم نہیں دیکھتے"۔ ﴿۳۹﴾
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾	"بیشک یہ (قرآن) ایک مُعزز (عزت والے) رسول کا قول (کلام) ہے"۔ ﴿۴۰﴾
وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾	"اور یہ کسی شاعر کا قول (کلام) نہیں ہے، تم بہت ہی کم ایمان لاتے ہو"۔ ﴿۴۱﴾
وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾	"اور نہ یہ کسی کاہن (جیوتشی، ہاتھ دیکھنے والے) کا قول (کلام) ہے، تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو"۔ ﴿۴۲﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾	"(یہ قرآن تو) رب العالمین (سارے جہان کے پالنے والے) کی طرف سے اتارا ہوا ہے"۔ ﴿۴۳﴾

وَ لَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ۙ﴿۴۴﴾
''اور اگر (میرے نبی ﷺ) کچھ باتیں گھڑ کر (بنا کر) میری طرف منسوب کر دیتے، (اپنی بات کو ہماری بات کہتے)''۔﴿۴۴﴾

لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ۙ﴿۴۵﴾
''تو ہم ضرور ان کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے''۔﴿۴۵﴾

ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ۖ﴿۴۶﴾
''پھر ہم ضرور ان کی ''شہ رگ'' (رگ جان) کاٹ دیتے''۔﴿۴۶﴾

فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ ﴿۴۷﴾
''پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) روکنے والا نہ ہوتا''۔﴿۴۷﴾

وَ اِنَّهٗ لَتَذۡكِرَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۸﴾
''بیشک قرآن نیک لوگوں (اللہ سے ڈرنے والوں) کے لیے ایک ''نصیحت'' ہے''۔﴿۴۸﴾

وَ اِنَّا لَنَعۡلَمُ اَنَّ مِنۡكُمۡ مُّكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾
''اور ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ اسے جھٹلانے والے ہیں''۔﴿۴۹﴾

وَ اِنَّهٗ لَحَسۡرَةٌ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۰﴾
''اور بیشک یہ (قرآن کا جھٹلانا) کافروں کے لیے (قیامت کے دن) باعث حسرت ہے (افسوس کا ذریعہ ہے)''۔﴿۵۰﴾

وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الۡيَقِيۡنِ ﴿۵۱﴾
''اور بیشک یہی بات پوری طرح حق (سچ) ہے''۔﴿۵۱﴾

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۵۲﴾ ع ۱۵
''(اے نبی ﷺ!) آپ اپنے عظمت والے رب کے نام تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہیئے''۔﴿۵۲﴾

آیات: 44 | (70) سُوۡرَةُ الۡمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ ''مَعَارِج'' کے بارے میں:

سورہ ''مَعَارِج'' نمبر (70)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (79)۔ اَلْمَعَارِج: سیڑھی۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''مَعَارِج'' سورہ نمبر (70) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (44) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ ''مَعَارِج'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''مَعَارِج'' کے ''پہلے رکوع'' کے شروع میں عذاب کے بارے میں ہے، یہ اللہ کی طرف سے ہے، آنے والی ہر چیز قریب ہے، قیامت کے دن جگری دوست اپنے دوست کے کام نہیں آئے گا، کل قیامت کے دن آدمی عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بچوں اپنی بیوی اپنے بھائی اور خاندان والوں کو دینا چاہے گا مگر قبول نہیں کیا جائے گا۔ (۲) نیک لوگوں کی خوبیاں بیان کی جارہی ہیں، ہمیشہ نماز کی پابندی کرنے والے ہیں، اپنے مال میں دوسروں کو حق دیتے ہیں،

قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، امانتوں کا خیال رکھتے ہیں، سچی گواہی دیتے ہیں۔ (۳) دوسرے رکوع میں ہے بائیں طرف والے اور دائیں طرف والے دونوں میں سے جنت میں کون رہے گا؟ (۴) مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم ہے۔ (۵) قیامت کے دن کو جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیجیے۔ اس دن نگاہیں جھکی ہوں گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

سَاَلَ سَآٮِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾

"ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا ہے، جو آنے والا ہے"۔﴿۱﴾۔ (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد "نضر بن حارث" ہے)

لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾

"وہ (عذاب) کافروں (انکار کرنے والوں) کے لیے ہے جسے کوئی روکنے والا (ٹالنے والا) نہیں ہے"۔﴿۲﴾

مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِ ؕ﴿۳﴾

"(وہ عذاب) بلند درجوں والے اللہ کی طرف سے ہے (جو اللہ چڑھنے والے تمام راستوں کا مالک ہے)"۔﴿۳﴾

تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ‌ ۚ﴿۴﴾

"فرشتے اور روح (جبریل علیہ السلام) اس اللہ کی طرف چڑھ کر جاتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار "پچاس" ہزار سال ہے"۔﴿۴﴾

فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِيۡلًا ﴿۵﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تو آپ اچھی طرح صبر کیجیے"۔﴿۵﴾

اِنَّهُمۡ يَرَوۡنَهٗ بَعِيۡدًا ۙ﴿۶﴾

"لوگ قیامت (یا عذاب) کو دور سمجھ رہے ہیں (ناممکن سمجھ رہے ہیں)"۔﴿۶﴾

وَّنَرٰٮهُ قَرِيۡبًا ؕ﴿۷﴾

"مگر ہم قیامت (یا عذاب) کو قریب دیکھ رہے ہیں"۔﴿۷﴾

يَوۡمَ تَكُوۡنُ السَّمَآءُ كَالۡمُهۡلِ ۙ﴿۸﴾

"جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا، (تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا)"۔﴿۸﴾

وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ ۙ﴿۹﴾

"اور پہاڑ "دُھنی ہوئی روئی" کی طرح ہو جائے گا"۔﴿۹﴾

وَلَا يَسۡـَٔلُ حَمِيۡمٌ حَمِيۡمًا ۖۚ﴿۱۰﴾

"اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست سے نہیں پوچھے گا (کوئی کام نہیں آئے گا)"۔﴿۱۰﴾

يُّبَصَّرُوۡنَهُمۡ‌ؕ يَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ يَفۡتَدِىۡ مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِٮِٕذٍۢ بِبَنِيۡهِۙ﴿۱۱﴾

"جب کہ (جگری دوست) ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے، مجرم (حق کا انکار کرنے والا) چاہے گا کہ وہ اس دن کے عذاب سے (بچنے کیلیے) اپنے بیٹوں کو "فدیے" (بدلہ) میں دے دے"۔﴿۱۱﴾

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيۡهِۙ﴿۱۲﴾

"اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی (کو بدلے میں دے دے)"۔﴿۱۲﴾

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾

''اور پناہ دینے والے اپنے خاندان (کو بدلے میں دے دے)''۔ ﴿۱۳﴾

وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾

''اور زمین کے سارے لوگوں (کو بدلے میں دے دے)، پھر اپنے آپ کو (عذاب سے) بچالے''۔ ﴿۱۴﴾

كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾

''ہرگز نہیں! بیشک وہ ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے''۔ ﴿۱۵﴾

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾

''جو آگ کھال کھینچ لے گی (چمڑیاں ادھیڑ دے گی)''۔ ﴿۱۶﴾

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾

''ہر اس شخص کو بلائے گی جس نے (حق سے) منہ موڑا اور پیٹھ پھیرا''۔ ﴿۱۷﴾

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

''اور (مال) اکٹھا کیا، اور اسے ''سینت سینت'' کر (خوب سنبھال کر) رکھا''۔ ﴿۱۸﴾

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾

''بیشک انسان بے صبرا پیدا کیا گیا ہے''۔ ﴿۱۹﴾

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾

''جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً گھبرا جاتا ہے''۔ ﴿۲۰﴾

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

''اور جب اسے کوئی نعمت ملتی ہے، تو بڑا بخیل بن جاتا ہے''۔ ﴿۲۱﴾

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾

''مگر وہ نمازی (ایسے نہیں ہیں)''۔ ﴿۲۲﴾

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

''جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں''۔ ﴿۲۳﴾

وَالَّذِيْنَ فِىْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾

''اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے''۔ ﴿۲۴﴾

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾

مانگنے والوں کا بھی، اور محروم (نہ مانگنے والے محتاج) کا بھی''۔ ﴿۲۵﴾

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾

''اور جو (نمازی) بدلے کے دن (قیامت) کی تصدیق کرتے ہیں (سچ مانتے ہیں)''۔ ﴿۲۶﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

''اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں''۔ ﴿۲۷﴾

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

''بیشک (نیک لوگوں) کے رب کا عذاب بے خوف ہونے (نڈر ہونے، بےفکر ہونے) کی چیز نہیں ہے''۔ ﴿۲۸﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾

''اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں''۔ ﴿۲۹﴾

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾

''مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے (خواہش پوری کرتے ہیں)، تو ایسے لوگوں پر کوئی ''ملامت'' (افسوس) نہیں ہے''۔ ﴿۳۰﴾

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾

''تو جو کوئی (بیوی اور لونڈی) کے علاوہ اپنی خواہش پوری کرنے کا کوئی راستہ تلاش کرے گا تو وہی لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں''۔ ﴿۳۱﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾

''اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں''۔ ﴿۳۲﴾

وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىِٕمُوْنَ ﴿۳۳﴾

"اور جو اپنی گواہی پر قائم رہتے ہیں، (یعنی وہ بغیر ڈرے ہوئے سچی گواہی دیتے ہیں)"۔ ﴿۳۳﴾

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾

"اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں"۔ ﴿۳۴﴾

اُولٰٓىِٕكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

"ایسے ہی لوگ جنتوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے"۔ ﴿۳۵﴾

فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾

"تو (اے نبی ﷺ!) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کی طرف دوڑے آرہے ہیں"۔ ﴿۳۶﴾

عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾

"دائیں اور بائیں سے ٹولیاں بنا بنا کر (چلے آرہے ہیں)"۔ ﴿۳۷﴾

اَیَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾

"کیا ان (کافروں) میں سے ہر آدمی اس لالچ میں ہے کہ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے؟"۔ ﴿۳۸﴾۔ (کافر لوگ مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت میں جائیں گے تو ہم لوگ بھی جنت میں جائیں گے)۔

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

"ایسا ہر گز نہیں ہوگا! ہم نے ان لوگوں کو اس چیز (حقیر پانی، منی کے نطفے) سے پیدا کیا ہے جسے یہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں"۔ ﴿۳۹﴾

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

"میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں، بیشک ہم اس بات پر قادر ہیں"۔ ﴿۴۰﴾۔ (مشرقوں اور مغربوں سے مراد: ہر سال دن کے حساب تین سو ساٹھ مشرق ہیں جہاں سے سورج نکلتا ہے، اور تین سو ساٹھ مغرب ہیں جہاں جا کر سورج ڈوبتا ہے، نکلنے کے حساب سے کئی مشرق ہیں اور ڈوبنے کے حساب سے کئی مغرب ہیں)۔

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾

"کہ ان (کافروں) کے بدلہ ان سے بہتر لوگ (اچھے لوگ) لے آئیں، اور کوئی ہمیں ہرا نہیں سکتا، (ہم ایسا کرنے سے عاجز نہیں ہیں)"۔ ﴿۴۱﴾

فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾

"(اے نبی ﷺ!) آپ انھیں بیکار باتوں اور کھیل کود میں مشغول چھوڑ دیجیے، یہاں تک کہ وہ لوگ اس (قیامت کے) دن کو پالیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے"۔ ﴿۴۲﴾

یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾

"جس دن وہ لوگ اپنی قبروں سے اتنی تیزی سے نکلیں گے جیسے وہ لوگ آستانوں (بتوں) کی طرف دوڑ رہے ہیں"۔ ﴿۴۳﴾

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

"ان کی نظریں (نگاہیں) جھکی ہوں گی، ذلت و رسوائی ان پر چھائی ہو گی، یہ وہی (قیامت کا) دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا"۔ ﴿۴۴﴾

آیات: 28 | (71) سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ "نُوح" کے بارے میں:

سورہ "نُوح" نمبر (71)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (71)۔ نُوح: نوح علیہ السلام۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔
سورہ "نُوح" سورہ نمبر (71) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (28) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ "نُوح" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "نُوح" کے "پہلے رکوع" کے شروع میں نوح علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کے بارے میں ہے کہ اپنی قوم کو دن رات ڈرایا۔ (۲) استغفار کے فائدے گنائے، اللہ معاف کردے گا، بارش اتار دے گا، مال اور اولاد دے گا، باغات دے گا، اور نہر جاری کردے گا۔ (۳) اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، سات آسمان بنائے، سورج چاند ستارے بنائے، زمین میں پودے اُگائے اسی طرح تم لوگ قیامت کے دن زمین سے نکلو گے۔ (۴) دوسرے رکوع میں ہے نوح علیہ السلام کی قوم کے کچھ نیک آدمی کافی مشہور تھے جن کو لوگ پوج رہے تھے، "پانچ پیر" جیسے وَدّ، سُواع، یَغُوث، یَعُوق اور نَسر کی پوجا ہوتی تھی، اللہ نے قوم کو ڈبو دیا۔ (۵) اخیر میں ہے کہ قوم کے لیے نوح علیہ السلام نے بددعا کردی۔ اور ایمان والوں کے لیے بخشش کی دعا کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①

"بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس بھیجا (اور ان سے کہا) کہ آپ اپنی قوم کو ڈرائیے، اس سے پہلے کہ ان پر دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب آجائے"۔ ①

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ②

"نوح (علیہ السلام) نے (اپنی قوم سے) کہا: اے میری قوم! بیشک میں تمہارے لیے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں"۔ ②

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۙ③

"یہ کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو، اور اسی سے ڈرو، اور میرا کہنا مان لو"۔ ③

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④

"اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا، اور تمہیں ایک مقرر وقت تک مہلت (چھوٹ) دے گا، بیشک اللہ کا مقرر وقت جب آجاتا ہے تو اسے ٹالا نہیں جاسکتا، کاش! تمہیں علم ہوتا"۔ ④

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا

"نوح (علیہ السلام) نے (اللہ سے) کہا: میرے رب! میں نے اپنی قوم کو

وَّ نَهَارًا ۙ﴿۵﴾

”رات دن دعوت دی ہے“۔ ﴿۵﴾

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾

”لیکن میری دعوت نے بھاگنے ہی کو زیادہ کیا ہے (میری دعوت سے وہ لوگ اور بھاگنے لگے)“۔ ﴿۶﴾

وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ﴿۷﴾

”اور میں نے جب بھی انھیں دعوت دی، تاکہ تو ان کو معاف کردے، توانھوں نے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں، اورانھوں نے اپنے اوپر کپڑے اوڑھ لیے، اور (کفروشرک ہی پر) اَڑے رہے، اور تکبر پر تکبر (گھمنڈ پر گھمنڈ) کرتے رہے“۔ ﴿۷﴾

ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾

”پھر میں نے انھیں کھلی دعوت دی، (پکار پکار کر دعوت دی)“۔ ﴿۸﴾

ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾

”پھر میں نے ان کے سامنے ”اعلانیہ“ (کھلے کھلے) بھی دعوت دی، اور چپکے چپکے بھی انھیں سمجھایا“۔ ﴿۹﴾

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾

”میں نے ان سے کہا: تم اپنے رب سے بخشش (گناہوں کی معافی) مانگو، بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے“۔ ﴿۱۰﴾

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾

”وہ (اللہ) تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا“۔ ﴿۱۱﴾

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

”اور اللہ تمھیں مال اور اولاد دے گا، اور تمہارے لیے باغات (پیدا) کردے گا اور تمہارے لیے نہریں (جاری) کردے گا“۔ ﴿۱۲﴾

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾

”(اے لوگو!) تمھیں کیا ہوگیا ہے تم اللہ (کی عزت) کا خیال نہیں رکھتے؟“ ﴿۱۳﴾

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

”(اے لوگو!) جب کہ اسی اللہ نے کئی مرحلوں میں (کئی حالتوں سے گزار کر) تمھیں پیدا کیا ہے“۔ ﴿۱۴﴾ ۔ (کس طرح منی کی شکل میں ماں باپ کے پاس تھا منی سے جما ہوا خون بنا پھر گوشت چڑھایا گیا نو مہینے کے بعد ماں کے پیٹ سے بچہ بن کر باہر آیا، جوان ہوا، بوڑھا ہوا، اور مر کر مٹی میں چلا گیا)۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾

”(اے لوگو!) کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان اُوپر تلے (اوپر نیچے) پیدا کیے ہیں؟“۔ ﴿۱۵﴾

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

”اور اسی اللہ نے آسمانوں میں چاند کو نور (روشن) بنایا ہے اور سورج کو چراغ بنایا ہے“۔ ﴿۱۶﴾

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾

”(اے لوگو!) اور اللہ ہی نے تمھیں زمین سے (بہترین انداز سے) پودے کی طرح اُگایا ہے“۔ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ

”(اے لوگو!) پھر وہ تمھیں موت دے کر اسی زمین میں لوٹا دے گا، اور

اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾
دوبارہ تمھیں (قیامت کے دن اسی زمین میں سے) باہر نکالے گا"۔ ﴿۱۸﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾
"(اے لوگو!) اور اللہ ہی نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا (فرش کی طرح) بنایا ہے"۔ ﴿۱۹﴾

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾
"تاکہ تم اس کے کھلے ہوئے راستوں پر چلو پھرو"۔ ﴿۲۰﴾

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾
"نوح (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب! بیشک ان لوگوں نے میری نافرمانی کی ہے، اور اُن (سرداروں) کی بات ماننے لگے ہیں جن کو ان کے مال اور اولاد نے نقصان پہنچانے کے سوا کچھ بھی نہیں دیا"۔ ﴿۲۱﴾

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾
"اوران لوگوں نے بڑی مکاری (ہوشیاری) سے کام لیا ہے، (بڑی زبردست سازش کرلی ہے)"۔ ﴿۲۲﴾

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾
"قوم کے سرداروں نے (لوگوں سے) کہا: تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا، اور "وَدّ"، "سواع"، "یغوث"، "یعوق" اور "نسر" کو کبھی بھی نہ چھوڑنا۔ ﴿۲۳﴾۔ ("وَدّ"، "سواع"، "یغوث"، "یعوق" اور "نسر" یہ نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ پیر پرستی، نیک لوگوں کو پوجنا نوح علیہ السلام کی قوم سے شروع ہے۔ایک حدیث میں ہے یہ نام نوح علیہ السلام کے نیک لوگوں کے تھے۔صحیح البخاری، کتاب التفسیر- حدیث نمبر:4920۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ، أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ، وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ"۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جو بت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے۔"ود" دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا۔ "سواع" بنی ہذیل کا۔"یغوث" بنی مراد کا اور مراد کی شاخ بنی غطیف کا جو وادی اجوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے،"یعوق" بنی ہمدان کا بت تھا۔"نسر" حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کی آل میں سے تھے۔یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے جب ان کی موت ہوگئی تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھے تھے ان کے بت قائم کرلیں اوران بتوں کے نام اپنے نیک لوگوں کے نام پر رکھ لیں تو ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اس وقت ان بتوں کی پوجا نہیں ہوتی تھی لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے جنھوں نے بت قائم کیے تھے اور علم لوگوں میں نہ رہا تو ان کی پوجا ہونے لگی)۔

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

’’اسی طرح (سرداروں نے) بہت سارے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، اور (میرے رب) تو ظالموں (انکار کرنے والوں) کی گمراہی میں زیادتی کر دے‘‘۔﴿۲۴﴾

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

’’اس طرح نوح (علیہ السلام) کی قوم کے لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے، پھر آگ میں داخل کر دیئے گئے، اور ان لوگوں نے اپنے لیے اللہ کے سوا مددگاروں کو نہیں پایا‘‘۔﴿۲۵﴾

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

’’اور نوح (علیہ السلام) نے دعا کی: میرے رب! زمین پر کافروں کا کوئی گھر نہ چھوڑ‘‘۔﴿۲۶﴾

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

’’(اے میرے رب!) اگر تو نے ان (کافروں) کو چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے، اور (آئندہ) گنہگاروں اور کافروں ہی کو جنم دیں گے (ان سے جو اولاد ہوگی وہ گنہگار اور کافر ہی پیدا ہوگی)‘‘۔﴿۲۷﴾

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

’’میرے رب! مجھے معاف کر دے، اور میرے ماں باپ کو بھی، اور جو میرے گھر میں مومن بن کر داخل ہوا ہے (اسے بھی)، اور مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو بھی (معاف کر دے)، اور ظالموں (انکار کرنے والوں) کی تباہی (بربادی) ہی میں زیادتی کر دے‘‘۔﴿۲۸﴾

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (72)

آیات: 28 | رکوع: 2

سورہ ”جِنّ“ کے بارے میں:

سورہ ”جِنّ“ نمبر (72)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (40)۔ اَلْجِنّ: جنات۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔
سورہ ”جِنّ“ سورہ نمبر (72) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (28) آیتیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ ”جِنّ“ کا خلاصہ:

(۱) سورہ ”جِنّ“ کے ”پہلے رکوع“ کے شروع میں ”جنات کی ایک جماعت“ کا ذکر ہے جس نے قرآن کو سنا تھا، اور آپس میں کہا یہ قرآن سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ (۲) انسانوں میں سے کچھ لوگ جناتوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ (۳) قرآن کے بعد آسمان سے کچھ باتوں کا لینا اب جنات کے لیے مشکل ہو گیا ہے۔ (۴) جناتوں میں سے جو لوگ نیک ہیں ان کے لیے جنت ہے اور جو بُرے ہیں ان کے لیے جہنم ہے۔ (۵) مسجدیں اللہ کے لیے ہیں، صرف اللہ ہی

کو پکارو۔ (٦) دوسرے رکوع میں نبی ﷺ سے خطاب ہے کہ آپ کہئے کہ میں اپنے رب کو پکارتا ہوں شرک نہیں کرتا، میں فائدے اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ (٧) اللہ غیب کا علم اپنے رسول میں سے جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے“

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾

”(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا، اور (دوسرے جنوں سے) کہا: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے“۔﴿۱﴾

یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾

”جو سیدھا راستہ دکھاتا ہے، اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں، اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے“۔﴿۲﴾

وَّ اَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾

”اور بیشک ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، اس کے پاس نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے“۔﴿۳﴾

وَّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾

”اور یہ کہ ہمارا بیوقوف آدمی اللہ کی شان میں جھوٹی باتیں کہتا تھا“۔﴿۴﴾

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۙ﴿۵﴾

”اور ہم نے یہ گمان کر لیا تھا (سمجھ لیا تھا) کہ انسان اور جنات اللہ کے بارے میں جھوٹ نہیں بولیں گے“۔﴿۵﴾

وَّ اَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ یَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡہُمۡ رَہَقًا ۙ﴿۶﴾

”اور بات یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جناتوں کے کچھ لوگوں سے پناہ مانگتے ہیں، اس طرح ان لوگوں نے جناتوں کی سرکشی (نافرمانی) کو اور زیادہ بڑھا دیا ہے (جس کی وجہ سے جنات اور زیادہ سرکش ہو گئے ہیں)“۔﴿۶﴾

وَّ اَنَّہُمۡ ظَنُّوۡا کَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰہُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾

”اور انسانوں میں سے لوگوں نے یہ گمان کر لیا تھا جیسا کہ تم نے (اے جنو!) گمان کر لیا تھا، کہ اللہ کسی کو (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا، (اللہ کسی کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا)“۔﴿۷﴾

وَّ اَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰہَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِیۡدًا وَّ شُہُبًا ۙ﴿۸﴾

”اور یہ کہ ہم (جنوں) نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا، تو ہم نے آسمان کو سخت پہرہ دینے والوں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا“۔﴿۸﴾

وَّ اَنَّا کُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡہَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ

”اور یہ کہ پہلے آسمان کی کئی جگہوں میں سننے کے لیے (ہم جنات) کان

فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ⑨

لگا کر بیٹھتے تھے، تو اب جو کوئی کان لگائے گا وہ اپنے لیے ایک انگارے (ستارے) کو گھات لگائے ہوئے پائے گا''۔ ⑨

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ⑩

''اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ زمین میں رہنے والوں کے ساتھ کوئی شر (بُرائی) کا ارادہ کیا گیا ہے؟ یا ان کے رب نے زمین والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے؟ (سیدھا راستہ دکھانے کا ارادہ کیا ہے؟)''۔ ⑩

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ⑪

''اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک ہیں، اور کچھ ایسے نہیں ہیں۔ (اور کچھ برے بھی ہیں)، ہم مختلف ٹولیوں (گروہوں) میں بٹے ہوئے تھے''۔ ⑪

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ⑫

''اور یہ کہ اب پکا یقین ہو گیا کہ نہ ہم زمین میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں، اور نہ (کہیں دوسری جگہ) بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں''۔ ⑫

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ⑬

''اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی بات) سنی (قرآن سنا) تو ہم ایمان لے آئے، تو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اسے نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور نہ ظلم و زیادتی کا''۔ ⑬

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ⑭

''اور یہ کہ ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں، اور کچھ ظالم (انکار کرنے والے) ہیں، تو جس نے اسلام قبول کر لیا انھوں نے ہدایت کا راستہ پا لیا ہے''۔ ⑭

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ⑮

''اور ظالم (انکار کرنے والے) جہنم کا ایندھن ہیں''۔ ⑮

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ⑯

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ یہ بھی کہہ دیجیے کہ مجھے وحی کی گئی ہے) کہ اگر (یہ مشرکین مکہ حق) کے راستے (اسلام) پر جم جاتے، تو ہم ان کے لیے موسلا دھار بارش (تیز بارش) بھیجتے''۔ ⑯

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ⑰

''تا کہ ہم اس (نعمت) کے ذریعے ان کو آزما لیں، اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے منہ موڑے گا، تو اللہ اسے سخت عذاب میں ڈال دے گا''۔ ⑰

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ⑱

''اور مسجدیں اللہ (کی عبادت) کے لیے ہیں، (تمام سجدے اللہ ہی کے لیے خاص ہیں)، اس لیے تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو''۔ ⑱

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ⑲ ع ١٩

''اور یہ کہ جب اللہ کے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کو پکارنے کے لیے کھڑا ہوئے، تو (انکار کرنے والے دشمنی میں بھیڑ کی شکل میں) نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ٹوٹ پڑیں گے (یا جنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آس پاس قرآن سننے کے لیے بھیڑ لگا دیں گے)''۔ ⑲

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے: بیشک میں تو صرف اپنے رب کو

اَحَدًا ۝٢٠

"پکارتا ہوں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا"۔ ۝٢٠

قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝٢١

"(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: بیشک میں تمہارے کسی فائدے یا کسی نقصان کا مالک نہیں ہوں"۔ ۝٢١

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٢

"(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: مجھے اللہ (کے عذاب) سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا (بچا نہیں سکتا)، اور میں اللہ کو چھوڑ کر ہرگز کوئی جائے پناہ (پناہ کی جگہ) نہیں پا سکتا"۔ ۝٢٢

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۝٢٣

"(میرا کام) اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں) تک پہنچا دینا ہے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے گا، تو بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، جس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے"۔ ۝٢٣

حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝٢٤

"(مشرکین شرک نہیں چھوڑیں گے) جب تک وہ (عذاب) کو نہ دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، پھر جلد ہی انھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں؟ اور کون گنتی میں کم ہے؟"۔

قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ۝٢٥

"(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے: میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، وہ قریب (نزدیک) ہے، یا اس کے لیے میرے رب نے کوئی (لمبی) مدت رکھی ہے (یا دور ہے)"۔ ۝٢٥

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝٢٦

"وہی (اللہ) غیب کی باتیں جاننے والا ہے (سارے بھید جاننے والا ہے)، وہ اپنے غیب (بھید) کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا"۔ ۝٢٦

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝٢٧

"سوائے اس رسول کے، جسے وہ اللہ (کوئی غیب کی بات بتانا) پسند کرے، پھر وہ اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار لگا دیتا ہے"۔ ۝٢٧۔ (اللہ نے نبیوں کو معجزہ (انسان کو بے بس کر دینے والی چیز) دیا ہے، جو عام انسانوں کو نہیں دیا ہے، دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے جو اللہ کی طرح "غیب" (سب کچھ) جانتا ہو، کچھ نیک لوگوں کو کرامات بھی اللہ دے دیتا ہے، قرآن سب سے بڑا معجزہ ہے جو نبی ﷺ کو ملا ہے، کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے، موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی بھی ایک معجزہ تھی)۔

لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝٢٨

"تا کہ وہ (اللہ) جان لے کہ رسولوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں، اور اللہ نے ان سب چیزوں کو گھیر رکھا ہے جو ان رسولوں کے آس پاس ہیں، اور اللہ نے ہر چیز کو گن رکھا ہے"۔ ۝٢٨

رکوع: 2 | سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (73) | آیات: 20

سورہ "مُزَّمِّل" کے بارے میں:

سورہ "مُزَّمِّل" نمبر (73) ۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (3) ۔ اَلْمُزَّمِّلُ: چادراوڑھنے والے/ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اس کا ذکر آیت نمبر(1) میں ہے۔

سورہ "مُزَّمِّل" سورہ نمبر(73) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں(20) آیتیں اور(2) رکوع ہیں)۔

سورہ "مُزَّمِّل" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "مُزَّمِّل" کے "پہلے رکوع" کے شروع میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہے کہ تہجد کی نماز پڑھیں، قرآن کو ترتیل سے پڑھیں، اپنے رب کو یاد کرتے رہیں، لوگوں کی تکلیف پر صبر کریں۔(۲) جہنم والوں کو گلے میں اٹک جانے والا کھانا ملے گا، قیامت کے دن پہاڑ ریت کی طرح ہوجائے گا۔(۳) دوسرے رکوع میں "تہجد" کا ذکر ہے۔(۴) سب لوگوں سے خطاب ہے کہ قرآن کی تلاوت کرو، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ دیتے رہو، اللہ کو اچھا قرض دو، جو بھی خرچ کریں وہاں سب کا بدلہ بھرپور ملے گا، اللہ سے معافی مانگتے رہو، وہی بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾

"اے کپڑا اوڑھنے والے! (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"۔﴿۱﴾

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾

"رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں قیام کیجیے (نماز میں کھڑے رہا کیجیے)"۔﴿۲﴾

نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾

"رات کا آدھا حصہ یا آدھے سے کچھ کم کرلیجیے"۔﴿۳﴾

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾

"یا اس سے (کچھ) زیادہ کیجیے، اور قرآن "ترتیل" کے ساتھ (خوب ٹھہر ٹھہر کر آرام سے) پڑھیے"۔﴿۴﴾

اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾

"بیشک ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جلد ہی) ایک بھاری بات (قرآن اور شریعت کے احکام) اتارنے والے ہیں"۔﴿۵﴾

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾

"بیشک رات کا اٹھنا (نفس کو) خوب کچل دیتا ہے (جما دیتا ہے)، اور قرآن سمجھنے کے لیے زیادہ مناسب وقت ہے"۔﴿۶﴾

اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۟ؕ

''بیشک دن میں آپ کی بڑی مصروفیت ہوتی ہے (بہت کام رہتا ہے)''۔⑦

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۟ؕ

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے رب کا نام لیتے رہیے، اور (سب سے الگ ہوکر) اسی کے ہوجایئے''۔⑧

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۟

''وہ اللہ مشرق و مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی (حقیقی اور سچا) معبود نہیں ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی کو اپنا کارساز (کام بنانے والا) بنا لیجیے''۔⑨۔ (اس آیت میں ایک مشرق اور ایک مغرب کا ذکر ہے، اس سے سمت مراد ہے)۔

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۟

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کافر (انکار کرنے والے) جو کچھ آپ کے بارے میں کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے، اور اچھے ڈھنگ سے ان سے الگ ہوجایئے (ان لوگوں کو اچھے طریقے سے چھوڑ دیجیے)''۔⑩

وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۟

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ مجھے اور خوش حال جھٹلانے والوں (مالداروں) کو چھوڑ دیجیے (خوش حال جھٹلانے والے کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے)، اور انھیں ذرا مہلت (چھوٹ) دے دیجیے''۔⑪

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا ۟ۙ

''بیشک ہمارے پاس ''بیڑیاں'' اور جہنم ہے''۔⑫

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۟ۗ

''اور گلے میں پھنس جانے والا (اٹک جانے والا) کھانا اور دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب ہے''۔⑬

یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ۟

''جس دن زمین اور پہاڑ کانپ اٹھیں گے، اور پہاڑ بھربھرے ریت کے ٹیلے بن جائیں گے''۔⑭

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۟ؕ

''(جھٹلانے والو!) بیشک ہم نے تمہارے پاس گواہی دینے والا ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھیجا ہے، جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول (موسیٰ علیہ السلام) کو بھیجا تھا''۔⑮

فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ۟

''پھر فرعون نے رسول (موسیٰ علیہ السلام) کی بات نہیں مانی، تو ہم نے فرعون کو اچھے طریقے سے پکڑ لیا (پانی میں ڈبو دیا)''۔⑯

فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ۟ۗۖ

''(اے کفار مکہ!) اگر تم بھی نہ مانے تو اس دن کے عذاب سے کیسے بچو گے جو دن بچوں کو بوڑھا بنا دے گا؟''۔⑰

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۟

''جس دن آسمان پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا''۔⑱

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۚ ﴿۱۹﴾ ع

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

”بیشک یہ قرآن ایک نصیحت ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ پکڑ لے“۔ ﴿۱۹﴾

”(اے نبی ﷺ!) بیشک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ دو تہائی رات کے قریب، اور کبھی آدھی رات، اور کبھی ایک تہائی رات (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے ہیں، اور آپ کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت بھی (ایسا ہی کرتی ہے)، اور رات دن کا ٹھیک ٹھیک اندازہ اللہ ہی لگاتا ہے، اسے معلوم ہے کہ تم اس کا ٹھیک حساب نہیں رکھ سکو گے، اس لیے اس نے تم پر مہربانی کی ہے، اب تم قرآن میں سے جتنا آسان ہو پڑھ لیا کرو، اللہ کو جانکاری ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے، اور کچھ دوسرے ایسے ہوں گے جو اللہ کا فضل تلاش کرنے کے لیے زمین میں سفر کر رہے ہوں گے، اور کچھ ایسے ہوں گے جو اللہ کے راستے میں جنگ کر رہے ہوں گے۔ اس لیے اس قرآن میں سے جتنا آسان ہو پڑھ لیا کرو، اور (نبی ﷺ جیسی) نماز کی پابندی کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو، اور تم جو بھی نیکی اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے پاس پاؤ گے، وہ کہیں بہتر حالت میں اور بڑے زبردست ثواب کی شکل میں موجود ہے، اور تم اللہ سے بخشش (گناہوں کی معافی) مانگتے رہو، بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت رحم والا ہے“۔ ﴿۲۰﴾

آیات: 56 | (74) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ ”مُدَّثِّر“ کے بارے میں:

سورہ ”مُدَّثِّر“ نمبر (74)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (4)۔ اَلْمُدَّثِّر: کالی کملی والے/ نبی ﷺ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ”مُدَّثِّر“ سورہ نمبر (74) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (56) آیتیں اور (2) رکوع ہیں)۔

غارِ حرا میں پہلی وحی سورہ علق کی ”5“ آیتوں کے بعد سورہ ”مُدَّثِّر“ کی شروع کی ”5“ آیتیں اتریں:

(صحیح بخاری ۔كِتَابُ التفسیر۔ سورہ المدثر ۔ حدیث نمبر 4926) ۔عَنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ " فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَجَئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ} [المدثر: 2] إِلَى قَوْلِهِ {فَاهْجُرْ} [المدثر: 5]- قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرِّجْزَ الأَوْثَانَ - ثُمَّ حَمِيَ الوَحْيُ وَتَتَابَعَ "۔جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان میں وحی کے سلسلے کے رک جانے کے بارے میں بیان فرمارہے تھے کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی۔ اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) نظر آئے جو میرے پاس غار حرا میں آئے تھے۔وہ کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں انھیں دیکھ کر اتنا ڈرا کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنی بیوی (ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو! مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل ({يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ}[المدثر: 2] إِلَى قَوْلِهِ {فَاهْجُرْ}[المدثر: 5]) کی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا: (الرِّجْزَ) بت کے معنی میں ہے۔ پھر وحی کا سلسلہ شروع ہوگیا اور سلسلہ نہیں ٹوٹا"۔

سورہ "مُدَّثِّر" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "مُدَّثِّر" کے "پہلے رکوع" کے شروع میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہے کہ آپ لوگوں کو ڈراتے رہیں، اپنے رب کی پاکی بیان کریں، اور اپنے کپڑے صاف رکھیں، اور (کفر و شرک) اور ہر طرح کی گندگی سے دور رہیں۔ (۲) آیت نمبر (11) سے (18) تک "ولید بن مغیرہ" کے بارے میں ہے، جس کے پاس مال و اولاد تھے، جہنم کے لیے "19" فرشتے مقرر ہیں۔ (۳) اللہ کے لشکر کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ (۴) دوسرے رکوع کے شروع چاند، رات اور صبح کی قسم ہے۔ (۵) جہنم میں جانے والوں سے پوچھا جائے گا کہ کیوں چلے آئے تو وہ کہیں گے کہ نماز نہیں پڑھتے تھے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے، قرآن سے ایسے بھاگتے تھے، جیسے لوگ کوئی جنگلی گدھے ہیں، جو شیر کے حملے کے وقت بھاگ پڑے ہیں۔ (۶) قرآن ایک نصیحت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ‏ ①

"اے چادر اوڑھنے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (اے کالی کملی والے! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!)"۔ ①

قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۙ‏ ②

"اٹھئے اور ڈرائیے"۔ ②

وَرَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۙ‏ ③

"اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے"۔ ③

وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴

''اور اپنے کپڑے پاک (وصاف) رکھیئے''۔۝۴۔ (صفائی آدھا ایمان ہے)۔

وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵

''اور گندگی سے دور رہیئے (بتوں سے الگ ہو جایئے)''۔۝۵

وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶

''اور زیادہ حاصل کرنے کی نیت سے احسان نہ کیجیے''۔۝۶

وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷

''اور اپنے رب کے لیے صبر کیجیے''۔۝۷

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝۸

''جب صور پھونکا جائے گا''۔۝۸

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹

''تو وہ دن بڑا مشکل دن ہوگا''۔۝۹

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰

''کافروں کے لیے وہ آسان دن نہیں ہوگا''۔۝۱۰

ذَرْنِيْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝۱۱

''(اے نبی ﷺ!) مجھے اور اس آدمی کو چھوڑ دیجیے (اس آدمی کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے)، جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے''۔۝۱۱۔ (آیت نمبر (11) سے آیت نمبر (18) تک ''ولید بن مغیرہ'' کے بارے میں ہے، جس کے پاس مال واولاد زیادہ تھے)۔

وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲

''اور میں نے اسے بہت سارا مال دیا ہے (جو دور دور تک پھیلا ہوا ہے)''۔۝۱۲

وَّ بَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝۱۳

''اور ہر وقت موجود رہنے والے ''بیٹے'' دیئے''۔۝۱۳

وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴

''اور اس کے لیے ہر کام کے راستے ہموار (آسان) کر دیئے''۔۝۱۴

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵

''پھر وہ اور زیادہ کی لالچ (چکر) میں ہے''۔۝۱۵

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶

''ایسا ہرگز نہیں ہوگا! وہ تو ہماری آیتوں (نشانیوں) کا دشمن ہے''۔۝۱۶

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۷

''جلد ہی میں اسے مشکل (اور کٹھن) چڑھائی پر چڑھاؤں گا''۔۝۱۷

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ۝۱۸

''بیشک اس نے سوچا، اور ایک بات بنانے کی کوشش کی''۔۝۱۸

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۱۹

''وہ ہلاک ہو جائے! اس نے کیسی بات بنائی؟''۔۝۱۹

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰

''پھر وہ ہلاک ہو جائے! اس نے کیسی بات بنائی؟''۔۝۲۰

ثُمَّ نَظَرَ ۝۲۱

''پھر اس نے (اپنے ساتھیوں کی طرف) دیکھا''۔۝۲۱

ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ۝۲۲

''پھر تیوری چڑھائی، اور منہ بسورا (چھوٹا سا منہ بنا لیا)''۔۝۲۲

ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ۝۲۳

''پھر پیچھے مڑا، اور تکبر (گھمنڈ) کیا''۔۝۲۳

فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝۲۴

''پھر کہنے لگا: یہ (قرآن) تو ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے (قرآن ایک روایتی جادو ہے)''۔۝۲۴

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝۲۵

''کچھ نہیں، یہ تو بس انسان کا قول ہے (انسان کی بات ہے)''۔۝۲۵

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝۲۶

''جلد ہی میں اس کو ''سقر'' (جہنم) میں ڈال دوں گا''۔۝۲۶

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیا معلوم ''سقر'' (جہنم) کیا ہے؟''۔﴿٢٧﴾

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾

''وہ ''سقر'' (جہنم) نہ کسی کو باقی رکھے گی، اور نہ کسی کو چھوڑے گی''۔﴿٢٨﴾

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾

''چمڑا (کھال) کو جھلسا دینے والی ہے (جلا دینے والی ہے)''۔﴿٢٩﴾

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

''اس (جہنم) پر ''انیس'' (19) ''فرشتے'' مقرر ہیں''۔﴿٣٠﴾

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ ع

''اور ہم نے جہنم کی نگرانی فرشتوں کو دے رکھی ہے، اور ہم نے ان (فرشتوں) کی تعداد کو کافروں کے لیے آزمائش بنا دیا ہے، تاکہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو یقین آجائے، اور ایمان والوں کا ایمان بڑھ جائے۔ اور اہل کتاب اور ایمان والے (قرآن کے سچ ہونے میں) کسی شک میں نہ رہیں، اور تاکہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے اور کفار (انکار کرنے والے) کہیں کہ اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کے لشکر کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ (باتیں) انسان کی نصیحت کے لیے ہے''۔﴿٣١﴾

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾

''خبردار! چاند کی قسم!''۔﴿٣٢﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾

''اور رات کی قسم جب وہ ڈھل جائے''۔﴿٣٣﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾

''اور صبح کی قسم جب وہ روشن ہو جائے (اجالا پھیل جائے)''۔﴿٣٤﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾

''بیشک جہنم بڑی خطرناک چیزوں میں سے ایک ہے''۔﴿٣٥﴾

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾

''جہنم سب لوگوں کے لیے بڑی ڈرانے والی چیز ہے''۔﴿٣٦﴾

لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾

''جہنم ہر اس شخص کو ڈرانے والی ہے جو تم میں سے بھلائی میں آگے بڑھنا چاہے، یا پیچھے رہنا چاہے''۔﴿٣٧﴾

كُلُّ نَفۡسٍ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ﴿۳۸﴾
''ہر شخص اپنے اعمال (کام) کی وجہ سے ''گروی'' ہے (پھنسا ہوا ہے)''۔﴿۳۸﴾

اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ﴿۳۹﴾
''سوائے دائیں ہاتھ والے''۔﴿۳۹﴾

فِىۡ جَنّٰتٍ ‌ۛؕ يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۴۰﴾
''(دائیں ہاتھ والے) جنتوں میں ہوں گے، پوچھیں گے''۔﴿۴۰﴾

عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۴۱﴾
''مجرموں (انکار کرنے والوں) سے''۔﴿۴۱﴾

مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾
''تم جہنم میں کیوں چلے آئے؟''۔﴿۴۲﴾

قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ﴿۴۳﴾
''(جہنمی) کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے''۔﴿۴۳﴾

وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ﴿۴۴﴾
''اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے''۔﴿۴۴﴾

وَكُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ﴿۴۵﴾
''اور (اسلام کے خلاف) بات بنانے والوں کے ساتھ ہم بھی بات بنایا کرتے تھے (بے ہودہ باتوں میں گھسے رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی گھسے رہتے تھے)''۔﴿۴۵﴾

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۴۶﴾
''اور ہم بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے تھے''۔﴿۴۶﴾

حَتّٰٓى اَتٰٮنَا الۡيَقِيۡنُ ﴿۴۷﴾
''یہاں تک کہ ہماری موت آ گئی''۔﴿۴۷﴾

فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ ﴿۴۸﴾
''تو اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ایسے لوگوں کے کام نہیں آئے گی''۔﴿۴۸﴾

فَمَا لَهُمۡ عَنِ التَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِيۡنَ ﴿۴۹﴾
''ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت (قرآن) سے منہ موڑ رہے ہیں؟''۔﴿۴۹﴾

كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ ﴿۵۰﴾
''(یہ قرآن سے ایسے بھاگ رہے ہیں) جیسے کہ یہ لوگ (بدکے ہوئے) جنگلی گدھے ہیں''۔﴿۵۰﴾

فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ﴿۵۱﴾
''جو شیر کے ڈر سے بھاگ پڑے ہیں''۔﴿۵۱﴾

بَلۡ يُرِيۡدُ كُلُّ امۡرِئٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّؤۡتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾
''بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں دے دی جائیں''۔﴿۵۲﴾

كَلَّا‌ؕ بَلۡ لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾
''ایسا ہرگز نہیں ہوگا! بلکہ وہ لوگ آخرت سے ڈرتے ہی نہیں ہیں''۔﴿۵۳﴾

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ﴿۵۴﴾
''ہرگز نہیں! بیشک یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے''۔﴿۵۴﴾

فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾
''تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر لے''۔﴿۵۵﴾

وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ‌ؕ هُوَ اَهۡلُ التَّقۡوٰى وَاَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ ﴿۵۶﴾
''جب اللہ چاہے گا تبھی یہ لوگ نصیحت حاصل کریں گے۔ وہی اللہ ڈرنے کے لائق اور گناہوں کی معافی کا مالک ہے''۔﴿۵۶﴾۔ (جس کا ڈر ہمیشہ رکھا جائے وہ ذات اللہ کی ہے، اور جو لوگوں کو معاف کر دے وہ ذات اللہ کی ہے)۔

رکوع: 2 | (75) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ | آیات: 40

سورہ "قِيَامَةُ" کے بارے میں:

سورہ "قِيَامَةُ" نمبر (75)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (31)۔ اَلْقِيَامَةُ: قیامت۔اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "قِيَامَةُ" سورہ نمبر (75) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں (40) آیتیں اور (2) رکوع ہیں)۔

سورہ "قِيَامَةُ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "قِيَامَةُ" کے "پہلے رکوع" کے شروع میں "قیامت" کا ذکر ہے،کل قیامت کے دن پور پور تک کو اللہ جمع کرلے گا، قیامت کے دن آنکھیں پتھرا جائیں گی، چاند میں گرہن لگ جائے گا، سورج کو جمع کرلیا جائے گا، انسان کہے گا بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ (۲) قرآن کو یاد کرانا ہمارا کام ہے۔ (۳) تم دنیا کو چاہتے ہو اور آخرت کو بھول جاتے ہو۔ (۴) قیامت کے دن بہت سارے چہرے تروتازہ ہوں گے اوراپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (۵) روح نکلنے کا منظر ہے۔ (۶) دوسرے رکوع میں ہے کہ جو اللہ کے کلام کو سچ نہیں مانتا کیا انسان بیکار چھوڑ دیا جائے گا؟ انسان منی (حقیر پانی) پر غور کرلے، اللہ نے جوڑے جوڑے پیدا کیے ہیں، کیا دوبارہ پیدا کرنے پر اللہ قادر نہیں ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ﴿۱﴾

"میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں"۔﴿۱﴾

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾

"اور میں ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں (کہ قیامت آکر رہے گی)"۔﴿۲﴾

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾

"کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کرسکیں گے؟"۔﴿۳﴾

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾

"کیوں نہیں! ہم تو اس کی انگلیوں کے پور پور تک کو درست کرنے پر پوری طرح قادر ہیں"۔﴿۴﴾

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾

"بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آگے بھی گناہ کرتا رہے"۔﴿۵﴾

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾

"پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی؟"۔﴿۶﴾

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾	”(قیامت اس دن ہے) جب آنکھیں پتھرا جائیں گی (آنکھیں چندھیا جائیں گی)“۔﴿۷﴾
وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾	”اور چاند ”بے نور“ (بغیر روشنی والا) ہوجائے گا“۔﴿۸﴾
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾	”اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے“۔﴿۹﴾
يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾	”اس دن انسان کہے گا: بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟“۔﴿۱۰﴾
كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾	”ہرگز نہیں! (اس دن) کوئی جائے پناہ (پناہ کی جگہ) نہیں ہوگی“۔﴿۱۱﴾
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ٟالْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾	”اس دن آپ (ﷺ) کے رب کے پاس ٹھہرنے کی جگہ ہوگی“۔﴿۱۲﴾
يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾	”اس دن انسان کو بتلا دیا جائے گا، جو اس نے آگے بھیجا ہے اور جو پیچھے چھوڑا ہے“۔﴿۱۳﴾۔(کون سا کام دنیا میں کیا اور کون سا کام نہیں کیا؟)۔
بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾	”بلکہ انسان خود اپنے آپ کو اچھی طرح جانتا ہے“۔﴿۱۴﴾
وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾	”چاہے وہ کتنے ہی بہانے بنائے“۔﴿۱۵﴾
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾	”(اے نبی ﷺ!) آپ اس قرآن کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے“۔﴿۱۶﴾
اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾	”بیشک اس (قرآن) کو (آپ ﷺ کے دل میں) جمع کرنا اور زبان سے پڑھوا دینا ہماری ذمہ داری ہے“۔﴿۱۷﴾
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾	”پھر جب ہم (اس قران کو جبریل کے ذریعے) پڑھا کریں، تو آپ (ﷺ اس کو سنا کریں اور) پھر اسی طرح پڑھا کریں“۔﴿۱۸﴾
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾	”پھر اس کا مطلب سمجھانا بھی ہماری ذمہ داری ہے“۔﴿۱۹﴾
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾	”ہرگز نہیں! (اے لوگو!) تم جلدی حاصل ہونے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت کرتے ہو“۔﴿۲۰﴾
وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾	”اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو“۔﴿۲۱﴾
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾	”اس دن بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے“۔﴿۲۲﴾
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾	رب کو دیکھ رہے ہوں گے“۔﴿۲۳﴾
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾	”اور اس دن بہت سے چہرے اداس ہوں گے“۔﴿۲۴﴾
تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾	”سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ بھاری مصیبت والا معاملہ ہوگا“۔﴿۲۵﴾
كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾	”ہرگز نہیں! جب جان (روح) ہنسلی تک پہنچ جائے گی“۔﴿۲۶﴾
وَقِيْلَ مَنْ ٜرَاقٍ ﴿۲۷﴾	”اور کہا جائے گا: ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟“۔﴿۲۷﴾

وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾	''اور بیمار کو یقین ہو جائے گا کہ (دنیا سے) جدائی کا وقت آ گیا ہے''۔ ﴿۲۸﴾
وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾	''اور پنڈلی سے پنڈلی چپک (مل) جائے گی''۔ ﴿۲۹﴾
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ اِلْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ ع ۱۷	''تو اس دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی طرف روانگی ہوگی''۔ ﴿۳۰﴾
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾	''اس کے باوجود (غافل انسان نے) نہ حق کو سچ مانا، اور نہ ہی نماز پڑھی''۔ ﴿۳۱﴾
وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾	''بلکہ (حق) کو جھٹلایا اور منہ موڑ لیا''۔ ﴿۳۲﴾
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾	''پھر وہ (اکڑتا ہوا) اپنے گھر والوں کے پاس چلا گیا''۔ ﴿۳۳﴾
اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾	''(اے غافل انسان!) تیرے لیے بربادی ہی بربادی ہے!''۔ ﴿۳۴﴾
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾	''(اے غافل انسان!) پھر تیرے لیے بربادی ہی بربادی ہے!''۔ ﴿۳۵﴾
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾	''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار (یوں ہی) چھوڑ دیا جائے گا؟''۔ ﴿۳۶﴾
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾	''کیا وہ منی کا ایک ''قطرہ'' (معمولی پانی) نہیں تھا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے؟''۔ ﴿۳۷﴾
ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾	''پھر وہ جما ہوا خون بنا، پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا (ٹھیک ٹھاک کر دیا)''۔ ﴿۳۸﴾
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾	''پھر اسی سے جوڑے ''نر'' اور ''مادہ'' (Male & Female) بنائے''۔ ﴿۳۹﴾
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع ۱۸	''کیا وہ اللہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر دینے پر قادر نہیں ہے؟ (کیوں نہیں! بیشک وہ قادر ہے)''۔ ﴿۴۰﴾

آیات: 31 — (76) سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ — رکوع: 2

سورہ ''دَهْرِ'' کے بارے میں:

سورہ ''دَهْرِ'' نمبر (76)۔ نزول کے حساب سے ترتیب نمبر (98)۔ اَلدَّهْرُ: زمانہ۔ اس کا ذکر آیت نمبر (1) میں ہے۔ اس سورہ کا نام سورہ ''اِنْسَان'' بھی ہے۔ پہلے ہی آیت میں ہے۔

سورہ ''دَهْرِ'' سورہ نمبر (76) مکی سورہ ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔ اس میں (31) آیتیں اور (2) رکوع ہیں)۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ سورہ ''مدنی'' ہے، جس طرح ''سورہ رعد'' کے بارے میں ایک قول ہے کہ ''مدنی'' ہے۔

سورہ ''دَهْرِ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''دَهْرِ'' کے ''پہلے رکوع'' کے شروع میں انسان کی پیدائش کا ذکر ہے کہ جب وہ کچھ بھی نہیں تھا تو اللہ نے

پیدا کیا۔ (۲) دونوں راستے حق اور کفر کے دکھائے ہیں۔ (۳) کافروں کے لیے جہنم ہے۔ (۴) نیک لوگوں کے لیے جنت ہے، وہ جنت کیسی ہے؟ اس جنت میں کافور کی خوشبو والی شراب ہے۔ (۵) نیک لوگ کون ہیں؟ نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی "منت" پوری کرتے ہیں، قیامت سے ڈرتے ہیں، مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، اللہ کے لیے کھلاتے ہیں شکریہ اور بدلہ نہیں چاہتے ہیں۔ (۶) جنت میں تختوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے، چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے ہوں گے، خدمت کرنے والے بچے ہوں گے، وہاں اللہ ان نیک لوگوں کو شراب پلائے گا۔ (۷) دوسرے رکوع کے شروع میں قرآن کے بارے میں ہے۔ (۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چند نصیحتیں کی جا رہی ہیں، صبر کریں، اللہ کو یاد کرتے رہیں، یہ لوگ جلدی والی دنیا چاہتے ہیں، بیشک قرآن ایک نصیحت ہے، اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا جب تک اللہ نہ چاہے۔ کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

هَلۡ اَتٰى عَلَى الۡاِنۡسَانِ حِيۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ يَكُنۡ شَيۡـئًا مَّذۡكُوۡرًا ①

"بیشک ہر انسان پر ایک وقت ایسا بھی آیا ہے جب وہ کچھ بھی نہیں تھا"۔ ①

اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ نَّبۡتَلِيۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ②

"بیشک ہم نے انسان کو ایک ملے جلے نطفے (منی کے حقیر پانی) سے پیدا کیا ہے، تاکہ ہم اسے آزمائیں، تو ہم نے اسے سننے والا اور جاننے والا بنایا ہے"۔ ②

اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ③

"بیشک ہم نے (انسان کو) راستہ دکھا دیا ہے، اب وہ چاہے تو شکر ادا کرے یا ناشکرا بن جائے"۔ ③

اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغۡلٰلًا وَّسَعِيۡرًا ④

"بیشک ہم نے کافروں (حق کا انکار کرنے والوں) کے لیے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے"۔ ④

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ يَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ كَاۡسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوۡرًا ۚ⑤

"بیشک نیک لوگ (جنت سے) ایسے جام (شراب) پیئیں گے جس میں کافور ملا ہوگا"۔ ⑤

عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوۡنَهَا تَفۡجِيۡرًا ⑥

"وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پیئیں گے، اللہ کے بندے اسے (جب اور جہاں چاہیں گے) آسانی سے بہا کر لے جائیں گے"۔ ⑥

يُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَيَخَافُوۡنَ يَوۡمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسۡتَطِيۡرًا ⑦

"اللہ کے بندے نذر (منت) پوری کرتے ہیں، اور قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں جس کی پریشانی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی"۔ ⑦

وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسۡكِيۡنًا

"اللہ کے بندے (اللہ) کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا

وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨

کھلاتے ہیں''۔ ۝٨

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝٩

''(کھانے والے سے کہتے ہیں) ہم تمھیں صرف اللہ کی خوشی کے لیے کھلا رہے ہیں، ہم نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں، اور نہ کوئی شکریہ''۔ ۝٩

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١٠

''(اللہ کے بندے کہتے ہیں) ہم تو اپنے رب کی طرف سے اس دن سے ڈرتے ہیں، جو دن بڑا ''اداس'' بنا دینے والا، بری طرح چہرہ بگاڑ دینے والا ہوگا''۔ ۝١٠

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝١١

''تو اللہ نے (نیک بندوں) کو اس دن کی بُرائی سے بچا لیا، اور انھیں ''تازگی'' اور ''خوشی'' عطا کی''۔ ۝١١

وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٢

''اور (نیک لوگوں) کو صبر کے بدلے میں انھیں جنت اور ریشمی لباس دے گا''۔ ۝١٢

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝١٣

''وہ (نیک لوگ اس جنت میں) اونچی مسندوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ سورج کی گرمی (دھوپ) دیکھیں گے نہ کڑاکے کی سردی''۔ ۝١٣

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝١٤

''اور جنت کے سائے جنتیوں پر جھکے ہوں گے، اور اس کے پھل بالکل ہی نزدیک کر دیئے جائیں گے (یعنی سب پھل جنت والوں کے قابو میں رہیں گے)''۔ ۝١٤

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ۝١٥

''اور جنت والوں کے سامنے چاندی کے برتنوں (اور شراب کے لیے) شیشے کے پیالوں کا دور چلے گا''۔ ۝١٥

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝١٦

''شیشے بھی چاندی کے ہوں گے، جن کو جنت کے خادموں (نوکروں) نے بہت ہی مناسب انداز میں بھرا ہوگا''۔ ۝١٦

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝١٧

''اور جنت میں ان لوگوں کو ایسا جام بھی پلایا جائے گا، جس میں ''سونٹھ'' ملا ہوگا''۔ ۝١٧

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝١٨

''یہ جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام ''سلسبیل'' ہے''۔ ۝١٨

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝١٩

''اور جنت والوں کی (خدمت کے لیے) ایسے لڑکے آتے جاتے رہیں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) انھیں دیکھیں گے تو بکھرے ہوئے موتی سمجھیں گے''۔ ۝١٩

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝٢٠

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جدھر دیکھیں گے نعمتیں ہی نعمتیں ہیں، اور ایک بہت بڑی بادشاہت (حکومت) دیکھئے گا''۔ ۝٢٠

قرأ حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما، ووقف علی الاولی بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ۱۲

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾

''جنت والوں کے ''لباس'' باریک، سبز اور موٹے ریشم کے ہوں گے، اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور ان کا رب انھیں پاکیزہ (بہترین) شراب پلائے گا''۔﴿٢١﴾۔ (بڑا خوش نصیب ہے وہ جسے اللہ خود شراب پلائیں گے)۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ ع

''(جنت والوں سے کہا جائے گا) بیشک یہ اللہ کی طرف سے تمہارے لیے بدلہ (انعام) ہے، اور تمہاری کوشش قبول کر لی گئی ہے''۔﴿٢٢﴾

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ ۚ

''(اے نبی ﷺ!) بیشک ہم نے ہی آپ پر قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے''۔﴿٢٣﴾

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ ۚ

''تو آپ (ﷺ) اپنے رب کے فیصلے کے لیے صبر کیجیے، اور کافروں میں سے کسی نافرمان یا ناشکرے کی بات نہ مانئے''۔﴿٢٤﴾

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ ۚ

''(اے نبی ﷺ!) اور صبح و شام اپنے رب کا نام لیتے رہئے''۔﴿٢٥﴾

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾

''اور رات میں بھی اسی اللہ کے لیے سجدے کیجیے، اور دیر تک اس کی تسبیح (پاکی) بیان کیجیے''۔﴿٢٦﴾

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾

''یہ (انکار کرنے والے) لوگ تو جلدی ملنے والی (دنیا) سے محبت کرتے ہیں، اور ایک بھاری دن (یعنی قیامت) کو چھوڑ دیتے ہیں''۔﴿٢٧﴾

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾

''ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے، اور ان کے جسمانی جوڑ کو مضبوط بنایا ہے، اور ہم جب چاہیں ان جیسے دوسرے لوگ لے آئیں''۔﴿٢٨﴾۔ (جس طرح ہم نے انھیں شروع میں پیدا کیا ہے، اسی طرح مرنے کے بعد ہم انھیں دوبارہ پیدا کر دیں گے)۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾

''بیشک یہ قرآنی آیتیں نصیحت ہیں، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ پکڑ لے (چن لے)''۔﴿٢٩﴾

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ ۖ

''اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ نہ چاہے، بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے''۔﴿٣٠﴾

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾ ع

''وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے، اور اس نے ظالموں (انکار کرنے والوں) کے لیے دردناک (بہت تکلیف والا) عذاب تیار کر رکھا ہے''۔﴿٣١﴾

رکوع:2 (77) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ آیات:50

سورہ"مُرْسَلَاتْ" کے بارے میں:

سورہ''مُرْسَلَاتْ''نمبر(77)۔نزول کے حساب سے ترتیب نمبر(33)۔ اَلْمُرْسَلَاتْ: دل خوش کرنے والی ہوائیں/فرشتے۔اس کا ذکر آیت نمبر(1) میں ہے۔

سورہ''مُرْسَلَاتْ''سورہ نمبر(77) مکی سورہ ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مکی ہے۔اس میں(50) آیتیں اور(2) رکوع ہیں)۔

سورہ"مُرْسَلَاتْ" میں ایک اہم نکتہ:

ایک آیت''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی''ویل''ہے''اس سورہ میں''10''مرتبہ ہے۔

سورہ"مُرْسَلَاتْ" کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورہ''مُرْسَلَاتْ''پڑھا کرتے تھے:

(صحيح مسلم ۔كِتَابُ الصَّلَاةِ ۔بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ۔حدیث نمبر462:) ۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ، سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ. إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ"۔ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (سورہ مُرْسَلَاتْ) پڑھتے سنا تو کہا: بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یاد دلا یا۔سب سے آخر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورت سنی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا"۔

سورہ"مُرْسَلَاتْ" کا خلاصہ:

(۱)سورہ''مُرْسَلَاتْ''کے''پہلے رکوع''کے شروع میں اللہ نے ہواؤں کی قسم کھا کر قیامت کے آنے کو ذکر کیا ہے۔(۲) قیامت کے دن ستارے مٹا دیئے جائیں گے، رسولوں کو جمع کیا جائے گا، جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے اور یہ آیت اس سورہ میں''دس''مرتبہ ہے۔(۳) اللہ نے اپنی نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے''منی''(حقیر پانی) کا ذکر کیا ہے۔(۴) زمین اور پہاڑ کے بارے میں ہے۔(۵) جہنم کی آگ کے بارے میں ہے، بڑے بڑے محل جیسے اس کے شعلے ہوں گے۔(۶) اس قیامت کے دن کسی سے معافی مانگنے کو نہیں کہا جائے گا۔(۷) دوسرے رکوع میں جنت اور جنت والوں کا ذکر ہے، وہ لوگ چھاؤں اور چشمے میں ہوں گے، خوب کھانے پینے کو کہا جائے گا۔(۸) اخیر میں ہے کہ اس قرآن کے بعد اب کس پر ایمان لائیں گے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۙ﴿۱﴾

''لگا تار چلنے والی ہواؤں کی قسم''۔﴿۱﴾ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھائے مگر مخلوق کے لیے ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۙ﴿۲﴾

''پھر تیز طوفانی ہواؤں کی قسم''۔﴿۲﴾

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۙ﴿۳﴾

''اور (بادلوں کو) پھیلانے والی ہواؤں کی قسم''۔﴿۳﴾

فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۙ﴿۴﴾

''اور بادلوں کو پھاڑ کر جدا کرنے والی ہواؤں کی قسم، (حق اور باطل کو الگ الگ کرنے والے فرشتوں کی قسم)''۔﴿۴﴾

فَالۡمُلۡقِيٰتِ ذِكۡرًا ۙ﴿۵﴾

''پھر (دلوں میں اللہ کی) یاد ڈالنے والی ہواؤں کی قسم، (پھر وحی لانے والے فرشتوں کی قسم)''۔﴿۵﴾

عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا ۙ﴿۶﴾

''(یہ نصیحت) یا تو لوگوں کے معافی مانگنے کا ذریعہ بنتی ہے، یا ڈرانے کا ذریعہ بنتی ہے''۔﴿۶﴾

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾

''بیشک جس قیامت کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، وہ (قیامت واقع) ہو کر رہے گی (وہ قیامت آ کر رہے گی)''۔﴿۷﴾

فَاِذَا النُّجُوۡمُ طُمِسَتۡ ۙ﴿۸﴾

''جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے، (بجھا دیئے جائیں گے، مٹا دیئے جائیں گے)''۔﴿۸﴾

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتۡ ۙ﴿۹﴾

''اور جب آسمان (کو چیر) پھاڑ دیا جائے گا''۔﴿۹﴾

وَاِذَا الۡجِبَالُ نُسِفَتۡ ۙ﴿۱۰﴾

''اور جب پہاڑ (دھنی ہوئی اُون کی طرح) اڑا دیئے جائیں گے''۔﴿۱۰﴾

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتۡ ؕ﴿۱۱﴾

''اور جب رسولوں کے جمع ہونے کا وقت آ جائے گا (تو قیامت قائم ہو جائے گی)''۔﴿۱۱﴾

لِاَىِّ يَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ؕ﴿۱۲﴾

''(لوگوں کی حاضری) کس دن کے لیے ٹال دی گئی ہے؟''۔﴿۱۲﴾

لِيَوۡمِ الۡفَصۡلِ ۚ﴿۱۳﴾

''فیصلے کے دن (قیامت) کے لیے!''۔﴿۱۳﴾

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ ؕ﴿۱۴﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیا معلوم فیصلے کا دن کیا ہے؟''۔﴿۱۴﴾

وَيۡلٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۵﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔﴿۱۵﴾

اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ﴿۱۶﴾

''کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟''۔﴿۱۶﴾

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾

''پھر ان ہی کے پیچھے بعد والوں کو بھی لگا دیں گے، (بعد والوں کا انجام بھی پہلے کے لوگوں جیسا ہوگا)''۔﴿۱۷﴾

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

''ہم مجرموں (حق کا انکار کرنے والوں) کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں''۔﴿۱۸﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔﴿۱۹﴾

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾

''(اے انسان!) کیا ہم نے تمھیں حقیر پانی (منی) سے پیدا نہیں کیا؟''﴿۲۰﴾

فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾

''پھر ہم نے اس ''نطفہ'' کو ایک مضبوط ٹھکانے (ماں کے پیٹ) میں رکھا''﴿۲۱﴾

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

''ایک مقرر وقت تک''۔﴿۲۲﴾

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

''پھر ہم نے اندازہ لگایا، تو (ہم) بہت اچھا اندازہ لگانے والے ہیں''۔﴿۲۳﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔﴿۲۴﴾

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

''کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا؟''۔﴿۲۵﴾

اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾

''زندوں کو بھی، اور مردوں کو بھی؟''۔﴿۲۶﴾

وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

''اور ہم نے زمین میں گڑے ہوئے اونچے اونچے پہاڑ بنائے ہیں، اور ہم نے تمھیں میٹھا پانی پلایا ہے''۔﴿۲۷﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔﴿۲۸﴾

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

''(جھٹلانے والوں سے کہا جائے گا) اس جہنم کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے''۔﴿۲۹﴾

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾

''دھویں کے اس سائے (سائبان) کی طرف چلو تین شاخوں والا ہے (جہنم کے تین شاخوں والے دھویں کی طرف چلو)''۔﴿۳۰﴾

لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾

''وہ سایہ نہ تو ٹھنڈک دینے والا سایہ ہے، اور نہ ہی وہ سایہ آگ کی لپیٹ سے بچا سکتا ہے''۔﴿۳۱﴾

اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾

''جہنم محل کی طرح بڑے بڑے انگارے (چنگاریاں) پھینکے گی''۔﴿۳۲﴾

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾

''وہ انگارے (چنگاریاں) زرد (پیلے رنگ) کے اونٹ ہیں''۔﴿۳۳﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔﴿۳۴﴾

هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

''یہ ایسا دن ہے جس میں وہ لوگ بات نہیں کر سکیں گے''۔﴿۳۵﴾

وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

''اور نہ انھیں عذر پیش کرنے کی اجازت ہوگی''۔﴿۳۶﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۷﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔﴿۳۷﴾

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾

''یہی فیصلے کا دن ہے، اے (آخرت کو جھٹلانے والو!) ہم نے تمھیں اور پچھلی قوموں کو جمع کر دیا ہے''۔ ﴿۳۸﴾

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَیْدٌ فَكِیْدُوْنِ ﴿۳۹﴾

''اب اگر تمہارے پاس کوئی چال ہے تو میرے خلاف چل لو، (کوئی داؤ ہے تو مجھ پر داؤ چل لو)''۔ ﴿۳۹﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۲۱

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔ ﴿۴۰﴾

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾

''بیشک نیک لوگ (اللہ سے ڈرنے والے) سایوں اور (بہتے ہوئے) چشموں میں ہوں گے''۔ ﴿۴۱﴾

وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾

''اور جنت والوں کو اپنی پسند کے پھل ملیں گے''۔ ﴿۴۲﴾

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

''(ان سے کہا جائے گا) تم دنیا میں جو نیک کام کر رہے تھے اس کے بدلے میں خوب مزے سے کھاؤ پیٔو''۔ ﴿۴۳﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾

''ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیتے ہیں''۔ ﴿۴۴﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔ ﴿۴۵﴾

كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

''(اے جھٹلانے والو!) تم (دنیا میں) چند دن تک کھا پی کر مزے کر لو، تم بیشک مجرم (انکار کرنے والے) لوگ ہو''۔ ﴿۴۶﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔ ﴿۴۷﴾

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

''(دنیا میں جھٹلانے والوں سے) کہا جاتا تھا کہ (نماز کے لیے) رکوع کرو، تو وہ رکوع نہیں کرتے تھے، (اللہ کے آگے جھک جاؤ تو وہ لوگ جھکتے نہیں تھے)''۔ ﴿۴۸﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾

''اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے''۔ ﴿۴۹﴾

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲۲

''اب (قیامت کو جھٹلانے والے) اس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟''۔ ﴿۵۰﴾

(تیسواں پارہ)

(تیسویں اور آخری پارے میں ٹوٹل (39) رکوع۔
اور (564) آیتیں، اور (37) سورتیں ہیں)

رکوع: 2 | (78) سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ | آیات: 40

سورہ "نَبَأ" کے بارے میں:

سورہ "نباء" نمبر (78)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (80)۔ النَّبَاء: قیامت کی خبر۔ آیت نمبر (2) میں ہے۔ سورہ "نَبَأ" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (40) آیتیں ہیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ "نَبَأ" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "نَبَأ" کے شروع میں قیامت کے سوال کے بارے میں ہے۔ (۲) زمین، پہاڑ، نینداور دن رات کا ذکر ہے۔ (۳) بارش کا ذکر ہے۔ (۴) قیامت کا دن طے ہے، جس دن صور پھونکا جائے گا۔ (۵) جہنم اور اس کے عذاب کا ذکر ہے جو بُرے لوگوں کے لیے ہے۔ (۶) جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر ہے جو نیک لوگوں کے لیے ہے، کل قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ (۷) اس کے بعد ہے کہ کافر لوگ قیامت کے دن افسوس کریں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١
"(قیامت کا انکار کرنے والے) ایک دوسرے سے کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟"۔ ۝١

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢
"اس بڑی خبر (قیامت) کے بارے میں (انکار کرنے والے پوچھ رہے ہیں)"۔ ۝٢

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣
"جس کے بارے میں خود (انکار کرنے والے) آپس میں لڑ رہے ہیں"۔ ۝٣

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤
"یاد رکھو! (انکار کرنے والے) لوگ بہت جلد جان لیں گے"۔ ۝٤

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥
"پھر یاد رکھو! (انکار کرنے والے) لوگ بہت جلد جان لیں گے"۔ ۝٥

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ﴿۶﴾

''کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟''۔ ﴿۶﴾

وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۪ۙ﴿۷﴾

''اور پہاڑوں کو زمین میں ''میخوں'' (کیلوں) کی طرح گاڑ دیا''۔ ﴿۷﴾

وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ﴿۸﴾

''اور (اے انسان!) ہم نے تمھیں جوڑے جوڑے پیدا کیا''۔ ﴿۸﴾

وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾

''اور (اے انسان!) تمہاری نیند کو ہم نے سکون کا ذریعہ بنایا''۔ ﴿۹﴾

وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾

''اور ہم نے رات کو لباس بنایا، (رات کو آرام کرنے کیلئے بنایا)''۔ ﴿۱۰﴾

وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪﴿۱۱﴾

''اور دن کو ہم نے روزی کمانے کا وقت بنایا''۔ ﴿۱۱﴾

وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾

''اور (اے انسان!) ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے''۔ ﴿۱۲﴾

وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ۙ﴿۱۳﴾

''اور ہم نے ایک روشن چراغ (سورج) بنایا''۔ ﴿۱۳﴾

وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ﴿۱۴﴾

''اور ہم نے بادلوں سے موسلا دھار (تیز) بارش برسایا''۔ ﴿۱۴﴾

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۙ﴿۱۵﴾

''تا کہ بارش سے ہم اناج اور سبزی اُگائیں''۔ ﴿۱۵﴾

وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ؕ﴿۱۶﴾

''اور گھنے باغیچے (اُگائیں)''۔ ﴿۱۶﴾

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ﴿۱۷﴾

''بیشک فیصلے کا دن (قیامت) ایک مقرر وقت ہے (پکی بات ہے)''۔ ﴿۱۷﴾

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ﴿۱۸﴾

''جس (قیامت کے) دن صور پھونکا جائے گا، تو تم لوگ گروہ در گروہ (فوج کی شکل میں) چلے آ وگے''۔ ﴿۱۸﴾

وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ﴿۱۹﴾

''اور آسمان کھول دیا جائے گا، تو اس میں دروازے ہی دروازے بن جائیں گے''۔ ﴿۱۹﴾

وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ؕ﴿۲۰﴾

''اور پہاڑ چلائے جائیں گے، تو وہ ریت کے ڈھیر ہو جائیں گے''۔ ﴿۲۰﴾

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۪ۙ﴿۲۱﴾

''بیشک جہنم گھات (تاک) میں ہے''۔ ﴿۲۱﴾

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ﴿۲۲﴾

''وہ گناہ کرنے والوں (انکار کرنے والوں) کا ٹھکانا ہے''۔ ﴿۲۲﴾

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ۚ﴿۲۳﴾

''وہ (انکار کرنے والے) لوگ جہنم میں ہمیشہ ہمیش کے لیے پڑے رہیں گے''۔ ﴿۲۳﴾

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۙ﴿۲۴﴾

''(جہنم میں) وہ لوگ ٹھنڈک کا مزہ نہیں چکھیں گے، اور نہ پینے کی کوئی چیز ہوگی''۔ ﴿۲۴﴾

اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۙ﴿۲۵﴾

''(جہنم میں) صرف کھولتا ہوا پانی، اور پیپ ہی پینے کو ملے گا''۔ ﴿۲۵﴾

جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ﴿۲۶﴾

''(یہ ان کے برے کاموں کا) پورا پورا بدلہ ہے''۔ ﴿۲۶﴾

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ﴿۲۷﴾

''وہ (جہنمی) لوگ حساب (قیامت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھے''۔ ﴿۲۷﴾

وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ﴿۲۸﴾

''وہ (جہنمی لوگ) ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے''۔ ﴿۲۸﴾

وَّ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾

"اور ہم نے ہر چیز کو گن گن کر (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے"۔ ﴿۲۹﴾

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع

"(جہنمی لوگوں سے کہا جائے گا) اب تم (اپنے برے کاموں کا) مزہ چکھتے رہو، ہم تمہارے عذاب کو بڑھاتے ہی رہیں گے"۔ ﴿۳۰﴾

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

"بیشک نیک لوگوں کے لیے کامیابی (جنت) ہے"۔ ﴿۳۱﴾

حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾

"(جنت میں) باغات اور انگور ہیں"۔ ﴿۳۲﴾

وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾

"اور (جنت میں) نوجوان کنواری ہم عمر بیویاں ہیں"۔ ﴿۳۳﴾

وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾

"اور (جنت میں) چھلکتے ہوئے جام ہیں (شراب سے بھرے جام ہیں)"۔ ﴿۳۴﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾

"جنتی لوگ جنت میں کوئی بیہودہ (گندی بات) اور جھوٹ نہیں سنیں گے"۔ ﴿۳۵﴾

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

"یہ سب کچھ آپ (ﷺ) کے رب کی طرف سے (نیک کاموں کا) انعام ہے، جو ہر جنتی کو اس کی نیکیوں کے حساب سے ملے گا"۔ ﴿۳۶﴾

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

"(یہ انعام) اس رب کی طرف سے ہے جو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے، بڑا مہربان ہے، (قیامت کے دن) کسی کی مجال نہیں ہے کہ اللہ کے سامنے بول سکے"۔ ﴿۳۷﴾

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

"جس (قیامت کے) دن روح (جبرئیل علیہ السلام) اور سارے فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے، اس دن رحمٰن (اللہ) سے وہی بات کر سکے گا جسے وہ خود اجازت دے، اور وہ ٹھیک (سچی) بات کہے"۔ ﴿۳۸﴾

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

"قیامت کا دن "حق" (سچ) ہے، تو جو چاہے (نیک عمل کر کے) اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا لے"۔ ﴿۳۹﴾

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

"بیشک ہم نے تم سب کو اس عذاب سے ڈرا دیا ہے جو بالکل قریب (نزدیک) ہے، اس دن آدمی اپنے کاموں کو دیکھ لے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے، اور کافر (انکار کرنے والا) کہے گا: کاش! میں مٹی ہوتا (تا کہ عذاب سے بچ جاتا)"۔ ﴿۴۰﴾

آیات: 46 | (79) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 2

سورہ "نَازِعَات" کے بارے میں:

سورہ "نَازِعَات" نمبر (79)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (81)۔ اَلنَّازِعَات: جسم میں ڈوب کر سختی سے روح نکالنے والے فرشتے۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔ سورہ "نازعات" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس

اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔اس سورہ میں (46) آیتیں ہیں اور (2) رکوع ہیں۔

سورہ "نَازِعَات" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "نَازِعَات" کے شروع کی پانچ آیتوں میں فرشتوں کی قسم کھائی گئی ہے، اللہ جس کی چاہے قسم کھائے مگر بندہ صرف اللہ کی قسم کھائے کسی انسان کی قسم نہ کھائے۔ (۲) کافروں کا اعتراض ہے کہ جب مٹی میں مل جائیں گے تو کیسے دوبارہ اٹھیں گے؟ (۳) موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ ہے، فرعون نے کہا تھا میں ''تم سب کا سب سے بڑا رب ہوں'' تو اللہ نے اسے پکڑ لیا، بیشک اس واقعہ میں نصیحت ہے۔ (۴) اللہ نے آسمان کو بلند کیا اور زمین کو بچھا دیا۔ (۵) جنتی اور جہنمی کا ذکر ہے۔ (۶) قیامت کے دن لوگ کہیں گے کہ دنیا میں ہم ایک صبح یا ایک شام ہی ٹھہرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾

''(کافر کے جسم میں) ڈوب کر سختی سے روح نکالنے والے فرشتوں کی قسم''۔﴿۱﴾

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾

''(مومن کی روح کو) آسانی سے نکالنے والے فرشتوں کی قسم''۔﴿۲﴾

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾

''اور (آسمان و زمین میں) تیرنے والے فرشتوں کی قسم''۔﴿۳﴾

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾

''پھر (اللہ کے حکم پر عمل کے لیے) ایک دوسرے سے آگے نکل جانے والے فرشتوں کی قسم''۔﴿۴﴾

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ (وقف لازم)

''پھر (اپنے رب کے حکم کو پورا کرنے کا) انتظام کرنے والے فرشتوں کی قسم''۔﴿۵﴾

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾

''(تم ضرور اٹھائے جاؤ گے) جس دن کانپنے والی (زمین) کانپنے لگے گی''۔﴿۶﴾

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾

''پھر اس کے پیچھے ایک اور (زلزلہ) آئے گا''۔﴿۷﴾ ۔ (پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد زمین کانپنے لگے گی، پھر اس کے بعد دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ زندہ ہو کر قبروں سے باہر نکل آئیں گے)۔

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾

''بہت سے دل اس (قیامت کے) دن دھڑک رہے ہوں گے''۔﴿۸﴾

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾ (وقف لازم)

''ان کی آنکھیں (نظریں) جھکی ہوں گی''۔﴿۹﴾

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾

''یہ (انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ کیا ہم مرنے کے بعد زندہ کیے جائیں گے؟''۔﴿۱۰﴾

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١	''جب کہ ہم گلی سڑی ہڈیاں ہوجائیں گے؟ (پھر بھی زندہ کیے جائیں گے؟)''۔۝١١
قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢	''(انکار کرنے والے) کہنے لگے: دوبارہ زندہ ہونا بڑے گھاٹے (نقصان) کا سودا ہے''۔۝١٢
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣	''بیشک وہ ڈانٹ ہوگی (صور پھونکنا ہے)''۔۝١٣
فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝١٤	''جس کے بعد اچانک سب لوگ ایک کھلے میدان میں جمع ہوں گے''۔۝١٤
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝١٥	''(اے نبی ﷺ!) کیا آپ کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کی بات پہنچی؟''۔۝١٥
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٦	''جب ان کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو 'طوی نام' کے پاک میدان میں آواز دی''۔۝١٦
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝١٧	''(اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا) فرعون کے پاس جایئے، بیشک وہ حد سے بڑھ گیا ہے (سرکش ہوگیا ہے)''۔۝١٧
فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝١٨	''(اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا) پھر فرعون سے کہیے: کیا تو (کفر و شرک سے) پاک ہونا چاہتا ہے؟''۔۝١٨
وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝١٩	''(موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا) اور میں تجھے سیدھا راستہ دکھادوں تاکہ تو ڈرنے لگے''۔۝١٩
فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝٢٠	''پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے فرعون کو (سب سے) بڑی نشانی دکھائی (چمکتا ہوا ہاتھ اور سانپ بن کر دوڑنے والی لاٹھی)''۔۝٢٠
فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝٢١	''پھر بھی فرعون نے (موسیٰ علیہ السلام کو) جھٹلایا اور بات نہیں مانی''۔۝٢١
ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝٢٢	''پھر فرعون پیٹھ پھیر کر چل دیا، (فساد پھیلانے کی) کوشش میں لگ گیا''۔۝٢٢
فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝٢٣	''پھر فرعون نے سب کو جمع کر کے اعلان کیا''۔۝٢٣
فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝٢٤	''پھر فرعون کہنے لگا: میں ہی تمہارا سب سے بڑا 'رب' ہوں''۔۝٢٤
فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ۝٢٥	''تو اللہ نے فرعون کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا''۔۝٢٥
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝٢٦	''بیشک (فرعون کے) واقعہ میں (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے عبرت (نصیحت) ہے''۔۝٢٦
ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۝٢٧	''(انسانو!) کیا تم کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو (پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے؟) جس آسمان کو اللہ نے بنایا ہے''۔۝٢٧
رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝٢٨	''اسی اللہ نے آسمان کو بلند کر کے پھر اسے برابر کر دیا ہے (ہر طرح سے

ٹھیک ٹھاک کر دیا ہے)"۔ ۲۸

وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰهَا ۲۹

"اور اسی اللہ نے اس کی رات کو تاریک (اندھیرا) بنایا، اور دن کو روشن (اجالا) بنایا"۔ ۲۹

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۳۰

"اور اس کے بعد اللہ نے زمین کو بچھا دیا (پھیلا دیا)"۔ ۳۰

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ۳۱

"اسی اللہ نے زمین سے پانی اور چارہ نکالا"۔ ۳۱

وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۳۲

"اور اسی اللہ نے پہاڑوں کو (زمین میں کھونٹے کی طرح) گاڑ دیا"۔ ۳۲

مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ۳۳

"(یہ سب اے انسانو!) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہے"۔ ۳۳

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۳۴

"پھر جب سب سے بڑی آفت (قیامت) آجائے گی"۔ ۳۴

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۳۵

"اس دن انسان (دنیا میں کیے ہوئے) اپنے کاموں کو یاد کرے گا"۔ ۳۵

وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۳۶

"اور جہنم دیکھنے والوں کے بالکل سامنے کردی جائے گی"۔ ۳۶

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۳۷

"جس نے سرکشی کی (جس نے حق کا انکار کیا)"۔ ۳۷

وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۳۸

"اور دنیا کی زندگی کو سب کچھ سمجھا"۔ ۳۸

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۳۹

"تو (انکار کرنے والوں) کا جہنم ہی ٹھکانا ہے"۔ ۳۹

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۴۰

"لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا تھا، اور اپنے آپ کو بری خواہشوں (چاہتوں) سے روکے رکھا"۔ ۴۰

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۴۱

"تو (نیک لوگوں کا) جنت ہی ٹھکانا ہے"۔ ۴۱

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۴۲

"لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں وہ قیامت کب آئے گی؟"۔ ۴۲

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۴۳

"قیامت کب آئے گی اس سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا کیا لینا دینا؟"۔ ۴۳

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۴۴

"(قیامت کی خبر تو) صرف آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے رب کے پاس ہے"۔ ۴۴

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۴۵

"آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو ہر اس شخص کو ڈرانے والے ہیں، جو (قیامت کے دن) سے ڈرتا ہے"۔ ۴۵

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۴۶ ع ۲

"جب (انکار کرنے والے) قیامت کے دن کو دیکھ لیں گے (تو سمجھ لیں گے) کہ وہ (دنیا میں یا قبر میں) صرف ایک شام یا صرف ایک صبح رہے"۔ ۴۶۔ (آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پورے ایک دن بھی نہیں ہے، صرف صبح کا وقت ہے یا صرف شام کا وقت ہے)۔

رکوع:1 (80) سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ آیات:42

سورہ"عَبَسَ" کے بارے میں:

سورہ"عَبَسَ"نمبر(80)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر(24)۔عَبَسَ: نبی ﷺ نے منہ بنالیا۔آیت نمبر (1)میں ہے۔

سورہ "عَبَسَ" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت"مکی"ہے۔اس سورہ میں (42)آیتیں ہیں۔اور(1)رکوع ہے۔

سورہ"عبس" کا شانِ نزول:

نابینا صحابی عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں یہ سورت اتری:

(سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بَاب وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔حدیث نمبر 3331)۔(صحیح)۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُنْزِلَ: {عَبَسَ وَتَوَلَّى} [عبس: 1] فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الأَعْمَى، أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْشِدْنِي، وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الآخَرِ، وَيَقُولُ: »أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا؟ « فَيَقُولُ: لَا، فَفِي هَذَا أُنْزِلَ.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورہ{عَبَسَ وَتَوَلَّى} نابینا صحابی عبداللہ ابن ام مکتوم کے بارے میں نازل ہوئی ہے،وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے،آکر کہنے لگے:اللہ کے رسول!مجھے نصیحت کیجیے،اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس مشرکین کے سرداروں میں سے کوئی بڑا شخص موجود تھا،تو رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے اعراض کرنے لگے اور دوسرے(مشرک)کی طرف توجہ فرماتے رہے،اوراس سے کہتے رہے میں جو تمھیں کہہ رہا ہوں اس میں تم کچھ حرج اورنقصان پا رہے ہو؟وہ کہتا نہیں،اسی سلسلے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں"۔

سورہ"عَبَسَ" کا خلاصہ:

(۱)سورہ"عَبَسَ" کے شروع میں عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی کی فضیلت میں اتری ہے۔(۲)"قرآن" کے بارے میں ہے کہ قرآن عزت والے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔(۳)"انسان" کے بارے میں ہے کہ حقیر پانی منی سے پیدا ہوا ہے۔(۴)"کھانے" کی چیزوں کے بارے میں ہے کہ بارش کے ذریعے اللہ کیسے کھیتیوں کو اگاتا ہے۔
(۵)قیامت کا منظر ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے اپنے ماں باپ سے،اپنی بیوی اور اپنے بال بچوں سے بھاگے گا۔
(۶)کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اور کچھ چہرے اداس ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓى ①
''(رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے منہ بنایا اور رخ پھیر لیا''۔①

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ②
''کہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس اندھے شخص (عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) آئے''۔②

وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ③
''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کو کیا معلوم کہ شاید ان کی (عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی) اصلاح ہو جاتی''۔③

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ④
''یا (عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) نصیحت سنتے تو نصیحت انھیں کام آتی''۔④

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ⑤
''لیکن جو شخص پرواہ نہیں کرتا''۔⑤

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ⑥
''تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو سدھارنے کے لیے) اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں''۔⑥

وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ⑦
''جب کہ اگر وہ نہ سدھرے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اس کے سدھارنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے''۔⑦

وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ⑧
''مگر جو آدمی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس بڑی کوشش کر کے آتا ہے''۔⑧

وَ هُوَ يَخْشٰى ⑨
''اور اپنے رب سے ڈرتا ہے''۔⑨

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ⑩
''تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بے رخی برتتے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف توجہ نہیں دیتے ہیں)''۔⑩

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ⑪
''بالکل بھی ایسا نہیں ہونا چاہیے! بیشک یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے''۔⑪

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ⑫
''تو جو چاہے اس قرآن سے فائدہ اٹھالے (جو چاہے قرآن کی نصیحت کی باتوں کا ذکر کرتا رہے)''۔⑫

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ⑬
''(یہ قرآن) تو بڑے عزت والے صحیفوں (ورقوں) میں ہے''۔⑬

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ⑭
''جو صحیفے (اوراق) اونچے مقام (لوح محفوظ) میں رکھے ہوئے ہیں (اور) پاک وصاف ہیں''۔⑭

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ⑮
''وہ قرآن ایسے لکھنے والے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں''۔⑮

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ⑯
''جو فرشتے خود بڑی عزت والے، بہت نیک ہیں''۔⑯

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ⑰
''انسان کے لیے ہلاکت (وبربادی) ہے! وہ کتنا ناشکرا ہے!''۔⑰

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝۱۸
مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝۱۹
ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝۲۰
ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝۲۱
ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝۲۲
كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝۲۳
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝۲۴
اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝۲۵
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝۲۶
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝۲۷
وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝۲۸
وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝۲۹
وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝۳۰
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝۳۱
مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۲
فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝۳۳
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝۳۴
وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝۳۵
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝۳۶
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝۳۷
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝۳۸
ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝۳۹

"اللہ نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟"۔ ۝۱۸
"اللہ نے انسان کو نطفہ (معمولی پانی منی کے قطرے) سے پیدا کیا ہے، پھر اسے بنا کر ٹھیک ٹھاک کر دیا"۔ ۝۱۹
"پھر انسان کے لیے (ماں کے پیٹ سے نکلنے کے) راستے کو آسان کر دیا"۔ ۝۲۰
"پھر انسان کو موت دے دی، اور اسے قبر میں پہنچا دیا"۔ ۝۲۱
"پھر جب اللہ چاہے گا تو انسان کو دوبارہ زندہ کر دے گا"۔ ۝۲۲
"ہرگز نہیں! انسان نے وہ ذمہ داری پوری نہیں کی جس کا اللہ نے اسے حکم دیا تھا"۔ ۝۲۳
"انسان کو اپنے کھانے (پینے) کی چیزوں پر غور کر لینا چاہیے"۔ ۝۲۴
"بیشک ہم نے خوب پانی برسایا"۔ ۝۲۵
"پھر ہم ہی نے زمین کو اچھی طرح پھاڑ دیا (تیار کر دیا)"۔ ۝۲۶
"پھر ہم ہی نے اس میں اناج (دانہ) اُگایا"۔ ۝۲۷
"اور انگور اور سبزی (ترکاری) اُگائی"۔ ۝۲۸
"اور زیتون اور کھجور (اُگائے)"۔ ۝۲۹
"اور گھنے گھنے باغات (باغیچے) اُگائے"۔ ۝۳۰
"اور پھل اور چارہ (گھاس اُگایا)"۔ ۝۳۱
"(اے انسانو! یہ سب) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہے"۔ ۝۳۲
"پھر جب کان پھاڑ دینے والی (قیامت) آجائے گی"۔ ۝۳۳
"اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا"۔ ۝۳۴
"اور اپنے ماں باپ سے بھاگے گا"۔ ۝۳۵
"اور اپنی بیوی اور بچوں سے (بھاگے گا)"۔ ۝۳۶
"قیامت کے دن ہر ایک کو اپنی ہی فکر لگی ہوگی (دوسروں کی کوئی فکر نہیں ہوگی)"۔ ۝۳۷
"قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے (چمک رہے ہوں گے)"۔ ۝۳۸
"ہنس رہے ہوں گے، بہت خوش ہوں گے"۔ ۝۳۹

وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

''اور قیامت کے دن کچھ چہرے گردوغبار میں لت پت ہوں گے (کچھ چہروں پر دھول اور مٹی ہوگی)''۔﴿٤٠﴾

''ان کے چہرے بہت زیادہ کالے ہوں گے''۔﴿٤١﴾

''وہ (حق کا انکار کرنے والے) کافر اور (برے کام کرنے والے) بدکار لوگ ہوں گے''۔﴿٤٢﴾

آیات:29 — (81) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ — رکوع:1

سورہ "تَكْوِيْر" کے بارے میں:

سورہ "تَكْوِيْر" نمبر (81)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (7)۔ اَلتَّكْوِيْر: لپیٹ دیا جانا۔آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "تَكْوِيْر" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔اس سورہ میں (29) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "تَكْوِيْر" کی فضیلت:

''جو قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دنیا میں دیکھنا چاہتا ہے وہ ''سورہ تکویر'' پڑھ لے:

(سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ باب وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ حدیث نمبر 3333)۔(صحیح)۔عَنِ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ. عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے اچھا لگے کہ وہ قیامت کا دن دیکھے اور اس طرح دیکھے کہ اس نے آنکھوں سے دیکھا ہے تو اسے چاہیے کہ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) اور (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) اور (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) پڑھ لے۔

سورہ "تَكْوِيْر" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "تَكْوِيْر" میں قیامت کا منظر ہے، سورج، ستارے، پہاڑ، جانور کے بارے میں ہے۔(۲) زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی؟ (۳) ''قرآن'' کے بارے میں ہے کہ عزت والے فرشتے لے کر آئے ہیں۔(۴) ''صاحبِ قرآن'' (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ہے کہ وہ پاگل نہیں ہیں۔(۵) اخیر میں ہے کہ کسی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ نہ چاہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۟ۙ (۱)

"جب سورج لپیٹ دیا جائے گا"۔ (۱)

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۟ۙ (۲)

"اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے (ستاروں کی روشنی ختم ہو جائے گی)"۔ (۲)

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۟ۙ (۳)

"اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے"۔ (۳)

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۟ۙ (۴)

"اور جب دس مہینے کی "گابھن" اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی"۔ (۴)

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۟ۙ (۵)

"اور جب "جنگلی جانور" اکٹھے کر دیئے جائیں گے"۔ (۵)

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۟ۙ (۶)

"اور جب سمندروں میں آگ بھڑکا دی جائے گی (لگا دی جائے گی)"۔ (۶)

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۟ۙ (۷)

"اور جب جانوں کو (جسموں کے ساتھ) جوڑ دیا جائے گا (لوگوں کے جوڑے جوڑے بنا دیئے جائیں گے)"۔ (۷)

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۟ۙ (۸)

"اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا"۔ (۸)

بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۟ۚ (۹)

"کہ وہ کس گناہ میں قتل کی گئی؟"۔ (۹)

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۟ۙ (۱۰)

"اور جب "اعمال نامے" (انسانوں کے رجسٹر) پھیلا دیئے جائیں گے"۔ (۱۰)

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۟ۙ (۱۱)

"اور جب آسمان کو کھول دیا جائے گا"۔ (۱۱)

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۟ۙ (۱۲)

"اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی (خوب تیز جلائی جائے گی)"۔ (۱۲)

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۟ۙ (۱۳)

"اور جب جنت بالکل نزدیک کر دی جائے گی"۔ (۱۳)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۟ؕ (۱۴)

"تب ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا عمل لے کر آیا ہے؟"۔ (۱۴)

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۟ۙ (۱۵)

"میں پیچھے ہٹنے والے ستاروں کی قسم کھاتا ہوں"۔ (۱۵)

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۟ۙ (۱۶)

"چلنے پھرنے والے، چھپ جانے والے ستاروں کی (قسم کھاتا ہوں)"۔ (۱۶)

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۟ۙ (۱۷)

"اور گزر جانے والی رات کی قسم کھاتا ہوں"۔ (۱۷)

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۟ۙ (۱۸)

"اور روشن ہونے والی صبح کی قسم کھاتا ہوں"۔ (۱۸)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۟ۙ (۱۹)

"بیشک قرآن ایک عزت والے فرشتے (جبرئیل علیہ السلام) کا لایا ہوا کلام ہے"۔ (۱۹)

ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۟ۙ (۲۰)

"وہ (جبریل علیہ السلام) بڑی طاقت والے ہیں، عرش والے (اللہ) کے پاس ان کا بڑا مرتبہ ہے"۔ (۲۰)

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۟ؕ (۲۱)

"وہ (جبرئیل علیہ السلام) امانت دار ہیں، جن کی بات مانی جاتی ہے"۔ (۲۱)

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾

''اور (اے انکار کرنے والو!) تمہارے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیوانے (پاگل) نہیں ہیں''۔ ﴿۲۲﴾

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾

''اور یہ سچی بات ہے کہ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) (جبرئیل علیہ السلام کو) کھلے آسمان میں دیکھا ہے''۔ ﴿۲۳﴾

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾

''اور (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غیب کی باتیں (چھپی ہوئی باتیں) بتانے میں بخیل (کنجوس) بھی نہیں ہیں''۔ ﴿۲۴﴾

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾

''یہ قرآن کسی ''مردود'' شیطان (کی بنائی ہوئی) بات نہیں ہے''۔ ﴿۲۵﴾

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾

''(اے انکار کرنے والو!) پھر بھی تم لوگ کدھر جا رہے ہو؟''۔ ﴿۲۶﴾

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

''یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے ایک ''نصیحت'' ہے''۔ ﴿۲۷﴾

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾

''(اے لوگو!) تم میں سے ہر اس شخص کے لیے (یہ قرآن نصیحت ہے) جو سیدھے راستے پر چلنا چاہے''۔ ﴿۲۸﴾

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

''اور (اے لوگو!) تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، صرف وہی ہوتا ہے جو ''اللہ رب العالمین'' (سارے جہان کا پالنے والا) چاہتا ہے''۔ ﴿۲۹﴾

آیات: 19 | (82) سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 1

سورہ ''اِنْفِطَار'' کے بارے میں:

سورہ ''اِنْفِطَار'' نمبر (82)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (82)۔ اَلْاِنْفِطَارُ: پھٹ جانا۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''اِنْفِطَار'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (19) آیتیں ہیں۔ اور (1) رکوع ہے۔

سورہ ''اِنْفِطَار'' کی فضیلت:

''جو قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دنیا میں دیکھنا چاہتا ہے وہ ''سورہ انفطار'' پڑھ لے:

(سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ باب وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ حدیث نمبر 3333)۔ (صحیح)۔ عَنِ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ. عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جسے اچھا لگے کہ وہ قیامت کا دن دیکھے اور اس طرح دیکھے کہ اس نے آنکھوں سے دیکھا ہے تو اسے چاہیے کہ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) اور (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) اور (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) پڑھ لے۔

سورہ "اِنۡفِطَار" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "اِنۡفِطَار" میں قیامت کا منظر ہے، جب آسمان پھٹ جائے گا، جب ستارے جھڑ جائیں گے، جب قبریں کھول دی جائیں گی۔ (۲) انسان سے خطاب ہے کہ اے انسان! تجھے تیرے رب سے کس نے دھوکہ میں رکھا ہے؟ (۳) انسان کی پیدائش کا ذکر ہے۔ (۴) "کراماً کاتبین" جو دونوں طرف انسان کے ساتھ ہیں ان کا ذکر ہے کہ وہ ہر چیز لکھ رہے ہیں۔ (۵) نیک لوگوں اور برے لوگوں کا ذکر ہے۔ (۶) قیامت کے دن کا سارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾
"جب آسمان پھٹ جائے گا"۔ ﴿۱﴾

وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿۲﴾
"اور جب ستارے جھڑ جائیں گے (ٹوٹ جائیں گے)"۔ ﴿۲﴾

وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾
"اور جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے (بہت زور سے بہنے لگیں گے)"۔ ﴿۳﴾

وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿۴﴾
"اور جب قبریں اُکھاڑ دی جائیں گی"۔ ﴿۴﴾

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ؕ﴿۵﴾
"اس دن ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے سارے کام کو جان لے گا" ﴿۵﴾

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۙ﴿۶﴾
"اے انسان! تجھ کو تیرے "کرم والے" (عزت والے) رب سے کس نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟"۔ ﴿۶﴾

الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۙ﴿۷﴾
"(اے انسان!) جس رب نے تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک بنایا، اور ہر طرح سے برابر انسان بنا دیا"۔ ﴿۷﴾

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ؕ﴿۸﴾
"اس اللہ نے جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر تیار کر دیا"۔ ﴿۸﴾

کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۙ﴿۹﴾
"ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کو جھٹلاتے ہو"۔ ﴿۹﴾

وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ۙ﴿۱۰﴾
"اور (اے لوگو!) بیشک تم پر نگہبان (نگرانی کرنے والے فرشتے) مقرر ہیں"۔ ﴿۱۰﴾

کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ۙ﴿۱۱﴾
"جو بہت عزت والے ہیں، لکھنے والے ہیں"۔ ﴿۱۱﴾

يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾

''(اے لوگو!) جو کچھ تم کرتے ہو اسے وہ فرشتے اچھی طرح جانتے ہیں''۔﴿۱۲﴾

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۱۳﴾

''بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے''۔﴿۱۳﴾

وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ﴿۱۴﴾

''اور بیشک بدکار (برے) لوگ جہنم میں ہوں گے''۔﴿۱۴﴾

یَّصۡلَوۡنَہَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿۱۵﴾

''جس جہنم میں وہ قیامت کے دن داخل ہوں گے''۔﴿۱۵﴾

وَ مَا ہُمۡ عَنۡہَا بِغَآئِبِیۡنَ ﴿۱۶﴾

''اور (انکار کرنے والے) لوگ اس جہنم سے کبھی غائب ہونے والے نہیں ہیں (کبھی بھی نکالے نہیں جائیں گے)''۔﴿۱۶﴾

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۱۷﴾

''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کو کیا معلوم کہ بدلے کا دن (یعنی قیامت) کیا ہے؟''۔﴿۱۷﴾

ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۱۸﴾

''پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیا معلوم کہ بدلے کا دن (یعنی قیامت) کیا ہے؟''۔﴿۱۸﴾

یَوۡمَ لَا تَمۡلِکُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَیۡئًا ؕ وَ الۡاَمۡرُ یَوۡمَئِذٍ لِّلّٰہِ ﴿۱۹﴾ ع

''یہ وہ دن ہوگا جس دن کسی دوسرے کے لیے کچھ کرنا کسی کے ''بس'' میں نہیں ہوگا، اور اس دن صرف اللہ ہی کا حکم چلے گا''۔﴿۱۹﴾

آیات: 36 | (83) سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِیۡنَ مَکِّیَّۃٌ | رکوع: 1

سورہ ''مُطَفِّفِیۡن'' کے بارے میں:

سورہ ''مُطَفِّفِیۡن'' نمبر (83)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (86)۔ اَلۡمُطَفِّفِیۡنَ: ناپ تول میں کمی کرنے والے۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''مُطَفِّفِیۡن'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (36) آیتیں ہیں۔ اور (1) رکوع ہے۔

سورہ ''مُطَفِّفِیۡن'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''مُطَفِّفِیۡن'' میں شروع میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے دنیا اور آخرت کی ہلاکت کا ذکر ہے، لوگوں کے اندر اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر ختم ہوگیا ہے اس لیے ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔ (۲) ''بُرے لوگوں'' کے اعمال نامے ''سجین'' میں ہیں۔ (۳) ''نیک لوگوں'' کے اعمال نامے ''عِلِّیِّیۡن'' میں ہیں، نیک لوگ آرام سے جنت میں ہوں گے، ان لوگوں کو مہر بند شراب پلائی جائے گی۔ (۴) کافروں کا ذکر ہے کہ وہ لوگ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے تھے، ایمان والوں پر ہنستے تھے، کل قیامت کے دن ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ۙ﴿۱﴾	"ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے (ڈنڈی مارنے والوں کے لیے) بربادی ہی بربادی ہے (خرابی ہی خرابی ہے)"۔ ﴿۱﴾
الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ ۫﴿۲﴾	"وہ جب لوگوں سے خود کوئی چیز ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں"۔ ﴿۲﴾
وَ اِذَا کَالُوۡہُمۡ اَوۡ وَّ زَنُوۡہُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ؕ﴿۳﴾	"اور جب کسی کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں"۔ ﴿۳﴾
اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۴﴾	"کیا ایسے لوگوں کو یقین نہیں ہے کہ وہ (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟"۔ ﴿۴﴾
لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۙ﴿۵﴾	"ایک بڑے دن (یعنی قیامت) میں (زندہ کیے جائیں گے)"۔ ﴿۵﴾
یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ﴿۶﴾	"جس قیامت کے دن سب لوگ اللہ "ربُّ العالمین" (جہان کے پالنے والے) کے سامنے کھڑے ہوں گے"۔ ﴿۶﴾
کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِیۡ سِجِّیۡنٍ ؕ﴿۷﴾	"ہرگز نہیں! بیشک بدکاروں (انکار کرنے والوں) کا نامۂ اعمال "سجّین" میں ہے"۔ ﴿۷﴾
وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سِجِّیۡنٌ ؕ﴿۸﴾	"اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو کیا معلوم کہ "سجّین" کیا ہے؟"۔ ﴿۸﴾
کِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ؕ﴿۹﴾	"وہ (سجّین) ایک لکھی ہوئی کتاب ہے (بُرے لوگوں کے اعمال لکھے ہوئے ہیں)"۔ ﴿۹﴾
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ۙ﴿۱۰﴾	"اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بربادی ہی بربادی ہے"۔ ﴿۱۰﴾
الَّذِیۡنَ یُکَذِّبُوۡنَ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۱۱﴾	"جو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے ہیں"۔ ﴿۱۱﴾
وَ مَا یُکَذِّبُ بِہٖۤ اِلَّا کُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ۙ﴿۱۲﴾	"اور (قیامت کو) صرف حد سے گزرا ہوا اور گنہگار ہی جھٹلاتا ہے"۔ ﴿۱۲﴾
اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ؕ﴿۱۳﴾	"جب اس (جھٹلانے والے) پر ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو کہتا ہے: یہ تو پہلے کے لوگوں کی "کہانیاں" ہیں"۔ ﴿۱۳﴾
کَلَّا بَلۡ ٜ رَانَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ مَّا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾	"ہرگز نہیں! بلکہ (جھٹلانے والوں) کے بُرے کاموں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے"۔ ﴿۱۴﴾
کَلَّاۤ اِنَّہُمۡ عَنۡ رَّبِّہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ؕ﴿۱۵﴾	"ہرگز نہیں! بیشک وہ (جھٹلانے والے لوگ) قیامت کے دن اپنے رب (کو دیکھنے) سے محروم کر دیئے جائیں گے (روک دیئے جائیں گے)"۔ ﴿۱۵﴾
ثُمَّ اِنَّہُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِیۡمِ ؕ﴿۱۶﴾	"پھر وہ (جھٹلانے والے لوگ) جہنم میں جائیں گے"۔ ﴿۱۶﴾

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

''پھر (جھٹلانے والوں سے) کہا جائے گا کہ یہ وہی جہنم ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے!''۔﴿۱۷﴾

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾

''ہرگز نہیں! بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ''علیین'' میں ہے''۔﴿۱۸﴾

وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیا معلوم کہ ''علیین'' کیا ہے؟''۔﴿۱۹﴾

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾

''وہ (علیین) ایک لکھی ہوئی کتاب ہے (نیک لوگوں کے اعمال لکھے ہوئے ہیں)''۔﴿۲۰﴾

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

''جس (کتاب) کی نگرانی قریبی فرشتے کرتے ہیں''۔﴿۲۱﴾

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾

''بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے''۔﴿۲۲﴾

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

''تختوں (مسندوں) پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے''۔﴿۲۳﴾

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جنت والوں کے چہروں سے نعمتوں کی خوشی پہچان لیں گے''۔﴿۲۴﴾

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾

''جنت والوں کو مہر لگی ہوئی خالص (اصلی) شراب پلائی جائے گی''۔﴿۲۵﴾

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

''جس شراب کی مہر ''مُشک'' (خوشبو) ہوگی، اور ایسے نیک کام میں آگے بڑھنے والوں کو خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے''۔﴿۲۶﴾

وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾

''اور اس شراب میں ''تسنیم'' کے پانی کی ملاوٹ ہوگی''۔﴿۲۷﴾

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

''(وہ تسنیم) ایک ایسا پانی کا ''چشمہ'' ہے جس سے اللہ کے نیک بندے پئیں گے''۔﴿۲۸﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾

''بیشک مجرم (انکار کرنے والے) لوگ (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنستے تھے''۔﴿۲۹﴾

وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾

''اور جب وہ لوگ (ایمان والوں) کے پاس سے گزرتے تھے تو ایک دوسرے کو آنکھیں مار کر اشارہ کرتے تھے''۔﴿۳۰﴾

وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

''اور جب (انکار کرنے والے اپنے) گھروں کو لوٹتے تو ''مزے'' لیتے ہوئے لوٹتے (ایمان والوں کا ''مذاق'' اڑاتے ہوئے واپس ہوتے)''۔﴿۳۱﴾

وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

''اور جب ایمان والوں کو دیکھتے، تو کافر لوگ کہتے کہ بیشک (یہ ایمان والے) گمراہ ہیں (بھٹکے ہوئے ہیں)''۔﴿۳۲﴾

وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

''جب کہ وہ کافر لوگ ایمان والوں پر نگران (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے''۔﴿۳۳﴾

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾
عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

’’آج (قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر ہنس رہے ہوں گے‘‘۔﴿٣٤﴾
’’تختوں (مسندوں) پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے‘‘۔﴿٣٥﴾
’’بیشک آج کافروں کو ان کے ’’کرتوتوں‘‘ کا پورا پورا بدلہ مل گیا‘‘۔﴿٣٦﴾

(84) سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ

آیات: 25 | رکوع: 1

سورہ ’’اِنْشِقَاق‘‘ کے بارے میں:

سورہ ’’اِنْشِقَاق‘‘ نمبر (84)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (83)۔ اَلْاِنْشِقَاقُ: پھٹ جانا۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ’’اِنْشِقَاق‘‘ مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ’’مکی‘‘ ہے۔ اس سورہ میں (25) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ ’’اِنْشِقَاق‘‘ کی فضیلت:

’’جو قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دنیا میں دیکھنا چاہتا ہے وہ ’’سورہ انشقاق‘‘ پڑھ لے:

(سنن الترمذی۔ أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ بَاب وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ حدیث نمبر 3333)۔(صحیح)۔ عَنِ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ. عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے اچھا لگے کہ وہ قیامت کا دن دیکھے اور اس طرح دیکھے کہ اس نے آنکھوں سے دیکھا ہے تو اسے چاہیے کہ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) اور (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) اور (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) پڑھ لے۔

سورہ ’’اِنْشِقَاق‘‘ کا خلاصہ:

(۱) سورہ ’’اِنْشِقَاق‘‘ کے شروع میں قیامت کا ذکر ہے۔ (۲) انسان سے خطاب ہے کہ اے انسان تو اپنے رب سے ملنے والا ہے۔ (۳) نامۂ اعمال جس کے دائیں ہاتھ میں ملے گا وہ کامیاب ہوگا، اور جس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا وہ ناکام ہوگا۔ (۴) اللہ نے ’’شفق‘‘ (آسمان میں شام کی لالی) رات اور چاند کی قسم کھا کر کہا کہ قیامت آنے والی ہے۔ (۵) اخیر میں ہے کہ نیک لوگوں کو کبھی نہ ختم ہونے والا بدلہ ملے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ﴿۱﴾

''جب آسمان پھٹ جائے گا''۔﴿۱﴾

وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ۙ﴿۲﴾

''اور آسمان اپنے رب کا حکم مان لے گا، اور اسے ماننا ہی پڑے گا''۔﴿۲﴾

وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ﴿۳﴾

''اور جب زمین پھیلا دی جائے گی''۔﴿۳﴾

وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾

''اور وہ اپنے اندر کی سب چیز باہر نکال کر خالی ہو جائے گی''۔﴿۴﴾

وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾

''اور زمین اپنے رب کا حکم مان لے گی، اور اسے ماننا ہی پڑے گا (تب قیامت قائم ہو جائے گی)''۔﴿۵﴾

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا فَمُلٰقِیۡہِ ۚ﴿۶﴾

''اے انسان! بیشک تو اپنے رب کے پاس (جانے کے لیے) سخت محنت کر رہا ہے، پھر تو اللہ سے ملنے والا ہے''۔﴿۶﴾

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ ۙ﴿۷﴾

''تو جس شخص کا ''نامۂ اعمال'' اس کے دائیں (سیدھے) ہاتھ میں دیا جائے گا''۔﴿۷﴾

فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾

''تو (نیک آدمی کا) حساب آسان ہوگا''۔﴿۸﴾

وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾

''اور وہ (نیک آدمی) اپنے گھر والوں کے پاس ہنسی خوشی واپس آجائے گا''۔﴿۹﴾

وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ ۙ﴿۱۰﴾

''اور جس کا ''نامہ اعمال'' اس کے پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا''۔﴿۱۰﴾

فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾

''تو وہ (برا آدمی) موت کو پکارے گا''۔﴿۱۱﴾

وَّ یَصۡلٰی سَعِیۡرًا ﴿۱۲﴾

''اور (وہ برا آدمی) بھڑکتی ہوئی آگ (جہنم) میں داخل ہوگا''۔﴿۱۲﴾

اِنَّہٗ کَانَ فِیۡۤ اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾

''اس سے پہلے وہ (برا آدمی) اپنے گھر والوں کے بیچ بہت خوش تھا''۔﴿۱۳﴾

اِنَّہٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ یَّحُوۡرَ ۚ﴿۱۴﴾

''بیشک وہ (برا آدمی) یہ سمجھتا تھا کہ وہ کبھی بھی (اپنے رب) کے سامنے حاضر نہیں ہوگا''۔﴿۱۴﴾

بَلٰۤی ۚۛ اِنَّ رَبَّہٗ کَانَ بِہٖ بَصِیۡرًا ﴿۱۵﴾

''ہاں! اس کا رب اسے خوب دیکھ رہا تھا''۔﴿۱۵﴾

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾

''میں ''شفق'' (آسمان میں شام کی سرخی اور لالی) کی قسم کھاتا ہوں''۔﴿۱۶﴾

وَ الَّیۡلِ وَ مَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾

''اور رات کی، اور رات کی جمع کی ہوئی چیزوں (جیسے حیوانات وغیرہ) کی قسم کھاتا ہوں''۔﴿۱۷﴾

وَ الۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

''اور چاند کی قسم کھاتا ہوں، جب وہ پورا ہو جاتا ہے''۔﴿۱۸﴾

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾

"تم سب ضرور ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف بڑھتے جاؤ گے (یہاں تک کہ اللہ کے پاس پہنچ جاؤ گے)"۔﴿۱۹﴾

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾

"پھر (انکار کرنے والے) لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟"۔﴿۲۰﴾

وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ السجدة ۱۳

"اور جب ان (کافروں) کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے"۔﴿۲۱﴾۔ (سورہ انشقاق کی یہ آیت (۲۱) پر "تلاوت کا سجدہ" ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۱۳) ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ "سجدۂ تلاوت" کی دعا: "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ" (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت و قوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھ دی)۔ (سنن الترمذی۔ كِتَابُ الدَّعَوَاتْ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر۔3425)۔ (صحیح))۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

"بلکہ کافر (انکار کرنے والے) تو الٹا "حق" کو جھٹلاتے ہیں"۔﴿۲۲﴾

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾

"اور اللہ خوب اچھی طرح جانتا ہے جو (انکار کرنے والے) اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں"۔﴿۲۳﴾

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾

"اس لیے آپ (ﷺ انکار کرنے والوں کو) دردناک (بہت تکلیف والے) عذاب کی خوش خبری سنا دیجیے"۔﴿۲۴﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع ۹

"مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا "اجر" (بدلہ) ہے"۔﴿۲۵﴾

آیات: 22 | (85) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 1

سورہ "بُرُوْج" کے بارے میں:

سورہ "بُرُوْج" نمبر (85)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (27)۔ اَلْبُرُوْج: برجوں/ستارے اور سیارے۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "بُرُوْج" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (22) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

یہ سورہ "بُرُوْج" "مکی دور" میں نازل ہوئی، اس سورہ کے ذریعے سے صحابہ کرام کو حوصلہ دیا گیا اور دشمنوں کے ظلم وستم پر صبر کرنے کو کہا گیا۔ جس طرح پرانے زمانے میں "اصحاب الاخدود" کے ظلم پر ایمان والوں نے صبر کیا تھا مسلمان بھی صبر کریں۔ ظلم وستم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے۔ جس طرح "اصحاب الاخدود" پر لعنت کی گئی ہے۔

کہا گیا ہے کہ آسمان میں ''بارہ بُروج'' ہیں۔ جیسے ''ستاروں کا جھرمٹ'' یا ''مجمع النجوم'' (Constalations) ہیں۔ اُن ہی برجوں کا ذکر سورہ حجر کی آیت نمبر (16) میں ہے۔ ان برجوں کے ناموں سے ہی ان کی شکلوں کا کچھ نہ کچھ تصور ذہن میں آجاتا ہے۔ وہ بارہ یہ ہیں: (۱) حمل، (۲) ثور، (۳) جوزا، (۴) سرطان، (۵) اسد، (۶) سنبلہ، (۷) میزان، (۸) عقرب، (۹) قوس، (۱۰) جدی، (۱۱) دلو، (۱۲) حوت۔ اکثر علماء نے ''بُروج'' سے مراد: آسمان کے ستارے اور سیارے لیے ہیں جو رات کے وقت آسمان کو خوبصورت بناتے ہیں، لغت کے حساب سے: ''بُرج'' ٹاور اور اونچی چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سورہ "بُرُوْج" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "بُرُوْج" کے شروع کی ''تین آیتوں'' میں اللہ نے ''چار چیزوں'' کی قسم کھا کر ''اصحاب الاخدود'' (گڑھا کھود کر ایمان والوں) کو مارنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ (۲) ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ (۳) کہا گیا کہ اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے، اللہ بہت معاف کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا بھی ہے۔ (۴) فرعون اور قوم ثمود کا ذکر ہے۔ (۵) اخیر میں ہے کہ قرآن ''لوح محفوظ'' میں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۱﴾

''برجوں والے (سورج، چاند، ستارے اور سیاروں والے) آسمان کی قسم''۔﴿۱﴾

وَ الۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۲﴾

''اور وعدہ کیے گئے (قیامت کے) دن کی قسم''۔﴿۲﴾

وَ شَاہِدٍ وَّ مَشۡہُوۡدٍ ؕ﴿۳﴾

''اور دیکھنے والے کی اور دیکھی جانے والی چیزوں کی قسم''۔﴿۳﴾۔

(''شَاهِدٌ'' اور ''مَشْهُوْدٌ'' سے مراد کیا ہے؟: اس میں بڑا اختلاف ہے۔ (۱) کسی نے کہا: ''شَاهِدٌ'' سے مراد۔ جمعہ کا دن ہے، جو گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں حاضر ہوتا ہے۔ اور ''مَشْهُوْدٌ'' سے مراد۔ عرفہ کی ''جگہ'' ہے، جس جگہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ (۲) اور کسی نے کہا: ''شَاهِدٌ'' سے مراد۔ ''يَوْمُ النَّحْرِ۔ قربانی کا دن۔ اور ''مَشْهُوْدٌ'' سے مراد عرفہ کا ''دن'' ہے۔ (۳) اور کسی نے کہا: ''شَاهِدٌ'' سے مراد۔ قیامت کے دن جمع کی جانے والی مخلوق کا ہر فرد مراد ہے جو قیامت اور اس کی ہولنا کیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ اور ''مَشْهُوْدٌ'' سے مراد قیامت کا ''دن'' ہے۔ (۴) اور کسی نے کہا: ''شَاهِدٌ'' سے مراد۔ انبیاء، اور نیک لوگ ہیں۔ اور ''مَشْهُوْدٌ'' سے مراد۔ نبیوں کی قومیں ہیں جن پر وہ انبیاء اور نیک لوگ گواہی دیں گے۔ ایک حدیث ہے۔ (سنن ترمذی۔ کتاب تفسیر القرآن۔ حدیث نمبر۔ 3339 (حسن)۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ) سے مراد قیامت کا دن ہے۔ اور (اَلْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ) سے مراد، جمعہ کا دن ہے)۔

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِۙ﴿۴﴾

''خندقوں والے (گڑھا کھود کر ایمان والوں کو جلانے والے) ہلاک وبرباد ہو گئے''۔﴿۴﴾۔ (خندق کھود کر ایمان والوں کو مارنے والے کون تھے؟ کہا جاتا ہے کہ ''ذونواس یہودی'' بادشاہ اوراس کے ماننے والے تھے۔''سنن ترمذی'' کی ایک لمبی حدیث ہے۔ مختصر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک لڑکا تھا، اس پر کئی لوگ ایمان لے آئے تو اس زمانے کے ایک بادشاہ نے ایمان لانے والوں کے لیے کئی ایک کھائیاں (گڈھے) کھودوائے اوراس میں لکڑیاں ڈلوادیں اور آگ بھڑکا دی، لوگوں کو اکٹھا کر کے کہا: جو اپنے (نئے) دین سے پھر جائے گا اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو اپنے دین سے نہ پلٹے گا ہم اسے اس آگ میں جھونک دیں گے، پھر وہ انھیں ان گڈھوں میں ڈالنے لگا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ انھیں لوگوں کے متعلق فرماتا ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت (قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ) » سے لے کر (الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ) تک پڑھی۔ راوی کہتے ہیں: لڑکا (سولی پر لٹکا کر قتل کر دیئے جانے کے بعد) دفن کر دیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ لڑکا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں زمین سے نکالا گیا، اس کی انگلیاں اس کی کنپٹی پر اسی طرح رکھی ہوئی تھیں جس طرح اس نے اپنے قتل ہوتے وقت رکھا تھا۔ سنن ترمذی ۔کتاب تفسیر القرآن۔حدیث نمبر۔3340۔(حسن)۔

النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِۙ﴿۵﴾

''(یعنی) وہ بھڑکتی ہوئی آگ تھی جو بڑی بڑی لکڑیوں سے (جلائی گئی) تھی''۔﴿۵﴾

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌۙ﴿۶﴾

''جب (ایمان والوں کو جلانے والے لوگ) اس گڑھے (خندق) کے چاروں طرف بیٹھے ہوئے تھے''۔﴿۶﴾

وَّ هُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌؕ﴿۷﴾

''اور ایمان والوں کے ساتھ جو ظلم وہ لوگ کر رہے تھے، وہ اس کا تماشا دیکھ رہے تھے''۔﴿۷﴾

وَ مَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِۙ﴿۸﴾

''اور (ظلم کرنے والوں) کی دشمنی ایمان والوں سے صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ لوگ اللہ پر ایمان لائے تھے، جو سب پر غالب، (بڑا زبردست)، سب تعریف کے لائق (خوبیوں والا) ہے''۔﴿۸﴾

الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌؕ﴿۹﴾

''جو اللہ آسمان وزمین کا مالک (بادشاہ) ہے، اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے (ہر چیز پر نگاہ رکھے ہوئے ہے)''۔﴿۹﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِؕ﴿۱۰﴾

''بیشک جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم کیا ہے، پھر توبہ نہیں کی ہے، تو ایسے ہی ظلم کرنے والوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور ان کے لیے آگ کا عذاب ہے''۔﴿۱۰﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ ذٰلِكَ

''بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور یہ سب سے بڑی کامیابی

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾	ہے"۔﴿١١﴾
اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾	"بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے"۔﴿١٢﴾
اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ﴿١٣﴾	"وہی اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے، اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا"۔﴿١٣﴾
وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿١٤﴾	"اور وہی اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت محبت کرنے والا ہے"۔﴿١٤﴾
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾	"وہی اللہ عرش کا مالک، بڑی شان والا ہے، (بزرگی والا ہے)"۔﴿١٥﴾
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾	"وہی اللہ جو چاہتا ہے، کر گزرتا ہے"۔﴿١٦﴾
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿١٧﴾	"کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟"۔﴿١٧﴾
فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴿١٨﴾	"(یعنی) فرعون اور ثمود کی خبر (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی)"۔﴿١٨﴾
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾	"اس کے باوجود کافر لوگ حق کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں"۔﴿١٩﴾
وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾	"جب کہ اللہ نے ان (کافروں) کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے"۔﴿٢٠﴾
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾	"بلکہ یہ بڑی "شان" والا قرآن ہے"۔﴿٢١﴾
فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾	"جو لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے"۔﴿٢٢﴾

آیات: 17 — (86) سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ — رکوع: 1

سورہ "طَارِق" کے بارے میں:

سورہ "طَارِق" نمبر (86)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (36)۔ اَلطَّارِقُ: چمکتا ہوا ستارہ۔ اس سے مراد "زُحل" یا "ثریا" یا ہر چمکدار ستارا ہے۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "طَارِق" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (17) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "طَارِق" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "طَارِق" کے شروع میں اللہ نے چمکتے ہوئے ستارے کی قسم کھا کر کہا کہ ہر انسان کے لیے ایک نگران فرشتہ مقرر ہے۔ (۲) اللہ نے انسان کی پیدائش پر غور کرنے کو کہا کہ اس نے انسان کو حقیر پانی (منی) سے پیدا کیا ہے۔ (۳) قیامت کا منظر ہے سارے بھید اس دن کھل جائیں گے۔ (۴) اللہ نے آسمان اور زمین کی قسم کھا کر کہا کہ قرآن "دوٹوک" بات ہے۔ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا قرآن ہے۔ (۵) لوگ چال چل رہے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾
"آسمان کی قسم، اور رات کو آنے والے کی قسم"۔ ﴿۱﴾

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾
"اور کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟"۔ ﴿۲﴾

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾
"وہ چمکنے والا ستارہ ہے"۔ ﴿۳﴾

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾
"ہر ایک جان پر نگرانی (دیکھ ریکھ) کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہے"۔ ﴿۴﴾

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾
"انسان غور کرلے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟"۔ ﴿۵﴾

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾
"ایک اُچھلتے ہوئے پانی (منی کے قطرے) سے پیدا کیا گیا ہے"۔ ﴿۶﴾

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾
"جو (منی کا قطرہ باپ کی) پیٹھ اور (ماں کے سینے کی) ہڈیوں (پسلیوں) کے بیچ سے نکلتا ہے"۔ ﴿۷﴾

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾
"بیشک (اللہ انسان کو) دوبارہ پیدا کرنے کی پوری طاقت رکھتا ہے"۔ ﴿۸﴾۔ (دوسرا ترجمہ: بیشک اللہ اس منی کے قطرے کو دوبارہ انسان کے اندر لوٹانے کی پوری طاقت رکھتا ہے)۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾
"جس (قیامت کے) دن سارے بھید کھل جائیں گے (جس دن سب چھپی ہوئی باتوں کی جانچ ہوگی)"۔ ﴿۹﴾

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾
"تو اس دن انسان کے پاس نہ خود کی کوئی طاقت ہوگی، اور نہ ہی اس کا کوئی مددگار ہوگا"۔ ﴿۱۰﴾

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾
"بارش برسانے والے آسمان کی قسم!"۔ ﴿۱۱﴾

وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾
"اور پھٹنے والی زمین کی قسم!"۔ ﴿۱۲﴾

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾
"بیشک یہ (قرآن سچ کو جھوٹ سے) جدا کرنے والا ہے (یہ قرآن دو ٹوک صاف ستھری بات ہے)"۔ ﴿۱۳﴾

وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ﴿۱۴﴾
"اور یہ (قرآن) کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے"۔ ﴿۱۴﴾

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ﴿۱۵﴾
"بیشک یہ (انکار کرنے والے) سازش کرنے میں لگے ہوئے ہیں"۔ ﴿۱۵﴾

وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ۚ﴿۱۶﴾
"اور میں بھی "تدبیر" کر رہا ہوں"۔ ﴿۱۶﴾

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۠﴿۱۷﴾ ع
"تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کافروں کو تھوڑی سی چھوٹ دے دیجیے، کچھ دنوں تک انھیں اپنے حال پر چھوڑ دیجیے"۔ ﴿۱۷﴾

رکوع:1 (87) سُوۡرَۃُ الۡاَعۡلٰی مَکِّیَّۃٌ آیات:19

سورہ "اَعۡلٰی" کے بارے میں:

سورہ "اَعۡلٰی" نمبر(87)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر(8)۔ اَلۡاَعۡلٰی: سب سے بلند/سب سے بڑا۔آیت نمبر (1)میں ہے۔

سورہ "اَعۡلٰی" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔اس سورہ میں(19) آیتیں ہیں اور(1)رکوع ہے۔

سورہ "اعلیٰ" کی فضیلت:

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم "سورہ اعلیٰ" کو "عیدین/عیداور بقرعید" کی "پہلی" رکعت میں پڑھا کرتے تھے:

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم "سورہ اعلیٰ" کو "جمعہ" کی "پہلی" رکعت میں پڑھا کرتے تھے:

(صحيح مسلم۔ كتاب الجُمُعة۔ بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ۔حدیث نمبر: 878)- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ«، قَالَ: »وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ«. نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "عیدین" (عیداور بقرعید) اور جمعہ میں (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) اور (وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) پڑھا کرتے تھے، اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوتیں تب بھی ان ہی دونوں سورتوں کو "دونوں نمازوں" (عیدین اور جمعہ) میں پڑھتے تھے"۔

(۳) وتر کی "پہلی" رکعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم "سورہ اعلیٰ" پڑھا کرتے تھے:

(سنن ترمذی ۔ أَبْوَابُ الوِتْرِ۔بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي الوِتْرِ۔حدیث نمبر۔462)۔(صحیح)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الوِتْرِ: بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ "۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى) اور (قُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرُونَ) اور (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) "تینوں" کو ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے"۔

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو "عشاء" کی نماز میں "سورہ اعلیٰ" پڑھانے کا حکم دیا:

(صحيح مسلم ۔كتاب الصلاة۔باب القراء ۃ فی العشاء۔حدیث نمبر۔465) ۔عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ، فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ، فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا،

فَصَلَّى، فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ؟ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ، فَاقْرَأْ بِ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا۔ وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى۔ وَاقْرَأْ: بِاسْمِ رَبِّكَ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى"۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی۔ ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔ معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے کہا: وہ "منافق" ہے۔ یہ خبر اس شخص کو پہنچی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: "اے معاذ! کیا تم فسادی ہونا چاہتے ہو؟ جب تم امامت کرو تو (والشَّمْسِ وَضُحَاهَا)، (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى)، (اقْرَأْ: بِاسْمِ رَبِّكَ)، (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) پڑھو"۔

سورہ "اَعْلٰی" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "اَعْلٰی" کے شروع میں ہے کہ اللہ سب سے بلند ہے، سب سے بڑا ہے، اسی نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ قرآن ہم آپ کو پڑھا دیں گے تو آپ نہیں بھولیں گے۔ (۳) آپ لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں۔ (۴) جو سدھر گیا وہ کامیاب ہوگیا۔ (۵) انسان دنیا کو سب کچھ سمجھتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے۔ (۶) اخیر میں ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے "صحیفے" کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے اس رب کی تسبیح (پاکی) بیان کیجیے جو سب سے اونچا ہے، (جس کی شان سب سے اونچی ہے)"۔ ۝١

الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢

"جس اللہ نے پیدا کیا، اور بالکل ٹھیک ٹھاک (درست) کر دیا"۔ ۝٢

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣

"جس اللہ نے ہر چیز کا اندازہ لگایا، اور صحیح راستہ دکھایا، (جس نے تقدیر بنائی پھر راستہ دکھایا)"۔ ۝٣

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤

"اور جس اللہ نے چارہ (گھاس) اُگایا"۔ ۝٤

فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۝٥

"پھر اسی اللہ نے اس گھاس (کو سکھا کر) کالے رنگ کا بنا دیا"۔ ۝٥

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم آپ کو (قرآن) پڑھا دیں گے، پھر آپ اسے کبھی نہیں بھولیں گے"۔ ۝٦

اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

"مگر اتنا (بھولیں گے) جتنا اللہ (بھلانا) چاہے گا، وہی اللہ کھلی اور چھپی

يَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾
سب چیز کو اچھی طرح جانتا ہے''۔﴿۷﴾

وَ نُیَسِّرُکَ لِلۡیُسۡرٰی ۚ﴿ۖ۸﴾
''اور ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو آسان راستے کی توفیق دیں گے''۔﴿۸﴾۔

(اس آیت کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں: (۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسانی کے ساتھ قرآن یاد رہے گا۔ (۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسان دین پر چلائیں گے۔ (۳) دین پر چلنا ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے آسان بنا دیں گے۔ (۴) اسلام کے راستے سے سب رکاوٹوں کو ہم دور کر دیں گے اس طرح کامیابی کے راستے پر چلنا آسان ہو جائے گا۔ (۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری صرف پیغام پہنچانا ہے، اس کے آگے کسی مشکل میں پڑنا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے)۔

فَذَکِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّکۡرٰی ؕ﴿۹﴾
''جب تک نصیحت سے کچھ فائدہ ہو تب تک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نصیحت کرتے رہیں''۔﴿۹﴾

سَیَذَّکَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی ﴿ۙ۱۰﴾
''جو اللہ سے ڈرے گا وہ جلد ہی نصیحت قبول کرے گا''۔﴿۱۰﴾

وَ یَتَجَنَّبُہَا الۡاَشۡقَی ﴿ۙ۱۱﴾
''اور اس (نصیحت سے) بدبخت (بُرا انسان) دور رہے گا''۔﴿۱۱﴾

الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ﴿ۚ۱۲﴾
''جو (بُرا انسان) بڑی آگ (جہنم) میں داخل ہو گا''۔﴿۱۲﴾

ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَ لَا یَحۡیٰی ﴿ؕ۱۳﴾
''جس جہنم میں (بُرا انسان) نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا''۔﴿۱۳﴾

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿ۙ۱۴﴾
''بے شک وہ کامیاب ہو گیا جو (کفر و شرک سے) پاک ہو گیا''۔﴿۱۴﴾

وَ ذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿ؕ۱۵﴾
''اور جو اپنے رب کو یاد کرتا رہا، اور نماز پڑھتا رہا (وہ کامیاب ہو گیا)''۔﴿۱۵﴾

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۫ۖ۱۶﴾
''(اے لوگو!) بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (دنیا کو آگے رکھتے ہو)''۔﴿۱۶﴾

وَ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴿ؕ۱۷﴾
''جب کہ آخرت زیادہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے''۔﴿۱۷﴾

اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿ۙ۱۸﴾
''بیشک یہی (بات) پہلے صحیفوں (آسمانی کتابوں) میں (کہی گئی تھی)''۔﴿۱۸﴾

صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿۱۹﴾ ع
''(یعنی) ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں (کتابوں) میں''۔﴿۱۹﴾

(88) سُوۡرَۃُ الۡغٰشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ

آیات: 26 | رکوع: 1

سورہ "غَاشِیَۃ" کے بارے میں:

سورہ "غَاشِیَۃ" نمبر (88)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (68)۔ اَلۡغَاشِیَۃُ: چھپا لینے والی/ قیامت۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "غَاشِیَۃ" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (26) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "غَاشِيَة" کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "غاشیہ" کو "عیدین/عیداور بقرعید" کی "دوسری" رکعت میں پڑھا کرتے تھے:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "غاشیہ" کو "جمعہ" کی "دوسری" رکعت میں پڑھا کرتے تھے:

(صحيح مسلم- كتاب الجُمُعة- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ- حدیث نمبر 878) - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ«قَالَ: »وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ«. نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "عیدین" (عیداور بقرعید) اور جمعہ میں (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) اور (وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) پڑھا کرتے تھے، اور جب جمعہ اور عید دونوں ایک دن میں ہوتیں تب بھی ان ہی دونوں سورتوں کو "دونوں نمازوں" (عیدین اور جمعہ) میں پڑھتے تھے"۔

سورہ "غَاشِيَة" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "غَاشِيَة" کے شروع میں قیامت کا ذکر ہے۔ (۲) جہنمی کھانے کا ذکر ہے جس کھانے میں کانٹا ہوگا جس سے نہ جسم موٹا ہوگا اور نہ ہی بھوک مٹے گی۔ (۳) جنتی نعمتوں کا ذکر ہے، جنت میں بیکار کی باتیں نہیں سنیں گے، جس جنت میں نہریں بہہ رہی ہیں، نرم تکیے، بہترین قالین ہیں۔ (۴) اونٹ، آسمان، پہاڑ اور زمین پر غور کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ (۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی پر داروغہ نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ (۶) اخیر میں ہے کہ حساب لینا ہماری ذمہ داری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے پاس چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟"۔ ۝١

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢

"قیامت کے دن کچھ چہرے (ڈر کے مارے) جھکے ہوئے ہوں گے"۔ ۝٢

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣

"(کچھ چہرے) بہت زیادہ محنتی ہوں گے، تھکے ہوئے ہوں گے"۔ ۝٣

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤

"وہ (جہنمی لوگ) گرم آگ (جہنم) میں داخل ہوں گے"۔ ۝٤

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥

"(جہنمی لوگوں کو) کھولتے ہوئے چشمے کا "پانی" پلایا جائے گا"۔ ۝٥

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦

"(جہنمی لوگوں) کا کھانا کانٹے والی سوکھی گھاس کے سوا کچھ نہیں ہوگا"۔ ۝٦

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

”جو کھانا نہ جسم کو موٹا کرے گا، اور نہ ہی بھوک کو مٹائے گا“۔ ۝٧

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨

”(قیامت کے دن) کچھ چہرے ”ترو تازہ“ (خوش) ہوں گے“۔ ۝٨

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩

”(دنیا میں کی ہوئی) اپنی محنت سے خوش ہوں گے“۔ ۝٩

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠

”بلند جنت میں ہوں گے“۔ ۝١٠

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١

”جنت میں کوئی ”بکواس“ (بیکار بات) نہیں سنیں گے“۔ ۝١١

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢

وقف لازم

”جنت میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے“۔ ۝١٢

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣

”جنت میں اونچے اونچے تخت ہوں گے (بیٹھنے کے لیے اونچی اونچی جگہیں ہوں گی)“۔ ۝١٣

وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤

”پینے کے برتن ہوں گے“۔ ۝١٤

وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥

”اور لائن سے لگے ہوئے نرم تکیے ہوں گے“۔ ۝١٥

وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦

”اور بچھے ہوئے قالین ہوں گے“۔ ۝١٦

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧ وقفة

”کیا (انکار کرنے والے لوگ) اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟“۔ ۝١٧ وقفة

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وقفة

”اور (انکار کرنے والے لوگ) آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے بلند (اونچا) کیا گیا ہے؟“۔ ۝١٨ وقفة

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وقفة

”اور (انکار کرنے والے لوگ) پہاڑ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے (زمین میں) گاڑ دیا گیا ہے؟“۔ ۝١٩ وقفة

وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ وقفة

”اور (انکار کرنے والے لوگ) زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے بچھا دی گئی ہے؟“۔ ۝٢٠ وقفة

فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١

”آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نصیحت کرتے رہیں، بیشک آپ نصیحت کرنے والے ہیں“۔ ۝٢١

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢

”آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں پر داروغہ نہیں ہیں، (زبردستی کرنے والے نہیں ہیں)“۔ ۝٢٢

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝٢٣

”مگر جو منہ پھیرے گا، اور کفر (حق کا انکار) کرے گا“۔ ۝٢٣

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝٢٤

”تو اللہ اس (انکار کرنے والے) کو سب سے بڑا عذاب دے گا“۔ ۝٢٤

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝٢٥

”بے شک (لوگوں) کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے“۔ ۝٢٥

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦ ع

”پھر ہمیں ہی لوگوں کا حساب لینا ہے“۔ ۝٢٦

النصف

رکوع:1 (89) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ آیات:30

سورہ "فَجر" کے بارے میں:

سورہ "فَجر" نمبر(89)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر(10)۔ اَلْفَجْرِ: فجر کا وقت۔آیت نمبر(1) میں ہے۔
قتادہ نے کہا: محرم کی پہلی تاریخ ہے۔مجاہد نے کہا: قربانی کا دن ہے۔ضحاک نے کہا: ذی الحجہ کا پہلا دن ہے۔
سورہ "فَجر" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔اس سورہ میں (30) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

صبح کے وقت کی اہمیت:

صبح سحر کے نمودار ہونے کے وقت کی اہمیت بہت زیادہ ہے: اس وقت غفلت میں سوئی ہوئی ساری دنیا کو بیداری کا پیغام ہے۔رات میں انسان "تھکان سے چور" ہوتا ہے اور صبح کے وقت "تھکان سے دور" ہوتا ہے، اس لیے صبح کے وقت کی اہمیت ہے۔تازہ دم ہوجاتا ہے۔

سورہ "فَجر" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "فَجر" کے شروع کی "چار" آیتوں میں اللہ نے چار چیزوں کی قسم کھائی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔ (۲) قوم عاد اور ثمود اور فرعون کے ساتھ اللہ نے کیا کیا؟ ہر ایک اللہ کی نگاہ میں ہے۔ (۳) انسان کی حالت کا ذکر ہے کہ جب اللہ دیتا ہے تو خوش ہوجاتا ہے اور جب لے لیتا ہے تو ناراض ہوجاتا ہے۔ (۴) یتیموں کی عزت نہیں کرتے ہو، مسکینوں کو کھانا کھلانے پر نہیں ابھارتے ہو، مال کو جمع کر کے رکھتے ہو، مال سے بڑی محبت کرتے ہو۔ (۵) قیامت کے دن جہنم سامنے لائی جائے گی، اس دن انسان اپنے کیے کو یاد کرے گا۔ (۶) جنت میں جانے والی "نَفْسٌ مُّطْمَئِنَّةٌ" (سکون والی نفس) کا ذکر ہے۔رب کی طرف سے جنت میں جانے کا پروانہ مل گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾	"فجر کی قسم"۔﴿۱﴾ ۔(اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔
وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾	"اور (ذی الحجہ کے شروع کی) دس راتوں کی قسم"۔﴿۲﴾
وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾	"اور "جفت" اور "طاق" کی قسم (ہر چیز کے جوڑے، اور اکیلے کی

قسم)''۔﴿۳﴾۔(دوسرا ترجمہ: اور ''جفت'' (مخلوق کی قسم)، اور ''طاق'' (پیدا کرنے والے ''ایک'' اللہ کی) قسم۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾
''اور رات کی قسم جب وہ گزر جائے''۔﴿۴﴾

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾
''عقل والوں کے لیے ان باتوں میں ضرور ایک بھاری قسم ہے کہ (کافروں کو عذاب ہوگا)''۔﴿۵﴾۔(دوسرا ترجمہ: کیا یہ باتیں عقل والوں کے نزدیک قسم کھانے کے لائق نہیں ہے؟)۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾
''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے (ہود علیہ السلام کی قوم) عاد کے ساتھ کیا کیا؟''۔﴿۶﴾

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾
''لمبے لمبے کھمبوں والے 'عاد ارم' کے ساتھ (کیا کیا؟)''۔﴿۷﴾۔

(ہود علیہ السلام کی قوم عاد کو ''ارم'' کیوں کہا گیا؟ ان لوگوں کو ''عاد اولی'' کے ساتھ ساتھ ''عاد ارم'' بھی کہا جاتا ہے۔ مگر ''عاد ارم'' اس لحاظ سے کہ وہ لوگ ''ارم بن سام بن نوح'' کی اولاد تھے۔ اور ان لوگوں کو ''ذَاتِ الْعِمَادِ'' بھی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کے کئی توجیہات ہیں: (پہلی بات) یہ ہے کہ وہ لوگ خود بڑے لمبے تڑنگے تھے۔ (دوسری بات) یہ ہے کہ وہ لوگ بڑی بڑی بلند عمارتیں بناتے تھے۔ (تیسری بات) یہ ہے کہ جب وہ سفر کرتے تو اپنے خیمے (ٹینٹ) لگانے کے لیے بہت اونچی اور مضبوط لکڑیاں استعمال کرتے تھے، جیسے وہ ستون ہوں)۔

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾
''قوم عاد جیسی دنیا میں کوئی اور قوم پیدا نہیں کی گئی؟''۔﴿۸﴾

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾
''اور (صالح علیہ السلام کی قوم) ثمود کے ساتھ کیا کیا؟ جو (قریٰ) نامی وادی میں پتھر تراشتے تھے (اور گھر بناتے) تھے''۔﴿۹﴾

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾
''اور میخوں (کیلوں) والے فرعون کے ساتھ کیا کیا؟''۔﴿۱۰﴾

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾
''فرعونی لوگ شہروں میں (فساد کرنے میں) حد سے بڑھ گئے تھے''۔﴿۱۱﴾

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾
''فرعونیوں نے شہروں میں بہت زیادہ فساد پھیلا رکھا تھا''۔﴿۱۲﴾

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾
''تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب نے ان (فرعونیوں) پر عذاب کا کوڑا برسایا (عذاب بھیج دیا)''۔﴿۱۳﴾

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾
''بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب ''گھات'' میں ہے، (سب پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب کی نظر ہے)''۔﴿۱۴﴾

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾
''لیکن انسان کو جب اس کا رب آزماتا ہے، تو اسے عزت دیتا ہے اور نعمت عطا کرتا ہے۔ تو وہ انسان کہتا ہے کہ میرے رب نے میری عزت

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ۚ

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ۙ

وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ۙ

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ۙ

وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ؕ

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ۙ

وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ۚ

وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ؕ

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ۚ

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ۙ

وَّ لَا يُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ؕ

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ۗ

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ۚ

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ۙ

وَ ادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾ۧ

ع ۱۴

کی''۔ ﴿۱۵﴾

''اور جب انسان کو اس کا رب آزماتا ہے، تو اس کی روزی ''تنگ'' کردیتا ہے، تو وہ انسان کہتا ہے کہ (ہائے) میرے رب نے مجھے ذلیل ورسوا کردیا (میری بے عزتی کی)''۔ ﴿۱۶﴾

''(اے لوگو!) ہرگز نہیں! بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے ہو''۔ ﴿۱۷﴾

''اور (اے لوگو!) تم مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسروں کو نہیں ابھارتے ہو''۔ ﴿۱۸﴾

''اور (اے لوگو!) تم میراث میں ملے ہوئے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو''۔ ﴿۱۹﴾

''اور (اے لوگو!) تم لوگ مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو''۔ ﴿۲۰﴾

''ہرگز نہیں! جب زمین کوٹ کوٹ کر برابر کردی جائے گی''۔ ﴿۲۱﴾

''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب آئے گا، اور فرشتے صف باندھے ہوں گے''۔ ﴿۲۲﴾

''اور اس دن جہنم سامنے لائی جائے گی، اس دن انسان کو ''نصیحت'' ماننے کی ''سمجھ'' آجائے گی (مگر اس دن) ایسی سمجھ کا کیا فائدہ؟ (نصیحت ماننا تو دنیا میں تھا)''۔ ﴿۲۳﴾

''انسان کہے گا کہ اے کاش! میں اپنی (آخرت کی) زندگی کے لیے کچھ نیک اعمال (اچھے کام) پہلے ہی بھیج دیا ہوتا!''۔ ﴿۲۴﴾

''اس (قیامت کے) دن اللہ کے عذاب جیسا کوئی بھی عذاب نہیں دے گا''۔ ﴿۲۵﴾

''اور کوئی بھی اللہ کے باندھنے جیسا نہیں باندھے گا''۔ ﴿۲۶﴾

''(نیک لوگوں سے کہا جائے گا:) اے اطمینان والی روح!'' ﴿۲۷﴾

''(اے اطمینان والی جان!) اپنے رب کے پاس لوٹ جا۔ تو اللہ سے راضی، اللہ تجھ سے راضی''۔ ﴿۲۸﴾

''اور (اے اطمینان والی جان!) تو میرے (نیک) بندوں میں شامل ہوجا''۔ ﴿۲۹﴾

''اور (اے اطمینان والی جان!) میری جنت میں داخل ہوجا''۔ ﴿۳۰﴾

رکوع: 1 | (90) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ | آیات: 20

سورہ "بَلَد" کے بارے میں:

سورہ "بَلَد" نمبر (90)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (35)۔ اَلْبَلَد: شہر/مکہ۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔
سورہ "بَلَد" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (20) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ کفار مکہ کے یہاں بھی "مکہ" کی بڑی اہمیت تھی۔ اس سورہ میں نبی ﷺ کے لیے خوشخبری ہے کہ جلد ہی مکہ میں "فاتح" کی حیثیت سے داخل ہوں گے، اور وہی ہوا۔

سورہ "بَلَد" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "بَلَد" کے شروع کی "تین" آیتوں میں اللہ نے قسمیں کھائی ہیں، مکہ شہر کی قسم کھائی انسان اور اس کے بچوں کی قسم کھائی کہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔ (۲) انسان کو اللہ نے آنکھ، زبان اور ہونٹ کی نعمتیں یاد دلائی ہے۔ (۳) مشکل کام پر ثواب ہے وہ مشکل کام ہے: کسی کو غلامی یا جیل سے آزاد کرنا، بھوکے کو کھانا کھلانا، رشتہ دار اور مسکین کا خیال رکھنا۔ (۴) نیک لوگ جنتی ہیں اور برے لوگوں کے لیے آگ چاروں طرف سے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ①

"میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں"۔①۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ②

"جب کہ آپ (ﷺ) اس شہر (مکہ) میں موجود ہیں"۔②۔ (دوسرا ترجمہ: جب کہ آپ (ﷺ) اس شہر (مکہ) کو (کچھ وقت کے لیے) حلال کرنے والے ہیں)۔

وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ③

"باپ اور اس کی اولاد کی قسم"۔③۔ (باپ اور اس کی اولاد سے مراد کون ہے؟: (۱) کسی نے کہا: باپ سے مراد آدم علیہ السلام ہیں، تو آدم اور ان کی اولاد۔ (۲) کسی نے کہا: باپ سے مراد ابراہیم علیہ السلام ہیں، تو ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد۔ (۳) کسی نے کہا: یہاں ہر باپ اور اس کی اولاد مراد ہے۔)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾
”بیشک ہم نے انسان کو تکلیف (جھیلتے رہنے) والا پیدا کیا ہے“۔﴿۴﴾

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾
”کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا ”بس“ نہیں چلے گا؟“۔﴿۵﴾

یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾
”انسان کہتا ہے کہ میں نے بہت سارا مال خرچ کر دیا ہے“۔﴿۶﴾

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾
”کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا؟“۔﴿۷﴾

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۙ﴿۸﴾
”کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں نہیں دیں؟“۔﴿۸﴾

وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ۙ﴿۹﴾
”اور انسان کو ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے؟“۔﴿۹﴾

وَ هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ۚ﴿۱۰﴾
”اور ہم نے انسان کو دونوں راستے (سچے اور جھوٹے) دکھا دیئے ہیں“۔﴿۱۰﴾

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾
”پھر بھی وہ انسان (مشکل) گھاٹی میں داخل نہیں ہوا“۔﴿۱۱﴾

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾
”اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیا معلوم کہ (مشکل) گھاٹی کیا ہے؟“۔﴿۱۲﴾

فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾
”(غلامی یا جیل سے) کسی گردن کو آزاد کرانا“۔﴿۱۳﴾

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾
”یا (کسی بھوک والے دن) کسی بھوکے کو کھانا کھلانا“۔﴿۱۴﴾

یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾
”کسی رشتہ دار یتیم کو (کھانا کھلانا)“۔﴿۱۵﴾

اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾
”یا مٹی میں پڑے مسکین کو (کھانا کھلانا مشکل گھاٹی ہے)“۔﴿۱۶﴾

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾
”پھر (اسی کے ساتھ ساتھ) وہ ایمان لانے والوں، صبر کی ”نصیحت“ اور لوگوں پر رحم کی ”وصیت“ کرنے والوں میں سے ہو جائے“۔﴿۱۷﴾

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؕ﴿۱۸﴾
”یہی لوگ (قیامت کے دن) سیدھے ہاتھ والے (جنتی) ہیں“۔﴿۱۸﴾

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۱۹﴾
”اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی لوگ بائیں ہاتھ والے (جہنمی) ہیں“۔﴿۱۹﴾

عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۠﴿۲۰﴾
”(جہنمی لوگوں) پر چاروں طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی“۔﴿۲۰﴾

(91) سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ

آیات: 15 | رکوع: 1

سورہ ”شَمس“ کے بارے میں:

سورہ ”شَمس“ نمبر (91)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (26)۔ اَلشَّمْسُ: سورج۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ”شَمس“ مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ”مکی“ ہے۔ اس سورہ میں (15) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "شَمۡس" کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو "عشاء" کی نماز میں "شمس" پڑھانے کا حکم دیا:

(صحیح مسلم ۔کتاب الصلاۃ۔باب القراء ۃ فی العشاء۔حدیث نمبر 465) -عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ، فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ، فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا، فَصَلَّى، فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ؟ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ، فَاقْرَأْ بِـ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا۔ وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى۔ وَاقْرَأْ: بِاسْمِ رَبِّكَ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى"۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی۔ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے کہا: وہ "منافق" ہے۔یہ خبر اس شخص کو پہنچی۔وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: "اے معاذ! کیا تم فسادی ہونا چاہتے ہو؟ جب تم امامت کرو تو (والشَّمْسِ وَضُحَاهَا)، (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى)۔(اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)،(وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) پڑھو"۔

سورہ "شَمۡس" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "شَمۡس" کی شروع کی "۸" آیتوں میں اللہ نے "گیارہ چیزوں" کی قسم کھائی ہے،پہلی آیت میں سورج اور اس کی روشنی کی قسم، اور ساتویں آیت میں انسانی روح اور اللہ کی قسم ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔ (۲) کامیاب انسان کا ذکر ہے۔ (۳) ناکام انسان کا ذکر ہے۔(۴) صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کا ذکر ہے کہ ان لوگوں نے اونٹنی کو مار ڈالا تو اللہ کا عذاب آیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰىهَا ۪ۙ﴿۱﴾

"سورج اور اس کی "روشنی" (دھوپ) کی قسم"۔﴿۱﴾ ۔(اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۪ۙ﴿۲﴾

"اور (سورج) کے بعد آنے والے "چاند" کی قسم"۔﴿۲﴾

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۪ۙ﴿۳﴾

"اور سورج کو ظاہر کرنے والے "دن" کی قسم"۔﴿۳﴾

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤

''اور سورج کو چھپانے والی رات کی قسم''۔ ۝٤

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥

''اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے (اللہ) کی قسم''۔ ۝٥

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦

''اور زمین کی اور اس کے بچھانے والے (اللہ) کی قسم''۔ ۝٦

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧

''اور جان کی اور اس کو ٹھیک ٹھاک کرنے والے (اللہ) کی قسم''۔ ۝٧

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝٨

''پھر اللہ نے اس (جان) کو برائی (سے بچنے) اور نیکی کرنے کی سمجھ دی''۔ ۝٨ ۔(''٨'' آیتوں میں اللہ نے ''گیارہ'' چیزوں کی قسم کھائی ہے)۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩

''بیشک وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے ''نفس'' کو ''پاکیزہ'' بنالیا (روح کو گناہوں سے پاک کر لیا)''۔ ۝٩

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠

''اور بیشک وہ ناکام ہو گیا جس نے اپنے ''نفس'' کو ''گندا'' کر دیا (روح کو گناہوں سے گندا کر دیا)''۔ ۝١٠

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝١١

''قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (حق کو) جھٹلا دیا''۔ ۝١١

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝١٢

''جب قوم ثمود کا پتھر دل (سب سے بُرا) آدمی کھڑا ہوا''۔ ۝١٢ ۔(سب سے بُرا آدمی کون تھا۔ اس کا نام ''قدار بن سالف'' تھا، جو ''ابو زمعہ'' کی طرح تھا۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی ''کونچیں'' کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا)۔ اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لیے ایک بدبخت (قدار نامی) جو اپنی قوم میں ''ابو زمعہ'' کی طرح غالب اور طاقتور تھا، اٹھا۔ صحیح البخاری۔ كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ۔ حدیث نمبر-4942)۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣

''تو اللہ کے رسول (صالح علیہ السلام) نے کہا: تم لوگ اللہ کی اونٹنی کو نہ چھیڑو، اور پانی پینے کی باری سے اسے نہ روکو''۔ ۝١٣

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝١٤

''لیکن قوم ثمود نے رسول (صالح علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، اور اونٹنی کی ''کونچیں'' (پچھلی نسیں) کاٹ کر قتل کر دیا، تو اللہ نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر (چیخ اور زلزلہ کا) عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا''۔ ۝١٤

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٥ ع

''اور اللہ قوم ثمود کی (سزا) کے ''انجام'' سے نہیں ڈرتا (کہ اس کے بعد کیا ہو گا؟)''۔ ۝١٥

رکوع:1 | (92) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ | آیات:21

سورہ "لَیل" کے بارے میں:

سورہ "لَیل" نمبر(92)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر(9)۔ اَلَّیل: رات۔ آیت نمبر(1) میں ہے۔
سورہ "لَیل" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔اس سورہ میں (21) آیتیں ہیں اور(1) رکوع ہے۔

سورہ "لَیل" کی فضیلت:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو "عشاء" کی نماز میں "سورہ اعلیٰ" پڑھانے کا حکم دیا:

(صحيح مسلم ۔كتاب الصلاة۔باب القراء ة فى العشاء۔حدیث نمبر465) ۔عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ، فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ، فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا، فَصَلَّى، فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ؟ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ، فَاقْرَأْ بِـ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا۔ وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى۔ وَاقْرَأْ: بِاسْمِ رَبِّكَ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى"۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی۔ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے کہا: وہ "منافق" ہے۔یہ خبر اس شخص کو پہنچی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: "اے معاذ! کیا تم فسادی ہونا چاہتے ہو؟ جب تم امامت کرو تو (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا)، (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى)، (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)، (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) پڑھو"۔

سورہ "لیل" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "لَیل" کی شروع کی "۳" آیتوں میں اللہ نے "قسم" کھائی ہے، رات اور دن کی قسم کھائی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔ (۲) نیکی کرنے والوں کے لیے فائدے ہی فائدے ہیں، اللہ آسانی کر دے گا۔ (۳) جس نے حق کو جھٹلایا اس کے لیے پریشانی ہی پریشانی ہے۔ (۴) برے لوگوں کے لیے جہنم ہے۔ (۵) نیک لوگوں کے لیے جنت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

وَ الَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۙ﴿۱﴾	''چھا جانے والی رات کی قسم''۔﴿۱﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔
وَ النَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ﴿۲﴾	''روشن دن کی قسم''۔﴿۲﴾
وَ مَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰۤی ۙ﴿۳﴾	''نر اور مادہ (Male&Female) پیدا کرنے والے اللہ کی قسم''۔﴿۳﴾
اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ؕ﴿۴﴾	''بیشک (اے لوگو!) تم لوگوں کی کوشش الگ الگ قسم کی ہے''۔﴿۴﴾
فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَ اتَّقٰی ۙ﴿۵﴾	''تو جس نے (اللہ کے لیے) اپنا مال دیا، اور اللہ کی نافرمانی سے بچا رہا (اللہ سے ڈرتا رہا)''۔﴿۵﴾
وَ صَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۶﴾	''اور سب سے ''اچھی بات'' (اسلام) کو دل سے مانا''۔﴿۶﴾۔ (سب سے اچھی بات سے مراد: دین اسلام بھی ہے، ایمان بھی ہے، رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق بھی ہے، اور اچھے اخلاق بھی ہیں)۔
فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی ؕ﴿۷﴾	''تو ہم (نیک آدمی کے لیے جنت کے راستے کو) آسان کر دیتے ہیں''۔﴿۷﴾
وَ اَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَ اسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۸﴾	''اور جس نے بخیلی (کنجوسی) کی، اور بے پرواہ بنا رہا (اللہ کی کوئی پرواہ نہیں کی)''۔﴿۸﴾
وَ کَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۹﴾	''اور اس نے سب سے اچھی (اور سچی) بات (اسلام) کو جھٹلا دیا''۔﴿۹﴾
فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ؕ﴿۱۰﴾	''تو ہم (برے آدمی کے لیے جہنم کے راستے کو) آسان کر دیتے ہیں''۔﴿۱۰﴾
وَ مَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ؕ﴿۱۱﴾	''اور جب وہ (جہنم کے) گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا''۔﴿۱۱﴾
اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡہُدٰی ﴿۫ۖ۱۲﴾	''بیشک ہدایت دینا (سیدھا راستہ دکھانا) ہمارا کام ہے''۔﴿۱۲﴾
وَ اِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَۃَ وَ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۳﴾	''اور بیشک دنیا اور آخرت (دونوں کے) ہم ہی مالک ہیں''۔﴿۱۳﴾
فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ﴿ۚ۱۴﴾	''تو (اے لوگو!) بیشک میں نے تم لوگوں کو بھڑکتی ہوئی آگ (جہنم) سے ڈرا دیا ہے''۔﴿۱۴﴾
لَا یَصۡلٰىہَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَی ۙ﴿۱۵﴾	''اس آگ میں بڑا بد بخت (بدنصیب) ہی داخل ہوگا''۔﴿۱۵﴾
الَّذِیۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ﴿۱۶﴾	''جس نے (حق کو) جھٹلا دیا ہے، اور منہ موڑ لیا ہے''۔﴿۱۶﴾

وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾	''اور اللہ جہنم سے نیک (آدمی) کو ضرور بچا لے گا''۔ ﴿۱۷﴾
الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾	''جو (نیک آدمی) اپنی پاکی اور صفائی کے لیے (اللہ کے راستے میں) اپنا مال خرچ کرتا ہے''۔ ﴿۱۸﴾
وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾	''اس نیک آدمی پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے کہ جس کا بدلہ وہ چکا تا''۔ ﴿۱۹﴾
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾	''بلکہ اس نیک آدمی نے صرف اپنے رب کی خوشی کے لیے (مال خرچ کیا ہے)''۔ ﴿۲۰﴾
وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾	''اور جلد ہی (وہ نیک آدمی) خوش ہو جائے گا (جنت میں داخل ہوگا)''۔ ﴿۲۱﴾

ع ۲۱/۱۷

آیات: 11 | (93) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ | رکوع: 1

سورہ "ضُحٰی" کے بارے میں:

سورہ "ضُحٰی" نمبر (93)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (11)۔ اَلضُّحٰی۔: چاشت کا وقت/ دھوپ چڑھنے کا وقت۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "ضُحٰی" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (11) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "ضُحٰی" کا شان نزول:

مفسرین نے لکھا ہے کہ ابولہب کی بیوی ''ام جمیل'' نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد! میں دیکھ رہی ہوں کہ شیطان نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا ہے، تو اللہ نے یہ سورہ ضحیٰ نازل کی۔

(صحيح بخاری ۔كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ۔بَابُ {مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى}۔ حدیث نمبر 4950) ۔عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: »اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ - أَوْ ثَلاَثًا -«، فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ، لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ - أَوْ ثَلاَثَةٍ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 2] قَوْلُهُ: {مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى} [الضحى: 3]''۔

جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو (تہجد کے لیے) نہیں اٹھ سکے۔ پھر ایک عورت (ابولہب کی بیوی ام جمیل) آئی اور کہنے لگی۔ اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمہارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ دو یا تین راتوں سے دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے پاس وہ نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى}۔ ''قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے''۔

سورہ ''ضحیٰ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ "ضُحٰی" میں اللہ کے ان خاص انعامات کا ذکر ہے جو نبی ﷺ پر ہیں۔ شروع میں اللہ نے ''چاشت کے وقت'' (دھوپ چڑھنے کے وقت) اور رات کی قسم کھا کر نبی ﷺ سے کہا کہ آپ کو آپ کے رب نے نہ تو چھوڑا ہے اور نہ ہی ناراض ہوا ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔ (۲) آپ ﷺ کو یتیم پایا تو ٹھکانا دیا۔ (۳) اخیر میں ہے کہ آپ اپنے رب کی نعمت کا اظہار کیجیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

وَ الضُّحٰی ۙ﴿۱﴾

''چاشت کے وقت کی قسم (دھوپ چڑھتے دن کی قسم)''۔﴿۱﴾۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾

''اندھیری رات کی قسم''۔﴿۲﴾

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾

''(اے محمد ﷺ!) آپ کے رب نے نہ تو آپ کو چھوڑا ہے، اور نہ ہی (آپ سے) ناراض ہوا ہے''۔﴿۳﴾

وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾

''اور بیشک آخرت آپ (ﷺ) کے لیے دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے''۔﴿۴﴾

وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾

''اور جلد ہی آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ (ﷺ) خوش ہو جائیں گے''۔﴿۵﴾

اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ○﴿۶﴾

''کیا آپ (ﷺ) کے رب نے آپ کو یتیم پا کر آپ کو ٹھکانا نہیں دیا؟ (بالکل دیا)''۔﴿۶﴾

وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ○﴿۷﴾

''اور آپ (ﷺ) کو صحیح راستے سے انجان پایا تو صحیح جانکاری دی (سیدھا راستہ دکھایا)''۔﴿۷﴾

وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾

''اور اسی اللہ نے آپ (ﷺ) کو فقیر (محتاج) پایا، تو آپ کو مالدار کر دیا''۔﴿۸﴾

فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾

''اس لیے آپ (ﷺ) یتیم پر سختی نہ کریں''۔﴿۹﴾

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ﴿۱۰﴾

''اور آپ (ﷺ) مانگنے والے کو نہ جھڑکیں''۔﴿۱۰﴾

وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ ع

''اور آپ (ﷺ) اپنے رب کی نعمت کو بیان کرتے رہیں (اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرتے رہیں)''۔﴿۱۱﴾

رکوع:1 (94) سُوۡرَۃُ الشَّرۡحِ مَکِّیَّۃٌ آیات:8

سورہ "شَرۡح" کے بارے میں:

سورہ "شَرۡح" نمبر(94)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر(12)۔ اَلشَّرۡح: کھولنا۔آیت نمبر(1) میں ہے۔
سورہ "شَرۡح" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔اس سورہ میں (8) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "شَرۡح" کا خلاصہ:

سورہ "شَرۡح" میں خاص اللہ نے انعامات کا ذکر ہے جو نبی ﷺ پر ہیں۔شروع میں ہے کہ اللہ نے آپ کے سینے کو کھول دیا، آپ سے بوجھ کو اتار دیا، آپ کی شان کو بلند کیا ہے، اس کے بعد ہے کہ تنگی کے ساتھ آسانی ہے، اخیر میں ہے کہ عبادت میں خوب محنت کیجیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ﴿۱﴾
"(اے نبی ﷺ!) کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا؟ (بے شک کھول دیا)"۔﴿۱﴾

وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۙ﴿۲﴾
"اور آپ (ﷺ) سے بوجھ بھی اتار دیا"۔﴿۲﴾

الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ۙ﴿۳﴾
"جس بوجھ نے آپ (ﷺ) کی کمر کو توڑ دیا تھا"۔﴿۳﴾۔(دعوت کا ذہنی بوجھ)۔

وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ﴿۴﴾
"اور ہم نے آپ (ﷺ) کا نام اونچا کر دیا ہے (پوری دنیا میں روشن کر دیا ہے)"۔﴿۴﴾

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾
"تو بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"۔﴿۵﴾

اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾
"بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"۔﴿۶﴾

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾
"جب آپ (ﷺ) خالی ہوں تو (عبادت میں) خوب محنت کریں"۔﴿۷﴾

وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ٪﴿۸﴾ ع ۸/۱۹
"اور آپ (ﷺ) اپنے رب ہی سے دل (لو) لگائیں"۔﴿۸﴾

آیات:8 (95) سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ رکوع:1

سورہ "تِیۡن" کے بارے میں:

سورہ "تِیۡن" نمبر(95)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر(28)۔اَلتِّيْن: انجیر۔آیت نمبر(1) میں ہے۔
سورہ "تِیۡن" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔اس سورہ میں (8) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "تِیۡن" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "تِیۡن" کے شروع میں انجیر، زیتون، طور پہاڑ اور مکہ شہر کی اللہ نے قسم کھائی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔(۲) اللہ نے انسان کو سب سے خوبصورت بنایا ہے۔(۳) نیک لوگوں کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا بدلہ ہے۔(۴) قیامت کے بارے میں اور اللہ کے فیصلے کے بارے میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾
"انجیر کی قسم، اور زیتون کی قسم"۔﴿۱﴾۔(اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾
"اور طور سینا (طور پہاڑ) کی قسم"۔﴿۲﴾

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾
"اور اس امن (وسکون) والے شہر (مکہ) کی قسم"۔﴿۳﴾

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾
"بیشک ہم نے انسان کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (سب سے خوبصورت بنایا ہے)"۔﴿۴﴾

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾
"پھر دھیرے دھیرے انسان کو (اس کے گناہ کی وجہ سے) سب سے نیچا کردیا ہے"۔﴿۵﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ﴿۶﴾
"مگر جو ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا بدلہ ہے"۔﴿۶﴾

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ﴿۷﴾
"(اے انسان! تو جانتے ہوئے بھی) قیامت کے دن کو کیوں

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨ ع

جھٹلاتا ہے؟"۔⑦

"کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟"۔⑧۔ (کیا اللہ سب سے بڑا فیصلہ کرنے والا نہیں ہے؟ بیشک ہے)۔

رکوع:1 | (96) سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ | آیات:19

سورہ "عَلَق" کے بارے میں:

سورہ "عَلَق" نمبر(96)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر(1)۔ اَلْعَلَقُ: گوشت کا لوتھڑا۔آیت نمبر(2) میں ہے۔ سورہ "عَلَق" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔اس سورہ میں (19) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "عَلَق" کی فضیلت:

غارِ حرا میں "پہلی وحی" سورہ "عَلَق" کی شروع کی "پانچ آیتیں":

(صحيح بخارى۔ كتاب بَدْءِ الْوَحْي۔كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟۔حدیث نمبر3) ۔عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الخَلاَءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ -اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: »مَا أَنَا بِقَارِئٍ«، قَالَ: " فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ}"۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا شروع کا دور اچھے سچے پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا۔ پھر اللہ کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہائی پسند ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "غار حرا" میں "تنہا" رہنے لگے، اور کئی کئی دن اور رات وہاں مسلسل عبادت اور اللہ کی یاد میں مشغول رہتے۔ جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا کھانے کا "توشہ" ساتھ لیے ہوئے وہاں رہتے۔ کھانا (توشہ) ختم ہونے پر ہی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر پھر وہاں جا کر اکیلے رہتے، یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حق کھل گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا ہی میں تھے کہ اچانک جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر

ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد! پڑھئے! آپ ﷺ فرماتے ہیں: کہ میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے ''بھینچا'' (دبایا) کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھئے! میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس فرشتے نے مجھ کو بہت ہی زور سے ''بھینچا'' (دبایا) کہ مجھ کو بہت تکلیف ہوئی، پھر اس نے کہا کہ پڑھئے! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو بھینچا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا: پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا اور انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا، پڑھئے اور آپ کا رب بہت ہی مہربان ہے''۔

سورہ "عَلَق" کی فضیلت:

نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو ''عشاء'' کی نماز میں ''سورہ علق'' پڑھانے کا حکم دیا:

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔باب القراء ۃ فی العشاء۔حدیث نمبر 465) ۔عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الأَنْصَارِيُّ لأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ، فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ، فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا، فَصَلَّى، فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ؟ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ، فَاقْرَأْ بِـ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا۔ وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى۔ وَاقْرَأْ: بِاسْمِ رَبِّكَ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى"۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو قرأت لمبی کی۔ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی۔سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے کہا: وہ ''منافق'' ہے۔یہ خبر اس شخص کو پہنچی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا۔آپ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: "اے معاذ! کیا تم فسادی ہونا چاہتے ہو؟ جب تم امامت کرو تو (والشَّمْسِ وَضُحَاهَا)، (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى)، (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)، (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) پڑھو''۔

سورہ "عَلَق" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "عَلَق" کی شروع کی ''پانچ'' آیتیں پہلی وحی ہے۔جس میں علم کی اہمیت پر زور ہے۔ (۲) آیت نمبر ''۶'' سے آخری آیت ''۱۹'' تک ''۱۴ آیتوں'' میں ''ابوجہل'' اور اس کی غلط حرکتوں کا ذکر ہے، وہ نبی ﷺ کو نماز پڑھنے سے روکتا تھا، نبی ﷺ کو تکلیف دیتا تھا، اللہ کا فرمان ہے، اللہ دیکھ رہا ہے، اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا تو ہم بھی اپنے فرشتے کو بلاتے ہیں وہ بھی اپنے چاہنے والوں کو بلا لے۔ (۳) اخیر میں ہے کہ آپ ﷺ سجدہ کرتے رہیں اور اللہ سے قریب ہوتے رہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) پڑھئے اپنے اس رب کے نام سے جس نے پیدا کیا''۔﴿۱﴾

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

''اسی اللہ نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا''۔﴿۲﴾

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾

''پڑھئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رب بڑا کریم (سب سے زیادہ عزت والا) ہے''۔﴿۳﴾

الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾

''جس اللہ نے قلم کے ذریعے سکھایا''۔﴿۴﴾

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾

''جس نے انسان کو وہ سب کچھ سکھادیا جو وہ نہیں جانتا تھا''۔﴿۵﴾

کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ﴿۶﴾

''ہرگز نہیں! بے شک انسان سرکش بن جاتا ہے (ابوجہل حد سے گزر جاتا ہے)''۔﴿۶﴾۔(آیت نمبر''۶''سے آخری آیت''۱۹'' تک ''۱۴'' آیتوں میں ابوجہل کا ذکر ہے۔جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کو تکلیف دیتا تھا۔ایک حدیث میں ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب صفة القيامة۔ باب: بَابُ قَوْلِهِ: {إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى}۔ حدیث نمبر 2797)۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوجہل نے کہا: کیا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ابوجہل نے کہا: قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں ان کو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدہ میں) میں ان کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، اس ارادہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن روندے۔لوگوں نے دیکھا کہ اچانک ابوجہل الٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔لوگوں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا: میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بیچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے)۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی کر دیتے۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری)۔

اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ﴿۷﴾

''جب وہ انسان اپنے آپ کو دولت مند (بے نیاز) سمجھنے لگتا ہے''۔﴿۷﴾

اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۸﴾

''بیشک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کے پاس ہی سب کو لوٹ کر جانا ہے''۔﴿۸﴾

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ﴿۹﴾

''کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (ابوجہل) کو دیکھا جو (نماز پڑھنے سے) روکتا ہے؟''۔﴿۹﴾

عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾

''جب بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھتے ہیں''۔﴿۱۰﴾

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓى ۙ﴿۱۱﴾	’’آپ کا کیا خیال ہے! اگر وہ (نماز پڑھنے والا بندہ) سیدھے راستے پر ہو‘‘۔ ﴿۱۱﴾
اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰى ؕ﴿۱۲﴾	’’یا (نماز پڑھنے والا بندہ) اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہو (تو اسے منع کرنا کیسا ہے؟)‘‘۔ ﴿۱۲﴾
اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾	’’آپ کا کیا خیال ہے! (وہ منع کرنے والا ابوجہل) اگر (اسلام) کو جھٹلاتا ہو اور (دینِ اسلام سے) منہ موڑتا ہو (تو اس کا انجام کیا ہوگا؟)‘‘۔ ﴿۱۳﴾
اَلَمۡ يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿۱۴﴾	’’کیا انسان کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟‘‘۔ ﴿۱۴﴾
كَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۵﴾	’’خبردار! اگر (ابوجہل) اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا (نہیں مانا)، تو ہم اس کی پیشانی (کے بال) پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے‘‘۔ ﴿۱۵﴾
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾	’’وہ پیشانی جو ’’جھوٹی‘‘ اور ’’گنہگار‘‘ ہے‘‘۔ ﴿۱۶﴾
فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ ۙ﴿۱۷﴾	’’تو وہ (ابوجہل) اپنی ’’مجلس والوں‘‘ (دوستوں) کو بلا لے!‘‘۔ ﴿۱۷﴾
سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿۱۸﴾	’’ہم جہنم کے فرشتوں (داروغوں) کو بلا لیں گے‘‘۔ ﴿۱۸﴾
كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ ۩﴿۱۹﴾	’’بالکل نہیں! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس (ابوجہل) کی بات نہ مانیں، اور

اپنے رب کے سامنے سجدہ کرتے رہیں، اور قریب ہوتے رہیں‘‘۔ ۩﴿۱۹﴾۔ (سورہ علق کی یہ آخری آیت (۱۹) پر ’’تلاوت کا سجدہ‘‘ ہے۔ یہ سجدہ نمبر (۱۵) آخری سجدہ ہے۔ قرآن پڑھتے وقت سجدہ کرلیا جائے۔ ’’سجدہ تلاوت‘‘ کی دعا۔ ’’سَجَدَ وَجۡهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمۡعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوۡلِهِ وَقُوَّتِهِ‘‘ (میرا چہرہ اسی اللہ کے آگے سجدہ میں چلا گیا، جس نے اسے اپنی قدرت وقوت سے پیدا کیا ہے، جس نے اسے سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھیں دیں)۔ (سنن الترمذی۔ كِتَابُ الدَّعَوَاتِ۔ بَاب مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرۡآنِ۔ حدیث نمبر۔3425)۔ (صحیح)۔

آیات:5 (97) سُوۡرَةُ الۡقَدۡرِ مَكِّيَّةٌ رکوع:1

سورہ ’’قَدۡر‘‘ کے بارے میں:

سورہ ’’قَدۡر‘‘ نمبر (97)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (25)۔ اَلۡقَدۡرُ: شبِ قدر/عزت اور برکت والی رات۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ’’قَدۡر‘‘ مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ’’مکی‘‘ ہے۔ اس سورہ میں (5) آیتیں ہیں۔ اور (1) رکوع ہے۔

شبِ قدر (بڑی رات) رمضان کی آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہے، (یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ یا ۲۹ کی رات)۔

سورہ "قَدْر" کا خلاصہ:

سورہ "قَدْر" میں شب قدر (بڑی رات) کا ذکر ہے، اسی رات میں پورا قرآن "لوح محفوظ" سے "دنیاوی آسمان" پر اتارا گیا، شب قدر میں جبریل علیہ السلام اور فرشتے اترتے ہیں، اور صبح تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ ۝۱

"بیشک ہم نے قرآن کو "شبِ قدر" (عزت اور برکت والی رات) میں اتارا ہے"۔ ۝۱

وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ ۝۲

"اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیا معلوم کہ "شبِ قدر" (عزت اور برکت والی رات) کیا ہے؟"۔ ۝۲

لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ ۝۳

"شبِ قدر (عزت اور برکت والی رات) ہزار مہینے (کی عبادت) سے بہتر ہے"۔ ۝۳

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛ ۝۴

"اس (رات) میں فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اپنے رب کی اجازت سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں"۔ ۝۴

سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۠ ۝۵

"یہ رات فجر (کے وقت) تک "سلامتی" والی رہتی ہے"۔ ۝۵۔ (شب قدر (بڑی رات) رمضان کی آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہے: "۲۱"۔"۲۳"۔"۲۵"۔"۲۷"۔"۲۹")۔

آیات: 8 | (98) سُوۡرَةُ الۡبَیِّنَةِ مَدَنِیَّةٌ | رکوع: 1

سورہ "بَیِّنَة" کے بارے میں:

سورہ "بَیِّنَة" نمبر (98)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (100)۔ اَلۡبَیِّنَة: روشن (کھلی) دلیل۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "بَیِّنَة" مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس سورہ میں (8) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "بَیِّنَة" کا خلاصہ:

سورہ "بَیِّنَة" کے شروع میں ہے کہ انکار کرنے والے روشن دلیل کے انتظار میں ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے

ساتھ آ گئے، اس کے بعد ہے کہ سب کو ایک ہی اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت ملی تھی، نماز کی پابندی اور زکوۃ دینے کو کہا گیا تھا، اس کے بعد ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین سب سے ''بُری مخلوق'' ہے، اس کے بعد ہے کہ ایمان اور عمل والے سب سے ''اچھی مخلوق'' ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۙ﴿۱﴾

''اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر (انکار) کیا، وہ اپنے کفر سے باز آنے والے نہیں تھے جب تک ان کے پاس روشن (کھلی) دلیل آ جاتی''۔﴿۱﴾

رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۙ﴿۲﴾

''(یعنی) اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو صاف ستھرے صحیفے (قرآن) پڑھ کر سناتے ہیں''۔﴿۲﴾

فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ؕ﴿۳﴾

''جس (قرآن) میں ''مضبوط کتابیں'' (سچی خبریں) ہیں''۔﴿۳﴾۔(اس آیت کا مطلب دو ہے: (۱) قرآن کی ہر سورت ایک مستقل کتاب ہے، اور اس طرح قرآن (114) مستقل کتابوں کا مجموعہ ہے، اس کی ایک ایک سورت اپنے موضوع اور مضمون کے لحاظ سے مکمل ہے۔ (۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ پچھلی سب آسمانی کتابوں کا خلاصہ (نچوڑ)، یا دین کی اصل بنیاد ہے سب کو بیان کر دیا گیا ہے)۔

وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ؕ﴿۴﴾

''اور کتاب والے (یہودی اور عیسائی) کھلی دلیل آ جانے کے بعد بھی ٹولیوں میں بٹ گئے''۔﴿۴﴾

وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ وَ یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ؕ﴿۵﴾

''(اہل کتاب) اور سب لوگوں کو یہی حکم تھا کہ، دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اسی اللہ کی عبادت کریں، اور نماز کی پابندی کریں، اور زکوۃ دیں، اور یہی سچا دین ہے''۔﴿۵﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۶﴾

''بیشک اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر (انکار) کیا ہے، وہ جہنم میں ہوں گے، اور ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے، یہی سب سے برے لوگ ہیں (بدترین مخلوق ہیں)''۔﴿۶﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾

''بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، یہی سب سے اچھے لوگ ہیں (بہترین مخلوق ہیں)''۔﴿۷﴾

جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾

''ان (نیک لوگوں) کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والی ''جنتیں'' ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں وہ لوگ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ لوگ اللہ سے راضی ہو گئے (اللہ ان سے خوش ہو گیا، اور وہ لوگ اللہ سے خوش ہو گئے)، یہ سب کچھ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے (دنیا میں) ڈرتا رہا (اور موت آنے تک نیک عمل کرتا رہا)''۔﴿۸﴾

آیات: 8 | (99) سُوۡرَةُ الزِّلۡزَالِ مَدَنِيَّةٌ | رکوع: 1

سورہ ''زِلۡزَال'' کے بارے میں:

سورہ ''زِلۡزَال'' نمبر (99)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (93)۔ اَلزِّلۡزَالُ: زلزلہ۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔
سورہ ''زِلۡزَال'' مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس سورہ میں (8) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ ''زِلۡزَال'' کا خلاصہ:

سورہ ''زِلۡزَال'' میں ''قیامت'' کا منظر ہے، زمین ہلا دی جائے گی، زمین سب کچھ باہر پھینک دے گی، انسان قیامت کے دن اپنی ہر نیکی اور ہر برائی کو دیکھ لے گا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ﴿۱﴾
''جب زمین خوب زور سے ہلا دی جائے گی (زمین میں زلزلہ آ جائے گا)''۔﴿۱﴾

وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ﴿۲﴾
''اور زمین اپنا بوجھ باہر نکال دے گی''۔﴿۲﴾

وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾
''اور انسان کہے گا کہ اس (زمین کو) کو کیا ہو گیا ہے؟''۔﴿۳﴾

یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾
''اس دن زمین اپنی ساری خبریں بیان کر دے گی (ساری باتیں بتا دے گی)''۔﴿۴﴾

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰی لَهَا ؕ﴿۵﴾
''اس لیے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب نے اسے ''وحی'' کی ہو گی (حکم دیا ہو گا)''۔﴿۵﴾

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۬ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦

''اس دن لوگ (قبروں سے نکل کر) الگ الگ ٹولیوں میں چل پڑیں گے، تاکہ ان کے اعمال (کام) ان کو دکھا دیئے جائیں''۔ ۝٦

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧

''جس نے ذرّہ برابر بھی نیکی کی ہوگی، وہ اسے دیکھ لے گا''۔ ۝٧

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨ ع

''اور جس نے ذرّہ برابر بھی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھ لے گا''۔ ۝٨

آیات: 11 (100) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ رکوع: 1

سورہ "عَادِیَات" کے بارے میں:

سورہ "عَادِیَات" نمبر (100)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (14)۔ اَلْعَادِیَاتُ: دوڑنے والے گھوڑے۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "عَادِیَات" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (11) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "عَادِیَات" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "عَادِیَات" کی شروع کی ''۵'' آیتوں میں اللہ نے جنگ میں کام آنے والے گھوڑوں کی قسم کھائی ہے، اس کی خوبیاں بیان کی ہیں، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔ (۲) انسان کے ناشکرے ہونے کی بات کی ہے۔ (۳) لوگ قبروں سے نکلیں گے۔ (۴) کل قیامت کے دن دلوں کے سارے بھید ظاہر ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١

''ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم''۔ ۝١۔ (اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢

''اپنی ٹاپوں سے (کھروں کی رگڑ سے) راستے میں چنگاریاں اڑانے والے گھوڑوں کی قسم''۔ ۝٢

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝٣

''صبح کے وقت دھاوا بولنے والے گھوڑوں کی قسم (صبح کے وقت دشمن پر چھاپہ مارنے والے گھوڑوں کی قسم)''۔ ۝٣

فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾

فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾

وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيۡدٌ ۚ﴿۷﴾

وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ ؕ﴿۸﴾

اَفَلَا يَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِى الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾

وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ﴿۱۰﴾

اِنَّ رَبَّهُمۡ بِهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّخَبِيۡرٌ ﴿۱۱﴾

''جو (گھوڑے) اپنی دوڑ سے گرد وغبار (دھول مٹی) اڑاتے ہیں''۔﴿۴﴾

''پھر (وہ گھوڑے) اسی وقت دشمنوں کی فوج میں گھس جاتے ہیں''۔﴿۵﴾

''بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے''۔﴿۶﴾

''اور بیشک وہ (اپنی ناشکری) پر (خود بھی) گواہ ہے''۔﴿۷﴾

''اور بیشک وہ مال ودولت سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، (مال کی محبت میں اندھا ہو گیا ہے)''۔﴿۸﴾

''کیا انسان نہیں جانتا کہ ایک دن قبروں کے مردے باہر نکال لیے جائیں گے؟''۔﴿۹﴾

''اور (اس دن) سینوں میں (چھپے ہوئے راز) کو ظاہر کر دیا جائے گا''۔﴿۱۰﴾

''بیشک لوگوں کا رب (قیامت کے دن) ان کے بارے میں اچھی طرح خبر رکھنے والا ہے (لوگوں کے بارے میں اللہ کو پوری جانکاری ہے)''۔﴿۱۱﴾ ۔ (قیامت کے دن انسان کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ اللہ دنیا کی زندگی میں بھی اس کو اچھی طرح جانتا تھا، اور آج بھی اچھی طرح جانتا ہے، اس لیے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے)۔

آیات: 11 | (101) سُوۡرَةُ الۡقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 1

سورہ "قَارِعَة" کے بارے میں:

سورہ "قَارِعَة" نمبر (101)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (30)۔ اَلۡقَارِعَة: کھڑکھڑانے والی/ قیامت۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "قَارِعَة" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (11) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "قَارِعَة" کا خلاصہ:

(۱) سورہ "قَارِعَة" میں قیامت کا منظر ہے، قیامت سب کو جھنجھوڑ کر رکھ دے گی، انسان ''بکھرے ہوئے پتنگے'' کی طرح ہو جائے گا، اور پہاڑ ''دھنی ہوئی روئی'' کی طرح ہو جائے گا۔ (۲) جس کے اعمال کا وزن بھاری ہوگا اس کے لیے جنت ہے اور جس کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا اس کے لیے جہنم ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾

''کھڑکھڑانے والی (قیامت)''۔﴿۱﴾

مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾

''کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی (قیامت)؟''۔﴿۲﴾

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیا معلوم؟ کیا ہے وہ کھڑا کھڑانے والی (قیامت)؟''۔﴿۳﴾

یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾

''جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں (پتنگوں) کی طرح ہو جائیں گے''۔﴿۴﴾

وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾

''اور پہاڑ ''دھنی ہوئی روئی'' کی طرح ہو جائیں گے''۔﴿۵﴾

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾

''پھر جس کے (نیک اعمال) پلڑے (وزن) میں بھاری ہوں گے''۔﴿۶﴾

فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾

''تو وہ آرام والی زندگی (جنت) میں ہوگا''۔﴿۷﴾

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾

''اور جس کے پلڑے (وزن) میں ہلکے ہوں گے''۔﴿۸﴾

فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾

''تو اس کا ٹھکانا ''گہری کھائی'' (جہنم) ہے''۔﴿۹﴾

وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾

''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیا معلوم، وہ (گہری کھائی) کیا ہے؟''۔﴿۱۰﴾

نَارٌ حَامِیَةٌ ۠﴿۱۱﴾

''وہ بھڑکتی ہوئی (بہت زیادہ گرم اور تیز) آگ ہے''۔﴿۱۱﴾

(102) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ

آیات: 8 — رکوع: 1

سورہ ''تَكَاثُرْ'' کے بارے میں:

سورہ ''تَكَاثُرْ'' نمبر (102)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (16)۔ اَلتَّكَاثُرُ: زیادہ کی خواہش۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''تَكَاثُرْ'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (8) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ ''تکاثر'' کا خلاصہ:

سورہ ''تَكَاثُرْ'' میں زیادہ دولت جمع کرنے والوں سے خطاب ہے، انسان کو مال نے اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے، انسان قبر میں چلا گیا، کل قیامت کے دن سب کو معلوم ہو جائے گا، جہنم کو لوگ دیکھ لیں گے، اخیر میں ہے کل قیامت کے دن ساری نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ﴿۱﴾
''(لوگو!) تم کو زیادہ مال کی لالچ نے (اللہ کی یاد سے) غافل (بے خبر) کر دیا ہے''۔﴿۱﴾

حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾
''یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے''۔﴿۲﴾

کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾
''ہرگز نہیں! تم لوگوں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا''۔﴿۳﴾

ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾
''پھر ہرگز نہیں! تم لوگوں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا''۔﴿۴﴾

کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ؕ﴿۵﴾
''ہرگز نہیں! اگر تمھیں ''پکی جانکاری'' ہوتی (تو تم آخرت سے بے خبر نہ رہتے اور زیادہ مال کے چکر میں نہ پڑتے)''۔﴿۵﴾

لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ۙ﴿۶﴾
''(اے لوگو!) تم جہنم کو بیشک دیکھو گے''۔﴿۶﴾

ثُمَّ لَتَرَوُنَّہَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ۙ﴿۷﴾
''پھر تم جہنم کو ''پورے یقین'' کے ساتھ دیکھ لو گے''۔﴿۷﴾

ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ٪﴿۸﴾
''پھر اس دن ضرور تم سے ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا (کہ ان کا کیا حق ادا کیا؟)''۔﴿۸﴾

رکوع:1 (103) سُوۡرَۃُ الۡعَصۡرِ مَکِّیَّۃٌ آیات:3

سورہ ''عَصۡر'' کے بارے میں:

سورہ ''عَصۡر'' نمبر (103)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (13)۔ اَلۡعَصۡر: زمانہ/عصر کا وقت۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ ''عَصۡر'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (3) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ ''عصر'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''عَصۡر'' میں اصل کامیابی کیا ہے؟ اس کا ذکر ہے۔ اللہ نے زمانے کی قسم کھائی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے۔ (۲) اصلی کامیابی: ۱۔ ایمان، ۲۔ نیک عمل، ۳۔ حق کی نصیحت اور ۴۔ صبر کی وصیت میں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

وَالۡعَصۡرِۙ ①

''زمانے کی قسم!''۔① ۔(زمانے سے مراد: دن اور رات ہے، رات آتی ہے تو اندھیرا چھا جاتا ہے، اور دن آتا ہے تو ہر چیز روشن ہو جاتی ہے، کبھی رات لمبی اور دن چھوٹا اور کبھی دن چھوٹا اور رات لمبی ہوتی ہے، اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھالے مگر انسان صرف اللہ کی قسم کھائے، ماں باپ بال بچے کی قسم نہ کھائے)۔

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍۙ ②

''بیشک انسان سراسر گھاٹے (نقصان) میں ہے''۔②

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۚ ③ ع ۲۸

''مگر وہ لوگ گھاٹے (نقصان) میں نہیں ہیں جو ایمان لائے، اور نیک عمل کرتے رہے، اور (جنھوں نے) آپس میں حق کی ''وصیت'' کی، اور ایک دوسرے کو صبر کی ''نصیحت'' کی''۔③

(104) سُوۡرَةُ الۡهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

آیات: 9 | رکوع: 1

سورہ ''هُمَزَةٌ'' کے بارے میں:

سورہ ''هُمَزَةٌ'' نمبر (104)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (32)۔ اَلۡهُمَزَةُ: طعنہ دینا۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔ سورہ ''هُمَزَةٌ'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (9) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ ''هُمَزَةٌ'' کا خلاصہ:

(۱) سورہ ''هُمَزَةٌ'' میں بُرے اخلاق کا ذکر ہے۔ (۲) منہ پر برائی کرنے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ (۳) مال کو گن گن کر رکھنے والوں کا ذکر ہے کہ وہ مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ①

''منہ پر بُرائی کرنے والوں اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے (بڑی خرابی ہے)''۔①

الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ‏ ﴿۲﴾
''جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گن گن کر رکھتا ہے''۔﴿۲﴾

يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ‏ ﴿۳﴾
''وہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا''۔﴿۳﴾ ۔ (دولت ایک ڈھلتی چھاؤں اور آنی جانی چیز ہے)۔

كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۖ‏ ﴿۴﴾
''ہرگز نہیں! وہ بیشک ''چکنا چور'' کر دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا''۔﴿۴﴾

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ‏ ﴿۵﴾
''اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو کیا معلوم کہ وہ ''چکنا چور'' کر دینے والی آگ کیا ہے؟''۔﴿۵﴾

نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ‏ ﴿۶﴾
''اللہ کی جلائی ہوئی (بھڑکائی ہوئی) آگ ہے''۔﴿۶﴾

الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ‏ ﴿۷﴾
''جو آگ دلوں تک پہنچ جائے گی''۔﴿۷﴾

اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ‏ ﴿۸﴾
''وہ (آگ) ان پر (چاروں طرف سے) بند کر دی جائے گی''۔﴿۸﴾

فِىۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ‏ ﴿۹﴾ ع ۲۹
''(جب کہ وہ لوگ) لمبے لمبے ستونوں (کھمبوں) میں (گھرے ہوں گے)''۔﴿۹﴾ ۔ (اس آیت کے کئی مطلب ہے: (۱) یہ آگ ہی لمبے لمبے ستونوں کی طرح بلند ہوگی، جس میں یہ بند کیے جائیں گے۔ (۲) ان لوگوں آگ کے لمبے لمبے ستونوں کے ساتھ جکڑ کر اوپر سے منہ بند کر دیا جائے گا۔ (۳) جہنم کا منہ بند کرنے کے بعد اس کے اوپر لمبے لمبے ستون کھڑے کر دیے جائیں گے)۔

رکوع:1 (105) سُوۡرَةُ الۡفِيۡلِ مَكِّيَّةٌ آیات:5

سورہ "فِيۡل" کے بارے میں:

سورہ ''فِيۡل'' نمبر (105)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (19)۔ الۡفِيۡل: ہاتھی۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔
سورہ ''فِيۡل'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (5) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

واقعہ "فِيۡل" (ہاتھی والا واقعہ) کیا ہے؟:

سیرت کی کتاب کے حوالے سے ہے کہ ''ابرہہ'' جو عیسائی نجاشی بادشاہ کی طرف سے یمن میں گورنر جنرل تھا، اس نے جب دیکھا کہ ''عرب والے'' خانہ کعبہ کا حج کرتے ہیں تو یمن کی راجدھانی ''صنعا'' میں ایک ''کلیسا'' (گرجا گھر) بنوایا، اور چاہا کہ عرب کا حج یمن کی طرف پھیر دے، مگر جب اس کی خبر ''بنو کنانہ'' کے ایک آدمی کو ہوئی تو اس نے رات کے وقت ''گرجا گھر'' میں گھس کر پاخانہ پوت دیا۔ ابرہہ کو پتہ چلا تو 60 ہزار کا لشکر لے کر ''کعبہ''

کوڈھانے کے لیے نکل پڑا۔لشکر میں کل ''9'' یا''13'' ہاتھی بھی تھے۔مکہ میں داخلہ کے لیے "مُزْدَلِفَةَ" اور "مِنٰی" کے درمیان جب "وَادِی مُحَسِّرْ" میں پہنچے تو ہاتھی بیٹھ گئے، اور کعبہ کی طرف بڑھنے کے لیے کسی طرح بھی نہیں اٹھے، ان کا رخ دوسری طرف کیا جاتا تو اٹھ کر دوڑنے لگتے،لیکن کعبہ کی طرف کیا جاتا تو بیٹھ جاتے، اسی دوران اللہ نے ''چڑیوں کا ایک جھنڈ'' بھیج دیا، جس نے لشکر پر پتھر برسائے، اوراللہ نے اسی سے ان لوگوں کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح بنادیا،جس کووہ پتھر لگتا وہ مرجاتے۔ابرہہ یمن پہنچتے پہنچتے مرگیا،ابرہہ کے حملہ کے ڈر سے مکہ والے گھاٹیوں میں بکھر گئے تھے، اور پہاڑ کی چوٹیوں پر جا چھپے تھے، جب لشکر پر اللہ کا عذاب آیا تو مکہ والے اپنے گھروں کو آرام سے لوٹ گئے، یہ واقعہ فیل نبی ﷺ کی پیدائش سے صرف 50 یا 55 دن پہلے ''محرم'' میں پیش آیا تھا۔اس لیے یہ 571 کے ''فروری'' کے اخیر یا ''مارچ'' کے شروع کا واقعہ ہے۔

(الرحیق المختوم۔شیخ صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان،نہایت رحم کرنے والا ہے''

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ﴿۱﴾

''کیا آپ (ﷺ) کو نہیں معلوم کہ آپ کے رب نے ہاتھی والے (ابرہہ اور اس کے لشکر) کے ساتھ کیا کیا؟''۔﴿۱﴾

اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۙ﴿۲﴾

''کیا اللہ نے (کعبہ کے خلاف ابرہہ اور اس کے لشکر) کی سازش کو ناکام نہیں بنادیا؟''۔﴿۲﴾

وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾

''اوران پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے''۔﴿۳﴾

تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ﴿۴﴾

''جوان لوگوں پر پکی ہوئی مٹی کے کنکر برسارہے تھے''۔﴿۴﴾

فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ﴿۵﴾

''تو (اللہ) نے ان لوگوں کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح بنادیا''۔﴿۵﴾

(106) سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ مَکِّیَّۃٌ

آیات:4 | رکوع:1

سورہ "قُرَيْش" کے بارے میں:

سورہ "قُرَيْش" نمبر (106)۔اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (29)۔ قُرَيْش: قبیلہ قریش۔آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "قُرَيْش" مکی ہے۔ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔اس سورہ میں (4) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "قُرَیْش" کا خلاصہ:

سورہ "قُرَیْش" میں "قبیلہ قریش" پر احسان کا ذکر ہے، قریش کے لوگ سردی میں یمن اور گرمی میں شام (سیریا) تجارت کے لیے جاتے تھے، اور اپنا تجارتی مال بیچ کر وہاں سے کھانے پینے کی چیز لاتے تھے اور سال بھر آرام سے مکہ میں زندگی گزارتے تھے۔ عرب کے لوگ "قریش" کی بڑی عزت کرتے تھے، لوگ کہتے تھے کہ قریش اللہ کے گھر والے ہیں، اس سورہ میں قریش کو اللہ اپنی نعمت یاد دلا کر اپنی عبادت کا حکم دے رہا ہے۔ ان کی تجارت کا ذکر ہے، ان سب کو ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا جا رہا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ﴿۱﴾

"(ہم نے ابرہہ اور اس کی فوج کے ساتھ جو کچھ کیا) قریش کو (یمن وشام کے) سفر کا "عادی" (مانوس) بنانے کے لیے کیا"۔ ﴿۱﴾

اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ﴿۲﴾

"قریش کو "سردی" میں (یمن) اور گرمی میں (شام) کے سفر سے مانوس (عادی) بنانے کے لیے کیا"۔ ﴿۲﴾

فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ﴿۳﴾

"تو (اس نعمت کے شکر کے لیے) قریش کے لوگوں کو چاہیے کہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں"۔ ﴿۳﴾

الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾

"جس رب نے ان لوگوں کو بھوک دور کرنے کے لیے (کھانا) کھلایا، اور "ڈر" سے امن (وسکون) عطا کیا"۔ ﴿۴﴾

آیات: 7 | (107) سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ مَکِّیَّۃٌ | رکوع: 1

سورہ "مَاعُون" کے بارے میں:

سورہ "مَاعُون" نمبر (107)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (17)۔ اَلْمَاعُون: قبیلہ قریش۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "مَاعُون" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (7) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "مَاعُون" کا خلاصہ:

سورہ "مَاعُون" کے شروع میں اللہ نے قیامت کے بارے میں ذکر کیا ہے، اس کے بعد بُرے اخلاق والوں کا

ذکر ہے کہ یتیم کو دھکے مارتا ہے، مسکین کو کھانا کھلانے پر نہیں اُبھارتا ہے، اس کے بعد ہے کہ ان نمازیوں کے لیے ہلاکت وبربادی ہے جو دکھاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور نماز میں سستی کرتے ہیں، اخیر میں ہے کہ وہ لوگ اتنے کنجوس ہیں کہ چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی مانگنے والوں کو نہیں دیتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ①
"کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے دیکھا جو بدلے کے دن (یعنی قیامت) کو جھٹلاتا ہے؟"۔①

فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ②
"وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے"۔②

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ③
"اور مسکین کو کھانا کھلانے پر دوسروں کو ابھارتا بھی نہیں ہے"۔③

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ④
"اور ایسے نمازیوں کے لیے بربادی (ہلاکت) ہے"۔④

الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ⑤
"جو لوگ اپنی نماز میں سستی کرتے ہیں"۔⑤

الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ⑥
"جو لوگ دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں"۔⑥

وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ⑦ ع
"اور ایک دوسرے کو معمولی (چھوٹی سے چھوٹی) چیز بھی نہیں دیتے ہیں"۔⑦ ۔ (یہ کنجوس لوگ معمولی چیز جیسے ڈول، کلہاڑی، ہانڈی، ماچس، نمک وغیرہ نہیں دیتے ہیں)۔

(108) سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَرِ مَکِّیَّۃٌ

آیات: 3 — رکوع: 1

سورہ "کَوۡثَر" کے بارے میں:

سورہ "کَوۡثَر" نمبر (108)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (15)۔ اَلۡکَوۡثَرَ: زیادہ بھلائی/نہر کوثر۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "کَوۡثَر" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (3) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "کَوۡثَر" کا شانِ نزول:

(۱) یزید بن رومان کہتے ہیں کہ یہ سورہ کوثر "عاص بن وائل" کے بارے میں اتری ہے، اس نے کہا: کہ محمد کی بات نہ کرو، اس کے پاس "بیٹا" نہیں ہے تو اس کے مرنے کے بعد اس کا نام ونشان مٹ جائے گا، تو اللہ نے یہ سورت نازل کی۔

(۲) عطاء کہتے ہیں کہ یہ سورہ کوثر ''ابولہب'' کے بارے میں اتری ہے، جب نبی ﷺ کے بیٹے کا انتقال ہوگیا تو مشرکوں سے کہنے لگا محمد کی جڑ کٹ گئی تو اللہ نے یہ سورت نازل کی۔

(۳) شمر بن عطیہ کہتے ہیں کہ یہ سورہ کوثر ''عقبہ بن ابی معیط'' کے بارے میں اتری ہے۔

(۴) حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ سورہ کوثر سب کے بارے میں اتری ہے، جنھوں نے نبی ﷺ کے بارے میں ایسی کوئی بات کہی ہے۔ اور جب تک دنیا رہے گی نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا اس سورہ کے حکم میں داخل رہے گا۔

''کَوْثَر'' کسے کہتے ہیں؟

''کوثر'' ہر چیز کی زیادتی کے لیے بولا جاتا ہے، وہ زیادتی چاہے تعداد میں ہو، یا مرتبے میں ہو، یا کسی اور وجہ سے ہو۔

یہاں ''کوثر'' سے ''بہت ساری بھلائی'' مراد ہے: جیسے اللہ نے نبی ﷺ کو قرآن وحکمت دیا، نبوت، دین حق دیا اور آخری نبی اور رسول بنایا۔ یا ''جنت'' میں ایک نہر کا نام ''کوثر'' ہے، جو نبی ﷺ کے لیے ہے۔ اور میدان محشر میں ایک نہر کا نام ''حوض کوثر'' ہے۔

سورہ ''کَوْثَر'' کا خلاصہ:

سورہ ''کَوْثَر'' میں نبی ﷺ کے لیے خوشخبری ہے کہ آپ کا مذاق اڑانے والے ہی ''بے نام ونشان'' ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾

''بیشک ہم نے آپ (ﷺ) کو ''کوثر'' عطا کیا ہے (آپ ﷺ کو بہت ساری بھلائی اور جنت میں نہر کوثر عطا کیا ہے)''۔ ﴿١﴾

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾

''اس لیے آپ (ﷺ) اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے، اور قربانی کیجیے''۔ ﴿٢﴾

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾ ع

''بیشک آپ (ﷺ) کا دشمن ہی جڑ کٹا ہوا ہے (بے نام ونشان ہے)''۔ ﴿٣﴾ ۔ (نبی ﷺ کا کوئی ''بیٹا'' زندہ نہیں رہا تو کفار مکہ میں سے عاص بن وائل، ابولہب، عقبہ بن ابی معیط وغیرہ نے کہا کہ اب محمد کا نام مٹ جائے گا، اور اس کے مرنے کے بعد اس کی نسل نہیں چلے گی۔ تو اس وقت یہ سورت نبی ﷺ کو تسلی دینے کے لیے اتری، اور قیامت تک آنے والے سب کافروں کے بارے میں اتری ہے جنھوں نے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے اور قیامت تک نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے بھی اس آیت میں شامل ہیں، نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر لوگ لعنت بھیج رہے ہیں۔ اور دنیا میں نبی ﷺ پر درود پڑھنے والے نبی ﷺ کو

یاد کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے، اور نبی ﷺ کی نسل "فاطمہ رضی اللہ عنہا" سے چلی۔ پتہ چلا بیٹا نہیں ہے تو کیا ہوا بیٹی سے بھی اللہ نام زندہ رکھتا ہے، نسل زندہ رکھتا ہے، نبی ﷺ کا نام زندہ ہے، نبی ﷺ کے لیے میدان محشر میں حوض کوثر اور جنت میں مقام محمود ہے، نہر کوثر ہے)۔

آیات: 6 | (109) سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 1

سورہ "کَافِرُون" کے بارے میں:

سورہ "کَافِرُون" نمبر (109)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (18)۔ اَلْکَافِرُون: کفر (انکار) کرنے والے۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔

سورہ "کَافِرُون" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (6) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔

سورہ "کَافِرُون" کی فضیلت:

(۱) فجر کی سنت میں "پہلی" رکعت میں نبی ﷺ نے "سورہ کافرون" پڑھی:

(صحیح مسلم۔ كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا۔بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ۔ حدیث نمبر 726) - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ"۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے صبح کی دوسنتوں میں (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) اور (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) پڑھی"۔

(۲) وتر کی "دوسری" رکعت میں نبی ﷺ "سورہ کافرون" پڑھا کرتے تھے:

(سنن ترمذی ۔ أَبْوَابُ الوِتْرِ۔بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي الوِتْرِ۔حدیث نمبر 462) - (صحیح)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الوِتْرِ: بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ "۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ "نبی ﷺ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى) اور (قُلْ يَا أَيُّهَا الكَافِرُونَ) اور (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) "تینوں" کو ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے"۔

سورہ "کَافِرُون" کا مفہوم اور خلاصہ:

سورہ "کَافِرُون" میں نبی ﷺ سے خطاب ہے کہ کافروں کے مشورہ کو نہیں ماننا ہے کہ ایک دن ان کے بناوٹی معبودوں کی پوجا کی جائے۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ دین اسلام کی حجت قائم ہونے کے بعد بولا جائے کہ تمہارا دین تمھیں مبارک ہو۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ "سب صحیح ہے" والا فارمولہ بالکل غلط ہے۔ صحیح صرف اللہ کا دین ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے اے کافرو!"۔ ﴿۱﴾

لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾

"میں ان کی عبادت نہیں کرتا، جن کی تم عبادت کرتے ہو"۔ ﴿۲﴾

وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾

"اور تم اس کی عبادت نہیں کرتے، جس کی میں عبادت کرتا ہوں"۔ ﴿۳﴾

وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾

"اور نہ میں (آئندہ) ان کی عبادت کرنے والا ہوں، جن کی تم عبادت کرتے ہو"۔ ﴿۴﴾

وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾

"اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو، جس کی میں عبادت کرتا ہوں"۔ ﴿۵﴾

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ٪﴿۶﴾

"تمہارے لیے تمہارا دین، اور میرے لیے میرا دین"۔ ﴿۶﴾

ع ۱

آیات:3 (110) سُوۡرَۃُ النَّصۡرِ مَدَنِیَّۃٌ رکوع:1

سورہ "نَصۡر" کے بارے میں:

سورہ "نَصۡر" نمبر (110)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (114)۔ اَلنَّصۡرُ: مدد۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔
سورہ "نَصۡر" مدنی ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت مدنی ہے۔ اس سورہ میں (3) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔ اترنے کے حساب سے یہ سب سے آخری سورہ ہے۔

سورہ "نَصۡر" میں دو اہم چیزوں کی طرف اشارہ ہے:

(پہلا اشارہ): فتح مکہ کی خوشخبری:

اللہ اپنے رسول کی مدد کرے گا، اور مکہ جلد ہی فتح ہوگا۔ اور لوگ اسلام میں فوج درفوج داخل ہوں گے، اس سورہ میں اشارہ ہے کہ اللہ اپنے دین اسلام کی مدد کرتا رہے گا، اور اسلام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جائے گا۔

(دوسرا اشارہ): نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا سے رخصتی:

جب اسلام مکمل ہوگیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کا وقت آ گیا ہے، اس سورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کی خبر ہے۔
اس سورہ کے نازل ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز میں یہ "دعا" پڑھا کرتے تھے۔

(صحيح البخاری۔ كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ۔ حدیث نمبر 4967) -عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: {إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ}[النصر: 1] إِلَّا يَقُولُ فِيهَا: »سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب آیت (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) نازل ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ دعا نہ کرتے ہوں (سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) - ''تیری ذات پاک ہے، اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ اے اللہ مجھے معاف کر دے''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے''

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

''(اے نبی ﷺ!) جب اللہ کی مدد آ گئی ہے، اور (مکہ) فتح ہو گیا ہے''۔ ﴿۱﴾

''اور آپ (ﷺ) لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ فوج در فوج (بھاری تعداد میں) اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں''۔ ﴿۲﴾

''تو آپ (ﷺ) اپنے رب کی تسبیح (پاکی) بیان کیجیے، اور اس سے بخشش (گناہوں کی معافی) مانگئے، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے، (بہت معاف کرنے والا ہے)''۔ ﴿۳﴾

رکوع: 1	(111) سُوْرَةُ تَبَّتْ مَكِّيَّةٌ	آیات: 5

سورہ ''تَبَّتْ'' کے بارے میں:

سورہ ''تَبَّتْ'' نمبر (111)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (6)۔ ''تَبَّتْ'': ٹوٹ گئے۔ آیت نمبر (1) میں ہے۔ اس سورہ کا نام (اَلْمَسَدْ) بھی ہے۔ (کھجور/بٹی ہوئی رسی)۔ اس سورہ کی آخری آیت ہے۔

سورہ ''تَبَّتْ'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (5) آیتیں ہیں۔ اور (1) رکوع ہے۔

سورہ ''تَبَّتْ'' کا شان نزول:

ابولہب (عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب) نے سب سے پہلے ''کوہ صفا'' پر نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی:

(صحيح البخاری۔ كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ۔ حدیث نمبر 4971) -عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ المُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ: »يَا صَبَاحَاهْ« فَقَالُوا: مَنْ هَذَا؟ ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: »أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الجَبَلِ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ « قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ: »فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ« قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا؟ ثُمَّ قَامَ، فَنَزَلَتْ: {تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ}

[المسد:1] وَقَدْ تَبَّ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب یہ آیت (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (سورہ شعراء آیت نمبر:214) (آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کوڈرائیے) نازل ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''صفا'' پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا: ''یا صباحاہ!'' (ہائے صبح کا وقت) ۔قریش نے کہا یہ کون ہے، پھر وہاں سب آ کر جمع ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں تمھیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے آنے والا ہے، تو کیا تم مجھ کو سچا نہیں سمجھو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹا نہیں پایا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں تمھیں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے آ رہا ہے۔ یہ سن کر ابولہب بولا، تو تباہ ہو جائے، کیا تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے چلے آئے اور آپ پر یہ سورت نازل ہوئی (تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ)۔ (یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا''۔

ابولہب کا نام:

''عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب بن ہاشم تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سگا چچا تھا، بہت ہی خوبصورت تھا، رنگ ''سیب'' کی طرح دمکتا تھا، اسی وجہ سے اس کی کنیت ''ابولہب'' ہوئی، مالدار تھا، مگر بڑا بخیل تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خبر سن کر اپنی لونڈی ''ثویبہ'' کو آزاد کر دیا تھا۔ (صحیح البخاری۔ كِتَابُ النِّكَاحِ۔ بَابُ {وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ} [النساء:23]۔ حدیث نمبر 5101)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت سے اس کو بڑی نفرت تھی، پہلا گستاخ رسول یہی ہے، جنگ بدر میں شریک نہیں ہوا، لیکن جب اسے قریش کی ہار کا پتہ چلا تو غم کے مارے کچھ دنوں کے بعد مر گیا۔

قرآن میں ابولہب کا ہی نام کیوں آیا ہے اور دوسرے دشمنوں کا نام کیوں نہیں؟

دو وجوہات ہیں (پہلی وجہ) عرب میں اس وقت کوئی حکومت تو تھی نہیں جہاں فریادی فریاد کر سکے، ہاں ''قبائلی حمیت اور غیرت'' تھی، جو ایسے وقت میں کام آتی تھی، ابولہب وہ اکیلا تھا جو اپنے خاندان اور قبیلہ کے خلاف کھڑا ہوا۔ ابولہب کی وجہ سے ''شعب ابی طالب۔ ابوطالب کی گھاٹی'' میں تین سال تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ماننے والوں کے ساتھ رہنا پڑا۔ ابولہب نے اس موقع پر بھی اپنے خاندان کا ساتھ نہیں دیا۔ (دوسری وجہ) ابولہب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سگا چچا تھا، باپ کے درجے میں تھا وہ چاہے ایمان لاتا یا نہ لاتا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ سب سے بڑا دشمن بن گیا۔ دوسرے سگے چچا ابوطالب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا یہ الگ بات ہے کہ وہ ایمان نہیں لائے۔

ابولہب کی بیوی ''ام جمیل:

''اس کا نام ''اَرویٰ بنت حرب بن امیہ'' تھا، ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بہن اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سگی ''چچی'' تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑاتی تھی، دشمنی میں اپنے شوہر ابولہب کا ساتھ

دیتی تھی۔ یہ سورت ابولہب اوراس کی بیوی ام جمیل کے بارے میں اُتری ہے۔ جب یہ سورت اتری اس وقت ابولہب اوراس کی بیوی امّ جمیل دونوں زندہ تھے، کہا جاتا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ''دس سال'' تک دونوں میاں بیوی زندہ رہے، دونوں میں سے کوئی بھی اسلام نہیں لایا، قرآن کے اللہ کی طرف سے ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے، اگر وہ دونوں چاہتے تو اسلام لاکر قرآن کو جھوٹا ثابت کر سکتے تھے اس لیے قرآن معجزہ ہے کہ وہ دونوں ایمان نہیں لائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے''

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ①

''ابولہب (عبدالعزی بن عبدالمطلب) کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک (وبرباد) ہوگیا''۔①

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ②

''ابولہب کی دولت، اوراس کی کمائی اس کے کچھ کام نہیں آئی''۔②

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ③

''وہ بہت جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا''۔③

وَّ امْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④

''اور (اس کے ساتھ) اس کی بیوی (ام جمیل) (بھی جہنم میں داخل ہوگی) جولکڑیاں اٹھانے والی ہے''۔④۔ (ابولہب کی بیوی کا نام ام جمیل، اروی بنت ابی امیہ ہے، جو نبی ﷺ کی سگی چچی تھی، سب سے بڑی دشمن تھی، جو دنیا میں لوگوں کے درمیان لگائی بجھائی کرتی تھی)۔

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑤ ع

''اس عورت (ام جمیل) کی گردن میں کھجور کی چھال سے بٹی ہوئی رسّی ہوگی (جس کے ذریعہ جہنم میں گھسیٹی جائے گی''۔⑤

آیات: 4 | (112) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 1

سورہ ''اِخلَاص'' کے بارے میں:

سورہ ''اِخلَاص'' نمبر (112)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (22)۔ اَلإِخلَاص: خالص اللہ کی عبادت کرنا/ دکھاوے اور ریاکاری سے دور رہنا۔ اس سورہ کا نام ''اخلاص'' تو ہے مگر لفظِ ''اخلاص'' اس سورہ میں نہیں ہے۔

ایک اہم بات:

قرآن میں ''دو'' سورتیں ایسی ہیں جن کے نام کا لفظ اس سورت میں نہیں ہے۔ (۱)۔ سورہ فاتحہ۔ (۲)۔ سورہ اخلاص۔

سورہ ''اِخلَاص'' مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اوراس کے آس پاس اترنے والی سورت ''مکی'' ہے۔ اس سورہ میں (4) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔ سوہ اخلاص اسلام کی ''اللہ'' کا ''تعارف'' ہے۔

سورہ ''اِخلَاص'' کی فضیلت:

(۱) سورہ اخلاص ''ثلث قرآن۔ون تھرڈ'' (1/3) ہے۔''یعنی لگ بھگ دس پارے پڑھنے کا ثواب'' ہے:

(صحیح بخاری ۔كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ۔بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔حدیث نمبر 5013) -عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صحابی (خود ابوسعید خدری) نے ایک دوسرے صحابی (قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) اپنے ماں جائے بھائی (ماں کی طرف سے بھائی) کو دیکھا کہ وہ رات کو (سورہ اخلاص) بار بار پڑھ رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صحابی (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گویا انھوں نے سمجھا کہ اس میں کوئی بڑا ثواب نہ ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت (سورہ اخلاص) قرآن مجید کے ایک ''تہائی حصہ'' (ون تھرڈ) کے برابر ہے۔

(۲) فجر کی سنت میں ''دوسری'' رکعت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''سورہ اخلاص'' پڑھی ہے:

(صحیح مسلم ۔كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا۔بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ۔حدیث نمبر 726) - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ". ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی دو سنتوں میں (قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ) اور (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) پڑھی''۔

(۳) رات میں سوتے وقت ''سورہ اخلاص'' اور ''سورہ فلق'' اور ''سورہ ناس'' تینوں کو پڑھ لیا کریں:

رات میں سوتے وقت دونوں ہتھیلیاں ساتھ میں ملا کر ''سورہ اخلاص'' اور ''سورہ فلق'' اور ''سورہ ناس'' تینوں کو پڑھ لیں، پھر ان میں پھونک مار کر دونوں ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکے، پھیر لیں۔ سر چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے شروع کریں، اور تین مرتبہ ایسا کریں۔

(صحیح بخاری ۔كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ۔حدیث نمبر 5017) -عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ''سورہ اخلاص'' اور ''سورہ فلق'' اور ''سورہ ناس'' (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مرتبہ کرتے تھے''۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾	"(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے اللہ ایک ہی ہے"۔﴿۱﴾
اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾	"اللہ (ہر چیز سے) بے نیاز ہے (وہ کسی کا محتاج نہیں سب اسی کے محتاج ہیں)"۔﴿۲﴾
لَمۡ یَلِدۡ ۙ۬ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾	"نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا (اس کی کوئی اولاد نہیں ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے)"۔﴿۳﴾
وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾	"اور اس کے برابر کوئی نہیں ہے"۔﴿۴﴾

آیات: 5 | (113) سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ مَکِّیَّةٌ | رکوع: 1

سورہ "فَلَق" کے بارے میں:

سورہ "فَلَق" "نمبر (113)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (20)۔ اَلۡفَلَقۡ: صبح کا وقت/ پھاڑنا۔
سورہ "فَلَق" "مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (5) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔ جمہور علماء کا کہنا ہے "سورہ فلق" اور "سورہ ناس" جادو کا بہترین علاج ہے۔

سورہ "فَلَق" کی فضیلت:

(۱) رات میں سوتے وقت "سورہ اخلاص" اور "سورہ فلق" اور "سورہ ناس" تینوں کو پڑھ لیا کریں:
رات میں سوتے وقت دونوں ہتھیلیاں ساتھ میں ملا کر "سورہ اخلاص" اور "سورہ فلق" اور "سورہ ناس" تینوں کو پڑھ لیں، پھر ان میں پھونک مار کر دونوں ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکے، پھیر لیں۔ سر چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے شروع کریں، اور تین مرتبہ ایسا کریں۔

(صحیح البخاری۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرآن۔ حدیث نمبر 5017) -عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ" ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ "نبی ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر "سورہ اخلاص" اور "سورہ فلق" اور "سورہ ناس" (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے

جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ کرتے تھے"۔

(۲) سورہ فلق اور سورہ ناس "بری نظر" سے بچاؤ کا بہترین وظیفہ ہے:

(سنن الترمذی۔ كِتَابُ الطِّبِّ۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ حدیث نمبر 2058، صحیح)۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الجَانِّ وَعَيْنِ الإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ المُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا"

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ ناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں اتر گئیں تو آپ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾

"(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں"۔ ﴿۱﴾

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

"ساری مخلوق کی برائی سے میں رب کی پناہ میں آتا ہوں"۔ ﴿۲﴾

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾

"اور اندھیری رات کی برائی سے میں رب کی پناہ میں آتا ہوں"۔ ﴿۳﴾

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

"اور دھاگے پر جادو پڑھ کر پھونک مارنے والی عورتوں کی برائی سے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں"۔ ﴿۴﴾

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ﴿۵﴾

"اور جب بھی کوئی حسد کرنے والا حسد کرے، تو اس کی برائی سے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں"۔ ﴿۵﴾

آیات: 6 (114) سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ رکوع: 1

سورہ "نَاس" کے بارے میں:

سورہ "نَاس" نمبر (114)۔ اترنے کے حساب سے ترتیب نمبر (21)۔ اَلنَّاس: لوگ۔

سورہ "نَاس" مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ اور اس کے آس پاس اترنے والی سورت "مکی" ہے۔ اس سورہ میں (6) آیتیں ہیں اور (1) رکوع ہے۔ جمہور علماء کا کہنا ہے "سورہ فلق" اور "سورہ ناس" جادو کا بہترین علاج ہے۔

سورہ "ناس"، کی فضیلت:

(۱) رات میں سوتے وقت "سورہ اخلاص" اور "سورہ فلق" اور "سورہ ناس" تینوں کو پڑھ لیا کریں:

رات میں سوتے وقت دونوں ہتھیلیاں ساتھ میں ملا کر "سورہ اخلاص" اور "سورہ فلق" اور "سورہ ناس" تینوں کو پڑھ لیں، پھر ان میں پھونک مار کر دونوں ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکے، پھیر لیں۔ سر چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے شروع کریں، اور تین مرتبہ ایسا کریں۔

(صحيح البخاری۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرآن۔ حدیث نمبر 5017)۔ عَنْ عَائِشَةَ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر "سورہ اخلاص" اور "سورہ فلق" اور "سورہ ناس" (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ کرتے تھے"۔

(۲) سورہ فلق اور سورہ ناس "بری نظر" سے بچاؤ کا بہترین وظیفہ ہے:

(سنن الترمذی۔ كِتَابُ الطِّبِّ۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ حدیث نمبر 2058) ۔(صحیح)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الجَانِّ وَعَيْنِ الإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا"

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ ناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں اتر گئیں تو آپ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، بہت رحم والا ہے"

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾	"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں"۔﴿۱﴾
مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾	"انسانوں کے بادشاہ (کی پناہ میں آتا ہوں)"۔﴿۲﴾
اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾	"انسانوں کے معبود (کی پناہ میں آتا ہوں)"۔﴿۳﴾

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۝۴

الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝۵

مِنَ الۡجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝۶ ع

''وسوسہ پیدا کرنے والے، چھپ جانے والے شیطان کی برائی سے (رب کی پناہ میں آتا ہوں)''۔ ۝۴

''وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے''۔ ۝۵

''چاہے وہ جنوں میں سے ہو، یا انسانوں میں سے ہو''۔ ۝۶

دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، ابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَنُوْرَ صَدْرِیْ، وَجِلَآءَ حُزْنِیْ، وَذَهَابَ هَمِّیْ.

اے اللہ! بیشک میں تیرا بندہ ہوں، اور تیرے بندے اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ میں تیرا ہی حکم جاری ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں انصاف پر ہے، میں ہر اس نام کے ذریعے تجھ سے سوال کرتا ہوں، جو تو نے خود اپنے لیے رکھا ہے، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں اتارا ہے، یا تو نے اس کو اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا تو نے اسے علم غیب میں اپنے پاس رکھنے کے لیے خاص کر لیا ہے۔ (میری دعا یہ ہے کہ) تو قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور میرے غموں اور پریشانیوں کا علاج بنا دے۔ (صحیح الترغیب: ۱۸۲۲، مسند احمد: ۴۳۱۸، صحیح)

کچھ "قرآن" کے بارے میں

- قرآن میں (557) "رکوع" ہیں۔
- قرآن میں (114) "سورتیں" ہیں۔
- قرآن میں "مکی" سورتیں (88) ہیں۔ اور "مدنی" سوتیں (26) ہیں۔
- قرآن میں (6236) "آیتیں" ہیں۔
- قرآن میں (77439) "کلمات" ہیں۔
- قرآن میں (340740) "حروف" ہیں۔

قرآن میں 7 "منزلیں" ہیں

پہلی منزل:

1. پہلی منزل میں (4) سورتیں ہیں۔ سورہ "فاتحہ" سورہ نمبر ۱ سے سورہ "نساء" سورہ نمبر ۴ تک۔
2. "پہلے پارے" میں سورہ فاتحہ سورہ نمبر ۱ سے "چھٹے پارے" میں سورہ "نساء" سورہ نمبر ۴ کے ختم ہونے تک۔

دوسری منزل:

1. دوسری منزل میں (5) سورتیں ہیں۔ سورہ "مائدہ" سورہ نمبر ۵ سے سورہ "توبہ" سورہ نمبر ۹ تک۔
2. "چھٹے پارے" میں سورہ "مائدہ" سورہ نمبر ۵ سے "۱۱ویں پارے" میں سورہ "توبہ" سورہ نمبر ۹ کے ختم ہونے تک۔

تیسری منزل:

1. تیسری منزل میں (7) سورتیں ہیں۔ سورہ "یونس" سورہ نمبر ۱۰ سے سورہ "نحل" سورہ نمبر ۱۶ تک۔
2. "۱۱ویں پارے" میں سورہ "یونس" سورہ نمبر ۱۰ سے "۱۴ویں پارے" کے ختم میں سورہ "نحل" سورہ نمبر ۱۶ کے ختم ہونے تک۔

چوتھی منزل:

1. چوتھی منزل میں (9) سورتیں ہیں۔ سورہ "بنی اسرائیل" سورہ نمبر ۱۷ سے سورہ "فرقان" سورہ نمبر ۲۵ تک۔
2. "۱۵ویں پارے" میں سورہ "بنی اسرائیل" سورہ نمبر ۱۷ سے "۱۹ویں پارے" میں سورہ "فرقان" سورہ نمبر ۲۵ تک۔

پانچویں منزل:

1. پانچویں منزل میں (11) سورتیں ہیں۔ سورہ "شعراء" سورہ نمبر ۲۶ سے سورہ "یاسین" سورہ نمبر ۳۶ تک۔
2. "۱۹ویں پارے" میں سورہ "شعراء" سورہ نمبر ۲۶ سے "۲۳ویں پارے" میں سورہ "یاسین" سورہ نمبر ۳۶ تک۔

چھٹی منزل:

1. چھٹی منزل میں (13) سورتیں ہیں۔ سورہ "صافات" سورہ نمبر ۳۷ سے سورہ "حجرات" سورہ نمبر ۴۹ تک۔
2. "۲۳ویں پارے" میں سورہ "صافات" سورہ نمبر ۳۷ سے "۲۶ویں پارے" میں سورہ "حجرات" سورہ نمبر ۴۹ تک۔

ساتویں اور آخری منزل:

1. ساتویں اور آخری منزل میں (65) سورتیں ہیں۔ سورہ "ق" سورہ نمبر ۵۰ سے آخری سورہ سورہ "ناس" سورہ نمبر ۱۱۴ تک۔
2. "۲۶ویں پارے" میں سورہ "ق" سورہ نمبر ۵۰ سے "آخری پارے" میں آخری سورہ سورہ "ناس" تک۔

قرآن مجید کے ''اوقاف'' (رکنے کے) اہم رموز (خاص خاص اشارے)

قرآن مجید کی عبارت بات چیت کے انداز میں اتری ہے، اس لئے علم والوں نے اس کے ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کی ''نشانیاں'' مقرر کردی ہیں۔ جن کو ''رموز اوقاف قرآن مجید'' کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ ان ''رموز'' کا خیال رکھے۔ اور ایسے لگ بھگ (16) اہم ''رموز'' ہیں:

1. ○ : جہاں بات پوری ہوجاتی ہے وہاں چھوٹا سا ''دائرہ'' لگادیتے ہیں، یہ ''گول'' (ت) جو بصورت (ۃ) لکھی جاتی ہے، اور یہ ''وقف تام'' کی نشانی ہے، یعنی اس پر ٹھہرنا چاہئے، اب (ۃ) تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا ''دائرہ'' (○) بنادیا جاتا ہے، اس کو آیت کہتے ہیں، ''دائرہ'' پر اگر کوئی اور ''نشانی'' نہ ہو تو رک جائیں ورنہ ''نشانی'' کے مطابق عمل کریں۔
2. مـ : یہ نشانی ''وَقْفِ لَازِمْ'' کی ہے، اس پر ضرور ٹھہرنا چاہئے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہوجائے، اس کی مثال اردو میں اس طرح ہے، کسی سے کہیں: (اٹھو۔ مت بیٹھو) تو ''اٹھنے'' کا حکم ہے اور ''بیٹھنے'' کا حکم نہیں ہے۔ تو ''اٹھو'' پر رکنا ضروری ہے۔ ورنہ ہوجائے گا ''اٹھومت بیٹھو'' جس میں ''اٹھنے کا حکم'' اور ''بیٹھنے کا حکم'' دونوں شامل ہے۔
3. ط : ''وَقْفِ مُطْلَقْ'' کی ''نشانی'' ہے، اس پر ٹھہرنا چاہئے، مگر یہ ''نشانی'' وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب پورا نہیں ہوتا، اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔
4. ج : ''وَقْفِ جَائِزْ'' کی نشانی ہے، یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
5. ز : ''وَقْفِ مُجَوَّزْ'' کی نشانی ہے، یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
6. ص: ''وَقْفِ مُرَخَّصْ'' کی نشانی ہے، یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے، معلوم رہے کہ (ص) پر ملا کر پڑھنا (ز) کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔
7. صلے : ''اَلْوَصْلُ أَوْلٰی'' کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
8. ق : ''قِیْلَ عَلَیْهِ الْوَقْفُ'' کا خلاصہ ہے، یہاں ٹھہرنا نہیں چاہئے۔
9. صل: ''قَدْ یُوْصَلُ'' کی نشانی ہے، یہاں کبھی ٹھہرا جاتا ہے، اور کبھی نہیں ٹھہرا جاتا، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
10. قف : یہ لفظ ''قِفْ'' ہے جس کا معنی ہے ''ٹھہر جاؤ''، اور یہ نشانی وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والا ملا کر پڑھنا چاہتا ہو۔
11. س یا سکتة : ''سکتے'' کی نشانی ہے، یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہئے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
12. وقفة : ''لمبے سکتے'' کی نشانی ہے، یہاں ''سکتے'' کے مقابلے زیادہ ٹھہرنا چاہئے لیکن سانس نہ ٹوٹے۔ (سکتے) اور (وقفے) میں فرق یہ ہے کہ ''سکتے'' میں کم ٹھہرنا ہے، اور ''وقفے'' میں زیادہ ٹھہرنا ہے۔
13. لا : کے معنی ''نہیں'' کے ہیں، یہ نشانی کہیں ''آیت کے اوپر'' استعمال کی جاتی ہے، اور کہیں ''عبارت کے اندر''۔ اگر عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے، آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہئے، اور بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہئے، لیکن اگر ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں فرق نہیں پڑتا۔ ''وقف'' اسی جگہ نہیں ہونا چاہئے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

14 ك : "كَذٰلِكَ" کی نشانی ہے، یعنی جو "اشارہ" پہلے ہے وہی یہاں سمجھا جائے۔

15 ٥ : یہ نشانی ہے کہ اس موقع پر "غیر کوفیوں" کے نزدیک آیت ہے، وقف کرے تو دہرانے کی ضرورت نہیں۔

16 ∴ : یہ "تین نقطوں" والے دو دو وقف قریب قریب آتے ہیں، ان کو "معانقہ" کہتے ہیں، کبھی اس کو مختصر کر کے، (مَعَ) لکھ دیتے ہیں، مطلب دونوں وقف مل رہے ہیں، تو اس کا مطلب ایک پر ٹھہریں اور دوسرے پر نہیں۔

قرآن میں 25 "نبیوں" کا نام آیا ہے

1 آدم علیہ السلام۔	2 ادریس علیہ السلام۔	3 نوح علیہ السلام۔	4 ہود علیہ السلام۔	5 صالح علیہ السلام۔
6 لوط علیہ السلام۔	7 ابراہیم علیہ السلام۔	8 اسماعیل علیہ السلام۔	9 اسحاق علیہ السلام۔	10 یعقوب علیہ السلام۔
11 یوسف علیہ السلام۔	12 شعیب علیہ السلام۔	13 ایوب علیہ السلام۔	14 ذوالکفل علیہ السلام۔	15 موسیٰ علیہ السلام۔
16 ہارون علیہ السلام۔	17 داؤد علیہ السلام۔	18 سلیمان علیہ السلام۔	19 الیاس علیہ السلام۔	20 الیسع علیہ السلام۔
21 یونس علیہ السلام۔	22 زکریا علیہ السلام۔	23 یحییٰ علیہ السلام۔	24 عیسیٰ علیہ السلام۔	25 محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

- سورہ بقرۃ۔ سورہ نمبر 2۔ آیت نمبر: 31 ﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾۔
- سورہ نساء۔ سورہ نمبر 4۔ آیت نمبر: 163 اور 164 ﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝﴾۔
- سورہ انعام۔ سورہ نمبر 6۔ آیت نمبر: 83 سے 86 تک ﴿وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾۔
- سورہ ہود۔ سورہ نمبر 11۔ آیت نمبر 50 ﴿وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ﴾۔
- سورہ ہود۔ سورہ نمبر 11۔ آیت نمبر 61 ﴿وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ﴾۔
- سورہ ہود۔ سورہ نمبر 11۔ آیت نمبر 84 ﴿وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ﴾۔
- سورہ انبیاء۔ سورہ نمبر 21۔ آیت نمبر 85 ﴿وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝﴾۔
- سورہ محمد۔ سورہ نمبر 47۔ آیت نمبر 2 ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾۔

قرآن میں 6 "نبیوں" کے نام کی سورتیں ہیں

1 سورہ یونس۔ سورہ نمبر (10)۔	2 سورہ ہود۔ سورہ نمبر (11)۔	3 سورہ یوسف۔ سورہ نمبر (12)۔
4 سورہ ابراہیم۔ سورہ نمبر (14)۔	5 سورہ محمد۔ سورہ نمبر (47)۔	6 سورہ نوح۔ سورہ نمبر (71)۔

قرآن میں (88) ''مکی'' سورتیں ہیں

شمار نمبر	سورت کا نام	سورہ نمبر
1	سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ	1
2	سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ	6
3	سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ	7
4	سُوْرَةُ يُوْنُسَ	10
5	سُوْرَةُ هُوْدٍ	11
6	سُوْرَةُ يُوْسُفَ	12
7	سُوْرَةُ الرَّعْدِ	13
8	سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ	14
9	سُوْرَةُ الْحِجْرِ	15
10	سُوْرَةُ النَّحْلِ	16
11	سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	17
12	سُوْرَةُ الْكَهْفِ	18
13	سُوْرَةُ مَرْيَمَ	19
14	سُوْرَةُ طٰهٰ	20
15	سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ	21
16	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ	23
17	سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ	25
18	سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ	26
19	سُوْرَةُ النَّمْلِ	27
20	سُوْرَةُ الْقَصَصِ	28
21	سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ	29
22	سُوْرَةُ الرُّوْمِ	30
23	سُوْرَةُ لُقْمٰنَ	31
24	سُوْرَةُ السَّجْدَةِ	32
25	سُوْرَةُ سَبَاٍ	34
26	سُوْرَةُ فَاطِرٍ	35
27	سُوْرَةُ يٰسٓ	36
28	سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ	37
29	سُوْرَةُ صٓ	38
30	سُوْرَةُ الزُّمَرِ	39
31	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ	40
32	سُوْرَةُ فُصِّلَتْ	41
33	سُوْرَةُ الشُّوْرٰى	42
34	سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ	43
35	سُوْرَةُ الدُّخَانِ	44
36	سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ	45
37	سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ	46
38	سُوْرَةُ قٓ	50
39	سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ	51
40	سُوْرَةُ الطُّوْرِ	52
41	سُوْرَةُ النَّجْمِ	53
42	سُوْرَةُ الْقَمَرِ	54
43	سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ	56
44	سُوْرَةُ الْمُلْكِ	67
45	سُوْرَةُ الْقَلَمِ	68
46	سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ	69
47	سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ	70
48	سُوْرَةُ نُوْحٍ	71
49	سُوْرَةُ الْجِنِّ	72
50	سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ	73
51	سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ	74
52	سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ	75
53	سُوْرَةُ الدَّهْرِ	76
54	سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ	77
55	سُوْرَةُ النَّبَاِ	78
56	سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ	79
57	سُوْرَةُ عَبَسَ	80
58	سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ	81
59	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ	82
60	سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ	83
61	سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ	84
62	سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ	85
63	سُوْرَةُ الطَّارِقِ	86
64	سُوْرَةُ الْاَعْلٰى	87
65	سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ	88
66	سُوْرَةُ الْفَجْرِ	89
67	سُوْرَةُ الْبَلَدِ	90
68	سُوْرَةُ الشَّمْسِ	91
69	سُوْرَةُ الَّيْلِ	92
70	سُوْرَةُ الضُّحٰى	93
71	سُوْرَةُ الشَّرْحِ	94
72	سُوْرَةُ التِّيْنِ	95
73	سُوْرَةُ الْعَلَقِ	96
74	سُوْرَةُ الْقَدْرِ	97
75	سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	100

شمار نمبر	سورت کا نام	سورہ نمبر
76	سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ	101
77	سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ	102
78	سُوْرَةُ الْعَصْرِ	103
79	سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ	104
80	سُوْرَةُ الْفِيْلِ	105
81	سُوْرَةُ قُرَيْشٍ	106
82	سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ	107
83	سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ	108
84	سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ	109
85	سُوْرَةُ تَبَّتْ	111
86	سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ	112
87	سُوْرَةُ الْفَلَقِ	113
88	سُوْرَةُ النَّاسِ	114

قرآن میں 26 "مدنی" سورتیں ہیں

شمار نمبر	سورت کا نام	سورہ نمبر
1	سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ	2
2	سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ	3
3	سُوْرَةُ النِّسَآءِ	4
4	سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ	5
5	سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ	8
6	سُوْرَةُ التَّوْبَةِ	9
7	سُوْرَةُ الْحَجِّ	22
8	سُوْرَةُ النُّوْرِ	24
9	سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ	33
10	سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ	47
11	سُوْرَةُ الْفَتْحِ	48
12	سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ	49
13	سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ	55
14	سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ	57
15	سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ	58
16	سُوْرَةُ الْحَشْرِ	59
17	سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ	60
18	سُوْرَةُ الصَّفِّ	61
19	سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ	62
20	سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ	63
21	سُوْرَةُ التَّغَابُنِ	64
22	سُوْرَةُ الطَّلَاقِ	65
23	سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ	66
24	سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ	98
25	سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ	99
26	سُوْرَةُ النَّصْرِ	110

قرآن کی 114 سورتیں "نزول۔اترنے" کے حساب سے

شمار نمبر	سورت کا نام	سورہ نمبر
1	سُوْرَةُ الْعَلَقِ	96
2	سُوْرَةُ الْقَلَمِ	68
3	سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ	73
4	سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ	74
5	سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ	1
6	سُوْرَةُ تَبَّتْ	111
7	سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ	81
8	سُوْرَةُ الْاَعْلٰى	87
9	سُوْرَةُ الَّيْلِ	92
10	سُوْرَةُ الْفَجْرِ	89
11	سُوْرَةُ الضُّحٰى	93
12	سُوْرَةُ الشَّرْحِ	94
13	سُوْرَةُ الْعَصْرِ	103
14	سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	100
15	سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ	108
16	سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ	102
17	سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ	107
18	سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ	109
19	سُوْرَةُ الْفِيْلِ	105
20	سُوْرَةُ الْفَلَقِ	113
21	سُوْرَةُ النَّاسِ	114
22	سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ	112
23	سُوْرَةُ النَّجْمِ	53
24	سُوْرَةُ عَبَسَ	80
25	سُوْرَةُ الْقَدْرِ	97
26	سُوْرَةُ الشَّمْسِ	91
27	سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ	85

28	سُوْرَةُ التِّيْنِ	95
29	سُوْرَةُ قُرَيْشٍ	106
30	سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ	101
31	سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ	75
32	سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ	104
33	سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ	77
34	سُوْرَةُ قٓ	50
35	سُوْرَةُ الْبَلَدِ	90
36	سُوْرَةُ الطَّارِقِ	86
37	سُوْرَةُ الْقَمَرِ	54
38	سُوْرَةُ صٓ	38
39	سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ	7
40	سُوْرَةُ الْجِنِّ	72
41	سُوْرَةُ يٰسٓ	36
42	سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ	25
43	سُوْرَةُ فَاطِرٍ	35
44	سُوْرَةُ مَرْيَمَ	19
45	سُوْرَةُ طٰهٰ	20
46	سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ	56
47	سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ	26
48	سُوْرَةُ النَّمْلِ	27
49	سُوْرَةُ الْقَصَصِ	28
50	سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	17
51	سُوْرَةُ يُوْنُسَ	10
52	سُوْرَةُ هُوْدٍ	11
53	سُوْرَةُ يُوْسُفَ	12
54	سُوْرَةُ الْحِجْرِ	15
55	سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ	6
56	سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ	37
57	سُوْرَةُ لُقْمٰنَ	31
58	سُوْرَةُ سَبَاٍ	34
59	سُوْرَةُ الزُّمَرِ	29
60	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ	40
61	سُوْرَةُ فُصِّلَتْ	41
62	سُوْرَةُ الشُّوْرٰى	42
63	سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ	43
64	سُوْرَةُ الدُّخَانِ	44
65	سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ	45
66	سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ	46
67	سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ	51
68	سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ	88
69	سُوْرَةُ الْكَهْفِ	18
70	سُوْرَةُ النَّحْلِ	16
71	سُوْرَةُ نُوْحٍ	71
72	سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ	14
73	سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ	21
74	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ	23
75	سُوْرَةُ السَّجْدَةِ	32
76	سُوْرَةُ الطُّوْرِ	52
77	سُوْرَةُ الْمُلْكِ	67
78	سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ	69
79	سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ	70
80	سُوْرَةُ النَّبَاِ	78
81	سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ	79
82	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ	82
83	سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ	84
84	سُوْرَةُ الرُّوْمِ	30
85	سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ	29
86	سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ	83
87	سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ	2
88	سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ	8
89	سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ	3
90	سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ	33
91	سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ	60
92	سُوْرَةُ النِّسَآءِ	4
93	سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ	99
94	سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ	57
95	سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ	47
96	سُوْرَةُ الرَّعْدِ	13
97	سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ	55
98	سُوْرَةُ الدَّهْرِ	76
99	سُوْرَةُ الطَّلَاقِ	65
100	سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ	98
101	سُوْرَةُ الْحَشْرِ	59
102	سُوْرَةُ النُّوْرِ	24
103	سُوْرَةُ الْحَجِّ	22
104	سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ	63
105	سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ	58
106	سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ	49
107	سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ	66
108	سُوْرَةُ التَّغَابُنِ	64
109	سُوْرَةُ الصَّفِّ	61
110	سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ	62
111	سُوْرَةُ الْفَتْحِ	48
112	سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ	5
113	سُوْرَةُ التَّوْبَةِ	9
114	سُوْرَةُ النَّصْرِ	110

قرآن میں 15 "سجدے" ہیں

1. "۹واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ الْأَعْرَافِ۔سورہ نمبر(۷) کی آخری آیت نمبر(۲۰۶)۔(وَلَهُ يَسْجُدُونَ)۔
2. "۱۳واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ الرَّعْدِ۔سورہ نمبر(۱۳) کی آیت نمبر(۱۵)۔(وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ)۔
3. "۱۴واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ النَّحْلِ۔سورہ نمبر(۱۶) کی آیت نمبر(۵۰)۔(وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ)۔
4. "۱۵ واں پارہ" ۔ سُوْرَۃُ بَنِی اِسْرَآئِیْل/سُوْرَۃُ الْإِسْرَاءِ ۔سورہ نمبر(۱۷) کی آیت نمبر(۱۰۹)۔(وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا)۔
5. "۱۶واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ مَرْيَمَ۔سورہ نمبر(۱۹) کی آیت نمبر(۵۸)۔(خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا)۔
6. "۱۷واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ الْحَجِّ۔سورہ نمبر(۲۲) کی آیت نمبر(۱۸)۔(إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ)۔
7. "۱۷واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ الْحَجِّ۔سورہ نمبر(۲۲) کی آیت نمبر(۷۷)۔(لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)۔(امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک)۔
8. "۱۹واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ۔سورہ نمبر(۲۵) کی آیت نمبر(۶۰)۔(وَزَادَهُمْ نُفُورًا)۔
9. "۱۹واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ النَّمْلِ۔سورہ نمبر(۲۷) کی آیت نمبر(۲۶)۔(رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)۔
10. "۲۱واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ۔سورہ نمبر(۳۲) کی آیت نمبر(۱۵)۔(وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ)۔
11. "۲۳واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ ص۔سورہ نمبر(۳۸) کی آیت نمبر(۲۴)۔(وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ)۔
12. "۲۴ واں پارہ" ۔ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ/سُوْرَۃُ فُصِّلَتْ ۔سورہ نمبر(۴۱) کی آیت نمبر(۳۸)۔ (وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ)۔
13. "۲۷واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ النَّجْمِ۔سورہ نمبر(۵۳) کی آخری آیت نمبر(۶۲)۔(فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا)۔
14. "۳۰ واں پارہ" ۔ سُوْرَۃُ الْإِنْشِقَاقِ ۔سورہ نمبر(۸۴) کی آیت نمبر(۲۱)۔(وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ)۔
15. "۳۰واں پارہ" ۔سُوْرَۃُ الْعَلَقِ۔سورہ نمبر(۹۶) کی آخری آیت نمبر(۱۹)۔(وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ)۔

"قرآن" میں لگ بھگ 29 حُرُوفِ مُقَطَّعَات ہیں

وہ "حروف" جن کو الگ الگ کر کے پڑھا جاتا ہے، اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے۔

(3+9+13+2+2=29)

☆(3) "ایک حرفی" ہیں: (یہ حرف ۔مَقْطَعْ۔ ہے، اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

1) "۲۳واں پارہ" ۔(ص ۔وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ)۔"صاد" ۔سُوْرَۃُ ص۔سورہ نمبر(۳۸) آیت نمبر(۱)۔

2) "۲۶واں پارہ" ۔(ق ۔وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ)۔"قاف" ۔سُوْرَۃُ ق۔سورہ نمبر(۵۰) آیت نمبر(۱)۔

3) ''۲۹واں پارہ'' ۔(نٓ ۔وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ)۔''نون'' ۔سُوْرَۃُ نٓ۔سورہ نمبر(۶۸) آیت نمبر(۱)۔

☆(9)''دوحرفی'' ہیں: (یہ حُرُوْفِ مَقَطَّعَاتْ میں سے ہے،اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

4) ''۱۶واں پارہ'' ۔(طٰهٰ ۔مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى)۔''طا۔ہا'' ۔سُوْرَۃُ طٰهٰ ۔سورہ نمبر(۲۰) آیت نمبر(۱)۔

5) ''۱۹واں پارہ'' ۔(طٰسٓ ۔تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ)۔''طا۔سین'' ۔سُوْرَۃُ النَّمْلِ ۔سورہ نمبر(۲۷) آیت نمبر(۱)۔

6) ''۲۲واں پارہ'' ۔(يٰسٓ ۔وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ)۔''یا۔سین'' ۔سُوْرَۃُ یٰسٓ ۔سورہ نمبر(۳۶) آیت نمبر(۱)۔

7) ''۲۴ واں پارہ'' ۔(حٰمٓ ۔تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ)۔'' حا۔میم'' ۔ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ/سُوْرَۃُ الْغَافِرِ ۔سورہ نمبر(۴۰) آیت نمبر(۱)۔

8) ''۲۴واں پارہ'' ۔(حٰمٓ ۔تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)۔'' حا۔میم'' ۔سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ/سُوْرَۃُ فُصِّلَتْ ۔سورہ نمبر(۴۱) آیت نمبر(۱)۔

9) ''۲۵واں پارہ'' ۔(حٰمٓ ۔وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ)۔''حا۔میم'' ۔سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ ۔سورہ نمبر(۴۳) آیت نمبر(۱)۔

10) ''۲۵واں پارہ'' ۔(حٰمٓ ۔وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ)۔''حا۔میم'' ۔سُوْرَۃُ الدُّخَانِ ۔سورہ نمبر(۴۴) آیت نمبر(۱)۔

11) ''۲۵واں پارہ'' ۔(حٰمٓ ۔تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ)۔''حا۔میم'' ۔سُوْرَۃُ الْجَاثِيَةِ ۔سورہ نمبر(۴۵) آیت نمبر(۱)۔

12) ''۲۶ واں پارہ'' ۔(حٰمٓ ۔تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ)۔'' حا۔میم'' ۔ سُوْرَۃُ الْأَحْقَافِ ۔سورہ نمبر(۴۶) آیت نمبر(۱)۔

☆(13)''تین حرفی'' ہیں: (یہ حُرُوْفِ مَقَطَّعَاتْ میں سے ہے،اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کو معلوم ہے)۔

13) ''پہلا پارہ'' ۔(الٓمّٓ ۔ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ)۔'' الف ۔لام ۔میم'' ۔سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃُ ۔سورہ نمبر(۲) آیت نمبر(۱)۔

14) ''تیسرا پارہ'' ۔(الٓمّٓ ۔ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)۔''الف ۔لام ۔میم'' ۔سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَانَ ۔سورہ نمبر(۳) آیت نمبر(۱)۔

15) ''۱۱واں پارہ'' ۔(الٓرٰ ۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ)۔'' الف ۔لام ۔را'' ۔سُوْرَۃُ یُونُس ۔سورہ نمبر(۱۰) آیت نمبر(۱)۔

16) ''۱۱واں پارہ'' ۔(الٓرٰ ۔ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ)۔''الف ۔لام ۔را'' ۔سُوْرَۃُ هُوْدْ ۔سورہ نمبر(۱۱) آیت نمبر(۱)۔

17) ''۱۲واں پارہ'' ۔(الٓرٰ ۔تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ)۔''الف ۔لام ۔را'' ۔سُوْرَۃُ یُوسُف ۔سورہ نمبر(۱۲) آیت نمبر(۱)۔

18) ''۱۳واں پارہ'' ۔(الٓرٰ ۔كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ)۔'' الف ۔لام ۔را'' ۔ سُوْرَۃُ إِبْرَاهِيم ۔ سورہ نمبر(۱۴) آیت نمبر(۱)۔

19) ''۱۴واں پارہ''۔(الٓرٰ۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ)۔'' الف۔لام ۔را''۔ سُوْرَةُ الْحِجْرِ۔ سورہ نمبر(۱۵) آیت نمبر(۱)۔

20) ''۱۹واں پارہ''۔(طٰسٓمٓ۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ)۔''طا۔سیم۔میم''۔سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ۔سورہ نمبر(۲۶) آیت نمبر(۱)۔

21) ''۲۰واں پارہ''۔(طٰسٓمٓ۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ)۔''طا۔سیم۔میم''۔سُوْرَةُ الْقَصَصِ۔سورہ نمبر(۲۸) آیت نمبر(۱)۔

22) ''۲۰واں پارہ''۔(الٓمٓ۔أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ)۔'' الف۔لام ۔میم''۔سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوتِ۔سورہ نمبر(۲۹) آیت نمبر(۱)۔

23) ''۲۱واں پارہ''۔(الٓمٓ۔غُلِبَتِ الرُّومُ)۔''الف۔لام۔میم''۔سُوْرَةُ الرُّوْمِ۔سورہ نمبر(۳۰) آیت نمبر(۱)۔

24) ''۲۱واں پارہ''۔(الٓمٓ۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ)۔''الف۔لام۔میم''۔سُوْرَةُ لُقْمَانَ۔سورہ نمبر(۳۱) آیت نمبر(۱)۔

25) ''۲۱واں پارہ''۔(الٓمٓ۔تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ)۔'' الف۔لام ۔میم''۔ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ۔سورہ نمبر(۳۲) آیت نمبر(۱)۔

☆(2)''چارحرفی''ہیں:

(یہ حُرُوْفِ مُقَطَّعَاتْ میں سے ہے،اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کومعلوم ہے)۔

26) ''۸واں پارہ''۔(الٓمٓصٓ۔ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ)۔''الف۔لام۔میم۔صاد''۔سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ۔سورہ نمبر(۷) آیت نمبر(۱)۔

27) ''۱۳واں پارہ''۔(الٓمٓرٰ۔تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ)۔'' الف۔لام ۔میم۔را''۔ سُوْرَةُ الرَّعْدِ۔ سورہ نمبر(۱۳) آیت نمبر(۱)۔

☆(2)''پانچ حرفی''ہیں:

(یہ حُرُوْفِ مُقَطَّعَاتْ میں سے ہے،اس کا صحیح معنی اور مفہوم اللہ ہی کومعلوم ہے)۔

28) ''۱۶واں پارہ''۔(كٓهٰيٰعٓصٓ۔ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا)۔''کاف۔ہا۔یا۔عین۔صاد''۔سُوْرَةُ مَرْيَمَ۔سورہ نمبر(۱۹) آیت نمبر(۱)۔

29) ''۲۵واں پارہ''۔(حٰمٓ۔عٓسٓقٓ۔ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ)۔''حا۔میم۔عین۔سین۔قاف''۔سُوْرَةُ الشُّوْرٰى۔سورہ نمبر(۴۲) آیت نمبر(۱)اور(۲)۔

قرآن کے 30 پارے اور صفحات

پارہ نمبر	پارہ	صفحہ نمبر
1	پہلا پارہ : الٓمّٓ	1
2	دوسرا پارہ : سَیَقُوْلُ	36
3	تیسرا پارہ : تِلْكَ الرُّسُلُ	67
4	چوتھا پارہ : لَنْ تَنَالُوا	97
5	پانچواں پارہ : وَالْمُحْصَنٰتُ	124
6	چھٹا پارہ : لَا یُحِبُّ اللّٰهُ	151
7	ساتواں پارہ : وَاِذَا سَمِعُوْا	180
8	آٹھواں پارہ : وَلَوْ اَنَّنَا	210
9	نواں پارہ : قَالَ الْمَلَاُ	239
10	دسواں پارہ : وَاعْلَمُوْٓا	265
11	گیارہواں پارہ : یَعْتَذِرُوْنَ	290
12	بارہواں پارہ : وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ	315
13	تیرہواں پارہ : وَمَآ اُبَرِّئُ	344
14	چودہواں پارہ : رُبَمَا	373
15	پندرہواں پارہ : سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ	401
16	سولہواں پارہ : قَالَ اَلَمْ	434
17	سترہواں پارہ : اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ	469
18	اٹھارہواں پارہ : قَدْ اَفْلَحَ	496
19	انیسواں پارہ : وَقَالَ الَّذِیْنَ	528
20	بیسواں پارہ : اَمَّنْ خَلَقَ	561
21	اکیسواں پارہ : اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ	588
22	بائیسواں پارہ : وَمَنْ یَّقْنُتْ	620
23	تیئیسواں پارہ : وَمَا لِیَ	649
24	چوبیسواں پارہ : فَمَنْ اَظْلَمُ	685
25	پچیسواں پارہ : اِلَیْهِ یُرَدُّ	713
26	چھبیسواں پارہ : حٰمٓ	746
27	ستائیسواں پارہ : قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ	782
28	اٹھائیسواں پارہ : قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ	822
29	انتیسواں پارہ : تَبٰرَكَ الَّذِیْ	857
30	تیسواں پارہ : عَمَّ	899

قرآن کی 114 سورتیں اور صفحات ''مصحف'' میں ترتیب کے حساب سے

نمبر شمار	سورۃ	مکی/مدنی	معنی	پارہ نمبر	صفحہ نمبر
1	سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ	مکی	شروعات	1	01
2	سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ	مدنی	گائے	1	03
3	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ	مدنی	مریم علیہا السلام کے والد عمران کا خاندان	3	78
4	سُوْرَۃُ النِّسَآءِ	مدنی	عورتیں	4	116
5	سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ	مدنی	دسترخوان	6	157
6	سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ	مکی	چوپائے	7	188
7	سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ	مکی	ٹیلہ/اونچی جگہ	8	222
8	سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ	مدنی	مال غنیمت	9	257
9	سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ	مدنی	توبہ	10	271
10	سُوْرَۃُ یُوْنُسَ	مکی	یونس علیہ السلام	11	296
11	سُوْرَۃُ ھُوْدٍ	مکی	ہود علیہ السلام	11	313
12	سُوْرَۃُ یُوْسُفَ	مکی	یوسف علیہ السلام	12	333
13	سُوْرَۃُ الرَّعْدِ	مکی	بجلی کی کڑک	13	353
14	سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ	مکی	ابراہیم علیہ السلام	13	363
15	سُوْرَۃُ الْحِجْرِ	مکی	حجر والے، صالح علیہ السلام کی قوم ثمود	13	372
16	سُوْرَۃُ النَّحْلِ	مکی	شہد کی مکھی	14	381
17	سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	مکی	بنی اسرائیل۔ یعقوب علیہ السلام کی اولاد	15	401
18	سُوْرَۃُ الْکَھْفِ	مکی	غار	15	419
19	سُوْرَۃُ مَرْیَمَ	مکی	مریم علیہا السلام	16	439
20	سُوْرَۃُ طٰہٰ	مکی	اللہ کا نام/نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام	16	451
21	سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ	مکی	انبیاء	17	469

94	سُوْرَةُ الشَّرْحِ	مکی	کھولنا	30	938
95	سُوْرَةُ التِّيْنِ	مکی	انجیر	30	939
96	سُوْرَةُ الْعَلَقِ	مکی	گوشت کا لوتھڑا	30	940
97	سُوْرَةُ الْقَدْرِ	مکی	شبِ قدر/عزت اور برکت والی رات	30	943
98	سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ	مدنی	روشن دلیل	30	944
99	سُوْرَةُ الزِلْزَالِ	مدنی	زلزلہ	30	946
100	سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	مکی	دوڑنے والے گھوڑے	30	947
101	سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ	مکی	کھڑکھڑانے والی/قیامت	30	948
102	سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ	مکی	زیادہ کی خواہش	30	949
103	سُوْرَةُ الْعَصْرِ	مکی	زمانہ/عصر کا وقت	30	950
104	سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ	مکی	طعنہ دینا	30	951
105	سُوْرَةُ الْفِيْلِ	مکی	ہاتھی	30	952
106	سُوْرَةُ قُرَيْشٍ	مکی	قبیلۂ قریش	30	953
107	سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ	مکی	عام ضرورت کی چیز/معمولی چیز	30	954
108	سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ	مکی	زیادہ بھلائی/نہرِ کوثر	30	955
109	سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ	مکی	کفر (انکار) کرنے والے	30	957
110	سُوْرَةُ النَّصْرِ	مدنی	مدد	30	958
111	سُوْرَةُ تَبَّتْ	مکی	ٹوٹ گئے	30	959
112	سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ	مکی	خالص اللہ کی عبادت کرنا/ریاکاری اور دکھاوے سے دور رہنا	30	961
113	سُوْرَةُ الْفَلَقِ	مکی	صبح کا وقت/پھاڑنا	30	963
114	سُوْرَةُ النَّاسِ	مکی	لوگ	30	964